ہر گھرانے کی اوّلین ضرورت

درسی بہشتی زیور

خواتین کیلئے

- خواتین کے لیے انمول تحفہ، بلکہ ایک مربی استاذ
- تمام فقہی ابواب کے بعد دلچسپ تمارین کا اضافہ
- مشکل الفاظ کے معانی اور دشوار مسائل کی وضاحت
- ثانویہ عامہ اور میٹرک کی طالبات کے نصاب کے لیے بہترین کتاب
- ہر گھر، دارالافتاء اور لائبریری کی ضرورت

حکیم الامّت مجدّد الملّت

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ

ترتیب و تزئین

علمائے مدرسہ بیت العلم کراچی

باسمہ تعالیٰ

ضروری گزارش

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ایک مسلمان بہ حیثیت مسلمان ہونے کے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کے متن، ترجمہ اور تشریح کی درستگی اور صحت کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے اور اس بارے میں عمدًا غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اس کتاب کی اصلاح، تصحیح، تخریج اور تحقیق علماء کرام کی ایک جماعت نے مل کر اہتمام سے کی ہے اس کے باوجود......

① تمام قارئین کی خدمت میں گزارش ہے کہ دوران مطالعہ اگر کسی قسم کی غلطی نظر آجائے تو اسے نظر انداز کرنے کی بجائے فوری طور پر ناشر سے رابطہ فرمائیں اور وہ نسخہ بھجوادیں۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اس کی اصلاح کر کے یا متبادل اصلاح شدہ نسخہ آپ کو بھجوادیا جائے گا۔ ڈاک خرچ بذمہ ادارہ ہوگا۔

② ادارہ کی درسی اور اصلاحی مطبوعات میں قرآن کریم / احادیث مبارکہ کے ساتھ شرعی تصاویر بھی شائع ہوتی ہیں۔ لہٰذا اگر قارئین کی نظر سے کوئی ایسی چیز گزرے جو قابل اصلاح ہو تو اس کی اطلاع ہمیں فوری طور پر دیں اور ایک دینی کام میں معاون بنیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

طالب دعا

منفرد علمی اور دینی تحفہ

"درسی بہشتی زیور (للبنات)"

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ تحفہ میں بہترین چیز پیش کرے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ ایک مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کی طرف سے سب سے بہترین چیز کیا ہے؟

① ایک مسلمان کے لیے سب سے بہترین تحفہ کتاب ہے، چناں چہ اپنے دوستوں، عزیزوں کو یہ کتاب تحفے میں پیش کر کے ہم "تَهَادَوْا تَحَابُّوْا"[1] والی حدیث پر عمل کر سکتے ہیں جس کے معنی ہیں: "تم ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو، آپس میں محبت بڑھے گی۔"

② اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد اگر آپ محسوس کریں کہ آپ کے گھر والوں.... رشتہ داروں.... دوستوں.... اور معاشرے کے دیگر افراد بشمول اسکولوں اور مدارس کے طلبہ کے لیے مفید ہے.... تو آپ کا انھیں یہ تحفہ پیش کرنا آخرت میں سرمایہ کاری اور سماجی ذمہ داری کی ادائیگی کا سبب ہوگا۔

③ آپ اس کے ذریعے نیکی پھیلانے اور اچھی کتابوں کی اشاعت کا ثواب بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

لہٰذا اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں۔ محلہ، اسکول اور مدرسہ کی لائبریری تک پہنچا کر معاشرہ کی اصلاح میں معاون ومددگار بنیے۔

---

[1] موطأ امام مالك، كتاب الجامع، باب ماجاء في المهاجرة: ٧٠٦

④ کتاب کو تحفہ میں دے کر آپ علم دوست بن سکتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بنا سکتے ہیں، اس لیے کہ کتاب جہاں بھی رکھی جاتی ہے وہ لوگوں کو پڑھنے کی طرف دعوت دیتی ہے اور لوگ دینی، معاشرتی، اخلاقی احکام اور ہدایات سے باخبر ہوں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی باعمل بھی ہوں گے۔

⑤ اللہ تبارک وتعالیٰ کے دیے ہوئے مال میں سے کم از کم دس کتابیں لے کر رشتہ داروں، دوستوں کو خوشی کے موقع پر پیش کر کے دین اور دنیا کے فوائد حاصل کیجیے۔

آپ کتاب ہدیے میں دے کر اس کے فائدے کو عام کیجیے، مطالعہ کی توفیق اللہ تبارک وتعالیٰ عطا فرمائیں گے۔ ہمارا یہ ہدیہ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی بہترین صدقہ جاریہ ثابت ہوگا۔

درج ذیل سطور میں پہلے اپنا نام و پتا پھر جنھیں ہدیہ دے رہے ہیں ان کا نام و پتا لکھیں:

ہدیہ مبارکہ

FROM مِنْ

....

....

TO اِلٰی

....

....

فہرست مضامین

مقدمہ ۳۱

كتاب العلم والايمان

○ (۴۹) عقیدوں کا بیان ۳۵
اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ۳۵
رسولوں پر ایمان لانا ۴۷
فرشتوں پر ایمان لانا ۴۷
ولایت اور کرامت ۴۸
اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانا ۴۸
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ۴۹
کلمات کفر ۴۹
منکر نکیر ۵۰
علامات قیامت ۵۱
جنت اور دوزخ ۵۲
تمرین ۵۳
فصل ۵۴
کفر اور شرک کی (۴۲) باتوں کا بیان ۵۴
(۷۵) بدعتوں اور بری رسموں اور بری باتوں کا بیان ۵۵
(۴۳) بڑے بڑے گناہوں کا بیان جن پر بہت سختی آئی ہے ۵۷
گناہوں سے دنیا کے (۲۵) نقصانوں کا بیان ۵۷
عبادت سے دنیا کے (۲۵) فائدوں کا بیان ۵۸
تمرین ۵۸

كتاب الطهارة

○ وضو کا بیان ۵۹

وضو کا مسنون طریقہ ۵۹
وضو کے چار فرائض ۶۰
وضو کی (۹) سنتیں ۶۰
وضو کے (۲۳) متفرق مسائل ۶۰
وضو کو توڑنے والی چیزوں کا بیان ۶۳
حدث اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت کے احکام ۶۷
تمرین ۶۸
○ غسل کا بیان ۶۹
غسل کرنے کا طریقہ ۶۹
غسل کے فرائض ۶۹
جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے ان کا بیان ۷۲
کس پانی سے وضو کرنا اور نہانا درست ہے اور کس پانی سے درست نہیں ۷۴
کھال اور ہڈی وغیرہ کے احکام ۷۷
تمرین ۷۸
○ کنویں کا بیان ۷۹
تمرین ۸۲
○ جانوروں کے جھوٹے کا بیان ۸۳
پسینہ کا حکم ۸۴
نامحرم کا جھوٹا ۸۴
تمرین ۸۵
○ تیمم کا بیان ۸۶
تیمم کا طریقہ ۸۸
پاک مٹی یا مٹی کی جنس سے تیمم درست ہے ۸۸
متفرق مسائل ۸۹
نواقض تیمم کا بیان ۹۰
تمرین ۹۲

○ موزوں پر مسح کرنے کا بیان ۹۳

مسح کی مدت کا بیان :........ ۹۳

غسل میں پاؤں دھونا ضروری ہے ۹۳

مسح کا طریقہ ۹۳

مسح توڑنے والی چیزوں کا بیان ۹۴

پھٹے ہوئے موزوں کا حکم ۹۵

متفرق مسائل ۹۵

تمرین ۹۶

○ حیض اور استحاضہ کا بیان ۹۷

حیض کے (۱۵) احکام کا بیان ۹۹

استحاضہ اور معذور کے (۸) احکام کا بیان ۱۰۱

نفاس کا بیان ۱۰۳

نفاس اور حیض وغیرہ کے احکام کا بیان ۱۰۴

جوان ہونے کا بیان ۱۰۶

تمرین ۱۰۶

○ نجاست کے پاک کرنے کا بیان ۱۰۸

نجاست کی اقسام ۱۰۸

نجاست کا حکم ۱۰۸

نجاست سے پاک کرنے کے طریقے ۱۰۹

متفرق مسائل ۱۱۲

تمرین ۱۱۴

○ استنجے کا بیان ۱۱۵

پیشاب پاخانہ کے وقت تیرہ امور مکروہ ہیں ۱۱۶

پیشاب پاخانہ کے وقت سات امور سے بچنا چاہیے ۱۱۷

جن (۲۴) چیزوں سے استنجا درست نہیں ۱۱۷

جن چیزوں سے استنجا بلا کراہت درست ہے ۱۱۸

تمرین ۱۱۹

کتاب الصلوۃ

○ نماز کا بیان ۱۱۹
نماز کے وقتوں کا بیان ۱۲۰
① فجر کا وقت ۱۲۰
② ظہر اور عصر کا وقت ۱۲۰
③ مغرب اور عشاء کا وقت ۱۲۱
نمازوں کے مستحب اوقات کا بیان ۱۲۱
وہ اوقات جن میں نماز پڑھنا منع ہے ۱۲۲
تمرین ۱۲۳
○ نماز کی شرطوں کا بیان ۱۲۴
کپڑوں کی طہارت اور ستر کے متعلق احکام ۱۲۴
وقت سے متعلق احکام ۱۲۵
نیت سے متعلق احکام ۱۲۵
قبلہ کی طرف رخ کرنے کا بیان ۱۲۶
تمرین ۱۲۸
○ فرض نماز پڑھنے کے طریقہ کا بیان ۱۲۹
نماز کے فرائض ۱۳۱
نماز کے واجبات ۱۳۱
متفرق مسائل ۱۳۱
تمرین ۱۳۴
○ قرآن شریف پڑھنے کا بیان ۱۳۵
قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت کا بیان ۱۳۶
تجوید یعنی قرآن شریف کو اچھی طرح سنوار کر صحیح پڑھنے کا بیان ۱۳۰
تمرین ۱۳۶

○ مفسدات نماز کا بیان ۱۴۷
نماز توڑ دینے والی (۱۸) چیزوں کا بیان ۱۴۷
جو (۲۷) چیزیں نماز میں مکروہ اور منع ہیں ان کا بیان ۱۴۹
جن (۱۳) وجوہ سے نماز کا توڑ دینا درست ہے ان کا بیان ۱۵۱
تمرین ۱۵۳
○ نماز وتر کا بیان ۱۵۴
تمرین ۱۵۵
○ سنت اور نفل نمازوں کا بیان ۱۵۶
سنت نمازوں کی تفصیل ۱۵۶
نوافل کا بیان ۱۵۷
① تحیۃ الوضو ۱۵۷
② اشراق کی نماز ۱۵۷
③ چاشت کی نماز ۱۵۷
④ نماز اوابین ۱۵۸
⑤ نماز تہجد ۱۵۸
⑥ صلوٰۃ التسبیح ۱۵۸
تمرین ۱۵۹
○ نوافل کے (۱۱) احکام ۱۶۰
استخارہ کی نماز کا بیان ۱۶۱
نماز توبہ کا بیان ۱۶۲
تمرین ۱۶۳
○ قضا نمازوں کے پڑھنے کا بیان ۱۶۴
تمرین ۱۶۷
○ سجدہ سہو کا بیان ۱۶۸
سجدہ سہو واجب ہونے کا طریقہ ۱۶۸
سجدہ سہو کا طریقہ ۱۶۸

تمرین ۱۱۸

کتاب الصلوۃ

○ نماز کا بیان ۱۱۹
نماز کے وقتوں کا بیان ۱۲۰
① فجر کا وقت ۱۲۰
② ظہر اور عصر کا وقت ۱۲۰
③ مغرب اور عشاء کا وقت ۱۲۱
نمازوں کے مستحب اوقات کا بیان ۱۲۱
وہ اوقات جن میں نماز پڑھنا منع ہے ۱۲۲
تمرین ۱۲۳
○ نماز کی شرطوں کا بیان ۱۲۳
کپڑوں کی طہارت اور ستر کے متعلق احکام ۱۲۳
وقت سے متعلق احکام ۱۲۵
نیت سے متعلق احکام ۱۲۵
قبلہ کی طرف رخ کرنے کا بیان ۱۲۶
تمرین ۱۲۸
○ فرض نماز پڑھنے کے طریقہ کا بیان ۱۲۹
نماز کے فرائض ۱۳۱
نماز کے واجبات ۱۳۱
متفرق مسائل ۱۳۱
تمرین ۱۳۴
○ قرآن شریف پڑھنے کا بیان ۱۳۵
قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت کا بیان ۱۳۶
تجوید یعنی قرآن شریف کو اچھی طرح سنوار کر صحیح پڑھنے کا بیان ۱۳۰
تمرین ۱۳۶

○ مفسداتِ نماز کا بیان ۱۴۷
نماز توڑ دینے والی (۱۸) چیزوں کا بیان ۱۴۷
جو (۲۷) چیزیں نماز میں مکروہ اور منع ہیں ان کا بیان ۱۴۸
جن (۱۳) وجہوں سے نماز کا توڑ دینا درست ہے ان کا بیان ۱۵۱
تمرین ۱۵۳
○ نمازِ وتر کا بیان ۱۵۴
تمرین ۱۵۵
○ سنت اور نفل نمازوں کا بیان ۱۵۶
سنت نمازوں کی تفصیل ۱۵۶
نوافل کا بیان ۱۵۷
① تحیۃ الوضو ۱۵۷
② اشراق کی نماز ۱۵۷
③ چاشت کی نماز ۱۵۷
④ نماز اوابین ۱۵۸
⑤ نماز تہجد ۱۵۸
⑥ صلوٰۃ التسبیح ۱۵۸
تمرین ۱۵۹
○ نوافل کے (۱۱) احکام ۱۶۰
استخارہ کی نماز کا بیان ۱۶۱
نماز توبہ کا بیان ۱۶۲
تمرین ۱۶۳
○ قضا نمازوں کے پڑھنے کا بیان ۱۶۴
تمرین ۱۶۷
○ سجدہ سہو کا بیان ۱۶۸
سجدہ سہو واجب ہونے کا طریقہ ۱۶۸
سجدہ سہو کا طریقہ ۱۶۸

سجدہ سہو کے مسائل ۱۶۸
قرأت میں سہو کے مسائل ۱۶۸
دوران نماز سوچنے کے مسائل ۱۶۹
التحیات کے پڑھنے اور قعدہ کرنے میں سہو کے مسائل ۱۶۹
رکعات کی تعداد میں شک ہونے کے مسائل ۱۷۱
متفرق مسائل ۱۷۲
تمرین ۱۷۴
○ سجدۂ تلاوت کا بیان ۱۷۵
سجدۂ تلاوت کی تعداد ۱۷۵
سجدۂ تلاوت کا طریقہ ۱۷۵
آیتِ سجدہ پڑھنے اور سننے کا حکم ۱۷۵
سجدۂ تلاوت کی شرائط ۱۷۵
دورانِ نماز سجدۂ تلاوت کے مسائل ۱۷۶
آیتِ سجدہ بار بار دہرانے کا حکم ۱۷۷
ساری سورت کا پڑھنا اور آیت سجدہ کا چھوڑنا یا صرف آیت سجدہ کا پڑھنا ۱۷۸
تمرین ۱۷۸
○ بیمار کی نماز کا بیان ۱۸۰
مریض کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے مسائل ۱۸۰
اگر بیٹھنے کی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھے ۱۸۰
اگر اشارہ سے بھی نماز پڑھنے کی قدرت نہ ہو تو ۱۸۱
متفرق مسائل ۱۸۱
تمرین ۱۸۳
○ مسافرت میں نماز پڑھنے کا بیان ۱۸۴
شرعاً مسافر کب بنتا ہے ۱۸۴
مسافر کی نماز کا حکم ۱۸۴
دورانِ سفر اقامت کے مسائل ۱۸۵

سفر اور حضر کی قضا نماز کا حکم ۱۸۶
سسرال رہنے کا حکم ۱۸۷
کشتی یا ریل میں نماز ۱۸۷
نامحرم کے ساتھ سفر کرنا بڑا گناہ ہے ۱۸۷
متفرق مسائل ۱۸۷
تمرین ۱۸۹
○ گھر میں موت ہو جانے کا بیان ۱۹۰
نہلانے کا بیان ۱۹۱
میت کو نہلانے کا طریقہ ۱۹۱
تمرین ۱۹۴
○ کفنانے کا بیان ۱۹۵
کفن سے متعلق مسائل ۱۹۵
عورت کو کفنانے کا طریقہ ۱۹۵
نماز جنازہ سے متعلق ایک گزارش ۱۹۶
قبر میں عہد نامہ رکھنا یا کفن پر کچھ لکھنا درست نہیں ۱۹۶
نابالغ اور نومولود کا غسل اور کفن ۱۹۶
جنازے کے اوپر ڈالی جانے والی چادر کا حکم ۱۹۷
میت کو دوسرے شہر لے جانا ۱۹۷
متفرق مسائل ۱۹۷
زندگی اور موت کا شرعی دستور العمل ۱۹۸
غسل اور کفنانے کا طریقہ ۲۰۰
تمرین ۲۰۲

كتاب الصوم

○ روزے کا بیان ۲۰۳
روزے کی فضیلت ۲۰۳

روزے کی اقسام ۲۰۳
روزہ کسے کہتے ہیں ۲۰۳
روزے کی نیت کے مسائل ۲۰۴
تمرین ۲۰۴
○ رمضان شریف کے روزے کا بیان ۲۰۵
رمضان کے روزے کی نیت کے مسائل ۲۰۵
یوم الشک کے روزے کا حکم ۲۰۶
تمرین ۲۰۶
○ چاند دیکھنے کا بیان ۲۰۷
اگر آسمان پر بادل یا غبار ہو ۲۰۷
فاسق کی گواہی معتبر نہیں ۲۰۷
چاند کے بارے میں ایک رسم ۲۰۷
چاند پر تبصرہ درست نہیں ۲۰۷
اگر آسمان صاف ہو ۲۰۸
چاند کی افواہ کا اعتبار نہیں ۲۰۸
کسی نے اکیلے چاند دیکھا اور گواہی قبول نہ ہوئی تو کیا کرے؟ ۲۰۸
تمرین ۲۰۸
○ قضا روزے کا بیان ۲۰۹
قضا رکھنے میں تاخیر گناہ ہے ۲۰۹
قضا اور کفارے کے روزے کی نیت ۲۰۹
قضا روزے لگاتار رکھنا شرط نہیں ۲۰۹
قضا روزے نہیں رکھے اگلا رمضان آ گیا ۲۰۹
رمضان میں بے ہوشی اور جنون کا حکم ۲۱۰
تمرین ۲۱۰
○ نذر کے روزے کا بیان ۲۱۱
نذر کی اقسام ۲۱۱

① نذر معین ۲۱۱
② نذر غیر معین ۲۱۱
تمرین ۲۱۲
○ نفل روزے کا بیان ۲۱۳
نفل روزے کی نیت ۲۱۳
نفل روزے کا وقت ....
نفل روزہ شروع کرنے سے واجب ہو جاتا ہے ۲۱۳
نفل روزے کے لیے شوہر کی اجازت ضروری ہے ۲۱۴
مہمان کے خاطر نفل روزہ توڑنا سنت ہے ۲۱۴
عاشوراء کا روزہ ۲۱۴
عرفہ کا روزہ ۲۱۴
پندرہویں شعبان اور شوال کے چھ روزے ۲۱۴
ایام بیض، پیر اور جمعرات کا روزہ ۲۱۴
تمرین ۲۱۵
○ جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جن سے ٹوٹ جاتا ہے اور قضا یا کفارہ لازم آتا ہے ان کا بیان. ۲۱۶
روزے میں بھول کر کھانے کا حکم ۲۱۶
سرمہ، تیل اور خوش بو مفسد صوم نہیں ۲۱۶
دھواں اور مکھی کا حکم ۲۱۶
دانتوں میں پھنسی چیز کھانے کا حکم ۲۱۷
تھوک مفسدِ صوم نہیں ۲۱۷
روزے میں بھول معاف ہے غلطی معاف نہیں ۲۱۷
روزے میں قے کا بیان ۲۱۷
کفارہ کب لازم ہوگا؟ ۲۱۸
ان دو صورتوں میں صرف قضا لازم ہے ۲۱۸
یہ چیزیں روزے میں مکروہ ہیں ۲۱۸
متفرق مسائل ۲۱۹

تمرین ۲۲۰
○ سحری کھانے اور افطار کرنے کا بیان ۲۲۱
سحری کھانے سے متعلق مسائل ۲۲۱
صبح صادق کے بعد یا سورج غروب ہونے سے پہلے غلطی سے کھانے کا حکم ۲۲۱
سورج غروب کے یقین ہونے پر افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے ۲۲۲
کس چیز سے افطار کرنا بہتر ہے؟ ۲۲۲
تمرین ۲۲۲
○ کفارے کا بیان ۲۲۳
جن (۳) وجھوں سے روزہ توڑ دینا جائز ہے ان کا بیان ۲۲۴
جن (۱۴) وجھوں سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے ان کا بیان ۲۲۵
تمرین ۲۲۷
○ فدیہ کا بیان ۲۲۸
○ اعتکاف کا بیان ۲۳۰
تمرین ۲۳۰
○ روزے کی فضیلت کا بیان ۲۳۱
اعتکاف کی فضیلت کا بیان ۲۳۵
لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان ۲۳۶
تراویح کی فضیلت کا بیان ۲۳۷
عیدین کی راتوں کی فضیلت کا بیان ۲۳۸
خیرات کرنے کے ثواب کا بیان ۲۳۸

کتاب الزکاۃ

○ زکاۃ کا بیان ۲۴۲
زکاۃ ادا نہ کرنے پر وعید ۲۴۲
سونے چاندی کا نصاب ۲۴۲
مال زکاۃ پر سال گزرنا شرط ہے ۲۴۲

مقروض پر زکاۃ واجب ہونے یا نہ ہونے کا حکم ۲۴۳
سونے چاندی کی تمام اشیاء پر زکاۃ واجب ہے ۲۴۳
کھوٹ ملے سونے چاندی کا حکم ۲۴۳
سونے اور چاندی کو ملانے کا حکم ۲۴۳
سونے یا چاندی کے ساتھ نقدی روپے بھی ہوں تو ۲۴۴
دورانِ سال مال میں اضافہ کا حکم ۲۴۴
مالِ تجارت پر بھی زکاۃ واجب ہے ۲۴۵
گھریلو ساز و سامان اور استعمال کی اشیاء پر زکاۃ کا حکم ۲۴۵
کرائے پر دی ہوئی اشیاء پر زکاۃ کا حکم ۲۴۵
کپڑے میں اگر چاندی کا کام ہو تو زکاۃ کا حکم ۲۴۶
اس صورت میں بھی صاحبِ نصاب بن جائے گا ۲۴۶
مالِ تجارت کی تعریف ۲۴۶
جو مال کسی کے ذمہ قرض ہو اس پر زکاۃ ۲۴۶
① دَین قوی ۲۴۶
② دَین متوسط ۲۴۷
③ دَین ضعیف ۲۴۷
پیشگی زکاۃ ادا کرنا ۲۴۷
سال گزرنے کے بعد اور زکاۃ نکالنے سے پہلے مال ضائع ہو گیا یا خود کر دیا ۲۴۸
تمرین ۲۴۸
○ زکاۃ کے ادا کرنے کا بیان ۲۴۹
زکاۃ کی ادائیگی میں جلدی کرے ۲۴۹
مقدارِ زکاۃ ۲۴۹
زکاۃ کی نیت ۲۴۹
پوری زکاۃ یک مشت ادا کرنا ضروری نہیں ۲۵۰
ایک فقیر کو کتنا دینا چاہیے ۲۵۰
کسی مستحق کو قرض یا انعام کے نام سے زکاۃ دینا درست ہے ۲۵۰

قرض معاف کرنے سے زکاۃ ادا نہیں ہوتی ۲۵۰
چاندی کی زکاۃ میں اگر چاندی ہی دی جائے تو وزن کا اعتبار ہوگا ۲۵۰
زکاۃ کی ادائیگی کے لیے وکیل بنانا ۲۵۱
(۷) **پیداوار کی زکاۃ کا بیان** ۲۵۲
تمرین ۲۵۳
(۸) **جن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز ہے ان کا بیان** ۲۵۴
مال دار اور غریب کسے کہتے ہیں ۲۵۴
ضرورت کے سامان کی تفصیل ۲۵۴
مقروض کو زکاۃ دینا ۲۵۵
مسافر کو زکاۃ دینا ۲۵۵
کافر کو زکاۃ درست نہیں ۲۵۵
رفاہی کاموں میں زکاۃ خرچ کرنا درست نہیں ۲۵۵
اپنے اصول وفروع کو زکاۃ دینا درست نہیں ۲۵۵
اصول وفروع کے علاوہ مستحق عزیز واقارب کو زکاۃ دینا درست ہے ۲۵۶
نابالغ بچے کو زکاۃ دینا ۲۵۶
سیدوں اور علویوں کو زکاۃ دینا درست نہیں ۲۵۶
نوکر اور ملازم کو زکاۃ دینا درست ہے ۲۵۶
رضاعی رشتہ داروں کو زکاۃ دینا درست ہے ۲۵۶
جس عورت کا مہر شوہر کے ذمہ ہو اس کو زکاۃ دینا ۲۵۷
زکاۃ دینے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ مستحق نہیں ۲۵۷
زکاۃ کے سب سے زیادہ حق دار اپنے نادار رشتہ دار ہیں ۲۵۷
ایک شہر کی زکاۃ دوسرے شہر بھیجنا ۲۵۸
تمرین ۲۵۸
○ **صدقۂ فطر کا بیان** ۲۵۹
صدقۂ فطر کا نصاب ۲۵۹
صدقۂ فطر کے وجوب کا وقت ۲۶۰

صدقۂ فطر کس کس کی طرف سے دینا واجب ہے؟ ۲۶۰
جس نے رمضان کے روزے نہیں رکھے اس پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے ۲۶۰
صدقۂ فطر کی مقدار ۲۶۰
صدقۂ فطر ایک یا ایک سے زائد فقیروں کو دینا درست ہے ۲۶۱
صدقۂ فطر کے مصارف ۲۶۱
تمرین ۲۶۱
○ قربانی کا بیان ۲۶۲
قربانی کی فضیلت ۲۶۲
قربانی کس پر واجب ہے؟ ۲۶۳
قربانی کا وقت ۲۶۳
اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے ۲۶۴
قربانی کرتے وقت نیت کرنا ۲۶۴
قربانی کسی اور کی طرف سے واجب نہیں ۲۶۴
قربانی کے جانور سے متعلق مسائل ۲۶۴
قربانی کے گوشت اور کھال وغیرہ سے متعلق مسائل ۲۶۶
متفرق مسائل ۲۶۷
تمرین ۲۶۹
○ عقیقے کا بیان ۲۷۰
عقیقے کے (مزید ۹) احکام ۲۷۱
تمرین ۲۷۱

کتاب الحج

○ حج کا بیان ۲۷۲
حج کی فضیلت کا بیان ۲۷۲
حج کی فرضیت اور اہمیت ۲۷۳
بلا عذر حج میں تاخیر گناہ ہے ۲۷۴

حج کی فرضیت کے لیے شوہر یا محرم کا سفر میں ساتھ ہونا شرط ہے ۲۷۴
حج بدل کے مسائل ۲۷۵
دورانِ عدت حج کے لیے جانا درست نہیں ۲۷۵
حج کی فرضیت کے لیے مدینہ کا خرچ پاس ہونا شرط نہیں ۲۷۵
دوران احرام منہ ڈھانکنے کا طریقہ ۲۷۶
ضروری وضاحت ۲۷۶
زیارت مدینہ کا بیان ۲۷۶
تمرین ۲۷۷
○ منت (نذر) ماننے کا بیان ۲۷۸
منت کا حکم ۲۷۸
روزے کی منت ماننا ۲۷۸
نماز کی منت ماننا ۲۷۹
صدقہ کی منت ماننا ۲۷۹
منت کا جگہ اور زمانے کے ساتھ خاص کرنے کا حکم ۲۸۰
قربانی کی منت ماننا ۲۸۰
جن چیزوں کی منت ماننا درست نہیں ہے ۲۸۱
تمرین ۲۸۲
○ قسم کھانے کا بیان ۲۸۳
قسم کھانے میں احتیاط کرنی چاہیے ۲۸۳
قسم کے الفاظ کا بیان ۲۸۳
جن الفاظ سے قسم منعقد نہیں ہوتی ۲۸۳
حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لینے سے قسم منعقد ہو جاتی ہے ۲۸۴
دوسرے کے قسم دینے سے قسم نہیں ہوتی ۲۸۴
قسم میں ان شاء اللہ کہنے سے قسم منعقد نہیں ہوتی ۲۸۴
جھوٹی قسم کھانا گناہ کبیرہ ہے ۲۸۴
متفرق مسائل ۲۸۵

تمرین ۲۸۶
○ قسم کے کفارے کا بیان ۲۸۷
کفارہ قسم میں کھانا کھلانے اور کپڑے دینے میں اختیار ہے ۲۸۷
کھانا کھلانے اور کپڑے دینے کی قدرت نہ ہو تو روزے رکھے ۲۸۷
قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا درست نہیں ۲۸۷
ایک ہی چیز کے بارے میں اگر کئی قسمیں کھائے تو بھی ایک ہی قسم ہے ۲۸۸
قسم کے کفاروں میں تداخل نہ ہوگا ۲۸۸
کفارہ قسم کے مستحقین کا بیان ۲۸۸
گھر میں جانے کی قسم کھانے کا بیان ۲۸۸
کھانے پینے کی قسم کھانے کا بیان ۲۸۹
نہ بولنے کی قسم کھانے کا بیان ۲۹۰
بیچنے اور مول لینے (یعنی خریدنے) کی قسم کھانے کا بیان ۲۹۱
روزے نماز کی قسم کھانے کا بیان ۲۹۱
کپڑے وغیرہ کی قسم کھانے کا بیان ۲۹۱
تمرین ۲۹۲
○ دین سے پھر جانے کا بیان ۲۹۳
مرتدہ عورت کا حکم ۲۹۴
کلمات کفریہ کا بیان ۲۹۴
تمرین ۲۹۵
○ ذبح کرنے کا بیان ۲۹۶
○ حلال وحرام چیزوں کا بیان ۲۹۷
تمرین ۲۹۸

كتاب الأشربة

○ نشہ آور چیزوں کا بیان ۲۹۹
تمرین ۲۹۹

کتاب الحظر والاباحۃ

○ ممنوع اور مباح چیزوں کا بیان ۳۰۰
چاندی سونے کے برتنوں کا بیان ۳۰۰
لباس اور پردے کا بیان ۳۰۰
تمرین ۳۰۴
○ متفرقات ۳۰۵
تمرین ۳۰۷

کتاب اللقطۃ

○ گری پڑی چیز پانے کا بیان ۳۰۸
لقطہ کس نیت سے اٹھائے؟ ۳۰۸
لقطہ اٹھانا کب واجب ہو جاتا ہے؟ ۳۰۸
مالک کو تلاش کرنا واجب ہے ۳۰۸
مالک کو تلاش کرنے کا طریقہ ۳۰۸
اگر مالک نہ ملے تو ۳۰۹
پالتو پرندوں کا حکم ۳۰۹
پھلوں کا حکم ۳۰۹
خزانے کا حکم ۳۰۹
تمرین ۳۱۰

کتاب الوقف

○ وقف کا بیان ۳۱۱
تمرین ۳۱۲

کتاب النکاح

○ نکاح کا بیان ۳۱۳
نکاح کی فضیلت اور اس کے حقوق کا بیان ۳۱۳

نابالغ اور کافر کی گواہی معتبر نہیں ۳۱۸
نکاح کہاں بہتر ہے؟ ۳۱۸
بالغ مرد، عورت اپنا نکاح خود کروا سکتے ہیں ۳۱۸
نکاح میں وکیل بنانا درست ہے ۳۱۹
تمرین ۳۱۹
◎ جن لوگوں سے نکاح کرنا حرام ہے ان کا بیان ۳۲۰
حرمت ابدی کا بیان ۳۲۰
سوتیلے باپ سے نکاح کا حکم ۳۲۰
سسرالی رشتہ کی وجہ سے حرمت ۳۲۰
دو بہنوں سے نکاح کا حکم ۳۲۰
لے پالک سے نکاح درست ہے ۳۲۱
جن رشتہ داروں سے نکاح جائز ہے ۳۲۱
رضاعت کی وجہ سے حرمت کا بیان ۳۲۲
حرام چیز سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے ۳۲۲
مسلمان عورت کا نکاح غیر مسلم سے جائز نہیں ۳۲۳
دورانِ عدت نکاح درست نہیں ۳۲۳
نکاح پر نکاح جائز نہیں ۳۲۳
بدکاری سے حاملہ عورت کا نکاح ۳۲۳
چار عورتوں سے زیادہ سے نکاح جائز نہیں ۳۲۳
شیعہ لڑکے سے نکاح درست نہیں ۳۲۳
تمرین ۳۲۴
○ ولی کا بیان ۳۲۵
ولی کون ہوسکتا ہے؟ ۳۲۵
نابالغ، پاگل اور کافر ولی نہیں بن سکتا ۳۲۵
بالغ عورت پر ولی کا اختیار ۳۲۵
لڑکی سے اجازت لینے کا طریقہ ۳۲۶

بالغ لڑکے پر ولی کا اختیار ۳۲۷
نابالغ لڑکی یا لڑکے کے ولی کے احکام ۳۲۷
خیار بلوغ کا بیان ۳۲۷
اگر ولی اقرب نہ ہو تو ۳۲۸
ولی ہونے میں لڑکا باپ سے مقدم ہے ۳۲۹
تمرین ۳۲۹
○ کون کون لوگ اپنے برابر کے اور اپنے میل کے ہیں اور کون کون برابر کے نہیں؟ ۳۳۰
① نسب میں برابری کا بیان ۳۳۰
② مسلمان ہونے میں برابری کا بیان ۳۳۰
③ دین داری میں برابری کا بیان ۳۳۱
④ مال میں برابری کا بیان ۳۳۱
⑤ پیشہ میں برابری کا بیان ۳۳۱
تمرین ۳۳۱
○ مہر کا بیان ۳۳۲
مہر کا حکم ۳۳۲
مہر کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار ۳۳۲
پورا مہر کب لازم ہوتا ہے؟ ۳۳۲
اگر بغیر مہر کے نکاح کیا تو ۳۳۳
مہر کے کپڑے (متعہ) سے متعلق احکام ۳۳۳
نکاح کے بعد مہر متعین کیا گیا ۳۳۴
اگر شوہر مہر میں اضافہ یا بیوی کمی کر دے تو ۳۳۴
ہر قسم کا مال مہر بن سکتا ہے بشرطیکہ معلوم ہو سکے ۳۳۴
نکاح فاسد میں مہر ۳۳۵
عورت مہر کا مطالبہ کب کر سکتی ہے؟ ۳۳۵
مہر کی ادائیگی سے متعلق مسائل ۳۳۶
مہر مثل کا بیان ۳۳۶

تمرین ۳۲۷
○ کافروں کے نکاح کا بیان ۳۲۸
بیبیوں میں برابری کرنے کا بیان ۳۲۸
تمرین ۳۲۹
○ دودھ پینے اور پلانے کا بیان ۳۳۰
دودھ پلانے کا حکم ۳۳۰
دودھ پلانے کی مدت ۳۳۰
دودھ کی وجہ سے حرمت کا بیان ۳۳۰
اگر عورت کا دودھ کسی اور چیز میں ملا دیا گیا ہو تو ۳۳۱
متفرق مسائل ۳۳۱
حرمت رضاعت کی چند مثالیں ۳۳۱
رضاعت کے ثبوت کے لیے نصاب شہادت ضروری ہے ۳۳۲
انسانی دودھ سے کسی اور قسم کا نفع اٹھانا درست نہیں ۳۳۳
تمرین ۳۳۳

کتاب الطلاق

○ طلاق کا بیان ۳۳۴
نابالغ اور پاگل کی طلاق واقع نہیں ہوتی ۳۳۴
نیند میں طلاق دینے کا اعتبار نہیں ۳۳۴
مکرہ (مجبور) اور نشے والے کی طلاق واقع ہو جاتی ہے ۳۳۴
طلاق دینے میں وکیل بنانا درست ہے ۳۳۴
طلاق کی مذمت کا بیان ۳۳۴
○ طلاق دینے کا بیان ۳۳۷
طلاق کا اختیار صرف مرد کو ہے ۳۳۷
طلاق کی تعداد ۳۳۷
طلاق کے الفاظ اگر مرد خود سن لے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے ۳۳۷

طلاق کی اقسام ۳۴۷
① طلاق بائن ۳۴۷
② طلاق مغلظہ ۳۴۷
③ طلاق رجعی ۳۴۸
① طلاق صریح ۳۴۹
② طلاق کنائی ۳۴۹
طلاق صریح کا حکم ۳۴۹
مستقبل کے صیغوں سے طلاق واقع نہیں ہوتی ۳۴۹
الفاظ طلاق کے ساتھ ان شاء اللہ ملانے سے طلاق واقع نہ ہوگی ۳۴۹
بیوی کو طلاقن کہنے سے طلاق ہوگئی ۳۴۹
اگر طلاق کو کسی چیز پر معلق کردے تو ۳۴۹
الفاظ کنائی کا حکم ۳۵۰
رخصتی سے پہلے طلاق ہوجانے کا بیان ۳۵۰
تین طلاق دینے کا بیان ۳۵۱
تمرین ۳۵۳
کسی شرط پر طلاق دینے کا بیان ۳۵۴
بیمار کے طلاق دینے کا بیان ۳۵۶
طلاق رجعی میں رجعت کر لینے یعنی روک رکھنے کا بیان ۳۵۷
تمرین ۳۵۸
○ بی بی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانے کا بیان ۳۶۰
ایلاء کی تعریف اور حکم ۳۶۰
ایلاء کی کم سے کم مدت چار مہینے ہے ۳۶۰
متفرق مسائل ۳۶۰
تمرین ۳۶۲
○ خلع کا بیان ۳۶۳
خلع کی تعریف اور حکم ۳۶۳

خلع میں اگر مال کا ذکر نہ ہو تو	۳۶۳
خلع میں اگر مال کا ذکر ہو تو	۳۶۴
خلع میں شوہر کا مال لینا کیسا ہے؟	۳۶۴
مال کے عوض طلاق دینا	۳۶۴
نابالغ اور مجنون کو خلع کا اختیار نہیں	۳۶۵
تمرین	۳۶۵
○ بی بی کو ماں کے برابر کہنے کا بیان	۳۶۶
ظہار کی تعریف اور حکم	۳۶۶
متفرق مسائل	۳۶۶
کفارہ کا بیان	۳۶۸
تمرین	۳۶۹
○ لعان کا بیان	۳۷۰
تمرین	۳۷۰
○ عدت کا بیان	۳۷۱
عدت کی تعریف	۳۷۱
طلاق کی عدت کا بیان	۳۷۱
بڑھیا یا نابالغ لڑکی کی عدت	۳۷۱
حاملہ کی عدت	۳۷۲
اگر زمانۂ حیض میں طلاق دے دی تو	۳۷۲
طلاق کی عدت صحبت یا خلوت کے بعد واجب ہوتی ہے	۳۷۲
وطی بالشبہ کی صورت میں بھی عدت واجب ہے	۳۷۲
نکاح فاسد میں عدت کا بیان	۳۷۲
متفرق مسائل	۳۷۳
تمرین	۳۷۳
○ موت کی عدت کا بیان	۳۷۴
چار مہینے اور دس دن کا حساب	۳۷۴

نکاح فاسد میں موت کی عدت کا بیان ۲۷۴
عدت طلاق میں شوہر کا انتقال ہو جائے تو ۲۷۵
عدت موت اور طلاق کے فوراً بعد شروع ہو جاتی ہے معلوم ہو یا معلوم نہ ہو ۲۷۵
متفرق مسائل ۲۷۵
تمرین ۲۷۶
○ سوگ کرنے کا بیان ۲۷۷
○ میاں کے لاپتہ ہو جانے کا بیان ۲۷۸
مسائل ۲۷۸
تمرین ۲۷۹
○ روٹی کپڑے کا بیان ۲۸۰
○ رہنے کے لیے گھر ملنے کا بیان ۲۸۲
شوہر کے ذمہ گھر دینا واجب ہے ۲۸۲
کس قسم کا گھر دینا واجب ہے؟ ۲۸۲
شوہر بیوی کے میکے والوں کو گھر آنے سے روک سکتا ہے ۲۸۲
بیوی کو میکے جانے کا اختیار کتنا ہے؟ ۲۸۲
متفرق مسائل ۲۸۳
تمرین ۲۸۴
○ لڑکے کے حلالی ہونے کا بیان ۲۸۵
شوہر کی موجودگی نسب خود بخود ثابت ہوگا ۲۸۵
مدت حمل کا بیان ۲۸۵
ثبوت نسب میں شریعت کی وسعت ۲۸۵
اگر طلاق رجعی کے بعد ولادت ہو تو ۲۸۵
طلاق بائن کے بعد ولادت ہو تو ۲۸۶
متفرق مسائل ۲۸۶
تمرین ۲۸۷
○ اولاد کی پرورش کا بیان ۲۸۸

تمرین ۳۸۹

کتاب البیوع

○ بیچنے اور مول لینے کا بیان ۳۹۰
○ قیمت کے معلوم ہونے کا بیان ۳۹۲
سودا معلوم ہونے کا بیان ۳۹۳
تمرین ۳۹۵
○ ادھار لینے کا بیان ۳۹۶
○ پھیر دینے کی شرط کر لینے کا بیان ۳۹۸
○ بے دیکھی ہوئی چیز کے خریدنے کا بیان ۴۰۰
تمرین ۴۰۱
○ سودے میں عیب نکل آنے کا بیان ۴۰۲
سودے میں عیب چھپانا حرام ہے ۴۰۲
اگر عیب نکل آئے تو کیا حکم ہے؟ ۴۰۲
خریدار عیب پر مطلع ہونے سے پہلے اگر کوئی تصرف کرے تو ۴۰۲
متفرق مسائل ۴۰۳
تمرین ۴۰۴
○ بیع باطل اور فاسد وغیرہ کا بیان ۴۰۵
تمرین ۴۰۹
○ نفع لے کر یا دام کے دام پر بیچنے کا بیان ۴۱۰
تمرین ۴۱۱
○ سودی لین دین کا بیان ۴۱۲

کتاب الصرف

○ سونے چاندی اور ان کی چیزوں کا بیان ۴۱۴
جو چیزیں تول کر بکتی ہیں ان کا بیان ۴۱۷
تمرین ۴۲۱

○ بیع سلم کا بیان ۴۲۲
بیع سلم کی تعریف اور جواز کی شرائط ۴۲۲
جن اشیاء میں بیع سلم درست ہے ۴۲۳
مبیع میں جہالت سے بیع سلم فاسد ہو جائے گی ۴۲۳
بیع سلم کے جواز کے لیے ایک اور شرط ۴۲۴
بیع سلم میں یہ شرطیں لگانا درست نہیں ۴۲۴
بیع سلم میں مبیع کے بدلے کچھ اور لینا جائز نہیں ۴۲۴
تمرین ۴۲۴
○ قرض لینے کا بیان ۴۲۵
بلاضرورت قرض کی مذمت ۴۲۶
دعا ادائے قرض ۴۲۷
تمرین ۴۲۸

کتاب الکفالة

○ کسی کی ذمہ داری کر لینے کا بیان ۴۲۹

کتاب الحوالة

○ اپنا قرضہ دوسرے پر اتار دینے کا بیان ۴۳۱

کتاب الوکالة

○ کسی کو وکیل کر دینے کا بیان ۴۳۲
وکیل کے برطرف کر دینے کا بیان ۴۳۴
تمرین ۴۳۵

کتاب المضاربة

○ مضاربت کا بیان یعنی ایک کا روپیہ ایک کا کام ۴۳۶
مضاربت کی تعریف اور جواز کی شرائط ۴۳۶
مضاربت کو ختم کرنے کا اختیار کب تک ہے؟ ۴۳۷

مال کے ساتھ اگر کام کی شرط بھی لگائی تو مضاربت فاسد ہو جائے گی ۴۲۷
مضاربت کا حکم ۴۲۷
تمرین ۴۲۷

كتاب الوديعة

○ امانت رکھنے اور رکھانے کا بیان ۴۲۸
امانت کا حکم ۴۲۸
امانت اگر کئی آدمیوں کے حوالے کی تو حفاظت کس کے ذمہ ہوگی؟ ۴۲۸
امین امانت کی حفاظت خود کرے یا اپنے گھر کے کسی فرد سے کروائے ۴۲۸
حفاظت میں کوتاہی کی صورت میں تاوان دینا پڑے گا ۴۲۹
روپے (نقدی) امانت رکھوانے کے مسائل ۴۲۹
امانت سے بغیر اجازت نفع اٹھانا درست نہیں ۴۳۰
متفرق مسائل ۴۳۰
امانت واپس کرنے کے مسائل ۴۳۱
تمرین ۴۳۱

كتاب العارية

○ مانگے کی چیز کا بیان ۴۳۲
تمرین ۴۳۳

كتاب الهبة

○ ہبہ یعنی کسی کو کچھ دے دینے کا بیان ۴۳۴
ہبہ کی تعریف اور حکم ۴۳۴
قبضہ کرنے کی مختلف صورتیں ۴۳۴
قابلِ تقسیم اور ناقابلِ تقسیم اشیاء میں ہبہ ۴۳۵
متفرق مسائل ۴۳۵
نابالغ کا ہبہ کرنا درست نہیں ۴۳۶
تمرین ۴۳۶

○ بچوں کو دینے کا بیان ۳۴۷
تمرین ۳۴۸
○ دے کر پھیر لینے کا بیان ۳۴۹
ہبہ اور صدقہ کے احکام میں دو فرق ۳۵۰
تمرین ۳۵۰

کتاب الاجارة

○ کرایہ پر لینے کا بیان ۳۵۱
اجارہ فاسد کا بیان ۳۵۱
اجارہ فاسد کا حکم ۳۵۲
اجارہ باطل اور اس کا حکم ۳۵۲
متفرق مسائل ۳۵۲
تمرین ۳۵۳
○ تاوان لینے کا بیان ۳۵۴
اجارہ کے توڑ دینے کا بیان ۳۵۴
تمرین ۳۵۵

کتاب الغصب

○ بلا اجازت کسی کی چیز لے لینے کا بیان ۳۵۶
تمرین ۳۵۷

کتاب الشرکة

○ شرکت کا بیان ۳۵۸
شرکاء کے حقوق اور اختیارات کا بیان ۳۵۸
شرکت میں نفع کس طرح تقسیم کیا جائے؟ ۳۵۸
سارا مال چوری ہو جائے تو شرکت ختم ہو جائے گی ۳۵۹
نفع مشاع ہونا ضروری ہے رقم متعین کرنا درست نہیں ۳۵۹
شرکت نفع نقصان کی بنیاد پر ہونی چاہیے ۳۵۹

شرکت فاسدہ میں نفع کی تقسیم کا طریقہ کار ۴۵۹
شرکت کی یہ قسم بھی جائز ہے ۴۵۹
اس شرکت میں ہر شریک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوگا ۴۶۰
چند ناجائز شرکتوں کا بیان ۴۶۰
ساجھے کی چیز تقسیم کرنے کا بیان ۴۶۰
تمرین ۴۶۱

کتاب الرھن

○ گروی رکھنے کا بیان ۴۶۲
تمرین ۴۶۳

کتاب الوصایا

○ وصیت کا بیان ۴۶۴
وصیت کی تعریف ۴۶۴
وصیت کی شرعی حیثیت ۴۶۴
قرضہ وصیت سے مقدم ہے اور وصیت صرف تہائی مال میں نافذ ہوگی ۴۶۴
وارث کے لیے وصیت درست نہیں ۴۶۵
وصیت میں وارثوں کا خیال رکھنا بہتر ہے ۴۶۵
متفرق مسائل ۴۶۵
تمرین ۴۶۸
○ حلال مال طلب کرنے کا بیان ۴۶۹
○ حقوق کا بیان ۴۸۱
شوہر کے حقوق کا بیان ۴۸۱
میاں کے ساتھ نباہ کرنے کا طریقہ ۴۸۲
اولاد کے پرورش کرنے کا طریقہ ۴۸۷
کھانے کا طریقہ ۴۹۰
محفل میں اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ ۴۹۰

ماں باپ کے (۴) حقوق ۴۹۱
ماں باپ کے انتقال کے بعد ان کے یہ (۴) حقوق ہیں ۴۹۱
انا کے حقوق یہ ہیں ۴۹۱
سوتیلی ماں ۴۹۱
بڑا بھائی ۴۹۱
قرابت داروں کے حقوق ۴۹۲
علاقہ مصاہرۃ ۴۹۲
عام مسلمانوں کے (۴۰) حقوق ۴۹۲
ہمسایہ کے (۴) حقوق ۴۹۳
بعضے (۴) حقوق صرف آدمی ہونے کی وجہ سے ہیں گو وہ مسلمان نہ ہو وہ یہ ہیں ۴۹۴
حیوانات کے (۴) حقوق ۴۹۵
ضروری بات ۴۹۵
○ عبادتوں کا سنوارنا ۴۹۶
وضو اور پاکی کا بیان ۴۹۶
نماز کا بیان ۴۹۶
موت اور مصیبت کا بیان ۴۹۷
زکوٰۃ اور خیرات کا بیان ۴۹۷
روزے کا بیان ۴۹۷
قرآن مجید کی تلاوت کا بیان ۴۹۸
دعا اور ذکر کا بیان ۴۹۸
قسم اور منت کا بیان ۵۰۱
تمرین ۵۰۲
○ معاملوں یعنی برتاؤ کا سنوارنا ۵۰۳
لینے دینے کا بیان ۵۰۳
نکاح کا بیان ۵۰۳
کسی کو تکلیف نہ دینے کا بیان ۵۰۴

تمرین ۵۰۵
○ عادتوں کا سنوارنا ۵۰۶
کھانے پینے کا بیان ۵۰۶
پہننے اوڑھنے کا بیان ۵۰۷
بیماری اور علاج کا بیان ۵۰۸
خواب دیکھنے کا بیان ۵۰۸
تمرین ۵۰۹
سلام کرنے کا بیان ۵۱۰
بیٹھنے، لیٹنے اور چلنے کا بیان ۵۱۰
سب میں مل کر بیٹھنے کا بیان ۵۱۱
زبان کے بچانے کا بیان ۵۱۱
۱۰ متفرق باتوں کا بیان ۵۱۲
تمرین ۵۱۳
○ دل کا سنوارنا ۵۱۴
زیادہ کھانے کی حرص کی برائی اور اس کا علاج ۵۱۴
زیادہ بولنے کی حرص کی برائی اور اس کا علاج ۵۱۴
غصے کی برائی اور اس کا علاج ۵۱۵
حسد کی برائی اور اس کا علاج ۵۱۵
دنیا اور مال کی محبت کی برائی اور اس کا علاج ۵۱۶
کنجوسی کی برائی اور اس کا علاج ۵۱۷
نام اور تعریف چاہنے کی برائی اور اس کا علاج ۵۱۸
غرور اور شیخی کی برائی اور اس کا علاج ۵۱۸
تمرین ۵۱۹
اترانے اور اپنے آپ کو اچھا سمجھنے کی برائی اور اس کا علاج ۵۲۰
نیک کام دکھلاوے کے لیے کرنے کی برائی اور اس کا علاج ۵۲۰
ضروری بتلانے کے قابل بات ۵۲۰

ایک اور ضروری علاج ۵۲۱
توبہ اور اس کا طریقہ ۵۲۱
اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا طریقہ ۵۲۱
اللہ تعالیٰ سے امید رکھنا اور اس کا طریقہ ۵۲۲
صبر اور اس کا طریقہ ۵۲۲
تمرین ۵۲۳
شکر اور اس کا طریقہ ۵۲۴
اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور اس کا طریقہ ۵۲۴
اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا اور اس کا طریقہ ۵۲۴
اللہ تعالیٰ کے حکم پر راضی رہنا اور اس کا طریقہ ۵۲۴
صدق یعنی سچی نیت اور اس کا طریقہ ۵۲۵
مراقبہ یعنی دل سے خدا کا دھیان رکھنا اور اس کا طریقہ ۵۲۵
قرآن مجید پڑھنے میں دل لگانے کا طریقہ ۵۲۵
نماز میں دل لگانے کا طریقہ ۵۲۶
پیری مریدی کا بیان ۵۲۶
کامل پیر کی (۷) علامات ۵۲۷
اب پیری مریدی کے متعلق بعض (۱۲) باتوں کی تعلیم کی جاتی ہے ۵۲۸
مرید کو بل کہ ہر مسلمان کو اس طرح رات دن رہنا چاہیے ۵۳۰
تمرین ۵۳۲
○ رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں سے بعضے نیک کاموں کے ثواب کا اور بری باتوں کے عذاب کا بیان ۵۳۳
نیت خالص رکھنا ۵۳۳
دکھلاوے کے واسطے کوئی کام کرنا ۵۳۳
قرآن و حدیث کے حکم پر چلنا ۵۳۳
نیک کام کی راہ نکالنا یا بری بات کی بنیاد ڈالنا ۵۳۴
دین کا علم ڈھونڈنا ۵۳۴
تمرین ۵۳۴

دین کا مسئلہ چھپانا ۵۳۵
مسئلہ جان کر عمل نہ کرنا ۵۳۵
پیشاب سے احتیاط نہ کرنا ۵۳۵
وضو اور غسل میں خوب خیال سے پانی پہنچانا ۵۳۵
مسواک کرنا ۵۳۵
وضو میں اچھی طرح پانی نہ پہنچانا ۵۳۶
عورتوں کا نماز کے لیے باہر نکلنا ۵۳۶
تمرین ۵۳۶
نماز کی پابندی ۵۳۷
اوّل وقت نماز پڑھنا ۵۳۷
نماز کو بری طرح پڑھنا ۵۳۷
نماز میں اُوپر یا اِدھر اُدھر دیکھنا ۵۳۷
نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزر کر جانا ۵۳۸
نماز کو جان کر قضا کر دینا ۵۳۸
قرض دے دینا ۵۳۸
غریب قرض دار کو مہلت دے دینا ۵۳۸
قرآن مجید پڑھنا ۵۳۸
اپنی جان یا اولاد کو کوسنا ۵۳۹
تمرین ۵۳۹
حرام مال کمانا اور اس سے کھانا پہننا ۵۴۰
دھوکا کرنا ۵۴۰
قرض لینا ۵۴۰
مقدور ہوتے ہوئے کسی کا حق ٹالنا ۵۴۰
سود لینا دینا ۵۴۱
ناحق کسی کی زمین دبا لینا ۵۴۱
تمرین ۵۴۱

مزدوری کا فوراً دے دینا ۵۴۲
اولاد کا مر جانا ۵۴۲
غیر مردوں کے رُو برو عورت کا عطر لگانا ۵۴۲
عورت کا باریک کپڑا پہننا ۵۴۲
عورتوں کو مردوں کی سی وضع اور صورت بنانا ۵۴۲
شان دکھلانے کو کپڑا پہننا ۵۴۳
کسی پر ظلم کرنا ۵۴۳
رحم اور شفقت کرنا ۵۴۳
تمرین ۵۴۳
اچھی بات دوسروں کو بتلانا اور بری بات سے منع کرنا ۵۴۴
مسلمانوں کا عیب چھپانا ۵۴۴
کسی کی ذلت یا نقصان پر خوش ہونا ۵۴۴
کسی کو کسی گناہ پر طعنہ دینا ۵۴۴
چھوٹے چھوٹے گناہ کر بیٹھنا ۵۴۴
ماں باپ کو خوش رکھنا ۵۴۵
رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنا ۵۴۵
بے باپ کے بچوں کی پرورش کرنا ۵۴۵
پڑوسی کو تکلیف دینا ۵۴۵
تمرین ۵۴۶
مسلمان کا کام کر دینا ۵۴۷
شرم اور بے شرمی ۵۴۷
خوش خلقی اور بد خلقی ۵۴۷
نرمی اور روکھا پن ۵۴۷
کسی کے گھر میں جھانکنا ۵۴۷
باتیں کرنے والے کے پاس جا گھسنا ۵۴۸
غصہ کرنا ۵۴۸

بولنا چھوڑ دینا ۵۴۸
کسی کو بے ایمان کہہ دینا یا پھٹکار ڈالنا ۵۴۸
کسی مسلمان کو ڈرا دینا ۵۴۹
مسلمان کا عذر قبول کر لینا ۵۴۹
چغلی کھانا ۵۴۹
غیبت کرنا ۵۴۹
کسی پر بہتان لگانا ۵۴۹
کم بولنا ۵۵۰
تمرین ۵۵۰
اپنے آپ کو سب سے کم سمجھنا ۵۵۱
اپنے آپ کو اوروں سے بڑا سمجھنا ۵۵۱
سچ بولنا اور جھوٹ بولنا ۵۵۱
ہر ایک کے منہ پر اسی کی سی بات کہنا ۵۵۱
اللہ کے سوا دوسرے کی قسم کھانا ۵۵۱
ایسی قسم کھانا کہ اگر میں جھوٹ بولوں تو ایمان نصیب نہ ہو ۵۵۲
راستے میں سے ایسی چیز ہٹا دینا جس کے پڑے رہنے سے چلنے والوں کو تکلیف ہو ۵۵۲
وعدہ اور امانت پورا کرنا ۵۵۲
کسی پنڈت یا فال کھولنے والے یا ہاتھ دیکھنے والے کے پاس جانا ۵۵۲
تمرین ۵۵۳
کتا پالنا یا تصویر رکھنا ۵۵۴
بدون مجبوری کے اُلٹا لیٹنا ۵۵۴
کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں بیٹھنا لیٹنا ۵۵۴
بدشگونی اور ٹوٹکا ۵۵۴
دنیا کی حرص نہ کرنا ۵۵۴
موت کو یاد رکھنا اور بہت دنوں کے لیے بندوبست نہ سوچنا اور نیک کام کے لیے وقت کو غنیمت سمجھنا ۵۵۴
تمرین ۵۵۵

بلا اور مصیبت میں صبر کرنا ۵۵۶
بیمار کو پوچھنا ۵۵۶
مردے کو نہلانا اور کفن دینا اور گھر والوں کی تسلی کرنا ۵۵۶
چلا کر اور بیان کر کے رونا ۵۵۶
یتیم کا مال کھانا ۵۵۶
قیامت کے دن کا حساب کتاب ۵۵۷
بہشت دوزخ کا یاد رکھنا ۵۵۷
تمرین ۵۵۸
○ تھوڑا سا حال قیامت کا اور اس کی نشانیوں کا ۵۵۹
○ خاص قیامت کے دن کا ذکر ۵۶۵
○ بہشت کی نعمتوں اور دوزخ کی مصیبتوں کا ذکر ۵۶۷
تمرین ۵۶۹
○ ان (۷۷) باتوں کا بیان جن کے بغیر ایمان ادھورا رہتا ہے ۵۷۰
○ اپنے نفس کی اور عام آدمیوں کی خرابی ۵۷۴
نفس کے ساتھ برتاؤ کا بیان ۵۷۴
عام آدمیوں کے ساتھ برتاؤ کا بیان ۵۷۸
○ قلب کی صفائی اور باطن کی درستی کی ضرورت ۵۸۱
عام لوگوں کو (۱۵) نصیحتیں ۵۸۶
خاص ذکر و شغل کرنے والوں کو (۲۰) نصیحتیں ۵۸۶
تمرین ۵۸۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی مشہور و معروف کتاب ''بہشتی زیور'' کسی تعارف کی محتاج نہیں جس میں ایک مسلمان کی پیدائش سے لے کر مرنے تک کے تمام ضروری مسائل جو اسے پیش آتے ہیں درج ہیں۔ حضرت مولانا مفتی ابولبابہ شاہ منصور صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں:

''بہشتی زیور کی نافعیت اور خواص و عوام میں مقبولیت کا ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ یہ کتاب سہل سے سہل تر زبان میں عوام کی روزمرہ گفتگو کے طرز پر تھی اور اس میں تمام ضروری مسائل کو آسان پیرائے میں اس طرح بیان کیا گیا تھا کہ معمولی سا اردو خواں طبقہ بھی آسانی سے ضروری مسائل سمجھ سکتا تھا۔

دوسری بات یہ کہ ''بہشتی زیور'' میں تقریباً تمام مسائل میں مفتی بہ اقوال کو ذکر کیا گیا ہے، جس سے مختلف اقوال میں ترجیح و تطبیق کی پریشانی نہیں رہتی۔ تیسری بات یہ کہ ''بہشتی زیور'' میں مکمل مسائل فقہ مذکور ہیں، جیسے فقہ کے متون میں مسائل بالترتیب اور بالاستیعاب ہوتے ہیں اور یہ مسلمانوں کی ایک اہم ترین ضرورت ہے کہ ان کے پاس اپنی علاقائی زبانوں میں مسائلِ فقہ کا ایک ایسا مجموعہ ہو جو کم از کم فقہ کے تمام بنیادی مسائل پر مشتمل ہو، تاکہ وہ اس سے آسانی سے استفادہ کر سکیں، کیوں کہ ایک تو ہر مسلمان عربی نہیں سیکھ سکتا اور جو عربی پڑھتے اور سیکھتے ہیں ان میں بھی ایک بڑی تعداد وہ ہے جو مسائلِ فقہ کو اچھی طرح نہیں سمجھ پاتے، نیز کتبِ فقہ میں عموماً اختلافی اقوال مذکور ہیں، اس سے بھی خلجان رہتا ہے۔

''بہشتی زیور'' ان ہی ضرورتوں کو پیشِ نظر رکھ کر مرتب کی گئی تھی اور ان ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایک حد تک کافی تھی کیوں کہ اس وقت تک ایسا کوئی مجموعہ سامنے نہیں آیا تھا جو تمام فقہی مسائل پر مشتمل ہو۔''

اسی طرح آگے چل کر مفتی صاحب فرماتے ہیں:

''آج سے کچھ عرصہ پہلے تک بہشتی زیور عوام کے لیے ایک مستند اور آسان مرجع کی حیثیت رکھتی تھی،

تقریباً ہر مسلمان گھرانے میں ''بہشتی زیور'' کا وجود ضروری تھا۔ لوگ ''بہشتی زیور'' یا تو درساً پڑھتے تھے یا پھر مطالعہ میں رکھتے اور ضرورت پڑنے پر اس سے مسائل سیکھتے تھے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ زبان و بیان میں تبدیلی نے قدیم تعبیرات اور موجودہ اسلوبِ کلام کے درمیان فاصلے پیدا کر دیئے، اردو میں فارسی کی آمیزش تقریباً متروک ہونے لگی، یہی حال عربی تراکیب و الفاظ کا ہے، فارسی اور عربی سے تعلق نہ ہونے کی وجہ سے قدیم اردو عوام کے لیے تقریباً ناقابلِ فہم بن گئی ہے، اس لیے ضرورت تھی کہ عوامی زبان میں ایک ایسا مجموعہ تیار ہو جائے جس کا سمجھنا عام آدمی کے لیے مشکل نہ ہو۔'' [1]

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے تحریر فرمایا ہے:

''یہ کتاب اصل میں تو خواتین کی تعلیم کے لیے لکھی گئی تھی اور اسی غرض سے اس میں دین و دنیا کی وہ تمام معلومات حیرت انگیز طور پر یک جا کر دی گئی تھیں جن کی ایک مسلمان عورت کو ضرورت پیش آ سکتی ہے، لیکن فقہی مسائل کی جامعیت کی بناء پر یہ کتاب صرف عورتوں کے لیے ہی نہیں مردوں، بل کہ اونچے درجے کے علماء و فقہاء کے لیے بھی مشعلِ راہ ثابت ہوئی اور اس طرح یہ خصوصیت بھی شاید ''بہشتی زیور'' کے سوا کسی کتاب کو حاصل نہ ہو کہ خواتین کے لیے خواتین کی زبان میں لکھی ہوئی کتاب بڑے علماء اور فقہاء اور مفتیوں کے لیے ماخذ بن گئی جس سے اس دور کا کوئی مفتی بے نیاز نہیں ہو سکتا۔''

حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی نے مختصر الفاظ میں ''بہشتی زیور'' کی اہمیت بیان فرما دی جس میں مردوں کے لیے بھی ''بہشتی زیور'' کی ترغیب فرمائی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ''بیت العلم ٹرسٹ'' نے مؤنث کے صیغوں کو مذکر کے صیغوں سے بدل کر بنین کے لحاظ سے ''درسی بہشتی زیور'' کے نام سے بھی کتاب چھاپی جس کے کئی ایڈیشن ختم ہوئے، اللہ کے فضل سے بعض مدارس میں یہ کتاب درجہ اُولیٰ میں بھی پڑھائی جاتی ہے...... اسی طرح اسکول کالج کے طلبہ کی جب چھٹی ہوتی ہے تو ''چالیس روزہ کورس'' میں یہ کتاب پڑھائی گئی جس سے بڑی عمر کے حضرات کو بھی کافی فائدہ ہوا۔

بحمد للہ ''درسی بہشتی زیور (مرد حضرات کے لیے)'' کا انگریزی میں بھی "Student's Bahishti Zewar (For Males)" کے نام سے ترجمہ ہو چکا ہے۔ اب بعض دوستوں کے مشورے سے حضرت تھانوی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

[1] تسہیل بہشتی زیور، مقدمہ: ۳۳، ۳٤

ہی کی ''بہشتی زیور'' میں تمارین کا اضافہ کر کے ''درسی بہشتی زیور'' کے نام سے خواتین کے لیے اس کو تیار کیا گیا۔

''درسی بہشتی زیور'' کی خصوصیات

۱ ''بہشتی زیور'' کا انداز قدیم ہونے کی وجہ سے بعض عبارات کا سمجھنا آج کل کے لوگوں کے لیے دشوار تھا اس لیے تسہیل کی غرض سے اس کو آسان کیا گیا ہے لیکن ''بہشتی زیور'' کی عبارت کو یکسر تبدیل نہیں کیا گیا بلکہ حتی الامکان یہ کوشش کی گئی ہے کہ ''بہشتی زیور'' کی عبارت برقرار رہے۔

۲ کتاب کو بہشتی زیور کی ترتیب پر حصہ وار نہیں رکھا گیا بلکہ فقہی ابواب کی ترتیب پر رکھا گیا ہے تاکہ آئندہ درسی کتب فقہ کے پڑھنے میں آسانی ہو۔ اس کام کے لیے کتاب کی نئے سرے سے کمپوزنگ کرائی گئی، مختلف جگہ عنوانات لگائے گئے، اور مسائل کے نمبرات بھی ترتیب دیئے گئے ہیں۔

۳ بہشتی زیور و بہشتی گوہر دونوں کے مسائل یک جا کر دیئے گئے ہیں۔ البتہ بعض وہ مسائل جو مبتدی کے لیے مناسب نہیں تھے، حذف کر دیئے گئے ہیں۔

۴ مشکل الفاظ کی لغات اور دشوار مسائل کی وضاحت حاشیہ میں کر دی گئی ہے۔

۵ تقریباً ہر باب کے ختم پر تمرین دی گئی ہے تاکہ استاذ/استانی پڑھانے کے بعد طالبات کی سمجھ کا امتحان لے سکے کہ وہ اس باب کو کس حد تک سمجھی ہیں۔

۶ بعض جگہ نئے عنوانات قائم کیے گئے ہیں۔

۷ اس کتاب میں صرف مسائل دیئے گئے ہیں البتہ بعض اعمال کی اہمیت کے پیش نظر ان کے کچھ فضائل بھی درج کر دیئے گئے ہیں۔

۸ بہشتی زیور مدلل میں چوں کہ تمام مسائل کے حوالہ جات موجود ہیں لہٰذا اس کتاب میں حوالہ جات کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ اہل علم حضرات ضرورت کے وقت مدلل نسخے کی طرف رجوع فرما سکتے ہیں۔

مواقع استعمال

۱ یہ کتاب ''چالیس روزہ تعلیم بالغاں'' میں پڑھائی جا سکتی ہے۔

۲ درس نظامی میں ''درجہ اولیٰ'' کی طالبات کو پڑھائی جا سکتی ہے۔

۳ تین سالہ ''دراساتِ دینیہ کورس'' کے لیے نہایت مفید کتاب ہے۔
۴ ایک سالہ ''فہم دین کورس'' میں پڑھائی کے لیے بہترین کتاب ہے۔
۵ اسکول کالجز کے ٹیچرز حضرات کو بھی پڑھائی جاسکتی ہے۔
۶ ڈاکٹر حضرات اپنے اپنے ہسپتالوں میں نرسوں کو اس سے تعلیم کرواسکتے ہیں۔
۷ دکان دار اور تاجر حضرات گھروں میں اس کی تعلیم کرواسکتے ہیں۔
۸ ہر دارالافتاء میں متخصصین حضرات کے لیے نہایت مفید ہے۔
۹ ائمہ کرام حضرات مقتدیوں کو ترغیب دیں کہ گھروں میں اس کی تعلیم کیا کریں۔

امید ہے کہ اہلِ علم اور مسائلِ فقہ میں دل چسپی رکھنے والے حضرات اس کی قدر فرما کر ادارے کے تمام افراد کو اور خاص طور سے شعبہ تصنیف اصلاحی کے علمائے کرام کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

بندہ

محمد حنیف عبدالمجید

شوال ۱۴۲۸ھ، اکتوبر ۲۰۰۷ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب العلم والایمان

(۴۹) عقیدوں کا بیان

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا

عقیدے کی تعریف: دل میں مضبوطی سے جو بات جم جائے اس کا نام عقیدہ اور یقین ہے، پس جو شخص ان لکھے ہوئے عقیدوں کو نہ مانے یا مذاق اڑائے، وہ مسلمان نہیں، ان عقائد کو اسلامی عقائد اور ان کے ماننے والے کو مسلمان کہتے ہیں۔

عقیدہ ①: تمام عالم پہلے بالکل ناپید تھا، پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا۔

عقیدہ ②: اللہ تعالیٰ ایک ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں، نہ اس نے کسی کو جنا، نہ وہ کسی سے جنا گیا، نہ اس کی کوئی بیوی ہے، کوئی اس کے مقابل کا نہیں، یعنی اس کی برابری کا کوئی نہیں۔

عقیدہ ③: وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

عقیدہ ④: کوئی چیز اس کے مثل نہیں، وہ سب سے نرالا ہے۔

عقیدہ ⑤: وہ زندہ ہے، ہر چیز پر اس کو قدرت ہے، کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں، وہ سب کچھ دیکھتا ہے، سنتا ہے، کلام فرماتا ہے، لیکن اس کا کلام انسانوں کے کلام کی طرح نہیں، جو چاہے کرتا ہے، کوئی اس کی روک ٹوک کرنے والا نہیں، وہی عبادت کے قابل ہے اس کا کوئی ساجھی (شریک) نہیں، اپنے بندوں پر مہربان ہے، بادشاہ ہے، سب عیبوں سے پاک ہے، وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے، وہی عزت والا ہے، بڑائی والا ہے، ساری چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے، اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں، گناہوں کا بخشنے والا ہے، زبردست ہے، بہت دینے والا ہے۔

روزی پہنچانے والا ہے جس کی روزی چاہے تنگ کردے اور جس کی چاہے زیادہ کردے، جس کو چاہے پست

کر دے، جس کو چاہے بلند کر دے، جس کو چاہے عزت دے، جس کو چاہے ذلت دے، انصاف والا ہے، بڑے تحمل اور برداشت والا ہے، خدمت اور عبادت کی قدر کرنے والا ہے، دعا کا قبول کرنے والا ہے، سمائی (بردباری) والا ہے، وہ سب پر حاکم ہے اس پر کوئی حاکم نہیں۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں، وہ سب کا کام بنانے والا ہے، اسی نے سب کو پیدا کیا ہے، وہی قیامت میں پھر پیدا کرے گا۔ وہی جلاتا (زندہ کرتا) ہے۔ وہی مارتا ہے، اس کو نشانیوں اور صفتوں سے سب جانتے ہیں، اس کی ذات کی باریکی کو کوئی نہیں جان سکتا۔

گناہ گاروں کی توبہ قبول کرتا ہے، جو سزا کے قابل ہیں ان کو سزا دیتا ہے، وہی ہدایت دیتا ہے، جہاں میں جو کچھ ہوتا ہے اسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ بغیر اس کے حکم کے ذرہ بھی نہیں ہل سکتا۔ نہ وہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے، وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں، وہی سب چیزوں کو تھامے ہوئے ہے۔ اسی طرح تمام اچھی اور کمال کی صفتیں اس کو حاصل ہیں اور بری اور نقصان کی کوئی صفت اس میں نہیں، نہ اس میں کوئی عیب ہے۔

عقیدہ ⑥: اس کی سب صفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی اور اس کی کوئی صفت کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔

عقیدہ ⑦: مخلوق کی صفتوں سے وہ پاک ہے اور قرآن وحدیث میں بعض جگہ جو ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہے تو ان کے معنی اللہ کے حوالہ کریں کہ وہی اس کی حقیقت جانتا ہے۔ اور ہم بے کھود کرید کیے اسی طرح ایمان لاتے اور یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ اس کا مطلب ہے وہ ٹھیک ہے اور حق ہے اور یہی بات بہتر ہے یا اس کے کچھ مناسب معنی نکالیں جس سے وہ سمجھ میں آ جائے۔

عقیدہ ⑧: عالم دنیا میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے سب کو اللہ تعالیٰ اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے، تقدیر اسی کا نام ہے۔ اور بری چیزوں کے پیدا کرنے میں بہت بھید (راز) ہیں جن کو ہر ایک نہیں جانتا۔

عقیدہ ⑨: بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ عطا کیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں، مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے، گناہ کے کام سے اللہ میاں ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔

عقیدہ ⑩: اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے۔

عقیدہ ⑪: کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے ذمہ ضروری نہیں، وہ جو کچھ مہربانی کرے اس کا فضل ہے۔

رسولوں پر ایمان لانا

عقیدہ⑫: تمام پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں، بندوں کو سیدھی راہ بتانے آئے اور وہ سب گناہوں سے پاک ہیں، ان کی گنتی پوری طرح اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے، ان کی سچائی بتانے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ایسی نئی نئی اور مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے، ایسی باتوں کو "معجزہ" کہتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے اور سب کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی درمیان میں ہوئے۔

ان میں بعضے بہت مشہور ہیں، جیسے حضرت نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، اسحٰق علیہ السلام، اسمٰعیل علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، یوسف علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، زکریا علیہ السلام، یحییٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، الیاس علیہ السلام، الیسع علیہ السلام، یونس علیہ السلام، لوط علیہ السلام، ادریس علیہ السلام، ذوالکفل علیہ السلام، صالح علیہ السلام، ہود علیہ السلام، شعیب علیہ السلام۔

عقیدہ⑬: سب پیغمبروں کی گنتی اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتائی، اس لیے یوں عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جتنے پیغمبر ہیں ہم ان سب پر ایمان[1] لاتے ہیں جو ہم کو معلوم ہیں ان پر بھی اور جو نہیں معلوم ان پر بھی۔

عقیدہ⑭: پیغمبروں میں بعضوں کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے، سب سے زیادہ مرتبہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آ سکتا، قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہوں گے آپ سب کے پیغمبر ہیں۔

عقیدہ⑮: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا پہنچایا اور پھر مکہ میں پہنچا دیا، اس کو "معراج" کہتے ہیں۔

فرشتوں پر ایمان لانا

عقیدہ⑯: اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے، ان کو "فرشتہ" کہتے ہیں، بہت سے کام ان کے حوالے ہیں، وہ کبھی اللہ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے، جس کام میں لگا دیا

[1] ایمان کے معنی یقین کرنا۔ پس مطلب یہ ہے کہ ہم ان سب کو پیغمبر یقین کرتے ہیں اور خدا کا بھیجا ہوا مانتے ہیں ۱۲۔

ہے اس میں لگے ہیں۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں: ① حضرت جبرائیل علیہ السلام، ② حضرت میکائیل علیہ السلام، ③ حضرت اسرافیل علیہ السلام، ④ حضرت عزرائیل علیہ السلام۔

اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے۔ وہ بھی ہمیں دکھائی نہیں دیتی۔ ان کو ''جن'' کہتے ہیں، ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں، ان کی اولاد بھی ہوتی ہے، ان سب میں زیادہ مشہور شریر ابلیس یعنی شیطان ہے۔

ولایت اور کرامت

عقیدہ ⑰: مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا اور پیغمبر ﷺ کی ہر طرح خوب تابع داری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے، ایسے شخص کو ''ولی'' کہتے ہیں۔ اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ہونے لگتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہوسکتیں، ان باتوں کو ''کرامت'' کہتے ہیں۔

عقیدہ ⑱: ولی کتنے ہی بڑے درجہ کو پہنچ جائے، مگر نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔

عقیدہ ⑲: انسان اللہ تعالیٰ کا کیسا ہی پیارا ہو جائے، مگر جب تک ہوش وحواس باقی ہوں شرع کا پابند رہنا فرض ہے، نماز روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی، جو گناہ کی باتیں ہیں وہ اس کے لیے درست نہیں ہو جاتیں۔

عقیدہ ⑳: جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ اللہ تعالیٰ کا دوست نہیں ہوسکتا، اگر اس کے ہاتھ سے کوئی اچنبھے[1] کی بات دکھائی دے یا تو وہ جادو ہے یا نفسانی اور شیطانی دھندا ہے، اس سے عقیدت نہ رکھنا چاہیے۔

عقیدہ ㉑: ولی لوگوں کو بعض بھید (راز) کی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں اس کو ''کشف'' اور ''الہام'' کہتے ہیں اگر وہ شرع کے موافق ہے تو قبول ہے اور اگر شرع کے خلاف ہے تو رد ہے۔

عقیدہ ㉒: اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتا دیں۔ اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں، ایسی نئی بات کو ''بدعت'' کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانا

عقیدہ ㉓: اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرائیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے

---

[1] تعجب خیز یا حیرت انگیز۔

پیغمبروں پر اتاریں، تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں سنائیں، ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں: ① توریت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی، ② زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام کو ملی، ③ انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ملی، ④ قرآن مجید جو ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی، اور قرآن مجید آخری کتاب ہے اب کوئی کتاب آسمان سے نہیں آئے گی، قیامت تک قرآن ہی کا حکم چلتا رہے گا، دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا، مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

عقیدہ ㉔: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جن جن مسلمانوں نے دیکھا یا صحبت اختیار کی ان کو صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کہتے ہیں (بشرطیکہ ان کا حالت اسلام میں انتقال بھی ہوا ہو۔ اور اسی طرح جو عورتیں ہوں ان کو صحابیات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کہا جاتا ہے)۔ ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں، ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہیے۔ اگر ان کی آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا سننے میں آئے تو اس کو بھول چوک سمجھے، ان کی کوئی برائی نہ کرے، ان سب میں سب سے بڑھ کر چار صحابی ہیں:

① حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کی جگہ بیٹھے اور دین کا بندوبست کیا، اس لیے یہ اول خلیفہ کہلاتے ہیں، تمام امت میں یہ سب سے بہتر ہیں۔ ان کے بعد ② حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دوسرے خلیفہ ہیں ان کے بعد ③ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ تیسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد ④ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔

عقیدہ ㉕: صحابی کا اتنا بڑا رتبہ ہے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی ادنیٰ درجہ کے صحابی کے برابر مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔

عقیدہ ㉖: پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور بیبیاں سب تعظیم کے لائق ہیں اور اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا۔

کلماتِ کفر

عقیدہ ㉗: کسی شخص کا ایمان تب درست ہوگا جب اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان سب کو مان لے، اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات میں شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کے

ساتھ مذاق اڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عَقِیدَہ ۲۸: قرآن اور حدیث کے کھلے کھلے مطلب کو نہ ماننا اور اینچ پینچ[1] کر کے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑنا بد دینی کی بات ہے۔

عَقِیدَہ ۲۹: گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عَقِیدَہ ۳۰: گناہ چاہے جتنا بڑا ہو جب تک اس کو برا سمجھتا رہے ایمان نہیں جاتا، البتہ کمزور ہو جاتا ہے۔

عَقِیدَہ ۳۱: اللہ تعالیٰ سے نڈر (بے خوف) ہو جانا یا ناامید ہو جانا کفر ہے۔

عَقِیدَہ ۳۲: کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور اس کا یقین کر لینا کفر ہے۔

عَقِیدَہ ۳۳: غیب کا حال سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا، البتہ نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو کشف اور الہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے بعض باتیں معلوم بھی ہو جاتی ہیں۔

عَقِیدَہ ۳۴: کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے۔ ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت، جھوٹوں پر لعنت، مگر جن کا نام لے کر اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ نے لعنت کی ہے یا ان کے کافر ہونے کی خبر دی ہے ان کو کافر، ملعون کہنا گناہ نہیں۔

منکر نکیر

عَقِیدَہ ۳۵: جب آدمی مرجاتا ہے اگر گاڑا (دفن کیا) جائے تو گاڑنے کے بعد اور اگر نہ گاڑا جائے تو جس حال میں ہو اس کے پاس دو فرشتے جن میں سے ایک کو ''منکر'' دوسرے کو ''نکیر'' کہتے ہیں، آکر پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟ اگر مردہ ایمان دار ہو تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے۔ پھر اس کے لیے ہر طرح کا چین و سکون ہے، جنت کی طرف کھڑکی کھول دیتے ہیں جس سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور خوش بو آتی رہتی ہے۔ اور وہ مزے میں پڑ کر سویا رہتا ہے۔ اور اگر مردہ ایمان دار نہ ہو تو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں، پھر اس پر بڑی سختی اور عذاب قیامت تک ہوتا رہتا ہے اور بعضوں کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے، مگر یہ سب باتیں مردہ کو معلوم ہوتی ہیں، ہم لوگ نہیں دیکھتے، جیسے سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اس کے پاس بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔

عَقِیدَہ ۳۶: مرنے کے بعد ہر دن صبح اور شام کے وقت مردے کا جو ٹھکانا ہے دکھلایا جاتا ہے۔ جنتی کو جنت دکھلا

---

[1] کھینچ تان۔

کر خوش خبری دیتے ہیں اور دوزخی کو دوزخ دکھلا کر اور حسرت بڑھاتے ہیں۔

عَقِیدَہ ۳۷: مردے کے لیے دُعا کرنے سے اور کچھ خیر خیرات دے کر بخشنے سے اس کو ثواب پہنچتا ہے اور اس سے اس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

علاماتِ قیامت

عَقِیدَہ ۳۸: اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتائی ہیں سب ضرور ہونے والی ہیں، امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے اور خوب انصاف سے بادشاہی کریں گے، کانا دجال نکلے گا اور دنیا میں بہت فساد مچائے گا، اس کے مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر سے اتریں گے اور اس کو مار ڈالیں گے، یا جوج ماجوج بڑے زبردست لوگ ہیں، وہ تمام زمین پر پھیل پڑیں گے اور بڑا اودھم (ہنگامہ وفساد) مچائیں گے، پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہوں گے، ایک عجیب طرح کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں کرے گا، مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا، قرآن مجید اٹھ جائے گا اور تھوڑے دنوں میں سارے مسلمان مر جائیں گے اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی اور اس کے سوائے (علاوہ) اور بہت سی باتیں ہوں گی۔

عَقِیدَہ ۳۹: جب ساری نشانیاں پوری ہو جائیں گی تو قیامت کا سامان شروع ہوگا، حضرت اسرافیل علیہ السلام خدا کے حکم سے صور پھونکیں گے، یہ صور ایک بہت بڑی چیز سینگ کی شکل پر ہے، اس صور کے پھونکنے سے تمام زمین و آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے تمام مخلوقات مر جائے گی اور جو مر چکے ہیں ان کی روحیں بے ہوش ہو جائیں گی، مگر اللہ تعالیٰ کو جن کا بچانا منظور ہے وہ اپنے حال پر رہیں گے۔ ایک مدت اسی کیفیت پر گزر جائے گی۔

عَقِیدَہ ۴۰: پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام عالم پھر پیدا ہو جائے تو دوسری بار پھر صور پھونکا جائے گا، اس سے پھر سارا عالم پیدا ہو جائے گا۔ مُردے زندہ ہو جائیں گے اور قیامت کے میدان میں سب اکٹھے ہوں گے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جائیں گے، آخر ہمارے پیغمبر ﷺ سفارش کریں گے، ترازو کھڑی کی جائے گی، بھلے بُرے عمل تولے جائیں گے، ان کا حساب ہوگا، بعضے بغیر حساب جنت میں جائیں گے، نیکوں کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں اور بروں کا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ پیغمبر ﷺ اپنی اُمت کو حوضِ کوثر کا پانی پلائیں گے، جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ پل صراط پر چلنا ہوگا، جو

نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہوکر بہشت میں پہنچ جائیں گے، جو بُرے ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

جنت اور دوزخ

عَقِیْدَہ ۳۱: دوزخ پیدا ہوچکی ہے، اس میں سانپ، بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے۔ دوزخیوں میں سے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت میں داخل ہوں گے، خواہ کتنے ہی بڑے گناہ گار ہوں۔ اور جو کافر اور مشرک ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کو موت بھی نہ آئے گی۔

عَقِیْدَہ ۳۲: بہشت (جنت) بھی پیدا ہوچکی ہے اور اس میں طرح طرح کے چین اور نعمتیں ہیں، بہشتیوں (جنتی) کو کسی قسم کا ڈر اور غم نہ ہوگا اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مریں گے۔

عَقِیْدَہ ۳۳: اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دے دے یا بڑے گناہ کو اپنی مہربانی سے معاف کردے اور اس پر بالکل سزا نہ دے۔

عَقِیْدَہ ۳۴: شرک اور کفر کا گناہ اللہ تعالیٰ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتا اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے گا اپنی مہربانی سے معاف کردے گا۔

عَقِیْدَہ ۳۵: جن لوگوں کا نام لے کر اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ نے ان کا بہشتی (جنتی) ہونا بتلا دیا ہے ان کے سوا کسی اور کے بہشتی ہونے کا یقینی حکم نہیں لگا سکتے، البتہ اچھی نشانیاں دیکھ کر اچھا گمان رکھنا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھنا ضروری ہے۔

عَقِیْدَہ ۳۶: بہشت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا، اس کی لذت میں تمام نعمتیں ہیچ معلوم ہوں گی۔

عَقِیْدَہ ۳۷: دنیا میں جاگتے ہوئے اللہ کو ان آنکھوں سے کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔

عَقِیْدَہ ۳۸: عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا بُرا ہو، مگر جس حالت میں خاتمہ ہوتا ہے اسی کی موافق اس کو اچھا یا بُرا بدلہ ملتا ہے۔

عَقِیْدَہ ۳۹: آدمی عمر بھر میں جب کبھی توبہ کرے یا مسلمان ہو، اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہے۔ البتہ مرتے وقت جب سانس ٹوٹنے لگے اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگیں اس وقت نہ توبہ قبول ہوتی ہے اور نہ ایمان۔

تمرین

سوال ①: تقدیر کسے کہتے ہیں؟

سوال ②: اللہ تعالیٰ نے کتنے پیغمبر علیہم السلام بھیجے؟ چند مشہور پیغمبروں کے نام لکھیں۔

سوال ③: کیا سب پیغمبر علیہم السلام درجہ میں برابر ہیں؟

سوال ④: معراج کسے کہتے ہیں؟

سوال ⑤: فرشتے کسے کہتے ہیں؟ چار مشہور فرشتوں کے نام لکھیں۔

سوال ⑥: جن کسے کہتے ہیں؟ کیا ابلیس جنات میں سے ہے؟

سوال ⑦: ولی کسے کہتے ہیں؟ کیا کوئی ولی نبی کے برابر ہو سکتا ہے؟ اور کیا اس کو کبھی شریعت کے احکام معاف ہو سکتے ہیں؟

سوال ⑧: بدعت کسے کہتے ہیں؟

سوال ⑨: چار مشہور آسمانی کتابوں کے نام لکھیں اور یہ کن پیغمبروں علیہم السلام پر نازل ہوئیں؟

سوال ⑩: صحابی کی تعریف کریں اور ان میں جو چار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب سے بڑھ کر ہیں ان کے نام لکھیں۔

سوال ⑪: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور بیبیوں میں سب سے بڑا رتبہ کس کا ہے؟

سوال ⑫: قیامت کی نشانیاں اور اس کے احوال لکھیں؟

سوال ⑬: اللہ تعالیٰ کے متعلق تین عقائد لکھیں؟

سوال ⑭: معجزہ کسے کہتے ہیں اور کرامت کسے کہتے ہیں، نیز ان دونوں کے درمیان فرق بھی واضح کریں؟

سوال ⑮: پیغمبروں کے متعلق اپنا عقیدہ لکھیں؟

سوال ⑯: ایمان کب درست ہوتا ہے؟

سوال ⑰: منکر نکیر کون ہیں؟ اور ان کے سوالات کیا ہوں گے؟

سوال ⑱: جنت و دوزخ کے کچھ حالات لکھیں؟

فصل:

اس کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض بُرے عقیدے اور بُری رسمیں اور بعض بڑے بڑے گناہ جو اکثر ہوتے رہتے ہیں جن سے ایمان میں نقصان آجاتا ہے بیان کردیئے جائیں تاکہ لوگ ان سے بچتے رہیں، ان میں بعض بالکل کفر اور شرک ہیں، بعض قریب کفر اور شرک کے ہیں اور بعض بدعت اور گمراہی ہیں اور بعض فقط گناہ ہیں، غرض کہ سب سے بچنا ضروری ہے۔

پھر جب ان چیزوں کا بیان ہو چکے گا تو اس کے بعد گناہوں سے جو دنیا کا نقصان اور اطاعت سے جو دنیا کا نفع ہوتا ہے کچھ تھوڑا سا اس کو بیان کریں گے، کیوں کہ دنیا کے نفع و نقصان کا لوگ زیادہ خیال کرتے ہیں، شاید اسی خیال سے کچھ نیک کام کی توفیق اور گناہ سے پرہیز ہو۔

کفر اور شرک کی (۴۲) باتوں کا بیان

(۱) کفر کو پسند کرنا (۲) کفر کی باتوں کو اچھا جاننا (۳) کسی دوسرے سے کفر کی کوئی بات کرانا (۴) کسی وجہ سے اپنے ایمان پر پشیمان ہونا کہ اگر مسلمان نہ ہوتے تو فلانی بات حاصل ہو جاتی (۵) اولاد وغیرہ کسی کے مرجانے پر رنج میں اس قسم کی باتیں کہنا: ''خدا نے بس اسی کو مارنا تھا''، ''دنیا بھر میں مارنے کے لیے بس یہی تھا''، ''خدا کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا''، ''ایسا ظلم کوئی نہیں کرتا جیسا تو نے کیا۔''

(۶) اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کو بُرا سمجھنا، اس میں عیب نکالنا (۷) کسی نبی یا فرشتے کی حقارت کرنا، ان کو عیب لگانا (۸) کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت ضرور خبر رہتی ہے (۹) نجومی پنڈت[۱] یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے غیب کی خبریں پوچھنا یا فال کھلوانا پھر اس کو سچ جاننا (۱۰) کسی بزرگ کے کلام سے فال دیکھ کر اس کو یقینی سمجھنا (۱۱) کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگی۔

(۱۲) کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا (۱۳) کسی سے مرادیں مانگنا، روزی، اولاد مانگنا (۱۴) کسی کے نام کا روزہ رکھنا (۱۵) کسی کو سجدہ کرنا (۱۶) کسی کے نام کا جانور چھوڑنا یا چڑھاوا چڑھانا (۱۷) کسی کے نام کی منت ماننا (۱۸) کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا (۱۹) اللہ کے حکم کے مقابلہ میں کسی دوسری بات یا رسم کو مقدم رکھنا (۲۰) کسی کے سامنے

---

[۱] ہندوؤں کا عالم

جھکنا یا تصویر کی طرح کھڑا رہنا ㉑ توپ پر بکرا چڑھانا ㉒ کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا ㉓ جن بھوت پریت (آسیب) وغیرہ کے چھوڑ دینے کے لیے ان کی بھینٹ دینا بکرا وغیرہ ذبح کرنا ㉔ بچے کے جینے کے لیے اس کے نار[1] کا پوجنا۔ ㉕ کسی کی دُہائی دینا[2] ㉖ کسی جگہ کا کعبہ کے برابر ادب و تعظیم کرنا ㉗ کسی کے نام پر بچہ کے کان ناک چھیدنا، بالی اور بلاّق[3] پہنانا ㉘ کسی کے نام کا بازو پر پیسہ باندھنا یا گلے میں ناڑا ڈالنا، ㉙ سہرا باندھنا ㉚ چوٹی رکھنا ㉛ بدھیٔ[4] پہننا ㉜ فقیر بنانا ㉝ علی بخش، حسین بخش، نبی بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا ㉞ کسی جانور پر کسی بزرگ کا نام لگا کر اس کا ادب کرنا۔

㉟ عالم کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا ㊱ اچھی بُری تاریخ اور دن کا پوچھنا ㊲ شگون (فال) لینا ㊳ کسی مہینے یا تاریخ کو منحوس سمجھنا ㊴ کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ کے جپنا (ورد کرنا) ㊵ یوں کہنا کہ خدا اور رسول اگر چاہے گا تو فلانا کام ہو جائے گا ㊶ کسی کے نام یا سر کی قسم کھانا ㊷ تصویر رکھنا، خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لیے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا۔

(۷۵) بدعتوں اور بری رسموں اور بری باتوں کا بیان

① قبروں پر دھوم دھام سے میلا کرنا ② چراغ جلانا ③ عورتوں کا وہاں جانا ④ چادریں ڈالنا ⑤ پختہ قبریں بنانا ⑥ بزرگوں کے راضی کرنے کو قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا ⑦ تعزیہ یا قبر کو چومنا چاٹنا ⑧ خاک ملنا ⑨ طواف اور سجدہ کرنا ⑩ قبروں کی طرف نماز پڑھنا ⑪ مٹھائی، چاول گلگلے وغیرہ چڑھانا ⑫ تعزیہ علم وغیرہ رکھنا ⑬ اس پر حلوہ مالیدہ چڑھانا ⑭ یا اس کو سلام کرنا ⑮ کسی چیز کو اَچھوتی سمجھنا ⑯ محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا ⑰ مہندی مسی نہ لگانا ⑱ مرد کے پاس نہ رہنا ⑲ لال کپڑا نہ پہننا ⑳ بی بی کی صحنک (پلیٹ) مردوں کو نہ کھانے دینا ㉑ تیجا، چالیسواں وغیرہ کو ضروری سمجھ کر کرنا ㉒ باوجود ضرورت کے عورت کے دوسرے نکاح کو معیوب سمجھنا۔

㉓ نکاح، ختنہ، بسم اللہ وغیرہ میں اگر چہ وسعت نہ ہو مگر ساری خاندانی رسمیں کرنا ㉔ خصوصاً قرض وغیرہ کر کے ناچ رنگ وغیرہ کرنا ㉕ ہولی دیوالی کی رسمیں کرنا ㉖ سلام کی جگہ بندگی وغیرہ کرنا یا صرف سر پر ہاتھ رکھ کر جھک جانا۔

---

[1] وہ آنت جو ماں کے جسم میں بچے کے پیٹ سے جڑی ہوتی ہے جسے پیدائش پر کاٹ دیتے ہیں۔
[2] کسی سے فریاد کرنا۔ [3] ناک میں پہننے کا زیور۔ [4] پھولوں کا ہار [5] چھو نہیں سکتے۔

(۲۷) دیور، جیٹھ، پھوپی زاد، خالہ زاد بھائی کے سامنے بے محابا (بے خوف) آنا۔ یا اور کسی نامحرم کے سامنے آنا، (۲۸) گگرا (گھڑا) دریا سے گاتے بجاتے لانا (۲۹) راگ باجا، گانا سننا (۳۰) ڈومنیوں[1] وغیرہ کو نچانا اور دیکھنا (۳۱) اس پر خوش ہو کر ان کو انعام دینا۔

(۳۲) نسب پر فخر کرنا (۳۳) کسی بزرگ سے منسوب ہونے کو نجات کے لیے کافی سمجھنا (۳۴) کسی کے نسب میں کسر (کمی) ہو اس پر طعن کرنا (۳۵) جائز پیشہ کو ذلیل سمجھنا (۳۶) حد سے زیادہ کسی کی تعریف کرنا۔

(۳۷) شادیوں میں فضول خرچی اور خرافات باتیں کرنا (۳۸) ہندوؤں کی رسمیں کرنا (۳۹) دولہا کو خلاف شرع پوشاک پہنانا (۴۰) کنگنا سہرا باندھنا (۴۱) مہندی لگانا (۴۲) آتش بازی ٹٹیوں[2] وغیرہ کا سامان کرنا (۴۳) فضول آرائش کرنا (۴۴) گھر کے اندر عورتوں کے درمیان دولہا کو بلانا اور سامنے آجانا (۴۵) تاک جھانک کر اس کو دیکھ لینا (۴۶) سیانی سمجھ دار سالیوں وغیرہ کا سامنے آنا (۴۷) ان سے ہنسی دل لگی کرنا (۴۸) چوتھی کھیلنا (۴۹) جس جگہ دولہا دلہن لیٹے ہوں اس کے گرد جمع ہو کر باتیں سننا، جھانکنا، تاکنا، اگر کوئی بات معلوم ہو جائے تو اس کو اوروں سے کہنا (۵۰) مانجھے بٹھانا (۵۱) اور ایسی شرم کرنا جس سے نمازیں قضا ہو جائیں (۵۲) شیخی سے مہر زیادہ مقرر کرنا۔

(۵۳) غمی میں چلا کر رونا، منہ اور سینہ پیٹنا (۵۴) بیان کر کے رونا (۵۵) استعمالی گھڑے توڑ ڈالنا (۵۶) جو کپڑے اس میت کے بدن سے لگے ہوں سب کو دھلوانا (۵۷) برس روز (سال بھر) تک یا کچھ کم زیادہ اُس گھر میں اچار نہ پڑنا (۵۸) کوئی خوشی کی تقریب نہ کرنا (۵۹) مخصوص تاریخوں میں پھر غم کا تازہ کرنا (۶۰) حد سے زیادہ زیب و زینت میں مشغول ہونا (۶۱) سادی وضع کو معیوب جاننا (۶۲) مکان میں تصویریں لگانا (۶۳) خاصدان، عطردان، سرمہ دانی، سلائی وغیرہ چاندی سونے کی استعمال کرنا (۶۴) بہت باریک کپڑا پہننا یا بجتا زیور پہننا، لہنگا پہننا (۶۵) مردوں کے مجمع میں جانا خصوصاً تعزیہ دیکھنے اور میلوں میں جانا (۶۶) اور مردوں کی وضع اختیار کرنا (۶۷) بدن گدوانا (۶۸) خدائی رات[3] کرنا، ٹوٹکہ کرنا (۶۹) محض زیب و زینت کے لیے دیوار گیری چھت گیری لگانا (۷۰) سفر کو جاتے یا لوٹتے وقت غیر محرم کے گلے لگنا یا گلے لگانا (۷۱) جینے کے لیے لڑکے کا کان یا ناک چھیدنا (۷۲) لڑکے کو بالا یا بلاق پہنانا (۷۳) ریشمی یا کسم یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا یا ہنسلی[4] یا گھونگرو یا کوئی اور زیور پہنانا (۷۴) کم رونے کے لیے افیون کھلانا (۷۵) کسی بیماری

---

[1] گانا گانے والی
[2] بانس کی پھچیوں کی دیوار جسے مناسب مقامات پر کھڑا کر کے اس پر آتش بازی کرتے ہیں۔
[3] کسی مراد کے پورے ہونے پر عورتیں رات بھر جاگتی ہیں اور نذر و نیاز کے لیے پکوان پکاتی ہیں۔
[4] ایک قسم کا زیور جو گلے میں پہنا جاتا ہے۔

میں شیر کا دودھ یا اس کا گوشت کھلانا، اس قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں بطور نمونہ کے اتنی بیان کردی گئیں۔

(۳۴) بڑے بڑے گناہوں کا بیان جن پر بہت سختی آئی ہے

① خدا سے شرک کرنا ② ناحق خون کرنا، وہ عورتیں جن کی اولاد نہیں ہوتی کسی کی سنور[1] میں بعضے ایسے ٹوٹکے کرتی ہیں کہ یہ بچہ مرجائے اور ہمارے اولاد ہو یہ بھی اسی خون میں داخل ہے۔ ③ ماں باپ کو ستانا ④ زنا کرنا ⑤ یتیموں کا مال کھانا جیسے اکثر عورتیں خاوند کے تمام مال وجائیداد پر قبضہ کر کے چھوٹے بچوں کا حصہ اڑاتی ہیں ⑥ لڑکیوں کو میراث کا حصہ نہ دینا ⑦ کسی عورت کو ذرا سے شبہ میں زنا کی تہمت لگانا ⑧ ظلم کرنا ⑨ کسی کو اس کے پیچھے بدی سے یاد کرنا ⑩ اللہ کی رحمت سے ناامید ہونا ⑪ وعدہ کر کے پورا نہ کرنا ⑫ امانت میں خیانت کرنا، ⑬ اللہ کا کوئی فرض مثل نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ چھوڑ دینا ⑭ قرآن شریف پڑھ کر بھلا دینا۔

⑮ جھوٹ بولنا ⑯ خصوصاً جھوٹی قسم کھانا، ⑰ اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھانا یا اس طرح قسم کھانا کہ مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو، ایمان پر خاتمہ نہ ہو، ⑱ اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا ⑲ بلا عذر نماز قضا کر دینا ⑳ کسی مسلمان کو کافر، بے ایمان، خدا کی مار، خدا کی پھٹکار یا خدا کا دشمن وغیرہ کہنا ㉑ کسی کا گلہ شکوہ سننا ㉒ چوری کرنا ㉓ بیاج (سود) لینا ㉔ اناج کی گرانی سے خوش ہونا ㉕ مول چکا کر پیچھے زبردستی سے کم دینا ㉖ غیر محرم کے پاس تنہائی میں بیٹھنا ㉗ جوا کھیلنا، بعض عورتیں اور لڑکیاں بدبد کے گٹے یا اور کوئی کھیل کھیلتی ہیں یہ بھی جوا ہے ㉘ کافروں کی رسمیں پسند کرنا ㉙ کھانے کو برا کہنا ㉚ ناچ دیکھنا، راگ باجا سننا ㉛ قدرت ہونے پر نصیحت نہ کرنا ㉜ کسی سے مسخراپن کر کے بے حرمت اور شرمندہ کرنا ㉝ کسی کا عیب ڈھونڈنا۔

گناہوں سے دنیا کے (۲۵) نقصانوں کا بیان

① علم سے محروم رہنا ② روزی کم ہو جانا ③ اللہ کی یاد سے وحشت ہونا ④ آدمیوں سے وحشت ہو جانا، خاص کر نیک آدمیوں سے ⑤ اکثر کاموں میں مشکل پڑ جانا ⑥ دل میں صفائی نہ رہنا ⑦ دل میں اور بعض دفعہ تمام بدن میں کمزوری ہو جانا ⑧ طاعت سے محروم رہنا ⑨ عمر گھٹ جانا ⑩ توبہ کی توفیق نہ ہونا ⑪ کچھ دنوں میں گناہ کی برائی دل سے جاتی رہنا ⑫ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہو جانا ⑬ دوسری مخلوق کو اس کا نقصان پہنچنا اور اس وجہ سے اس پر لعنت کرنا ⑭ عقل میں فتور ہو جانا۔

[1] زچہ خانہ کی حالت

⑮رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس پر لعنت ہونا ⑯فرشتوں کی دعا سے محروم رہنا ⑰پیداوار میں کمی ہونا ⑱شرم اور غیرت کا جاتے رہنا ⑲اللہ تعالیٰ کی بڑائی اس کے دل سے نکل جانا ⑳نعمتوں کا چھن جانا ㉑بلاؤں کا ہجوم ہونا ㉒اس پر شیطانوں کا مقرر ہو جانا ㉓دل کا پریشان رہنا ㉔مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا ㉕اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا اور اس وجہ سے بے توبہ مرجانا۔

عبادت سے دنیا کے (۲۵) فائدوں کا بیان

①روزی بڑھنا ②طرح طرح کی برکت ہونا ③تکلیف اور پریشانی دور ہونا ④مرادوں کے پورے ہونے میں آسانی ہونا ⑤لطف کی زندگی ہونا ⑥بارش ہونا ⑦ہر قسم کی بلا کاٹل جانا ⑧اللہ تعالیٰ کا مہربان اور مددگار رہنا ⑨فرشتوں کو حکم ہونا کہ اس کا دل مضبوط رکھو ⑩سچی عزّت وآبرو ملنا ⑪مرتبے بلند ہونا ⑫سب کے دلوں میں اس کی محبت ہو جانا ⑬قرآن کا اس کے حق میں شفا ہونا ⑭مال کا نقصان ہو جائے تو اس سے اچھا بدل مل جانا ⑮دن بدن نعمت میں ترقی ہونا ⑯مال بڑھنا ⑰دل میں راحت اور تسلی رہنا ⑱آئندہ نسل میں یہ نفع پہنچنا ⑲زندگی میں غیبی بشارتیں نصیب ہونا ⑳مرتے وقت فرشتوں کا خوش خبری سنانا ㉑مبارک باد دینا ㉒عمر بڑھنا ㉓افلاس اور فاقہ سے بچا رہنا ㉔تھوڑی چیز میں زیادہ برکت ہونا ㉕اللہ تعالیٰ کا غصہ جاتے رہنا۔

تمرین

سُؤال①: بعض کفر اور شرک کی باتیں زبانی لکھیں جو آپ نے کتاب میں پڑھی ہیں؟

سُؤال②: بُری رسمیں اور بدعتیں جو آپ نے پڑھیں ہیں زبانی لکھیں۔

سُؤال③: بعض وہ گناہ بتائیں جن پر دین میں بہت سختی آئی ہے۔

سُؤال④: کیا گناہ کرنے سے انسان دنیا میں چین وسکون کی زندگی بسر کر سکتا ہے؟ اگر نہیں تو گناہ کے دنیاوی نقصانات کیا ہیں؟ ذکر کریں۔

سُؤال⑤: کیا عبادت کا ثواب صرف آخرت میں ہے یا دنیا میں بھی اس کا کوئی فائدہ حاصل ہوتا ہے؟ وضاحت کے ساتھ تحریر فرمائیں۔

کتاب الطهارة

وضو کا بیان

وضو کا مسنون طریقہ

وضو کرنے والی کو چاہیے کہ وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی اونچی جگہ بیٹھے کہ چھینٹیں اڑ کر اوپر نہ پڑیں اور وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ کہے، اور سب سے پہلے تین دفعہ گٹوں تک ہاتھ دھوئے، پھر تین دفعہ کلی کرے اور مسواک کرے، اگر مسواک نہ ہو تو کسی موٹے کپڑے یا صرف انگلی سے اپنے دانت صاف کر لے کہ سب میل کچیل ختم ہو جائے اور اگر روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ کر کے اچھی طرح سارے منہ میں پانی پہنچائے اور اگر روزہ ہو تو غرغرہ نہ کرے کہ شاید کچھ پانی حلق میں چلا جائے، پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے، لیکن جس کا روزہ ہو وہ جتنی دور تک نرم نرم گوشت ہے اس سے اوپر پانی نہ لے جائے، پھر تین دفعہ منہ دھوئے، سر کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک سب جگہ پانی بہہ جائے، دونوں ابروؤں کے نیچے بھی پانی پہنچ جائے کہیں سوکھا نہ رہے۔

پھر تین بار داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھوئے، پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین دفعہ دھوئے اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کرے اور انگوٹھی، چھلا، چوڑی جو کچھ ہاتھ میں پہنے ہوئے ہلا لے کہ کہیں سوکھا نہ رہ جائے، پھر ایک مرتبہ سارے سر کا مسح کرے، پھر کان کا مسح کرے۔ اندر کی طرف کو کلمہ کی انگلی سے اور کان کے اوپر کی طرف کو انگوٹھوں سے مسح کرے۔

پھر انگلیوں کی پشت کی طرف سے گردن کا مسح کرے، لیکن گلے کا مسح نہ کرے کہ یہ بُرا اور منع ہے۔ کان کے مسح کے لیے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں ہے سر کے مسح سے جو بچا ہوا پانی ہاتھ میں لگا ہے وہی کافی ہے اور تین بار داہنا پاؤں ٹخنے سمیت دھوئے پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین دفعہ دھوئے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے پیر کی انگلیوں کا خلال کرے۔ پیر کی داہنی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائیں چھنگلیا پر ختم کرے۔

یہ وضو کرنے کا طریقہ ہے لیکن اس میں بعض چیزیں ایسی ہیں کہ اگر اس میں سے ایک بھی چھوٹ جائے یا کچھ کمی رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا جیسے پہلے بے وضو تھی اب بھی بے وضو رہے گی، ایسی چیزوں کو فرض کہتے ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کے چھوٹ جانے سے وضو تو ہو جاتا ہے، لیکن ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور شریعت میں ان کے کرنے کی تاکید بھی آئی ہے، اگر کوئی اکثر چھوڑ دیا کرے تو گناہ ہوتا ہے، ایسی چیزوں کو سنت کہتے ہیں اور بعض چیزیں ایسی ہیں کہ کرنے سے ثواب ہوتا ہے اور نہ کرنے سے کچھ گناہ نہیں ہوتا اور شریعت میں ان کے کرنے کی تاکید بھی نہیں ہے ایسی باتوں کو مستحب کہتے ہیں۔

وضو کے چار فرائض

مسئلہ ①: وضو میں چار فرض ہیں: ① ایک مرتبہ سارا منہ دھونا۔ ② ایک ایک دفعہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔ ③ ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ ④ ایک ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔ بس فرض اتنا ہی ہے۔ ان میں سے اگر ایک چیز بھی چھوٹ جائے گی، یا کوئی جگہ بال برابر بھی سوکھی رہ جائے گی تو وضو نہ ہوگا۔

وضو کی (۹) سنتیں

مسئلہ ①: ① سب سے پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھ دھونا ② پھر بسم اللہ کہنا ③ کلی کرنا ④ ناک میں پانی ڈالنا ⑤ مسواک کرنا ⑥ سارے سر کا مسح کرنا ⑦ ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھونا ⑧ کانوں کا مسح کرنا ⑨ ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ یہ سب باتیں سنت ہیں اور اس کے سوا جو اور باتیں ہیں وہ سب مستحب ہیں۔

وضو کے (۲۳) متفرق مسائل

مسئلہ ②: جب یہ چار عضو جن کا دھونا فرض ہے دُھل جائیں گے تو وضو ہو جائے گا، چاہے وضو کا ارادہ ہو یا نہ ہو، جیسے کوئی نہاتے وقت سارے بدن پر پانی بہا لے اور وضو نہ کرے، یا حوض میں گر پڑے، یا پانی برستے میں باہر کھڑی ہو جائے اور وضو کے یہ اعضاء دُھل جائیں تو وضو ہو جائے گا، لیکن وضو کا ثواب نہ ملے گا۔

مسئلہ ③: سنت یہی ہے کہ اسی طرح سے وضو کرے جس طرح ہم نے اوپر بیان کیا ہے اور اگر کوئی اُلٹا وضو کر لے کہ پہلے پاؤں دھو ڈالے پھر مسح کرے، پھر دونوں ہاتھ دھوئے، پھر منہ دھو ڈالے یا اور کسی طرح الٹ پلٹ کر وضو کرے تو بھی وضو ہو جاتا ہے لیکن سنت کے موافق وضو نہیں ہوتا اور گناہ کا خوف ہے۔

مسئلہ ④: اسی طرح اگر بایاں ہاتھ بایاں پاؤں پہلے دھویا تب بھی وضو ہو گیا، لیکن مستحب کے خلاف ہے۔

مسئلہ ⑤: ایک عضو کو دھو کر دوسرے عضو کے دھونے میں اتنی دیر نہ لگائے کہ پہلا عضو سوکھ جائے بل کہ اس کے سوکھنے سے پہلے پہلے دوسرا عضو دھو ڈالے، اگر پہلا عضو سوکھ گیا تب دوسرا عضو دھویا تو وضو ہو جائے گا لیکن یہ بات سنت کے خلاف ہے۔

مسئلہ ⑥: ہر عضو کے دھوتے وقت یہ بھی سنت ہے کہ اس پر ہاتھ بھی پھیر لے تا کہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہے، سب جگہ پانی پہنچ جائے۔

مسئلہ ⑦: وقت آنے سے پہلے ہی وضو نماز کا سامان اور تیاری کرنا بہتر اور مستحب ہے۔

مسئلہ ⑧: جب تک کوئی مجبوری نہ ہو خود اپنے ہاتھ سے وضو کرے، کسی اور سے پانی نہ ڈلوائے اور وضو کرنے میں دنیا کی کوئی بات چیت نہ کرے بل کہ ہر عضو کے دھوتے وقت بسم اللہ اور کلمہ پڑھا کرے اور پانی کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو چاہے دریا کے کنارے پر ہو، لیکن تب بھی پانی ضرورت سے زیادہ خرچ نہ کرے اور نہ پانی میں بہت کمی کرے کہ اچھی طرح دھونے میں دقت ہو، نہ کسی عضو کو تین مرتبہ سے زیادہ دھوئے اور منہ دھوتے وقت پانی کا چھینٹا زور سے منہ پر نہ مارے، نہ پھنکار مار کر چھینٹیں اڑائے اور اپنے منہ اور آنکھوں کو بہت زور سے نہ بند کرے کہ یہ سب باتیں مکروہ اور منع ہیں، اگر آنکھ یا منہ زور سے بند کیا اور پلک یا ہونٹ پر کچھ سوکھا رہ گیا یا آنکھ کے کونے میں پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا۔

مسئلہ ⑨: انگوٹھی، چھلے، چوڑی، کنگن وغیرہ اگر ڈھیلے ہوں کہ بغیر ہلائے بھی ان کے نیچے پانی پہنچ جائے تب بھی ان کا ہلا لینا مستحب ہے اور اگر ایسے تنگ ہوں کہ بغیر ہلائے پانی نہ پہنچنے کا گمان ہو تو ان کو ہلا کر اچھی طرح پانی پہنچا دینا ضروری اور واجب ہے، نتھ کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر سوراخ ڈھیلا ہے اس وقت تو ہلانا مستحب ہے اور جب تنگ ہو کہ بے پھرائے اور ہلائے پانی نہ پہنچے گا تو منہ دھوتے وقت گھما کر اور ہلا کر پانی اندر پہنچانا واجب ہے۔

مسئلہ ⑩: اگر کسی کے ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اس کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا، جب یاد آئے اور آٹا دیکھے تو چھڑا کر پانی ڈال لے اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو لوٹائے اور پھر سے پڑھے۔

مسئلہ ⑪: کسی کے ماتھے پر افشاں چنی ہو اور اوپر اوپر سے پانی بہالے کہ افشاں نہ چھوٹنے پائے تو وضو نہیں ہوتا۔ ماتھے کا سب گوند چھڑا کر منہ دھونا چاہیے۔

مسئلہ ⑫: جب وضو کر چکے تو سورہ اِنَّآ اَنۡزَلۡنَا اور یہ دعاء پڑھے۔

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ، وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝"

تَرْجَمَہ: "اے اللہ! کر دے مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے اور کر دے مجھ کو (گناہوں سے) پاک ہونے والے لوگوں میں سے اور کر دے مجھ کو اپنے نیک بندوں میں سے اور کر دے مجھ کو ان لوگوں میں سے کہ جن کو (دونوں جہاں میں) کچھ خوف نہیں اور نہ وہ (آخرت میں) غمگین ہوں گے۔"

مَسْئَلَہ ⑬: جب وضو کر چکے تو بہتر ہے کہ دو رکعت نماز پڑھے، اس نماز کو جو وضو کے بعد پڑھی جاتی ہے "تحیۃ الوضوء" کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں اس کا بڑا ثواب آیا ہے۔

مَسْئَلَہ ⑭: اگر ایک وقت وضو کیا تھا پھر دوسرا وقت آگیا اور ابھی وضو ٹوٹا نہیں ہے تو اسی وضو سے نماز پڑھنا جائز ہے، اور اگر دوبارہ وضو کر لے تو بہت ثواب ملتا ہے۔

مَسْئَلَہ ⑮: جب ایک دفعہ وضو کر لیا اور ابھی وہ ٹوٹا نہیں تو جب تک اس وضو سے کوئی عبادت نہ کر لے اس وقت تک دوسرا وضو کرنا مکروہ اور منع ہے، تو اگر نہاتے وقت کسی نے وضو کیا ہے تو اسی وضو سے نماز پڑھنا چاہیے، بغیر اس کے ٹوٹے دوسرا وضو نہ کرے، ہاں اگر کم سے کم دو ہی رکعت نماز اس وضو سے پڑھ چکی ہو تو دوسرا وضو کرنے میں کچھ حرج نہیں بل کہ ثواب ہے۔

مَسْئَلَہ ⑯: کسی کے ہاتھ یا پاؤں پھٹ گئے اور اس میں موم، روغن یا اور کوئی دوا بھر لی (اور اس کے نکالنے سے تکلیف اور نقصان ہے) تو اگر بغیر اس کے نکالے اوپر ہی اوپر پانی بہا دیا تو بھی وضو درست ہے۔

مَسْئَلَہ ⑰: وضو کرتے وقت ایڑی پر یا کسی اور جگہ پانی نہیں پہنچا اور جب پورا وضو ہو چکا تب معلوم ہوا کہ فلانی جگہ سوکھی ہے تو وہاں پر فقط ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے بل کہ پانی بہانا چاہیے۔

مَسْئَلَہ ⑱: اگر ہاتھ یا پاؤں وغیرہ میں کوئی پھوڑا ہے یا کوئی اور ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی ڈالنے سے نقصان ہوتا ہے تو پانی نہ ڈالے، وضو کرتے وقت صرف بھیگا ہاتھ پھیر لے اس کو مسح کہتے ہیں اور اگر یہ بھی نقصان کرے تو ہاتھ بھی نہ پھیرے اتنی جگہ چھوڑ دے۔

مَسْئَلَہ ⑲: اگر زخم پر پٹی بندھی ہو اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے نقصان ہو، یا پٹی کھولنے باندھنے میں بڑی دقت اور تکلیف ہو تو پٹی کے اوپر مسح کر لینا درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو پٹی پر مسح کرنا درست نہیں، پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنا۔

مسئلہ ⑳: اگر پوری پٹی کے نیچے زخم نہیں ہے تو اگر پٹی کھول کر زخم کو چھوڑ کر اور سب جگہ دھو سکے تو دھونا چاہیے اور اگر پٹی نہ کھول سکے تو ساری پٹی پر مسح کر لے جہاں زخم ہے وہاں بھی اور جہاں زخم نہیں ہے وہاں بھی۔

مسئلہ ㉑: ہڈی کے ٹوٹ جانے کے وقت بانس کی کھپچیاں رکھ کے ٹکٹھی بنا کر باندھتے ہیں اس کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک ٹکٹھی نہ کھول سکے ٹکٹھی کے اوپر ہاتھ پھیر لیا کرے اور فصد کی پٹی کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر زخم کے اوپر مسح نہ کر سکے تو پٹی کھول کر کپڑے کی گدی پر مسح کرے اور اگر کوئی کھولنے باندھنے والا نہ ملے تو پٹی ہی پر مسح کر لے۔

مسئلہ ㉒: ٹکٹھی اور پٹی وغیرہ میں بہتر تو یہ ہے کہ ساری ٹکٹھی پر مسح کرے اور اگر ساری پر نہ کرے بل کہ آدھی سے زائد پر کرے تو بھی جائز ہے، اگر فقط آدھی یا آدھی سے کم پر کرے تو جائز نہیں۔

مسئلہ ㉓: اگر ٹکٹھی یا پٹی کھل کر گر پڑے اور زخم ابھی اچھا نہیں ہوا تو پھر باندھ لے اور وہی پہلا مسح باقی ہے پھر مسح کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر زخم اچھا ہو گیا کہ اب باندھنے کی ضرورت نہیں ہے تو مسح ٹوٹ گیا، اب اتنی جگہ دھو کر نماز پڑھے، سارا وضو دہرانا ضروری نہیں ہے۔

وضو کو توڑنے والی چیزوں کا بیان[1]

مسئلہ ①: پاخانہ، پیشاب اور ہوا جو پیچھے سے نکلے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، البتہ اگر آگے کی راہ سے ہوا نکلے جیسا کہ کبھی بیماری سے ایسا ہو جاتا ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اور اگر آگے یا پیچھے سے کوئی کیڑا جیسے کینچوا یا کنکری وغیرہ نکلے تو بھی وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ ②: اگر کسی کے کوئی زخم ہو اس میں سے کیڑا نکلا یا کان سے نکلا یا زخم میں سے کچھ گوشت کٹ کے گر پڑا اور خون نہیں نکلا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ③: اگر کسی نے فصد[2] لی یا نکسیر پھوٹی یا چوٹ لگی اور خون نکل آیا، یا پھوڑے پھنسی یا بدن بھر میں اور کہیں سے خون نکلا یا پیپ نکلی تو وضو ٹوٹ گیا، البتہ اگر زخم کے منہ ہی پر رہے، زخم کے منہ سے آگے نہ بڑھے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ تو اگر کسی کے سوئی چبھ گئی اور خون نکل آیا لیکن بہا نہیں ہے تو وضو نہیں ٹوٹتا اگر خون نکل کر ذرا سا بھی بہہ پڑے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ ④: اگر کسی نے ناک سنکی اور اس میں جمے ہوئے خون کی پھٹکیاں[3] نکلیں تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ وضو تب ٹوٹتا

---

[1] اس عنوان کے تحت ۳۱ مسائل مذکور ہیں۔ [2] فصد لینا یعنی نشتر لگانا۔ [3] یعنی خون کی جمی ہوئی بوندیں۔

ہے جب پتلا خون نکلے اور بہہ پڑے۔ سواگر کسی نے اپنی ناک میں انگلی ڈالی پھر جب اس کو نکالا تو انگلی میں خون کا دھبہ معلوم ہوا لیکن وہ خون بس اتنا ہی ہے کہ انگلی میں تو ذرا سا لگ جاتا ہے لیکن بہتا نہیں تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ⑤: کسی کی آنکھ کے اندر کوئی دانہ وغیرہ تھا وہ ٹوٹ گیا، یا خود اس نے توڑ دیا اور اس کا پانی بہہ کر آنکھ میں تو پھیل گیا لیکن آنکھ کے باہر نہیں نکلا تو اس کا وضو نہیں ٹوٹا اور اگر آنکھ کے باہر پانی نکل پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔ اسی طرح اگر کان کے اندر دانہ ہوا اور ٹوٹ جائے تو جب تک خون، پیپ سوراخ کے اندر اس جگہ تک رہے جہاں پانی پہنچانا غسل کرتے وقت فرض نہیں ہے تب تک وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور جب ایسی جگہ پر آجائے جہاں پانی پہنچانا (غسل میں) فرض ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ ⑥: کسی نے اپنے پھوڑے یا چھالے کے اوپر کا چھلکا نوچ ڈالا اور اس کے نیچے خون یا پیپ دکھلائی دینے لگا لیکن وہ خون پیپ اپنی جگہ پر ٹھہرا ہے کسی طرف نکل کے بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا اور جو بہہ پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ ⑦: کسی کے پھوڑے میں بڑا گہرا گھاؤ ہو گیا تو جب تک خون پیپ اس گھاؤ کے سوراخ کے اندر ہی اندر ہے باہر نکل کر بدن پر نہ آئے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ⑧: اگر پھوڑے پھنسی کا خون خود نہیں نکلا بلکہ اس نے دبا کے نکالا ہے تب بھی وضو ٹوٹ جائے گا جب کہ وہ خون بہہ جائے۔

مسئلہ ⑨: کسی کے زخم سے ذرا ذرا خون نکلنے لگا، اس نے اس پر مٹی ڈال دی یا کپڑے سے پونچھ لیا، پھر ذرا سا نکلا پھر اس نے پونچھ ڈالا، اس طرح کئی دفعہ کیا کہ خون بہنے نہ پایا تو دل میں سوچے اگر ایسا معلوم ہو کہ اگر پونچھا نہ جاتا تو بہہ پڑتا تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر ایسا ہو کہ پونچھا نہ جاتا تب بھی نہ بہتا تو وضو نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ ⑩: کسی کے تھوک میں خون معلوم ہوا تو اگر تھوک میں خون بہت کم ہے اور تھوک کا رنگ سفیدی یا زردی مائل ہے تو وضو نہیں گیا اور اگر خون زیادہ یا برابر ہے اور رنگ سرخی مائل ہے تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ ⑪: اگر دانت سے کوئی چیز کاٹی اور اس چیز پر خون کا دھبہ معلوم ہوا یا دانت میں خلال کیا اور خلال میں خون کی سرخی دکھائی دی لیکن تھوک میں بالکل خون کا رنگ معلوم نہیں ہوتا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ⑫: کسی نے جونک[1] لگوائی اور جونک میں اتنا خون بھر گیا کہ اگر بیچ سے کاٹ دو تو خون بہہ پڑے تو وضو ٹوٹ گیا، اگر اتنا نہ پیا ہو بلکہ بہت کم پیا ہو تو وضو نہیں ٹوٹا، اور اگر مچھر یا مکھی یا کھٹمل نے خون پیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

---

[1] پانی کا وہ چار پانچ انچ لمبا کیڑا جسے فاسد خون نکالنے کے لیے آدمی کے جسم پر لگاتے ہیں۔

مسئلہ ⑬: کسی کے کان میں درد ہوتا ہے اور پانی نکلا کرتا ہے تو یہ پانی جو کان سے بہتا ہے نجس ہے اگرچہ کچھ پھوڑا یا پھنسی نہ معلوم ہوتی ہو، پس اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا جب کان کے سوراخ سے نکل کر اس جگہ تک آجائے جس کا دھونا غسل کرتے وقت فرض ہے۔ اسی طرح اگر ناف سے پانی نکلے اور درد بھی ہوتا ہو تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔ ایسے ہی اگر آنکھیں دکھتی ہوں اور کھٹکتی ہوں تو پانی بہنے اور آنسو نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اور اگر آنکھیں نہ دکھتی ہوں نہ اس میں کچھ کھٹک ہو تو آنسو نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ⑭: اگر قے ہوئی اور اس میں کھانا یا پانی یا پت گرے تو اگر منہ بھر قے ہوئی ہو تو وضو ٹوٹ گیا اور منہ بھر قے نہیں ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا۔ اور منہ بھر ہونے کا یہ مطلب ہے کہ مشکل سے منہ میں رُکے اور اگر قے میں نرا بلغم گرا تو وضو نہیں گیا، چاہے جتنا ہو، منہ بھر ہو چاہے نہ ہو سب کا ایک حکم ہے اور اگر قے میں خون گرے تو اگر پتلا اور بہتا ہوا ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا، چاہے کم ہو چاہے زیادہ، منہ بھر ہو یا نہ ہو، اور اگر جما ہوا ٹکڑے ٹکڑے گرے اور منہ بھر ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر کم ہو تو وضو نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ ⑮: اگر تھوڑی تھوڑی کر کے کئی دفعہ قے ہوئی لیکن سب ملا کر اتنی ہے کہ اگر ایک دفعہ میں گرتی تو منہ بھر کے ہو جاتی تو اگر ایک ہی متلی برابر باقی رہی اور تھوڑی تھوڑی قے ہوتی رہی تو وضو ٹوٹ گیا، اور اگر ایک ہی متلی برابر نہیں رہی بل کہ پہلی دفعہ کی متلی جاتی رہی تھی اور جی اچھا ہو گیا تھا پھر دوبارہ کر متلی شروع ہوئی اور تھوڑی قے ہوگئی، پھر جب یہ متلی جاتی رہی تو تیسری دفعہ پھر متلی شروع ہو کر قے ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ⑯: لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی، یا کسی چیز سے ٹیک لگا کر بیٹھے بیٹھے سو گئی اور ایسی غفلت ہو گئی کہ اگر وہ ٹیک نہ ہوتی تو گر پڑتی تو وضو جاتا رہا، اور اگر نماز میں بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے سو گئی تو وضو نہیں گیا اور اگر سجدے میں سو گئی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔[1]

مسئلہ ⑰: اگر نماز سے باہر بیٹھے بیٹھے سوئی اور اپنا چوتڑ ایڑی سے دبا لیا اور دیوار وغیرہ کسی چیز سے ٹیک بھی نہ لگایا تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ⑱: بیٹھے ہوئے نیند کا ایسا جھونکا آیا کہ گر پڑی تو اگر گر کے فوراً ہی آنکھ کھل گئی ہو تو وضو نہیں گیا، اور جو گرنے کے ذرا بعد آنکھ کھلی ہو تو وضو جاتا رہا اور اگر بیٹھی جھومتی رہی گری نہیں تب بھی وضو نہیں گیا۔

مسئلہ ⑲: اگر بے ہوشی ہوگئی یا جنون سے عقل جاتی رہی تو وضو جاتا رہا، چاہے بے ہوشی اور جنون تھوڑی ہی دیر

---

[1] یہ حکم عورتوں کا ہے اور اگر مرد سجدہ میں سو وے تو وضو نہیں ٹوٹتا جب کہ اسی طرح سجدہ کرے جس طرح مردوں کو سجدہ کرنے کا حکم ہے۔

رہا ہو، ایسے ہی اگر تمباکو وغیرہ کوئی نشہ کی چیز کھالی اور اتنا نشہ ہو گیا کہ اچھی طرح چلا نہیں جاتا اور قدم ادھر ادھر بہکتا اور ڈگمگاتا ہے تو بھی وضو جاتا رہا۔

مسئلہ ۲۰: اگر نماز میں اتنے زور سے ہنسی نکل گئی کہ ہنسنے والی نے خود بھی اپنی آواز سن لی اور اس کے پاس والیوں نے بھی سب نے سن لی جیسے کھل کھلا کر ہنسنے میں سب پاس والیاں سن لیتی ہیں اس سے بھی وضو ٹوٹ گیا اور نماز بھی ٹوٹ گئی اور اگر ایسا ہو کہ اپنے کو تو آواز سنائی دی مگر سب پاس والیاں نہ سن سکیں اگرچہ بہت ہی پاس والی سن لے اس سے نماز ٹوٹ جائے گی وضو نہ ٹوٹے گا اور اگر ہنسی میں فقط دانت کھل گئے آواز بالکل نہیں نکلی تو نہ وضو ٹوٹا نہ نماز گئی، البتہ اگر چھوٹی لڑکی جو ابھی جوان نہ ہوئی ہو زور سے نماز میں ہنسے یا سجدۂ تلاوت میں بڑی عورت ہنسی آ۔ ئے تو وضو نہیں جاتا، ہاں وہ سجدہ اور نماز ٹوٹ جائے گی جس میں ہنسی آئی۔

مسئلہ ۲۱: مرد کے ہاتھ لگانے سے یا یوں ہی خیال کرنے سے اگر آگے کی راہ سے پانی آ جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اس پانی کو جو جوش کے وقت نکلتا ہے "مذی" کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۲: بیماری کی وجہ سے رینٹ کی طرح لیس دار پانی آگے کی طرف سے آتا ہو تو احتیاط اس کہنے میں ہے کہ وہ پانی نجس ہے اور اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۳: پیشاب یا مذی کا قطرہ سوراخ سے باہر نکل آیا لیکن ابھی اس کھال کے اندر ہے جو اوپر ہوتی ہے تب بھی وضو ٹوٹ گیا۔ وضو ٹوٹنے کے لیے کھال سے باہر نکلنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۴: مرد کے پیشاب کے مقام سے جب عورت کے پیشاب کا مقام مل جائے اور کوئی کپڑا وغیرہ بیچ میں آڑ نہ ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے، ایسے ہی اگر دو عورتیں اپنی اپنی پیشاب گاہیں ملائیں تب بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن خود یہ نہایت برا اور گناہ ہے اور دونوں صورتوں میں چاہے کچھ نکلے چاہے نہ نکلے ایک ہی حکم ہے۔

مسئلہ ۲۵: وضو کے بعد ناخن کٹائے یا زخم کے اوپر کی مردار کھال نوچ ڈالی تو وضو میں کوئی نقصان نہیں آیا نہ تو وضو کے دہرانے کی ضرورت ہے اور نہ اتنی جگہ کے پھر تر کرنے کا حکم ہے۔

مسئلہ ۲۶: وضو کے بعد کسی کا ستر دیکھ لیا یا اپنا ستر کھل گیا یا ننگی ہو کر نہائی اور ننگے ہی وضو کیا تو اس کا وضو درست ہے پھر وضو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے، البتہ بغیر ضرورت کے کسی کا ستر دیکھنا یا اپنا دکھلانا گناہ کی بات ہے۔

مسئلہ ۲۷: جس چیز کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ چیز نجس ہوتی ہے اور جس سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ نجس بھی نہیں تو اگر ذرا سا خون نکلا کہ زخم کے منہ سے بہا نہیں یا ذرا سی قے ہوئی منہ بھر کے نہیں ہوئی اور اس میں کھانا یا

پانی یا پت یا جما ہوا خون نکلا تو یہ خون اور یہ قے نجس نہیں ہے۔ اگر کپڑے یا بدن میں لگ جائے اس کا دھونا واجب نہیں اور اگر بھر منہ قے ہوئی اور خون زخم سے بہہ گیا تو وہ نجس ہے اس کا دھونا واجب ہے اور اگر اتنی قے کر کے کٹورے یا لوٹے کو منہ لگا کر کے کلی کے واسطے پانی لیا تو وہ برتن ناپاک ہو جائے گا اس لیے چلو سے پانی لینا چاہیے۔

مسئلہ (۲۸): چھوٹا لڑکا جو دودھ ڈالتا[1] ہے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر منہ بھر کے نہ ہو تو نجس نہیں ہے اور جب منہ بھر کے ہو تو نجس ہے، اگر اسے بغیر دھوئے نماز پڑھی جائے تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ (۲۹): اگر وضو کرنا تو یاد ہے اور اس کے بعد وضو ٹوٹنا اچھی طرح یاد نہیں کہ ٹوٹا ہے یا نہیں ٹوٹا تو اس کا وضو باقی سمجھا جائے گا۔ اسی سے نماز درست ہے لیکن وضو پھر کر لینا بہتر ہے۔

مسئلہ (۳۰): جس کو وضو کرنے میں شک ہوا کہ فلانا عضو دھویا یا نہیں تو وہ عضو پھر دھو لینا چاہیے اور اگر وضو کرنے کے بعد شک ہوا تو کوئی پرواہ نہ کرے وضو ہو گیا۔ البتہ اگر یقین ہو جائے کہ فلانی بات رہ گئی ہے تو اس کو کر لے۔

حدث اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت کے احکام

مسئلہ (۳۱): بے وضو قرآن مجید کا چھونا درست نہیں ہے، ہاں اگر ایسے کپڑے سے چھولے جو بدن سے جدا ہو تو درست ہے، دوپٹہ یا کرتے کے دامن سے جب کہ اس کو پہنے اوڑھے ہوئے ہو چھونا درست نہیں۔ ہاں اگر اُترا ہوا ہو تو اس سے چھونا درست ہے اور زبانی پڑھنا درست ہے اور اگر کلام مجید کھلا ہوا رکھا ہے اور اس کو دیکھ دیکھ کے پڑھا لیکن ہاتھ نہیں لگایا یہ بھی درست ہے۔ اسی طرح بے وضو ایسے تعویذ اور ایسی تشتری کا چھونا بھی درست نہیں ہے جس میں قرآن کی آیت لکھی ہو، خوب یاد رکھو۔

---

[1] یعنی دودھ کی قے کرتا۔

تمرین

سُؤال ①: وضو کرنے کا مکمل سنت طریقہ کیا ہے؟

سُؤال ②: اگر کسی شخص نے ایک عضو دھو کر دوسرے عضو کے دھونے میں اتنی تاخیر کی کہ پہلا عضو خشک ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ③: اگر اعضائے وضو دھونے میں ترتیب برقرار نہیں رکھی یعنی پہلے پاؤں دھو لیا پھر منہ دھو لیا اس طرح الٹ پلٹ وضو کیا اس کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ④: اگر اعضائے وضو جن کا دھونا فرض ہے ان میں سے کسی جگہ پر آٹا وغیرہ لگ جائے اس کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑤: اگر اعضائے وضو میں کسی جگہ زخم پر پٹی باندھی ہوئی ہو تو اس جگہ کو کیسے دھویا جائے؟

سُؤال ⑥: فرض و سنت کی تعریف کر کے وضو میں ان کی تعداد لکھیں؟

سُؤال ⑦: وضو کے بعد کیا پڑھتے ہیں؟

سُؤال ⑧: کیا ایک وضو سے دو نمازیں پڑھنا درست ہیں؟

سُؤال ⑨: وضو میں کسی اور سے پانی ڈلوانا، منہ پر زور سے چھینٹا مارنا اور وضو کے دوران دنیا کی باتیں کرنا کیسا ہے؟

سُؤال ⑩: جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان کو مختصراً ذکر کریں۔

سُؤال ⑪: کیا زخم لگنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ اس خون یا پیپ کی تفصیل کیا ہے؟

سُؤال ⑫: قے کا کیا حکم ہے؟ اور منہ بھر کی تعریف کیا ہے؟

سُؤال ⑬: کیا بیٹھے بیٹھے سونے سے یا نماز میں سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

سُؤال ⑭: نماز میں ہنسنے کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑮: کیا بے وضو ہونے کی حالت میں قرآن مجید چھونا جائز ہے؟

سُؤال ⑯: اگر چھوٹا بچہ قے کرلے تو کتنی قے نجس ہے؟

سُؤال ⑰: کسی عضو کے بارے میں شک ہو کہ فلاں عضو دھویا ہے یا نہیں، تو اس کے بارے میں بتائیے کہ کون سی صورت میں عضو کا دھونا ضروری ہے؟

باب الغسل

غسل کا بیان[1]

غسل کرنے کا طریقہ

مسئلہ ①: غسل کرنے والی کو چاہیے کہ پہلے گٹے تک دونوں ہاتھ دھوئے، پھر استنجے کی جگہ دھوئے، ہاتھ اور استنجے کی جگہ پر نجاست ہو تب بھی اور نہ ہو تب بھی ہر حال میں ان دونوں کو پہلے دھونا چاہیے، پھر جہاں بدن پر نجاست لگی ہو پاک کرے، پھر وضو کرے اور اگر کسی چوکی یا پتھر پر غسل کرتی ہو تو وضو کرتے وقت پیر بھی دھو لے اور اگر ایسی جگہ ہے کہ پیر پھر گیلے ہو جائیں گے اور غسل کے بعد پھر دھونے پڑیں گے تو سارا وضو کرے مگر پیر نہ دھوئے۔ پھر وضو کے بعد تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے، پھر تین مرتبہ دائیں کندھے پر، پھر تین بار بائیں کندھے پر پانی ڈالے اس طرح کہ سارے بدن پر پانی بہہ جائے، پھر اس جگہ سے ہٹ کر پاک جگہ میں آئے اور پھر پیر دھوئے اور اگر وضو کے وقت پیر دھو لیے ہوں تو اب دھونے کی حاجت نہیں۔

مسئلہ ②: پہلے سارے بدن پر اچھی طرح ہاتھ پھیر لے تب پانی بہائے تاکہ سب جگہ اچھی طرح پانی پہنچ جائے کہیں سوکھا نہ رہے۔

غسل کے فرائض

مسئلہ ③: غسل کا طریقہ جو ہم نے ابھی بیان کیا سنت کے موافق ہے، اس میں سے بعض چیزیں فرض ہیں کہ ان کے بغیر غسل درست نہیں ہوتا، آدمی ناپاک رہتا ہے اور بعض چیزیں سنت ہیں، ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے، اور اگر نہ کرے تو بھی غسل ہو جاتا ہے۔ فرض فقط تین چیزیں ہیں۔ ① اس طرح کلی کرنا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے۔ ② ناک میں پانی ڈالنا جہاں تک ناک نرم ہے۔ ③ سارے بدن پر پانی پہنچانا۔

مسئلہ ④: غسل کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور پانی بہت زیادہ نہ پھینکے اور نہ بہت کم لے کہ اچھی

[1] اس عنوان کے تحت ۲۱ مسائل بیان ہوئے ہیں۔

طرح غسل نہ کرسکے۔ ایسی جگہ غسل کرے کہ اس کو کوئی نہ دیکھے، غسل کرتے وقت باتیں نہ کرے، غسل کے بعد کسی کپڑے سے اپنا بدن پونچھ ڈالے، بدن ڈھکنے میں بہت جلدی کرے یہاں تک کہ اگر وضو کرتے وقت پیر نہ دھوئے ہوں تو غسل کی جگہ سے ہٹ کر پہلے اپنا بدن ڈھکے پھر دونوں پیر دھوئے۔

مسئلہ ⑤: اگر تنہائی کی جگہ ہو جہاں کوئی نہ دیکھ پائے تو ننگے ہو کر نہانا بھی درست ہے، چاہے کھڑی ہو کر نہائے یا بیٹھ کر اور چاہے غسل خانہ کی چھت پٹی[1] ہو یا نہ پٹی ہو لیکن بیٹھ کر نہانا بہتر ہے، کیوں کہ اس میں پردہ زیادہ ہے اور ناف سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک دوسری عورت کے سامنے بھی بدن کھولنا گناہ ہے۔ اکثر عورتیں دوسری کے سامنے بالکل ننگی ہو کر نہاتی ہیں، یہ بہت بُری اور بے غیرتی کی بات ہے۔

مسئلہ ⑥: جب سارے بدن پر پانی بہہ جائے، کلی کرلے اور ناک میں پانی ڈال لے تو غسل ہو جائے گا، چاہے غسل کرنے کا ارادہ ہو یا نہ ہو۔ اگر پانی برستے میں ٹھنڈی ہونے کی غرض سے کھڑی ہو گئی یا حوض وغیرہ میں گر پڑی اور سارا بدن بھیگ گیا۔ کلی بھی کرلی اور ناک میں بھی پانی ڈال لیا تو غسل ہو گیا۔

اسی طرح غسل کرتے وقت کلمہ پڑھنا یا پڑھ کر پانی پر دم کرنا بھی ضروری نہیں، چاہے کلمہ پڑھے یا نہ پڑھے، ہر حال میں آدمی پاک ہو جاتا ہے بل کہ نہاتے وقت کلمہ یا اور کوئی دعا نہ پڑھنا بہتر ہے اس وقت کچھ نہ پڑھے۔

مسئلہ ⑦: اگر بدن بھر میں بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی رہ جائے گی تو غسل نہ ہوگا، اسی طرح اگر غسل کرتے وقت کلی کرنا بھول گئی یا ناک میں پانی نہیں ڈالا تو بھی غسل نہیں ہوا۔

مسئلہ ⑧: اگر غسل کے بعد یاد آئے کہ فلانی جگہ سوکھی رہ گئی تھی تو پھر سے نہانا واجب نہیں بل کہ جہاں سوکھا رہ گیا تھا اسی کو دھولے، لیکن فقط ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے بل کہ تھوڑا پانی لے کر اس جگہ بہانا چاہیے اور اگر کلی کرنا بھول گئی ہو تو اب کلی کرے، اگر ناک میں پانی نہ ڈالا ہو تو اب ڈال لے۔ غرض یہ کہ جو چیز رہ گئی ہو اب اس کو کر لے نئے سرے سے غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ⑨: اگر کسی بیماری کی وجہ سے سر پر پانی ڈالنا نقصان دہ ہو اور سر چھوڑ کر سارا بدن دھولے تب بھی غسل درست ہو گیا۔ لیکن جب اچھی ہو جائے تو اب سر دھو ڈالے، پھر سے نہانے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ⑩: پیشاب کی جگہ آگے کی کھال کے اندر پانی پہنچانا غسل میں فرض ہے، اگر پانی نہ پہنچے تو غسل نہ ہوگا۔

مسئلہ ⑪: اگر سر کے بال گندھے ہوئے نہ ہوں تو سارے بال بھگونا اور ساری جڑوں میں پانی پہنچانا فرض

---

[1] پتھر کی سلیں۔

ہے۔ایک بال بھی سوکھارہ گیا یا ایک بال کی جڑ میں پانی نہیں پہنچا تو غسل نہ ہوگا اور اگر بال گندھے ہوئے ہوں تو بالوں کا بھگونا معاف ہے البتہ ساری جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے ایک جڑ بھی سوکھی نہ رہنے پائے اور اگر بغیر کھولے سب جڑوں میں پانی نہ پہنچ سکے تو کھول ڈالے اور بالوں کو بھی بھگوئے۔

مسئلہ ⑫: نتھ اور بالیوں اور انگوٹھی چھلوں کو خوب ہلالے کہ پانی سوراخوں میں پہنچ جائے اور اگر بالیاں نہ پہنی ہو تب بھی ارادہ کر کے سوراخوں میں پانی ڈال لے، ایسا نہ ہو کہ پانی نہ پہنچے اور غسل صحیح نہ ہو۔البتہ اگر انگوٹھی، چھلے ڈھیلے ہوں کہ بغیر ہلائے بھی پانی پہنچ جائے تو ہلانا واجب نہیں، لیکن ہلالینا اب بھی مستحب ہے۔

مسئلہ ⑬: اگر ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اس کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو غسل نہیں ہوا جب یاد آئے اور آٹا دیکھے تو آٹا ہٹا کر پانی ڈال لے، اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو لوٹائے۔

مسئلہ ⑭: ہاتھ پیر پھٹ گئے اور اس میں موم روغن یا اور کوئی دوا بھر لی تو اس کے اوپر سے پانی بہالینا درست ہے۔

مسئلہ ⑮: کان اور ناف میں بھی خیال کر کے پانی پہنچانا چاہیے، پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا۔

مسئلہ ⑯: اگر نہاتے وقت کلی نہیں کی لیکن خوب منہ بھر کے پانی پی لیا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ گیا تو بھی غسل ہو گیا، کیوں کہ مطلب تو سارے منہ میں پانی پہنچ جانے سے ہے، کلی کرے یا نہ کرے، البتہ اگر ایسی طرح پانی پئے کہ سارے منہ بھر میں پانی نہ پہنچے تو یہ پینا کافی نہیں ہے کلی کر لینا چاہیے۔

مسئلہ ⑰: اگر بالوں میں یا ہاتھ پیروں میں تیل لگا ہوا ہے کہ بدن پر پانی اچھی طرح ٹھہرتا نہیں ہے بل کہ پڑتے ہی ڈھلک جاتا ہے تو اس کا کچھ حرج نہیں، جب سارے بدن اور سارے سر پر پانی ڈال لیا غسل ہو گیا۔

مسئلہ ⑱: اگر دانتوں کے بیچ میں ڈلی کا دھرا[1] پھنس گیا تو اس کو خلال سے نکال ڈالے، اگر اس کی وجہ سے دانتوں کے بیچ میں پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا۔

مسئلہ ⑲: ماتھے پر افشاں[2] چنی ہے یا بالوں میں اتنا گوند لگا ہے کہ بال اچھی طرح نہ بھیگیں گے تو گوند خوب ہٹا لے اور افشاں دھو ڈالے اگر گوند کے نیچے پانی نہ پہنچے اوپر ہی اوپر سے بہہ جائے گا تو غسل نہ ہوگا۔

مسئلہ ⑳: اگر مسی[3] کی دھڑی (تہہ) جمائی ہے تو اس کو ہٹا کر کلی کرے نہیں تو غسل نہ ہوگا۔

---

[1] چھالیہ کا ٹکڑا۔

[2] سونے چاندی کا برادہ یا مقیش کی باریک کترن جو خوبصورتی کے لیے عورتیں بالوں پر چھڑکتی یا ماتھے پر چنتی ہیں۔

[3] چنے کا آٹا ملی ہوئی روئی، مسی کی دھڑی یعنی مسی کی تہہ جو عورتیں ہونٹوں پر جماتی ہیں۔

مَسْئَلَہ (۲۱): کسی کی آنکھیں دکھتی ہیں اس لیے اس کی آنکھوں سے کیچڑ بہت نکلا اور ایسا سوکھ گیا کہ اگر اس کو نہ ہٹائے گی تو اس کے نیچے آنکھ کے کوئے پر پانی نہ پہنچے گا تو اس کا چھڑا ڈالنا واجب ہے اسے ہٹائے بغیر وضو درست ہے نہ غسل۔

جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے ان کا بیان[1]

مَسْئَلَہ (۱): سوتے یا جاگتے میں جب جوانی کے جوش کے ساتھ منی نکل آئے تو غسل واجب ہوتا ہے، چاہے مرد کے ہاتھ لگانے سے نکلے یا فقط خیال اور دھیان کرنے سے نکلے، یا کسی اور طرح نکلے ہر حال میں غسل واجب ہے۔

مَسْئَلَہ (۲): اگر آنکھ کھلی اور کپڑے یا تہہ بند پر منی لگی ہوئی دیکھی تو بھی غسل کرنا واجب ہے، چاہے سوتے میں کوئی خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔

تَنْبِیْہ: جوانی کے جوش کے وقت اوّل اوّل جو پانی نکلتا ہے اس کے نکلنے سے جوش زیادہ ہو جاتا ہے کم نہیں ہوتا اس کو ''مذی'' کہتے ہیں اور خوب مزہ آکر جب جی بھر جاتا ہے اس وقت جو نکلتا ہے اس کو ''منی'' کہتے ہیں اور پہچان ان دونوں کی یہ ہے کہ منی نکلنے کے بعد جی بھر جاتا ہے او جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے جب کہ مذی نکلنے سے جوش کم نہیں ہوتا بل کہ زیادہ ہو جاتا ہے اور مذی پتلی ہوتی ہے اور منی گاڑھی ہوتی ہے، سو فقط مذی نکلنے سے غسل واجب نہیں ہوتا البتہ وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مَسْئَلَہ (۳): جب مرد کے پیشاب کے مقام کی سپاری اندر چلی جائے اور چھپ جائے تو بھی غسل واجب ہو جاتا ہے، چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔ مرد کی سپاری آگے کی راہ میں گئی ہو تو بھی غسل واجب ہے چاہے کچھ بھی نہ نکلا ہو اور اگر پیچھے کی راہ میں گئی ہو تب بھی غسل واجب ہے، لیکن پیچھے کی راہ میں کرنا اور کرانا بڑا گناہ ہے۔

مَسْئَلَہ (۴): جو خون ہر مہینے آگے کی راہ سے آیا کرتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں، جب یہ خون بند ہو جائے تو غسل کرنا واجب ہے اور جو خون بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں، اس کے بند ہونے پر بھی غسل کرنا واجب ہے۔ خلاصہ یہ کہ چار چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے۔ (۱) جوش کے ساتھ منی نکلنا۔ (۲) مرد کی سپاری کا اندر چلا جانا۔ (۳) حیض (۴) نفاس کے خون کا بند ہو جانا۔

مَسْئَلَہ (۵): لڑکی سے اگر کسی مرد نے صحبت کی جو ابھی جوان نہیں ہوئی ہے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے لیکن

---

[1] اس عنوان کے تحت ۱۰ مسائل مذکور ہیں۔

عادت ڈالنے کے لیے اس سے غسل کرانا چاہیے۔

مسئلہ⑥: سوتے میں مرد کے پاس رہنے اور صحبت کرنے کا خواب دیکھا اور مزہ بھی آیا، لیکن آنکھ کھلی تو دیکھا کہ منی نہیں نکلی ہے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے، البتہ اگر منی نکل آئی ہو تو غسل واجب ہے۔ اور اگر کپڑے یا بدن پر کچھ بھیگا بھیگا معلوم ہو لیکن یہ خیال ہوا کہ یہ مذی ہے منی نہیں ہے، تب بھی غسل کرنا واجب ہے۔

مسئلہ⑦: اگر تھوڑی سی منی نکلی اور غسل کرلیا پھر نہانے کے بعد اور منی نکل آئی تو پھر نہانا واجب ہے اور اگر نہانے کے بعد شوہر کی منی نکلی جو عورت کے اندر تھی تو غسل درست ہوگیا پھر نہانا واجب نہیں۔ (مزید وضاحت ''غسل کے دیگر مسائل'' میں آ رہی ہے۔)

مسئلہ⑧: بیماری کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے خود ہی خود منی نکل آئی مگر جوش اور خواہش بالکل نہیں تھی تو غسل واجب نہیں، البتہ وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ⑨: میاں بی بی دونوں ایک پلنگ پر سو رہے تھے جب اٹھے تو چادر پر منی کا دھبہ دیکھا اور سوتے میں خواب کا دیکھنا نہ مرد کو یاد ہے نہ عورت کو، تو دونوں غسل کرلیں احتیاط اسی میں ہے، کیوں کہ معلوم نہیں یہ کس کی منی ہے۔

مسئلہ⑩: جب کوئی کافر مسلمان ہو جائے تو اس کو غسل کرلینا مستحب ہے۔

مسئلہ⑪: جب کوئی مُردے کو نہلائے تو نہلانے کے بعد غسل کرلینا مستحب ہے۔

مسئلہ⑫: جس پر نہانا واجب ہے وہ اگر نہانے سے پہلے کچھ کھانا پینا چاہے تو پہلے اپنے ہاتھ اور منہ دھو لے اور کلی کرلے تب کھائے پئے اور اگر بغیر ہاتھ دھوئے کھا پی لے تب بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

مسئلہ⑬: جن کو نہانے کی ضرورت ہے ان کو کلام مجید کا چھونا اور اس کا پڑھنا اور مسجد میں جانا جائز نہیں اور اللہ تعالیٰ کا نام لینا اور کلمہ پڑھنا، درود شریف پڑھنا جائز ہے اور اس قسم کے مسائل کو ہم ان شاء اللہ حیض کے باب میں اچھی طرح بیان کریں گے وہاں دیکھ لینا چاہیے۔

مسئلہ⑭: تفسیر کی کتابوں کو بغیر نہائے اور بغیر وضو چھونا مکروہ ہے اور ترجمہ والے قرآن (یا صرف ترجمہ ہو) کو چھونا بالکل حرام ہے۔

مسئلہ⑮: حالت جنابت میں ناخن کاٹنا اور ناف کے نیچے کے یا اور کسی مقام کے بال دور کرنا مکروہ ہے۔

کس پانی سے وضو کرنا اور نہانا درست ہے اور کس پانی سے درست نہیں[1]

مسئلہ ①: آسمان سے برسے ہوئے پانی اور ندی، نالے، چشمے اور کنویں، تالاب اور دریاؤں کے پانی سے وضو اور غسل کرنا درست ہے، چاہے میٹھا پانی ہو یا کھارا ہو۔

مسئلہ ②: کسی پھل یا درخت یا پتوں سے نچوڑے ہوئے عرق سے وضو کرنا درست نہیں، اسی طرح جو پانی تربوز سے نکلتا ہے اس سے اور گنے وغیرہ کے رس سے وضو اور غسل درست نہیں ہے۔

مسئلہ ③: جس پانی میں کوئی اور چیز مل گئی یا پانی میں کوئی چیز پکائی گئی اور ایسا ہو گیا کہ اب بول چال میں اس کو پانی نہیں کہتے بل کہ اس کا کچھ اور نام ہو گیا تو اس سے وضو اور غسل جائز نہیں جیسے شربت، شیرہ اور شوربا اور سرکہ اور عرق گلاب اور عرق گاؤ زبان وغیرہ کہ ان سے وضو درست نہیں ہے۔

مسئلہ ④: جس پانی میں کوئی پاک چیز پڑ گئی اور پانی کے رنگ، مزے یا بو میں کچھ فرق آ گیا لیکن وہ چیز پانی میں پکائی نہیں گئی نہ پانی کے پتلے ہونے میں کچھ فرق آیا جیسے کہ بہتے ہوئے پانی میں کچھ ریت ملی ہوتی ہے یا پانی میں زعفران پڑ گیا اور اس کا بہت خفیف سا رنگ آ گیا، یا صابون پڑ گیا، یا اسی طرح کی کوئی اور چیز پڑ گئی تو ان سب صورتوں میں ایسے پانی سے وضو اور غسل درست ہے۔

مسئلہ ⑤: اگر کوئی چیز پانی میں ڈال کر پکائی گئی اس سے رنگ یا مزہ وغیرہ بدلا تو اس پانی سے وضو درست نہیں، البتہ اگر ایسی چیز پکائی گئی جس سے میل کچیل خوب صاف ہو جاتا ہے اور اس کے پکانے سے پانی گاڑھا نہ ہوا ہو تو اس سے وضو درست ہے، جیسے میت کو نہلانے کے لیے بیری کی پتیاں پکاتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ اگر اتنی زیادہ ڈال دیں کہ پانی گاڑھا ہو گیا تو اس سے وضو اور غسل درست نہیں۔

مسئلہ ⑥: کپڑا رنگنے کے لیے پانی میں زعفران گھولا یا پڑیا گھولی تو اس سے وضو درست نہیں۔

مسئلہ ⑦: اگر پانی میں دودھ مل گیا تو اگر دودھ کا رنگ اچھی طرح پانی میں آ گیا تو وضو درست نہیں اور اگر دودھ بہت کم تھا کہ رنگ نہیں آیا تو وضو درست ہے۔

مسئلہ ⑧: جنگل میں کہیں تھوڑا پانی ملا تو جب تک اس کی نجاست کا یقین نہ ہو جائے تب تک اس سے وضو کرے، فقط اس وہم پر وضو نہ چھوڑے کہ شاید یہ نجس ہو، اگر اس کے ہوتے ہوئے تیمم کرے گی تو تیمم نہ ہوگا۔

مسئلہ ⑨: کسی کنویں وغیرہ میں درخت کے پتے گر پڑے اور پانی میں بدبو آنے لگی اور رنگ اور مزہ بھی بدل گیا

[1] اس باب میں ۲۵ مسائل مذکور ہیں۔

تو بھی اس سے وضو درست ہے جب تک کہ پانی اسی طرح پتلا باقی رہے۔

مسئلہ ⑩: جس پانی میں نجاست پڑ جائے اس سے وضو غسل کچھ درست نہیں، چاہے وہ نجاست تھوڑی ہو یا بہت ہو، البتہ اگر بہتا ہوا پانی ہو تو وہ نجاست کے پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے رنگ، مزے یا بو میں فرق نہ آئے اور جب نجاست کی وجہ سے رنگ یا مزہ بدل گیا یا بو آنے لگی تو بہتا ہوا پانی بھی نجس ہو جائے گا اس سے وضو درست نہیں، اور جو پانی گھاس، تنکے، پتے وغیرہ کو بہا لے جائے وہ بہتا ہوا پانی ہے چاہے کتنا ہی آہستہ آہستہ بہتا ہو۔

مسئلہ ⑪: بڑا بھاری حوض جو دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہو اور اتنا گہرا ہو کہ اگر چلو سے پانی اٹھائیں تو زمین نہ کھلے۔ یہ بھی بہتے ہوئے پانی کے مثل ہے، ایسے حوض کو ''دہ دردہ'' کہتے ہیں اگر اس میں ایسی نجاست پڑ جائے جو پڑ جانے کے بعد دکھلائی نہیں دیتی جیسے پیشاب، خون، شراب وغیرہ تو چاروں طرف وضو کرنا درست ہے جدھر چاہے وضو کرے اور اگر ایسی نجاست پڑ جائے جو دکھلائی دیتی ہے جیسے مردہ کتا تو جدھر پڑا ہو اس طرف وضو نہ کرے، اس کے سوا اور جس طرف چاہے کرے، البتہ اگر اتنے بڑے حوض میں اتنی نجاست پڑ جائے کہ رنگ یا مزہ بدل جائے یا بدبو آنے لگے تو وہ حوض نجس ہو جائے گا۔

مسئلہ ⑫: اگر بیس ہاتھ لمبا اور پانچ ہاتھ چوڑا یا پچیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا ہو وہ حوض بھی دہ دردہ کے مثل ہے۔

مسئلہ ⑬: چھت پر نجاست پڑی ہے اور پانی برسا اور پرنالا بہہ پڑا تو اگر آدھی یا آدھی سے زیادہ چھت ناپاک ہے تو وہ پانی نجس ہے اور اگر چھت آدھی سے کم ناپاک ہے تو وہ پانی پاک ہے اور اگر نجاست پرنالے کے پاس ہی ہو اور اتنی ہو کہ سب پانی اس سے مل کر آتا ہے تو وہ پانی نجس ہے۔

مسئلہ ⑭: اگر پانی آہستہ آہستہ بہتا ہو تو بہت جلدی جلدی وضو نہ کرے تاکہ جو دھوون گرتا ہے وہی ہاتھ میں نہ آ جائے۔

مسئلہ ⑮: دہ دردہ حوض میں جہاں پر دھوون گرا ہے اگر وہیں سے پھر پانی اٹھا لے تو بھی جائز ہے۔

مسئلہ ⑯: اگر کوئی کافر یا لڑکا بچہ اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دے تو پانی نجس نہیں ہوتا، البتہ اگر معلوم ہو جائے کہ اس کے ہاتھ میں نجاست لگی تھی تو ناپاک ہو جائے گا، لیکن چوں کہ چھوٹے بچوں کا کوئی اعتبار نہیں، اس لیے جب تک کوئی اور پانی ملے اس کے ہاتھ ڈالے ہوئے پانی سے وضو نہ کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ ⑰: جس پانی میں ایسی جاندار چیز مرجائے جس میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا، یا باہر مرکر پانی میں گر پڑے تو پانی نجس نہیں ہوتا، جیسے مچھر، مکھی، بھڑ، بھیا، بچھو، شہد کی مکھی یا اسی قسم کی اور جو چیز ہو۔

مسئلہ ⑱: جس جاندار کی پیدائش پانی کی ہو اور ہر دم پانی ہی میں رہا کرتا ہو اس کے مرجانے سے پانی خراب نہیں ہوتا، پاک رہتا ہے، جیسے مچھلی، مینڈک، کچھوا، کیکڑا، وغیرہ اور اگر پانی کے سوا اور کسی چیز میں مرجائے جیسے سرکہ، شیرہ، دودھ وغیرہ تو وہ بھی ناپاک نہیں ہوتا اور خشکی کا مینڈک اور پانی کا مینڈک دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نہ اس کے مرنے سے پانی نجس ہوتا ہے نہ اُس کے مرنے سے، لیکن اگر خشکی کے کسی مینڈک میں خون ہوتا ہو تو اس کے مرنے سے پانی وغیرہ جو چیز ہو ناپاک ہوجائے گی۔

فائدہ: دریائی مینڈک کی پہچان یہ ہے کہ اس کی انگلیوں کے بیچ میں جھلی لگی ہوتی ہے، اور خشکی کے مینڈک کی انگلیاں الگ الگ ہوتی ہیں۔

مسئلہ ⑲: جو چیز پانی میں رہتی ہو لیکن اس کی پیدائش پانی کی نہ ہو اس کے مرجانے سے پانی خراب ونجس ہوجاتا ہے، جیسے بطخ اور مرغابی۔ اسی طرح باہر مرکر پانی میں گر پڑے تو بھی نجس ہوجاتا ہے۔

مسئلہ ⑳: مینڈک، کچھوا وغیرہ اگر پانی میں مرکر بالکل گل جائے اور ریزہ ریزہ ہوکر پانی میں مل جائے تو بھی پانی پاک ہے لیکن اس کا پینا اور اس سے کھانا پکانا درست نہیں، البتہ وضو اور غسل اس سے کرسکتے ہیں۔

مسئلہ ㉑: دھوپ کے جلے ہوئے پانی سے سفید داغ ہوجانے کا ڈر ہے، اس لیے اس سے وضو غسل نہ کرنا چاہیے۔

مسئلہ ㉒: مستعمل پانی[1] یعنی ایسا پانی کہ جس سے کسی بے وضو نے وضو کیا ہو یا جس سے کسی نہانے کی حاجت والے نے غسل کیا ہو یا جس سے کسی باوضو شخص نے ثواب کے لیے پھر وضو کیا ہو یا جس سے کوئی شخص بلا غسل واجب ہونے کے نہایا ہو ثواب کے لئے۔ مثلاً جمعہ کے دن محض ثواب کے لیے نہایا ہو حالاں کہ اسے نہانے کی حاجت نہ تھی سو ایسے پانی سے وضو غسل جائز نہیں۔ اور ایسے پانی کا پینا اور کھانے کی چیزوں میں استعمال کرنا مکروہ ہے۔

یہ جو بیان ہوا کہ نہانے کی حاجت والے نے غسل کیا ہو۔ یہ جب ہے کہ نہانے والے کے بدن پر نجاست حقیقیہ نہ لگی ہو اور جو لگی ہو تو اس کا دھوون ناپاک ہے اور اس کا پینا اور کھانے کی چیزوں میں استعمال حرام ہے۔

---

[1] مستعمل پانی

کھال اور ہڈی وغیرہ کے احکام

مسئلہ ۲۳: مردار کی کھال کو جب دھوپ میں سکھا ڈالیں یا کوئی دوا وغیرہ لگا کر درست کرلیں کہ پانی مر جائے اور رکھنے سے خراب نہ ہو تو پاک ہوجاتی ہے اس پر نماز پڑھنا درست ہے اور مشک وغیرہ بنا کر اس میں پانی رکھنا بھی درست ہے، لیکن سور کی کھال پاک نہیں ہوتی اور سب کھالیں پاک ہوجاتی ہیں، مگر آدمی کی کھال سے کوئی کام لینا اور برتنا بہت گناہ ہے۔

مسئلہ ۲۴: کتا، بندر، بلی، شیر وغیرہ جن کی کھال بنانے سے پاک ہوجاتی ہے بسم اللہ کہہ کر ذبح کرنے سے بھی کھال پاک ہوجاتی ہے چاہے بنائی ہو یا بے بنائی ہو، البتہ ذبح کرنے سے ان کا گوشت پاک نہیں ہوتا اور ان کا کھانا درست نہیں۔

مسئلہ ۲۵: مردار کے بال، سینگ، ہڈی اور دانت یہ سب چیزیں پاک ہیں، اگر پانی میں پڑجائیں تو پانی نجس نہ ہوگا، البتہ اگر ہڈی اور دانت وغیرہ پر اس مردار جانور کی کچھ چکنائی وغیرہ لگی ہو تو وہ نجس ہے اور پانی بھی نجس ہوجائے گا۔

مسئلہ ۲۶: آدمی کی ہڈی اور بال پاک ہیں، لیکن ان کو برتنا اور کام میں لانا جائز نہیں بل کہ عزت سے کسی جگہ دفن کردینا چاہیے۔

مسئلہ ۲۷: آدمی کے بال اگر اکھاڑے جائیں تو ان بالوں کا سرناپاک ہے بوجہ اس چکنائی کے جو اس میں لگی ہوتی ہے۔

تمرین

سُؤال ①: غسل کا طریقہ بیان کریں۔

سُؤال ②: غسل میں کتنے فرض ہیں؟

سُؤال ③: اگر غسل کرنے کے بعد یاد آگیا کہ کوئی جگہ خشک رہ گئی ہے تو کیا کرے؟

سُؤال ④: اگر دانتوں کے درمیان کوئی چیز پھنس گئی جس کی وجہ سے پانی نیچے نہیں پہنچ پاتا تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑤: جن صورتوں میں غسل فرض ہے وہ بیان کریں۔

سُؤال ⑥: جن صورتوں میں غسل فرض نہیں ہیں وہ بیان کریں۔

سُؤال ⑦: کن کن صورتوں میں غسل واجب، سنت اور مستحب ہے؟ وہ تمام صورتیں بیان کریں۔

سُؤال ⑧: کون سے پانی سے وضو اور غسل کرنا درست ہے؟

سُؤال ⑨: جنگل میں کہیں تھوڑا پانی ملا تو کیا اس سے وضو کرنا جائز ہے؟

سُؤال ⑩: جس پانی میں نجاست گر جائے کیا اس سے وضو، غسل وغیرہ درست ہے؟ اور وہ کون سا پانی ہے جو نجاست گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا؟

سُؤال ⑪: دہ دردہ کا کیا مطلب ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑫: جس پانی میں کوئی جاندار چیز مر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ تفصیل سے بیان کریں۔

سُؤال ⑬: کھال اور ہڈی وغیرہ کے احکام تفصیل سے لکھیں۔

کنویں کا بیان[1]

مَسْئَلَہ ①: جب کنویں میں کوئی نجاست گر پڑے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے اور پانی نکالنے سے کنواں پاک ہو جاتا ہے چاہے تھوڑی نجاست گرے یا بہت، سارا پانی نکالنا چاہیے، جب سارا پانی نکل جائے گا تو کنواں پاک ہو جائے گا، کنویں کے اندر کے کنکر، دیوار وغیرہ کے دھونے کی ضرورت نہیں، وہ سب خود ہی پاک ہو جائیں گے، اسی طرح رسّی، ڈول جس سے پانی نکالا ہے کنویں کے پاک ہونے سے خود ہی پاک ہو جائے گا، ان دونوں کے بھی دھونے کی ضرورت نہیں۔

فَائِدَہ: سارا پانی نکالنے کا یہ مطلب ہے کہ اتنا نکالیں کہ پانی ٹوٹ[2] جائے اور آدھا ڈول بھی نہ بھرے۔

مَسْئَلَہ ②: کنویں میں کبوتر یا گوریا یعنی چڑیا کی بیٹ گر پڑی تو نجس نہیں ہوا، مرغی اور بطخ کی بیٹ سے نجس ہو جاتا ہے اور سارا پانی نکالنا واجب ہے۔

مَسْئَلَہ ③: کتا، بلی، گائے، بکری پیشاب کر دے یا کوئی اور نجاست گرے تو سب پانی نکالا جائے۔

مَسْئَلَہ ④: اگر آدمی یا کتا یا بکری یا ان کے برابر کوئی اور جانور گر کے مر جائے تو سارا پانی نکالا جائے اور اگر باہر مرے پھر کنویں میں گرے تب بھی یہی حکم ہے کہ سارا پانی نکالا جائے۔

مَسْئَلَہ ⑤: اگر کوئی جاندار چیز کنویں میں مر جائے اور پھول یا پھٹ جائے تب بھی سارا پانی نکالنا چاہیے چاہے چھوٹا جانور ہو یا بڑا، اگر چوہا یا چڑیا مر کر پھول جائے یا پھٹ جائے تو بھی سارا پانی نکالنا چاہیے۔

مَسْئَلَہ ⑥: اگر چوہا، چڑیا یا اسی کے برابر کوئی چیز گر کر مر گئی لیکن پھولی پھٹی نہیں تو بیس ڈول نکالنا واجب ہے اور تیس ڈول نکال ڈالیں تو بہتر ہے، لیکن پہلے چوہا نکال لیں تب پانی نکالنا شروع کریں، اگر چوہا نہ نکالا تو اس پانی نکالنے کا کوئی اعتبار نہیں، چوہا نکالنے کے بعد پھر اتنا ہی پانی نکالنا پڑے گا۔

مَسْئَلَہ ⑦: بڑی چھپکلی جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہو اس کا حکم بھی یہی ہے کہ اگر مر جائے اور پھولے پھٹے نہیں تو بیس ۲۰ ڈول نکالنا چاہیے اور تیس ۳۰ ڈول نکالنا بہتر ہے اور جس میں بہتا ہوا خون نہ ہوتا ہو اس کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

---

[1] اس عنوان کے تحت ۱۸ مسائل مذکور ہیں۔ [2] یعنی ختم ہو جائے۔

مسئلہ ⑧: اگر کبوتر یا مرغی یا بلی یا اسی کے برابر کوئی چیز گر کر مر جائے اور پھولے نہیں تو چالیس ۴۰ ڈول نکالنا واجب ہے اور ساٹھ ۶۰ ڈول نکال دینا بہتر ہے۔

مسئلہ ⑨: جس کنویں پر جو ڈول پڑا رہتا ہے پانی اسی کے حساب سے نکالنا چاہیے اور اگر اتنے بڑے ڈول سے نکالا جس میں بہت پانی سماتا ہے تو اس کا حساب لگا لینا چاہیے۔ اگر اس میں دو ڈول پانی سماتا ہے تو دو ڈول سمجھیں، اور اگر چار ڈول سماتا ہو تو چار ڈول سمجھنا چاہیے، خلاصہ یہ ہے کہ جتنے ڈول پانی آتا ہوگا اسی کے حساب سے کھینچا جائے گا۔

مسئلہ ⑩: اگر کنویں میں اتنا بڑا سوت[1] ہے کہ سارا پانی نہیں نکل سکتا جیسے جیسے پانی نکالتے ہیں ویسے ویسے اس میں سے اور نکل آتا ہے تو جتنا پانی اس میں اس وقت موجود ہے اندازہ کر کے اس قدر نکال ڈالیں۔

فائدہ: پانی کے اندازہ کرنے کی کئی صورتیں ہیں: ① ایک یہ کہ مثلاً پانچ ہاتھ پانی ہے تو ایک دم لگا تار سو ڈول پانی نکال کر دیکھو کہ کتنا پانی کم ہوا، اگر ایک ہاتھ کم ہوا ہو تو بس اسی سے حساب لگا لو کہ سو ڈول میں ایک ہاتھ پانی نکلا تو پانچ ہاتھ پانی پانچ سو ڈول میں نکل جائے گا۔ ② جن لوگوں کو پانی کی پہچان ہو اور اس کا اندازہ آتا ہو ایسے دو دین دار مسلمانوں سے اندازہ کرا لو، جتنا وہ کہیں نکلوا دو، ③ جہاں یہ دونوں باتیں مشکل معلوم ہوں تو تین سو ڈول نکلوا دیں۔

مسئلہ ⑪: کنویں میں مرا ہوا چوہا یا اور کوئی جانور نکلا اور یہ معلوم نہیں کہ کب سے گرا ہے اور وہ ابھی پھولا پھٹا بھی نہیں ہے تو جن لوگوں نے اس کنویں سے وضو کیا ہے ایک دن رات کی نمازیں دہرائیں اور اس پانی سے جو کپڑے دھوئے ہیں ان کو پھر دھونا چاہیے اور اگر پھول گیا ہے یا پھٹ گیا ہے تو تین دن تین رات کی نمازیں دہرانا چاہیے۔ البتہ جن لوگوں نے اس پانی سے وضو نہیں کیا ہے وہ نہ دہرائیں، یہ بات تو احتیاط کی ہے اور بعض عالموں نے یہ کہا ہے کہ جس وقت کنویں کا ناپاک ہونا معلوم ہوا ہے اسی وقت سے ناپاک سمجھیں گے، اس سے پہلے کی نماز وضو سب درست ہے، اگر کوئی اس پر عمل کرے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ ⑫: جس کو نہانے کی ضرورت ہے وہ ڈول ڈھونڈنے کے واسطے کنویں میں اترا اور اس کے بدن اور کپڑے پر آلودگی نجاست نہیں ہے تو کنواں ناپاک نہ ہوگا۔ ایسے ہی اگر کافر اترے اور اس کے کپڑے اور بدن پر نجاست نہ ہو تب بھی کنواں پاک ہے، البتہ اگر نجاست لگی ہو تو ناپاک ہو جائے گا اور سارا پانی نکالنا پڑے گا اور اگر

---

[1] پانی نکلنے کی جگہ، سرچشمہ۔

شک ہو کہ معلوم نہیں کپڑا پاک ہے یا ناپاک ہے تب بھی کنواں پاک سمجھا جائے گا، لیکن اگر دل کی تسلی کے لیے بیس یا تیس ڈول نکلوا دیں تب بھی کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ (۱۳): کنویں میں بکری یا چوہا گر گیا اور زندہ نکل آیا تو پانی پاک ہے، کچھ نہ نکالا جائے۔

مسئلہ (۱۴): چوہے کو بلی نے پکڑا اور اس کے دانت لگنے سے زخمی ہو گیا۔ پھر اس سے چھوٹ کر اسی طرح خون میں بھرا ہوا کنویں میں گر پڑا تو سارا پانی نکالا جائے۔

مسئلہ (۱۵): چوہا نابدان[1] میں سے نکل کر بھاگا اور اس کے بدن میں نجاست بھر گئی پھر کنویں میں گر پڑا تو سارا پانی نکالا جائے، چاہے چوہا کنویں میں مر جائے یا زندہ نکلے۔

مسئلہ (۱۶): چوہے کی دم کٹ کر گر پڑی تو سارا پانی نکالا جائے، اسی طرح وہ چھپکلی جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہو اس کی دُم گرنے سے بھی سارا پانی نکالا جائے۔

مسئلہ (۱۷): جس چیز کے گرنے سے کنواں ناپاک ہوا ہے اگر وہ چیز باوجود کوشش کے نہ نکل سکے تو دیکھنا چاہیے کہ وہ چیز کیسی ہے۔ اگر وہ چیز ایسی ہے کہ خود تو پاک ہوتی ہے، لیکن ناپاکی لگنے سے ناپاک ہو گئی ہے، جیسے ناپاک کپڑا، ناپاک گیند، ناپاک جوتا، تب تو اس کا نکالنا معاف ہے ویسے ہی پانی نکال ڈالیں اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ خود ناپاک ہے جیسے مردہ جانور، چوہا وغیرہ تو جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ یہ گل سڑ کر مٹی ہو گیا ہے اس وقت تک کنواں پاک نہیں ہو سکتا، اور جب یہ یقین ہو جائے اس وقت سارا پانی نکال دیں کنواں پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ (۱۸): جتنا پانی کنویں میں سے نکالنا ضروری ہو، چاہے ایک دم سے نکالیں چاہے تھوڑا تھوڑا کر کے کئی دفعہ نکالیں ہر طرح پاک ہو جائے گا۔

---

[1] پانی نکلنے کی زمین دوز موری یا سوراخ۔

تمرین

سُؤال①: کنویں میں نجاست گر جائے تو کنویں کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

سُؤال②: کون سے پرندوں کی بیٹ گرنے سے کنواں نجس ہو جاتا ہے اور کس سے نہیں ہوتا؟

سُؤال③: اگر کوئی جانور جیسے کتا، بلی، گائے، بکری، چوہا، چڑیا، بڑی چھپکلی، کبوتر، مرغی یا بلی کنویں میں گر کر مر جائے تو کنویں کو کس طرح پاک کریں گے؟ تفصیل سے لکھیں۔

سُؤال④: ڈول کے ذریعہ پانی نکالنے کے لیے کون سے ڈول کا اعتبار ہوگا؟

سُؤال⑤: کنویں میں سے مرا ہوا جانور نکلا تو کیا حکم ہے؟

سُؤال⑥: کیا کنواں پاک کرنے کے لیے پانی کا نکالنا ایک دم ضروری ہے؟

سُؤال⑦: جس چیز کے گرنے سے کنواں ناپاک ہوا ہے کیا اس کا کنویں سے نکالنا ضروری ہے؟

جانوروں کے جھوٹے کا بیان[۱]

مسئلہ ①: آدمی کا جھوٹا پاک ہے، چاہے بددین ہو، یا حیض سے ہو یا ناپاک ہو یا نفاس میں ہو ہر حال میں پاک ہے، اس طرح پسینہ بھی ان سب کا پاک ہے، البتہ اگر اس کے ہاتھ یا منہ میں کوئی ناپاکی لگی ہو تو اس سے وہ جھوٹا ناپاک ہوجائے گا۔

مسئلہ ②: کتے کا جھوٹا نجس ہے، اگر کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تین مرتبہ دھونے سے پاک ہوجائے گا، چاہے مٹی کا برتن ہو چاہے تانبے وغیرہ کا۔ دھونے سے سب پاک ہوجاتا ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ سات مرتبہ دھوئے اور ایک مرتبہ مٹی لگا کر مانجھ بھی ڈالے کہ خوب صاف ہوجائے۔

مسئلہ ③: سور کا جھوٹا بھی نجس ہے۔ اسی طرح شیر، بھیڑیا، بندر، گیدڑ وغیرہ جتنے چیر پھاڑ کر کے کھانے والے جانور ہیں سب کا جھوٹا نجس ہے۔

مسئلہ ④: بلی کا جھوٹا پاک تو ہے لیکن مکروہ ہے۔ کوئی اور پانی ہوتے وقت اس سے وضو نہ کرے، البتہ اگر کوئی اور پانی نہ ملے تو اس سے وضو کرلے۔

مسئلہ ⑤: دودھ سالن وغیرہ میں بلی نے منہ ڈال دیا تو اگر اللہ نے سب کچھ دیا ہے تو اسے نہ کھائے اور اگر غریب آدمی ہو تو کھالے، اس میں کوئی حرج اور گناہ نہیں ہے، بل کہ ایسے شخص کے واسطے مکروہ بھی نہیں ہے۔

مسئلہ ⑥: بلی نے چوہا کھایا اور فوراً آکر برتن میں منہ ڈال دیا تو وہ نجس ہوجائے گا اور جو تھوڑی دیر ٹھہر کر منہ ڈالے کہ اپنا منہ زبان سے چاٹ چکی ہو تو نجس نہ ہوگا بل کہ مکروہ ہی رہے گا۔

مسئلہ ⑦: کھلی ہوئی مرغی جو ادھر اُدھر گندی پلید چیزیں کھاتی پھرتی ہے اس کا جھوٹا مکروہ ہے اور جو مرغی بند رہتی ہو اس کا جھوٹا مکروہ نہیں بل کہ پاک ہے۔

مسئلہ ⑧: شکار کرنے والے پرندے جیسے شکرہ، باز وغیرہ ان کا جھوٹا بھی مکروہ ہے، لیکن جو پالتو ہو اور مردار نہ کھانے پائے، نہ اس کی چونچ میں کسی نجاست کے لگے ہونے کا شبہ ہو، اس کا جھوٹا پاک ہے۔

مسئلہ ⑨: حلال جانور جیسے مینڈھا، بکری، بھیڑ، گائے، بھینس، ہرنی وغیرہ اور حلال پرندے جیسے مینا، طوطا،

---

[۱] اس عنوان کے تحت ۱۵ مسائل مذکور ہیں۔

فاختہ، چڑیا ان سب کا جھوٹا پاک ہے، اسی طرح گھوڑے کا جھوٹا بھی پاک ہے۔

مَسْئَلَہ⑩: جو چیزیں گھروں میں رہا کرتی ہیں جیسے سانپ، بچھو، چوہا، چھپکلی وغیرہ ان کا جھوٹا مکروہ ہے۔

مَسْئَلَہ⑪: اگر چوہا روٹی کا کچھ حصہ کاٹ کر کھالے تو بہتر یہ ہے کہ اس جگہ سے ذرا سی توڑ کر باقی روٹی کھالی جائے۔

مَسْئَلَہ⑫: گدھے اور خچر کا جھوٹا پاک تو ہے لیکن وضو ہونے میں شک ہے، سو اگر کہیں فقط گدھے، خچر کا جھوٹا پانی ملے اور اس کے سوا اور پانی نہ ملے تو وضو بھی کرے اور تیمم بھی کرے اور چاہے پہلے وضو کرے چاہے پہلے تیمم کرے، دونوں میں اختیار ہے۔

پسینہ کا حکم

مَسْئَلَہ⑬: جن جانوروں کا جھوٹا نجس ہے ان کا پسینہ بھی نجس ہے، اور جن کا جھوٹا پاک ہے ان کا پسینہ بھی پاک ہے، اور جن کا جھوٹا مکروہ ہے ان کا پسینہ بھی مکروہ ہے، اور گدھے اور خچر کا پسینہ پاک ہے کپڑے اور بدن پر لگ جائے تو دھونا واجب نہیں، لیکن دھوڈالنا بہتر ہے۔

مَسْئَلَہ⑭: کسی نے بلی پالی وہ پاس آکر بیٹھتی ہے اور ہاتھ وغیرہ چاٹتی ہے تو جہاں چاٹے یا اس کا لعاب لگے تو اس کو دھوڈالنا چاہیے، اگر نہ دھویا اور یوں ہی رہنے دیا تو مکروہ اور بُرا کیا۔

نامحرم کا جھوٹا

مَسْئَلَہ⑮: غیر مرد کا جھوٹا کھانا اور پانی عورت کے لیے مکروہ ہے جب کہ جانتی ہو کہ یہ اس کا جھوٹا ہے اور اگر معلوم نہ ہو تو مکروہ نہیں۔

تمرین

سُؤال ①: کن جانوروں کا جھوٹا ناپاک ہے اور کن کا نجس اور کن کا مکروہ ہے؟

سُؤال ②: اگر کتے نے کسی برتن میں منہ ڈالا تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ③: مرغی کے جھوٹے کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ④: بلی نے اگر دودھ وغیرہ میں منہ ڈالا تو اس کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑤: جانوروں کے پسینہ کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑥: گدھے اور خچر کے جھوٹے کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑦: بلی نے چوہا کھایا اور اس کے بعد برتن میں منہ ڈال دیا تو کون سی صورت میں پانی نجس اور کون سی صورت میں پانی مکروہ ہوگا؟

سُؤال ⑧: پالتو بلی نے اگر ہاتھ وغیرہ چاٹے تو کیا ہاتھ وغیرہ کو دھونا ضروری ہے؟

تیمّم کا بیانؔ[1]

مَسْئَلَہ ①: اگر کوئی جنگل میں ہے اور بالکل معلوم نہیں کہ پانی کہاں ہے؟ نہ وہاں کوئی ایسا آدمی ہے جس سے دریافت کرے تو ایسے وقت تیمم کر لے اور اگر کوئی آدمی مل گیا اور اس نے ایک میل شرعی کے اندر پانی کا پتہ بتایا اور گمان غالب ہوا کہ یہ سچا ہے یا آدمی تو نہیں ملا لیکن کسی نشانی سے خود اس کا دل کہتا ہے کہ یہاں ایک میل شرعی کے اندر اندر کہیں پانی ضرور ہے تو پانی کا اس قدر تلاش کرنا کہ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو کسی قسم کی تکلیف اور حرج نہ ہو ضروری ہے، بغیر ڈھونڈے تیمم کرنا درست نہیں ہے اور اگر خوب یقین ہے کہ پانی ایک میل شرعی کے اندر ہے تو پانی لانا واجب ہے۔

فَائِدَہ: میل شرعی میل انگریزی سے ذرا زیادہ ہوتا ہے، یعنی انگریزی ایک میل پورا اور اس کا آٹھواں حصہ یہ سب مل کر ایک میل شرعی ہوتا ہے۔

مَسْئَلَہ ②: اگر پانی کا پتہ چل گیا لیکن پانی ایک میل سے دور ہے تو اتنی دور جا کر پانی لانا واجب نہیں ہے، بل کہ تیمم کر لینا درست ہے۔

مَسْئَلَہ ③: اگر کوئی آبادی سے ایک میل کے فاصلہ پر ہو اور ایک میل سے قریب کہیں پانی نہ ملے تو بھی تیمم کر لینا درست ہے، چاہے مسافر ہو یا مسافر نہ ہو تھوڑی دور جانے کے لیے نکلی ہو۔

مَسْئَلَہ ④: اگر راستے میں کنواں تو مل گیا مگر لوٹا ڈور (رسّی) پاس نہیں ہے، اس لیے کنویں سے پانی نکال نہیں سکتی، نہ کسی اور سے مانگے مل سکتا ہے تو بھی تیمم درست ہے۔

مَسْئَلَہ ⑤: اگر کہیں پانی مل گیا لیکن بہت تھوڑا ہے تو اگر اتنا ہو کہ ایک ایک دفعہ منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پیر دھو سکے تو تیمم کرنا درست نہیں ہے، بل کہ ایک ایک دفعہ ان چیزوں کو دھوئے اور سر کا مسح کر لے اور کلی وغیرہ کرنا یعنی وضو کی سُنّتیں چھوڑ دے اور اگر اتنا بھی نہ ہو تو تیمم کر لے۔

مَسْئَلَہ ⑥: اگر بیماری کی وجہ سے پانی نقصان دیتا ہو کہ اگر وضو یا غسل کرے گی تو بیماری بڑھ جائے گی، یا دیر سے اچھی ہوگی تب بھی تیمم درست ہے، لیکن اگر ٹھنڈا پانی نقصان دیتا ہو اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے غسل کرنا واجب ہے، البتہ اگر ایسی جگہ ہے کہ گرم پانی نہیں مل سکتا تو تیمم کرنا درست ہے۔

[1] اس باب میں ۳۴ مسائل ذکر ہوئے۔

مسئلہ⑦: اگر پانی قریب ہے یعنی یقیناً ایک میل سے کم دور ہے تو تیمم کرنا درست نہیں۔ جا کر پانی لانا اور وضو کرنا واجب ہے۔ مردوں سے شرم کی وجہ سے یا پردہ کی وجہ سے پانی لینے کو نہ جانا اور تیمم کر لینا درست نہیں۔ ایسا پردہ جس میں شریعت کا کوئی حکم چھوٹ جائے ناجائز اور حرام ہے۔ برقع اوڑھ کر یا سارے بدن پر چادر لپیٹ کر جانا واجب ہے، البتہ لوگوں کے سامنے بیٹھ کر وضو نہ کرے اور ان کے سامنے ہاتھ منہ نہ کھولے۔

مسئلہ⑧: جب تک پانی سے وضو نہ کر سکے برابر تیمم کرتی رہے، چاہے جتنے دن گزر جائیں کچھ خیال وسوسہ نہ لائے، جتنی پاکی وضو اور غسل کرنے سے ہوتی ہے اتنی ہی پاکی تیمم سے بھی ہوتی ہے، یہ نہ سمجھے کہ تیمم سے اچھی طرح پاک نہیں ہوتی۔

مسئلہ⑨: اگر پانی قیمتاً بکتا ہے تو اگر اس کے پاس دام نہ ہوں تو تیمم کر لینا درست ہے اور اگر دام پاس ہوں اور راستہ میں کرایہ بھاڑے کی جتنی ضرورت پڑے گی اس سے زیادہ بھی ہے تو خریدنا واجب ہے۔ البتہ اگر اتنا گراں بیچے کہ اتنے دام کوئی لگا ہی نہیں سکتا تو خریدنا واجب نہیں، تیمم کر لینا درست ہے اور اگر کرایہ وغیرہ راستہ کے خرچ سے زیادہ دام نہیں ہیں تو بھی خریدنا واجب نہیں، تیمم کر لینا درست ہے۔

مسئلہ⑩: اگر کہیں اتنی سردی پڑتی ہو اور برف برستی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہو جانے کا خوف ہو اور رضائی لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ نہا کر اس میں گرم ہو جائے تو ایسی مجبوری کے وقت تیمم کر لینا درست ہے۔

مسئلہ⑪: اگر کسی کے آدھے سے زیادہ بدن پر زخم ہوں یا چیچک نکلی ہو تو نہانا واجب نہیں بل کہ تیمم کر لے۔

مسئلہ⑫: اگر کسی میدان میں تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور وہاں سے پانی قریب ہی تھا، لیکن اس کو خبر نہ تھی تو تیمم اور نماز دونوں درست ہیں۔ جب معلوم ہو تو دُہرانا ضروری نہیں۔

مسئلہ⑬: اگر سفر میں کسی اور کے پاس پانی ہو تو اپنے جی کو دیکھے، اگر اندر سے دل کہتا ہو کہ اگر میں مانگوں گی تو پانی مل جائے گا تو بغیر مانگے ہوئے تیمم کر لینا درست نہیں، اور اگر اندر سے دل یہ کہتا ہو کہ مانگنے سے وہ شخص پانی نہ دے گا تو بے مانگے بھی تیمّم کر کے نماز پڑھ لینا درست ہے، لیکن اگر نماز کے بعد اس سے پانی مانگا اور اس نے دے دیا تو نماز کو دُہرانا پڑے گا۔

مسئلہ⑭: اگر زمزم کا پانی زمزمی[1] میں بھرا ہوا ہے تو تیمم کرنا درست نہیں، زمزمیوں کو کھول کر اس پانی سے نہانا

[1] زمزم کا پانی رکھنے کا برتن۔

اور وضو کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ⑮: کسی کے پاس پانی تو ہے لیکن راستہ ایسا خراب ہے کہ کہیں پانی نہیں مل سکتا اس لیے راستے میں پیاس کے مارے تکلیف اور ہلاکت کا خوف ہے تو وضو نہ کرے، تیمم کر لینا درست ہے۔

مسئلہ ⑯: اگر غسل کرنے سے نقصان ہوتا ہو اور وضو نقصان نہ دے تو غسل کی جگہ تیمم کرے، پھر اگر غسل کے تیمم کے بعد وضو ٹوٹ جائے تو وضو کے لیے تیمم نہ کرے بل کہ وضو کی جگہ وضو کرنا چاہیے اور اگر تیمم غسل سے پہلے کوئی بات وضو توڑنے والی بھی پائی گئی اور پھر غسل کا تیمم کیا ہو تو یہی تیمم غسل و وضو دونوں کے لیے کافی ہے۔

تیمّم کا طریقہ

مسئلہ ⑰: تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پاک زمین پر مارے اور سارے منہ پر مل لے، پھر دوسری مرتبہ زمین پر دونوں ہاتھ مارے اور دونوں ہاتھوں پر کہنی سمیت ملے۔ ہاتھ میں اگر کوئی چیز پہنی ہو تو اس کے درمیان اچھی طرح ملے، اگر اس کے گمان میں ناخن برابر بھی کوئی جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمم نہ ہوگا، انگوٹھی، چھلے اتار ڈالے تاکہ کوئی جگہ چھوٹ نہ جائے، انگلیوں میں خلال کر لے۔ جب یہ دونوں چیزیں کر لیں تو تیمم ہوگیا۔

مسئلہ ⑱: مٹی پر ہاتھ مار کے ہاتھ جھاڑ ڈالے تاکہ بانہوں اور منہ پر بھبھوت (غبار) نہ لگ جائے اور صورت نہ بگڑے۔

پاک مٹی یا مٹی کی جنس سے تیمّم درست ہے

مسئلہ ⑲: زمین کے سوا اور جو چیز مٹی کی قسم سے ہو اس پر بھی تیمم درست ہے جیسے مٹی، ریت، پتھر، گچ، چونا، ہڑتال، سرمہ، گیرو[۱] وغیرہ، اور جو چیز مٹی کی قسم سے نہ ہو اس سے تیمم درست نہیں جیسے سونا، چاندی، رانگا[۲] گیہوں، لکڑی، کپڑا اور اناج وغیرہ، ہاں اگر ان چیزوں پر گرد اور مٹی لگی ہو اس وقت ان پر بھی بہرحال تیمم درست ہے۔

مسئلہ ⑳: جو چیز نہ تو آگ میں جلے اور نہ گلے وہ چیز مٹی کی قسم سے ہے، اس پر تیمم درست ہے اور جو چیز جل کر راکھ ہو جائے یا گل جائے اس پر تیمم درست نہیں، اسی طرح راکھ پر بھی تیمم درست نہیں۔

مسئلہ ㉑: تانبے کے برتن، تکیے اور گدے وغیرہ کپڑے پر تیمم کرنا درست نہیں، البتہ اگر اس پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے ذرا ذرا گرد اڑتی ہو تو بھی اس پر تیمم درست نہیں ہے اور مٹی کے گھڑے بدھنے[۳] پر تیمم درست ہے

[۱] ایک قسم کی لال مٹی [۲] ایک نرم قسم کی دھات [۳] مٹی کا ٹونٹی والا برتن

چاہے اس میں پانی بھرا ہوا ہو یا پانی نہ ہو لیکن اگر اس پر لک (روغن) بھرا ہوا ہو تو تیمم درست نہیں۔

مسئلہ (۲۲): اگر پتھر پر بالکل گرد نہ ہو تب بھی تیمم درست ہے، بل کہ اگر پانی سے خوب دھلا ہوا ہو تب بھی درست ہے، ہاتھ پر گرد کا لگنا کچھ ضروری نہیں ہے، اسی طرح پکی اینٹ پر بھی تیمم درست ہے، چاہے اس پر کچھ گرد ہو چاہے نہ ہو۔

مسئلہ (۲۳): کیچڑ سے تیمم کرنا گو درست ہے مگر مناسب نہیں، اگر کہیں کیچڑ کے سوا اور کوئی چیز نہ ملے تو یہ ترکیب کرے کہ اپنے کپڑے میں کیچڑ بھر لے جب وہ سوکھ جائے تو اس سے تیمم کر لے، البتہ اگر نماز کا وقت نکلنے والا ہو تو اس وقت جس طرح بن پڑے تر سے یا خشک سے تیمم کر لے، نماز نہ قضا ہونے دے۔

مسئلہ (۲۴): اگر زمین پر پیشاب وغیرہ کوئی نجاست پڑ گئی اور دھوپ سے سوکھ گئی اور بدبو بھی ختم ہو گئی تو وہ زمین پاک ہو گئی اس پر نماز درست ہے لیکن اس زمین پر تیمم کرنا درست نہیں جب معلوم ہو کہ یہ زمین ایسی ہے، اور اگر معلوم نہ ہو تو وہم نہ کرے۔

متفرق مسائل

مسئلہ (۲۵): جس طرح وضو کی جگہ تیمم درست ہے اسی طرح غسل کی جگہ بھی مجبوری کے وقت تیمم درست ہے۔ ایسے ہی جو عورت حیض اور نفاس سے پاک ہوئی ہو مجبوری کے وقت اس کے لیے بھی تیمم درست ہے، وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق نہیں، دونوں کا ایک ہی طریقہ ہے۔

مسئلہ (۲۶): اگر کسی کو بتلانے کے لیے تیمم کر کے دکھلایا لیکن دل میں اپنے تیمم کرنے کی نیت نہیں بل کہ فقط اس کو دکھلانا مقصود ہے تو اس کا تیمم نہ ہوگا، کیوں کہ تیمم درست ہونے میں تیمم کرنے کا ارادہ ہونا ضروری ہے تو جب تیمم کرنے کا ارادہ نہ ہو بل کہ فقط دوسرے کو بتلانا اور دکھلانا مقصود ہو تو تیمم نہ ہوگا۔

مسئلہ (۲۷): تیمم کرتے وقت اپنے دل میں بس اتنا ارادہ کر لے کہ میں پاک ہونے کے لیے تیمم کرتی ہوں یا نماز پڑھنے کے لیے تیمم کرتی ہوں تو تیمم ہو جائے گا اور یہ ارادہ کرنا کہ میں وضو کا تیمم کرتی ہوں یا غسل کا، کوئی ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ (۲۸): اگر قرآن مجید کے چھونے کے لیے تیمم کیا تو اس سے نماز پڑھنا درست نہیں ہے اور اگر ایک نماز کے لیے تیمم کیا دوسرے وقت کی نماز بھی اس سے پڑھنا درست ہے اور قرآن مجید کا چھونا بھی اس تیمم سے درست

ہے۔

مسئلہ ۲۹: کسی کو نہانے کی بھی ضرورت ہے اور وضو بھی نہیں ہے تو ایک ہی تیمم کرے، دونوں کے لیے الگ الگ تیمم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۰: کسی نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا اور وقت ابھی باقی ہے تو نماز کا دہرانا واجب نہیں، وہی نماز تیمم سے درست ہوگئی۔

مسئلہ ۳۱: اگر پانی ایک میل شرعی سے دور نہیں، لیکن وقت بہت تنگ ہے کہ اگر پانی لینے جائے گی تو وقت جاتا رہے گا تو بھی تیمم درست نہیں ہے، پانی لائے اور قضا پڑھے۔

مسئلہ ۳۲: پانی موجود ہوتے وقت قرآن مجید کے چھونے کے لیے تیمم کرنا درست نہیں۔

مسئلہ ۳۳: اگر پانی آگے چل کر ملنے کی امید ہو تو بہتر ہے کہ اول وقت نماز نہ پڑھے بل کہ پانی کا انتظار کرلے، لیکن اتنی دیر نہ لگائے کہ وقت مکروہ ہوجائے اور اگر پانی کا انتظار نہ کیا اول ہی وقت نماز پڑھ لی تب بھی درست ہے۔

مسئلہ ۳۴: اگر پانی پاس ہے لیکن یہ ڈر ہے کہ اگر ریل پر سے اترے گی تو ریل چل جائے گی تب بھی تیمم درست ہے۔ یا سانپ وغیرہ کوئی جانور پانی کے پاس ہے جس سے پانی نہیں مل سکتا تو بھی تیمم درست ہے۔

مسئلہ ۳۵: سفر کے سامان کے ساتھ پانی بندھا تھا لیکن یاد نہ رہا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر یاد آیا کہ میرے سفر کے سامان میں تو پانی بندھا ہوا ہے، تو اب نماز کا دُہرانا واجب نہیں۔

نواقض تیمّم کا بیان

مسئلہ ۳۶: جتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی مل جانے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر تیمم کر کے آگے چلی اور پانی ایک میل شرعی سے کم فاصلہ پر رہ گیا تو بھی تیمم ٹوٹ گیا۔

مسئلہ ۳۷: اگر وضو کا تیمم ہے تو وضو کے موافق پانی ملنے سے تیمم ٹوٹے گا، اور اگر غسل کا تیمم ہے تو جب غسل کے موافق پانی ملے گا تب تیمم ٹوٹے گا، اگر پانی کم ملا تو تیمم نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ۳۸: اگر راستہ میں پانی ملا لیکن اس کو پانی کی کوئی خبر نہ ہوئی اور معلوم نہ ہوا کہ یہاں پانی ہے تو بھی تیمم نہیں ٹوٹا۔ اس طرح اگر راستہ میں پانی ملا اور معلوم بھی ہوگیا لیکن ریل پر سے نہ اتر سکی تو بھی تیمم نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ۳۹: اگر بیماری کی وجہ سے تیمم کیا ہے تو جب بیماری جاتی رہے کہ وضو اور غسل نقصان نہ کرے تو تیمم ٹوٹ جائے گا۔ اب وضو کرنا اور غسل کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۴۰: پانی نہیں ملا اس وجہ سے تیمم کر لیا، پھر ایسی بیماری ہوگئی جس سے پانی نقصان کرتا ہے، پھر بیماری کے بعد پانی مل گیا تو اب وہ تیمم باقی نہیں رہا جو پانی نہ ملنے کی وجہ سے کیا تھا، پھر سے تیمم کرے۔

مسئلہ ۴۱: اگر نہانے کی ضرورت تھی اس لیے غسل کیا۔ لیکن ذرا سا بدن سوکھا رہ گیا اور پانی ختم ہوگیا تو ابھی وہ پاک نہیں ہوا اس لیے اس کو تیمم کر لینا چاہیے، جب کہیں پانی ملے تو اتنی سوکھی جگہ دھو لے، پھر سے نہانے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۲: اگر ایسے وقت پانی ملا کہ وضو بھی ٹوٹ گیا، تو اس سوکھی جگہ کو پہلے دھو لے اور وضو کے لیے تیمم کر لے اور اگر پانی اتنا کم ہے کہ وضو تو ہوسکتا ہے لیکن وہ سوکھی جگہ اتنے پانی میں نہیں دھل سکتی تو وضو کر لے اور اس سوکھی جگہ کے واسطے غسل کا تیمم کرے، ہاں اگر اس غسل کا تیمم پہلے کر چکی ہو تو اب پھر تیمم کرنے کی ضرورت نہیں وہی پہلا تیمم باقی ہے۔

مسئلہ ۴۳: کسی کا کپڑا یا بدن بھی نجس ہے اور وضو کی بھی ضرورت ہے اور پانی تھوڑا ہے تو بدن اور کپڑا دھو لے اور وضو کے عوض تیمم کرے۔

تمرین

سوال ①: کن اعذار کی بنا پر تیمم کیا جاسکتا ہے؟

سوال ②: تیمم کن چیزوں سے کرنا جائز اور کن سے ناجائز ہے؟

سوال ③: تیمم کا طریقہ کیا ہے؟

سوال ④: غسل اور وضو کے تیمم میں کیا فرق ہے؟

سوال ⑤: تیمم کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

سوال ⑥: کیا بیماری کی وجہ سے کیا ہوا تیمم بیماری ختم ہونے سے ٹوٹ جائے گا؟

سوال ⑦: اگر پتھر پر بالکل گرد نہ ہو تو کیا اس سے تیمم درست ہے؟

سوال ⑧: قرآن مجید چھونے کے لیے تیمم کیا تو کیا اس سے نماز پڑھنا درست ہے؟

سوال ⑨: حیض اور نفاس سے پاک ہونے کی صورت میں کیا تیمم کیا جاسکتا ہے؟

سوال ⑩: کیا آب زمزم موجود ہوتے ہوئے تیمم کرنا درست ہے؟

سوال ⑪: زمین پر پیشاب وغیرہ کی کوئی نجاست پڑنے کے بعد دھوپ سے سوکھ گئی تو کس صورت میں اس زمین پر نماز پڑھنا درست ہے اور کس صورت میں تیمم کرنا درست ہے، اگر دونوں میں کوئی فرق ہو تو واضح کریں؟

سوال ⑫: اگر کسی کو بتلانے کے لیے تیمم کر کے دکھلایا تو بتلانے والے کا کس صورت میں تیمم ہوگا اور کس صورت میں تیمم نہ ہوگا؟

موزوں پر مسح کرنے کا بیان[1]

مسئلہ ①: اگر چمڑے کے موزے وضو کر کے پہن لے اور پھر وضو ٹوٹ جائے تو پھر وضو کرتے وقت موزہ پر مسح کر لینا درست ہے اور اگر موزے اتار کر پیر دھولے تو یہ سب سے بہتر ہے۔

مسئلہ ②: اگر موزہ اتنا چھوٹا ہو کہ ٹخنے موزے کے اندر چھپے ہوئے نہ ہوں تو اس پر مسح درست نہیں، اسی طرح اگر بغیر وضو کیے موزہ پہن لیا تو اس پر بھی مسح درست نہیں، اتار کر پیر دھونے چاہئیں۔

مسح کی مدت کا بیان

مسئلہ ③: سفر کے دوران تین دن تین رات تک موزوں پر مسح کرنا درست ہے اور جو سفر میں نہ ہو اس کو ایک دن اور ایک رات۔ جس وقت وضو ٹوٹا ہے اس وقت سے ایک دن رات یا تین دن رات کا حساب کیا جائے گا، جس وقت موزہ پہنا ہے اس کا اعتبار نہ کریں گے جیسے کسی نے ظہر کے وقت وضو کر کے موزہ پہنا پھر سورج ڈوبنے کے وقت وضو ٹوٹا تو اگلے دن کے سورج ڈوبنے تک مسح کرنا درست ہے اور سفر میں تیسرے دن کے سورج ڈوبنے تک۔ جب سورج ڈوب گیا تو اب مسح کرنا درست نہیں رہا۔

غسل میں پاؤں دھونا ضروری ہے

مسئلہ ④: اگر کوئی ایسی بات ہوگئی جس سے نہانا واجب ہوگیا تو موزہ اتار کر نہائے، غسل کے ساتھ موزے پر مسح کرنا درست نہیں۔

مسح کا طریقہ

مسئلہ ⑤: موزہ کے اوپر کی طرف مسح کرے، تلوے کی طرف مسح نہ کرے۔

مسئلہ ⑥: موزہ پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلیاں تر کر کے آگے کی طرف رکھے، انگلیاں تو سموچی (پوری) موزہ پر رکھ دے اور ہتھیلی موزے سے الگ رکھے، پھر ان کو کھینچ کر ٹخنے کی طرف لے جائے اور اگر انگلیوں کے ساتھ ہتھیلی بھی رکھ دے اور ہتھیلی سمیت انگلیوں کو کھینچ کر لے جائے تو بھی درست ہے۔

---

[1] اس عنوان کے تحت ۲۳ مسائل مذکور ہیں۔

مَسْئَلَہ⑦: اگر کوئی اُلٹا مسح کرے یعنی ٹخنے کی طرف سے کھینچ کر انگلیوں کی طرف لائے تو بھی جائز ہے لیکن مستحب کے خلاف ہے، ایسے ہی اگر لمبائی میں مسح نہ کرے بل کہ موزے کی چوڑائی میں مسح کرے تو بھی درست ہے، لیکن مستحب کے خلاف ہے۔

مَسْئَلَہ⑧: اگر تلوے کی طرف یا ایڑی پر یا موزہ کے اغل بغل[1] میں مسح کرے تو یہ مسح درست نہیں ہوا۔

مَسْئَلَہ⑨: اگر پوری انگلیوں کو موزہ پر نہیں رکھا بل کہ فقط انگلیوں کا سرا موزہ پر رکھ دیا اور انگلیاں کھڑی رکھیں تو یہ مسح درست نہیں ہوا، البتہ اگر انگلیوں سے پانی برابر ٹپک رہا ہو جس سے بہہ کر تین انگلیوں کے برابر پانی موزہ کو لگ جائے تو درست ہو جائے گا۔

مَسْئَلَہ⑩: مسح میں مستحب تو یہی ہے کہ ہتھیلی کی طرف سے مسح کرے اور اگر کوئی ہتھیلی کے اوپر کی طرف سے مسح کرے تو بھی درست ہے۔

مَسْئَلَہ⑪: اگر کسی نے موزہ پر مسح نہیں کیا لیکن پانی برستے وقت باہر نکلی، یا بھیگی گھاس میں چلی جس سے موزہ بھیگ گیا تو مسح ہو گیا۔

مَسْئَلَہ⑫: ہاتھ کی تین انگلیوں بھر ہر موزہ پر مسح کرنا فرض ہے، اس سے کم میں مسح درست نہ ہوگا۔

مسح توڑنے والی چیزوں کا بیان

مَسْئَلَہ⑬: جو چیز وضو توڑ دیتی ہے اس سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے اور موزوں کے اتار دینے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے، تو اگر کسی کا وضو تو نہیں ٹوٹا لیکن اس نے موزے اتار ڈالے تو مسح جاتا رہا۔ اب دونوں پیر دھولے، پھر سے وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مَسْئَلَہ⑭: اگر ایک موزہ اتار ڈالا تو دوسرا موزہ بھی اتار کر دونوں پاؤں کا دھونا واجب ہے۔

مَسْئَلَہ⑮: اگر مسح کی مدت پوری ہوگئی تو بھی مسح جاتا رہا، اگر وضو نہ ٹوٹا ہو تو موزہ اتار کر دونوں پاؤں دھوئے، پورے وضو کا دُہرانا واجب نہیں اور اگر وضو ٹوٹ گیا ہو تو موزے اتار کے پورا وضو کرے۔

مَسْئَلَہ⑯: موزہ پر مسح کرنے کے بعد کہیں پانی میں پیر پڑ گیا اور موزہ ڈھیلا تھا اس لیے موزے کے اندر پانی چلا گیا اور سارا پاؤں یا آدھے سے زیادہ پاؤں بھیگ گیا تو بھی مسح جاتا رہا، دوسرا موزہ بھی اتار دے اور دونوں پیر اچھی طرح سے دھوئے۔

---

[1] ادھر ادھر، آس پاس

پھٹے ہوئے موزوں کا حکم

مسئلہ ⑰: جو موزہ اتنا پھٹ گیا ہو کہ چلنے میں پیر کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر کھل جاتا ہے تو اس پر مسح درست نہیں اور اگر اس سے کم کھلتا ہو تو مسح درست ہے۔

مسئلہ ⑱: اگر موزہ کی سلائی کھل گئی لیکن اس میں سے پیر نہیں دکھلائی دیتا تو مسح درست ہے اور اگر ایسا ہو کہ چلتے وقت تو تین انگلیوں کے برابر پیر دکھلائی دیتا ہے اور یوں نہیں دکھلائی دیتا تو مسح درست نہیں۔

مسئلہ ⑲: اگر ایک موزہ میں دو انگلیوں کے برابر پیر کھل جاتا ہے اور دوسرے موزہ میں ایک انگلی کے برابر تو کوئی حرج نہیں، مسح جائز ہے اور اگر ایک ہی موزہ کئی جگہ سے پھٹا ہے اور سب ملا کر تین انگلیوں کے برابر کھل جاتا ہے تو مسح جائز نہیں اور اگر اتنا کم ہو کہ سب ملا کر بھی پوری تین انگلیوں کے برابر نہیں ہوتا تو مسح درست ہے۔

متفرق مسائل

مسئلہ ⑳: کسی نے موزہ پر مسح کرنا شروع کیا اور ابھی ایک دن رات گزرنے نہ پایا تھا کہ مسافر ہوگئی تو تین دن رات تک مسح کرتی رہے، اور اگر سفر سے پہلے ہی ایک دن رات گزر جائے تو مدت ختم ہو چکی، پیر دھو کر پھر سے موزہ پہنے۔

مسئلہ ㉑: اور اگر سفر میں مسح کرتی تھی پھر گھر پہنچ گئی تو اگر ایک دن رات پورا ہو چکا ہے تو اب موزہ اتار دے، اب اس پر مسح درست نہیں اور اگر ابھی ایک دن رات بھی نہیں ہوا تو ایک دن رات پورا کر لے اس سے زیادہ تک مسح درست نہیں۔

مسئلہ ㉒: اگر جراب کے اوپر موزے پہنے ہیں تب بھی موزوں پر مسح درست ہے۔

مسئلہ ㉓: جرابوں پر مسح کرنا درست نہیں ہے، البتہ اگر ان پر چمڑہ چڑھا دیا گیا ہو یا سارے موزہ پر چمڑہ نہ چڑھایا ہو بلکہ مردانہ جوتے کی شکل پر چمڑا لگا دیا گیا ہو یا بہت سنگین اور سخت ہوں کہ بغیر کسی چیز سے باندھے ہوئے آپ ہی آپ ٹھہرے رہتے ہوں اور ان کو پہن کر تین چار میل راستہ بھی چل سکتی ہو تو ان سب صورتوں میں جراب پر بھی مسح درست ہے۔

مسئلہ ㉔: برقع اور دستانوں پر مسح درست نہیں۔

تمرین

سوال ①: کس موزے پر مسح کرنا جائز ہے؟ اور کب جائز ہے؟

سوال ②: موزے پر مسح کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

سوال ③: مسح کا وقت کب سے شمار کریں گے؟

سوال ④: مسافر اور مقیم کے مسح میں کیا فرق ہے؟

سوال ⑤: اگر موزہ پھٹا ہوا ہو تو مسح کا کیا حکم ہے؟ اور موزہ کتنی مقدار میں پھٹے تو معاف ہے؟

سوال ⑥: کن صورتوں میں مسح ٹوٹ جاتا ہے؟

سوال ⑦: کیا برقع اور دستانوں پر مسح کرنا صحیح ہے؟

سوال ⑧: اگر موزے کی سلائی کھل جائے تو کس صورت میں موزے پر مسح درست ہے؟

سوال ⑨: اگر کسی عورت نے موزوں پر مسح شروع کیا ابھی اس کی مدت پوری نہ ہوئی تھی کہ مسافر ہوگئی تو اس صورت میں موزوں پر کب تک مسح کرسکتی ہے؟

باب الحیض والاستحاضة

حیض اور استحاضہ کا بیان[1]

مَسْئَلَۃ ①: ہر مہینہ میں جو آگے کی راہ سے معمولی خون آتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں۔

مَسْئَلَۃ ②: کم سے کم حیض کی مدت تین دن تین رات ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ہے۔ کسی کو تین دن تین رات سے کم خون آیا تو وہ حیض نہیں ہے۔ بل کہ استحاضہ ہے کہ کسی بیماری کی وجہ سے ایسا ہوگیا ہے اور اگر دس دن سے زیادہ خون آیا ہے تو جتنے دن دس سے زیادہ آیا ہے وہ بھی استحاضہ ہے۔

مَسْئَلَۃ ③: اگر تین دن تو ہوگئے لیکن تین راتیں نہیں ہوئیں جیسے جمعہ کو صبح سے خون آیا اور اتوار کو شام کے وقت بعد مغرب بند ہوگیا تب بھی یہ حیض نہیں بل کہ استحاضہ ہے۔ اگر تین دن رات سے ذرا بھی کم ہو تو وہ حیض نہیں۔ جیسے جمعہ کو سورج نکلتے وقت خون آیا اور دوشنبہ کو سورج نکلنے سے ذرا پہلے بند ہوگیا تو وہ حیض نہیں بل کہ استحاضہ ہے۔

مَسْئَلَۃ ④: حیض کی مدت کے اندر سرخ، زرد، سبز، خاکی یعنی مٹیالا، سیاہ جو رنگ آئے سب حیض ہے جب تک گدی بالکل سپید (سفید) نہ دکھلائی دے اور جب بالکل سپید رہے جیسی کہ رکھی گئی تھی تو اب حیض سے پاک ہوگئی۔

مَسْئَلَۃ ⑤: نو برس سے پہلے اور پچپن برس کے بعد کسی کو حیض نہیں آتا ہے، اس لیے نو برس سے چھوٹی لڑکی کو جو خون آئے وہ حیض نہیں ہے بل کہ استحاضہ ہے، اگر پچپن برس کے بعد کچھ نکلے تو اگر خون خوب سرخ یا سیاہ ہو تو حیض ہے اور اگر زرد یا سبز یا خاکی رنگ ہو تو حیض نہیں بل کہ استحاضہ ہے۔ البتہ اگر اس عورت کو اس عمر سے پہلے بھی زیادہ سبز یا خاکی رنگ آتا ہو تو پچپن برس کے بعد بھی یہ رنگ حیض سمجھے جائیں گے۔ اور اگر عادت کے خلاف ایسا ہوا تو حیض نہیں بل کہ استحاضہ ہے۔

مَسْئَلَۃ ⑥: کسی کو ہمیشہ تین دن یا چار دن خون آتا تھا۔ پھر کسی مہینہ میں زیادہ آگیا لیکن دس دن سے زیادہ نہیں

---

[1] اس عنوان کے تحت ۲۰ مسائل مذکور ہیں۔

آیا وہ سب حیض ہے اور اگر دس دن سے بھی بڑھ گیا تو جتنے دن پہلے سے عادت کے ہیں اتنا تو حیض ہے باقی سب استحاضہ ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کسی کو ہمیشہ تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینہ میں نو دن یا دس دن رات خون آیا تو یہ سب حیض ہے اور اگر دس دن رات سے ایک لحظہ بھی زیادہ خون آئے تو وہی تین دن حیض کے ہیں اور باقی دنوں کا سب استحاضہ ہے ان دنوں کی نمازیں قضا پڑھنا واجب ہیں۔

مَسْئَلہ(۷): ایک عورت ہے جس کی کوئی عادت مقرر نہیں ہے کبھی چار دن خون آتا ہے کبھی سات دن اسی طرح بدلتا رہتا ہے کبھی دس دن بھی آجاتا ہے تو یہ سب حیض ہے، ایسی عورت کو اگر کبھی دس دن رات سے زیادہ خون آئے تو دیکھو کہ اس سے پہلے مہینہ میں کتنے دن حیض آیا تھا بس اتنے ہی دن حیض کے اور باقی سب استحاضہ ہے۔

مَسْئَلہ(۸): کسی کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا پھر ایک مہینہ میں پانچ دن خون آیا اس کے بعد دوسرے مہینہ میں پندرہ دن خون آیا تو ان پندرہ دن میں سے پانچ دن حیض کے ہیں اور دس دن استحاضہ ہے اور پہلی عادت کا اعتبار نہ کریں گے اور یہ سمجھیں گے کہ عادت بدل گئی اور پانچ دن کی عادت ہوگئی۔

مَسْئَلہ(۹): کسی کو دس دن سے زیادہ خون آیا اور اس کو اپنی پہلی عادت بالکل یاد نہیں کہ پہلے مہینے میں کتنے دن خون آیا تھا تو اس کے مسئلے بہت باریک ہیں جن کا سمجھنا مشکل ہے اور ایسا اتفاق بھی کم پڑتا ہے اس لیے ہم اس کا حکم بیان نہیں کرتے، اگر کبھی ضرورت پڑے تو کسی بڑے عالم سے پوچھ لینا چاہیے اور کسی ایسے ویسے معمولی مولوی سے ہرگز نہ پوچھے۔

مَسْئَلہ(۱۰): کسی لڑکی نے پہلے پہل خون دیکھا تو اگر دس دن یا اس سے کچھ کم آئے سب حیض ہے اور جو دس دن سے زیادہ آئے تو پورے دس دن حیض ہے اور جتنا زیادہ ہو وہ سب استحاضہ ہے۔

مَسْئَلہ(۱۱): کسی نے پہلے پہل خون دیکھا اور وہ کسی طرح بند نہیں ہوا کئی مہینے تک برابر آتا رہا تو جس دن خون آیا ہے اس دن سے لے کر دس دن رات حیض ہے اس کے بعد بیس دن استحاضہ ہے اس طرح برابر دس دن حیض اور بیس دن استحاضہ سمجھا جائے گا۔

مَسْئَلہ(۱۲): دو حیض کے درمیان پاک رہنے کی مدت کم سے کم پندرہ دن ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ سو اگر کسی وجہ سے کسی کو حیض آنا بند ہو جائے تو جتنے مہینے تک خون نہ آئے پاک رہے گی۔

مَسْئَلہ(۱۳): اگر کسی کو تین دن رات خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی۔ پھر تین دن رات خون آیا تو تین دن پہلے اور تین دن یہ جو پندرہ دن کے بعد ہیں حیض کے ہیں اور بیچ میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے۔

مسئلہ ⑭: اور اگر ایک یا دو دن خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر ایک یا دو دن خون آیا تو بیچ میں پندرہ دن تو پاکی کا زمانہ ہی ہے اِدھر اُدھر ایک یا دو دن جو خون آیا ہے وہ بھی حیض نہیں بل کہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ ⑮: اگر ایک دن یا کئی دن خون آیا۔ پھر پندرہ دن سے کم پاک رہی اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے بل کہ یوں سمجھیں گے گویا اوّل سے آخر تک برابر خون جاری رہا۔ سو جتنے دن حیض آنے کی عادت ہو اتنے دن تو حیض کے ہیں باقی سب استحاضہ ہے۔ مثال اس کی یہ ہے کہ کسی کو ہر مہینہ کی پہلی اور دوسری اور تیسری تاریخ حیض آنے کا معمول ہے پھر کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ پہلی تاریخ کو خون آیا پھر چودہ دن پاک رہی۔ پھر ایک دن خون آیا تو ایسا سمجھیں گے کہ سولہ دن گویا برابر خون آیا۔ سو اس میں سے تین دن اوّل کے تو حیض کے ہیں اور تیرہ دن استحاضہ ہے۔ اور اگر چوتھی، پانچویں، چھٹی تاریخ حیض کی عادت تھی تو یہی تاریخیں حیض کی ہیں اور تین دن اول کے اور دس دن بعد کے استحاضہ کے ہیں اور اگر اس کی کچھ عادت نہ ہو بل کہ پہلے پہل خون آیا ہو تو دس دن حیض ہے اور چھ دن استحاضہ ہے۔

مسئلہ ⑯: حمل کے زمانہ میں جو خون آئے وہ بھی حیض نہیں بل کہ استحاضہ ہے چاہے جتنے دن آئے۔

مسئلہ ⑰: بچہ پیدا ہونے کے وقت بچہ نکلنے سے پہلے جو خون آئے وہ بھی استحاضہ ہے۔ بل کہ جب تک بچہ آدھے سے زیادہ نہ نکل آئے تب تک جو خون آئے گا اس کو استحاضہ ہی کہیں گے۔

حیض کے (۱۵) احکام کا بیان

مسئلہ ①: حیض کے زمانہ میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا درست نہیں۔ اتنا فرق ہے کہ نماز تو بالکل معاف ہو جاتی ہے، پاک ہونے کے بعد بھی اس کی قضا واجب نہیں ہوتی لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا پاک ہونے کے بعد قضا رکھنی پڑے گی۔

مسئلہ ②: اگر فرض نماز پڑھنے میں حیض آگیا تو وہ نماز بھی معاف ہوگئی۔ پاک ہونے کے بعد اس کی قضا نہ پڑھے اور اگر نفل یا سنّت میں حیض آگیا تو اس کی قضا پڑھنا پڑے گی۔ اور اگر آدھے روزہ کے بعد حیض آیا تو وہ روزہ ٹوٹ گیا، جب پاک ہو تو قضا رکھے۔ اگر نفل روزہ میں حیض آجائے تو اس کی بھی قضا رکھے۔

مسئلہ ③: اگر نماز کے اخیر وقت میں حیض آیا اور ابھی نماز نہیں پڑھی ہے تب بھی معاف ہوگئی۔

مسئلہ ④: حیض کے زمانہ میں مرد کے پاس رہنا یعنی صحبت کرنا درست نہیں۔ اور صحبت کے سوا اور سب باتیں

درست ہیں۔ (جن میں عورت کے ناف سے لے کر گھٹنے تک کا جسم مرد کے کسی عضو سے مس نہ ہو) یعنی ساتھ کھانا، پینا، لیٹنا وغیرہ درست ہے۔

مسئلہ ⑤: کسی کی عادت پانچ دن کی تھی سو جتنے دن کی عادت تھی اتنے ہی دن خون آیا، پھر بند ہوگیا تو جب تک نہا نہ لے تب تک صحبت کرنا درست نہیں، اگر غسل نہ کرے تو جب ایک نماز کا وقت گزر جائے کہ ایک نماز کی قضا اس کے ذمہ واجب ہو جائے تب صحبت درست ہے، اس سے پہلے درست نہیں۔

مسئلہ ⑥: اگر عادت پانچ دن کی تھی اور خون چار ہی دن آ کے بند ہوگیا تو نہا کے نماز پڑھنا واجب ہے لیکن جب تک پانچ دن پورے نہ ہولیں تب تک صحبت کرنا درست نہیں ہے کہ شاید پھر خون آ جائے۔

مسئلہ ⑦: اور اگر پورے دس دن رات حیض آیا تو جب سے خون بند ہو جائے اسی وقت سے صحبت کرنا درست ہے، چاہے نہا چکی ہو یا ابھی نہ نہائی ہو۔

مسئلہ ⑧: اگر ایک یا دو دن خون آ کر بند ہوگیا تو نہانا واجب نہیں، وضو کر کے نماز پڑھے، لیکن ابھی صحبت کرنا درست نہیں، اگر پندرہ دن گزرنے سے پہلے خون آ جائے گا تو اب معلوم ہوگا کہ وہ حیض کا زمانہ تھا۔ حساب سے جتنے دن حیض کے ہوں ان کو حیض سمجھے اور اب غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر پورے پندرہ دن بیچ میں گزر گئے اور خون نہیں آیا تو معلوم ہوا کہ وہ استحاضہ تھا، سو ایک دن یا دو دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں اب ان کی قضا پڑھنا چاہیے۔

مسئلہ ⑨: تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینے میں ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے نہ نماز پڑھے اگر پورے دس دن رات پر یا اس سے کم میں خون بند ہو جائے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں۔ کچھ قضا نہ پڑھنا پڑے گی اور یوں کہیں گے کہ عادت بدل گئی، اس لیے یہ سب دن حیض کے ہوں گے، اور اگر گیارہویں دن بھی خون آیا تو اب معلوم ہوا کہ حیض کے فقط تین ہی دن تھے یہ سب استحاضہ ہے۔ پس گیارہویں دن نہائے اور سات دن کی نمازیں قضا پڑھے اور اب نمازیں نہ چھوڑے۔

مسئلہ ⑩: اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے کہ جلدی اور پھرتی سے نہا دھو ڈالے تو نہانے کے بعد بالکل ذرا سا وقت بچے گا جس میں صرف ایک دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کے نیت باندھ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی تب بھی اس وقت کی نماز واجب ہو جائے گی اور قضا پڑھنی پڑے گی اور اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو نماز معاف ہے اس کی قضا پڑھنا واجب نہیں۔

مسئلہ ⑪: اور اگر پورے دس دن رات حیض آیا اور ایسے وقت بند ہوا کہ بالکل ذرا سا بس اتنا وقت ہے کہ ایک دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتی اور نہانے کی بھی گنجائش نہیں تو بھی نماز واجب ہو جاتی ہے، اس کی قضا پڑھنا چاہیے۔

مسئلہ ⑫: اگر رمضان شریف میں دن کو پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے۔ شام تک روزہ داروں کی طرح سے رہنا واجب ہے لیکن یہ دن روزہ میں شمار نہ ہوگا بل کہ اس کی بھی قضا رکھنی پڑے گی۔

مسئلہ ⑬: اور اگر رات کو پاک ہوئی اور پورے دس دن رات حیض آیا ہے تو اگر اتنی ذرا سی رات باقی ہو جس میں ایک دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ بھی نہ کہہ سکے تب بھی صبح کا روزہ واجب ہے اور اگر دس دن سے کم حیض آیا ہے تو اگر اتنی رات باقی ہو کہ پھرتی سے غسل تو کر لے گی لیکن غسل کے بعد ایک دفعہ بھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ نہ کہہ پائے گی تو بھی صبح کا روزہ واجب ہے اگر اتنی رات تو تھی لیکن غسل نہیں کیا تو روزہ نہ توڑے بل کہ روزہ کی نیت کر لے اور صبح کو نہا لے اور جو اس سے بھی کم رات ہو یعنی غسل بھی نہ کر سکے تو صبح کا روزہ جائز نہیں ہے۔ لیکن دن کو کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں بل کہ سارا دن روزہ داروں کی طرح رہے پھر اس کی قضا رکھے۔

مسئلہ ⑭: جب خون سوراخ سے باہر کی کھال میں نکل آئے تب سے حیض شروع ہو جاتا ہے۔ اس کھال سے باہر چاہے نکلے یا نہ نکلے اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے تو اگر کوئی سوراخ کے اندر روئی وغیرہ رکھ لے جس سے خون باہر نہ نکلنے پائے تو جب تک سوراخ کے اندر ہی اندر خون رہے اور باہر والی روئی وغیرہ پر خون کا دھبہ نہ آئے تب تک حیض کا حکم نہ لگائیں گے۔ جب خون کا دھبہ باہر والی کھال میں آ جائے یا روئی وغیرہ کھینچ کر باہر نکال لے تب سے حیض کا حساب ہوگا۔

مسئلہ ⑮: پاک عورت نے رات کو فرج داخل میں گدی رکھ لی تھی۔ جب صبح ہوئی تو اس پر خون کا دھبہ دیکھا تو جس وقت سے دھبہ دیکھا ہے اسی وقت سے حیض کا حکم لگا دیں گے۔

استحاضہ اور معذور کے (۸) احکام کا بیان

مسئلہ ①: استحاضہ کا حکم ایسا ہے جیسے کسی کے نکسیر پھوٹے اور بند نہ ہو۔ ایسی عورت نماز بھی پڑھے، روزہ بھی رکھے، قضا نہ کرنا چاہیے اور اس سے صحبت کرنا بھی درست ہے۔

مَسْئَلَہ ②: جس کو استحاضہ یا ایسی نکسیر پھوٹی ہو کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی۔ یا کوئی ایسا زخم ہے کہ برابر بہتا رہتا ہے کوئی ساعت بہنا بند نہیں ہوتا۔ یا پیشاب کی بیماری ہے کہ ہر وقت قطرہ آتا رہتا ہے اتنا وقت نہیں ملتا کہ طہارت سے نماز پڑھ سکے تو ایسے شخص کو معذور کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کرلیا کرے، جب تک وہ وقت رہے گا تب تک اس کا وضو باقی رہے گا۔ البتہ جس بیماری میں مبتلا ہے اس کے سوا اگر کوئی اور بات ایسی پائی جائے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو وضو جاتا رہے گا اور پھر سے کرنا پڑے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کسی کو ایسی نکسیر پھوٹی کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی یا کسی عورت کو استحاضہ ہوا اور اس نے ظہر کے وقت وضو کرلیا تو جب تک ظہر کا وقت رہے گا نکسیر یا استحاضہ کے خون کی وجہ سے اس کا وضو نہ ٹوٹے گا۔ البتہ اگر پاخانہ پیشاب گئی یا سوئی چبھ گئی اس سے خون نکل پڑا تو وضو جاتا رہا پھر وضو کرے۔ جب یہ وقت چلا گیا دوسری نماز کا وقت آگیا تو اب دوسرے وقت دوسرا وضو کرنا چاہیے۔ اسی طرح ہر نماز کے وقت وضو کرلیا کرے اور اس وضو سے فرض، نفل جو نماز چاہے پڑھے۔

مَسْئَلَہ ③: اگر فجر کے وقت وضو کیا تو آفتاب نکلنے کے بعد اس وضو سے نماز نہیں پڑھ سکتی، دوسرا وضو کرنا چاہیے اور جب آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو اس وضو سے ظہر کی نماز پڑھنا درست ہے۔ ظہر کے وقت نیا وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے، جب عصر کا وقت آئے گا تب نیا وضو کرنا پڑے گا۔ ہاں اگر کسی اور وجہ سے وضو ٹوٹ جائے تو یہ اور بات ہے۔

مَسْئَلَہ ④: کسی کے ایسا زخم تھا کہ ہر دم بہا کرتا تھا۔ اس نے وضو کیا، پھر دوسرا زخم پیدا ہوگیا اور بہنے لگا تو وضو ٹوٹ گیا پھر سے وضو کرے۔

مَسْئَلَہ ⑤: آدمی معذور جب بنتا ہے اور یہ حکم اس وقت لگاتے ہیں کہ پورا ایک وقت اسی طرح گزر جائے کہ خون برابر بہا کرے اور اتنا بھی وقت نہ ملے کہ اس وقت کی نماز طہارت سے پڑھ سکے۔ اگر اتنا وقت مل گیا کہ اس میں طہارت سے نماز پڑھ سکتی ہے تو اس کو معذور نہ کہیں گے۔ اور جو حکم ابھی بیان ہوا ہے اس پر نہ لگائیں گے۔ البتہ جب پورا ایک وقت اسی طرح گزر گیا کہ اس کو طہارت سے نماز پڑھنے کا موقع نہیں ملا تو یہ معذور ہوگئی، اب اس کا وہی حکم ہے کہ ہر وقت نیا وضو کرلیا کرے۔ پھر جب دوسرا وقت آئے تو اس میں ہر وقت خون کا بہنا شرط نہیں ہے بل کہ وقت بھر میں اگر ایک دفعہ بھی خون آجایا کرے اور سارے وقت بند رہے تو بھی معذوری باقی رہے گی۔ ہاں اگر اس کے بعد ایک پورا وقت ایسا گزر جائے جس میں خون بالکل نہ آئے تو اب معذور نہیں رہی اب اس کا حکم یہ ہے کہ جتنی دفعہ خون نکلے گا وضو ٹوٹ جائے گا۔ اچھی طرح سمجھ لو۔

مسئلہ ⑥: ظہر کا وقت کچھ ہو لیا تھا تب زخم وغیرہ کا خون بہنا شروع ہوا تو اخیر وقت تک انتظار کرے اگر بند ہو جائے تو خیر، نہیں تو وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ پھر اگر عصر کے پورے وقت میں اسی طرح بہا کہ نماز پڑھنے کی مہلت نہ ملی تو اب عصر کا وقت گزرنے کے بعد معذور ہونے کا حکم لگا دیں گے۔ اور اگر عصر کے وقت کے اندر ہی اندر بند ہوگیا تو وہ معذور نہیں ہے، جو نمازیں اتنے وقت میں پڑھی ہیں وہ سب درست نہیں ہوئیں پھر سے پڑھے۔

مسئلہ ⑦: ایسی معذور نے پیشاب، پاخانہ، ہوا کے نکلنے کی وجہ سے وضو کیا اور جس وقت وضو کیا تھا اس وقت خون بند تھا۔ جب وضو کر چکی تب خون آیا تو اس خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ البتہ جو وضو نکسیر یا استحاضہ وغیرہ کے سبب کیا ہے خاص وہ وضو نکسیر کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ⑧: اگر یہ خون کپڑے وغیرہ میں لگ جائے تو دیکھو اگر ایسا ہو کہ نماز ختم کرنے سے پہلے ہی پھر لگ جائے گا تو اس کا دھونا واجب نہیں ہے اور اگر یہ معلوم ہو کہ اتنی جلدی نہ بھرے گا بلکہ نماز طہارت سے ادا ہو جائے گی تو دھو ڈالنا واجب ہے۔ اگر ایک روپے سے بڑھ جائے تو بے دھوئے ہوئے نماز نہ ہوگی۔

نفاس کا بیان

مسئلہ ①: بچہ پیدا ہونے کے بعد آگے کی راہ سے جو خون آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ نفاس کے چالیس دن ہیں اور کم کی کوئی حد نہیں۔ اگر کسی کو ایک آدھ گھڑی آکر خون بند ہو جائے تو وہ بھی نفاس ہے۔

مسئلہ ②: اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد کسی کو بالکل خون نہ آئے تب بھی جننے کے بعد نہانا واجب ہے۔

مسئلہ ③: آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا لیکن ابھی پورا نہیں نکلا اس وقت جو خون آئے وہ بھی نفاس ہے اور اگر آدھے سے کم نکلا تھا اس وقت خون آیا تو وہ استحاضہ ہے، اگر ہوش وحواس باقی ہوں تو اس وقت بھی نماز پڑھے، نہیں تو گناہ گار ہوگی۔ نہ ہو سکے تو اشارہ ہی سے پڑھے، قضا نہ کرے۔ لیکن اگر نماز پڑھنے سے بچہ کے ضائع ہو جانے کا ڈر ہو تو نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ ④: کسی کا حمل گر گیا تو اگر بچہ کا ایک آدھ عضو بن گیا ہو تو گرنے کے بعد جو خون آئے گا وہ بھی نفاس ہے اور اگر بالکل نہیں بنا بس گوشت ہی گوشت ہے تو یہ نفاس نہیں، پس اگر وہ خون حیض بن سکے تو حیض ہے اور اگر حیض بھی نہ بن سکے مثلاً تین دن سے کم آئے یا پاکی کا زمانہ ابھی پورے پندرہ دن نہیں ہوا تو وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ ⑤: اگر خون چالیس دن سے بڑھ گیا تو اگر پہلے پہل ہی بچہ ہوا تھا تو چالیس دن نفاس کے ہیں اور جتنا

زیادہ آیا ہے وہ استحاضہ ہے، پس چالیس دن کے بعد نہا ڈالے اور نماز پڑھنا شروع کرے، خون بند ہونے کا انتظار نہ کرے اور اگر یہ پہلا بچہ نہیں بل کہ اس سے پہلے جن چکی ہے اور اس کی عادت معلوم ہے کہ اتنے دن نفاس آتا ہے، تو جتنے دن نفاس کی عادت ہو اتنے دن نفاس کے ہیں اور جو اس سے زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ ⑥: کسی کی عادت تیس دن نفاس آنے کی ہے لیکن تیس دن گزر گئے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی نہ نہائے۔ اگر پورے چالیس دن پر خون بند ہو گیا تو یہ سب نفاس ہے اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہو جائے تو فقط تیس دن نفاس کے ہیں اور باقی سب استحاضہ ہے، اس لیے اب فوراً غسل کر ڈالے اور اس دن کی نمازیں قضا پڑھے۔

مسئلہ ⑦: اگر چالیس دن سے پہلے خون نفاس کا بند ہو جائے تو فوراً غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کرے اور اگر غسل نقصان کرے تو تیمم کر کے نماز شروع کرے، ہرگز کوئی نماز قضا نہ ہونے دے۔

مسئلہ ⑧: نفاس میں بھی نماز بالکل معاف ہے اور روزہ معاف نہیں بل کہ اس کی قضا رکھنا چاہیے اور روزہ، نماز اور صحبت کرنے کے یہاں بھی وہی مسئلے ہیں جو اوپر بیان ہو چکے ہیں۔

مسئلہ ⑨: اگر چھ مہینے کے اندر اندر آگے پیچھے دو بچے ہوں تو نفاس کی مدت پہلے بچے سے لی جائے گی۔ اگر دوسرا بچہ دس بیس دن یا دو ایک مہینے کے بعد ہوا تو دوسرے بچہ سے نفاس کا حساب نہ کریں گے۔

نفاس اور حیض وغیرہ کے احکام کا بیان

مسئلہ ①: جو عورت حیض سے ہو یا نفاس سے ہو اور جس پر نہانا واجب ہو اس کو مسجد میں جانا اور کعبہ شریف کا طواف کرنا اور کلام مجید کا پڑھنا اور کلام مجید کا چھونا درست نہیں۔ البتہ اگر کلام مجید جزدان میں یا رومال میں لپٹا ہو یا اس پر کپڑے وغیرہ کی چولی[1] چڑھی ہوئی ہو اور جلد کے ساتھ سلی ہوئی نہ ہو بل کہ الگ ہو کہ اتارنے سے اتر سکے تو اس حال میں قرآن مجید کا چھونا اور اٹھانا درست ہے۔

مسئلہ ②: جس کا وضو نہ ہو اس کو بھی کلام مجید کا چھونا درست نہیں البتہ زبانی پڑھنا درست ہے۔

مسئلہ ③: جس روپیہ یا پیسہ میں یا طشتری[2] میں یا تعویذ میں یا اور کسی چیز میں قرآن شریف کی کوئی آیت لکھی ہو اس کو بھی چھونا ان لوگوں کے لیے درست نہیں البتہ اگر کسی تھیلی میں یا برتن وغیرہ میں رکھے ہوں تو اس تھیلی اور برتن

---

[1] انگیا، ایک قسم کی کرتی جو عورتیں پہنتی ہیں۔ [2] چھوٹی تھالی

کو چھونا اور اٹھانا درست ہے۔

مسئلہ ④: کرتے کے دامن اور دوپٹہ کے آنچل سے بھی قرآن مجید کو پکڑنا اور اٹھانا درست نہیں البتہ اگر بدن سے الگ کوئی کپڑا ہو جیسے رومال وغیرہ اس سے پکڑ کے اٹھانا جائز ہے۔

مسئلہ ⑤: اگر پوری آیت نہ پڑھے بل کہ آیت کا ذرا سا لفظ یا آدھی آیت پڑھے تو درست ہے، لیکن وہ آدھی آیت اتنی بڑی نہ ہو کہ کسی چھوٹی سی آیت کے برابر ہو جائے۔

مسئلہ ⑥: اگر "الحمد" کی پوری سورت دعا کی نیت سے پڑھے یا اور دعائیں جو قرآن میں آئی ہیں ان کو دعا کی نیت سے پڑھے تلاوت کے ارادہ سے نہ پڑھے تو درست ہے اس میں کچھ گناہ نہیں ہے جیسے یہ دعا:

"رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ"

اور یہ دعا:

"رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ......"

آخر تک جو سورۂ بقرہ کے آخر میں لکھی ہے یا اور کوئی دعا جو قرآن شریف میں آئی ہو دعا کی نیت سے سب کا پڑھنا درست ہے۔

مسئلہ ⑦: "دعائے قنوت" کا پڑھنا بھی درست ہے۔

مسئلہ ⑧: اگر کوئی عورت لڑکیوں کو قرآن شریف پڑھاتی ہو تو ایسی حالت میں ہجے لگوانا درست ہے اور رواں پڑھاتے وقت پوری آیت نہ پڑھے بل کہ ایک ایک دو دو لفظ کے بعد سانس توڑ دے اور کاٹ کاٹ کر کے آیت کا رواں کہلائے۔

مسئلہ ⑨: کلمہ اور درود شریف پڑھنا اور خدا تعالیٰ کا نام لینا استغفار پڑھنا اور کوئی وظیفہ پڑھنا جیسے:

"لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" پڑھنا منع نہیں ہے یہ سب درست ہے۔

مسئلہ ⑩: حیض کے زمانہ میں مستحب ہے کہ نماز کے وقت وضو کر کے کسی پاک جگہ تھوڑی دیر بیٹھ کر ...... "اللہ اللہ" کرلیا کرے تا کہ نماز کی عادت چھوٹ نہ جائے اور پاک ہونے کے بعد نماز سے جی گھبرائے نہیں۔

مسئلہ ⑪: کسی کو نہانے کی ضرورت تھی اور ابھی نہانے نہ پائی تھی کہ حیض آگیا تو اب اس پر نہانا واجب نہیں، بل کہ جب حیض سے پاک ہو، تب نہائے ایک ہی غسل دونوں باتوں کی طرف سے ہو جائے گا۔

جوان ہونے کا بیان

مَسْئَلَہ ①: جب کسی لڑکی کو حیض آگیا یا ابھی تک کوئی حیض تو نہیں آیا لیکن اس کے پیٹ رہ گیا یا پیٹ بھی نہیں رہا لیکن خواب میں مرد سے صحبت کراتے دیکھا اور اس سے مزہ آیا اور منی نکل آئی۔ ان تینوں صورتوں میں وہ جوان ہوگئی۔ روزہ نماز وغیرہ شریعت کے سب حکم احکام اس پر لگائے جائیں گے اور اگر تینوں باتوں میں سے کوئی بات نہیں پائی گئی لیکن اس کی عمر پورے پندرہ۱۵ برس کی ہو چکی ہے تب بھی وہ جوان سمجھی جائے گی اور جو حکم جوان پر لگائے جاتے ہیں اب اس پر لگائے جائیں گے۔

مَسْئَلَہ ②: جوان ہونے کو شریعت میں بالغ ہونا کہتے ہیں۔ نو برس سے پہلے کوئی عورت جوان نہیں ہوسکتی۔ اگر اس کو خون بھی آئے تو وہ حیض نہیں بل کہ استحاضہ ہے جس کا حکم اوپر بیان ہو چکا ہے۔

تمرین

سُؤال ①: حیض اور استحاضہ کی تعریف بیان کرنے کے بعد بتائیے کہ حیض کی کم سے کم مدت اور زیادہ سے زیادہ مدت کتنی ہے؟

سُؤال ②: دورانِ حیض مختلف رنگ کے خون آئے تو کون سا رنگ حیض میں شمار نہیں ہوگا، تفصیل سے بیان کیجیے؟

سُؤال ③: کسی کے حیض کی مدت متعین ہے اگر کسی مہینہ میں متعینہ مدت سے زیادہ خون آئے تو کتنے دن حیض کے ہوں گے؟

سُؤال ④: نو برس سے پہلے اور پچپن برس کے بعد جو خون آئے اس کا کیا حکم ہے؟ تفصیل سے بیان کریں؟

سُؤال ⑤: کسی لڑکی نے پہلے پہل خون دیکھا اور خون کئی مہینے تک برابر آتا رہا تو کتنے دن حیض کے ہوں گے اور کتنے دن استحاضہ کے؟

سُؤال ⑥: کسی عورت کی عادت مقرر نہیں ہے ایسی عورت کو کبھی دس دن سے زیادہ خون آئے تو کتنے دن حیض کے شمار ہوں گے؟

سُؤال ⑦: حیض کے زمانہ میں نماز روزہ کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑧: نماز کے دوران اگر حیض آ جائے تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑨: حیض کی عادت کے مطابق خون آیا پھر بند ہو گیا تو صحبت کب درست ہو گی؟

سُؤال ⑩: ایک یا دو دن خون آ کر بند ہو گیا پھر پندرہ دن سے پہلے یا پندرہ دن کے بعد خون آیا تو کس صورت میں حیض ہو گا اور کس صورت میں استحاضہ ہو گا ایسی عورت کے لیے نماز اور صحبت کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑪: دو حیضوں کے درمیان پاک رہنے کی کم سے کم مدت کتنی ہے؟

سُؤال ⑫: نفاس کی تعریف کریں اور اس کی زیادہ سے زیادہ کتنی مدت ہے؟

سُؤال ⑬: بچہ پیدا ہونے کے بعد خون نہ آئے تو کیا نہانا ضروری ہے؟

سُؤال ⑭: کتنا بچہ نکلنے کی صورت میں آنے والا خون نفاس یا استحاضہ ہے؟

سُؤال ⑮: اگر چالیس دن سے خون بڑھ جائے تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑯: کیا نماز، نفاس میں معاف ہوتی ہے؟

سُؤال ⑰: اگر چھ مہینے کے اندر اندر آگے پیچھے دو بچے ہوں تو نفاس کی مدت کون سے بچے سے لی جائے گی؟

سُؤال ⑱: اگر تیس دن پر آ کر خون بند ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑲: حیض والی اور نفاس والی عورت کے لیے کون کون سے کام کرنا درست نہیں ہیں؟

سُؤال ⑳: ناپاکی کی حالت میں ایسے تعویذ وغیرہ کو چھونا کہ جس میں قرآن کریم کی آیت ہو کیسا ہے؟

سُؤال ㉑: حیض کی حالت میں قرآن کی دعائیں پڑھی جا سکتی ہیں؟

سُؤال ㉒: اگر کوئی عورت قرآن کریم پڑھاتی ہے تو کیا اس کو ناپاکی کی حالت میں قرآن پڑھانا صحیح ہے؟

سُؤال ㉓: حیض کے زمانہ میں کیا نماز کے وقت وضو کر کے کچھ تسبیح وغیرہ کی جا سکتی ہے؟

سُؤال ㉔: نہانا کسی عورت پر لازم تھا اتنے میں حیض آ گیا تو اب کب نہائے؟

باب الانجاس

نجاست کے پاک کرنے کا بیان[1]

نجاست کی اقسام

مَسْئَلَہ ①: نجاست کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جس کی نجاست زیادہ سخت ہے، تھوڑی سی لگ جائے تب بھی دھونے کا حکم ہے، اس کو ''نجاست غلیظہ'' کہتے ہیں۔ دوسری وہ جس کی نجاست ذرا کم اور ہلکی ہے اس کو ''نجاست خفیفہ'' کہتے ہیں۔

مَسْئَلَہ ②: خون اور آدمی کا پاخانہ، پیشاب، منی، شراب اور کتے بلی کا پاخانہ، پیشاب اور سور کا گوشت اور اس کے بال وہڈی وغیرہ اس کی ساری چیزیں اور گھوڑے، گدھے، خچر کی لید، گائے، بیل، بھینس وغیرہ کا گوبر، اور بکری بھیڑ کی مینگنی غرض یہ کہ سب جانوروں کا پاخانہ اور مرغی، بطخ اور مرغابی کی بیٹ اور گدھے، خچر اور سب حرام جانوروں کا پیشاب، یہ سب چیزیں نجاست غلیظہ ہیں۔

مَسْئَلَہ ③: چھوٹے دودھ پیتے بچہ کا پیشاب پاخانہ بھی نجاست غلیظہ ہے۔

مَسْئَلَہ ④: حرام پرندوں کی بیٹ اور حلال جانوروں کا پیشاب جیسے بکری، گائے، بھینس وغیرہ اور گھوڑے کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے۔

مَسْئَلَہ ⑤: مرغی، بطخ، مرغابی کے سوا اور حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے جیسے کبوتر، چڑیا، مینا وغیرہ اور چمگادڑ کا پیشاب اور بیٹ بھی پاک ہے۔

نجاست کا حکم

مَسْئَلَہ ⑥: نجاست غلیظہ میں سے اگر پتلی اور بہنے والی چیز کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو اگر پھیلاؤ میں روپے کے برابر یا اس سے کم ہو تو معاف ہے، بغیر اس کے دھوئے اگر نماز پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی۔ لیکن نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہنا مکروہ اور بُرا ہے اور اگر روپے سے زیادہ ہو تو وہ معاف نہیں، بغیر اس کے دھوئے نماز نہ

[1] اس باب میں ۴۵ مسائل مذکور ہیں۔

ہوگی، اور اگر نجاست غلیظہ میں سے گاڑھی چیز لگ جائے جیسے پاخانہ اور مرغی وغیرہ کی بیٹ، تو اگر وزن میں ساڑھے چار ماشہ یا اس سے کم ہو تو بغیر دھوئے ہوئے نماز درست ہے، اور اگر اس سے زیادہ لگ جائے تو بغیر دھوئے ہوئے نماز درست نہیں ہے۔

مسئلہ ⑦: اگر نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو جس حصہ میں لگی ہے اگر اس کے چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے اور اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں، یعنی اگر آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم ہو، اگر کلی میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو، اگر دوپٹہ میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو تب معاف ہے۔ اسی طرح اگر نجاست خفیفہ ہاتھ میں بھری ہے تو ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہو تب معاف ہے، اسی طرح اگر ٹانگ میں لگ جائے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو تب معاف ہے غرض یہ کہ جس عضو میں لگے اس کی چوتھائی سے کم ہو اور اگر پورا چوتھائی ہو تو معاف نہیں، اس کا دھونا واجب ہے یعنی بغیر دھوئے ہوئے نماز درست نہیں۔

مسئلہ ⑧: نجاست غلیظہ جس پانی میں پڑ جائے تو وہ بھی نجس غلیظ ہو جاتا ہے اور نجاست خفیفہ پڑ جائے تو وہ پانی بھی نجس خفیف ہو جاتا ہے، چاہے کم پڑے یا زیادہ۔

مسئلہ ⑨: کپڑے میں نجس تیل لگ گیا اور ہتھیلی کے گہراؤ یعنی روپے سے کم بھی ہے لیکن دو ایک دن میں پھیل کر زیادہ ہو گیا تو جب تک روپے سے زیادہ نہ ہو معاف ہے اور جب بڑھ گیا تو معاف نہیں رہا، اب اس کا دھونا واجب ہے، بغیر دھوئے ہوئے نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ⑩: مچھلی کا خون نجس نہیں ہے، اگر لگ جائے تو کچھ حرج نہیں، اسی طرح مکھی، کھٹمل، مچھر کا خون بھی نجس نہیں ہے۔

مسئلہ ⑪: اگر پیشاب کی چھینٹیں سوئی کی نوک کے برابر پڑ جائیں کہ دیکھنے سے دکھائی نہ دیں تو اس کا کچھ حرج نہیں، دھونا واجب نہیں ہے۔

نجاست سے پاک کرنے کے طریقے

مسئلہ ⑫: اگر دلدار[1] نجاست لگ جائے جیسے پاخانہ، خون تو اتنا دھوئے کہ نجاست چھوٹ جائے اور دھبہ جاتا رہے۔ چاہے جتنی دفعہ میں ختم ہو، جب نجاست ختم ہو جائے گی تو کپڑا پاک ہو جائے گا اور بدن میں لگ گئی ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے، البتہ اگر پہلی ہی دفعہ میں نجاست ختم گئی تو دو مرتبہ اور دھو لینا بہتر ہے، اگر دو مرتبہ میں ختم

[1] جس کا جسم نظر آئے۔

ہوئی تو ایک مرتبہ اور دھوئے، غرض یہ کہ تین بار پورے کر لینا بہتر ہے۔

مسئلہ ⑬: اگر ایسی نجاست ہے کہ کئی دفعہ دھونے اور نجاست کے ختم ہو جانے پر بھی بدبو نہیں گئی یا کچھ دھبہ رہ گیا تب بھی کپڑا پاک ہو گیا، صابن وغیرہ لگا کر دھبہ چھڑانا اور بدبو دور کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ⑭: اور اگر پیشاب کے مثل کوئی نجاست لگ گئی جو دلدار نہیں ہے تو تین مرتبہ دھوئے اور ہر مرتبہ نچوڑے اور تیسری مرتبہ اپنی طاقت بھر خوب زور سے نچوڑے، تب پاک ہوگا، تو اگر خوب زور سے نہ نچوڑے گی تو کپڑا پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ ⑮: اگر نجاست ایسی چیز میں لگی ہے جس کو نچوڑ نہیں سکتی۔ جیسے تخت، چٹائی، زیور، مٹی یا چینی وغیرہ کے برتن، بوتل، جوتہ وغیرہ تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک دفعہ دھو کر ٹھہر جائے جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے پھر دھوئے، پھر جب پانی ٹپکنا موقوف ہو تب پھر دھوئے، اسی طرح تین دفعہ دھوئے تو وہ چیز پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ ⑯: پانی کی طرح جو چیز پتلی اور پاک ہو اس سے بھی نجاست کا دھونا درست ہے، تو اگر کوئی گلاب یا عرق گاؤزبان یا اور کسی عرق سے یا سرکہ سے دھوئے تو بھی چیز پاک ہو جائے گی، لیکن گھی، تیل اور دودھ وغیرہ کسی ایسی چیز سے دھونا درست نہیں جس میں چکنائی ہو، وہ چیز ناپاک رہے گی۔

مسئلہ ⑰: جوتے اور چمڑے کے موزے میں اگر دلدار نجاست لگ کر سوکھ جائے جیسے گوبر، پاخانہ، خون، منی وغیرہ تو زمین پر خوب رگڑ کر نجاست ختم کر ڈالنے سے پاک ہو جاتا ہے، ایسے ہی کھرچ ڈالنے سے بھی پاک ہو جاتا ہے اور اگر سوکھی نہ ہو تب بھی اگر اتنا رگڑ ڈالے اور گھس دے کہ نجاست کا نام و نشان باقی نہ رہے تو وہ پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ⑱: اور اگر پیشاب کی طرح کوئی نجاست جوتے میں یا چمڑے کے موزے میں لگ گئی جو دلدار نہیں ہے تو وہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ ⑲: کپڑا اور بدن فقط دھونے سے ہی پاک ہوتا ہے، چاہے دلدار نجاست لگے یا کوئی اور، کسی اور طرح پاک نہیں ہوتا۔

مسئلہ ⑳: آئینہ کا شیشہ اور چھری، چاقو، چاندی، سونے کے زیور، پھول[1]، تانبے، لوہے، گلٹ اور شیشے وغیرہ کی

---

[1] ایک قسم کا مرکب دھات کانسی۔

چیزیں اگر نجس ہو جائیں تو خوب پونچھ ڈالنے اور رگڑ دینے یا مٹی سے مانج ڈالنے سے پاک ہو جاتی ہیں، لیکن اگر نقشی چیزیں ہوں تو بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔

مسئلہ ۲۱: زمین پر نجاست پڑ گئی پھر ایسی سوکھ گئی کہ نجاست کا نشان بالکل ختم ہو گیا، نہ تو نجاست کا دھبہ ہے نہ بدبو آتی ہے تو اس طرح سوکھ جانے سے زمین پاک ہو جاتی ہے، لیکن ایسی زمین پر تیمم کرنا درست نہیں، البتہ نماز پڑھنا درست ہے، جو اینٹیں یا پتھر، چونا یا گارے سے زمین میں خوب جما دیے گئے ہوں کہ بے کھودے زمین سے جدا نہ ہو سکیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ سوکھ جانے اور نجاست کا نشان نہ رہنے سے پاک ہو جائیں گے۔

مسئلہ ۲۲: جو اینٹیں زمین پر فقط بچھا دی گئی ہیں چونا یا گارے سے ان کی جڑائی نہیں کی گئی ہے وہ سوکھنے سے پاک نہ ہوں گی ان کو دھونا پڑے گا۔

مسئلہ ۲۳: زمین پر جمی ہوئی گھاس بھی سوکھنے اور نجاست کا نشان ختم ہونے سے پاک ہو جاتی ہے، اگر کٹی ہوئی گھاس ہو تو بغیر دھوئے پاک نہ ہوگی۔

مسئلہ ۲۴: نجس چاقو، چھری یا مٹی اور تانبے وغیرہ کے برتن اگر دہکتی آگ میں ڈال دیے جائیں تو بھی پاک ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ ۲۵: ہاتھ میں کوئی نجس چیز لگی تھی اس کو کسی نے زبان سے تین دفعہ چاٹ لیا تو بھی پاک ہو جائے گا۔ مگر چاٹنا منع ہے، یا چھاتی پر بچہ کی قے کا دودھ لگ گیا پھر بچہ نے تین دفعہ چوس کر پی لیا تو پاک ہو گیا۔

مسئلہ ۲۶: اگر کورا[1] برتن نجس ہو جائے اور وہ برتن نجاست کو چوس لے تو فقط دھونے سے پاک نہ ہوگا، بل کہ اس میں پانی بھر دے۔ پھر جب نجاست کا اثر پانی میں آ جائے تو گرا کر پھر بھر دے، اسی طرح برابر کرتی رہے۔ جب نجاست کا نام و نشان بالکل ختم ہو جائے نہ رنگ باقی رہے نہ بدبو تب پاک ہوگا۔

مسئلہ ۲۷: نجس مٹی سے جو برتن کمہار[2] نے بنائے تو جب تک وہ کچے ہیں ناپاک ہیں جب پکائے گئے تو پاک ہو گئے۔

مسئلہ ۲۸: شہد یا شیرہ یا گھی، تیل ناپاک ہو گیا تو جتنا تیل وغیرہ ہو اتنا یا اس سے زیادہ پانی ڈال کر پکائے جب پانی جل جائے تو پھر پانی ڈال کر جلائے۔ اسی طرح تین دفعہ کرنے سے پاک ہو جائے گا یا یوں کرے کہ جتنا گھی تیل ہو اتنا ہی پانی ڈال کر ہلائے۔ جب وہ پانی کے اوپر آ جائے تو کسی طرح اٹھا لے اسی طرح تین دفعہ پانی ملا کر

---

[1] وہ برتن جس کو اب تک استعمال نہ کیا گیا ہو۔ [2] مٹی کے برتن بنانے والا۔

اٹھائے تو پاک ہو جائے گا اور گھی اگر جم گیا ہو تو پانی ڈال کر آگ پر رکھ دو۔ جب پگھل جائے تو اس کو نکال لو۔

مسئلہ ۲۹: نجس رنگ میں کپڑا رنگا تو اتنا دھوئے کہ پانی صاف آنے لگے تو پاک ہو جائے گا چاہے کپڑے سے رنگ ختم ہو یا نہ ہو، مگر تین دفعہ دھونا چاہیے کہ یہ احتیاط کے زیادہ قریب ہے۔

متفرق مسائل

مسئلہ ۳۰: گوبر کے کنڈے (اوپلے) اور لید وغیرہ نجس چیزوں کی راکھ پاک ہے اور ان کا دھواں بھی پاک ہے، روٹی میں لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۳۱: بچھونے کا ایک کونہ نجس ہے اور باقی سب پاک ہے تو پاک کونے پر نماز پڑھنا درست ہے۔

مسئلہ ۳۲: جس زمین کو گوبر سے لیپا ہو وہ نجس ہے، اس پر بغیر کوئی پاک چیز بچھائے نماز درست نہیں۔

مسئلہ ۳۳: گوبر سے لیپی ہوئی زمین اگر سوکھ گئی ہو تو اس پر گیلا کپڑا بچھا کر بھی نماز پڑھنا درست ہے، لیکن وہ اتنا گیلا نہ ہو کہ اس زمین کی کچھ مٹی ہٹ کر کپڑے میں لگ جائے۔

مسئلہ ۳۴: پیر دھو کر ناپاک زمین پر چلی اور پیر کا نشان زمین پر بن گیا تو اس سے پیر ناپاک نہ ہوگا، ہاں اگر پیر کے پانی سے زمین اتنی بھیگ جائے کہ زمین کی کچھ مٹی یا یہ نجس پانی پیر میں لگ جائے تو نجس ہو جائے گا۔

مسئلہ ۳۵: نجس بچھونے پر سوئی اور پسینہ سے وہ کپڑا نم ہو گیا تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اس کا کپڑا اور بدن ناپاک نہ ہوگا، ہاں اگر اتنا بھیگ جائے کہ بچھونے میں سے کچھ نجاست ہٹ کر بدن یا کپڑے پر لگ جائے تو نجس ہو جائے گا۔

مسئلہ ۳۶: نجس مہندی ہاتھوں پیروں میں لگائی تو تین دفعہ خوب دھو ڈالنے سے ہاتھ پیر پاک ہو جائیں گے، رنگ کا ختم کرنا واجب نہیں۔

مسئلہ ۳۷: نجس سرمہ یا کاجل آنکھوں میں لگایا تو اس کا پونچھنا اور دھونا واجب نہیں، ہاں اگر پھیل کر آنکھ کے باہر آ گیا ہو تو دھونا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۸: نجس تیل سر میں ڈال لیا یا بدن میں لگا لیا تو قاعدے کے موافق تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا، کھلی[۱] ڈال کر یا صابن لگا کر تیل کا ختم کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۹: کتے نے آٹے میں منہ ڈال دیا یا بندر نے جھوٹا کر دیا، اگر آٹا گندھا ہوا ہو تو جہاں منہ ڈالا ہے اتنا

---

[۱] تِل یا سرسوں کا پھوک۔

نکال لے، باقی کا کھانا درست ہے اور اگر سوکھا آٹا ہو تو جہاں جہاں اس کے منہ کا لعاب لگا ہو نکال لے، باقی سب پاک ہے۔

مسئلہ ۴۰: کتے کا لعاب نجس ہے اور خود کتا نجس نہیں، سو اگر کتا کسی کے کپڑے یا بدن سے چھو جائے تو نجس نہیں ہوتا، چاہے کتے کا بدن سوکھا ہو یا گیلا، ہاں اگر کتے کے بدن پر کوئی نجاست لگی ہو تو اور بات ہے۔

مسئلہ ۴۱: رومالی بھیگی ہونے کے وقت ہوا نکلے تو اس سے کپڑا نجس نہیں ہوا۔

مسئلہ ۴۲: نجس پانی میں جو کپڑا بھیگ گیا تھا اس کے ساتھ پاک کپڑے کو لپیٹ کر رکھ دیا اور اس کی تری اس پاک کپڑے میں آ گئی، لیکن نہ تو اس میں نجاست کا کچھ رنگ آیا نہ بدبو آئی تو اگر یہ پاک کپڑا اتنا بھیگ گیا ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ قطرہ ٹپک پڑے یا نچوڑتے وقت ہاتھ بھیگ جائے تو وہ پاک کپڑا بھی نجس ہو جائے گا اور اگر اتنا نہ بھیگا ہو تو پاک رہے گا اور اگر پیشاب وغیرہ خاص نجاست کے بھیگے ہوئے کپڑے کے ساتھ لپیٹ دیا تو جب پاک کپڑے میں ذرا بھی اس کی نمی اور دھبہ آ گیا تو نجس ہو جائے گا۔

مسئلہ ۴۳: اگر لکڑی کا تختہ ایک طرف سے نجس ہے اور دوسری طرف سے پاک ہے تو اگر اتنا موٹا ہے کہ بیچ سے چر سکتا ہے تو اس کو پلٹ کر دوسری طرف نماز پڑھنا درست ہے اور اگر اتنا موٹا نہ ہو تو درست نہیں۔

مسئلہ ۴۴: دو تہہ کا کوئی کپڑا ہے اور ایک تہہ نجس ہے دوسری پاک ہے تو اگر دونوں تہیں سلی ہوئی نہ ہوں تو پاک تہہ کی طرف نماز پڑھنا درست ہے اور اگر سلی ہوئی ہوں تو پاک تہہ پر بھی نماز پڑھنا درست نہیں۔

مسئلہ ۴۵: بدن پر یا کپڑے پر منی لگ کر سوکھ گئی تو کھرچ کر خوب مل لینے سے پاک ہو جائے گا اور اگر ابھی سوکھی نہ ہو تو صرف دھونے سے پاک ہوگا۔ لیکن اگر کسی نے پیشاب کر کے استنجا نہیں کیا تھا ایسے وقت منی نکلی تو وہ ملنے سے پاک نہ ہوگی اس کو دھونا چاہیے۔

مسئلہ ۴۶: راستوں کی کیچڑ اور ناپاک پانی معاف ہے بشرطیکہ اس میں نجاست کا اثر معلوم نہ ہو۔

تمرین

سؤال ①: نجاست کی کتنی قسمیں ہیں؟

سؤال ②: کون کون سی نجاستیں غلیظہ ہیں اور کون سی خفیفہ مثالوں سے وضاحت کریں؟

سؤال ③: نجاست غلیظہ اور خفیفہ کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو اسے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

سؤال ④: نجاست غلیظہ اور خفیفہ کی کتنی مقدار معاف ہے؟

سؤال ⑤: تخت وغیرہ اور چمڑے کے جوتے وموزے پر نجاست لگ جائے تو انہیں کس طرح پاک کریں گے؟

سؤال ⑥: زمین پر نجاست پڑ جائے تو کس طرح پاک ہوگی؟

سؤال ⑦: شہد، شیرہ، گھی یا تیل وغیرہ ناپاک ہو جائے تو اسے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

سؤال ⑧: کیا کتا نجس ہے؟ اگر کتا آٹے وغیرہ میں منہ ڈال دے یا کسی کے بدن یا کپڑوں سے چھو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

سؤال ⑨: دوتہہ کا کپڑا ہو اور ایک تہہ نجس ہو تو کیا پاک تہہ پر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

سؤال ⑩: کن کن چیزوں سے نجاست کا دھونا درست ہے؟

سؤال ⑪: زمین پر نجاست پڑ گئی پھر سوکھ گئی اب اس زمین کا کیا حکم ہے؟

سؤال ⑫: اگر کورا برتن نجس ہو جائے تو اس کے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

فصل فی الاستنجاء

استنجے کا بیان[1]

مسئلہ ①: جب سوکر اٹھے تو جب تک گٹے تک ہاتھ نہ دھولے تب تک ہاتھ پانی میں نہ ڈالے، چاہے ہاتھ پاک ہو یا ناپاک ہو، اگر پانی چھوٹے برتن میں رکھا ہو جیسے لوٹا آب خورہ تو اس کو بائیں ہاتھ سے اٹھا کر دائیں ہاتھ پر ڈالے اور تین دفعہ دھوئے، پھر برتن داہنے ہاتھ میں لے کر بایاں ہاتھ تین دفعہ دھوئے، اور اگر چھوٹے برتن میں پانی نہ ہو بڑے مٹکے وغیرہ میں ہو تو کسی آب خورہ وغیرہ سے نکال لے، لیکن انگلیاں پانی میں نہ ڈوبنے پائیں اور اگر آب خورہ وغیرہ کچھ نہ ہو تو بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے چلّو بنا کر پانی نکالے، اور جہاں تک ہو سکے پانی میں انگلیاں کم ڈالے اور پانی نکال کے پہلے داہنا ہاتھ دھوئے، جب وہ ہاتھ دھل جائے تو داہنا ہاتھ جتنا چاہے ڈال دے اور پانی نکال کے بایاں ہاتھ دھوئے اور یہ ترکیب ہاتھ دھونے کی اس وقت ہے کہ ہاتھ ناپاک نہ ہوں اور اگر ناپاک ہوں تو ہرگز مٹکے میں نہ ڈالے بل کہ کسی اور ترکیب سے پانی نکالے کہ نجس نہ ہونے پائے، مثلاً پاک رومال ڈال کے نکالے اور جو پانی کی دھار رومال سے بہے اس سے ہاتھ پاک کرلے یا اور جس طرح ممکن ہو پاک کرلے۔

مسئلہ ②: جو نجاست آگے یا پیچھے کی راہ سے نکلے، اس سے استنجا کرنا سنت ہے۔

مسئلہ ③: اگر نجاست بالکل ادھر اُدھر نہ لگے اور پانی سے استنجا نہ کرے بل کہ پاک پتھر یا ڈھیلے سے استنجا کرلے اور اتنا پونچھ ڈالے کہ نجاست جاتی رہے اور بدن صاف ہو جائے تو بھی جائز ہے، لیکن یہ بات صفائی مزاج کے خلاف ہے البتہ اگر پانی نہ ہو یا کم ہو تو مجبوری ہے۔

مسئلہ ④: ڈھیلے سے استنجا کرنے کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے، بس اتنا خیال رکھے کہ نجاست ادھر اُدھر پھیلنے نہ پائے، بدن خوب صاف ہو جائے۔

مسئلہ ⑤: ڈھیلے سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا سنت ہے، لیکن اگر نجاست ہتھیلی کے گہراؤ یعنی روپے سے زیادہ پھیل جائے تو ایسے وقت پانی سے دھونا واجب ہے، بغیر دھوئے نماز نہ ہوگی اور اگر نجاست پھیلی نہ

[1] اس عنوان کے تحت ۱۳ مسائل مذکور ہیں۔

ہو تو فقط ڈھیلے سے پاک کر کے بھی نماز درست ہے لیکن سنت کے خلاف ہے۔

مَسْئَلَۃ ⑥: پانی سے استنجا کرے تو پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھو لے، پھر تنہائی کی جگہ جا کر بدن ڈھیلا کر کے بیٹھے اور اتنا دھوئے کہ دل کہنے لگے کہ اب بدن پاک ہوگیا، البتہ اگر کوئی شکی مزاج ہو کہ پانی بہت پھینکتی ہے پھر بھی دل اچھی طرح صاف نہیں ہوتا تو اس کو یہ حکم ہے کہ تین دفعہ یا سات دفعہ دھو لے بس اس سے زیادہ نہ دھوئے۔

مَسْئَلَۃ ⑦: اگر کہیں تنہائی کا موقع نہ ملے تو پانی سے استنجا کرنے کے واسطے کسی کے سامنے اپنے بدن کو کھولنا درست نہیں نہ مرد کے سامنے نہ کسی عورت کے سامنے ایسے وقت پانی سے استنجا نہ کرے اور بغیر استنجا کیے نماز پڑھ لے کیوں کہ بدن کا کھولنا بڑا گناہ ہے۔

مَسْئَلَۃ ⑧: ہڈی اور نجاست جیسے گوبر، لید وغیرہ اور کوئلہ، کنکر، شیشہ، پکی اینٹ، کھانے کی چیز، کاغذ سے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا برا اور منع ہے نہ کرنا چاہیے، لیکن اگر کوئی کر لے تو بدن پاک ہو جائے گا۔

مَسْئَلَۃ ⑨: کھڑے کھڑے پیشاب کرنا منع ہے۔

مَسْئَلَۃ ⑩: پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا اور پیٹھ کرنا منع ہے۔

مَسْئَلَۃ ⑪: چھوٹے بچہ کو قبلہ کی طرف بٹھلا کر ہگانا متانا بھی مکروہ اور منع ہے۔

مَسْئَلَۃ ⑫: استنجے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا درست ہے اور وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجا بھی درست ہے لیکن نہ کرنا بہتر ہے۔

مَسْئَلَۃ ⑬: جب پاخانہ پیشاب کو جائے تو پاخانہ کے دروازہ سے باہر بسم اللہ کہے اور یہ دعاء پڑھے: "اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ" اور ننگے سر نہ جائے اور اگر کسی انگوٹھی وغیرہ پر اللہ، رسول کا نام ہو تو اس کو اتار لے اور پہلے بایاں پیر رکھے اور اندر اللہ کا نام نہ لے، اگر چھینک آئے تو فقط دل ہی دل میں "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہے زبان سے کچھ نہ کہے، نہ وہاں کچھ بولے نہ بات کرے، پھر جب نکلے تو داہنا پیر پہلے نکالے اور دروازہ سے نکل کر یہ دعا پڑھے: "غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذٰى وَعَافَانِيْ" اور استنجے کے بعد بائیں ہاتھ کو زمین پر رگڑ کے یا مٹی سے مل کر دھوئے۔

پیشاب پاخانہ کے وقت تیرہ امور مکروہ ہیں

① چاند یا سورج کی طرف پاخانہ یا پیشاب کے وقت منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ ہے ② نہر اور تالاب وغیرہ کے

کنارے پاخانہ پیشاب کرنا مکروہ ہے اگرچہ نجاست اس میں نہ گرے ③ ایسے درخت کے نیچے جس کے سایہ میں لوگ بیٹھتے ہوں ④ پھل پھول والے درخت کے نیچے ⑤ جاڑوں میں جس جگہ دھوپ لینے کو لوگ بیٹھتے ہوں ⑥ جانوروں کے درمیان میں ⑦ مسجد اور عید گاہ کے اس قدر قریب جس کی بدبو سے نمازیوں کو تکلیف ہو ⑧ قبرستان میں یا ایسی جگہ جہاں لوگ وضو یا غسل کرتے ہوں ⑨ راستے میں ⑩ ہوا کے رخ پر ⑪ سوراخ میں ⑫ راستے کے قریب ⑬ قافلہ یا کسی مجمع کے قریب مکروہ تحریمی ہے۔

حاصل یہ ایسی جگہ جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں اور ان کو تکلیف ہو اور ایسی جگہ جہاں سے نجاست بہہ کر اپنی طرف آئے مکروہ ہے۔

پیشاب پاخانہ کے وقت سات امور سے بچنا چاہیے

① بات کرنا ② بلاضرورت کھانسنا ③ کسی آیت یا حدیث اور متبرک چیز کا پڑھنا ④ ایسی چیز جس پر اللہ یا نبی یا کسی فرشتے یا کسی معظم کا نام یا کوئی آیت یا حدیث یا دعا لکھی ہوئی ہو اپنے ساتھ رکھنا۔ البتہ اگر ایسی چیز جیب میں ہو یا تعویذ کپڑے وغیرہ میں لپٹا ہوا ہو کراہت نہیں ⑤ بلاضرورت لیٹ کر یا کھڑے ہو کر پاخانہ پیشاب کرنا ⑥ تمام کپڑے اتار کر برہنہ ہو کر پاخانہ پیشاب کرنا ⑦ داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا (ان سب باتوں سے بچنا چاہیے)۔

جن (۲۲) چیزوں سے استنجا درست نہیں

① ہڈی ② کھانے کی چیزیں ③ لید اور کل ناپاک چیزیں ④ وہ ڈھیلا یا پتھر جس سے ایک مرتبہ استنجا ہو چکا ہو ⑤ پختہ اینٹ ⑥ ٹھیکری ⑦ شیشہ ⑧ کوئلہ ⑨ چونا ⑩ لوہا ⑪ چاندی ⑫ سونا، وغیرہ ⑬ ایسی چیزوں سے استنجا کرنا جو نجاست کو صاف نہ کرے جیسے سرکہ وغیرہ ⑭ وہ چیزیں جن کو جانور وغیرہ کھاتے ہوں جیسے بھس اور گھاس وغیرہ ⑮ ایسی چیزیں جو قیمت دار ہوں خواہ تھوڑی قیمت ہو یا بہت جیسے کپڑا عرق وغیرہ ⑯ آدمی کے اجزا جیسے بال، ہڈی، گوشت وغیرہ ⑰ مسجد کی چٹائی یا کوڑا یا جھاڑو وغیرہ ⑱ درختوں کے پتے ⑲ کاغذ خواہ لکھا ہو یا سادہ[1] ⑳ زمزم کا پانی ㉑ دوسرے کے مال سے بلا اُس کی اجازت و رضامندی کے خواہ وہ پانی ہو یا کپڑا یا اور کوئی چیز ㉒ روئی اور تمام ایسی چیزیں جن سے انسان یا اُن کے جانور نفع اٹھائیں ان تمام چیزوں سے استنجا کرنا

---

[1] البتہ وہ جاذب کاغذ (ٹائلٹ پیپر) جو استنجا کے لیے ہی بنایا جاتا ہے اس سے استنجا جائز ہے۔

مکروہ ہے۔

جن چیزوں سے استنجا بلا کراہت درست ہے

① پانی ② مٹی کا ڈھیلہ[ف] ③ پتھر ④ بے قیمت کپڑا ⑤ ہر وہ چیز جو پاک ہو اور نجاست کو دُور کر دے بشرط یہ کہ مال اور محترم نہ ہوں۔

تمرین

سؤال① کیا پانی استعمال کیے بغیر صرف ڈھیلے سے استنجا کرنا جائز ہے؟

سؤال② پانی سے استنجا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

سؤال③ استنجا کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنا کیسا ہے؟

سؤال④ کن کن چیزوں سے استنجا درست ہے اور کن کن چیزوں سے استنجا درست نہیں ہے؟

سؤال⑤ استنجا کرنا کب سنت ہوتا ہے؟ اور کب واجب ہوتا ہے؟

سؤال⑥ قضا حاجت کا سنت طریقہ کیا ہے؟

ف: ڈھیلے، پتھر کا استعمال اس جگہ ہرگز نہ کرنا چاہیے جہاں اس کی وجہ سے گٹر وغیرہ بند ہونے یا گندگی ہونے کا امکان ہو۔ بعض لوگ اس کا خیال نہیں کرتے۔

کتاب الصلوٰۃ

نماز کا بیان

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کا بہت بڑا رتبہ ہے، کوئی عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز سے زیادہ پیاری نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کر دی ہیں، ان کے پڑھنے کا بڑا ثواب ہے اور ان کے چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اچھی طرح سے وضو کیا کرے اور خوب دل لگا کر اچھی طرح نماز پڑھا کرے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ سب بخش دے گا اور جنت دے گا اور آں حضرت ﷺ نے فرمایا ہے: ''نماز دین کا ستون ہے، سو جس نے نماز کو اچھی طرح پڑھا اس نے دین کو ٹھیک رکھا اور جس نے اس ستون کو گرا دیا۔ (یعنی نماز نہ پڑھی) اس نے دین برباد کر دیا۔''

اور حضرت محمد (ﷺ) نے فرمایا ہے: ''قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کی پوچھ ہوگی اور نمازیوں کے ہاتھ، پاؤں اور منہ قیامت میں آفتاب کی طرح چمکتے ہوں گے اور بے نمازی اس دولت سے محروم رہیں گے'' اور حضرت محمد (ﷺ) نے فرمایا ہے: ''نمازیوں کا حشر قیامت کے دن نبیوں اور شہیدوں اور ولیوں کے ساتھ ہوگا اور بے نمازیوں کا حشر فرعون اور ہامان اور قارون ان بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا۔''

اس لیے نماز پڑھنا بہت ضروری ہے اور نہ پڑھنے سے دین اور دنیا دونوں کا بہت نقصان ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ بے نمازی کا حشر کافروں کے ساتھ کیا گیا، بے نمازی کافروں کے برابر سمجھا گیا، اللہ کی پناہ نماز نہ پڑھنا کتنی بری بات ہے۔

البتہ ان لوگوں پر نماز واجب نہیں: مجنون اور چھوٹی لڑکی اور لڑکا جو ابھی جوان نہ ہوئے ہوں باقی سب مسلمانوں پر فرض ہے، لیکن اولاد جب سات برس کی ہو جائے تو ماں باپ کو حکم ہے کہ ان سے نماز پڑھوائیں اور جب دس ۱۰ برس کی ہو جائے تو مار کر پڑھائیں اور نماز کا چھوڑنا کبھی کسی وقت درست نہیں ہے۔ جس طرح ہو سکے نماز ضرور پڑھے البتہ اگر نماز پڑھنا بھول گئی بالکل یاد ہی نہ رہا جب وقت ختم ہو گیا تب یاد آیا کہ میں نے نماز نہیں پڑھی

یا ایسی غافل سوگئی کہ آنکھ نہ کھلی اور نماز قضا ہوگئی تو ایسے وقت گناہ نہ ہوگا لیکن جب یاد آ جائے اور آنکھ کھلے تو وضو کر کے فوراً قضا پڑھ لینا فرض ہے البتہ اگر وہ وقت مکروہ ہو تو ذرا ٹھہر جائے تاکہ مکروہ وقت نکل جائے اسی طرح جو نمازیں بے ہوشی کی وجہ سے نہیں پڑھیں اس میں بھی گناہ نہیں، لیکن ہوش آنے کے بعد فوراً قضا پڑھنی پڑے گی۔
نابالغ بچوں کو نماز وغیرہ ادا کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جوان کو تعلیم کرے اسے تعلیم کا ثواب ملتا ہے۔

نماز کے وقتوں کا بیان[1]

(۱) فجر کا وقت:

مَسْئَلَۃ (۱): رات کے آخری حصہ میں صبح ہوتے وقت پورب (مشرق) کی طرف یعنی جدھر سے سورج نکلتا ہے آسمان کی لمبائی پر کچھ سفیدی دکھائی دیتی ہے پھر تھوڑی دیر میں آسمان کے کنارے پر چوڑائی میں سفیدی معلوم ہوتی ہے اور آنا فاناً بڑھتی جاتی ہے اور تھوڑی دیر میں بالکل اُجالا ہوجاتا ہے تو جب سے یہ چوڑی سفیدی دکھائی دے تب سے فجر کی نماز کا وقت ہوجاتا ہے اور آفتاب نکلنے تک باقی رہتا ہے، جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ نکل آتا ہے تو فجر کا وقت ختم ہوجاتا ہے لیکن اول ہی وقت بہت تڑکے (صبح سویرے) نماز پڑھ لینا بہتر ہے۔

(۲) ظہر اور عصر کا وقت:

مَسْئَلَۃ (۲): دوپہر ڈھل جانے سے ظہر کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور دوپہر ڈھل جانے کی نشانی یہ ہے کہ لمبی چیزوں کا سایہ پچھم (مغرب) سے شمال کی طرف سرکتا سرکتا بالکل شمال کی سیدھ میں آکر پورب کی طرف مڑنے لگے بس سمجھو کہ دوپہر ڈھل گئی اور پورب کی طرف منہ کر کے کھڑے ہونے سے بائیں ہاتھ کی طرف کا نام شمال ہے۔ اور ایک پہچان اس سے بھی آسان ہے وہ یہ کہ سورج نکل کر جتنا اونچا ہوتا جاتا ہے ہر چیز کا سایہ گھٹتا جاتا ہے، پس جب گھٹنا موقوف ہوجائے اس وقت ٹھیک دوپہر کا وقت ہے، پھر جب سایہ بڑھنا شروع ہوجائے تو سمجھو کہ دن ڈھل گیا بس اسی وقت سے ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے اور جتنا سایہ ٹھیک دوپہر کو ہوتا ہے اس کو چھوڑ کر جب تک ہر چیز کا سایہ دوگنا نہ ہوجائے اس وقت تک ظہر کا وقت رہتا ہے، مثلاً ایک ہاتھ لکڑی کا سایہ ٹھیک دوپہر کو چار انگل تھا تو جب تک دو ہاتھ اور چار انگل نہ ہو تب تک ظہر کا وقت ہے اور جب دو ہاتھ اور چار انگل ہوگیا تو عصر کا وقت آگیا اور عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک باقی رہتا ہے، لیکن جب سورج کا رنگ بدل جائے اور دھوپ زرد پڑ

[1] اس باب میں ۱۳ مسائل مذکور ہیں۔

جائے اس وقت عصر کی نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر کسی وجہ سے اتنی دیر ہوگئی تو خیر پڑھ لے قضا نہ کرے، لیکن پھر کبھی اتنی دیر نہ کرے اور اس عصر کے سوا اور کوئی نماز ایسے وقت پڑھنا درست نہیں ہے، نہ قضا نہ نفل کچھ نہ پڑھے۔

(۳) مغرب اور عشاء کا وقت:

مسئلہ (۳): جب سورج ڈوب گیا تو مغرب کا وقت آگیا، پھر جب تک پچھم کی طرف آسمان کے کنارے پر سرخی باقی رہے تب تک مغرب کا وقت رہتا ہے لیکن مغرب کی نماز میں اتنی دیر نہ کرے کہ تارے خوب چٹک (چمک) جائیں کہ اتنی دیر کرنا مکروہ ہے، پھر جب وہ سرخی ختم ہو جائے تو عشاء کا وقت شروع ہوگیا اور صبح ہونے تک باقی رہتا ہے، لیکن آدھی رات کے بعد عشاء کا وقت مکروہ ہو جاتا ہے اور ثواب کم ملتا ہے اس لیے اتنی دیر کر کے نماز نہ پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ تہائی رات جانے سے پہلے ہی پہلے پڑھ لے۔

نمازوں کے مستحب اوقات کا بیان

مسئلہ (۴): گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز میں جلدی نہ کرے، گرمی کی تیزی کا وقت ختم ہو جائے تب پڑھنا مستحب ہے، اور جاڑوں (سردیوں) میں اول وقت پڑھ لینا مستحب ہے۔

مسئلہ (۵): عصر کی نماز ذرا اتنی دیر کر کے پڑھنا بہتر ہے کہ وقت آنے کے بعد اگر کچھ نفلیں پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے، کیوں کہ عصر کے بعد تو نفلیں پڑھنا درست نہیں، چاہے گرمی کا موسم ہو یا جاڑے کا دونوں کا ایک حکم ہے، لیکن اتنی دیر نہ کرے کہ سورج میں زردی آجائے اور دھوپ کا رنگ بدل جائے اور مغرب کی نماز میں جلدی کرنا اور سورج ڈوبتے ہی پڑھ لینا مستحب ہے۔

مسئلہ (۶): جو کوئی تہجد کی نماز پچھلی رات کو اٹھ کر پڑھا کرتی ہو تو اگر پکا بھروسہ ہو کہ آنکھ ضرور کھلے گی تو اس کو وتر کی نماز تہجد کے بعد پڑھنا بہتر ہے، لیکن اگر آنکھ کھلنے کا اعتبار نہ ہو اور سو جانے کا ڈر ہو تو عشاء کے بعد سونے سے پہلے ہی پڑھ لینا چاہیے۔

مسئلہ (۷): بادل کے دن فجر، ظہر اور مغرب کی نماز ذرا دیر کر کے پڑھنا بہتر ہے اور عصر[1] کی نماز میں جلدی کرنا مستحب ہے۔

[1] عصر کی طرح عشاء میں بھی جلدی کرنا مستحب ہے مگر یہ جلدی کرنے کا حکم اس وقت ہے جب کہ ٹھیک اوقات معلوم ہونا مشکل ہوں لیکن اگر گھڑی کے ذریعے سے ٹھیک اوقات معلوم ہو سکتے ہوں تو پھر ہر نماز کو اس کے معمولی وقت پر پڑھنا چاہیے۔

وہ اوقات جن میں نماز پڑھنا منع ہے

مسئلہ ⑧: سورج نکلتے وقت اور ٹھیک دوپہر کو اور سورج ڈوبتے وقت کوئی نماز صحیح نہیں ہے، البتہ عصر کی نماز اگر ابھی نہ پڑھی ہو تو وہ سورج ڈوبتے وقت بھی پڑھ لے اور ان تینوں وقت سجدہ تلاوت بھی مکروہ اور منع ہے۔

مسئلہ ⑨: فجر کی نماز پڑھ لینے کے بعد جب تک سورج نکل کر اونچا نہ ہو جائے نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، البتہ سورج نکلنے سے پہلے قضا نماز پڑھنا درست ہے اور سجدہ تلاوت بھی درست ہے اور جب سورج نکل آیا تو جب تک ذرا روشنی نہ آ جائے قضا نماز بھی درست نہیں، ایسے ہی عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد نفل نماز جائز نہیں، البتہ قضا اور سجدہ کی آیت کا سجدہ درست ہے، لیکن جب دھوپ پھیکی پڑ جائے تو یہ بھی درست نہیں۔

مسئلہ ⑩: فجر کے وقت سورج نکل آنے کے ڈر سے جلدی کے مارے فقط فرض پڑھ لیے تو اب جب تک سورج اونچا اور روشن نہ ہو جائے تب تک سنت نہ پڑھے، جب ذرا روشنی آ جائے تب سنت وغیرہ جو نماز چاہے پڑھے۔

مسئلہ ⑪: جب صبح ہو جائے اور فجر کا وقت آ جائے تو دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض کے سوا اور کوئی نفل نماز پڑھنا درست نہیں یعنی مکروہ ہے، البتہ قضا نمازیں پڑھنا اور سجدہ کی آیت پر سجدہ کرنا درست ہے۔

مسئلہ ⑫: اگر فجر کی نماز پڑھنے میں سورج نکل آیا تو نماز نہیں ہوئی، سورج میں روشنی آ جانے کے بعد قضا پڑھے اور اگر عصر کی نماز پڑھنے میں سورج ڈوب گیا تو نماز ہو گئی قضا نہ پڑھے۔

مسئلہ ⑬: عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سوتے رہنا مکروہ ہے نماز پڑھ کے سونا چاہیے لیکن کوئی مرض سے یا سفر سے بہت تھکا ماندہ ہو اور کسی سے کہہ دے کہ مجھے نماز کے وقت جگا دینا اور وہ دوسرا وعدہ کر لے تو سونا درست ہے۔

مسئلہ ⑭: عیدین کی نماز جہاں واجب ہے وہاں کے سب مرد و عورت کو قبل نماز عیدین کے نماز فجر کے بعد کوئی نفل وغیرہ پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ⑮: جن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے ان وقتوں میں اگر قرآن مجید کی تلاوت کرے تو مکروہ نہیں ہے یا بجائے تلاوت کے درود شریف پڑھے یا ذکر کرے۔

تمرین

سُؤال ①: نمازوں کے اوقات اپنے الفاظ میں مختصر بیان کریں؟

سُؤال ②: وہ کون سے اوقات ہیں جن میں کوئی بھی نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے؟

سُؤال ③: ظہر کی نماز کا مستحب وقت کیا ہے؟

سُؤال ④: عصر کی نماز کا مستحب وقت کیا ہے؟

سُؤال ⑤: بادل کے دن تمام نمازوں کے اوقات کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑥: جو عورت اخیر رات میں تہجد کی عادی ہو تو وہ وتر کس وقت پڑھے؟

سُؤال ⑦: عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے کس صورت میں سونا مکروہ ہے؟ اور کس صورت میں سونا مکروہ نہیں ہے؟

نماز کی شرطوں کا بیان[1]

مَسْئَلَہ ①: نماز شروع کرنے سے پہلے سات چیزیں واجب ہیں: ① اگر وضو نہ ہو تو وضو کرے، نہانے کی ضرورت ہو تو غسل کرے ② بدن پر یا کپڑے پر کوئی نجاست لگی ہو تو اس کو پاک کرے ③ جس جگہ نماز پڑھنی ہو وہ بھی پاک ہونی چاہیے ④ فقط منہ اور دونوں ہتھیلی اور دونوں پیر کے سوا سر سے پیر تک سارا بدن خوب ڈھانک لے ⑤ قبلہ کی طرف منہ کرے ⑥ جس نماز کو پڑھنا چاہتی ہے اس کی نیت یعنی دل سے ارادہ کرے ⑦ وقت آنے کے بعد نماز پڑھے، یہ سب چیزیں نماز کے لیے شرط ہیں، اگر اس میں سے ایک چیز بھی چھوٹ جائے گی تو نماز نہ ہوگی۔

کپڑوں کی طہارت اور ستر کے متعلق احکام

مَسْئَلَہ ②: باریک تن زیب[2] یا نیٹ یا جالی وغیرہ کا بہت باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھنا درست نہیں۔

مَسْئَلَہ ③: اگر نماز پڑھتے وقت چوتھائی پنڈلی یا چوتھائی ران یا چوتھائی بانہہ کھل جائے اور اتنی دیر کھلی رہے جتنی دیر میں تین بار سبحان اللہ کہہ سکے تو نماز ختم ہو جاتی ہے، پھر سے پڑھے اور اگر اتنی دیر نہیں لگی بل کہ کھلتے ہی ڈھک لیا تو نماز ہو گئی۔ اسی طرح جتنے بدن کا ڈھانکنا واجب ہے اس میں سے جب چوتھائی عضو کھل جائے گا تو نماز نہ ہوگی جیسے ایک کان کا چوتھائی یا چوتھائی سر یا چوتھائی بال، چوتھائی پیٹ، چوتھائی پیٹھ، چوتھائی گردن، چوتھائی سینہ، چوتھائی چھاتی وغیرہ کھل جانے سے نماز نہ ہوگی۔

مَسْئَلَہ ④: جو لڑکی ابھی جوان نہیں ہوئی اگر اس کی اوڑھنی سرک گئی اور اس کا سر کھل گیا تو اس کی نماز ہو گئی۔

مَسْئَلَہ ⑤: اگر کپڑے یا بدن پر کچھ نجاست لگی ہے لیکن پانی کہیں نہیں ملتا تو اسی طرح نجاست کے ساتھ نماز پڑھ لے۔

مَسْئَلَہ ⑥: اگر سارا کپڑا نجس ہو یا پورا کپڑا تو نجس نہیں لیکن بہت ہی کم پاک ہے، یعنی ایک چوتھائی سے کم پاک ہے اور باقی سب کا سب نجس ہے تو ایسے وقت یہ بھی درست ہے، کہ اس کپڑے کو پہنے پہنے نماز پڑھے اور یہ بھی درست ہے کہ کپڑا اتار ڈالے اور ننگی ہو کر نماز پڑھے لیکن ننگی ہو کر نماز پڑھنے سے اسی نجس کپڑے کو پہن کر پڑھنا

---

[1] اس عنوان کے تحت ۱۸ مسائل مذکور ہیں۔ [2] ایک قسم کا کپڑا۔

بہتر ہے اور اگر چوتھائی کپڑا یا چوتھائی سے زیادہ پاک ہو تو ننگی ہو کر نماز پڑھنا درست نہیں، اسی نجس کپڑے کو پہن کر پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ⑦: اگر کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو ننگی نماز پڑھے، لیکن ایسی جگہ پڑھے کہ کوئی دیکھ نہ سکے اور کھڑے ہو کر نہ پڑھے بل کہ بیٹھ کر پڑھے، اور رکوع سجدہ کو اشارہ سے ادا کرے اور اگر کھڑے پڑھے اور رکوع سجدہ ادا کرے تو بھی درست ہے نماز ہو جائے گی لیکن بیٹھ کر پڑھنا بہتر ہے۔

مسئلہ⑧: سفر میں کسی کے پاس تھوڑا سا پانی ہے کہ اگر نجاست دھوتی ہے تو وضو کے لیے نہیں بچتا اور اگر وضو کرے تو نجاست پاک کرنے کے لیے پانی نہ بچے گا تو اس پانی سے نجاست دھو ڈالے پھر وضو کے لیے تیمم کر لے۔

وقت سے متعلق احکام

مسئلہ⑨: ظہر کی نماز پڑھی لیکن جب پڑھ چکی تو معلوم ہوا کہ جس وقت نماز پڑھی تھی اس وقت ظہر کا وقت نہیں رہا تھا بل کہ عصر کا وقت آگیا تھا تو اب پھر قضا پڑھنا واجب نہیں ہے بل کہ وہی نماز جو پڑھی ہے قضا میں آجائے گی اور ایسا سمجھیں گے کہ گویا قضا پڑھی تھی۔

مسئلہ⑩: اور اگر وقت آجانے سے پہلے ہی نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوئی۔

نیت سے متعلق احکام

مسئلہ⑪: زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے بل کہ دل میں جب اتنا سوچ لے کہ میں آج کے ظہر کی فرض نماز پڑھتی ہوں اور اگر سنت پڑھتی ہو تو یہ سوچ لے کہ ظہر کی سنت پڑھتی ہوں، بس اتنا خیال کر کے "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہہ کر ہاتھ باندھ لے تو نماز ہو جائے گی، جو لمبی چوڑی نیت لوگوں میں مشہور ہے اس کا کہنا کچھ ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ⑫: اگر زبان سے نیت کہنا چاہے تو اتنا کہہ لینا کافی ہے نیت کرتی ہوں میں آج کے ظہر کے فرض کی "اَللّٰهُ اَكْبَرُ"۔ یا نیت کرتی ہوں ظہر کی سنتوں کی "اَللّٰهُ اَكْبَرُ"۔ اور چار رکعت نماز، وقت ظہر، منہ میرا طرف کعبہ شریف کے، یہ سب کہنا ضروری نہیں ہے چاہے کہے چاہے نہ کہے۔

مسئلہ⑬: اگر دل میں تو یہی خیال ہے کہ میں ظہر کی نماز پڑھتی ہوں لیکن ظہر کی جگہ زبان سے عصر کا وقت نکل گیا تو بھی ظہر کی نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ ⑭: اگر بھولے سے چار رکعت کی جگہ چھ رکعت یا تین زبان سے نکل جائے تو بھی نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ ⑮: اگر کئی نمازیں قضا ہوگئیں اور قضا پڑھنے کا ارادہ کیا تو وقت مقرر کر کے نیت کرے یعنی یوں نیت کرے کہ میں فجر کے فرض پڑھتی ہوں، اگر ظہر کی قضا پڑھنا ہو تو یوں نیت کرے کہ ظہر کے فرض کی قضا پڑھتی ہوں۔ اسی طرح جس وقت کی قضا پڑھنا ہو خاص اسی کی نیت کرنا چاہیے، اگر فقط اتنی نیت کر لی کہ میں قضا نماز پڑھتی ہوں اور خاص اس وقت کی نیت نہیں کی تو قضا صحیح نہ ہوگی پھر سے پڑھنی پڑے گی۔

مسئلہ ⑯: اگر کئی دن کی نمازیں قضا ہوگئیں تو دن تاریخ بھی مقرر کر کے نیت کرنا چاہیے، جیسے کسی کی ہفتہ، اتوار، پیر اور منگل چار دن کی نمازیں قضا ہوئیں تو اب فقط اتنی نیت کرنا کہ میں فجر کی نماز پڑھتی ہوں درست نہیں ہے بل کہ یوں نیت کرے کہ ہفتہ کی فجر کی قضا پڑھتی ہوں، پھر ظہر پڑھتے وقت کہے ہفتہ کی ظہر کی قضا پڑھتی ہوں، اسی طرح کہتی جائے۔ پھر جب ہفتہ کی سب نمازیں قضا کر چکے تو کہے کہ اتوار کی فجر کی قضا پڑھتی ہوں، اس طرح سب نمازیں قضا پڑھے۔ اگر کئی مہینے یا کئی سال کی نمازیں قضا ہوں تو مہینے اور سال کا بھی نام لے اور کہے کہ فلاں سال کے فلاں مہینے کی فلاں تاریخ کی فجر کی قضا پڑھتی ہوں، بغیر اس طرح نیت کیے قضا صحیح نہیں ہوتی۔

مسئلہ ⑰: اگر کسی کو دن تاریخ مہینہ سال کچھ یاد نہ ہوں تو یوں نیت کرے کہ فجر کی نماز جتنی میرے ذمے قضا ہیں ان میں جو سب سے اول ہے اس کی قضا پڑھتی ہوں، یا ظہر کی نمازیں جتنی میرے ذمے قضا ہیں ان میں سے جو سب سے پہلی ہے اس کی قضا پڑھتی ہوں، اسی طرح نیت کر کے برابر قضا پڑھتی رہے، جب دل گواہی دے کہ اب سب نمازیں جتنی قضا ہوئیں تھیں سب کی قضا پڑھ چکی ہوں تو قضا پڑھنا چھوڑ دے۔

مسئلہ ⑱: سنت اور نفل اور تراویح کی نماز میں فقط اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ میں نماز پڑھتی ہوں، سنت ہونے اور نفل ہونے کی کچھ نیت نہیں کی تو بھی درست ہے، مگر سنت تراویح کی نیت کر لینا زیادہ احتیاط کی بات ہے۔

قبلہ کی طرف رخ کرنے کا بیان[1]

مسئلہ ①: اگر کسی ایسی جگہ ہے کہ قبلہ معلوم نہیں اور نہ وہاں کوئی ایسا آدمی ہے جس سے پوچھ سکے تو اپنے دل میں سوچے جدھر دل گواہی دے اس طرف نماز پڑھ لے، اگر بغیر سوچے پڑھ لے گی تو نماز نہ ہوگی، لیکن بغیر سوچے پڑھنے کی صورت میں اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ ٹھیک قبلہ کی طرف پڑھی ہے تو نماز ہو جائے گی اور اگر وہاں آدمی تو موجود ہے لیکن پردہ اور شرم کے مارے پوچھا نہیں اسی طرح نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوئی، ایسے وقت ایکی

[1] اس عنوان کے تحت ۵ مسائل ذکر ہوئے ہیں۔

شرم نہ کرنا چاہیے بل کہ پوچھ کر نماز پڑھے۔

مسئلہ ②: اگر کوئی بتلانے والا نہ ملا اور دل کی گواہی پر نماز پڑھ لی پھر معلوم ہوا کہ جدھر نماز پڑھی ہے اُدھر قبلہ نہیں ہے تو بھی نماز ہوگئی۔

مسئلہ ③: اگر بے رخ نماز پڑھ رہی تھی پھر نماز ہی میں معلوم ہوگیا کہ قبلہ ادھر نہیں ہے بل کہ فلاں طرف ہے تو نماز ہی میں قبلہ کی طرف گھوم جائے، اب معلوم ہونے کے بعد اگر قبلہ کی طرف نہ پھرے گی تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ④: اگر کوئی کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھے تو یہ بھی جائز ہے اور اس کے اندر نماز پڑھنے والی کو اختیار ہے جدھر چاہے منہ کر کے نماز پڑھے۔

مسئلہ ⑤: کعبہ شریف کے اندر فرض نماز بھی درست ہے اور نفل بھی درست ہے۔

تمرین

سؤال ①: نماز کی شرطیں ذکر کریں؟

سؤال ②: نماز کی حالت میں کتنا ستر کھلنے سے اور کتنی دیر کھلنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور ستر کی کتنی مقدار معاف ہے؟

سؤال ③: کیا کپڑا میسر نہ ہونے کی صورت میں ننگے نماز پڑھنا جائز ہے؟

سؤال ④: وقت گزر جانے کے بعد ادا کی نیت سے نماز پڑھ لی، حالاں کہ وہ قضا ہو چکی تھی تو کیا نماز ہوگئی؟

سؤال ⑤: کیا نیت زبان سے کرنا ضروری ہے یا دل کا ارادہ کافی ہے؟ اگر دل کا ارادہ تو صحیح تھا لیکن زبان سے غلطی سے الفاظ دوسری نماز کے نکل گئے تو کیا یہ نماز درست ہوگی؟

سؤال ⑥: قضا نمازوں کی نیت کس طرح کرے؟

سؤال ⑦: سنت، نفل اور تراویح کی نماز کی نیت کس طرح کرے؟

سؤال ⑧: اگر قضا نمازوں کے لیے دن، تاریخ اور مہینہ کچھ یاد نہیں تو اب نیت کس طرح کرے؟

سؤال ⑨: اگر دل میں خیال ہے کہ میں ظہر کی نماز پڑھتی ہوں لیکن زبان سے ظہر کی جگہ عصر کی نماز نکل گیا اب اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

سؤال ⑩: اگر کوئی ایسی جگہ ہو کہ قبلہ کی سمت معلوم نہ ہو تو کیا کرے؟

سؤال ⑪: اگر قبلہ کا رخ معلوم نہ ہو اور بغیر پوچھے و بغیر سوچے نماز شروع کر دی تو کیا نماز درست ہے؟

سؤال ⑫: کیا کعبہ شریف میں نماز جائز ہے اور اگر جائز ہے تو کس طرف منہ کرنا چاہیے؟

باب ... الصلوٰۃ

فرض نماز پڑھنے کے طریقہ کا بیانؒ

مَسْئَلَہ ①: نماز کی نیت کر کے "اَللّٰهُ أَكْبَر" کہے اور "اَللّٰهُ أَكْبَر" کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھ کندھے تک اٹھائے، لیکن ہاتھوں کو دوپٹہ سے باہر نہ نکالے، پھر سینے پر ہاتھ باندھ لے اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھ دے اور یہ دعاء پڑھے:

"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ"

پھر "أَعُوْذُ بِاللّٰهِ" اور "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھ کر "اَلْحَمْدُ" پڑھے اور "وَلَا الضَّآلِّيْنَ" کے بعد "آمین" کہے پھر "بِسْمِ اللّٰه" پڑھ کر کوئی سورت پڑھے۔

پھر اَللّٰهُ اَكْبَر کہہ کے رکوع میں جائے اور "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم" تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ کہے اور رکوع میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دے اور دونوں بازو پہلو سے خوب ملائے رکھے اور دونوں پیر کے ٹخنے بالکل ملا دے پھر "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہتی ہوئی سر اٹھائے۔

جب خوب سیدھی کھڑی ہو جائے تو پھر اَللّٰهُ أَكْبَر کہتی ہوئی سجدے میں جائے۔ زمین پر پہلے گھٹنے رکھے، پھر کانوں کے برابر ہاتھ رکھے اور انگلیاں خوب ملا لے، پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں ماتھا رکھے اور سجدے کے وقت ماتھا اور ناک دونوں زمین پر رکھ دے، ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھے مگر پاؤں کھڑے نہ کرے، بل کہ داہنی طرف کو نکال دے اور خوب سمٹ کر اور دب کر سجدہ کرے کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور بانہیں دونوں پہلو سے ملا دے۔

دونوں بانہیں زمین پر رکھ دے اور سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" کہے، پھر "اَللّٰهُ أَكْبَر" کہتی ہوئی اٹھے اور خوب اچھی طرح بیٹھ جائے تب دوسرا سجدہ "اَللّٰهُ أَكْبَر" کہہ کے کرے اور کم سے کم تین دفعہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" کہہ کے "اَللّٰهُ أَكْبَر" کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے اور زمین پر ہاتھ ٹیک کر کے

لہ اس باب میں ۲۴ مسائل مذکور ہیں۔

نہ اٹھے، پھر "بِسْمِ اللّٰہ" کہہ کر اَلْحَمْدُ اور سورۃ پڑھ کے دوسری رکعت اسی طرح پوری کرے۔

جب دوسرا سجدہ کر چکے تو بائیں چوتڑ پر بیٹھے اور اپنے دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دے اور دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لے اور انگلیاں خوب ملا کر رکھے پھر پڑھے:

"اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"

اور جب کلمہ پر پہنچے تو بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر "لَآ إِلٰهَ" کہنے کے وقت انگلی اٹھائے اور "إِلَّا اللّٰهُ" کہنے کے وقت جھکا دے مگر عقد وحلقہ کی ہیئت کو آخر نماز تک باقی رکھے۔ اگر چار رکعت پڑھنا ہو تو اس سے زیادہ اور کچھ نہ پڑھے بل کہ فوراً اَللّٰهُ أَكْبَرْ کہہ کے اٹھ کھڑی ہو اور دو رکعتیں اور پڑھ لے اور فرض نماز میں آخری دو رکعتوں میں اَلْحَمْدُ کے ساتھ اور کوئی سورت نہ ملائے۔ جب چوتھی رکعت پر بیٹھے تو پھر التحیات پڑھ کے یہ درود شریف پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ."

پھر یہ دعاء پڑھے: ﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

یا یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ"

یا کوئی اور دعاء پڑھے جو حدیث یا قرآن مجید میں آئی ہو۔ پھر اپنے داہنی طرف سلام پھیرے اور کہے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" پھر یہی کہہ کر بائیں طرف سلام پھیرے اور سلام کرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرے۔

یہ نماز پڑھنے کا طریقہ ہے۔ لیکن اس میں جو فرائض ہیں ان میں سے اگر ایک بات بھی چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوتی، چاہے قصداً چھوڑا ہو یا بھولے سے دونوں کا ایک حکم ہے اور بعض چیزیں واجب ہیں کہ اس میں سے

اگر کوئی چیز قصداً چھوڑے تو نماز نکمی اور خراب ہو جاتی ہے اور پھر سے نماز پڑھنی پڑتی ہے۔ اگر کوئی پھر سے نہ پڑھے تو خیر تو فرض سر سے اتر جاتا ہے، لیکن بہت گناہ ہوتا ہے اور اگر بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز ہو جائے گی اور بعض چیزیں سنت ہیں اور بعض چیزیں مستحب ہیں۔

نماز کے فرائض

مَسْئَلَہ ②: نماز میں چھ چیزیں فرض ہیں: ① نیت باندھتے وقت اَللّٰہُ أَکْبَرُ کہنا۔ ② کھڑا ہونا۔ ③ قرآن میں سے کوئی سورت یا آیت پڑھنا۔ ④ رکوع کرنا ⑤ دونوں سجدے کرنا۔ ⑥ نماز کے آخر میں جتنی دیر "التحیات" پڑھنے میں لگتی ہے اتنی دیر بیٹھنا۔

نماز کے واجبات

مَسْئَلَہ ③: یہ چیزیں نماز میں واجب ہیں: "الحمد" پڑھنا، اس کے ساتھ کوئی سورت ملانا، ہر فرض کو اپنے اپنے موقع پر ادا کرنا، اور پہلے کھڑے ہو کر "الحمد" پڑھنا، پھر سورت ملانا، پھر رکوع کرنا، پھر سجدہ کرنا، دو رکعت پر بیٹھنا، دونوں بیٹھکوں میں "التحیات" پڑھنا، وتر کی نماز میں دعاء قنوت پڑھنا۔ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ" کہہ کر سلام پھیرنا، ہر چیز کو اطمینان سے ادا کرنا، بہت جلدی نہ کرنا۔

مَسْئَلَہ ④: ان باتوں کے سوا جتنی اور باتیں ہیں وہ سب سنت ہیں، لیکن بعض ان میں سے مستحب ہیں۔

متفرق مسائل

مَسْئَلَہ ⑤: اگر کوئی نماز میں "اَلْحَمْدُ" نہ پڑھے، بل کہ کوئی اور آیت یا کوئی اور پوری سورت پڑھے یا فقط "اَلْحَمْدُ" پڑھے اس کے ساتھ کوئی سورت یا کوئی آیت نہ ملائے یا دو رکعت پڑھ کے نہ بیٹھے بغیر بیٹھے اور بغیر التحیات پڑھے تیسری رکعت کے لیے کھڑی ہو جائے یا بیٹھ تو گئی لیکن "التحیات" نہیں پڑھی تو ان سب صورتوں میں سر سے فرض تو اتر جائے گا لیکن نماز بالکل نکمی اور خراب ہے، پھر سے پڑھنا واجب ہے، نہ دہرائے گی تو بڑا گناہ ہوگا، البتہ اگر بھولے سے ایسا کیا ہو تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جائے گی۔

مَسْئَلَہ ⑥: اگر "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ" کے موقع پر سلام نہیں پھیرا، بل کہ جب سلام کا وقت آیا تو کسی سے بول پڑی، باتیں کرنے لگی یا اٹھ کر کہیں چلی گئی یا اور کوئی ایسا کام کیا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ فرض تو اتر جائے گا لیکن نماز کا دہرانا واجب ہے، پھر سے نہ پڑھے گی تو بڑا گناہ ہوگا۔

مسئلہ ⑦: اگر پہلے سورت پڑھی پھر "الحمد" پڑھی تب بھی نماز دُہرانا پڑے گی اور اگر بھولے سے ایسا ہو تو سجدہ سہو کر لے۔

مسئلہ ⑧: "الحمد" کے بعد کم سے کم تین آیتیں پڑھنی چاہئیں، اگر ایک ہی آیت یا دو آیتیں "الحمد" کے بعد پڑھے تو اگر وہ ایک آیت اتنی بڑی ہو کہ چھوٹی چھوٹی تین آیتوں کی برابر ہو جائے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ ⑨: اگر کوئی رکوع سے کھڑی ہو کر "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" یا رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم" نہ پڑھے یا سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" نہ پڑھے یا اخیر کی بیٹھک میں "التحیات" کے بعد درود شریف نہ پڑھے تو بھی نماز ہوگئی، لیکن سنت کے خلاف ہے۔ اس طرح اگر درود شریف کے بعد کوئی دعا نہ پڑھی فقط درود پڑھ کر سلام پھیر دیا تب بھی نماز درست ہے، لیکن سنت کے خلاف ہے۔

مسئلہ ⑩: نیت باندھتے وقت ہاتھوں کا اٹھانا سنت ہے، اگر کوئی نہ اٹھائے تب بھی نماز درست ہے مگر خلافِ سنت ہے۔

مسئلہ ⑪: ہر رکعت میں "بِسْمِ اللّٰه" پڑھ کر "اَلْحَمْدُ" پڑھے اور جب سورت ملائے تو سورت سے پہلے "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھ لے یہی بہتر ہے۔

مسئلہ ⑫: سجدہ کے وقت اگر ناک اور ماتھا دونوں زمین پر نہ رکھے بل کہ فقط ماتھا زمین پر رکھے اور ناک نہ رکھے تو بھی نماز درست ہے اور اگر ماتھا نہیں لگایا فقط ناک زمین پر لگائی تو نماز نہیں ہوئی البتہ اگر کوئی مجبوری ہو تو فقط ناک لگانا بھی درست ہے۔

مسئلہ ⑬: اگر رکوع کے بعد اچھی طرح کھڑی نہیں ہوئی، ذرا سا سر اٹھا کر سجدہ میں چلی گئی تو نماز پھر سے پڑھے۔

مسئلہ ⑭: اگر دونوں سجدوں کے بیچ میں اچھی طرح نہیں بیٹھی، ذرا سا سر اٹھا کر دوسرا سجدہ کر لیا تو اگر ذرا سا ہی سر اٹھایا ہو تو ایک ہی سجدہ ہوا دونوں سجدے ادا نہیں ہوئے اور نماز بالکل نہیں ہوئی، اور اگر اتنا ہی اٹھی کہ قریب قریب بیٹھنے کے ہوگئی ہے تو خیر نماز سر سے تو اتر گئی لیکن بڑی ٹکی اور خراب ہوگئی، اس لیے پھر سے پڑھنا چاہیے نہیں تو بڑا گناہ ہوگا۔

مسئلہ ⑮: اگر پیال (گھاس پھوس) پر یا روئی کی چیز پر سجدہ کرے تو سر کو خوب دبا کر سجدہ کرے اتنا دبائے کہ اس سے زیادہ نہ دب سکے اور اگر اوپر اوپر ذرا اشارہ سے سر رکھ دیا دبایا نہیں تو سجدہ نہیں ہوا۔

مسئلہ (۱۶): فرض نماز میں آخری دو رکعتوں میں اگر "الحمد" کے بعد کوئی سورت بھی پڑھ گئی تو نماز میں کچھ نقصان نہیں آیا نماز بالکل صحیح ہے۔

مسئلہ (۱۷): اگر آخری دو رکعتوں میں اَلْحَمْدُ نہ پڑھے بل کہ تین دفعہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہہ لے تو بھی درست ہے، لیکن "اَلْحَمْدُ" پڑھ لینا بہتر ہے اور اگر کچھ نہ پڑھے چپکے کھڑی رہے تو بھی کوئی حرج نہیں نماز درست ہے۔

مسئلہ (۱۸): پہلی دو رکعتوں میں "اَلْحَمْدُ" کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے، اگر کوئی پہلی رکعتوں میں فقط "اَلْحَمْدُ" پڑھے سورت نہ ملائے یا "اَلْحَمْدُ" بھی نہ پڑھے "سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ" پڑھتی رہے تو اب آخری رکعتوں میں "اَلْحَمْدُ" کے ساتھ سورت ملانا چاہیے، پھر اگر قصداً ایسا کیا ہے تو نماز پھر سے پڑھے اور اگر بھولے سے کیا ہو تو سجدہ سہو کر لے۔

مسئلہ (۱۹): نماز میں "اَلْحَمْدُ" اور سورت وغیرہ ساری چیزیں آہستہ اور چپکے سے پڑھے، لیکن اس طرح پڑھنا چاہیے کہ خود اپنے کان میں آواز ضرور آئے، اگر اپنی آواز خود اپنے آپ کو بھی نہ سنائی دے تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ (۲۰): کسی نماز کے لیے کوئی سورت مقرر نہ کرے، بل کہ جو جی چاہے پڑھا کرے، سورت مقرر کر لینا مکروہ ہے۔

مسئلہ (۲۱): دوسری رکعت میں پہلی رکعت سے زیادہ لمبی سورت نہ پڑھے۔

مسئلہ (۲۲): سب عورتیں اپنی اپنی نماز الگ الگ پڑھیں جماعت سے نہ پڑھیں اور جماعت کے لیے مسجد میں جانا اور وہاں جا کر مردوں کے ساتھ پڑھنا نہ چاہیے۔ اگر کوئی عورت اپنے شوہر وغیرہ کسی محرم کے ساتھ جماعت کر کے نماز پڑھے تو اس کا مسئلہ کسی سے پوچھ لے۔ چوں کہ ایسا اتفاق کم ہوتا ہے اس لیے ہم نے بیان نہیں کیا۔ البتہ اتنی بات یاد رکھے کہ اگر کبھی ایسا موقع ہو تو کسی مرد کے برابر نہ کھڑی ہو بالکل پیچھے رہے ورنہ اس کی نماز بھی خراب ہوگی اور اس مرد کی نماز بھی برباد ہو جائے گی۔

مسئلہ (۲۳): اگر نماز پڑھتے میں وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر کے پھر سے نماز پڑھے۔

مسئلہ (۲۴): مستحب یہ ہے کہ جب کھڑی ہو تو اپنی نگاہ سجدے کی جگہ رکھے اور جب رکوع میں جائے تو پاؤں پر نگاہ رکھے اور جب سجدہ کرے تو ناک پر، سلام پھیرتے وقت کندھوں پر نگاہ رکھے اور جب جمائی آئے تو منہ خوب بند کر لے، اگر اور کسی طرح نہ رکے تو ہاتھ کی ہتھیلی کے اوپر کی طرف سے روکے اور جب گلا سہلائے تو جہاں تک ہو سکے کھانسی کو روکے اور ضبط کرے۔

تمرین

سُؤال ①: نماز پڑھنے کا طریقہ ذکر کریں۔

سُؤال ②: نماز کے فرائض اور واجبات بیان کریں۔

سُؤال ③: کیا سجدہ میں ناک اور ماتھا زمین پر رکھنا ضروری ہے؟

سُؤال ④: کیا نماز کے ارکان سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے کرنا ضروری ہے؟ اگر کسی نے رکوع کیا اور پوری طرح کھڑی نہیں ہوئی کہ سجدہ کر دیا تو کیا نماز درست ہے؟

سُؤال ⑤: کیا فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں سورت فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور کیا ان رکعتوں میں سورت فاتحہ کے بعد سورت پڑھنے سے سجدہ سہو کرنا پڑے گا؟

سُؤال ⑥: اکیلے نماز پڑھنے والی قرأت کتنی آواز میں کرے؟

سُؤال ⑦: اگر نماز میں کوئی فرض یا واجب چھوٹ جائے تو اس نماز کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑧: سورت فاتحہ کے بعد قرأت کی کم سے کم مقدار کتنی ہے؟

سُؤال ⑨: کیا ہر رکعت میں سورت فاتحہ سے پہلے بسم اللہ پڑھے گی؟

سُؤال ⑩: اگر دو سجدوں کے درمیان بیٹھی نہیں بل کہ سر اٹھاتے ہی فوراً دوسرے سجدے میں چلی گئی تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑪: تمام ارکان نماز میں نگاہ کس جگہ رکھے گی؟ تفصیل سے بتائیے۔

سُؤال ⑫: روئی کی چیز پر کس صورت میں سجدہ درست ہوگا؟

باب القراءة والتجوید

قرآن شریف پڑھنے کا بیان[1]

مسئلہ ①: قرآن شریف کو صحیح صحیح پڑھنا واجب ہے، ہر حرف کو ٹھیک ٹھیک پڑھے، ہمزہ اور عین میں جو فرق ہے اسی طرح بڑی "ح" اور "ہ" میں اور "ذ ظ ز ض" میں اور "س ص ث" میں ٹھیک نکال کے پڑھے، ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف نہ پڑھے۔

مسئلہ ②: اگر کسی سے کوئی حرف نہیں نکلتا جیسے "ح" کی جگہ "ہ" پڑھتی ہے یا عین نہیں نکلتا یا "ث س ص" سب کو سین ہی پڑھتی ہے تو صحیح پڑھنے کی مشق کرنا لازم ہے، اگر صحیح پڑھنے کی محنت نہ کرے گی تو گناہ گار ہوگی اور اس کی کوئی نماز صحیح نہ ہوگی البتہ اگر محنت سے بھی درستی نہ ہو تو لاچاری ہے۔

مسئلہ ③: اگر "ح ع" وغیرہ سب حرف نکلتے تو ہیں لیکن ایسی بے پروائی سے پڑھتی ہے کہ "ح" کی جگہ "ہ" اور "ع" کی جگہ ہمزہ ہمیشہ پڑھ جاتی ہے کچھ خیال کر کے نہیں پڑھتی تب بھی گناہ گار ہے اور نماز صحیح نہیں ہوتی۔

مسئلہ ④: جو سورت پہلی رکعت میں پڑھی ہے وہی سورت دوسری رکعت میں پھر پڑھ گئی تو بھی کچھ حرج نہیں لیکن بے ضرورت ایسا کرنا بہتر نہیں۔

مسئلہ ⑤: جس طرح کلام مجید میں سورتیں آگے پیچھے لکھی ہیں نماز میں اسی طرح پڑھنا چاہیے، جس طرح عَمّ کے سیپارہ میں لکھی ہیں اس طرح نہ پڑھے، (کیوں کہ بچوں کے واسطے سیپارہ میں آسانی کے لیے ترتیب الٹی لکھی ہے) یعنی جب پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھے تو اب دوسری رکعت میں اس کے بعد والی سورت پڑھے، اس کے پہلے والی سورت نہ پڑھے جیسے کسی نے پہلی رکعت میں "قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ" پڑھی تو اب "اِذَا جَآءَ" یا "قُلْ هُوَاللّٰهُ" یا "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" یا "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" پڑھے اور "اَلَمْ تَرَ کَیْفَ" اور "لِاِیْلٰفِ" وغیرہ اس کے اوپر کی سورتیں نہ پڑھے کہ اس طرح پڑھنا مکروہ ہے، لیکن اگر بھولے سے اس طرح پڑھ جائے تو مکروہ نہیں ہے۔

---

[1] اس باب کے تحت ۸ مسائل مذکور ہیں۔

مسئلہ ⑥: جب کوئی سورت شروع کرے تو بغیر ضرورت اس کو چھوڑ کر دوسری سورت شروع کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ⑦: اگر نماز میں پہلی رکعت میں کسی سورت کا کچھ حصہ پڑھے اور دوسری رکعت میں اس سورت کا باقی حصہ پڑھے تو بلا کراہت درست ہے۔ اور اسی طرح اگر اول رکعت میں کسی سورت کا درمیانی حصہ یا ابتدائی حصہ پڑھے پھر دوسری رکعت میں کسی دوسری سورت کا درمیانی حصہ یا کوئی پوری چھوٹی سورت پڑھے تو بلا کراہت درست ہے مگر اس عادت کا ڈالنا خلافِ اولیٰ ہے، بہتر ہے کہ ہر رکعت میں مستقل سورت پڑھے۔

مسئلہ ⑧: جس کو نماز بالکل نہ آتی ہو یا نئی مسلمان ہوئی ہو وہ سب جگہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ وغیرہ پڑھتی رہے تو فرض ادا ہو جائے گا لیکن نماز برابر سیکھتی رہے اگر نماز سیکھنے میں کوتاہی کرے گی تو بہت گناہ گار ہوگی۔

مسئلہ ⑨: تراویح میں قرآن پڑھتے وقت کوئی آیت یا سورت غلطی سے چھوٹ جائے اور اس آیت یا سورت کے آگے پڑھنے لگے اور پھر یاد آئے کہ فلاں آیت یا سورت چھوٹ گئی تو مستحب یہ ہے کہ چھوٹی ہوئی آیت یا سورت کو پڑھے۔ پھر جس قدر قرآن شریف چھوٹ جانے کے بعد پڑھ لیا تھا اس کو دوبارہ پڑھے تاکہ قرآن مجید باترتیب ختم ہو۔

اور چوں کہ ایسا کرنا مستحب ہی ہے لہٰذا اگر کسی شخص نے بوجہ اس کے کہ بہت زیادہ پڑھنے کے بعد یاد آیا تھا کہ فلاں جگہ کچھ رہ گیا۔ اور اس وجہ سے وہاں سے یہاں تک سب کا پڑھنا گراں ہے۔ اس لیے فقط اسی رہے ہوئے کو پڑھ کر پھر آگے سے پڑھنا شروع کر دیا تب بھی کچھ مضائقہ نہیں۔

قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت کا بیان[1]

① حدیث میں ہے کہ جس وقت چاہے کوئی تم میں سے اپنے پروردگار سے گفتگو کرنا، تو چاہیے کہ قرآن پڑھے (یعنی قرآن مجید کی تلاوت کرنا گویا حق تعالیٰ سے بات چیت کرنا ہے) زیادہ غنی لوگوں میں قرآن کے اٹھانے والے ہیں (یعنی) وہ لوگ کہ جن کے سینہ میں اللہ تعالیٰ نے اس کو (یعنی قرآن کو) رکھا ہے (مطلب یہ ہے کہ جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا اس سے بڑھ کر کوئی غنی نہیں۔ اس پر عمل کرنے کی برکت سے حق تعالیٰ باطنی غنا مرحمت فرماتے ہیں اور ظاہر کشائش بھی میسر ہوتی ہے۔

چناں چہ حضرت امام حسن بصری رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے روایت ہے کہ ایک مرد کثرت سے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دروازے پر آتا تھا (دنیاوی حاجتوں کے لئے) ۔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس مرد سے کہا

[1] اس عنوان کے تحت ۱۱۵ احادیث مذکور ہیں۔

کہ ''جا اور پڑ... کی کتاب (یعنی قرآن مجید)۔'' سو وہ مرد چلا گیا پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو نہ پایا۔ پھر آپ ... سے ملے اور آپ اس کے شاکی ہوئے (یعنی اس وجہ سے کچھ شکایت فرمائی کہ ''ہم کو تمہاری تلاش تھی بلا ... کہاں چلے گئے؟''

جب کوئی کثرت سے آمد و رفت رکھتا ہو پھر دفعۃً آنا چھوڑ دے تو انسان کو فکر ہو ہی جاتی ہے کہ نہ معلوم کہاں چلا گیا؟ کس حال میں ہے؟)

سو اس نے جواب میں عرض کیا کہ ''میں نے اللہ کی کتاب میں وہ چیز پائی جس نے مجھے عمر کے دروازے سے غنی اور بے پرواہ کر دیا......'' یعنی قرآن مجید میں ایسی آیت مل گئی جس کی برکت سے میری نظر مخلوق سے ہٹ گئی اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہو گیا۔ تمہارے پاس دنیا کی حاجت کے لیے آتا تھا اب آ کر کیا کروں۔

غالباً مراد اس سے اس قسم کے مضامین ہوں گے جو اس آیت میں مذکور ہیں ﴿وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ﴾ یعنی تمہاری روزی آسمان ہی میں ہے اور جس چیز کا تم وعدہ کیے گئے ہو (وہ بھی آسمان ہی میں ہے) یعنی تمہاری روزی وغیرہ سب کاموں کا بندوبست ہمارے ہی دربار سے ہوتا ہے پھر دوسری طرف متوجہ ہونے سے کیا نتیجہ۔

② حدیث میں ہے کہ ''افضل عبادت قرآن کی قرات ہے۔'' (یعنی بعد فرائض کے تمام نفل عبادت میں قرآن پڑھنا افضل ہے۔)

③ حدیث میں ہے کہ ''تعظیم کرو قرآن کے یاد رکھنے والوں کی جس نے ان کی تعظیم کی پس بے شک اس نے میری تعظیم کی۔'' (اور آپ کی تعظیم کا واجب ہونا ظاہر ہے)

④ حدیث میں ہے: ''تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جنہوں نے قرآن پڑھا اور قرآن پڑھایا۔''

⑤ حدیث میں ہے: ''جس نے قرآن پڑھایا اور عمل کیا اس چیز پر جو اس میں ہے (یعنی اس کے احکام پر عمل کیا) پہنائے جائیں گے اس کے والدین کو تاج قیامت کے دن جس کی روشنی زیادہ عمدہ ہوگی آفتاب کی روشنی سے دنیا کے مکانوں میں جب کہ وہ آفتاب تم میں ہو۔ (یعنی دنیا میں جب کہ تمہارے گھروں میں آفتاب روشن ہو جیسی اس کی روشنی ہوتی ہے اس سے بڑھ کر اس تاج کی روشنی ہوگی) پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے (ثواب کے) بارے میں جس نے (خود) اس پر عمل کیا۔'' (یعنی قرآن پر جس نے عمل کیا اس کا کیا کچھ بڑا درجہ ہوگا جب کہ اس کے طفیل سے اس کے والدین کو یہ رتبہ عنایت ہوا)

⑥ حدیث میں ہے: ”جس نے قرآن پڑھا پھر یہ خیال کیا کہ کوئی اللہ کی مخلوق میں سے [illegible] ہے جس کو اس نعمت سے بڑھ کر نعمت دی گئی ہے تو بے شک اس چیز کو جسے اللہ تعالیٰ نے بڑا کیا ہے اس نے حقیر کیا اور بڑھا دیا اس چیز کو جسے اللہ نے حقیر کیا ہے۔ قرآن جاننے والے کو نہیں زیبا ہے اس شخص سے تیزی کرنا جو (اس سے) تیزی کرے اور نہ اس شخص سے جہالت کرنا جو اس سے جہالت کرے (یعنی ایسا نہ کرے) لیکن معاف کرے اور درگزر کرے بسبب عزت قرآن کے“ (یعنی اہلِ علم اور قرآن کے جاننے والوں کو چاہیے کہ دنیا کی تمام نعمتوں سے قرآن کے علم کو اعلیٰ اور افضل سمجھیں۔ اگر انہوں نے قرآن کے علم سے بڑھ کر کسی چیز کو سمجھا تو جس چیز کو اللہ نے بڑا کیا تھا اس کو حقیر کر دیا اور حاکم جس چیز کو بڑا کرے اس کا حقیر کرنا کس قدر بڑا جرم ہے اور اہلِ قرآن کو چاہیے کہ لوگوں سے جہالت اور بد اخلاقی سے پیش نہ آئیں کہ قرآن کی عزت اور عظمت اسی بات کو چاہتی ہے اور اگر ان سے کوئی جہالت کرے تو اس کی جہالت کو معاف کریں)۔

⑦ حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن زیادہ محبوب ہے اللہ تعالیٰ کو آسمانوں سے اور زمین سے اور ان لوگوں سے جو ان (آسمان اور زمین) میں ہیں۔“ (یعنی قرآن مجید کا درجہ تمام مخلوق سے اعلیٰ ہے اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارا ہے)۔

⑧ حدیث میں ہے ”جس نے کسی (اللہ کے) بندے کو ایک آیت اللہ کی کتاب کی سکھائی سو وہ (یعنی سکھانے والا) آقا ہو گیا اس (پڑھنے والے) کا۔ نہیں لائق ہے اس (طالبِ علم) کو اس کی مدد نہ کرنا (موقع پر) اور نہ اس (استاد) پر کسی دوسرے کو ترجیح دینا (جس کا رتبہ استاد سے بڑا نہ ہو) پس اگر وہ (یعنی طالبِ علم) ایسا کرے تو اس نے توڑ دیا ایک حلقہ کو اسلام کے حلقوں میں سے“ (یعنی ایسا سخت اندیشہ ہے)۔

⑨ حدیث میں ہے تحقیق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں ہے میری امت سے وہ شخص جس نے نہ بزرگی کی ہمارے بڑے کی اور نہ رحم کیا ہمارے چھوٹے پر اور نہ پہچانا ہمارے عالم کا حق“ (اور عالم کے اندر قرآن کے پڑھنے پڑھانے والے بھی آ گئے اور مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جس کی یہ حالت ہو ہماری جماعت سے خارج ہے اور اس کا ایمان ضعیف ہے لہٰذا بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں پر رحم کرنا اور علماء کے حق پہچاننا اور ان کی تعظیم و خدمت کرنا ضرور چاہیے۔)

⑩ حدیث میں ہے ”جس نے قرآن پڑھا اور اس کی تفسیر اور اس کے معنی سمجھے اور اس پر عمل نہ کیا تو دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنایا“ (یعنی قرآن پڑھ کر اس پر عمل نہ کرنا بہت بڑا سخت گناہ ہے مگر جاہل لوگ خوش نہ ہوں کہ ہم نے

پڑھا ہی نہیں ... گر اس کے احکام پر عمل نہ کریں گے تو کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ ایسے جاہل کو دو گناہ ہوں گے ایک علم ... نہ کرنے کا، دوسرا عمل نہ کرنے کا)۔

(۱۱) حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ تحقیق فلاں (شخص) تمام رات قرآن پڑھتا ہے پھر جب صبح قریب ہوتی ہے تو چوری کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''عن قریب اس کو روک دے گا اس کا قرآن پڑھنا'' (یعنی قرآن کی تلاوت کی برکت سے یہ حرکت چھوٹ جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص قرآن شریف پڑھے اور اس کو حفظ کرلے اور اس کے حلال کو حلال سمجھے اور اس کے حرام کو حرام سمجھے داخل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں اور شفاعت قبول کرے گا اس کے دس آدمیوں کے حق میں اس کے خاندان والوں میں سے کہ ان میں سب کے سب ایسے ہوں گے کہ ان کے لیے دوزخ واجب ہو چکی ہوگی۔''

(۱۲) حدیث میں ہے کہ ''جس نے سنا ایک حرف اللہ کی کتاب سے باوضو لکھی جائیں گی اس کے لیے دس نیکیاں (یعنی دس نیکیوں کا ثواب) اور دور کردیے جائیں گے اس کے دس گناہ اور بلند کیے جائیں گے اس کے دس درجے اور جس نے پڑھا ایک حرف اللہ کی کتاب سے نماز میں بیٹھ کر (یعنی جب کہ نماز بیٹھ کر پڑھے اور نماز نفل مراد ہے اس لیے کہ فرض نماز بغیر عذر بیٹھ کر جائز نہیں اور عذر کے ساتھ جائز ہے سو عذر کے ساتھ جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو کھڑے ہونے کے برابر ثواب ملتا ہے ہاں نفل نماز بھی اگر کسی عذر سے بیٹھ کر پڑھے تو کھڑے ہونے کے برابر ثواب ملتا ہے) تو لکھی جائیں گی اس کے لیے پچاس نیکیاں (یعنی اس قدر نیکیوں کا ثواب) اور دور کردیے جائیں گے اس کے پچاس گناہ اور بلند کیے جائیں گے اس کے لیے پچاس درجے اور جس نے پڑھا اللہ کی کتاب میں سے ایک حرف کھڑے ہو کر لکھی جائیں گی اس کے لیے سو نیکیاں اور دور کیے جائیں گے اس کے سو گناہ اور بلند کیے جائیں گے اس کے سو درجے اور جس نے قرآن پڑھا اور اس کو ختم کیا لکھے گا اللہ تعالیٰ اپنے پاس اس کے لیے دعا جو فی الحال مقبول ہو جائے یا بعد چندے مقبول ہو۔''

(۱۳) حدیث میں ہے ''جس نے قرآن پڑھا اور پروردگار کی حمد کی اور درود بھیجا نبی ﷺ پر اور مغفرت مانگی اپنے پروردگار سے سو بے شک اس نے بھلائی کو مانگ لیا اس کے مقام سے۔''

(مطلب یہ ہے کہ بھلائی کو اس کی جگہ سے طلب کرلیا۔ یعنی جو طریق دعا کے قبول ہونے کا تھا اس کو برتا جس سے دعا جلد قبول ہونے کی امید ہے۔ اور اللہ کی تعریف میں خواہ الحمد للہ کہے یا کوئی اسی معنی کا کلمہ اور قرآن کی

تلاوت کے بعد اس خاص طریقہ سے دعا مانگنا قبولیت میں خاص اثر رکھتا ہے جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا)

⑭ حدیث میں ہے کہ ''اپنی عورتوں کو سورۂ واقعہ سکھلاؤ اس لیے کہ بے شک وہ سورت تونگری کی ہے''۔

(یعنی اس کے پڑھنے سے تونگری میسر ہوتی ہے اور ضروری خرچ اچھی طرح میسر ہو جاتا ہے اور غنائے قلب بھی میسر ہوتا ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ ''جو شخص سورہ واقعہ ہر شب کو پڑھے تو اس کو تنگی رزق کبھی نہ ہوگی'' اور عورتیں چوں کہ ضعیف القلب ہوتی ہیں ذرا سی تنگی میں بہت پریشان ہو جاتی ہیں اس لیے ان کی خصوصیت فرمائی ورنہ اس کا پڑھنا غنا کے حاصل ہونے کے لیے سب کو مفید ہے خواہ مرد ہو یا عورت)۔

⑮ حدیث میں ہے کہ ''زیادہ اچھا لوگوں میں قرآن پڑھنے کے اعتبار سے وہ شخص ہے کہ جس وقت وہ قرآن پڑھے تو یہ سمجھے کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے''۔

(یعنی تلاوت کرنے والے کو دیکھنے والا یہ سمجھے کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس طرح اہتمام سے پڑھے جیسے کہ ڈرنے والا اہتمام سے کلام کرتا ہے کہ کوئی حرکت حاکم کے سامنے بے موقع نہ ہو جائے۔

اور قرآن مجید کے پڑھنے کا عمدہ طریق یہ ہے کہ باوضو قبلہ کی طرف بیٹھ کر عاجزی سے تلاوت کرے اور سمجھے کہ اللہ تعالیٰ سے باتیں کر رہا ہوں اور اگر معنی جانتا ہو تو معنی پر غور کرے اور جہاں رحمت کی آیت آئے وہاں رحمت کی دعا مانگے اور جہاں عذاب کا ذکر ہو وہاں دوزخ سے پناہ مانگے اور جب تمام کر چکے تو اللہ کی حمد اور جناب رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھ کے مغفرت طلب کرے اور جو چاہے دعا مانگے اور پھر درود شریف پڑھے اور حتی المقدور قرآن پڑھنے میں دوسرا خیال نہ آنے دے اگر کوئی خیال آئے تو ادھر توجہ نہ کرے وہ خیال خود جاتا رہے گا اور تلاوت کے وقت لباس بھی جہاں تک ہو سکے صاف پہنے)

تجوید یعنی قرآن شریف کو اچھی طرح سنوار کر صحیح پڑھنے کا بیان

مسئلہ ①: اس میں کوشش کرنا واجب ہے اس میں بے پروائی اور سستی کرنے سے گناہ ہوتا ہے۔

فائدہ: اس کے قاعدے بہت سے ہیں مگر تھوڑے سے (۱۸) قاعدے جو بہت ضروری اور آسان ہیں لکھے جاتے ہیں۔

تنبیہ: ان حرفوں میں خوب اہتمام سے فرق کرنا چاہیے اور اچھی طرح ادا کرنا چاہیے۔ (ا۔ ع۔ ء) میں اور (ت۔ ط) میں اور (ث۔ س۔ ص) میں (ح۔ ہ) میں اور (د۔ ض) میں اور (ذ۔ ظ۔ ز) میں کہ (ت) پر نہیں ہوتی

ہے (ط) پُر ہوتی ہے (ث) نرم ہوتی ہے (س) سخت ہوتا ہے (ص) پُر ہوتا ہے اور (ض) کے نکالنے میں زبان کی کروٹ طرف کی ڈاڑھ سے لگتی ہے۔ سامنے کے دانتوں سے اس کا پڑھنا غلط ہے اور اس کی زیادہ مشق کرنی چاہیے۔ اور (ذ) نرم ہوتی ہے (ز) سخت ہوتی ہے۔ (ظ) پُر ہوتی ہے۔

قاعدہ ①: یہ حرف ہمیشہ پُر ہوتے ہیں (خ۔ص۔ض۔ط۔ظ۔غ۔ق)

قاعدہ ②: (ن۔م) پر جب تشدید ہو غنہ سے پڑھو۔ یعنی اسی آواز کو ذرا دیر تک ناک میں نکالتی رہو۔

قاعدہ ③: جس حرف پر زبر یا زیر یا پیش ہو اور اس سے آگے (ا) یا (ی) یا (و) نہ ہو تو اس کو بڑھا کر مت پڑھو جیسے اکثر لڑکیوں کو عادت پڑ جاتی ہے اس طرح پڑھنا غلط ہے جیسے (الحمد) کو اس طرح پڑھنا (الحمدو) یا (ملک) کو اس طرح پڑھنا (ملکی) یا (ایاک) کو اس طرح پڑھنا (ایاکا) اور جہاں (ا) یا (ی) یا (و) ہو اس کو گھٹاؤ مت۔ غرض کھڑے پڑے کا بہت خیال رکھو۔

قاعدہ ④: پیش کو (واؤ) کی بو دے کر پڑھو اور زیر کو (ی) کی بو دے کر۔

قاعدہ ⑤: جہاں نون پر جزم ہو اور اس نون کے بعد ان حرفوں میں سے کوئی حرف ہو اس نون کو غنہ سے پڑھو وہ حروف یہ ہیں (ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ک) جیسے اَنْتُمْ. مِنْ ثَمَرَةٍ فَاَنْجَيْنَاكُمْ. اَنْدَادًا اَنْذَرْتَهُمْ. اَنْزَلَ. مِنْسَاَتَهٗ. تَنْشُرُ. لِمَنْ صَبَرَ. مَنْضُوْدٍ. فَاِنْ طِبْنَ. فَانْظُرْ. يُنْفِقُوْنَ مِنْ قَبْلِكَ. اِنْ كُنْتُمْ.

قاعدہ ⑥: اسی طرح اگر کسی حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اس حرف کے بعد ان پندرہ حرفوں میں سے کوئی حرف آ جائے تب بھی اس نون کی آواز پر غنہ کرو جیسے جَنّٰتٍ تَجْرِیْ. جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰى. مِنْ نَفْسٍ شَيْئًا. رِزْقًا قَالُوْا. رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ اسی طرح اور مثالیں ڈھونڈ لو۔

قاعدہ ⑦: جہاں نون پر جزم ہو اور اس کے بعد حرف (ر) یا حرف (ل) آئے تو اس نون میں نون کی آواز بالکل نہیں رہتی بالکل (ر) یا (ل) میں مل جاتا ہے جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ.

قاعدہ ⑧: اسی طرح اگر کسی حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اس حرف کے بعد (ر) یا (ل) ہو جب بھی اس نون کی آواز نہ رہے گی (ر) یا (ل) میں مل جائے گا جیسے غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ.

قاعدہ ⑨: اگر نون پر جزم ہو اور اس کے بعد حرف (ب) ہو تو اس نون کو میم کی طرح پڑھیں گے اور اس پر

غنہ بھی کریں گے جیسے "اَنْبِئْهُمْ" اس کو اس طرح پڑھیں گے "اَمْبِئْهُمْ" اسی طرح کسی حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اس کے بعد (ب) ہو وہاں بھی اس نون کی آواز کو میم کی طرح پڑھیں گے جیسے "اَلِيْمٌ بِمَا" اس کو اس طرح پڑھیں گے "اَلِيْمٌ بِمَا." بعضے قرآنوں میں موقع پر ننھی سی میم لکھ دیتے ہیں اور بعضوں میں نہیں لکھتے مگر پڑھنا سب جگہ چاہیے جہاں جہاں یہ قاعدہ پایا جائے۔

قاعدہ ⑩: جہاں میم پر جزم ہو اور اس کے بعد حرف (ب) ہو تو اس میم پر غنہ کرو جیسے "يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ."

قاعدہ ⑪: جس حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں اور اس کے بعد والے حرف پر جزم ہو تو وہاں دو زبر کی جگہ ایک زبر پڑھیں گے اور وہاں جو الف لکھا ہے اس کو نہ پڑھیں گے اور ایک نون زیر والا اپنی طرف سے نکال کر اس جزم والے حرف سے ملا دیں گے جیسے "خَيْرًا الْوَصِيَّةُ" اس کو اس طرح پڑھیں گے "خَيْرَ نِ الْوَصِيَّةُ." اسی طرح دو زیر کی جگہ ایک زیر پڑھیں گے اور ویسا ہی نون پچھلے حرف سے ملا دیں گے "فَخُوْرٍ الَّذِيْنَ" اس کو اس طرح پڑھیں گے "فَخُوْرِ نِ الَّذِيْنَ" اسی طرح دو پیش کی جگہ ایک پیش پڑھیں گے اور ویسا ہی نون پچھلے حرف سے ملا دیں گے جیسے "نُوْحٌ ابْنَهٗ" اس کو اس طرح پڑھیں گے "نُوْحُ نِ ابْنَهٗ." بعضے قرآنوں میں ننھا سا نون بیچ میں لکھ دیتے ہیں لیکن اگر کسی قرآن میں نہ لکھا ہو جب بھی پڑھنا چاہیے۔

قاعدہ ⑫: (ر) پر اگر زبر یا پیش ہو تو پُر پڑھنا چاہیے جیسے "رَبِّ الْعَالَمِيْنَ." "اَمْرُهُمْ" اور اگر (ر) کے نیچے زیر ہو تو باریک پڑھو جیسے "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ" اور اگر (ر) پر جزم ہو تو اس سے پہلے والے حرف کو دیکھو اگر اس پر زبر یا پیش ہے تو (ر) کو پُر پڑھو جیسے "اَنْذَرْتَهُمْ." "مُرْسَلٌ" اور اگر اس سے پہلے والے حرف پر زیر ہو تو اس جزم والی (ر) کو باریک پڑھو جیسے "لَمْ تُنْذِرْهُمْ" اور کہیں کہیں یہ قاعدہ نہیں چلتا مگر وہ مواقع تمہاری سمجھ میں نہ آئیں گے زیادہ جگہ یہی قاعدہ ہے تم یوں ہی پڑھا کرو۔

قاعدہ ⑬: "اَللّٰهُ" اور "اَللّٰهُمَّ" میں جو لام ہے اس لام سے پہلے والے حرف پر اگر زبر یا پیش ہو تو لام کو پُر پڑھو۔ جیسے "خَتَمَ اللّٰهُ." "فَزَادَهُمُ اللّٰهُ." "وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ." اور اگر پہلے والے حرف پر زیر ہو تو اس لام کو باریک پڑھو جیسے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ"۔

قاعدہ ⑭: جہاں گول (ۃ) لکھی ہو چاہے الگ ہو اس طرح (ۃ) چاہے ملی ہوئی ہو اس طرح (ـة) اور اس پر ٹھہرنا ہو تو اس (ۃ) کو (ہ) کی طرح پڑھیں گے جیسے "قسوۃ" اس کو اس طرح پڑھیں گے "قسوہ"۔ اسی طرح "اٰتُوا الزَّكٰوةَ" اور "طَيِّبَةً" میں بھی (ہ) پڑھیں گے۔

قاعدہ ⑮: جس حرف پر دو زبر ہوں اور اس پر ٹھہرنا ہو تو اس حرف سے آگے الف پڑھیں گے جیسے "نِدَآءً" کو اس طرح پڑھیں گے "نِدَآءَا"۔

قاعدہ ⑯: جس جگہ قرآن میں ایسی نشانی لکھی ہوئی ہو (ٓ) وہاں ذرا بڑھا دو جیسے "وَلَا الضَّآلِّيْنَ" یہاں ب کو اور الفوں سے بڑھا کر پڑھو جیسے "قَالُوْٓا اٰنُؤْمِنُ" یہاں واؤ کو اور جگہوں کے واؤ سے بڑھا دو جیسے "فِیْٓ اٰذَانِهِمْ" اس (ی) کو دوسری جگہ کی (ی) سے بڑھا دو۔

قاعدہ ⑰: جہاں ایسی نشانیاں بنی ہوں وہاں ٹھہر جاؤ (م ط O قف ل) اور جہاں (س) یا (سکتہ) یا (وقفہ) ہو وہاں سانس نہ توڑو مگر ذرا رک کر آگے پڑھتی چلی جاؤ۔ اور جہاں ایک آیت میں دو جگہ تین نقطے بنے ہوں اس طرح۔ وہاں ایک جگہ ٹھہرو ایک جگہ نہ ٹھہرو چاہے پہلی جگہ ٹھہرو چاہے دوسری جگہ ٹھہرو اور جہاں (لا) لکھا ہو وہاں مت ٹھہرو۔ اور جہاں اور نشانیاں بنی ہوں جی چاہے ٹھہرو جی چاہے نہ ٹھہرو اور جہاں اوپر نیچے دو نشانیاں بنی ہوں جو اوپر لکھی ہو اس پر عمل کرو۔

قاعدہ ⑱: جس حرف پر جزم ہو اور اس کے بعد والے حرف پر تشدید ہو تو اس جگہ پر پہلا حرف نہ پڑھیں گے جیسے "قَدْ تَّبَيَّنَ" میں دال نہ پڑھیں گے اور "قَالَتْ طَّآئِفَةٌ" میں (ت) نہ پڑھیں گے اور "لَئِنْ بَسَطْتَّ" میں (ط) نہ پڑھیں گے اور "اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ" میں (ت) نہ پڑھیں گے اور "اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا" میں (ت) نہ پڑھیں گے اور "اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ" میں (ق) نہ پڑھیں گے۔ البتہ اگر یہ جزم والا حرف (ن) ہو یا دو زبر یا دو زیر یا دو پیش سے نون پیدا ہو گیا ہو اور اس کے بعد تشدید والا حرف (ی) ہو یا (واؤ) ہو تو وہاں پڑھنے میں نون کی بو رہے گی جیسے "مَنْ يَّقُوْلُ." "ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ" میں نون کی آواز ناک میں پیدا ہوگی۔

فائدہ ①: پارہ "وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ" کے چوتھے رکوع کی چھٹی آیت میں جو یہ بول آیا ہے "مَجْرٖىهَا" اس (ر) کے زیر کو اور زیروں کی طرح نہ پڑھیں گے، بل کہ جس طرح لفظ ستارے کی (ر) کا زیر پڑھا جاتا ہے اس طرح اس کو پڑھیں گے۔

فائدہ ②: پارہ "حٰمٓ" میں سورۂ "حجرات" کے دوسرے رکوع کی پہلی آیت میں جو یہ بول آیا ہے "بِئْسَ الْاِسْمُ" اس میں "بِئْسَ" کا سین کسی حرف سے نہیں ملتا اور اس کے بعد کا لام اگلے سین سے ملتا ہے اور اس طرح پڑھا جاتا ہے "بِئْسَ لِسْمُ."

فائدہ ③: پارہ "تِلْكَ الرُّسُلُ" سورۂ آل عمران کے شروع میں جو "الٓمّٓ" آیا ہے اس کی میم کو اگلے لفظ اللہ

کے لام سے اس طرح ملایا جاتا ہے جس کے ہجے یوں ہوتے ہیں م کی زیر مِی۔ م مَلْ مِنْمَلْ اور بعضے
پڑھنے والی جو اس طرح پڑھتی ہیں مِنْہُم مَلْ یہ غلط ہے۔

فائدہ ④: یہ چند (۱۵) مقام ایسے ہیں کہ لکھا جاتا ہے اور طرح اور پڑھا جاتا ہے اور ان کا بہت خیال رکھو۔ اور قرآن میں یہ مقامات نکال کر لڑکیوں کو دکھلا دو اور سمجھا دو۔

مقام ①: قرآن مجید میں جہاں کہیں لفظ اَنَا آیا ہے اس میں نون کے بعد کا الف نہیں پڑھا جاتا، بل کہ فقط پہ الف اور نون زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں اس کو بڑھاتے نہیں اس طرح اَنَ۔

مقام ②: پارہ "سَیَقُوْلُ" کے سولھویں رکوع کی تیسری آیت میں "یَبْصُطُ" (ص) سے لکھا جاتا ہے مگر (س) سے پڑھا جاتا ہے اس طرح "یَبْسُطُ" اکثر قرآنوں میں ایک ننھا سا سین بھی لکھ دیتے ہیں لیکن اگر نہ بھی لکھا ہو جب بھی سین پڑھے۔ اسی طرح پارہ "وَلَوْ اَنَّنَا" کے سولھویں رکوع کی پانچویں آیت میں جو "بَصْطَةً" آیا ہے اس میں بھی (ص) کی جگہ (س) پڑھتے ہیں۔

مقام ③: پارہ "لَنْ تَنَالُوْا" کے چھٹے رکوع کی پہلی آیت میں "اَفَائِنْ" میں (ف) کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا، بل کہ اس طرح پڑھتے ہیں اَفَئِنْ.

مقام ④: پارہ "لَنْ تَنَالُوْا" کے آٹھویں رکوع کی تیسری آیت میں "لَا اِلَی اللّٰہِ" میں پہلے لام کے بعد دو الف لکھے جاتے ہیں مگر ایک الف پڑھا جاتا ہے اس طرح "لَاِلَی اللّٰہِ."

مقام ⑤: پارہ "لَا یُحِبُّ اللّٰہُ" کے نویں رکوع کی تیسری آیت میں "تَبُوْءَ ا" میں ہمزہ کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بل کہ یوں پڑھتے ہیں "تَبُوْءَ."

مقام ⑥: پارہ "قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ" کے تیسرے رکوع کی چوتھی آیت میں "مَلَائِہٖ" میں لام کے بعد الف لکھا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا، بل کہ یوں پڑھتے ہیں "مَلَئِہٖ" اسی طرح یہ لفظ قرآن میں جہاں آیا ہے اسی طرح پڑھا جاتا ہے۔

مقام ⑦: پارہ "وَاعْلَمُوْا" کے تیرھویں رکوع کی پانچویں آیت میں "لَا اَوْ ضَعُوْا" میں لام الف کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بل کہ یوں پڑھتے ہیں لَاَوْضَعُوْا۔

مقام ⑧: پارہ "وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ" کے چھٹے رکوع کی آٹھویں آیت میں "ثَمُوْدَا" میں دال کے بعد الف لکھا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بل کہ یوں پڑھتے ہیں "ثَمُوْدَ." اسی طرح پارہ "قَالَ فَمَا خَطْبُکُمْ" سورۂ "والنجم"

کے تیسرے رکوع کی انیسویں آیت میں جو ثَمُوْدَا آیا ہے اس میں بھی الف نہیں پڑھا جاتا۔

مقام⑨: پارہ "وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ" کے دسویں رکوع کی چوتھی آیت میں "لِتَتْلُوَا" میں واؤ کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بل کہ یوں پڑھتے ہیں لِتَتْلُوَ۔

مقام⑩: پارہ "سُبْحَانَ الَّذِیْ" کے چودھویں رکوع کی دوسری آیت میں "لَنْ نَّدْعُوَا" میں واؤ کے بعد الف لکھا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا، بل کہ یوں پڑھتے ہیں "لَنْ نَّدْعُوَ" اسی طرح پارہ سُبْحَانَ الَّذِیْ کے سولہویں رکوع کی پہلی آیت میں "لِشَایْءٍ" میں الف نہیں پڑھا جاتا بل کہ اس طرح پڑھتے ہیں "لِشَیْءٍ"

مقام⑪: پارہ "سُبْحَانَ الَّذِیْ" کے سترھویں رکوع کی ساتویں آیت میں "لٰکِنَّا" میں نون کے بعد الف لکھا جاتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا، بل کہ یوں پڑھتے ہیں "لٰکِنَّ۔"

مقام⑫: "وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ" کے سترہویں رکوع کی ساتویں آیت میں "لَاَ اذْبَحَنَّهٗ" میں لام کے بعد دو الف لکھے جاتے ہیں مگر ایک پڑھا جاتا اس طرح "لَاَذْبَحَنَّهٗ۔"

مقام⑬: پارہ "وَمَالِیَ" کے چھٹے رکوع کی سینتالیسویں آیت میں "لَاَ اِلَی الْجَحِیْمِ" میں پہلے لام کے بعد دو الف لکھے جاتے ہیں مگر ایک پڑھا جاتا ہے اس طرح "لَاِلَی الْجَحِیْمِ"

مقام⑭: پارہ "حٰمٓ سورۂ مُحَمَّدْ" کے پہلے رکوع کی چوتھی آیت میں "لِیَبْلُوَا" میں واؤ کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا، بل کہ یوں پڑھتے ہیں "لِیَبْلُوَ۔" اسی طرح اس سورت کے چوتھے رکوع کی تیسری آیت میں نَبْلُوَا میں واؤ کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا، بل کہ یوں پڑھتے ہیں "نَبْلُوَ۔"

مقام⑮: پارہ "تَبَارَکَ الَّذِیْ" سورہ دھر کے پہلے رکوع کی چوتھی آیت میں "سَلَاسِلَا" میں دوسرے لام کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا، بل کہ یوں پڑھے ہیں "سَلَاسِلَ۔" اور اسی رکوع کی پندرھویں اور سولھویں آیت میں دو جگہ "قَوَارِیْرَا قَوَارِیْرَا" آیا ہے اور دونوں جگہ دوسری را کے بعد الف لکھا جاتا ہے۔ سو اکثر پڑھنے والے پہلے قَوَارِیْرَا پر ٹھہر جاتے ہیں اور دوسرے "قَوَارِیْرَا" پر نہیں ٹھہرتے۔ اس طرح پڑھنے میں تو یہ حکم ہے کہ پہلی جگہ الف پڑھیں، دوسری جگہ الف نہ پڑھیں بل کہ اس طرح پڑھیں "قَوَارِیْرَ" اور اگر کوئی پہلی جگہ نہ ٹھہرے اور دوسری جگہ ٹھہر جائے تو (دوسری جگہ) کسی حال میں الف نہ پڑھا جائے گا خواہ وہاں وقف کرے یا نہ کرے۔ اور پہلی جگہ اگر وقف کرے تو الف پڑھے ورنہ نہیں صحیح یہی ہے۔

فَائِدَہ: پارہ "وَاعْلَمُوْا" میں جو سورۂ توبہ بَرَآءَۃٌ مِّنَ اللّٰهِ سے شروع ہوتی ہے اس پر "بسم اللّٰہ" نہیں

لکھی۔اس کا حکم یہ ہے کہ اگر کوئی اوپر سے پڑھتی چلی آتی ہے وہ اس پر پہنچ کر "بسم اللّٰہ" نہ پڑھے ویسے ہی شروع کر دے۔اور اگر کسی نے اسی جگہ سے پڑھنا شروع کیا ہے یا کچھ سورت پڑھ کر پڑھنا بند کر دیا تھا پھر بیچ میں سے پڑھنا شروع کیا تو ان دونوں حالتوں میں "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھنا چاہیے۔

استاد کے لیے ضروری ہدایت: یہ سب قاعدے سمجھا کر ایک ایک کو کئی کئی روز تک پاؤ پاؤ آدھے آدھے پارہ میں خوب جاری اور مشق کرادو۔

تمرین

سؤال ①: کیا قرآن شریف کو تجوید سے پڑھنا واجب ہے؟

سؤال ②: اگر کسی سے کوئی حرف کوشش کے باوجود صحیح ادا نہ ہوتا ہو تو کیا اس کی نماز درست ہو جائے گی؟

سؤال ③: اگر حروف تو صحیح ادا کر سکتی ہے لیکن لاپرواہی سے صحیح ادا نہیں کرتی تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

سؤال ④: کیا ایک ہی سورت کو نماز کی دونوں رکعتوں میں پڑھ سکتی ہے؟

سؤال ⑤: جس سورت کو شروع کیا ہے اس کو چھوڑ کر دوسری سورت شروع کرنا کیسا ہے؟

سؤال ⑥: جس کو نماز پڑھنے کا طریقہ معلوم نہ ہو وہ نماز کس طرح پڑھے؟

سؤال ⑦: کون سے حروف ہمیشہ پُر پڑھے جائیں گے؟

سؤال ⑧: نون ساکن کے بعد غنہ کب کیا جائے گا؟

سؤال ⑨: لفظ "اَللّٰه اور اَللّٰهُمَّ" کے لام کو کب پُر اور کب باریک پڑھا جائے گا؟

سؤال ⑩: وہ چند مقامات بتلائیں جہاں الف تو لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا؟

سؤال ⑪: سورۃ براءۃ پر "بِسْمِ اللّٰهِ" کب پڑھی جائے گی اور کب نہیں پڑھیں گے؟

سؤال ⑫: وہ کون سے حروف ہیں جن کی ادائیگی میں خوب اہتمام سے فرق کرنا ضروری ہے؟

باب مفسدات الصلوٰۃ

مفسداتِ نماز کا بیان

نماز توڑ دینے والی (۱۸) چیزوں کا بیان

مَسْئَلَہ ①: قصداً یا بھولے سے نماز میں بول اٹھی تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

مَسْئَلَہ ②: نماز میں آہ یا اُوہ یا اُف یا ہائے کہے یا زور سے روئے تو نماز ٹوٹ جائے گی، البتہ اگر جنت و دوزخ کو یاد کرنے سے دل بھر آیا اور زور سے آواز یا آہ یا اُف وغیرہ بھی نکل جائے تو نماز نہیں ٹوٹی۔

مَسْئَلَہ ③: بغیر ضرورت کھنکھارنے اور گلا صاف کرنے سے جس سے ایک آدھ حرف بھی پیدا ہو جائے نماز ٹوٹ جاتی ہے، البتہ لاچاری اور مجبوری کے وقت کھنکھارنا درست ہے اور نماز نہیں ٹوٹتی۔

مَسْئَلَہ ④: نماز میں چھینک آئی اس پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہا تو نماز نہیں ٹوٹی لیکن نہ کہنا چاہیے اور اگر کسی اور کو چھینک آئی اور اس نے نماز ہی میں اس کو "یَرْحَمُکَ اللّٰہُ" کہا تو نماز ٹوٹ گئی۔

مَسْئَلَہ ⑤: قرآن شریف میں دیکھ دیکھ کر پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

مَسْئَلَہ ⑥: نماز میں اتنی مڑ گئی کہ سینہ قبلہ کی طرف سے مڑ گیا تو نماز ٹوٹ گئی۔

مَسْئَلَہ ⑦: کسی کے سلام کا جواب دیا اور "وعلیکم السلام" کہا تو نماز ٹوٹ گئی۔

مَسْئَلَہ ⑧: نماز کے اندر جوڑا باندھا تو نماز ٹوٹ گئی۔

مَسْئَلَہ ⑨: نماز میں کوئی چیز کھالی یا کچھ پی لیا تو نماز ٹوٹ گئی، یہاں تک کہ اگر ایک تل یا ڈھری[1] اٹھا کر کھا لے تو بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔ البتہ اگر ڈھرا وغیرہ کوئی چیز دانتوں میں اٹکی ہوئی تھی اس کو نگل گئی تو اگر چنے سے کم ہو تب تو نماز ہو گئی اور اگر چنے کے برابر یا زیادہ ہو تو نماز ٹوٹ گئی۔

مَسْئَلَہ ⑩: منہ میں پان دبا ہوا ہے اور اس کی پیک حلق میں جاتی ہے تو نماز نہیں ہوئی۔

مَسْئَلَہ ⑪: کوئی میٹھی چیز کھائی، پھر کلی کر کے نماز پڑھنے لگی لیکن منہ میں اس کا ذائقہ کچھ باقی ہے اور تھوک کے

---

[1] چھالیہ کا ٹکڑا۔

ساتھ حلق میں جاتا ہے تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ⑫: نماز میں کچھ خوش خبری سنی اور اس پر "الحمد للّٰہ" کہہ دیا، یا کسی کی موت کی خبر سنی اس پر "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ⑬: کوئی لڑکا وغیرہ گر پڑا اس کے گرتے وقت "بِسْمِ اللّٰہ" کہہ دیا تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ⑭: نماز میں بچہ نے آکر دودھ پی لیا تو نماز ٹوٹ گئی البتہ اگر دودھ نہیں نکلا تو نماز نہیں گئی۔

مسئلہ ⑮: اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتے وقت اللہ کے الف کو بڑھا دیا اور "آَللّٰہُ اَکْبَرْ" کہا یا "اکبر" کے الف کو بڑھا کر "اَللّٰہُ آکْبَرْ" کہا تو نماز ٹوٹ گئی، اسی طرح اگر "اَکْبَرْ" کی بے کو بڑھا کر پڑھا اور "اللّٰہ اکبار" کہا تو بھی نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ⑯: کسی خط یا کسی کتاب پر نظر پڑی اور اس کو اپنی زبان سے نہیں پڑھا لیکن دل ہی دل میں مطلب سمجھ گئی تو نماز نہیں ٹوٹی، البتہ اگر زبان سے پڑھ لے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

مسئلہ ⑰: نمازی کے سامنے سے اگر کوئی گزر جائے یا کتا، بلی، بکری وغیرہ کوئی جانور نکل جائے تو نماز نہیں ٹوٹی، لیکن سامنے سے جانے والے آدمی کو بڑا گناہ ہوگا، اس لیے ایسی جگہ نماز پڑھنا چاہیے جہاں آگے سے کوئی نہ نکلے اور پھرنے چلنے میں لوگوں کو تکلیف نہ ہو اور اگر ایسی الگ جگہ کوئی نہ ہو تو اپنے سامنے کوئی لکڑی گاڑ لے جو کم سے کم ایک ہاتھ لمبی اور ایک انگل موٹی ہو اور اس لکڑی کے پاس کھڑی ہو اور اس کو بالکل ناک کے سامنے نہ رکھے بل کہ داہنی یا بائیں آنکھ کے سامنے رکھے۔ اگر کوئی لکڑی نہ گاڑے تو اتنی ہی اونچی کوئی اور چیز سامنے رکھ لے جیسے مونڈھا[1] تو اب سامنے سے جانا درست ہے کوئی گناہ نہ ہوگا۔

مسئلہ ⑱: کسی ضرورت کی وجہ سے اگر قبلہ کی طرف ایک آدھ قدم آگے بڑھ گئی یا پیچھے ہٹ آئی، لیکن سینہ قبلہ کی طرف سے نہیں پھرا تو نماز درست ہوگئی لیکن اگر سجدہ کی جگہ سے آگے بڑھ جائے گی تو نماز نہ ہوگی۔

جو (۲۷) چیزیں نماز میں مکروہ اور منع ہیں ان کا بیان

مسئلہ ①: مکروہ وہ چیز ہے جس سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن ثواب کم ہوجاتا ہے اور گناہ ہوجاتا ہے۔

مسئلہ ②: اپنے کپڑے یا بدن یا زیور سے کھیلنا، کنکریوں کو ہٹانا مکروہ ہے، البتہ اگر کنکریوں کی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے تو ایک دو مرتبہ ہاتھ سے برابر کر دینا اور ہٹا دینا درست ہے۔

---

[1] سرکنڈوں اور مونج کی بنی ہوئی کرسی۔

مسئلہ ③: نماز میں انگلیاں چٹخانا اور کولے پر ہاتھ رکھنا اور داہنے بائیں منہ موڑ کے دیکھنا یہ سب مکروہ ہے، البتہ اگر کن انکھیوں سے کچھ دیکھے اور گردن نہ پھیرے تو ویسا مکروہ تو نہیں ہے لیکن بلا ضرورت شدیدہ ایسا کرنا بھی اچھا نہیں ہے۔

مسئلہ ④: نماز میں دونوں پیر کھڑے رکھ کر بیٹھنا یا چوزانو بیٹھنا یا کتے کی طرح بیٹھنا یہ سب مکروہ ہے، ہاں دکھ بیماری کی وجہ سے جس طرح بیٹھنے کا حکم ہے اُس طرح نہ بیٹھ سکے تو جس طرح بیٹھ سکے بیٹھے اس وقت کچھ مکروہ نہیں ہے۔

مسئلہ ⑤: سلام کے جواب میں ہاتھ اٹھانا اور ہاتھ سے سلام کا جواب دینا مکروہ ہے اور اگر زبان سے جواب دیا تو نماز ٹوٹ گئی جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا۔

مسئلہ ⑥: نماز میں اِدھر اُدھر سے اپنے کپڑے کو سمیٹنا سنبھالنا کہ مٹی سے نہ لگے مکروہ ہے۔

مسئلہ ⑦: جس جگہ یہ ڈر ہو کہ کوئی نماز میں ہنسا دے گا یا خیال بٹ جائے گا اور نماز میں بھول چوک ہو جائے گی ایسی جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ⑧: اگر کوئی آگے بیٹھی باتیں کر رہی ہو یا کسی اور کام میں لگی ہو تو اس کے پیچھے اس کی پیٹھ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، لیکن اگر بیٹھنے والی کو اس سے تکلیف ہو اور وہ اس رک جانے سے گھبرائے تو ایسی حالت میں کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھے یا وہ اتنے زور زور سے باتیں کرتی ہو کہ نماز میں بھول جانے کا ڈر ہے تو وہاں نماز نہ پڑھنا چاہیے کہ مکروہ ہے اور کسی کے منہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ⑨: اگر نمازی کے سامنے قرآن شریف یا تلوار لٹکی ہو تو اس کا کچھ حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ⑩: جس فرش پر تصویریں بنی ہوں اس پر نماز ہو جاتی ہے، لیکن تصویر پر سجدہ نہ کرے اور تصویر دار جائے نماز رکھنا مکروہ ہے اور تصویر کا گھر میں رکھنا بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ ⑪: اگر تصویر سر کے اوپر ہو یعنی چھت میں یا چھتگیری[1] میں تصویر بنی ہوئی ہو یا آگے کی طرف کو ہو یا داہنی طرف یا بائیں طرف ہو تو نماز مکروہ ہے اور اگر پیر کے نیچے ہو تو نماز مکروہ نہیں، لیکن اگر بہت چھوٹی تصویر ہو کہ اگر زمین پر رکھ دو تو کھڑے ہو کر نہ دکھائی دے یا پوری تصویر نہ ہو بلکہ سر کٹا ہوا اور مٹا ہوا ہو تو ان کا کچھ حرج نہیں، ایسی تصویر سے کسی صورت میں نماز مکروہ نہیں ہوتی چاہے جس طرف بھی ہو۔

---

[1] وہ کپڑا جو چھت کے نیچے خاک وغیرہ کے نہ گرنے کے لیے لگاتے ہیں۔

مسئلہ (۱۲): تصویر دار کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
مسئلہ (۱۳): درخت یا مکان وغیرہ پر کسی بے جان چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔
مسئلہ (۱۴): نماز کے اندر آیتوں کا یا کسی اور چیز کا انگلیوں پر گننا مکروہ ہے، البتہ اگر انگلیوں کو دبا کر گنتی یاد رکھے تو کوئی حرج نہیں۔
مسئلہ (۱۵): دوسری رکعت کو پہلی رکعت سے زیادہ لمبی کرنا مکروہ ہے۔
مسئلہ (۱۶): کسی نماز میں کوئی سورت مقرر کر لینا کہ ہمیشہ وہی پڑھا کرے کوئی اور سورت کبھی نہ پڑھے، یہ بات مکروہ ہے۔
مسئلہ (۱۷): کندھے پر رومال ڈال کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
مسئلہ (۱۸): بہت بُرے اور میلے کچیلے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اگر دوسرے کپڑے نہ ہوں تو جائز ہے۔
مسئلہ (۱۹): پیسہ کوڑی وغیرہ کوئی چیز منہ میں لے کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اگر ایسی چیز ہو کہ نماز میں قرآن شریف وغیرہ نہیں پڑھ سکتی تو نماز نہیں ہوئی ٹوٹ گئی۔
مسئلہ (۲۰): جس وقت پیشاب پاخانہ زور سے لگا ہو ایسے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
مسئلہ (۲۱): جب بہت بھوک لگی ہو اور کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھا لے تب نماز پڑھے، بغیر کھانا کھائے نماز پڑھنا مکروہ ہے، البتہ اگر وقت تنگ ہونے لگے تو پہلے نماز پڑھ لے۔
مسئلہ (۲۲): آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا بہتر نہیں ہے، لیکن اگر آنکھیں بند کرنے سے نماز میں دل خوب لگے تو بند کر کے پڑھنے میں بھی کوئی برائی نہیں۔
مسئلہ (۲۳): بے ضرورت نماز میں تھوکنا اور ناک صاف کرنا مکروہ ہے اور اگر ضرورت پڑے تو درست ہے، جیسے کسی کو کھانسی آئی اور منہ میں بلغم آ گیا تو اپنے بائیں طرف تھوک دے یا کپڑے میں لے کر مل ڈالے اور داہنی طرف اور قبلہ کی طرف نہ تھوکے۔
مسئلہ (۲۴): نماز میں کھٹمل نے کاٹ کھایا تو اس کو پکڑ کے چھوڑ دے، نماز پڑھتے میں مارنا اچھا نہیں اور اگر کھٹمل نے ابھی کاٹا نہیں ہے تو اس کو نہ پکڑے، بے کاٹے پکڑنا بھی مکروہ ہے۔
مسئلہ (۲۵) فرض نماز میں بے ضرورت دیوار وغیرہ کسی چیز کے سہارے پر کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲۶: ابھی سورت پوری ختم نہیں ہوئی دو ایک کلمے رہ گئے تھے کہ جلدی کے مارے رکوع میں چلی گئی اور سورت کو رکوع میں جا کر ختم کیا تو نماز مکروہ ہوئی۔

مسئلہ ۲۷: اگر سجدہ کی جگہ پیر سے اونچی ہو جیسی کوئی دہلیز پر سجدہ کرے تو دیکھو کتنی اونچی ہے اگر ایک بالشت سے زیادہ اونچی ہو تو نماز درست نہیں ہے اور اگر ایک بالشت یا اس سے کم ہے تو نماز درست ہے لیکن بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

جن (۱۳) وجہوں سے نماز کا توڑ دینا درست ہے ان کا بیان

مسئلہ ①: نماز پڑھتے میں ریل چل دے اور اس پر اپنا اسباب رکھا ہوا ہے یا بال بچے سوار ہیں تو نماز توڑ کے بیٹھ جانا درست ہے۔

مسئلہ ②: سامنے سانپ آ گیا تو اس کے ڈر سے نماز کا توڑ دینا درست ہے۔

مسئلہ ③: رات کو مرغی کھلی رہ گئی اور بلی اس کے پاس آ گئی تو اس کے خوف سے نماز توڑ دینا درست ہے۔

مسئلہ ④: نماز میں کسی نے جوتی اٹھا لی اور ڈر ہے کہ اگر نماز نہ توڑے گی تو وہ لے کر بھاگ جائے گا تو اس کے لیے نیت توڑ دینا درست ہے۔

مسئلہ ⑤: کوئی نماز میں ہے اور ہانڈی ابلنے لگی جس کی لاگت تین چار آنہ ہیں تو نماز توڑ کر اس کو درست کر دینا جائز ہے۔ غرض کہ جب ایسی چیز کے ضائع ہو جانے یا خراب ہو جانے کا ڈر ہو جس کی قیمت تین چار آنے ہو تو اس کی حفاظت کے لیے نماز کا توڑ دینا درست ہے۔

مسئلہ ⑥: اگر نماز میں پیشاب پاخانہ زور کرے تو نماز توڑ دے اور فراغت کر کے پھر پڑھے۔

مسئلہ ⑦: کوئی اندھی عورت یا مرد جا رہا ہے اور آگے کنواں ہے اور اس میں گر پڑنے کا ڈر ہے تو اس کے بچانے کے لیے نماز توڑ دینا فرض ہے، اگر نماز نہیں توڑی اور وہ گر کے مر گیا تو گناہ گار ہو گی۔

مسئلہ ⑧: کسی بچہ وغیرہ کے کپڑوں میں آگ لگ گئی اور وہ جلنے لگا تو اس کے لیے بھی نماز توڑ دینا فرض ہے۔

مسئلہ ⑨: ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی کسی مصیبت کی وجہ سے پکاریں تو فرض نماز کو توڑ دینا واجب ہے، جیسے کسی کا باپ یا ماں وغیرہ بیمار ہے اور پاخانہ وغیرہ کسی ضرورت سے گیا اور آتے میں یا جاتے میں پیر پھسل گیا اور گر پڑا تو نماز توڑ کے اسے اٹھا لے، لیکن اگر اور کوئی اٹھانے والا ہو تو بغیر ضرورت نماز نہ توڑے۔

مسئلہ ⑩: اور اگر ابھی گرا نہیں ہے لیکن گرنے کا ڈر ہے اور اس نے اس کو پکارا تب بھی نماز توڑ دے۔

مسئلہ ⑪: اور اگر کسی ایسی ضرورت کے لیے نہیں پکارا، یوں ہی پکارا ہے تو فرض نماز کا توڑ دینا درست نہیں۔

مسئلہ ⑫: اور اگر نفل یا سنت پڑھتی ہو اس وقت ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، پکاریں لیکن یہ اُن کو معلوم نہیں ہے کہ فلانی نماز پڑھتی ہے تو ایسے وقت بھی نماز کو توڑ کر اُن کی بات کا جواب دینا واجب ہے چاہے کسی مصیبت سے پکاریں اور چاہے بغیر ضرورت پکاریں دونوں کا ایک حکم ہے، اگر نماز توڑ کے نہ بولے گی تو گناہ ہوگا اور اگر وہ جانتے ہوں کہ نماز پڑھتی ہے پھر بھی پکاریں تو نماز نہ توڑے، لیکن اگر کسی ضرورت سے پکاریں اور ان کو تکلیف ہونے کا ڈر ہو تو نماز توڑ دے۔

مسئلہ ⑬: کسی کے لڑکا پیدا ہو رہا ہے لیکن ابھی سب نہیں نکلا کچھ باہر نکلا ہے اور کچھ نہیں نکلا ایسے وقت بھی اگر ہوش وحواس باقی ہوں تو نماز پڑھنا فرض ہے قضا کر دینا درست نہیں، البتہ اگر نماز پڑھنے سے بچہ کی جان کا خوف ہو تو نماز قضا کر دینا درست ہے، اس طرح دائی جنائی کو اگر یہ خوف ہو کہ اگر میں نماز پڑھنے لگوں گی تو بچہ کو صدمہ پہنچے گا تو ایسے وقت دائی کو بھی نماز کا قضا کر دینا درست ہے، لیکن ان سب کو پھر جلدی قضا پڑھ لینا چاہیے۔

تمرین

سوال ①: جن چیزوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ان کو اختصار کے ساتھ بیان کریں؟

سوال ②: اگر نماز کے دوران کسی کتاب یا خط پر نظر پڑی تو اس کا کیا حکم ہے؟

سوال ③: اگر نمازی کے سامنے سے کوئی گزر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ نمازی کو اس سے بچنے کی کیا تدبیر اختیار کرنی چاہیے؟

سوال ④: کسی ضرورت سے قبلہ کی طرف آگے بڑھنے کی کون سی صورت میں نماز درست ہوگی اور کون سی صورت میں درست نہ ہوگی؟

سوال ⑤: اگر جنت اور دوزخ کو یاد کرنے پر رونے سے آواز پیدا ہوئی تو کیا نماز ٹوٹ جائے گی؟

سوال ⑥: مکروہ کسے کہتے ہیں؟

سوال ⑦: جو چیزیں نماز میں مکروہ ہیں انہیں مختصراً ذکر کریں۔

سوال ⑧: کوئی چیز منہ میں لے کر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

سوال ⑨: اگر نمازی کے سامنے کوئی آدمی بیٹھا ہو یا قرآن شریف یا تلوار یا کوئی تصویر لٹکی ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

سوال ⑩: فرض نماز میں بلا ضرورت کسی چیز سے سہارا لینا کیسا ہے؟

سوال ⑪: بلا ضرورت نماز میں تھوکنا اور ناک صاف کرنا کیسا ہے؟ اگر ضرورت پڑ جائے تو کیا کرے؟

سوال ⑫: اگر سجدہ کی جگہ پیر سے اونچی ہو تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

سوال ⑬: کیا دوسری رکعت کو پہلی رکعت سے زیادہ لمبی کرنا شرعاً درست ہے؟

سوال ⑭: جن وجہوں سے نماز کا توڑنا درست ہے وہ مختصراً بیان کریں۔

سوال ⑮: اگر سنت و نفل نماز پڑھ رہا ہو اور والدین میں سے کوئی پکارے تو کیا حکم ہے؟

باب الوتر والنوافل

نماز وتر کا بیان[1]

مسئلہ ①: وتر کی نماز واجب ہے اور واجب کا مرتبہ قریب قریب فرض کے ہے، چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے، اگر کبھی چھوٹ جائے تو جب موقع ملے فوراً اس کی قضا پڑھنی چاہیے۔

مسئلہ ②: وتر کی تین رکعتیں ہیں، دو رکعتیں پڑھ کے بیٹھے اور "التحیات" پڑھے اور درود بالکل نہ پڑھے، بل کہ "التحیات" پڑھ چکنے کے بعد فوراً اٹھ کھڑی ہو اور "الحمد" اور سورت پڑھ کر "اللّٰہ اکبر" کہے اور کندھے تک ہاتھ اٹھائے اور پھر ہاتھ باندھ لے پھر دعائے قنوت پڑھ کے رکوع کرے اور تیسری رکعت پر بیٹھ کے "التحیات" اور درود شریف اور دعاء پڑھ کے سلام پھیر لے۔

مسئلہ ③: دعائے قنوت یہ ہے:

"اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ، اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ."

مسئلہ ④: وتر کی تینوں رکعتوں میں "الحمد" کے ساتھ سورت ملانا چاہیے جیسا کہ ابھی بیان ہو چکا۔

مسئلہ ⑤: اگر تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنا بھول گئی اور جب رکوع میں چلی گئی تب یاد آیا تو اب دعائے قنوت نہ پڑھے بل کہ نماز کے ختم پر سجدہ سہو کر لے اور اگر رکوع چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہو اور دعائے قنوت پڑھ لے تب بھی خیر نماز ہو گئی، لیکن ایسا نہ کرنا چاہیے تھا اور سجدہ سہو کرنا اس صورت میں بھی واجب ہے۔

مسئلہ ⑥: اگر بھولے سے پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ گئی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے تیسری رکعت میں پھر پڑھنی چاہیے اور سجدہ سہو بھی کرنا پڑے گا۔

---

[1] نماز وتر سے متعلق ۶ مسائل مذکور ہیں۔

مسئلہ ⑦: جس کو دعائے قنوت یاد نہ ہو یہ پڑھ لیا کرے "رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" یا تین دفعہ یہ کہہ لے "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ" یا تین دفعہ "یَا رَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ" کہہ لے تو نماز ہو جائے گی۔

تمرین

سوال ①: نماز وتر پڑھنے کا طریقہ کیا ہے اور نماز وتر کا کیا حکم ہے؟

سوال ②: اگر وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنا بھول گئی اور رکوع کر لیا تو اب کیا کرے؟

سوال ③: اگر بھولے سے وتر کی پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟

سوال ④: جس کو دعائے قنوت یاد نہ ہو وہ کیا کرے؟

سنت اور نفل نمازوں کا بیان[1]

سنت نمازوں کی تفصیل

مسئلہ ①: فجر کے وقت فرض سے پہلے دو رکعت نماز سنت ہے، حدیث میں اس کی بڑی تاکید آئی ہے، کبھی ان کو نہ چھوڑے، اگر کسی دن دیر ہوگئی اور نماز کا وقت بالکل اخیر ہوگیا تو مجبوری کے وقت فقط دو رکعت فرض پڑھ لے، لیکن جب سورج نکل آئے اور اونچا ہو جائے تو سنت کی دو رکعت قضا پڑھ لے۔

مسئلہ ②: ظہر کے وقت پہلے چار رکعت سنت پڑھے، پھر چار رکعت فرض، پھر دو رکعت سنت، ظہر کے وقت کی یہ چھ رکعتیں بھی ضروری ہیں، ان کے پڑھنے کی بہت تاکید ہے، بغیر وجہ چھوڑ دینے سے گناہ ہوتا ہے۔

مسئلہ ③: عصر کے وقت پہلے چار رکعت سنت پڑھے پھر چار رکعت فرض پڑھے، لیکن عصر کے وقت کی سنتوں کی تاکید نہیں ہے، اگر کوئی نہ پڑھے تو بھی کوئی گناہ نہیں ہوتا اور جو کوئی پڑھے اس کو بہت ثواب ملتا ہے۔

مسئلہ ④: مغرب کے وقت پہلے تین رکعت فرض پڑھے اور پھر دو رکعت سنت پڑھے، یہ سنتیں بھی ضروری ہیں، نہ پڑھنے سے گناہ ہوگا۔

مسئلہ ⑤: عشاء کے وقت بہتر اور مستحب یہ ہے کہ پہلے چار رکعت سنت پڑھے، پھر چار رکعت فرض۔ پھر دو رکعت سنت پڑھے، پھر اگر جی چاہے دو رکعت نفل بھی پڑھ لے، اس حساب سے عشاء کی چھ رکعت سنت ہوئیں اور اگر کوئی اتنی رکعتیں نہ پڑھے تو پہلے چار رکعت فرض پڑھے، پھر دو رکعت سنت پڑھے پھر وتر پڑھے، عشاء کے بعد یہ دو رکعتیں پڑھنی ضروری ہیں نہ پڑھے گی تو گناہ ہوگا۔

مسئلہ ⑥: رمضان کے مہینے میں تراویح کی نماز بھی سنت ہے۔ اس کی بھی تاکید آئی ہے، اس کا چھوڑ دینا اور نہ پڑھنا گناہ ہے، عورتیں تراویح کی نماز اکثر چھوڑ دیتی ہیں ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ عشاء کے فرض اور سنتوں کے بعد بیس رکعت تراویح پڑھے۔ چاہے دو دو رکعت کی نیت باندھے چاہے چار چار رکعت کی، مگر دو دو رکعت پڑھنا اولیٰ ہے، جب بیسوں رکعتیں پڑھ چکے تو وتر پڑھے۔

فائدہ: جن سنتوں کا پڑھنا ضروری ہے یہ سنت مؤکدہ کہلاتی ہیں اور رات دن میں ایسی سنتیں بارہ ہیں: دو فجر کی،

[1] اس عنوان کے تحت ۱۸ مسائل مذکور ہیں۔

چار ظہر سے پہلے دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور رمضان میں تراویح اور بعض عالموں نے تہجد کو بھی مؤکدہ میں گنا ہے۔

نوافل کا بیان

مسئلہ⑦: اتنی نمازیں تو شرع کی طرف سے مقرر ہیں، اگر اس سے زیادہ پڑھنے کو کسی کا جی چاہے تو جتنا چاہے زیادہ پڑھے اور جس وقت جی چاہے پڑھے، فقط اتنا خیال رکھے کہ جن وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اس وقت نہ پڑھے، فرض اور سنت کے سوائے جو کچھ پڑھے گی اس کو نفل کہتے ہیں جتنی زیادہ نفلیں پڑھے گی اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا اس کی کوئی حد نہیں ہے، بعض اللہ کے بندے ایسے ہوئے ہیں کہ ساری رات نفلیں پڑھا کرتے تھے اور بالکل نہیں سوتے تھے۔

مسئلہ⑧: بعض نفلوں کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے، اس لیے اور نفلوں سے ان کا پڑھنا بہتر ہے کہ تھوڑی سی محنت میں بہت ثواب ملتا ہے، وہ یہ ہیں:

① تحیۃ الوضوء، ② اشراق، ③ چاشت، ④ اوابین، ⑤ تہجد، ⑥ صلوٰۃ التسبیح۔

① تحیۃ الوضو:

مسئلہ⑨: "تَحِیَّۃُ الْوُضُوْء" اس کو کہتے ہیں کہ جب کبھی وضو کرے تو وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھ لیا کرے، حدیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے لیکن جس وقت نفل نماز مکروہ ہے اس وقت نہ پڑھے۔

② اشراق کی نماز:

مسئلہ⑩: اشراق کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ جب فجر کی نماز پڑھ چکے تو جائے نماز پر سے نہ اُٹھے، اسی جگہ بیٹھے بیٹھے درود شریف یا کلمہ یا اور کوئی وظیفہ پڑھتی رہے اور اللہ کی یاد میں لگی رہے، دنیا کی کوئی بات چیت نہ کرے، نہ دنیا کا کوئی کام کرے، جب سورج نکل آئے اور اونچا ہو جائے تو دو رکعت یا چار رکعت پڑھ لے تو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے اور اگر فجر کی نماز کے بعد کسی دنیا کے دھندے میں لگ گئی پھر سورج اونچا ہو جانے کے بعد اشراق کی نماز پڑھی تو بھی درست ہے لیکن ثواب کم ہو جائے گا۔

③ چاشت کی نماز:

مسئلہ⑪: پھر جب سورج خوب زیادہ اونچا ہو جائے اور دھوپ تیز ہو جائے تب کم سے کم دو رکعت پڑھے یا

اس سے زیادہ پڑھے، یعنی چار رکعت یا آٹھ رکعت یا بارہ رکعت پڑھ لے، اس کو "چاشت" کہتے ہیں اس کا بھی بہت ثواب ہے۔

④ نمازِ اوابین:

مَسئلہ ⑫: مغرب کے فرض اور سنتوں کے بعد کم سے کم چھ رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعتیں پڑھے اس کو "اوّابین" کہتے ہیں۔

⑤ نمازِ تہجد:

مَسئلہ ⑬: آدھی رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے کا بڑا ہی ثواب ہے۔ اسی کو "تہجد" کہتے ہیں۔ یہ نماز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت مقبول ہے اور سب سے زیادہ اس کا ثواب ملتا ہے، تہجد کی کم سے کم چار رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں، نہ ہو تو دو ہی رکعتیں سہی، اگر پچھلی رات کو ہمت نہ ہو تو عشاء کے بعد پڑھ لے مگر ویسا ثواب نہ ہوگا، اس کے سوا بھی رات دن میں جتنی چاہے نفلیں پڑھے۔

⑥ صلوٰۃ التسبیح:

مَسئلہ ⑭: صلوٰۃ التسبیح کا حدیث شریف میں بڑا ثواب آیا ہے، اس کے پڑھنے سے بے انتہا ثواب ملتا ہے، حضور ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو یہ نماز سکھائی تھی اور فرمایا تھا: اس کے پڑھنے سے تمہارے سب گناہ اگلے، پچھلے، نئے، پرانے، چھوٹے، بڑے سب معاف ہو جائیں گے اور فرمایا تھا اگر ہو سکے تو ہر روز یہ نماز پڑھ لیا کرو، اور ہر روز نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک دفعہ پڑھ لو، اگر ہر ہفتہ نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں پڑھ لیا کرو، ہر مہینے میں بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک دفعہ پڑھ لو۔

اس نماز کے پڑھنے کی ترکیب یہ ہے کہ چار رکعت کی نیت باندھے اور "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ" اور "اَلْحَمْدُ" اور سورت جب سب پڑھ چکے تو رکوع سے پہلے ہی پندرہ دفعہ یہ پڑھے: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" پھر رکوع میں جائے اور "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" کہنے کے بعد دس دفعہ پھر یہی پڑھے، پھر رکوع سے اٹھے اور "رَبَّنَالَكَ الْحَمْدُ" کے بعد پھر دس دفعہ پڑھے، پھر سجدے میں جائے اور "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" کے بعد پھر دس دفعہ پڑھے، پھر سجدہ سے اٹھ کے دس دفعہ پڑھے اس کے بعد دوسرا سجدہ کرے اس میں بھی دس دفعہ پڑھے، پھر سجدہ سے اٹھ کے بیٹھے اور دس دفعہ پڑھ کے دوسری رکعت کے لیے

کھڑی ہو۔ اسی طرح دوسری رکعت پڑھے اور جب دوسری رکعت میں التحیات کے لیے بیٹھے تو پہلے وہی دعا دس دفعہ پڑھ لے تب التحیات پڑھے، اسی طرح چاروں رکعتیں پڑھے۔

مَسئلہ⑮: ان چاروں رکعتوں میں جو سورت چاہے پڑھے کوئی سورت مقرر نہیں ہے۔

مَسئلہ⑯: اگر کسی رکن میں تسبیحات بھول کر کم پڑھی گئیں یا بالکل ہی چھوٹ گئیں تو اگلے رکن میں ان بھولی ہوئی تسبیحات کو بھی پڑھ لے، مثلاً رکوع میں دس مرتبہ تسبیح پڑھنا بھول گئی اور سجدہ میں یاد آیا تو سجدہ میں یہ بھولی ہوئی دس بھی پڑھے اور سجدہ کی دس بھی پڑھے، گویا ایسی صورت میں سجدہ میں بیس تسبیحیں پڑھے۔ بس یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ ایک رکعت میں پچھتر مرتبہ تسبیح پڑھی جاتی ہے اور چاروں رکعتوں میں تین سو مرتبہ، سو اگر چاروں رکعتوں میں تین سو کا عدد پورا ہوگیا تو ان شاء اللہ صلوٰۃ التسبیح کا ثواب ملے گا اور اگر چاروں رکعتوں میں بھی تین سو کا عدد پورا نہ ہوسکا تو پھر یہ نماز نفل ہو جائے گی صلوٰۃ التسبیح نہ رہے گی۔

مَسئلہ⑰: اگر صلوٰۃ التسبیح میں کسی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوگیا تو سہو کے دونوں سجدوں میں اور ان کے بعد کے قعدہ میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں گی۔

مَسئلہ⑱: تسبیحات کے بھول کر چھوٹ جانے یا کم ہو جانے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔

تمرین

سُوال①: سنت مؤکدہ نمازیں کتنی ہیں اور ان کے پڑھنے کا کیا وقت ہے؟

سُوال②: سنت غیر مؤکدہ نمازیں کون سی ہیں؟

سُوال③: تحیۃ الوضوء، اشراق، چاشت، تہجد یہ تمام نمازیں سنت ہیں یا نفل؟ اور کس وقت ادا کی جاتی ہیں؟

سُوال④: صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ کیا ہے؟ نیز اس کی فضیلت بھی بیان کریں؟

سُوال⑤: اگر صلوٰۃ التسبیح کے کسی رکن میں تسبیحات بھول گئی تو ان کے دوبارہ پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

سُوال⑥: اگر صلوٰۃ التسبیح میں کسی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہو جائے تو کیا دونوں سجدوں اور قعدہ میں تسبیحات کو پڑھنا ہوگا؟

فصل:

نوافل کے (۱۱) احکام

مسئلہ ①: دن کو نفلیں پڑھے تو چاہے دو دو رکعت کی نیت باندھے اور چاہے چار چار رکعت کی نیت باندھے اور دن کو چار رکعت سے زیادہ کی نیت باندھنا مکروہ ہے، اور رات کو ایک دم سے چھ چھ یا آٹھ آٹھ رکعت کی نیت باندھ لے تو بھی درست ہے اور اس سے زیادہ کی نیت باندھنا رات کو بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ②: اگر چار رکعتوں کی نیت باندھے اور چاروں پڑھنی بھی چاہے تو جب دو رکعت پڑھ کے بیٹھے، اس وقت اختیار ہے "التحیات" کے بعد درود شریف اور دعا بھی پڑھے، پھر بغیر سلام پھیرے اٹھ کھڑی ہو، پھر تیسری رکعت پر "سبحانك اللهم" پڑھ کے "أعوذ بالله، بسم الله" کہہ کے "الحمد" شروع کرے اور چاہے صرف "التحیات" پڑھ کر اٹھ کھڑی ہو اور تیسری رکعت پر "بسم الله" اور "الحمد" سے شروع کرے، پھر چوتھی رکعت پر بیٹھ کر "التحیات" وغیرہ سب پڑھ کر سلام پھیرے اور اگر آٹھ رکعت کی نیت باندھی ہے اور آٹھوں رکعتیں ایک سلام سے پوری کرنا چاہے تو اس طرح دونوں باتیں اب بھی درست ہیں، چاہے "التحیات" درود شریف اور دعا پڑھ کے کھڑی ہو جائے اور پھر "سبحانك اللهم" پڑھے اور چاہے "التحیات" پڑھ کر کھڑی ہو کر "بسم الله" اور "الحمد" سے شروع کر دے اور اس طرح چھٹی رکعت پر بیٹھ کر بھی چاہے "التحیات"، "درود"، "دعا"، سب کچھ پڑھ کے کھڑی ہو پھر "سبحانك اللهم" پڑھے اور چاہے فقط "التحیات" پڑھ کے کھڑی ہو کر "بسم الله" اور "الحمد" سے شروع کر دے اور آٹھویں رکعت پر بیٹھ کر سب کچھ پڑھ کے سلام پھیرے اور اس طرح ہر دو دو رکعت پر ان دونوں باتوں کا اختیار ہے۔

مسئلہ ③: سنت اور نفل کی سب رکعتوں میں "الحمد" کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے، اگر قصداً سورت نہ ملائے گی تو گناہ گار ہوگی اور اگر بھول گئی تو سجدہ سہو کرنا پڑے گا اور سجدہ سہو کا بیان آگے آئے گا۔

مسئلہ ④: نفل نماز کی جب کسی نے نیت باندھ لی تو اب اس کو پورا کرنا واجب ہو گیا، اگر توڑ دے گی تو گناہ گار ہوگی اور جو نماز توڑی ہے اس کی قضا پڑھنا پڑے گی، لیکن نفل کی ہر دو دو رکعت الگ ہیں، اگر چار یا چھ رکعت کی نیت باندھے تو فقط دو ہی رکعت کا پورا کرنا واجب ہوا، چاروں رکعتیں واجب نہیں ہوئیں، پس اگر کسی نے چار

رکعت نفل کی نیت کی پھر دو رکعت پڑھ کے سلام پھیر دیا تو کچھ گناہ نہیں۔

مسئلہ ⑤: اگر کسی نے چار رکعت نفل کی نیت باندھی اور ابھی دو رکعتیں پوری نہ ہوئی تھیں کہ نماز توڑ دی تو فقط دو رکعت کی قضا پڑھے۔

مسئلہ ⑥: اور اگر چار رکعت کی نیت باندھی اور دو رکعت پڑھ چکی تیسری یا چوتھی میں نیت توڑ دی تو اگر دوسری رکعت پر بیٹھ کر اس نے التحیات وغیرہ پڑھی ہے تو فقط دو رکعت کی قضا پڑھے اور اگر دوسری رکعت پر نہیں بیٹھی، اور التحیات پڑھے بغیر بھولے سے کھڑی ہوگئی یا قصداً کھڑی ہوگئی تو پوری چاروں رکعتوں کی قضا پڑھے۔

مسئلہ ⑦: ظہر کی چار رکعت سنت کی نیت اگر ٹوٹ جائے تو پوری چار رکعتیں پھر سے پڑھے، چاہے دو رکعت پر بیٹھ کے التحیات پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو۔

مسئلہ ⑧: نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا بھی درست ہے، لیکن بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے اس لیے کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے، اس میں وتر کے بعد کی نفلیں بھی آگئیں، البتہ بیماری کی وجہ سے کھڑی نہ ہو سکے تو پورا ثواب ملے گا۔ اور فرض نماز اور سنت جب تک مجبوری نہ ہو بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں۔

مسئلہ ⑨: اگر نفل نماز کو بیٹھ کر شروع کیا، پھر کچھ بیٹھے بیٹھے پڑھ کر کھڑی ہوگئی یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ ⑩: نفل نماز کھڑے ہو کر شروع کی، پھر پہلی ہی رکعت یا دوسری رکعت میں بیٹھ گئی تو یہ درست ہے۔

مسئلہ ⑪: نفل نماز کھڑے کھڑے پڑھی، لیکن ضعف کی وجہ سے تھک گئی تو کسی لاٹھی یا دیوار کی ٹیک لگا لینا اور اس کے سہارے سے کھڑا ہونا بھی درست ہے مکروہ نہیں۔

استخارہ کی نماز کا بیان[1]

مسئلہ ①: جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ میاں سے صلاح (مشورہ) لے لے، اس صلاح لینے کو استخارہ کہتے ہیں۔ حدیث میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے، کہیں منگنی کرے یا بیاہ کرے یا سفر کرے یا اور کوئی کام کرے تو بغیر استخارہ کیے نہ کرے، تو ان شاء اللہ تعالیٰ کبھی اپنے کیے پر پشیمان نہ ہوگی۔

مسئلہ ②: استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے، اس کے بعد خوب دل لگا کے یہ دعا پڑھے:

---

[1] استخارہ کے بارے میں چند مسائل ذکر کرتے ہیں

"اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاقْدِرْهُ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهٖ."

اور جب "هٰذَا الْأَمْرَ" پر پہنچے جس لفظ پر لکیر بنی ہے تو اس کے پڑھتے وقت اس کام کا دھیان کرے جس کے لیے استخارہ کرنا چاہتی ہے، اس کے بعد پاک وصاف بچھونے پر قبلہ کی طرف منہ کر کے باوضو سو جائے، جب سو کر اٹھے اس وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آئے وہی بہتر ہے اُسی کو کرنا چاہیے۔

مَسْئَلَہ③: اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور دل کا خلجان اور تردد نہ جائے تو دوسرے دن پھر ایسا ہی کرے، اسی طرح سات دن تک کرے، ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور اس کام کی اچھائی یا برائی معلوم ہو جائے گی۔

مَسْئَلَہ④: اگر حج کے لیے جانا ہو تو یہ استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلانے دن جاؤں کہ نہ جاؤں۔

نمازِ توبہ کا بیان

مَسْئَلَہ①: اگر کوئی بات خلاف شرع ہو جائے تو دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے خوب گڑگڑا کر اس سے توبہ کرے اور اپنے کیے پر پچھتائے اور اللہ تعالیٰ سے معاف کرائے اور آئندہ کے لیے پکا ارادہ کرے کہ اب کبھی نہ کروں گی اس سے بفضل خدا وہ گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

تمرین

سُؤال ①: نفل نماز میں ایک ہی نیت سے دن میں زیادہ سے زیادہ کتنی رکعتیں پڑھ سکتا ہے اور اسی طرح رات میں کتنی رکعتیں پڑھنا بہتر ہیں وضاحت کریں؟

سُؤال ②: اگر کسی نے چار یا چھ رکعت نفل کی نیت باندھی یا ظہر کی چار رکعت سنت کی نیت باندھی اور پہلی رکعت میں نماز توڑ دی تو کتنی رکعتیں دوبارہ پڑھنی پڑیں گی؟

سُؤال ③: اگر بیٹھ کر نفل پڑھنا شروع کیں اور پھر بیٹھے بیٹھے کھڑی ہوگئی یا کھڑے ہوکر پڑھ رہی تھی پھر بیٹھ کر پڑھنے لگی تو کیا یہ درست ہے؟

سُؤال ④: رات کو کتنی رکعت سے زیادہ کی نیت باندھنا مکروہ ہے؟ اور دن میں کتنی رکعات سے زیادہ کی نیت مکروہ ہے؟

سُؤال ⑤: نفل نماز میں کتنی رکعتوں پر سلام پھیرنے کا اختیار ہے نیز دو سے زائد نفل نماز پڑھنے کا طریقہ بھی لکھیں؟

سُؤال ⑥: سنت اور نفل کی کتنی رکعتوں میں سورت فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے؟

سُؤال ⑦: کیا نفل نماز کی نیت کر کے توڑ دینے میں گناہ ہے اور کیا قضا کرنی پڑے گی؟

سُؤال ⑧: اگر چار رکعت کی نیت باندھی اور دو رکعت پڑھ کر نماز توڑ دی تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑨: استخارہ کسے کہتے ہیں؟

سُؤال ⑩: استخارہ کی نماز کا کیا طریقہ ہے؟

سُؤال ⑪: استخارہ کتنے دن تک کرے؟

سُؤال ⑫: حج پر جانے کے لیے کس طرح استخارہ کرے؟

سُؤال ⑬: نماز توبہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں وضاحت کے ساتھ تحریر کریں؟

باب القضاء والفوائت

قضا نمازوں کے پڑھنے کا بیانؒ

مَسْئَلَہ ①: جس کی کوئی نماز چھوٹ گئی ہو تو جب یاد آئے فوراً اس کی قضا پڑھے، بلا کسی عذر کے قضا پڑھنے میں دیر لگانا گناہ ہے۔ سو جس کی کوئی نماز قضا ہوگئی اور اس نے فوراً اس کی قضا نہ پڑھی دوسرے وقت پر یا دوسرے دن پر ڈال دی کہ فلانے دن پڑھ لوں گی اور اس دن سے پہلے ہی اچانک موت سے مرگئی تو دوہرا گناہ ہوا، ایک تو نماز کے قضا ہو جانے کا اور دوسرے فوراً قضا نہ پڑھنے کا۔

مَسْئَلَہ ②: اگر کسی کی کئی نمازیں قضا ہوگئیں تو جہاں تک ہو سکے جلدی سے سب کی قضا پڑھ لے، ہو سکے تو ہمت کر کے ایک ہی وقت سب کی قضا پڑھ لے۔ یہ ضروری نہیں کہ ظہر کی قضا ظہر کے وقت پڑھے اور عصر کی قضا عصر کے وقت اور اگر بہت سی نمازیں کئی مہینے یا کئی برس کی قضا ہوں تو ان کی قضا میں بھی جہاں تک ہو سکے جلدی کرے، ایک ایک وقت دو دو چار چار نمازیں قضا پڑھ لیا کرے، اگر کوئی مجبوری اور ناچاری ہو تو خیر ایک وقت ایک ہی نماز کی قضا سہی، یہ بہت کم درجہ کی بات ہے۔

مَسْئَلَہ ③: قضا پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے جس وقت فرصت ہو وضو کر کے پڑھ لے، البتہ اتنا خیال رکھے کہ مکروہ وقت نہ ہو۔

مَسْئَلَہ ④: جس کی ایک ہی نماز قضا ہوئی اس سے پہلے کوئی نماز اس کی قضا نہیں ہوئی یا اس سے پہلے نمازیں قضا تو ہوئیں لیکن سب کی قضا پڑھ چکی ہے فقط اسی ایک نماز کی قضا پڑھنی باقی ہے تو پہلے اس کی قضا پڑھ لے تب کوئی ادا نماز پڑھے اگر بغیر قضا نماز پڑھے ہوئے ادا نماز پڑھی تو ادا درست نہیں ہوئی۔ قضا پڑھ کے پھر ادا پڑھے، ہاں اگر قضا پڑھنی یاد نہیں رہی بالکل بھول گئی تو ادا درست ہوگئی، اب جب یاد آئے تو فقط قضا پڑھ لے، ادا کو نہ دہرائے۔

مَسْئَلَہ ⑤: اگر وقت بہت تنگ ہے کہ اگر پہلے قضا پڑھے گی تو ادا نماز کا وقت باقی نہ رہے گا تو پہلے ادا پڑھ لے

؎ اس عنوان کے تحت ۱۲ مسائل مذکور ہیں۔

تب قضا پڑھے۔

مسئلہ ⑥: اگر دو یا تین یا چار یا پانچ نمازیں قضا ہوگئیں اور سوائے ان نمازوں کے اس کے ذمے کسی اور نماز کی قضا باقی نہیں ہے، یعنی عمر بھر میں جب سے جوان ہوئی ہے کبھی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی یا قضا تو ہوئی لیکن سب کی قضا پڑھ چکی ہے تو جب تک ان پانچوں کی قضا نہ پڑھ لے تب تک ادا نماز پڑھنا درست نہیں ہے اور جب ان پانچوں کی قضا پڑھے تو اس طرح پڑھے کہ جو نماز سب سے اول چھوٹی ہے پہلے اس کی قضا پڑھے، پھر اس کے بعد والی پھر اس کے بعد والی۔ اسی طرح ترتیب سے پانچوں کی قضا پڑھے جیسے کسی نے پورے ایک دن کی نمازیں نہیں پڑھیں فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء یہ پانچوں نمازیں چھوٹ گئیں تو پہلے فجر، پھر ظہر، پھر عصر، پھر مغرب، پھر عشاء، اسی ترتیب سے قضا پڑھے۔ اگر پہلے فجر کی قضا نہیں پڑھی بل کہ ظہر کی پڑھی یا عصر کی یا اور کوئی تو درست نہیں ہوئی پھر سے پڑھنا پڑے گی۔

مسئلہ ⑦: اگر کسی کی چھ نمازیں قضا ہوگئیں تو اب بغیر ان کی قضا پڑھے ہوئی بھی ادا نماز پڑھنی جائز ہے اور جب ان چھ نمازوں کی قضا پڑھے تو جو نماز سب سے اول قضا ہوئی ہے پہلے اس کی قضا پڑھنا واجب نہیں ہے بل کہ جو چاہے پہلے پڑھے اور جو چاہے پیچھے پڑھے، سب جائز ہے اور اب ترتیب سے پڑھنی واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ⑧: دو چار مہینے یا دو چار برس ہوئے کہ کسی کی چھ نمازیں یا زیادہ قضا ہوگئی تھیں اور اب تک اُن کی قضا نہیں پڑھی، لیکن اس کے بعد سے ہمیشہ نماز پڑھتی رہی کبھی قضا نہیں ہونے پائی، مدت کے بعد اب پھر ایک نماز جاتی رہی تو اس صورت میں بھی بغیر اس کی قضا پڑھے ہوئے ادا نماز پڑھنی درست ہے اور ترتیب واجب نہیں۔

مسئلہ ⑨: کسی کے ذمہ چھ نمازیں یا بہت سی نمازیں قضا تھیں اس وجہ سے ترتیب سے پڑھنی اس پر واجب نہیں تھیں، لیکن اس نے ایک ایک، دو دو کر کے سب کی قضا پڑھ لی۔ اب کسی نماز کی قضا پڑھنی باقی نہیں رہی، تو اب پھر جب ایک نماز یا پانچ نمازیں قضا ہو جائیں تو ترتیب سے پڑھنا پڑے گی اور بغیر ان پانچوں کی قضا پڑھے ادا نماز پڑھنی درست نہیں، البتہ اب پھر اگر چھ نمازیں چھوٹ جائیں تو پھر ترتیب معاف ہو جائے گی اور بغیر ان چھ نمازوں کی قضا پڑھے بھی ادا پڑھنی درست ہوگی۔

مسئلہ ⑩: کسی کی بہت سی نمازیں قضا ہوگئی تھیں، اس نے تھوڑی تھوڑی کر کے سب کی قضا پڑھ لی، اب فقط چار پانچ نمازیں رہ گئیں تو اب ان چار پانچ نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا واجب نہیں ہے بل کہ اختیار ہے جس طرح جی چاہے پڑھے اور بغیر ان باقی نمازوں کی قضا پڑھے ہوئے بھی ادا پڑھ لینا درست ہے۔

مسئلہ (۱۱): اگر وتر کی نماز قضا ہوگئی اور سوائے وتر کے کوئی اور نماز اس کے ذمہ قضا نہیں تو بغیر وتر کے قضا پڑھے ہوئے فجر کی نماز پڑھنی درست نہیں ہے، اگر وتر کا قضا ہونا یاد ہو پھر بھی پہلے قضا نہ پڑھے بل کہ فجر کی نماز پڑھ لے تو اب قضا پڑھ کے فجر کی نماز پھر پڑھنی پڑے گی۔

مسئلہ (۱۲): فقط عشاء کی نماز پڑھ کے سو رہی، پھر تہجد کے وقت اٹھی اور وضو کر کے تہجد اور وتر کی نماز پڑھی، پھر صبح کو یاد آیا کہ عشاء کی نماز بھولے سے بے وضو پڑھ لی تھی تو اب فقط عشاء کی قضا پڑھے وتر کی قضا نہ پڑھے۔

مسئلہ (۱۳): قضا فقط فرض نمازوں اور وتر کی پڑھی جاتی ہے، سنتوں کی قضا نہیں ہے، البتہ اگر فجر کی نماز قضا ہو جائے تو اگر دوپہر سے پہلے پہلے قضا پڑھے تو سنت اور فرض دونوں کی قضا پڑھے اور اگر دوپہر کے بعد قضا پڑھے تو فقط دو رکعت فرض کی قضا پڑھے۔

مسئلہ (۱۴): اگر فجر کا وقت تنگ ہو گیا اس لیے فقط دو رکعت فرض پڑھ لیے سنت چھوڑ دی تو بہتر یہ ہے کہ سورج اونچا ہونے کے بعد سنت کی قضا پڑھ لے۔ لیکن دوپہر سے پہلے ہی پہلے پڑھے۔

مسئلہ (۱۵): کسی بے نمازی نے توبہ کی تو جتنی نمازیں عمر بھر میں قضا ہوئی ہیں سب کی قضا پڑھنی واجب ہے۔ توبہ سے نمازیں معاف نہیں ہوتیں، البتہ نہ پڑھنے سے جو گناہ ہوا تھا وہ توبہ سے معاف ہو گیا، اب ان کی قضا نہ پڑھے گی تو پھر گناہ گار ہوگی۔

مسئلہ (۱۶): اگر کسی کی کچھ نمازیں قضا ہوگئی ہوں اور ان کی قضا پڑھنے کی ابھی نوبت نہیں آئی تو مرتے وقت نمازوں کی طرف سے فدیہ دینے کی وصیت کر جانا واجب ہے، نہیں تو گناہ ہوگا اور نماز کے فدیہ کا بیان روزے کے فدیہ کے ساتھ میں آئے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

تمرین

سؤال ①: قضا نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟ اور کس وقت پڑھنی چاہیے؟

سؤال ②: اگر عمر بھر کسی کے ذمہ قضا نماز نہیں پھر دو تین نمازیں قضا ہو گئیں تو ان کی قضا کا کیا طریقہ ہوگا؟

سؤال ③: قضا نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا کن وجوہات کی بنا پر ساقط ہو جاتا ہے؟

سؤال ④: جس کی قضا نمازوں کی ترتیب ایک دفعہ ساقط ہوگئی تھی تو اب وہ دوبارہ کس طرح لوٹے گی؟

سؤال ⑤: جس کے ذمہ کوئی نماز قضا نہ ہو صرف وتر قضا ہو جائے تو کیا اس کی قضا کیے بغیر فجر کی نماز درست ہے؟

سؤال ⑥: کن کن نمازوں کی قضا پڑھی جاتی ہے؟

سؤال ⑦: کسی کے ذمہ قضا نمازیں تھیں اور ان کو ابھی تک قضا نہیں کیا کہ موت کا وقت آ گیا تو ایسے شخص کو کیا کرنا چاہیے؟

سؤال ⑧: کیا توبہ کرنے سے نماز معاف ہو جاتی ہے؟

سؤال ⑨: کسی کے ذمے پہلے بہت سی قضا نمازیں تھیں پھر وہ کم ہو کر چار رہ گئیں اور پھر ایک نماز چھوٹ گئی تو کیا حکم ہے؟

سؤال ⑩: عشاء اگر بے وضو بھولے سے پڑھ لی اور پھر وتر تہجد کے وقت باوضو پڑھی تو کیا حکم ہے؟

سؤال ⑪: اگر وقت تنگ ہو تو صاحبِ ترتیب کے لیے کیا حکم ہے؟

سؤال ⑫: فجر کی نماز چھوٹ جائے تو قضا کا کیا حکم ہے کیا سنتیں بھی ساتھ پڑھنی ہوں گی؟ تفصیل سے بتائیے۔

باب سجود السھو

سجدہ سہو کا بیان[1]

سجدہ سہو واجب ہونے کا طریقہ

مَسْئَلَہ ①: نماز میں جتنی چیزیں واجب ہیں اس میں سے ایک واجب یا کئی واجب اگر بھولے سے رہ جائیں تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے اور اس کے کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے، اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز پھر سے پڑھے۔

مَسْئَلَہ ②: اگر بھولے سے نماز کا کوئی فرض چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز درست نہیں ہوتی پھر سے پڑھے۔

سجدہ سہو کا طریقہ

مَسْئَلَہ ③: سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر رکعت میں فقط التحیات پڑھ کے ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر التحیات اور درود شریف اور دُعا پڑھ کے دونوں طرف سلام پھیرے اور نماز ختم کرے۔

مَسْئَلَہ ④: کسی نے بھول کر سلام پھیرنے سے پہلے ہی سجدہ سہو کر لیا تب بھی ادا ہو گیا اور نماز صحیح ہو گئی۔

سجدہ سہو کے مسائل

مَسْئَلَہ ⑤: اگر بھولے سے دو رکوع کر لیے یا تین سجدے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

قرأت میں سہو کے مسائل

مَسْئَلَہ ⑥: نماز میں الحمد پڑھنا بھول گئی فقط سورت پڑھی یا پہلے سورت پڑھی اور پھر الحمد پڑھی تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

مَسْئَلَہ ⑦: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانا بھول گئی تو پچھلی دونوں رکعتوں میں سورت ملائے اور سجدہ

---

[1] سجدہ سہو کے ۳۸ مسائل مذکور ہیں۔

سہو کرے، اور گر پہلی دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی تو پچھلی ایک رکعت میں سورت ملائے اور سجدہ سہو کرے اور اگر پچھلی رکعتوں میں بھی سورت ملانا یاد نہ رہا، نہ پہلی رکعتوں میں سورت ملائی نہ پچھلی رکعتوں میں بالکل اخیر رکعت میں "التحیات" پڑھتے وقت یاد آیا کہ دونوں رکعتوں میں یا ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی تب بھی سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ ⑧: سنت اور نفل کی سب رکعتوں میں سورت کا ملانا واجب ہے، اس لیے اگر کسی رکعت میں سورت ملانا بھول جائے تو سجدہ سہو کرے۔

دوران نماز سوچنے کے مسائل

مسئلہ ⑨: "الحمد" پڑھ کر سوچنے لگی کہ کون سی سورت پڑھوں اور اس سوچ بچار میں اتنی دیر لگ گئی جتنی دیر میں تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہہ سکتی ہے تو بھی سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ ⑩: اگر بالکل اخیر رکعت میں "التحیات" اور "درود" پڑھنے کے بعد شبہ ہوا کہ میں نے چار رکعتیں پڑھی ہیں یا تین اسی سوچ میں خاموش بیٹھی رہی اور سلام پھیرنے میں اتنی دیر لگ گئی جتنی دیر میں تین دفعہ "سبحان اللّٰہ" کہہ سکتی ہے پھر یاد آگیا کہ میں نے چاروں رکعتیں پڑھ لیں تو اس صورت میں بھی سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ⑪: جب "الحمد" اور سورت پڑھ چکی بھولے سے کچھ سوچنے لگی اور رکوع کرنے میں اتنی دیر ہو گئی جتنی کہ اوپر بیان ہوئی تو بھی سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ⑫: اسی طرح اگر پڑھتے پڑھتے درمیان میں رک گئی اور کچھ سوچنے لگی اور سوچنے میں اتنی دیر لگ گئی یا جب دوسری یا چوتھی رکعت پر "التحیات" کے لیے بیٹھی تو فوراً "التحیات" نہیں شروع کی کچھ سوچنے میں اتنی دیر لگ گئی، یا جب رکوع سے اٹھی تو دیر تک کچھ کھڑی سوچتی رہی یا دونوں سجدہ کے بیچ میں جب بیٹھی تو کچھ سوچنے میں اتنی دیر لگا دی تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے، غرض کہ جب بھولے سے کسی بات کے کرنے میں دیر کر دے گی یا کسی بات کے سوچنے کی وجہ سے دیر لگ جائے گی تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔

"التحیات" کے پڑھنے اور قعدہ کرنے میں سہو کے مسائل

مسئلہ ⑬: تین رکعت یا چار رکعت والی فرض نماز (ادا پڑھ رہی ہو یا قضا اور وتروں میں اور ظہر کی پہلی سنتوں کی

چار رکعتوں) میں جب دو رکعت پر التحیات کے لیے بیٹھی تو دو دفعہ "التحیات" پڑھ گئی تو بھی سجدہ سہو واجب ہے اور اگر "التحیات" کے بعد اتنا درود شریف بھی پڑھ گئی "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" یا اس سے زیادہ پڑھ گئی تب یاد آیا اور اٹھ کھڑی ہوئی تو بھی سجدہ سہو واجب ہے اور اگر اس سے کم پڑھا ہو تو سہو کا سجدہ واجب نہیں۔

مسئلہ⑭: نفل نماز (یا منت کی چار رکعت والی نماز) میں دو رکعت پر بیٹھ کر "التحیات" کے ساتھ درود شریف بھی پڑھنا جائز ہے، اس لیے کہ نفل (اور منت کی نماز) میں درود شریف پڑھنے سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا، البتہ اگر دو دفعہ "التحیات" پڑھ جائے تو نفل (اور منت کی نماز) میں بھی سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ⑮: "التحیات" پڑھنے بیٹھی مگر بھولے سے "التحیات" کی جگہ کچھ اور پڑھ گئی یا "الحمد" پڑھنے لگی تو بھی سہو کا سجدہ واجب ہے۔

مسئلہ⑯: نیت باندھنے کے بعد "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ" کی جگہ "دعائے قنوت" پڑھنے لگی تو سہو کا سجدہ واجب نہیں، اس طرح فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں اگر "الحمد" کی جگہ التحیات یا کچھ اور پڑھنے لگی تو بھی سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔

مسئلہ⑰: تین رکعت یا چار رکعت والی نماز میں بیچ میں بیٹھنا بھول گئی اور دو رکعت پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے کھڑی ہوگئی تو اگر نیچے کا آدھا دھڑ ابھی سیدھا نہ ہوا ہو تو بیٹھ جائے اور "التحیات" پڑھ لے تب کھڑی ہو اور ایسی حالت میں سجدہ سہو کرنا واجب نہیں اور اگر نیچے کا آدھا دھڑ سیدھا ہو گیا ہو تو نہ بیٹھے بل کہ کھڑی ہو کر چاروں رکعتیں پڑھ لے، فقط اخیر میں بیٹھے اور اس صورت میں سجدہ سہو واجب ہے۔ اگر سیدھی کھڑی ہو جانے کے بعد پھر لوٹ آئے گی اور بیٹھ کر "التحیات" پڑھے گی تو گناہ گار ہوگی اور سجدہ سہو کرنا اب بھی واجب ہوگا۔

مسئلہ⑱: اگر چوتھی رکعت پر بیٹھنا بھول گئی تو اگر نیچے کا دھڑ ابھی سیدھا نہیں ہوا تو بیٹھ جائے اور "التحیات" درود وغیرہ پڑھ کے سلام پھیرے اور سجدہ سہو نہ کرے اور اگر سیدھی کھڑی ہوگئی ہو تب بھی بیٹھ جائے بل کہ اگر "الحمد" اور سورت بھی پڑھ چکی ہو یا رکوع بھی کر چکی ہو تب بھی بیٹھ جائے اور "التحیات" پڑھ کر سجدہ سہو کر لے، البتہ اگر رکوع کے بعد بھی یاد نہ آیا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو فرض نماز پھر سے پڑھے، یہ نماز نفل ہوگئی۔ ایک رکعت اور ملا کے پوری چھ رکعت کر لے اور سجدہ سہو نہ کرے اور اگر ایک رکعت اور نہیں ملائی یا پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا تو چار رکعتیں نفل ہوگئیں اور ایک رکعت اکارت (بے کار) گئی۔

مسئلہ⑲: اگر چوتھی رکعت پر بیٹھی اور "التحیات" پڑھ کے کھڑی ہوگئی، تو سجدہ کرنے سے پہلے پہلے جب یاد

آئے بیٹھ جائے اور "التحیات" نہ پڑھے، بل کہ بیٹھ کر ترت (فوراً) سلام پھیر کے سجدہ سہو کرے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر چکی تب یاد آیا تو ایک رکعت اور ملا کے چھ کر لے چار فرض ہو گئیں اور دو نفل اور چھٹی رکعت پر سجدہ سہو بھی کرے، اگر پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا اور سجدہ سہو کر لیا تو برا کیا، چار فرض ہوئے اور ایک رکعت اکارت گئی۔

مسئلہ⑳: اگر چار رکعت نفل نماز پڑھی اور بیچ میں بیٹھنا بھول گئی تو جب تک تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تب تک یاد آنے پر بیٹھ جانا چاہیے۔ اگر سجدہ کر لیا تو خیر تب بھی نماز ہو گئی اور سجدہ سہو ان دونوں صورتوں میں واجب ہے۔

رکعات کی تعداد میں شک ہونے کے مسائل

مسئلہ㉑: اگر نماز میں شک ہو گیا کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں تو اگر یہ شک اتفاق سے ہو گیا ہے ایسا شبہ پڑنے کی اس کی عادت نہیں ہے تو پھر سے نماز پڑھے اور اگر شک کرنے کی عادت ہے اور اکثر ایسا شبہ پڑ جاتا ہے تو دل میں سوچ کر دیکھے کہ دل زیادہ کدھر جاتا ہے، اگر زیادہ گمان تین رکعت پڑھنے کا ہو تو ایک اور پڑھ لے اور سجدہ سہو واجب نہیں ہے اور اگر زیادہ گمان یہی ہے کہ میں نے چاروں رکعتیں پڑھ لی ہیں تو اور رکعت نہ پڑھے اور سجدہ سہو بھی نہ کرے اور اگر سوچنے کے بعد بھی دونوں طرف برابر خیال رہے، نہ تین رکعت کی طرف زیادہ گمان جاتا ہے اور نہ چار کی طرف تو تین ہی رکعتیں سمجھے اور ایک رکعت اور پڑھ لے، لیکن اس صورت میں تیسری رکعت پر بھی بیٹھ کر "التحیات" پڑھے تب کھڑی ہو کے چوتھی رکعت پڑھے اور سجدہ سہو بھی کرے۔

مسئلہ㉒: اگر یہ شک ہوا کہ یہ پہلی رکعت ہے یا دوسری رکعت تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر اتفاق سے یہ شک پڑا ہو تو پھر سے پڑھے اور اگر اکثر شک پڑ جاتا ہو تو جدھر زیادہ گمان ہو جائے اس کو اختیار کرے اور اگر دونوں طرف برابر گمان رہے کسی طرف زیادہ نہ ہو تو ایک ہی سمجھے، لیکن اس پہلی رکعت پر بیٹھ کر "التحیات" پڑھے کہ شاید یہ دوسری رکعت ہو اور دوسری رکعت پڑھ کے پھر بیٹھے اور اس میں "الحمد" کے ساتھ سورت بھی ملائے، پھر تیسری رکعت پڑھ کر بھی بیٹھے کہ شاید یہی چوتھی ہو پھر چوتھی رکعت پڑھے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے۔

مسئلہ㉓: اگر یہ شک ہوا کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر دونوں گمان برابر درجہ کے ہوں تو دوسری رکعت پر بیٹھ کر تیسری رکعت پڑھے اور پھر بیٹھ کے "التحیات" پڑھے کہ شاید یہی چوتھی ہو،

پھر چوتھی پڑھے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے۔

مسئلہ ۲۴: اگر نماز پڑھ چکنے کے بعد یہ شک ہوا کہ نہ معلوم تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو اس شک کا کچھ اعتبار نہیں نماز ہوگئی، البتہ اگر ٹھیک یاد آجائے کہ تین ہی ہوئیں تو پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھ لے اور سجدہ سہو کر لے اور اگر پڑھ کے بول پڑی ہو یا اور کوئی ایسی بات کی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو پھر سے پڑھے۔ اسی طرح اگر التحیات پڑھ چکنے کے بعد یہ شک ہوا تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک ٹھیک یاد نہ آئے اس کا کچھ اعتبار نہ کرے، لیکن اگر کوئی احتیاط کی راہ سے نماز پھر سے پڑھ لے تو اچھا ہے کہ دل کی کھٹک نکل جائے اور شبہ باقی نہ رہے۔

متفرق مسائل

مسئلہ ۲۵: اگر نماز میں کئی باتیں ایسی ہوگئیں جن سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو ایک ہی سجدہ سب کی طرف سے کافی ہو جائے گا، ایک نماز میں دو دفعہ سجدہ سہو نہیں کیا جاتا۔

مسئلہ ۲۶: سجدہ سہو کرنے کے بعد پھر کوئی ایسی بات ہوگئی جس سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو وہی پہلا سجدہ سہو کافی ہے، اب پھر سجدہ سہو نہ کرے۔

مسئلہ ۲۷: نماز میں کچھ بھول ہوگئی تھی جس سے سجدہ سہو واجب تھا لیکن سجدہ سہو کرنا بھول گئی اور دونوں طرف سلام پھیر دیا، لیکن ابھی اسی جگہ بیٹھی ہے اور سینہ قبلہ کی طرف سے نہیں پھیرا نہ کسی سے کچھ بولی، نہ کوئی اور ایسی بات ہوئی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو اب سجدہ سہو کر لے، بل کہ اگر اسی طرح بیٹھے بیٹھے کلمہ اور درود شریف وغیرہ کوئی وظیفہ بھی پڑھنے لگی ہو تب بھی کچھ حرج نہیں، اب سجدہ سہو کر لے تو نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۸: سجدہ سہو واجب تھا اور اس نے قصداً دونوں طرف سلام پھیر دیا اور یہ نیت کی کہ میں سجدہ سہو نہ کروں گی، تب بھی جب تک کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے نماز جاتی رہتی ہے سجدہ سہو کر لینے کا اختیار رہتا ہے۔

مسئلہ ۲۹: چار رکعت والی یا تین رکعت والی نماز میں بھولے سے دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو اب اٹھ کر اس نماز کو پورا کر لے اور سجدہ سہو کر لے۔ البتہ اگر سلام پھیرنے کے بعد کوئی ایسی بات ہوگئی جس سے نماز جاتی رہتی ہے تو پھر سے نماز پڑھے۔

مسئلہ ۳۰: بھولے سے وتر کی پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ گئی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں، تیسری

رکعت میں پھر پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔

مسئلہ (۳۱): وتر کی نماز میں شبہ ہوا کہ نہ معلوم یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری رکعت اور کسی بات کی طرف زیادہ گمان نہیں ہے بل کہ دونوں طرف برابر درجہ کا گمان ہے تو اسی رکعت میں دعا قنوت پڑھے اور بیٹھ کر التحیات کے بعد کھڑی ہو کر ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی دعائے قنوت پڑھے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔

مسئلہ (۳۲): وتر میں دعائے قنوت کی جگہ "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ" پڑھ گئی، پھر جب یاد آیا تو دعائے قنوت پڑھی تو سجدہ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ (۳۳): وتر میں دعائے قنوت پڑھنا بھول گئی سورت پڑھ کے رکوع میں چلی گئی تو سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ (۳۴): "الحمد" پڑھ کے دو سورتیں یا تین سورتیں پڑھ گئی تو کچھ ڈر نہیں اور سجدہ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ (۳۵): فرض نماز میں پچھلی دونوں رکعتوں یا ایک رکعت میں سورت ملالی تو سجدہ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ (۳۶): نماز کے اول میں "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ" پڑھنا بھول گئی، یا رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم" نہیں پڑھا، یا سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" نہیں کہا، یا رکوع سے اٹھ کر "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه" کہنا یاد نہیں رہا، یا نیت باندھتے وقت کندھے تک ہاتھ نہیں اٹھائے یا اخیر رکعت میں درود شریف یا دعا نہیں پڑھی یونہی سلام پھیر دیا۔ تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔

مسئلہ (۳۷): فرض کی پچھلی دونوں رکعتوں میں یا ایک رکعت میں الحمد پڑھنی بھول گئی چپکے کھڑی رہ کے رکوع میں چلی گئی تو بھی سجدہ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ (۳۸): جن چیزوں کو بھول کر کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے اگر ان کو کوئی قصداً کرے تو سجدہ سہو واجب نہیں بل کہ نماز پھر سے پڑھے۔ اگر سجدہ سہو کر بھی لیا تب بھی نماز نہیں ہوئی۔ جو چیزیں نماز میں نہ فرض ہیں نہ واجب ان کو بھول کر چھوڑ دینے سے نماز ہو جاتی ہے اور سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔

تمرین

سُؤال ①: سجدہ سہو کن چیزوں کی وجہ سے لازم آتا ہے اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

سُؤال ②: فرض چھوٹ جانے کی صورت میں سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

سُؤال ③: نماز کے دوران کتنی مقدار سوچنے سے سجدہ سہو لازم ہو جاتا ہے؟

سُؤال ④: پہلے قعدہ میں التحیات کے بعد کون سی نماز میں اور کتنی مقدار میں درود شریف پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے؟

سُؤال ⑤: التحیات کے بدلے کچھ اور پڑھ لیا، اسی طرح نماز کے شروع میں "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ" کی جگہ دعائے قنوت پڑھنے لگی، یا فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں بجائے سورت فاتحہ کے التحیات پڑھنے لگی تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا یا نہیں؟

سُؤال ⑥: پہلے قعدہ میں بیٹھنا بھول گئی اور تیسری رکعت کے لیے کھڑی ہوگئی تو اب کیا کرے؟

سُؤال ⑦: آخری رکعت میں بیٹھنا بھول گئی اور کھڑی ہوگئی یا التحیات پڑھ کر کھڑی ہوئی تو اب کیا کرے؟

سُؤال ⑧: نماز میں شک ہونے کے احکام تفصیل سے لکھیں؟

سُؤال ⑨: اگر سجدہ سہو کرنا بھول گئی اور سلام پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑩: بھولے سے وتر کی پہلی رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑪: جن چیزوں سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے ان کو قصداً کیا تو اس سے سجدہ سہو لازم آتا ہے یا نہیں؟

سُؤال ⑫: اگر سوچنے میں دیر لگا دی تو سجدہ سہو کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑬: اگر چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر درود پڑھ لیا تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑭: اگر التحیات میں بیٹھنا بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑮: نماز کے بعد شک کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑯: اگر سجدہ سہو کرنے کے بعد پھر کوئی غلطی ہو تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑰: فرض نمازوں میں پچھلی دونوں یا ایک رکعت میں سورت ملالی تو کیا سجدہ سہو واجب ہے؟

باب سجود التلاوۃ

سجدۂ تلاوت کا بیان[1]

سجدۂ تلاوت کی تعداد

مسئلہ ①: قرآن شریف میں چودہ سجدۂ تلاوت ہیں، جہاں جہاں کلام مجید کے کنارہ پر سجدہ لکھا رہتا ہے اس آیت کو پڑھ کر سجدہ کرنا واجب ہوجاتا ہے اور اس سجدہ کو "سجدۂ تلاوت" کہتے ہیں۔

سجدۂ تلاوت کا طریقہ

مسئلہ ②: سجدۂ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ اکبر کہہ کے سجدہ کرے اور "اللّٰہ اکبر" کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے، سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" کہہ کے پھر "اللّٰہ اکبر" کہہ کے سر اٹھالے بس "سجدۂ تلاوت" ادا ہوگیا۔

مسئلہ ③: بہتر یہ ہے کہ کھڑی ہوکر اوّل "اللّٰہ اکبر" کہہ کے سجدہ میں جائے، پھر "اللّٰہ اکبر" کہہ کے کھڑی ہوجائے، اور اگر بیٹھ کر "اللّٰہ اکبر" کہہ کر سجدہ میں جائے پھر "اللّٰہ اکبر" کہہ کے اٹھ بیٹھے کھڑی نہ ہو تب بھی درست ہے۔

آیتِ سجدہ پڑھنے اور سننے کا حکم

مسئلہ ④: سجدہ کی آیت کو جو شخص پڑھے اس پر بھی سجدہ کرنا واجب ہے اور جو سنے اس پر بھی واجب ہوجاتا ہے، چاہے قرآن شریف سننے کے قصد سے بیٹھی ہو یا کسی اور کام میں لگی ہو اور بغیر قصد کے سجدہ کی آیت سن لی ہو، اس لیے بہتر یہ ہے کہ سجدہ کی آیت کو آہستہ سے پڑھے تاکہ کسی اور پر سجدہ واجب نہ ہو۔

سجدۂ تلاوت کی شرائط

مسئلہ ⑤: جو چیزیں نماز کے لیے شرط ہیں وہ سجدۂ تلاوت کے لیے بھی شرط ہیں یعنی وضو کا ہونا، جگہ کا پاک

[1] سجدۂ تلاوت سے متعلق ۲۹ مسائل مذکور ہیں۔

ہونا، بدن اور کپڑے کا پاک ہونا، قبلہ کی طرف (رخ کر کے) سجدہ کرنا وغیرہ۔

مسئلہ (۶): جس طرح نماز کا سجدہ کیا جاتا ہے اسی طرح سجدۂ تلاوت بھی کرنا چاہیے بعض عورتیں قرآن شریف ہی پر سجدہ کر لیتی ہیں اس سے سجدہ ادا نہیں ہوتا اور سر سے نہیں اترتا۔

مسئلہ (۷): اگر کسی کا وضو اس وقت نہ ہو تو پھر کسی وقت وضو کر کے سجدہ کرے۔ فوراً اسی وقت سجدہ کرنا ضروری نہیں ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ اسی وقت سجدہ کر لے، کیوں کہ شاید بعد میں یاد نہ رہے۔

مسئلہ (۸): اگر کسی کے ذمہ بہت سے سجدے تلاوت کے باقی ہوں، اب تک ادا نہ کیے ہوں تو اب ادا کر لے۔ عمر بھر میں کبھی نہ کبھی ادا کر لینے چاہئیں، کبھی ادا نہ کرے گی تو گناہ گار ہوگی۔

مسئلہ (۹): اگر حیض یا نفاس کی حالت میں کسی سے سجدہ کی آیت سن لی تو اس پر سجدہ واجب نہیں ہوا اور اگر ایسی حالت میں سنا جب کہ اس پر نہانا واجب تھا تو نہانے کے بعد سجدہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ (۱۰): اگر بیماری کی حالت میں سنے اور سجدہ کرنے کی طاقت نہ ہو تو جس طرح نماز کا سجدہ اشارہ سے کرتی ہے اسی طرح اس کا سجدہ بھی اشارہ سے کرے۔

دورانِ نماز سجدۂ تلاوت کے مسائل

مسئلہ (۱۱): اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھے تو وہ آیت پڑھنے کے بعد جھٹ (فوراً) نماز ہی میں سجدہ کرے پھر باقی سورت پڑھ کے رکوع میں جائے، اگر اس آیت کو پڑھ کر جھٹ سجدہ نہ کیا اس کے بعد دو آیتیں یا تین آیتیں اور پڑھ لیں تب سجدہ کیا تو یہ بھی درست ہے اور اگر اس سے بھی زیادہ پڑھ گئی تب سجدہ کیا تو سجدہ ادا تو ہو گیا لیکن گناہ گار ہوئی۔

مسئلہ (۱۲): اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی اور نماز ہی میں سجدہ نہ کیا تو اب نماز کے بعد سجدہ کرنے سے ادا نہ ہوگا، ہمیشہ کے لیے گناہ گار رہے گی، اب سوائے توبہ استغفار کے اور کوئی صورت معافی کی نہیں ہے۔

مسئلہ (۱۳): سجدہ کی آیت پڑھ کے اگر جھٹ رکوع میں چلی جائے اور رکوع میں یہ نیت کر لے کہ میں سجدہ تلاوت کی طرف سے بھی یہی رکوع کرتی ہوں تب بھی وہ سجدہ ادا ہو جائے گا اور اگر رکوع میں یہ نیت نہیں کی تو رکوع کے بعد سجدہ جب کرے گی تو اسی سجدہ سے سجدۂ تلاوت بھی ادا ہو جائے گا چاہے کچھ نیت کرے چاہے نہ کرے۔

مسئلہ (۱۴): نماز پڑھتے میں کسی اور سے سجدہ کی آیت سنے تو نماز میں سجدہ نہ کرے، بل کہ نماز کے بعد کرے، اگر

نماز ہی میں کرے گی تو وہ سجدہ ادا نہ ہوگا پھر کرنا پڑے گا اور گناہ بھی ہوگا۔

آیتِ سجدہ بار بار دہرانے کا حکم

مسئلہ ⑮: ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی آیت کوئی بار دُہرا کر پڑھے تو ایک ہی سجدہ واجب ہے چاہے سب دفعہ پڑھ کے اخیر میں سجدہ کرے یا پہلی دفعہ پڑھ کے سجدہ کرلے پھر اسی کو بار بار دہراتی رہے اور اگر جگہ بدل گئی تب اسی آیت کو دہرایا، پھر تیسری جگہ جاکے وہی آیت پھر پڑھی اسی طرح برابر جگہ بدلتی رہی تو جتنی دفعہ دُہرائے اتنی ہی دفعہ سجدہ کرے۔

مسئلہ ⑯: اگر ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی کئی آیتیں پڑھیں تو بھی جتنی آیتیں پڑھے سجدے کرے۔

مسئلہ ⑰: بیٹھے بیٹھے سجدہ کی کوئی آیت پڑھی پھر اٹھ کھڑی ہوئی، لیکن چلی پھری نہیں، جہاں بیٹھی تھی وہیں کھڑے کھڑے وہی آیت پھر دہرائی تو ایک ہی سجدہ واجب ہے۔

مسئلہ ⑱: ایک جگہ سجدہ کی آیت پڑھی اور اٹھ کر کسی کام کو چلی گئی پھر اسی جگہ آکر وہی آیت پڑھی تب بھی دو سجدے کرے۔

مسئلہ ⑲: ایک جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی کوئی آیت پڑھی پھر جب قرآن مجید کی تلاوت کر چکی تو اسی جگہ بیٹھے بیٹھے کسی اور کام میں لگ گئی جیسے کھانا کھانے لگی یا سینے پرونے میں لگ گئی یا بچہ کو دودھ پلانے لگی، اس کے بعد پھر وہی آیت اسی جگہ پڑھی تب بھی دو سجدے واجب ہوئے اور جب کوئی اور کام کرنے لگی تو ایسا سمجھیں گے کہ جگہ بدل گئی۔

مسئلہ ⑳: ایک کوٹھڑی یا دالان کے ایک کونے میں سجدہ کی کوئی آیت پڑھی اور پھر دوسرے کونے میں جاکر وہی آیت پڑھی تب بھی ایک سجدہ ہی کافی ہے، چاہے جتنی دفعہ پڑھے۔ البتہ اگر دوسرے کام میں لگ جانے کے بعد وہی آیت پڑھے گی تو دوسرا سجدہ کرنا پڑے گا، پھر تیسرے کام میں لگنے کے بعد اگر پڑھے گی تو تیسرا سجدہ واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ ㉑: اگر بڑا گھر ہو تو دوسرے کونے پر جاکر دہرانے سے دوسرا سجدہ واجب ہوگا اور تیسرے کونے پر تیسرا سجدہ۔

مسئلہ ㉒: مسجد کا بھی یہی حکم ہے جو ایک کوٹھڑی کا حکم ہے کہ اگر سجدہ کی ایک آیت کئی دفعہ پڑھے تو ایک ہی سجدہ واجب ہے چاہے ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے دہرایا کرے یا مسجد میں ادھر اُدھر ٹہل ٹہل کر پڑھے۔

مَسْئَلَہ (۲۳): اگر نماز میں سجدہ کی ایک ہی آیت کو کئی دفعہ پڑھے تب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہے چاہے سب دفعہ پڑھ کے اخیر میں سجدہ کرے یا ایک دفعہ پڑھ کے سجدہ کرلیا پھر اسی رکعت یا دوسری رکعت میں وہی آیت پڑھے۔

مَسْئَلَہ (۲۴): سجدہ کی کوئی آیت پڑھی اور سجدہ نہیں کیا پھر اسی جگہ نیت باندھ لی اور وہی آیت پھر نماز میں پڑھی اور نماز میں سجدہ تلاوت کیا تو یہی سجدہ کافی ہے دونوں سجدے اسی سے ادا ہو جائیں گے، البتہ اگر جگہ بدل گئی ہو تو دوسرا سجدہ بھی واجب ہے۔

مَسْئَلَہ (۲۵): اگر سجدہ کی آیت پڑھ کے سجدہ کرلیا، تب اسی جگہ نماز کی نیت باندھ لی اور وہی آیت نماز میں دہرائی تو اب نماز میں پھر سجدہ کرے۔

مَسْئَلَہ (۲۶): پڑھنے والی کی جگہ نہیں بدلی ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے ایک آیت کو بار بار پڑھتی رہی، لیکن سننے والی کی جگہ بدل گئی کہ پہلی دفعہ اور جگہ سنا تھا اور دوسری دفعہ اور جگہ، تیسری دفعہ تیسری جگہ تو پڑھنے والی پر ایک ہی سجدہ واجب ہے اور سننے والی پر کئی سجدے واجب ہیں جتنی دفعہ سنے اتنے ہی سجدے کرے۔

مَسْئَلَہ (۲۷): اگر سننے والی کی جگہ نہیں بدلی، بل کہ پڑھنے والی کی جگہ بدل گئی تو پڑھنے والی پر کئی سجدے واجب ہوں گے اور سننے والی پر ایک ہی سجدہ ہے۔

ساری سورت کا پڑھنا اور آیت سجدہ کا چھوڑنا یا صرف آیت سجدہ کا پڑھنا

مَسْئَلَہ (۲۸): ساری سورت پڑھنا اور سجدہ کی آیت کو چھوڑ دینا مکروہ اور منع ہے، فقط سجدے سے بچنے کے لیے وہ آیت نہ چھوڑے کہ اس میں سجدے سے گویا انکار ہے۔

مَسْئَلَہ (۲۹): اگر سورت میں کوئی آیت نہ پڑھے فقط سجدہ کی آیت پڑھے تو اس کا کچھ حرج نہیں، اور اگر نماز میں ایسا کرے تو اس میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ اتنی بڑی ہو کہ چھوٹی تین آیت کے برابر ہو، لیکن بہتر یہ ہے کہ سجدہ کی آیت کو ایک دو آیت کے ساتھ ملا کر پڑھے۔

تمرین

سُؤال (۱): سجدہ تلاوت کسے کہتے ہیں اور اس کے کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

سُؤال (۲): سجدہ تلاوت کتنے ہیں؟

سُؤال (۳): سجدہ تلاوت کب اور کس پر واجب ہوتا ہے؟

سوال④: نماز میں آیت سجدہ پڑھنے کی صورت میں سجدہ کب کرے؟
سوال⑤: اگر نماز میں سجدہ تلاوت ادا نہ کیا تو کیا باہر سجدہ ادا کرنا پڑے گا؟
سوال⑥: کیا نماز کے رکوع اور سجدہ میں سجدہ تلاوت ادا ہو سکتا ہے؟
سوال⑦: جگہ تبدیل ہونے یا حالت تبدیل ہونے (جیسے بیٹھی تھی کھڑی ہوگئی وغیرہ) میں سجدہ تلاوت لازم آتا ہے یا نہیں؟ مثالوں کے ذریعہ اس کی وضاحت فرمائیں۔
سوال⑧: سجدہ تلاوت کی آیت پڑھی اور سجدہ نہیں کیا پھر اسی جگہ نماز پڑھی اور وہی سجدہ کی آیت اس میں پڑھی اور سجدہ کیا تو کیا نماز کے بعد ایک اور سجدہ کرنا پڑے گا؟
سوال⑨: سجدہ کی آیت پڑھی اور سجدہ کر لیا پھر اسی جگہ نماز پڑھی اور وہی سجدہ کی آیت اس میں پڑھی تو کیا نماز میں سجدہ کرنا واجب ہوگا؟
سوال⑩: پڑھنے والا آیت سجدہ کو بار بار ایک جگہ پڑھے اور سننے والے کی جگہ بدل جائے یا اس کے برعکس ہو تو کس پر متعدد سجدے آئیں گے اور کس پر صرف ایک؟
سوال⑪: کیا قرآن پر سجدہ کرنے سے سجدۂ تلاوت ادا ہو جاتا ہے؟
سوال⑫: اگر حیض یا نفاس کی حالت میں آیتِ سجدہ سن لی تو کیا حکم ہے اور جس پر نہانا واجب ہے اس کے لیے کیا حکم ہے؟
سوال⑬: کیا سجدۂ تلاوت رکوع کرنے سے ادا ہو جائے گا؟
سوال⑭: اگر ایک ہی سجدہ کی آیت مختلف جگہوں پر پڑھی تو کتنے سجدے کرے؟
سوال⑮: اگر مختلف آیات سجدہ ایک ہی جگہ پڑھے تو کتنے سجدے کرے؟
سوال⑯: اگر سجدہ کی آیت پڑھ کر کام میں لگ جائے اور پھر وہی سجدہ کی آیت پڑھے تو کیا کرے؟
سوال⑰: نماز میں اگر کسی اور سے سجدہ کی آیت سنے تو کیا حکم ہے؟
سوال⑱: ایک کوٹھڑی، مسجد اور بڑے گھر میں مختلف جگہوں پر آیت سجدہ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

باب صلوۃ المریض

بیمار کی نماز کا بیان[1]

مریض کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے مسائل

مسئلہ ①: نماز کو کسی حالت میں نہ چھوڑے، جب تک کھڑے ہو کر پڑھنے کی قوت رہے کھڑے ہو کر نماز پڑھتی رہے اور جب کھڑا نہ ہوا جائے تو بیٹھ کر نماز پڑھے، بیٹھے بیٹھے رکوع کر لے اور رکوع کر کے دونوں سجدے کر لے اور رکوع کے لیے اتنا جھکے کہ پیشانی گھٹنوں کے مقابل ہو جائے۔

مسئلہ ②: اگر رکوع سجدہ کرنے کی بھی قدرت نہ ہو تو رکوع اور سجدے کو اشارے سے ادا کرے اور سجدے کے لیے رکوع سے زیادہ جھک جایا کرے۔

مسئلہ ③: سجدہ کرنے کے لیے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ لینا اور اس پر سجدہ کرنا بہتر نہیں، جب سجدہ کی قدرت نہ ہو تو بس اشارہ کر لیا کرے تکیہ کے اُوپر سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ④: اگر کھڑے ہونے کی قوت تو ہے لیکن کھڑے ہونے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے یا بیماری کے بڑھ جانے کا ڈر ہے تب بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے۔

مسئلہ ⑤: اگر کھڑی تو ہو سکتی ہے، لیکن رکوع سجدہ نہیں کر سکتی تو چاہے کھڑی ہو کر پڑھے اور رکوع وسجدے اشارے سے کرے اور چاہے بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع سجدہ کو اشارہ سے ادا کرے دونوں اختیار ہیں لیکن بیٹھ کر پڑھنا بہتر ہے۔

اگر بیٹھنے کی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھے

مسئلہ ⑥: اگر بیٹھنے کی طاقت نہیں رہی تو پیچھے کوئی گاؤ تکیہ وغیرہ لگا کر اس طرح لیٹ جائے کہ سر خوب اونچا رہے بل کہ قریب قریب بیٹھنے کے رہے اور پاؤں قبلہ کی طرف پھیلا لے اور اگر کچھ طاقت ہو تو قبلہ کی طرف پیر نہ

[1] اس باب میں ۱۹ مسائل مذکور ہیں۔

پھیلائے، بل کہ گھٹنے کھڑے رکھے پھر سر کے اشارے سے نماز پڑھے اور سجدے کا اشارہ زیادہ نیچا کرے، اگر گاؤ تکیہ سے ٹیک لگا کر بھی اس طرح نہ لیٹ سکے کہ سر اور سینہ وغیرہ اونچا رہے تو قبلہ کی طرف پیر کر کے بالکل چت لیٹ جائے، لیکن سر کے نیچے کوئی اونچا تکیہ رکھ دیں کہ منہ قبلہ کی طرف ہو جائے آسمان کی طرف نہ رہے پھر سر کے اشارے سے نماز پڑھے، رکوع کا اشارہ کم کرے اور سجدے کا اشارہ ذرا زیادہ کرے۔

مسئلہ ⑦: اگر چت نہ لیٹے بل کہ دائیں یا بائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹے اور سر کے اشارے سے رکوع سجدہ کرے یہ بھی جائز ہے لیکن چت لیٹ کر پڑھنا زیادہ اچھا ہے۔

اگر اشارہ سے بھی نماز پڑھنے کی قدرت نہ ہو تو

مسئلہ ⑧: اگر سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت نہیں رہی تو نماز نہ پڑھے، پھر اگر ایک رات دن سے زیادہ یہی حالت رہی تو نماز بالکل معاف ہوگئی، تندرست ہونے کے بعد قضا پڑھنا بھی واجب نہیں ہے اور اگر ایک دن رات سے زیادہ یہ حالت نہیں رہی بل کہ ایک دن رات میں پھر اشارہ سے پڑھنے کی طاقت آگئی تو اشارہ ہی سے ان کی قضا پڑھے اور یہ ارادہ نہ کرے کہ جب بالکل اچھی ہو جاؤں گی تب پڑھوں گی کہ شاید مرگئی تو گناہ گار مرے گی۔

مسئلہ ⑨: اسی طرح اگر اچھا خاصا آدمی بے ہوش ہو جائے تو اگر بے ہوشی ایک دن رات سے زیادہ نہ ہوئی ہو تو قضا پڑھنا واجب ہے اور اگر ایک دن رات سے زیاہ ہوگئی ہو تو قضا پڑھنا واجب نہیں۔

متفرق مسائل

مسئلہ ⑩: جب نماز شروع کی اس وقت بھلی چنگی تھی، پھر جب تھوڑی نماز پڑھ چکی تو نماز ہی میں کوئی ایسی رگ چڑھ گئی کہ کھڑی نہ ہو سکی تو باقی نماز بیٹھ کر پڑھے اگر رکوع سجدہ کر سکے تو کرے، نہیں تو رکوع سجدہ کو سر کے اشارہ سے کرے اور اگر ایسا حال ہو گیا کہ بیٹھنے کی بھی قدرت نہیں رہی تو اسی طرح لیٹ کر باقی نماز کو پورا کرے۔

مسئلہ ⑪: بیماری کی وجہ سے تھوڑی نماز بیٹھ کر پڑھی اور رکوع کی جگہ رکوع اور سجدہ کی جگہ سجدہ کیا پھر نماز ہی میں اچھی ہوگئی تو اسی نماز کو کھڑی ہو کر پورا کرے۔

مسئلہ ⑫: اگر بیماری کی وجہ سے رکوع سجدہ کی قوت نہ تھی اس لیے سر کے اشارہ سے رکوع سجدہ کیا پھر جب کچھ

نماز پڑھ چکی تو ایسی ہوگئی کہ اب رکوع سجدہ کرسکتی ہے تو اب یہ نماز جاتی رہے اس کو پورا نہ کرے بل کہ پھر سے پڑھے۔

مسئلہ ⑬: فالج گرا اور ایسی بیماری ہوگئی کہ پانی سے استنجا نہیں کرسکتی تو کپڑے یا ڈھیلے سے پونچھ ڈالا کرے اور اسی طرح نماز پڑھے اگر خود تیمم نہ کرسکے تو کوئی دوسرا تیمم کرادے اور اگر ڈھیلے یا کپڑے سے پونچھنے کی بھی طاقت نہیں ہے تو بھی نماز قضا نہ کرے اسی طرح نماز پڑھے۔ کسی اور کو اس کے بدن کا دیکھنا اور پونچھنا درست نہیں نہ ماں نہ باپ کو نہ لڑکا نہ لڑکی کو۔ البتہ بیوی کو اپنے میاں اور میاں کو اپنی بیوی کا بدن دیکھنا درست ہے، اس کے سوا کسی کو درست نہیں۔

مسئلہ ⑭: تندرستی کے زمانہ میں کچھ نمازیں قضا ہوگئی تھیں پھر بیمار ہوگئی تو بیماری کے زمانہ میں جس طرح نماز پڑھنے کی قوت ہو ان کی قضا پڑھے یہ انتظار نہ کرے کہ جب کھڑے ہونے کی قوت آئے تب پڑھوں گی یا جب بیٹھنے لگوں اور رکوع سجدہ کرنے کی قوت آئے تب پڑھوں گی یہ سب شیطانی خیالات ہیں، دین داری کی بات یہ ہے کہ فوراً پڑھے دیر نہ کرے۔

مسئلہ ⑮: اگر بیمار کا بستر نجس ہے لیکن اس کے بدلنے میں بہت تکلیف ہوگی تو اسی پر نماز پڑھ لینا درست ہے۔

مسئلہ ⑯: حکیم نے کسی کی آنکھ بنائی اور ہلنے جلنے سے منع کردیا تو لیٹے لیٹے نماز پڑھتی رہے۔

تمرین

سؤال ①: مریض کن کن صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے؟ تفصیل سے تحریر کریں۔

سؤال ②: اگر مریض کو رکوع وسجدہ کی قدرت نہ ہو تو وہ نماز کس طرح پڑھے؟

سؤال ③: جس میں بیٹھنے کی قدرت بھی نہ ہو وہ نماز کس طرح پڑھے؟

سؤال ④: مریض سے نماز کب معاف ہوتی ہے؟

سؤال ⑤: کیا کسی اچھے خاصے آدمی سے جو مریض نہ ہو نماز معاف ہونے کی کوئی صورت ہے؟

سؤال ⑥: اگر فالج گرایا ایسا بیمار ہوا کہ پانی سے استنجا نہیں کر سکتا تو ایسی حالت میں نماز کس طرح پڑھے؟

سؤال ⑦: بیمار اگر رکوع سجدہ بیٹھ کر نہ کر سکے مگر کھڑا ہو سکتا ہے تو کیا حکم ہے؟

سؤال ⑧: اگر سر سے اشارہ کرنے کی طاقت بھی نہ رہے تو کیا حکم ہے؟

سؤال ⑨: اگر بے ہوشی ایک دن رات سے بڑھ جائے تو کیا حکم ہے؟

سؤال ⑩: نماز بالکل صحیح حالت میں شروع کی اور پھر کوئی مسئلہ پیش آگیا جس کی وجہ سے کھڑی نہیں ہو سکتی تو کیا کرے؟

سؤال ⑪: اگر بیماری کی حالت میں نماز شروع کی اور پھر ٹھیک ہوگئی تو کیا حکم ہے؟

سؤال ⑫: اگر بیماری کی بناء پر استنجاء نہیں کر سکتی تو کیا کرے؟

سؤال ⑬: بیمار کا نجس بستر بدلنے میں تکلیف ہوتی ہو تو کیا حکم ہے؟

باب صلوٰۃ المسافر

مسافرت میں نماز پڑھنے کا بیان[1]

شرعاً مسافر کب بنتا ہے

مسئلہ ①: اگر کوئی ایک منزل یا دو منزل کا سفر کرے تو اس سفر سے شریعت کا کوئی حکم نہیں بدلتا اور شریعت کے قاعدے سے اس کو مسافر نہیں کہتے، اس کو ساری باتیں اسی طرح کرنی چاہئیں جیسے کہ اپنے گھر کرتی تھی۔ چار رکعت والی نماز کو چار رکعت پڑھے اور موزہ پہنے ہو تو ایک رات دن مسح کرے پھر اس کے بعد مسح کرنا درست نہیں۔

مسئلہ ②: جو کوئی تین منزل چلنے کا قصد کر کے نکلے وہ شریعت کے قاعدے سے مسافر ہے، جب اپنے شہر کی آبادی سے باہر ہوگئی تو شریعت سے مسافر بن گئی اور جب تک آبادی کے اندر اندر چلتی رہے تب تک مسافر نہیں ہے اور اسٹیشن اگر آبادی کے اندر ہے تو آبادی کے حکم میں ہے اور جو آبادی کے باہر ہو تو وہاں پہنچ کر مسافر ہوجائے گی۔

مسئلہ ③: تین منزل یہ ہے کہ اکثر پیدل چلنے والے وہاں تین روز میں پہنچا کرتے ہیں، تخمینہ اس کا ہمارے ملک میں کہ دریا اور پہاڑ میں سفر نہیں کرنا پڑتا، اڑتالیس میل انگریزی ہے۔

مسئلہ ④: اگر کوئی جگہ اتنی دور ہے کہ اونٹ اور آدمی کی چال کے اعتبار سے تو تین منزل ہے لیکن تیز یکہ[2] یا تیز بہلی[3] پر سوار ہے اس لیے دو ہی دن میں پہنچ جائے گی، یا ریل پر سوار ہو کر ذرا دیر میں پہنچ جائے گی، تب بھی شریعت سے وہ مسافر ہے۔

مسافر کی نماز کا حکم

مسئلہ ⑤: جو کوئی شریعت سے مسافر ہو وہ ظہر اور عصر اور عشاء کی فرض نماز دو دو رکعتیں پڑھے، اور سنتوں کا یہ حکم ہے کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سنتوں کے سوا اور سنتیں چھوڑ دینا درست ہے، اس چھوڑ دینے سے کچھ گناہ نہ ہوگا اور اگر

---

[1] اس عنوان کے تحت ۲۸ مسائل مذکور ہیں۔ [2] ایک گھوڑے کی ہلکی سی گاڑی۔ [3] ٹانگے کی مانند بیلوں کی چھوٹی گاڑی۔

کچھ جلدی نہ ہو نہ اپنے ساتھیوں سے رہ جانے کا ڈر ہو تو نہ چھوڑے اور سنتیں سفر میں پوری پوری پڑھے ان میں کمی نہیں ہے۔

مسئلہ ⑥: فجر اور مغرب اور وتر کی نماز میں بھی کوئی کمی نہیں ہے، جیسے ہمیشہ پڑھتی ہے ویسے ہی پڑھے۔

مسئلہ ⑦: ظہر، عصر، عشاء کی نماز دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھے، پوری چار رکعتیں پڑھنا گناہ ہے جیسے ظہر کے کوئی چھ فرض پڑھے تو گناہ گار ہوگی۔

مسئلہ ⑧: اگر بھولے سے چار رکعتیں پڑھ لیں تو اگر دوسری رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھی ہے تب تو دو رکعتیں فرض کی ہو گئیں اور دو رکعتیں نفل کی ہو جائیں گے اور سجدہ سہو کرنا پڑے گا اور اگر دو رکعت پر نہ بیٹھی ہو تو چاروں رکعتیں نفل ہو گئیں، فرض نماز پھر سے پڑھے۔

دورانِ سفر اقامت کے مسائل

مسئلہ ⑨: اگر راستہ میں کہیں ٹھہر گئی تو اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو برابر وہ مسافر رہے گی، چار رکعت والی فرض نماز دو ۲ رکعت پڑھتی رہے اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کر لی ہے تو اب وہ مسافر نہیں رہی۔ پھر اگر نیت بدل گئی اور پندرہ دن سے پہلے چلے جانے کا ارادہ ہو گیا تب بھی مسافر نہ بنے گی نمازیں پوری پوری پڑھے، پھر جب یہاں سے چلے تو اگر یہاں سے وہ جگہ تین منزل ہو جہاں جاتی ہے تو پھر مسافر ہو جائے گی اور جو اس سے کم ہو تو مسافر نہیں ہوئی۔

مسئلہ ⑩: تین منزل جانے کا ارادہ کر کے گھر سے نکلی، لیکن گھر ہی سے یہ بھی نیت ہے کہ فلانے گاؤں (جو کہ شرعی سفر کی مقدار سے پہلے ہی ہے) میں پندرہ دن ٹھہروں گی تو مسافر نہیں رہی راستہ بھر پوری نمازیں پڑھے، پھر اگر گاؤں میں پہنچ کے پورے پندرہ دن نہیں ٹھہرنا ہوا تب بھی مسافر نہ بنے گی۔

مسئلہ ⑪: تین منزل جانے کا ارادہ ہے لیکن پہلی منزل یا دوسری منزل پر اپنا گھر پڑے گا تب بھی مسافر نہیں ہوئی۔

مسئلہ ⑫: چار منزل جانے کی نیت سے چلی لیکن پہلی دو منزلیں حیض کی حالت میں گذریں تب بھی وہ مسافر نہیں ہے۔ اب نہا دھو کر پوری چار رکعتیں پڑھے۔ البتہ حیض سے پاک ہونے کے بعد بھی وہ جگہ اگر تین منزل ہو یا چلتے وقت پاک تھی راستہ میں حیض آ گیا ہو تو وہ البتہ مسافر ہے۔ نماز مسافروں کی طرح پڑھے۔

مسئلہ ⑬: نماز پڑھتے پڑھتے نماز کے اندر ہی پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت ہوگئی تو مسافر نہیں رہی، یہ نماز بھی پوری پڑھے۔

مسئلہ ⑭: دو چار دن کے لیے راستہ میں کہیں ٹھہرنا پڑا لیکن کچھ ایسی باتیں ہو جاتی ہیں کہ جانا نہیں ہوتا ہے روز یہ نیت ہوتی ہے کہ کل پرسوں چلی جاؤں گی لیکن نہیں جانا ہوتا۔ اسی طرح پندرہ یا بیس دن یا ایک مہینہ یا اس سے بھی زیادہ رہنا ہو گیا لیکن پورے پندرہ دن رہنے کی کبھی نیت نہیں ہوئی تب بھی مسافر رہے گی چاہے جتنے دن اسی طرح گذر جائیں۔

مسئلہ ⑮: تین منزل جانے کا ارادہ کر کے چلی پھر کچھ دور جا کر کسی وجہ سے ارادہ بدل گیا اور گھر لوٹ آئی تو جب سے لوٹنے کا ارادہ ہوا ہے تب ہی سے مسافر نہیں رہی۔

مسئلہ ⑯: کوئی اپنے خاوند کے ساتھ ہے۔ راستہ میں جتنا وہ ٹھہرے گا اتنا ہی یہ ٹھہرے گی بغیر اس کے زیادہ نہیں ٹھہر سکتی تو ایسی حالت میں شوہر کی نیت کا اعتبار ہے اگر شوہر کا ارادہ پندرہ دن ٹھہرنے کا ہو تو عورت بھی مسافر نہیں رہی۔ چاہے ٹھہرنے کی نیت کرے یا نہ کرے اور اگر مرد کا ارادہ کم ٹھہرنے کا ہو تو عورت بھی مسافر ہے۔

مسئلہ ⑰: تین منزل چل کے کہیں پہنچی تو اگر وہ اپنا گھر ہے تو مسافر نہیں رہی چاہے کم رہے یا زیادہ اور اگر اپنا گھر نہیں ہے تو اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو تب بھی مسافر نہیں رہی اب نمازیں پوری پوری پڑھے اور اگر نہ اپنا گھر ہے نہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہے تو وہاں پہنچ کر بھی مسافر رہے گی۔ چار رکعت فرض کی دو رکعتیں پڑھتی رہے۔

مسئلہ ⑱: راستہ میں کئی جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے، دس دن یہاں، پانچ دن وہاں، بارہ دن وہاں، لیکن پورے پندرہ دن کہیں ٹھہرنے کا ارادہ نہیں تب بھی مسافر رہے گی۔

مسئلہ ⑲: کسی نے اپنا شہر بالکل چھوڑ دیا، کسی دوسری جگہ گھر بنا لیا اور وہیں رہنے سہنے لگی، اب پہلے شہر سے اور پہلے گھر سے کچھ مطلب نہیں رہا تو اب وہ شہر اور پردیس دونوں برابر ہیں تو اگر سفر کرتے وقت راستہ میں وہ پہلا شہر پڑے اور دو چار دن وہاں رہنا ہو تو مسافر رہے گی، نمازیں سفر کی طرح پڑھے۔

سفر اور حضر کی قضا نماز کا حکم

مسئلہ ⑳: اگر کسی کی نمازیں سفر میں قضا ہو گئیں تو گھر پہنچ کر بھی ظہر، عصر، عشاء کی دو ہی دو رکعتیں قضا پڑھے

اور اگر سفر سے پہلے مثلاً ظہر کی نماز قضا ہوگئی تو سفر کی حالت میں چار رکعتیں اس کی قضا پڑھے۔

سسرال رہنے کا حکم

مسئلہ (۲۱): بیاہ کے بعد اگر عورت مستقل طور پر اپنی سسرال رہنے لگی تو اس کا اصل گھر سسرال ہے تو اگر تین منزل چل کر میکے گئی اور پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہیں ہے تو مسافر رہے گی۔ مسافرت کے قاعدے سے نماز روزہ کرے اور اگر وہاں کا رہنا ہمیشہ کے لیے دل میں نہیں ٹھانا تو جو وطن پہلے سے اصلی تھا وہی اب بھی اصلی رہے گا۔

کشتی یا ریل میں نماز

مسئلہ (۲۲): دریا میں کشتی چل رہی ہے اور نماز کا وقت آ گیا تو اسی چلتی کشتی پر نماز پڑھ لے اگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں سر گھومے تو بیٹھ کر پڑھے۔

مسئلہ (۲۳): ریل پر نماز پڑھنے کا بھی یہی حکم ہے کہ چلتی ریل پر نماز پڑھنا درست ہے اور اگر کھڑے ہو کر پڑھنے سے سر گھومے یا گرنے کا خوف ہو تو بیٹھ کر پڑھے۔

مسئلہ (۲۴): نماز پڑھتے میں ریل پھر گئی اور قبلہ دوسری طرف ہو گیا تو نماز ہی میں گھوم جائے اور قبلہ کی طرف منہ کر لے۔

نامحرم کے ساتھ سفر کرنا بڑا گناہ ہے

مسئلہ (۲۵): اگر تین منزل جانا ہو تو جب تک مردوں میں سے کوئی اپنا محرم یا شوہر ساتھ نہ ہو اس وقت تک سفر کرنا درست نہیں ہے نامحرم کے ساتھ کے سفر کرنا بڑا گناہ ہے اور اگر ایک منزل یا دو منزل جانا ہو تب بھی نامحرم کے ساتھ جانا بہتر نہیں۔ حدیث میں اس کی بھی بڑی ممانعت آئی ہے۔

مسئلہ (۲۶): جس محرم کو خدا رسول ﷺ کا ڈر نہ ہو اور شریعت کی پابندی نہ کرتا ہو ایسے محرم کے ساتھ بھی سفر کرنا درست نہیں ہے۔

متفرق مسائل

مسئلہ (۲۷): یکہ یا بہلی جا رہی ہے اور نماز کا وقت آ گیا تو بہلی سے اتر کر کسی الگ جگہ پر کھڑی ہو کر نماز پڑھ لے۔ اسی طرح اگر بہلی پر وضو نہ کر سکے تو اُتر کر کہیں آڑ میں بیٹھ کر وضو کرے۔ اگر برقع پاس نہ ہو تو چادر وغیرہ

میں خوب لپٹ کر اُترے اور نماز پڑھے۔ ایسا گہرا پردہ جس میں نماز قضا ہو جائے حرام ہے۔ ہر بات میں شریعت کی بات کو مقدم رکھے۔ پردہ کی بھی وہی حد رکھے جو شریعت نے بتلائی ہے۔ شریعت کی حد سے آگے بڑھنا اور اس سے زردرو (شرمندہ) ہونا بڑی بیوقوفی اور نادانی ہے۔ البتہ بلاضرورت پردہ میں کمی کرنا بے غیرتی اور گناہ ہے۔

مسئلہ ۲۸: اگر ایسی بیمار ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے تب بھی چلتی بہلی پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے اور اگر بہلی ٹھہرالی۔ لیکن جوا بیلوں کے کندھوں پر رکھا ہوا ہے تب بھی اس پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔ بَیل الگ کر کے نماز پڑھنا چاہیے۔ یکہ کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک گھوڑا کھول کر الگ نہ کر دیا جائے اس وقت تک اس پر نماز پڑھنا درست نہیں۔

مسئلہ ۲۹: اگر کسی کو بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہو تو پالکی اور میانے پر بھی پڑھنا درست ہے لیکن پالکی جس وقت کہاروں کے کندھوں پر ہو اس وقت پڑھنا درست نہیں زمین پر رکھوا لے تب پڑھے۔

مسئلہ ۳۰: اگر اونٹ سے یا بہلی سے اترنے میں جان یا مال کا اندیشہ ہے تو بدون اترے بھی نماز درست ہے۔

---

۱ ماکری یعنی بہلی یا گاڑی کھینچنے والے بیلوں کے کندھے پر رکھی جاتی ہے۔
۲ گاڑی کی ایک قسم۔ ۳ ڈولی یا پالکی اٹھا کر چلنے والے۔
۴ ماودار۔

تمرین

سُؤال ①: مسافر کس کو کہتے ہیں اور وہ نمازیں کس طرح پڑھے؟
سُؤال ②: اگر مسافر بھولے سے چار رکعت نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟
سُؤال ③: راستے میں کہیں ٹھہرنے سے کیا مسافر مقیم بن جاتا ہے؟
سُؤال ④: مسافر نے دوران نماز پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟
سُؤال ⑤: اپنا شہر بالکل چھوڑ دیا اور اس سے لاتعلق ہو گیا پھر اس شہر میں سفر کے دوران جانے کا اتفاق ہو تو یہ شخص یہاں مسافر ہوگا یا مقیم؟
سُؤال ⑥: سفر کی قضا نمازیں گھر اور گھر کی قضا نمازیں سفر میں کس طرح پڑھے گی؟
سُؤال ⑦: کیا ریل پر نماز پڑھنا جائز ہے؟
سُؤال ⑧: کیا اونٹ وغیرہ پر نماز ہو سکتی ہے؟
سُؤال ⑨: اگر تیز رفتار سواری پر تین دن کا سفر ایک دن میں کرے تو کیا حکم ہے؟
سُؤال ⑩: قصر نمازوں کی رکعات کی تعداد کیا ہے اور کیا سنتوں میں بھی قصر ہے؟
سُؤال ⑪: اگر چار رکعت کی نماز کو دو کے بجائے پورا پڑھ لیا تو کیا حکم ہے؟
سُؤال ⑫: کتنے دن ٹھہرنے سے مقیم کہلائے گی؟
سُؤال ⑬: اگر منزل مقصود کے علاوہ کہیں اور بھی ٹھہرنے کی نیت ۱۵ دن کی ہے تو کیا حکم ہے؟
سُؤال ⑭: اگر نیت میں یہ ہو کہ کل چلی جاؤں گی لیکن پندرہ دن گزر گئے اور جانا نہیں ہوا تو کیا حکم ہے؟
سُؤال ⑮: راستہ میں کئی جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے مگر پندرہ دن سے کم تو کیا حکم ہے؟
سُؤال ⑯: کشتی میں نماز کا کیا حکم ہے؟
سُؤال ⑰: بہلی، گھوڑا گاڑی وغیرہ میں نماز کا کیا حکم ہے؟

باب الجنائز

گھر میں موت ہو جانے کا بیان

مسئلہ ①: جب آدمی مرنے لگے تو اس کو چت لٹا دو اور اس کے پیر قبلہ کی طرف کر دو اور سر اونچا کر دو تا کہ منہ قبلہ کی طرف ہو جائے اور اس کے پاس بیٹھ کر زور زور سے کلمہ پڑھو، تا کہ تم کو پڑھتے سن کر خود بھی کلمہ پڑھنے لگے اور اس کو کلمہ پڑھنے کا حکم نہ کرو کیوں کہ وہ وقت بڑا مشکل ہے نہ معلوم اس کے منہ سے کیا نکل جائے۔

مسئلہ ②: جب وہ ایک دفعہ کلمہ پڑھ لے تو چپ رہو، یہ کوشش نہ کرو کہ برابر کلمہ جاری رہے اور پڑھتے پڑھتے دم نکلے، کیوں کہ مطلب تو فقط اتنا ہے کہ سب سے آخری بات جو اس کے منہ سے نکلے کلمہ ہونا چاہیے، اس کی ضرورت نہیں کہ دم ٹوٹنے تک کلمہ برابر جاری رہے، ہاں اگر کلمہ پڑھ لینے کے بعد پھر کوئی دنیا کی بات چیت کرے تو پھر کلمہ پڑھنے لگو، جب وہ پڑھ لے تو پھر چپ رہو۔

مسئلہ ③: جب سانس اکھڑ جائے اور جلدی جلدی چلنے لگے اور ٹانگیں ڈھیلی پڑ جائیں کہ کھڑی نہ ہو سکیں اور ناک ٹیڑھی ہو جائے اور کنپٹیاں بیٹھ جائیں تو سمجھو اس کی موت آ گئی، اس وقت کلمہ زور زور سے پڑھنا شروع کرو۔

مسئلہ ④: سورہ یٰسین پڑھنے سے موت کی سختی کم ہو جاتی ہے، اس کی سرہانے یا اور کہیں اس کے پاس بیٹھ کر پڑھ دو، یا کسی سے پڑھوا دو۔

مسئلہ ⑤: اس وقت کوئی ایسی بات نہ کرو کہ اس کا دل دنیا کی طرف مائل ہو جائے، کیوں کہ یہ وقت دنیا سے جدائی اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں حاضری کا وقت ہے، ایسے کام کرو ایسی باتیں کرو کہ دنیا سے دل پھر کر اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہو جائے کہ مردہ کی خیر خواہی اسی میں ہے۔ ایسے وقت بال بچوں کو سامنے لانا یا اور کوئی جس سے اس کو زیادہ محبت تھی اسے سامنے لانا یا ایسی باتیں کرنا کہ دل اس کا ان کی طرف متوجہ ہو جائے اور ان کی محبت اس کے دل میں سما جائے بڑی بُری بات ہے۔ دنیا کی محبت لے کے رخصت ہوئی تو "نعوذ باللہ" بری موت مری۔

مسئلہ ⑥: مرتے وقت اگر اس کے منہ سے خدانخواستہ کفر کی کوئی بات نکلے تو اس کا خیال نہ کرو، نہ اس کا چرچا

کرو، بل کہ یہ سمجھو کہ موت کی سختی سے عقل ٹھکانے نہیں رہی، اس وجہ سے ایسا ہوا، اور عقل جاتے رہنے کے وقت جو کچھ ہو سب معاف ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بخشش کی دعا کرتی رہو۔

مسئلہ⑦: جب مرجائے تو سب عضو درست کردو اور کسی کپڑے سے اس کا منہ اس ترکیب سے باندھ دو کہ کپڑا ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر اس کے دونوں سرے سر پر لے جاؤ اور گرہ لگا دو تاکہ منہ پھیل نہ جائے، اور آنکھیں بند کردو اور پیر کے دونوں انگوٹھے ملا کے باندھ دو تاکہ ٹانگیں پھیلنے نہ پائیں، پھر کوئی چادر اُڑھا دو اور نہلانے اور کفنانے میں جہاں تک ہو سکے جلدی کرو۔

مسئلہ⑧: منہ وغیرہ بند کرتے وقت یہ دعا پڑھو: "بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ."

مسئلہ⑨: مرجانے کے بعد اس کے پاس لوبان وغیرہ کچھ خوشبو لگا دی جائے اور حیض و نفاس والی عورت اور جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کے پاس نہ رہے۔

مسئلہ⑩: مرجانے کے بعد جب تک اس کو غسل نہ دیا جائے اس کے پاس قرآن مجید پڑھنا درست نہیں ہے۔

نہلانے کا بیان[1]

مسئلہ①: جب گور و کفن کا سب سامان ہو جائے اور نہلانا چاہو تو پہلے کسی تخت یا بڑے تختہ کو لوبان یا اگر بتی وغیرہ خوش بودار چیز کی دھونی دے دو، تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ، چاروں طرف دھونی دے کر مردے کو اس پر لٹا دو اور کپڑے اتار لو، اور کوئی کپڑا ناف سے لے کر زانو تک ڈال دو کہ اتنا بدن چھپا رہے۔

مسئلہ②: اگر نہلانے کی کوئی جگہ الگ ہے کہ پانی کہیں الگ بہہ جائے گا تو خیر، نہیں تو تخت کے نیچے گڑھا کھدوالو کہ سارا پانی اسی میں جمع رہے، اگر گڑھا نہ کھدوایا اور پانی سارے گھر میں پھیلا تب بھی کوئی گناہ نہیں، غرض فقط یہ ہے کہ آنے جانے میں کسی کو تکلیف نہ ہو اور کوئی پھسل کر گر نہ پڑے۔

میت کو نہلانے کا طریقہ

مسئلہ③: نہلانے کا طریقہ ہے کہ پہلے مردے کو استنجا کرا دو، لیکن اس کی رانوں اور استنجے کی جگہ اپنا ہاتھ مت لگاؤ اور اس پر نگاہ بھی نہ ڈالو، بل کہ اپنے ہاتھ میں کوئی کپڑا لپیٹ لو اور جو کپڑا ناف سے لے کر زانو تک پڑا ہے اس کے اندر اندر دھلاؤ، پھر اس کو وضو کرا دو، لیکن نہ کلی کراؤ، نہ ناک میں پانی ڈالو، نہ گٹے تک ہاتھ دھلاؤ بل کہ پہلے

[1] اس عنوان کے تحت ۱۱ مسائل مذکور ہیں۔

منہ دھلاؤ، پھر ہاتھ کہنی سمیت، پھر سر کا مسح، پھر دونوں پیر اور اگر تین دفعہ روئی تر کر کے دانتوں اور مسوڑوں پر پھیر دی جائے اور ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیر دی جائے تو بھی جائز ہے۔ اور اگر مردہ نہانے کی حاجت میں یا حیض ونفاس میں مر جائے تو اس طرح سے منہ اور ناک میں پانی پہنچانا ضروری ہے اور ناک اور منہ اور کانوں میں روئی بھر دو تاکہ وضو کراتے اور نہلاتے وقت پانی نہ جانے پائے۔ جب وضو کرا چکو تو سر کو گل خیرو[1] سے یا کسی اور چیز سے جس سے صاف ہو جائے جیسے بیسن یا کھلی یا صابون سے مل کر دھوئے اور صاف کر کے پھر مردے کو بائیں کروٹ پر لٹا کر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نیم گرم تین دفعہ سر سے پیر تک ڈالے، یہاں تک کہ بائیں کروٹ تک پانی پہنچ جائے، پھر داہنی کروٹ پر لٹائے اور اسی طرح سر سے پیر تک تین مرتبہ اتنا پانی ڈالے کہ داہنی کروٹ تک پہنچ جائے۔ اس کے بعد مردے کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بٹھلائے اور اس کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملے اور دبائے اگر کچھ پاخانہ نکلے تو اس کو پونچھ کے دھو ڈالے اور وضو اور غسل میں اس کے نکلنے سے کچھ نقصان نہیں اب نہ دہراؤ، اس کے بعد پھر اس کو بائیں کروٹ پر لٹائے اور کافور پڑا ہوا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ ڈالے، پھر سارا بدن کسی کپڑے سے پونچھ کے کفنا دو۔

مسئلہ ④: اگر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نہ ہو تو یہی سادہ نیم گرم پانی کافی ہے، اسی سے اسی طرح تین دفعہ نہلا دے اور بہت تیز گرم پانی سے مردے کو نہ نہلائے اور نہلانے کا یہ طریقہ جو بیان ہوا سنت ہے، اگر کوئی اس طرح تین دفعہ نہ نہلائے بل کہ ایک دفعہ سارے بدن کو دھو ڈالے تب بھی فرض ادا ہو گیا۔

مسئلہ ⑤: جب مردے کو کفن پر رکھو تو سر پر عطر لگا دو، اگر مردہ مرد ہو تو ڈاڑھی پر بھی عطر لگا دو، پھر ماتھے اور ناک اور دونوں ہتھیلی اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کافور مل دو۔ بعضے بعضے کفن میں عطر لگاتے ہیں اور عطر کی پھریری[2] کان میں رکھ دیتے ہیں، یہ سب جہالت ہے جتنا شرع میں آیا ہے اس سے زائد مت کرو۔

مسئلہ ⑥: بالوں میں کنگھی نہ کرو، نہ ناخن کاٹو، نہ کہیں کے بال کاٹو، سب اسی طرح رہنے دو۔

مسئلہ ⑦: اگر کوئی مرد مر گیا اور مردوں سے میں سے کوئی نہلانے والا نہیں ہے تو بیوی کے علاوہ اور کسی عورت کو اس کو غسل دینا جائز نہیں اگرچہ محرم ہی ہو، اگر بیوی بھی نہ ہو تو اس کو تیمم کرا دو، لیکن اس کے بدن میں ہاتھ نہ لگاؤ بل کہ اپنے ہاتھ میں پہلے دستانے پہن لو تب تیمم کراؤ۔

مسئلہ ⑧: کسی کا خاوند مر گیا تو اس کی بی بی کو اس کا نہلانا اور کفنانا درست ہے اور اگر بیوی مر جائے تو خاوند کو

---

[1] نیلے رنگ کا ایک پھول جو بطور دوا استعمال ہوتا ہے۔ [2] روئی کا پھویا، روئی کا پھایا۔

بدن چھونا اور ہاتھ لگانا درست نہیں، البتہ دیکھنا درست ہے اور کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگانا بھی درست ہے۔

مسئلہ ⑨: جو عورت حیض یا نفاس سے ہو وہ مردے کو نہ نہلائے کہ یہ مکروہ اور منع ہے۔

مسئلہ ⑩: بہتر یہ ہے کہ جس کا رشتہ زیادہ قریب ہو وہ نہلائے اور اگر وہ نہ نہلا سکے تو کوئی دین دار نیک عورت نہلائے۔

مسئلہ ⑪: اگر نہلانے میں کوئی عیب دیکھے تو کسی سے نہ کہے، اگر خدانخواستہ مرنے سے اس کا چہرہ بگڑ گیا اور کالا ہو گیا تو یہ بھی نہ کہے اور بالکل اس کا چرچا نہ کرے کہ یہ سب ناجائز ہے، ہاں اگر وہ کھلم کھلا کوئی گناہ کرتی ہو جیسے ناچتی تھی یا گانے بجانے کا پیشہ کرتی تھی یا رنڈی تھی تو ایسی باتیں کہہ دینا درست ہیں کہ اور لوگ ایسی باتوں سے بچیں اور توبہ کریں۔

مسئلہ ⑫: مرتے وقت پیشانی پر پسینہ آنا اور آنکھوں سے پانی بہنا اور ناک کے نتھنوں کے پردہ کا کشادہ ہو جانا اچھی موت کی علامت ہے اور فقط پیشانی پر پسینہ آنا بھی اچھی موت کی نشانی ہے۔

تمرین

سُؤال ①: جب آدمی مرنے لگے تو کیا کرنا چاہیے؟

سُؤال ②: مردے کے پاس جنبی مرد یا نفاس وحیض والی عورت کے رہنے کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ③: کیا مرجانے کے بعد میت کے پاس تلاوت کی جاسکتی ہے؟

سُؤال ④: کس سورت سے موت کی سختی کم ہوجاتی ہے؟

سُؤال ⑤: مرتے وقت اگر کلمہ کفر نکل جائے تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑥: مرنے کے بعد کیا کرنا چاہیے؟

سُؤال ⑦: میت کے منہ وغیرہ بند کرتے وقت کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

سُؤال ⑧: میت کو نہلانے کا کیا طریقہ ہے؟

سُؤال ⑨: اگر کوئی مرد مرگیا اور مردوں میں نہلانے والا کوئی نہ ہو تو کیا حکم ہے، اسی طرح اگر عورت مرگئی اور کوئی نہلانے والا نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑩: کیا شوہر اپنی مردہ بیوی کو نہلا سکتا ہے؟

سُؤال ⑪: اگر کوئی عیب مردہ میں نظر آئے تو کون سی صورت میں اس عیب کو لوگوں کے سامنے بیان کیا جاسکتا ہے؟

سُؤال ⑫: کیا حیض اور نفاس والی عورت مردہ کو نہلا سکتی ہے؟

سُؤال ⑬: کیا مردہ کے بال اور ناخن کاٹے جاسکتے ہیں؟

کفنانے کا بیان[1]

کفن سے متعلق مسائل

مسئلہ ①: عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنانا سنت ہے: ایک کرتہ، دوسرے ازار، تیسرے سر بند، چوتھے چادر، پانچویں سینہ بند، ازار سر سے لے کر پاؤں تک ہونا چاہیے اور چادر اس سے ایک ہاتھ بڑی ہو اور کرتا گلے سے لے کر پاؤں تک ہو، لیکن نہ اس میں کلی ہوں نہ آستین اور سر بند تین ہاتھ لمبا ہو اور سینہ بند چھاتیوں سے لے کر رانوں تک چوڑا اور اتنا لمبا ہو کہ بندھ جائے۔

مسئلہ ②: اگر کوئی پانچ کپڑوں میں نہ کفنائے بل کہ فقط تین کپڑے کفن میں دے دے۔ ایک ازار، دوسرے چادر، تیسرے سر بند تو یہ بھی درست ہے اور اتنا کفن بھی کافی ہے اور تین کپڑوں سے بھی کم دینا مکروہ اور برا ہے ہاں اگر کوئی مجبوری اور لاچاری ہو تو کم دینا بھی درست ہے۔

مسئلہ ③: سینہ بند اگر چھاتیوں سے لے کر ناف تک ہو تب بھی درست ہے، لیکن رانوں تک ہونا زیادہ اچھا ہے۔

مسئلہ ④: پہلے کفن کو تین یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ لوبان وغیرہ کی دھونی دے دو تب اس میں مردے کو کفناؤ۔

عورت کو کفنانے کا طریقہ

مسئلہ ⑤: کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چادر بچھاؤ، پھر ازار، اس کے اوپر کرتا، پھر مردے کو اس پر لے جا کے پہلے کرتا پہناؤ، اور سر کے بالوں کو دو حصے کر کے کرتے کے اوپر سینے پر ڈال دو۔ ایک حصہ داہنی طرف، ایک بائیں طرف اس کے بعد سر بند سر پر اور بالوں پر ڈال دو اس کو نہ باندھو نہ لپیٹو۔ پھر ازار لپیٹ دو پہلے بائیں طرف لپیٹو، پھر داہنی طرف، اس کے بعد سینہ بند باندھ دو۔ پھر چادر لپیٹو۔ پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف، پھر کسی دھجی[2] سے پیر اور سر کی طرف کفن کو باندھ دو اور ایک بند سے کمر کے پاس بھی باندھ دو کہ راستہ میں کہیں کھل نہ پڑے۔

مسئلہ ⑥: سینہ بند کو اگر سر بند کے بعد ازار لپیٹنے سے پہلے ہی باندھ دیا تو یہ بھی جائز ہے اور اگر سب کفنوں کے

---

[1] اس عنوان کے تحت ۱۱ مسائل مذکور ہیں۔ [2] کپڑے یا کاغذ کی کترن، چیتھڑا۔

اوپر سے باندھے تو بھی درست ہے۔

نماز جنازہ سے متعلق ایک گزارش

مسئلہ⑦: جب کفنا چکو تو رخصت کردو کہ مرد لوگ نماز پڑھ کر دفنا دیں۔

مسئلہ⑧: اگر عورتیں جنازے کی نماز پڑھ دیں تو بھی جائز ہے لیکن چوں کہ ایسا اتفاق کبھی نہیں ہوتا ہے اس لیے ہم نماز اور دفنانے کے مسئلے بیان نہیں کرتے۔

قبر میں عہد نامہ رکھنا یا کفن پر کچھ لکھنا درست نہیں

مسئلہ⑨: کفن میں یا قبر کے اندر عہد نامہ یا اپنے پیر کا شجرہ (نسب نامہ) یا اور کوئی دعا رکھنا درست نہیں، اسی طرح کفن پر یا سینہ پر کافور سے یا روشنائی سے کلمہ وغیرہ کوئی دعا لکھنا بھی درست نہیں، البتہ کعبہ شریف کا غلاف یا اپنے پیر کا رومال وغیرہ کوئی کپڑا تبرکاً رکھ دینا درست ہے۔

نابالغ اور نومولود کا غسل اور کفن

مسئلہ⑩: جو بچہ زندہ پیدا ہوا پھر تھوڑی ہی دیر میں مر گیا یا فوراً پیدا ہونے کے بعد ہی مر گیا تو وہ بھی اسی قاعدہ سے نہلایا جائے اور کفنا کے نماز پڑھی جائے پھر دفن کر دیا جائے اور اس کا نام بھی کچھ رکھا جائے۔

مسئلہ⑪: جو بچہ ماں کے پیٹ سے مرا ہی پیدا ہوا، پیدا ہوتے وقت زندگی کی کوئی علامت نہیں پائی گئی اس کو بھی اسی طرح نہلاؤ، لیکن قاعدے کے موافق کفن نہ دو، بل کہ کسی ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دو اور نام اس کا بھی کچھ نہ کچھ رکھ دینا چاہیے۔

مسئلہ⑫: اگر چھوٹی لڑکی مر جائے جو ابھی جوان نہیں ہوئی، لیکن جوانی کے قریب پہنچ گئی ہے تو اس کے کفن کے بھی وہی پانچ کپڑے سنت ہیں جو جوان عورت کے لیے ہیں۔ اگر پانچ کپڑے نہ دو، تین ہی کپڑے دو تب بھی کافی ہے۔ غرض یہ کہ جو حکم سیانی عورت کا ہے وہی کنواری اور چھوٹی لڑکی کا بھی حکم ہے۔ مگر سیانی کے لیے وہ حکم تاکیدی ہے اور کم عمر کے لیے بہتر ہے۔

مسئلہ⑬: جو لڑکی بہت چھوٹی ہو جوانی کے قریب بھی نہ ہوئی ہو اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ پانچ کپڑے دیے جائیں اور دو کپڑے دینا بھی درست ہے ایک ازار اور ایک چادر۔

مسئلہ⑭: اگر کوئی لڑکا مر جائے اور اس کے نہلانے اور کفنانے کی تم کو ضرورت پڑے تو اسی ترکیب سے نہلا دو

جو اوپر بیان ہو چکی، اور کفنانے کا بھی وہی طریقہ جو اوپر تم کو معلوم ہوا۔ بس اتنا ہی فرق ہے کہ عورت کا کفن پانچ کپڑے ہیں اور مرد کا کفن تین کپڑے، ایک چادر ایک ازار ایک کرتہ۔

مسئلہ ⑮: مرد کے کفن میں اگر دو ہی کپڑے ہوں یعنی چادر اور ازار، اور کرتہ نہ ہو تب بھی کچھ حرج نہیں دو کپڑے بھی کافی ہیں اور دو سے کم دینا مکروہ ہے، لیکن اگر کوئی مجبوری اور لاچاری ہو تو مکروہ بھی نہیں۔

جنازے کے اوپر ڈالی جانے والی چادر کا حکم

مسئلہ ⑯: جو چادر جنازے کے اوپر یعنی چارپائی پر ڈالی جاتی ہے وہ کفن میں شامل نہیں ہے، کفن فقط اتنا ہی ہے جو ہم نے بیان کیا۔

میت کو دوسرے شہر لے جانا

مسئلہ ⑰: جس شہر میں کوئی مرے وہیں اس کا گور و کفن کیا جائے، دوسری جگہ لے جانا بہتر نہیں ہے، البتہ اگر کوئی جگہ کوس آدھ کوس دور ہو تو وہاں لے جانے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔

متفرق مسائل

مسئلہ ⑱: اگر انسان کا کوئی عضو یا نصف جسم بغیر سر کے پایا جائے تو اس کو بھی کسی نہ کسی کپڑے میں لپیٹ دینا کافی ہے، ہاں اگر نصف جسم کے ساتھ سر بھی ہو یا نصف سے زیادہ حصہ جسم کا ہو گو سر بھی نہ ہو تو پھر کفن مسنون دینا چاہیے۔

مسئلہ ⑲: کسی انسان کی قبر کھل جائے یا اور کسی وجہ سے اس کی نعش باہر نکل آئے اور کفن نہ ہو تو اس کو بھی کفن مسنون دینا چاہیے بشرطیکہ وہ نعش پھٹی نہ ہو اور اگر پھٹ گئی ہو تو کسی کپڑے میں لپیٹ دینا کافی ہے۔ (مسنون کفن کی حاجت نہیں)

مسئلہ ⑳: اگر حمل گر جائے تو اگر بچہ کے ہاتھ پاؤں منہ ناک وغیرہ عضو کچھ نہ بنے ہوں تو نہ نہلائے اور نہ کفنائے کچھ بھی نہ کرے بل کہ کسی کپڑے میں لپیٹ کر ایک گڑھا کھود کر گاڑ دو اور اگر اس بچہ کے کچھ عضو بن گئے ہیں تو اس کا وہی حکم ہے جو مردہ بچہ پیدا ہونے کا ہے یعنی نام رکھا جائے اور نہلا دیا جائے لیکن قاعدہ کے موافق کفن نہ دیا جائے نہ نماز پڑھی جائے بل کہ کپڑے میں لپیٹ کر کے دفن کر دیا جائے۔

مسئلہ ㉑: لڑکے کا فقط سر نکلا اس وقت وہ زندہ تھا پھر مر گیا تو اس کا وہی حکم ہے جو مردہ پیدا ہونے کا حکم ہے

البتہ اگر زیادہ حصہ نکل آیا اس کے بعد مرا تو ایسا سمجھیں گے کہ زندہ پیدا ہوا۔ اگر سر کی طرف سے پیدا ہوا تو سینہ تک نکلنے سے سمجھیں گے کہ زیادہ حصہ نکل آیا۔ اور اگر الٹا پیدا ہوا تو ناف تک نکلنا چاہیے۔

زندگی اور موت کا شرعی دستور العمل

نزع کے وقت سورۂ یٰسین شریف پڑھو اور قریب موت داہنی کروٹ پر قبلہ رخ لٹاؤ کہ مسنون ہے جب کہ مریض کو تکلیف نہ ہو ورنہ اس کے حال پر چھوڑ دو اور چت لٹانا بھی جائز ہے کہ پاؤں قبلہ کی طرف ہوں اور سر کسی قدر اونچا کر دیا جائے اور پاس بیٹھنے والے "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کسی قدر بلند آواز سے پڑھتے رہیں، میت کو کلمہ پڑھنے کے لیے کہیں نہیں کہ کبھی وہ ضد میں آ کر منع کر دے۔

مرنے پر ایک چوڑی پٹی لے کر اور ٹھوڑی کے نیچے کو نکال کر سر پر لا کر گرہ دے دو اور آنکھیں بند کر دو، اور پیروں کے انگوٹھے ملا کر دھجی سے باندھ دو اور ہاتھ داہنے بائیں رکھو، سینے پر نہ رہیں اور لوگوں کو مرنے کی خبر کر دو اور دفن میں بہت جلدی کرو، سب سے پہلے قبر کا بندوبست کرو اور کفن دفن کے لیے سامان ذیل کی فراہمی کر لو جس کو اپنے اپنے موقعہ پر صرف کرو۔

تفصیل اس کی یہ ہے۔ گھڑے دو عدد (اگر گھر میں برتن موجود ہوں تو کورے (غیر مستعمل برتن) کی حاجت نہیں)، لوٹا (اگر موجود ہو تو حاجت نہیں)، تختہ غسل کا اکثر مساجد میں رہتا ہے، لوبان ایک تولہ، روئی آدھی چھٹانک، گل خیرو ایک چھٹانک، کافور چھ ماشہ، تختہ یا لکڑی برائے پٹاؤ (چھت) قبر بقدر پیمائش قبر، بوریا (چٹائی) ایک عدد بقدر قبر۔ کفن جس کی ترکیب مرد کے لیے یہ ہے کہ مُردے کے قد کے برابر ایک لکڑی لو اور اس میں ایک نشان کندھے کے مقابل لگا لو اور ایک تاگہ سینے کے مقابل رکھ کر جسم کی گولائی میں کو نکالو کہ دونوں سرے اس تاگے کے دونوں طرف کی پسلیوں پر پہنچ جائیں اور اس کو وہاں سے توڑ کر رکھ لو، پھر ایک کپڑا لو جس کا عرض اسی تاگے کے برابر یا قریب برابر کے ہو۔ اگر عرض اس قدر نہ ہو تو اس میں جوڑ لگا کر پورا کر لو۔ اور اس لکڑی کے برابر ایک چادر پھاڑ لو۔ اس کو ازار کہتے ہیں۔ اسی طرح دوسری چادر پھاڑو جو عرض میں تو اسی قدر ہو البتہ طول میں ازار سے چار گرہ زیادہ ہو (اس کو لفافہ کہتے ہیں)، پھر ایک کپڑا لو جس کا عرض بقدر چوڑائی جسم مردہ کے ہو اور لکڑی کے نشان سے اخیر تک جس قدر طول ہے اس کا دوگنا پھاڑ لو اور دونوں سرے کپڑے کے ملا کر اتنا چاک کھولو کہ سر کی طرف سے گلے میں آ جائے (اس کو قمیص یا کفنی کہتے ہیں) عورت کے لیے یہ کپڑے تو ہیں ہی، اس کے علاوہ دو اور ہیں

ایک سینہ بند، دوسرا سر بند جسے اوڑھنی کہتے ہیں۔ سینہ بند زیر بغل سے گھٹنے تک اور تاگے مذکورہ کے بقدر چوڑا۔ سر بند نصف ازار سے تین گرہ زیادہ لمبا اور بارہ گرہ چوڑا۔ یہ تو کفن ہوا۔ اور کفن مسنون اسی قدر ہے اور بعض چیزیں کفن کے متعلقات سے ہیں جن کی تفصیل ذیل میں ہے:

تہبند بدن کی موٹائی سے تین گرہ زیادہ، بڑے آدمی کے لیے سوا گز طول کافی ہے اور عرض میں ناف سے پنڈلی تک چودہ گرہ عرض کافی ہے، یہ دو ہونے چاہئیں، دستانہ چھ گرہ طول اور تین گرہ عرض ہو بقدر پنجہ دست بنالیں یہ بھی دو عدد ہوں۔ چادر عورت کے گہوارہ کی جو بڑی عورت کے لیے ساڑھے تین گز طول اور دو گز عرض کافی ہے۔

تنبیہ: کفن اور اس کے متعلقات کا بندوبست بھی گھڑوں وغیرہ کے ساتھ کردیں۔

تنبیہ: اب مناسب ہے کہ بڑے شخص کے کفن کو یکجائی طور پر لکھ دیا جائے تاکہ اور آسانی ہو۔

نمبر	کپڑے کا نام	طول	عرض	اندازہ پیمائش	کیفیت
①	ازار	اڑھائی گز	سوا گز سے ڈیڑھ گز تک	سر سے پاؤں تک	چودہ یا پندرہ یا سولہ گرہ عرض کا کپڑا ہو تو ڈیڑھ پاٹ میں ہوگا۔
②	لفافہ	پونے تین گز	سوا گز سے ڈیڑھ گز تک	ازار سے چار گرہ زیادہ	چودہ یا پندرہ یا سولہ گرہ عرض کا کپڑا ہو تو ڈیڑھ پاٹ میں ہوگا۔
③	قمیص یا کفنی	اڑھائی گز تا پونے تین گز	ایک گز	کندھے سے نصف ساق[1] تک	چودہ گرہ یا ایک گز کے عرض کی تیار ہوتی ہے دو برابر حصہ کر کے اور چاک کھول کر گلے میں ڈالتے ہیں۔
④	سینہ بند[2]	دو گز	سوا گز	زیر بغل سے ساق تک	بغل سے پنڈلیوں تک باندھا جاتا ہے۔
⑤	سر بند[3]	ڈیڑھ گز	بارہ گرہ	جہاں تک آجائے	سر کے بال کے دو حصے کر کے اور اس میں لپیٹ کر دائیں بائیں جانب سینہ پر رکھے جاتے ہیں۔

تنبیہ: تخمیناً مرد کے کفن مسنون میں ایک گز عرض کا کپڑا دس گز صرف ہوتا ہے اور عورت کے لیے مع چادر گہوارہ

[1] پنڈلی۔ [2] کفن کے نیچے وہ کپڑا جو مردہ عورت کے سینہ پر باندھا جاتا ہے۔ [3] یعنی اوڑھنی۔

ساڑھے اکیس گز اور تہبند اور دستانہ اس سے جدا ہیں اور بچہ کا کفن اس کے مناسب حال مثل سابق لے لو۔

غسل اور کفنانے کا طریقہ

ایک گھڑے میں دو مٹھی بیری کے پتے ڈال کر پانی کو جوش دے دو اور اس کے دو گھڑے بنا لو۔ اور ایک گڑھا شمالاً جنوباً لمبا کھودو (یہ ضروری نہیں اگر کوئی ایسا موقع ہو کہ پانی کسی نالی وغیرہ کے ذریعہ سے بہہ جائے تو اس کے قریب تختہ رکھ لینا کافی ہے) اور اس پر تختہ اسی رخ سے بچھا کر تین دفعہ لوبان کی دھونی دے دو اور مردے کو اس پر لٹاؤ اور کرتہ انگرکھا[1] وغیرہ کو چاک کر کے نکال لو۔ اور تہبند ستر پر ڈال کر استعمالی پارچہ[2] اندر ہی اندر اتار لو۔ اور پیٹ پر آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرو، نجاست خارج ہو یا نہ ہو، دونوں صورت میں مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے استنجا کراؤ۔ پھر پانی سے استنجا کراؤ مگر ہاتھ میں دستانہ یعنی تھیلی پہن لو، بلا تھیلی کے ستر پر ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے، پھر روئی کا پھایہ تر کر کے ہونٹوں اور دانتوں پر پھیر کر پھینک دو اسی طرح تین مرتبہ کرو، اسی صورت سے تین مرتبہ ناک اور رخساروں پر پھیرو۔

پھر منہ اور ناک اور کانوں میں روئی رکھ دو کہ پانی نہ جائے، پھر سر اور داڑھی کو گلِ خیرو یا صابن سے دھو لو، پھر وضو کراؤ، اول میت کا منہ دھوؤ، پھر کہنیوں تک دونوں ہاتھ، پھر سر کا مسح، پھر دونوں پاؤں دھوؤ۔ پھر سارے بدن پر پانی بہاؤ، پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر پانی بہاؤ۔ پھر داہنی کروٹ پر ایسا ہی کرو، پھر (اس کے بعد میت کو سر کی طرف سے اٹھاؤ کہ بیٹھنے کے قریب ہو جائے اور اس کے پیٹ کو آہستہ آہستہ اوپر سے نیچے کو ہاتھ سے دباؤ کہ جو کچھ پیٹ سے نجاست نکلنے والی ہو نکل جائے اس کو پانی سے صاف کر دو نجاست کے نکلنے سے غسل کے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔) دوسرا دستانہ پہن کر بدن کو صاف کر دو اور تہبند دوسرا بدل دو۔ پھر چارپائی بچھا کر اس پر اول لفافہ، اس پر ازار، پھر اس پر نیچے کا حصہ کفنی کا بچھا کر باقی حصہ بالائی کو سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھ دو۔ پھر مردے کو تختہ سے بآہستگی اٹھا کر اس پر لٹاؤ اور کفنی کے حصہ کو سر کی طرف الٹ دو کہ گلے میں آ جائے اور پیروں کی طرف بڑھا دو اور تہبند نکال دو اور کافور سر اور داڑھی اور سجدہ کے موقعوں پر (پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلی، دونوں گھٹنے، دونوں پنجے) مل دو پھر ازار کا بایاں پلہ لوٹ کر اس پر دایاں پلہ لوٹ دو اور لفافہ کو بھی ایسے ہی کرو اور ایک کتر لے کر سرہانے اور پائینتی چادر کے گوشہ چن کر باندھ دو۔ سینہ بند سے عورت کی چھاتیاں لپیٹ دو۔ سربند کا ذکر نقشہ میں ہو گیا۔ عورت کے گہوارے پر چادر ڈالی جاتی ہے جس کا ذکر اوپر ہو گیا۔

[1] ایک قسم کا مردانہ لباس۔ [2] لباس، کپڑا۔

تنبیہ: بعض کپڑے لوگوں نے کفن کے ساتھ ضروری سمجھ رکھے ہیں حالاں کہ وہ کفن مسنون سے خارج ہیں، ترکہ میت سے ان کا خریدنا جائز نہیں، وہ یہ ہیں: جائے نماز، طول سوا گز، عرض چودہ گرہ، پٹکا[1] طول ڈیڑھ گز، عرض چودہ گرہ، یہ مردہ کے قبر میں اتارنے کے لیے ہوتا ہے۔ بچھونا، طول اڑھائی گز، عرض سوا گز، یہ چارپائی پر بچھانے کے لیے ہوتا ہے۔ دامنی، طول دو گز، عرض سوا گز بقدرِ استطاعت چار سے سات تک محتاجین کو دیتے ہیں جو محض عورت کے لیے مخصوص ہیں۔ چادر کلاں، مرد کے جنازے پر طول تین گز، عرض پونے دو گز، جو چارپائی کو ڈھانک لیتی ہے، البتہ عورت کے لیے ضروری ہے مگر ہے کفن سے خارج، اس لیے اس کا ہم رنگ کفن ہونا ضروری نہیں، پردہ کے لیے کوئی سا کپڑا ہو کافی ہے۔

تنبیہ: اگر جائے نماز وغیرہ کی ضرورت کبھی خیال میں آئے تو گھر کے کپڑے کارآمد ہو سکتے ہیں، ترکہ میت سے ضرورت نہیں یا کوئی عزیز اپنے مال سے خرید کر دے۔

مسئلہ: سامان غسل وکفن میں سے اگر کوئی چیز گھر میں موجود ہو اور پاک صاف ہو تو اس کے استعمال میں حرج نہیں۔

مسئلہ: کپڑا کفن کا اسی حیثیت کا ہونا چاہیے جیسا مردہ اکثر زندگی میں استعمال کرتا تھا، تکلفات فضول ہیں۔

مسئلہ: جو بچہ علامت زندگی کی ظاہر ہو کر مر گیا تو اس کا نام اور غسل اور نماز سب ہوگی اور اگر کوئی علامت نہ پائی گئی تو غسل دے کر اور ایک کپڑے میں لپیٹ کر بدون نماز دفن کر دیں گے۔

قبر میں مردے کو قبلہ رُخ اس طرح کہ تمام جسم کو کروٹ دی جائے لٹائیں اور کفن کی گرہ کھول دیں اور سلف صالحین کے موافق ایصال ثواب کریں۔ وہ اس طرح کہ کسی رسم کی قید اور کسی دن کی تخصیص نہ کریں، اپنی ہمت کے موافق حلال مال سے مساکین کی خفیہ مدد کریں اور جس قدر توفیق ہو بطور خود قرآن شریف وغیرہ پڑھ کر اس کو ثواب پہنچائیں اور قبل دفن قبرستان میں جو وقت فضول خرافات باتوں میں گزارتے ہیں اس وقت کلمہ کلام پڑھتے اور ثواب بخشتے رہا کریں۔

---

[1] کمر باندھنے کا دوپٹہ یا رومال۔

تمرین

سوال ①: عورت کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا جائے گا؟
سوال ②: اگر کسی انسان کا نصف حصہ مل جائے تو کیا حکم ہے؟
سوال ③: اگر بچہ مردہ پیدا ہو جائے تو کیا حکم ہے؟
سوال ④: چھوٹی لڑکی کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا جائے گا؟
سوال ⑤: کفنانے کا کیا طریقہ ہے؟
سوال ⑥: اگر عورتیں جنازے کی نماز پڑھ دیں تو کیا حکم ہے؟
سوال ⑦: قبر یا کفن کے اندر عہد نامہ وغیرہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟
سوال ⑧: مردہ اگر کراچی میں مرا تو کیا لاہور میں دفنانا درست ہے؟
سوال ⑨: عورت کا کفن جتنے کپڑوں پر مشتمل ہوتا ہے ان کے نام بتائیں۔
سوال ⑩: کفن مسنون سے زائد کپڑوں کا میت کے ترکہ سے خریدنا کیسا ہے؟
سوال ⑪: کفن کا کپڑا کس حیثیت کا ہونا چاہیے؟
سوال ⑫: کیا غسل یا کفن میں گھر کی استعمال شدہ اشیاء استعمال کی جا سکتی ہیں؟

کتاب الصوم

روزے کا بیان[۱]

روزے کی فضیلت

حدیث شریف میں روزے کا بڑا ثواب آیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار کا بڑا رُتبہ ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس نے رمضان کے روزے محض اللہ تعالیٰ کے واسطے ثواب سمجھ کر رکھے تو اُس کے سب اگلے گناہ صغیرہ بخش دیئے جائیں گے اور نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ''روزے دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوش بو سے بھی زیادہ پیاری ہے'' قیامت کے دن روزہ کا بے حد ثواب ملے گا۔ روایت ہے کہ ''روزہ داروں کے واسطے قیامت کے دن عرش کے تلے دسترخوان چنا جائے گا، وہ لوگ اُس پر بیٹھ کر کھانا کھائیں گے اور سب لوگ ابھی حساب ہی میں پھنسے ہوں گے، اس پر وہ لوگ کہیں گے کہ یہ لوگ کیسے ہیں کہ کھانا کھا رہے ہیں اور ہم ابھی حساب ہی میں پھنسے ہوئے ہیں؟ اُن کو جواب ملے گا کہ یہ لوگ روزہ رکھا کرتے تھے اور تم لوگ روزہ نہ رکھتے تھے۔'' یہ روزہ بھی دین اسلام کا بڑا رُکن جو کوئی رمضان کے روزے نہ رکھے گا بڑا گناہ گار ہوگا اور اُس کا دین کمزور ہو جائے گا۔

روزے کی اقسام

مسئلہ ①: رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان پر جو مجنون اور نابالغ نہ ہو فرض ہیں، جب تک کوئی عذر نہ ہو روزہ چھوڑنا درست نہیں ہے اور اگر کوئی روزہ کی نذر کر لے تو نذر کر لینے سے روزہ فرض ہو جاتا ہے اور قضا اور کفارے کے روزے بھی فرض ہیں اور اس کے سوا اور سب روزے نفل ہیں، رکھے تو ثواب ہے اور نہ رکھے تو کوئی گناہ نہیں، البتہ عید الفطر اور بقرہ عید کے دن اور بقرعید سے بعد تین دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

روزہ کسے کہتے ہیں

مسئلہ ②: جب سے فجر کی نماز کا وقت آتا ہے اُس وقت سے لے کر سورج ڈوبنے تک روزے کی نیت سے

[۱] اس عنوان کے تحت ۵ مسائل مذکور ہیں۔

سب کھانا اور پینا چھوڑ دے اور مرد سے ہمبستر نہ ہو شرع میں اس کو روزہ کہتے ہیں۔

روزے کی نیت کے مسائل

مسئلہ ③: زبان سے نیت کرنا اور کچھ کہنا ضروری نہیں ہے، بل کہ جب دل میں یہ دھیان ہے کہ آج میرا روزہ ہے اور دن بھر نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ ہمبستر ہوئی تو اس کا روزہ ہوگیا اور اگر کوئی زبان سے بھی کہہ دے کہ "یا اللہ! میں کل تیرا روزہ رکھوں گی" یا عربی میں یہ کہہ دے "بِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ" تو بھی کچھ حرج نہیں، یہ بھی بہتر ہے۔

مسئلہ ④: اگر کسی نے دن بھر نہ تو کچھ کھایا نہ پیا صبح سے شام تک بھوکی پیاسی رہی، لیکن دل میں روزہ کا ارادہ نہ تھا بل کہ بھوک نہیں لگی یا کسی اور وجہ سے کچھ کھانے پینے کی نوبت نہیں آئی تو اس کا روزہ نہیں ہوا، اگر دل میں روزہ کا ارادہ کرلیتی تو روزہ ہو جاتا۔

مسئلہ ⑤: شرع میں روزہ کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے، اس لیے جب تک صبح نہ ہو کھانا پینا وغیرہ سب کچھ جائز ہے، بعض عورتیں پچھلے[1] کو سحری کھا کر نیت کی دعا پڑھ کر لیٹ رہتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ اب نیت کرلینے کے بعد کچھ کھانا پینا نہ چاہیے، یہ خیال غلط ہے جب تک صبح نہ ہو برابر کھا پی سکتی ہے، چاہے نیت کر چکی ہو یا ابھی نہ کی ہو۔

تمرین

سوال ①: روزے کی دو فضیلتیں لکھیں۔

سوال ②: کون سے روزے فرض ہیں ذکر کریں؟

سوال ③: کن دنوں میں روزہ رکھنا منع ہے؟

سوال ④: روزہ کسے کہتے ہیں؟

سوال ⑤: کیا زبان سے روزہ کی نیت کرنا ضروری ہے؟

سوال ⑥: جلدی سحری کر کے روزہ کی نیت کرنے کے بعد صبح صادق سے پہلے کچھ کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

---

[1] یعنی جلدی سحری کرلیتی ہیں۔

رمضان شریف کے روزے کا بیان[1]

رمضان کے روزے کی نیت کے مسائل

مسئلہ ①: رمضان شریف کے روزے کی اگر رات سے نیت کر لے تو بھی فرض ادا ہو جاتا ہے اور اگر رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا بل کہ صبح ہو گئی تب بھی یہی خیال رہا کہ میں آج کا روزہ نہ رکھوں گی، پھر دن چڑھے خیال آگیا کہ فرض چھوڑ دینا بُری بات ہے، اس لیے اب روزہ کی نیت کر لی تب بھی روزہ ہو گیا، لیکن اگر صبح کو کچھ کھا پی چکی ہو تو اب نیت نہیں کر سکتی۔

مسئلہ ②: اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو دن کو ٹھیک دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے رمضان کے روزے کی نیت کر لینا درست ہے۔

مسئلہ ③: رمضان شریف کے روزے میں بس اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے، یا رات کو اتنا سوچ لے کہ کل میرا روزہ ہے، بس اتنی ہی نیت سے بھی رمضان کا روزہ ادا ہو جائے گا۔ اگر نیت میں خاص یہ بات نہ آئی ہو کہ رمضان کا روزہ ہے یا فرض روزہ ہے تب بھی روزہ ہو جائے گا۔

مسئلہ ④: رمضان کے مہینے میں اگر کسی نے یہ نیت کی کہ میں کل نفل کا روزہ رکھوں گی، رمضان کا روزہ نہ رکھوں گی بل کہ اس روزہ کی پھر کبھی قضا رکھ لوں گی تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوا اور نفل کا نہیں ہوا۔

مسئلہ ⑤: پچھلے رمضان کا روزہ قضا ہو گیا تھا اور پورا سال گذر گیا اب تک اس کی قضا نہیں رکھی، پھر جب رمضان کا مہینہ آگیا تو اسی قضا کی نیت سے روزہ رکھا تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوگا قضا کا روزہ نہ ہوگا قضا کا روزہ رمضان کے بعد رکھے۔

مسئلہ ⑥: کسی نے نذر مانی تھی کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو میں اللہ تعالیٰ کے لیے دو روزے یا ایک روزہ رکھوں گی، پھر جب رمضان کا مہینہ آیا تو اُس نے اُسی نذر کے روزے رکھنے کی نیت کی، رمضان کے روزے کی نیت نہیں کی، تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوا نذر کا روزہ ادا نہیں ہوا، نذر کے روزے رمضان کے بعد پھر رکھے، سب کا خلاصہ یہ ہوا کہ رمضان کے مہینے میں جب کسی روزے کی نیت کرے گی تو رمضان ہی کا روزہ ہوگا اور کوئی روزہ صحیح نہ ہوگا۔

---

[1] اس عنوان کے تحت ۱۰ مسائل مذکور ہیں۔

"یوم الشك" کے روزے کا حکم

مَسْئَلَہ ⑦: شعبان کی اُنتیسویں تاریخ کو اگر رمضان شریف کا چاند نکل آئے تو صبح کو روزہ رکھو اور اگر نہ نکلے، آسمان پر اَبر (بادل) ہو اور چاند نہ دکھائی دے تو صبح کو جب تک یہ شبہ رہے کہ رمضان شروع ہوا یا نہیں روزہ نہ رکھو، بل کہ شعبان کے تیس دن پورے کر کے رمضان کے روزے شروع کرو۔

مَسْئَلَہ ⑧: اُنتیسویں تاریخ اَبر کی وجہ سے رمضان شریف کا چاند نہیں دکھائی دیا تو صبح کو نفل روزہ بھی نہ رکھو، ہاں اگر ایسا اتفاق پڑا کہ ہمیشہ پیر اور جمعرات یا کسی اور مقرر دن کا روزہ رکھا کرتی تھی اور کل وہی دن ہے تو نفل کی نیت سے صبح کو روزہ رکھ لینا بہتر ہے، پھر اگر کہیں سے چاند کی خبر آگئی تو اُسی نفل روزے سے رمضان کا فرض ادا ہو گیا اب اُس کی قضا نہ رکھے۔

مَسْئَلَہ ⑨: بدلی یعنی اَبر کی وجہ سے اُنتیس تاریخ کو رمضان کا چاند نہیں دکھائی دیا تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک کچھ نہ کھاؤ نہ پیو۔ اگر کہیں سے خبر آجائے تو اب روزہ کی نیت کرلو اور اگر خبر نہ آئے تو کھاؤ اور پیو۔

مَسْئَلَہ ⑩: اُنتیسویں تاریخ کو چاند نہیں ہوا تو یہ خیال نہ کرو کہ کل کا دن رمضان کا تو ہے نہیں لاؤ میرے ذمہ جو پارسال[1] کا ایک روزہ تھا اُس کی قضا ہی رکھ لوں، یا کوئی نذر مانی تھا اُس کا روزہ رکھ لوں، اُس دن قضا کا روزہ اور کفارہ کا روزہ اور نذر کا روزہ رکھنا بھی مکروہ ہے کوئی روزہ نہ رکھنا چاہیے، اگر قضا یا نذر کا روزہ رکھ لیا پھر کہیں سے چاند کی خبر آگئی تو بھی رمضان کا ہی روزہ ادا ہو گیا، قضا اور نذر کا روزہ پھر سے رکھے اور اگر خبر نہیں آئی تو جس روزہ کی نیت کی تھی وہی ادا ہو گیا۔

تمرین

سُؤال ①: رمضان شریف کے روزہ کی نیت کب سے کب تک درست ہے؟

سُؤال ②: رمضان شریف کے مہینے میں اگر کسی نے یہ نیت کی کہ کل میں قضا روزہ یا نفل یا نذر کا روزہ رکھوں گی تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ③: بادل کی وجہ سے ۲۹ رشعبان کو چاند نظر نہ آیا تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ④: کیا نذر کا روزہ رمضان کا روزہ رکھنے سے ادا ہو جائے گا؟

سُؤال ⑤: نذر کی نیت سے رمضان میں رکھا ہوا روزہ آیا نذر کا روزہ شمار ہوگا یا رمضان کا؟

---

[1] گزرا ہوا سال۔

چاند دیکھنے کا بیان[1]

اگر آسمان پر بادل یا غبار ہو

مَسْئَلَہ ①: اگر آسمان پر بادل ہے یا غبار ہے اس وجہ سے رمضان کا چاند نظر نہیں آیا، لیکن ایک دین دار پرہیزگار سچے آدمی نے آکر گواہی دی کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے تو چاند کا ثبوت ہوگیا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہو۔

مَسْئَلَہ ②: اور اگر بدلی کی وجہ سے عید کا چاند نہ دکھائی دیا تو ایک شخص کی گواہی کا اعتبار نہیں ہے، چاہے جتنا بڑا معتبر آدمی ہو بل کہ جب دو معتبر اور پرہیزگار مرد یا ایک دین دار مرد اور دو دین دار عورتیں اپنے چاند دیکھنے کی گواہی دے دیں تب چاند کا ثبوت ہوگا اور اگر چار عورتیں گواہی دیں تو بھی قبول نہیں۔

فاسق کی گواہی معتبر نہیں

مَسْئَلَہ ③: جو آدمی دین کا پابند نہیں برابر گناہ کرتا رہتا ہے، مثلاً نماز نہیں پڑھتا یا روزہ نہیں رکھتا یا جھوٹ بولا کرتا ہے یا اور کوئی گناہ کرتا ہے، شریعت کی پابندی نہیں کرتا تو شرع میں اُس کی بات کا کچھ اعتبار نہیں ہے، چاہے جتنی قسمیں کھا کر کے بیان کرے بل کہ ایسے اگر دو تین آدمی ہوں اُن کا بھی اعتبار نہیں۔

چاند کے بارے میں ایک رسم

مَسْئَلَہ ④: یہ جو مشہور ہے کہ جس دن رجب کی چوتھی اُس دن رمضان کی پہلی ہوتی ہے، شریعت میں اس کا بھی کچھ اعتبار نہیں ہے اگر چاند نہ ہو تو روزہ نہ رکھنا چاہیے۔

چاند پر تبصرہ درست نہیں

مَسْئَلَہ ⑤: چاند دیکھ کر یہ کہنا کہ چاند بہت بڑا ہے کل کا معلوم ہوتا ہے بُری بات ہے، حدیث میں آیا ہے کہ یہ قیامت کی نشانی ہے جب قیامت قریب ہوگی تو لوگ ایسا کہا کریں گے۔ خلاصہ یہ کہ چاند کے بڑے چھوٹے ہونے کا بھی کچھ اعتبار نہ کرو، نہ ہندوؤں کی اس بات کا اعتبار کرو کہ آج دوئج[2] ہے آج ضرور چاند ہے، شریعت سے یہ سب باتیں واہیات ہیں۔

[1] اس عنوان کے تحت ۹ مسائل مذکور ہیں۔

[2] قمری مہینے کی دوسری تاریخ۔

اگر آسمان صاف ہو

مسئلہ ⑥: اگر آسمان بالکل صاف ہو تو دو چار آدمیوں کے کہنے اور گواہی دینے سے بھی چاند ثابت نہ ہوگا، چاہے رمضان کا چاند ہو چاہے عید کا، البتہ اگر اتنی کثرت سے لوگ اپنا چاند دیکھنا بیان کریں کہ دل گواہی دینے لگے کہ یہ سب کے سب بات بنا کر نہیں آئے ہیں، اتنے لوگوں کا جھوٹا ہونا کسی طرح نہیں ہوسکتا تب چاند ثابت ہوگا۔

چاند کی افواہ کا اعتبار نہیں

مسئلہ ⑦: شہر بھر میں یہ خبر مشہور ہے کہ کل چاند ہوا بہت سے لوگوں نے دیکھا لیکن بہت ڈھونڈا تلاش کیا پھر بھی کوئی آدمی ایسا نہیں ملتا جس نے خود چاند کو دیکھا ہو تو ایسی خبر کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔

کسی نے اکیلے چاند دیکھا اور گواہی قبول نہ ہوئی تو کیا کرے؟

مسئلہ ⑧: کسی نے رمضان شریف کا چاند اکیلے دیکھا، سوائے اس کے شہر بھر میں کسی نے نہیں دیکھا، لیکن یہ شرع کی پابند نہیں ہے تو اس کی گواہی سے شہر والے تو روزہ نہ رکھیں، لیکن خود یہ روزہ رکھے اور اگر اس اکیلی دیکھنے والی نے تیس ۳۰ روزے پورے کر لئے، لیکن ابھی عید کا چاند نہیں دکھائی دیا تو اکتیسواں روزہ بھی رکھے اور شہر والوں کے ساتھ عید کرے۔

مسئلہ ⑨: کسی نے عید کا چاند اکیلے دیکھا، اس لیے اس کی گواہی کا شریعت نے اعتبار نہیں کیا تو اس دیکھنے والے آدمی کو بھی عید کرنا درست نہیں ہے، صبح کو روزہ رکھے اور اپنے چاند دیکھنے کا اعتبار نہ کرے اور روزہ نہ توڑے۔

تمرین

سوال ①: رمضان کا چاند اور عید کا چاند دیکھنے میں کتنے آدمیوں کی گواہی معتبر ہے؟

سوال ②: اگر آسمان صاف ہو اور چار آدمیوں نے چاند دیکھنے کی گواہی دی تو کیا حکم ہے؟

سوال ③: اگر کسی نے عید کا چاند اکیلے دیکھا تو کیا اُس کی شہادت معتبر ہے؟

سوال ④: ''رجب کی چوتھی اس دن رمضان کی پہلی ہوتی ہے'' اس بات کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

سوال ⑤: چاند دیکھ کر یہ کہنا ''چاند بہت بڑا ہے کل کا معلوم ہوتا ہے'' شرعاً کیسا ہے؟

قضا روزے کا بیان[1]

قضا رکھنے میں تاخیر گناہ ہے

مسئلہ ①: جو روزے کسی وجہ سے جاتے رہے ہوں رمضان کے بعد جہاں تک جلدی ہو سکے ان کی قضا رکھ لے دیر نہ کرے، بے وجہ قضا رکھنے میں دیر لگانا گناہ ہے۔

قضا اور کفارے کے روزے کی نیت

مسئلہ ②: روزے کی قضا میں دن تاریخ مقرر کر کے قضا کی نیت کرنا کہ فلاں تاریخ کے روزے کی قضا رکھتی ہوں، یہ ضروری نہیں ہے بل کہ جتنے روزے قضا ہوں اُتنے ہی روزے رکھ لینا چاہیے البتہ اگر دو رمضان کے کچھ روزے قضا ہو گئے، اس لیے دونوں سال کے روزوں کی قضا رکھنا ہے تو سال کا مقرر کرنا ضروری ہے، یعنی اس طرح نیت کرے کہ فلاں سال کے روزوں کی قضا رکھتی ہوں۔

مسئلہ ③: قضا روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے، اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو قضا صحیح نہیں ہوئی، بل کہ وہ روزہ نفل ہو گیا قضا کا روزہ پھر سے رکھے۔

مسئلہ ④: کفارے کے روزے کا بھی یہی حکم ہے کہ رات سے نیت کرنا چاہیے، اگر صبح ہونے کے بعد نیت کی تو کفارہ کا روزہ صحیح نہیں ہوا۔

قضا روزے لگاتار رکھنا شرط نہیں

مسئلہ ⑤: جتنے روزے قضا ہو گئے ہیں، چاہے سب کو ایک دم سے رکھ لے چاہے تھوڑے تھوڑے کر کے رکھے، دونوں باتیں درست ہیں۔

قضا روزے نہیں رکھے اگلا رمضان آگیا

مسئلہ ⑥: اگر رمضان کے روزے ابھی قضا نہیں رکھے اور دوسرا رمضان آگیا تو خیر، اب رمضان کے ادا روزے رکھے اور عید کے بعد قضا رکھے، لیکن اتنی دیر کرنا بری بات ہے۔

---

[1] اس عنوان کے تحت ۹ مسائل مذکور ہیں۔

رمضان میں بے ہوشی اور جنون کا حکم

مَسْئَلَہ ⑦: رمضان کے مہینے میں دن کو بے ہوش ہوگئی اور ایک دن سے زیادہ بے ہوش رہی تو بے ہوش ہونے کے دن کے علاوہ جتنے دن بے ہوش رہی اُتنے دنوں کی قضا رکھے، جس دن بے ہوش ہوئی اس ایک دن کی قضا واجب نہیں ہے، کیوں کہ اُس دن کا روزہ بوجہ نیت کے درست ہوگیا۔ ہاں اگر اُس دن روزے سے نہ تھی یا اُس دن حلق میں کوئی دوا ڈالی گئی اور وہ حلق سے اُتر گئی تو اُس دن کی قضا بھی واجب ہے۔

مَسْئَلَہ ⑧: اور اگر رات کو بے ہوش ہوئی ہو تب بھی جس رات کو بے ہوش ہوئی اُس ایک دن کی قضا واجب نہیں ہے، باقی اور جتنے دن بے ہوش رہی سب کی قضا واجب ہے، ہاں اگر اُس رات کو صبح کا روزہ رکھنے کی نیت نہ تھی یا صبح کو کوئی دوا حلق میں ڈالی گئی تو اُس دن کا روزہ بھی قضا رکھے۔

مَسْئَلَہ ⑨: اگر سارے رمضان بھر بے ہوش رہی تب بھی قضا رکھنا چاہیے، یہ نہ سمجھے کہ سب روزے معاف ہو گئے، البتہ اگر جنون ہوگیا اور پورے رمضان بھر بھر دن دیوانی رہی تو اس رمضان کے کسی روزے کی قضا واجب نہیں اور اگر رمضان شریف کے مہینے میں کسی دن جنون جاتا رہا اور عقل ٹھکانے ہوگئی تو اب سے روزے رکھنے شروع کرے اور جتنے روزے جنون میں گئے ان کی قضا بھی رکھے۔

تمرین

سُؤَال ①: قضا روزے کی نیت کس طرح سے کرنی چاہیے؟

سُؤَال ②: کیا قضا روزے کی نیت دن میں ہوسکتی ہے؟

سُؤَال ③: کیا قضا روزے اکٹھے رکھنا ضروری ہیں؟

سُؤَال ④: اگر کوئی سارا رمضان بے ہوش رہا تو اُس کے روزوں کا کیا حکم ہے؟

سُؤَال ⑤: اگر کسی کو پورے رمضان بھر جنون ہوگیا تو اس کے روزوں کا کیا حکم ہے؟ اور اگر پورے رمضان جنون نہ رہا بل کہ رمضان شریف ہی کے مہینے میں کسی دن جاتا رہا تو اس کے گذشتہ اور آئندہ روزوں کا کیا حکم ہے؟

نذر کے روزے کا بیان

مسئلہ ①: جب کوئی روزہ کی نذر مانے تو اس کا پورا کرنا واجب ہے، اگر نہ رکھے گی تو گناہ گار ہوگی۔

نذر کی اقسام

نذر دو طرح کی ہے۔

① نذر معین:

مسئلہ ②: ایک تو یہ کہ دن تاریخ مقرر کر کے نذر مانی کہ "یا اللہ اگر آج فلاں کام ہو جائے تو کل ہی تیرا روزہ رکھوں گی" یا یوں کہا کہ "یا اللہ میری فلاں مراد پوری ہو جائے تو پرسوں جمعہ کے دن روزہ رکھوں گی" ایسی نذر میں اگر رات سے روزہ کی نیت کرے تو بھی درست ہے اور اگر رات سے نیت نہ کی تو دو پہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے نیت کر لے یہ بھی درست ہے نذر ادا ہو جائے گی۔

مسئلہ ③: جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی نذر مانی اور جب جمعہ آیا تو بس اتنی نیت کر لی کہ "آج میرا روزہ ہے" یہ مقرر نہیں کیا کہ یہ نذر کا روزہ ہے یا نفل کی نیت کر لی تب بھی نذر کا روزہ ادا ہو گیا، البتہ اس جمعہ کو اگر قضا روزہ رکھ لیا اور نذر کا روزہ رکھنا یاد نہ رہا، یا یاد تو تھا مگر قصداً قضا کا روزہ رکھا تو نذر کا روزہ ادا نہ ہوگا، بل کہ قضا کا روزہ ہو جائے گا نذر کا روزہ پھر رکھے۔

② نذر غیر معین:

مسئلہ ④: اور دوسری نذر یہ ہے کہ دن تاریخ مقرر کر کے نذر نہیں مانی، بس اتنا ہی کہا یا اللہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو ایک روزہ رکھوں گی یا کسی کام کا نام نہیں لیا ویسے ہی کہہ دیا کہ پانچ روزے رکھوں گی، ایسی نذر میں رات سے نیت کرنا شرط ہے، اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو نذر کا روزہ نہیں ہوا، بل کہ وہ روزہ نفل ہوگا۔

تمرین

سُؤال ①: نذر کی کتنی قسمیں ہیں بیان کریں؟

سُؤال ②: جمعہ کے دن نذر روزہ رکھنے کی نذر مانی اور جب جمعہ آیا تو قضا روزہ رکھ لیا تو کون سا روزہ ہو جائے گا......؟

سُؤال ③: نذر غیر معین کے روزہ کی نیت کب شرط ہے......؟ اگر کسی نے صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو کیا نذر کا روزہ ہو جائے گا؟

نفل روزے کا بیان[1]

نفل روزے کی نیت

مسئلہ ①: نفل روزے کی نیت اگر یہ مقرر کر کے کرے کہ میں نفل کا روزہ رکھتی ہوں تو بھی صحیح ہے اور اگر فقط اتنی نیت کرے کہ میں روزہ رکھتی ہوں تب بھی صحیح ہے۔

مسئلہ ②: دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک نفل کی نیت کر لینا درست ہے تو اگر دس بجے دن تک مثلاً روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا لیکن ابھی تک کچھ کھایا پیا نہیں، پھر جی میں آگیا اور روزہ رکھ لیا تو بھی درست ہے۔

نفل روزے کا وقت

مسئلہ ③: رمضان شریف کے مہینے کے سوا جس دن چاہے نفل کا روزہ رکھے جتنے زیادہ رکھے گی زیادہ ثواب پائے گی۔ البتہ عید الفطر کے دن، اور بقرعید کی دسویں، گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں سال بھر میں فقط یہ پانچ دن روزے رکھنے حرام ہیں، اس کے سوا سب روزے درست ہیں۔

مسئلہ ④: اگر کوئی شخص عید کے دن روزہ رکھنے کی منت مانے تب بھی اس دن کا روزہ درست نہیں، اس کے بدلے کسی اور دن رکھ لے۔

مسئلہ ⑤: اگر کسی نے یہ منت مانی کہ میں پورے سال کے روزے رکھوں گی، سال میں کسی دن کا روزہ بھی نہ چھوڑوں گی، تب بھی یہ پانچ روزے نہ رکھے، باقی سب رکھ لے پھر ان پانچ روزوں کی قضا رکھ لے۔

نفل روزہ شروع کرنے سے واجب ہو جاتا ہے

مسئلہ ⑥: نفل کا روزہ نیت کرنے سے واجب ہو جاتا ہے، سو اگر صبح صادق سے پہلے یہ نیت کی کہ آج میرا روزہ ہے پھر اس کے بعد توڑ دیا تو اب اس کی قضا رکھے۔

مسئلہ ⑦: کسی نے رات کو ارادہ کیا کہ میں کل روزہ رکھوں گی، لیکن پھر صبح صادق ہونے سے پہلے ارادہ بدل گیا اور روزہ نہیں رکھا تو قضا واجب نہیں۔

---

[1] نفل روزے سے متعلق ۱۴ مسائل مذکور ہیں۔

نفل روزے کے لیے شوہر کی اجازت ضروری ہے

مسئلہ ⑧: بغیر شوہر کی اجازت کے نفل روزہ رکھنا درست نہیں، اگر بغیر اس کی اجازت روزہ رکھ لیا تو اس کے توڑ وانے سے توڑ دینا درست ہے پھر جب وہ کہے تب اس کی قضا رکھے۔

مہمان کے خاطر نفل روزہ توڑنا سنت ہے

مسئلہ ⑨: کسی کے گھر مہمان گئی یا کسی نے دعوت کر دی اور کھانا نہ کھانے سے اس کا جی برا ہوگا دل شکنی ہوگی تو اس کی خاطر سے نفل روزہ توڑ دینا درست ہے اور مہمان کی خاطر سے گھر والی کو بھی توڑ دینا درست ہے۔

مسئلہ ⑩: کسی نے عید کے دن نفل روزہ رکھ لیا اور نیت کر لی تب بھی توڑ دے اور اس کی قضا رکھنا بھی واجب نہیں۔

عاشوراء کا روزہ

مسئلہ ⑪: محرم کی دسویں تاریخ روزہ رکھنا مستحب ہے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی یہ روزہ رکھے اس کے گذرے ہوئے ایک سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں (اور اس کے ساتھ نویں یا گیارہویں تاریخ کا روزہ رکھنا بھی مستحب ہے، صرف دسویں کو روزہ رکھنا مکروہ ہے)۔

عرفہ کا روزہ

مسئلہ ⑫: اسی طرح بقرعید کی نویں تاریخ کو روزہ رکھنے کا بھی بڑا ثواب ہے، اس سے ایک سال کے اگلے اور ایک سال کے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور اگر شروع چاند سے نویں تک برابر روزہ رکھے تو بہت ہی بہتر ہے۔

پندرہویں شعبان اور شوال کے چھ روزے

مسئلہ ⑬: شبِ برات کی پندرہویں اور عید کے چھ ۶ دن نفل روزہ رکھنے کا بھی اور نفلوں سے زیادہ ثواب ہے۔

ایام بیض، پیر اور جمعرات کا روزہ

مسئلہ ⑭: اگر ہر مہینے کی تیرہویں ۱۳، چودہویں ۱۴، پندرہویں ۱۵ تین دن روزہ رکھ لیا کرے تو گویا اس نے

سال بھر برابر روزے رکھے۔ حضور ﷺ یہ تین روزے رکھا کرتے تھے، ایسے ہی ہر دوشنبہ و جمعرات کے دن بھی روزہ رکھا کرتے تھے، اگر کوئی ہمت کرے تو ان کا بھی بہت ثواب ہے۔

تمرین

سوال ①: نفل روزے کی نیت کیسے کی جائے؟
سوال ②: نفل روزے کی نیت کب تک کرنا جائز ہے؟
سوال ③: کون سے دنوں کے روزے رکھنا حرام ہے؟
سوال ④: پورا سال روزہ رکھنے کی منت مانی تو سال کے تمام دن روزہ رکھنا چاہیے یا نہیں؟
سوال ⑤: نفلی روزہ کب واجب ہوتا ہے؟
سوال ⑥: نفل روزہ توڑنا کب جائز ہے؟
سوال ⑦: اگر کسی نے عید کے دن نفل روزہ رکھ لیا تو کیا حکم ہے؟
سوال ⑧: وہ کون سے دنوں کے نفل روزے ہیں کہ احادیث میں ان کی فضیلت آئی ہے؟

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جن سے ٹوٹ جاتا ہے اور قضا یا کفارہ لازم آتا ہے ان کا بیان[1]

روزے میں بھول کر کھانے کا حکم

مسئلہ ①: اگر روزہ دار بھول کر کچھ کھالے یا پی لے یا بھولے سے خاوند سے ہم بستر ہو جائے تو اس کا روزہ نہیں گیا، اگر بھول کر پیٹ بھر بھی کھا پی لے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا، اگر بھول کر کئی دفعہ کھا پی لیا تب بھی روزہ نہیں گیا۔

مسئلہ ②: ایک شخص کو بھول کر کچھ کھاتے پیتے دیکھا تو اگر وہ اس قدر طاقت ور ہے کہ روزہ سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دلا دینا واجب ہے اور اگر کوئی ناطاقت ہو کہ روزہ سے تکلیف ہوتی ہے تو اس کو یاد نہ دلائے کھانے دے۔

سرمہ، تیل اور خوش بو مفسد صوم نہیں

مسئلہ ③: دن کو سرمہ لگانا، تیل لگانا، خوش بو سونگھنا درست ہے، اس سے روزہ میں کچھ نقصان نہیں آتا، چاہے جس وقت ہو بلکہ اگر سرمہ لگانے کے بعد تھوک میں یا رینٹھ میں سرمہ کا رنگ دکھائی دے تو بھی روزہ نہیں گیا نہ مکروہ ہوا۔

دھواں اور مکھی کا حکم

مسئلہ ④: حلق کے اندر مکھی چلی گئی، یا آپ ہی آپ دھواں چلا گیا، یا گرد و غبار چلا گیا تو روزہ نہیں گیا، البتہ اگر قصداً ایسا کیا تو روزہ جاتا رہا۔

مسئلہ ⑤: لوبان وغیرہ کوئی دھونی سلگائی پھر اس کو اپنے پاس رکھ کر سونگھا تو روزہ جاتا رہا۔ اسی طرح حقہ پینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے، البتہ اس دھوئیں کے سوا عطر کیوڑہ گلاب پھول وغیرہ اور خوش بو سونگھنا جس میں دھواں نہ ہو درست ہے۔

---

[1] اس عنوان کے تحت ۲۵ مسائل مذکور ہیں۔

دانتوں میں پھنسی چیز کھانے کا حکم

مسئلہ ⑥: دانتوں میں گوشت کا ریشہ اٹکا ہوا تھا یا ڈلی کا ڈھرا[1] وغیرہ کوئی اور چیز تھی اس کو خلال سے نکال کر کھا گئی، لیکن منہ سے باہر نہیں نکالا آپ ہی آپ حلق میں چلی گئی تو دیکھو اگر چنے سے کم ہے تب تو روزہ نہیں گیا اور اگر چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو جاتا رہا البتہ اگر منہ سے باہر نکال لیا تھا پھر اس کے بعد نگل گئی تو ہر حال میں روزہ ٹوٹ گیا، چاہے وہ چیز چنے کی برابر ہو یا اس سے بھی کم ہو دونوں کا ایک حکم ہے۔

تھوک مفسدِ صوم نہیں

مسئلہ ⑦: تھوک نگلنے سے روزہ نہیں جاتا چاہے جتنا ہو۔

مسئلہ ⑧: اگر پان کھا کر خوب کلی غرغرہ کر کے منہ صاف کر لیا، لیکن تھوک کی سرخی نہیں گئی تو اس کا کچھ حرج نہیں، روزہ ہو گیا۔

مسئلہ ⑨: ناک کو اتنے زور سے سڑک لیا کہ حلق میں چلی گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا، اسی طرح منہ کی رال سڑک کر کے نگل جانے سے روزہ نہیں جاتا۔

مسئلہ ⑩: منہ میں پان دبا کر سو گئی اور صبح ہو جانے کے بعد آنکھ کھلی تو روزہ نہیں ہوا، قضا رکھے اور کفارہ واجب نہیں۔

روزے میں بھول معاف ہے غلطی معاف نہیں

مسئلہ ⑪: کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا گیا اور روزہ یاد تھا تو روزہ جاتا رہا، قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

روزے میں قے کا بیان

مسئلہ ⑫: آپ ہی آپ قے ہو گئی تو روزہ نہیں گیا، چاہے تھوڑی سی قے ہوئی ہو یا زیادہ، البتہ اگر اپنے اختیار سے قے کی اور منہ بھر قے ہوئی تو روزہ جاتا رہا اور اگر اس سے تھوڑی ہو تو خود کرنے سے بھی نہیں گیا۔

مسئلہ ⑬: تھوڑی سی قے آئی پھر آپ ہی آپ حلق میں لوٹ گئی تب بھی روزہ نہیں ٹوٹا، البتہ اگر قصداً لوٹا لیتی تو

---

[1] یعنی چھالیہ وغیرہ کا ٹکڑا

روزہ ٹوٹ جاتا۔

کفارہ کب لازم ہوگا؟

مسئلہ (۱۴): کسی نے کنکری یا لوہے کا ٹکڑا وغیرہ کوئی ایسی چیز کھالی جس کو نہیں کھایا کرتے اور نہ اس کو کوئی بطور دوا کے کھاتا ہے تو اس کا روزہ جاتا رہا، لیکن اس پر کفارہ واجب نہیں اور اگر ایسی چیز کھائی یا پی جس کو لوگ کھایا کرتے ہیں، یا کوئی ایسی چیز ہے کہ یوں تو نہیں کھاتے لیکن بطور دوا کے ضرورت کے وقت کھاتے ہیں تو بھی روزہ جاتا رہا اور قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔

مسئلہ (۱۵): روزے کے توڑنے سے کفارہ تب لازم آتا ہے جب کہ رمضان شریف میں روزہ توڑ ڈالے اور رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا، چاہے جس طرح توڑے اگرچہ وہ روزہ رمضان کی قضا ہی کیوں نہ ہو۔ البتہ اگر اس روزہ کی نیت رات سے نہ کی ہو یا روزہ توڑنے کے بعد اسی دن عورت کو حیض آگیا ہو تو اس کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں۔

ان دو صورتوں میں صرف قضا لازم ہے

مسئلہ (۱۶): کسی نے روزہ میں ناس[1] لیا یا کان میں تیل ڈالا یا جلاب میں عمل لیا اور پینے کی دوا نہیں پی تب بھی روزہ جاتا رہا، لیکن صرف قضا واجب ہے اور کفارہ واجب نہیں اور اگر کان میں پانی ڈالا تو روزہ نہیں گیا۔

مسئلہ (۱۷): منہ سے خون نکلتا ہے اس کو تھوک کے ساتھ نگل گئی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ البتہ اگر خون تھوک سے کم ہو اور خون کا مزہ حلق میں معلوم نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

یہ چیزیں روزے میں مکروہ ہیں

مسئلہ (۱۸): اگر زبان سے کوئی چیز چکھ کر تھوک دی تو روزہ نہیں ٹوٹا، لیکن بغیر ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر کسی کا شوہر بڑا بد مزاج ہو اور یہ ڈر ہو کہ اگر سالن میں نمک پانی درست نہ ہوا تو ناک میں دم کر دے گا اس کو نمک چکھ لینا درست ہے اور مکروہ نہیں۔

مسئلہ (۱۹): اپنے منہ سے چبا کر چھوٹے بچے کو کوئی چیز کھلانا مکروہ ہے، البتہ اگر اس کی ضرورت پڑے اور مجبوری ہو جائے تو مکروہ نہیں۔

---

[1] نسوار سونگھنا یا ناک میں چڑھانا۔

مسئلہ (۲۰): کوئلہ چبا کر دانت مانجھنا اور منجن سے دانت مانجھنا مکروہ ہے اور اگر اس میں سے کچھ حلق میں اتر جائے گا تو روزہ جاتا رہے گا اور مسواک سے دانت صاف کرنا درست ہے چاہے سوکھی مسواک ہو یا تازی اسی وقت کی توڑی ہوئی، اگر نیم کی مسواک ہے اور اس کا کڑوا پن منہ میں معلوم ہوتا ہے تب بھی مکروہ نہیں۔

مسئلہ (۲۱): کسی نے بھولے سے کچھ کھالیا اور یوں سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا، اس وجہ سے پھر قصداً کچھ کھالیا تو اب روزہ جاتا رہا، فقط قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

متفرق مسائل

مسئلہ (۲۲): اگر کسی کو قے ہوئی اور وہ سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا، اس گمان پر پھر قصداً کھالیا اور روزہ توڑ دیا تو بھی قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ (۲۳): اگر سرمہ لگایا یا فصد لی یا تیل ڈالا پھر سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اور پھر قصداً کھالیا تو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

مسئلہ (۲۴): رمضان کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ اتفاقاً ٹوٹ گیا تو روزہ ٹوٹنے کے بعد بھی دن میں کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے، سارا دن روزے داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

مسئلہ (۲۵): کسی نے رمضان میں روزہ کی نیت ہی نہیں کی اس لیے کھاتی پیتی رہی، اس پر کفارہ واجب نہیں کفارہ جب ہے کہ نیت کر کے توڑ دے۔

مسئلہ (۲۶): دن کو سوگئی اور ایسا خواب دیکھا جس سے نہانے کی ضرورت ہوگئی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ (۲۷): مرد اور عورت کا ساتھ لیٹنا، ہاتھ لگانا، پیار کرنا، یہ سب درست ہے، لیکن اگر جوانی کا اتنا جوش ہو کہ ان باتوں سے صحبت کرنے کا ڈر ہو تو ایسا نہ کرنا چاہیے مکروہ ہے۔

مسئلہ (۲۸): رات کو نہانے کی ضرورت ہوئی مگر غسل نہیں کیا، دن کو نہائی تب بھی روزہ ہوگیا بل کہ اگر دن بھر نہ نہائے تب بھی روزہ نہیں جاتا البتہ اس کا گناہ الگ ہوگا۔

مسئلہ (۲۹): اگر مرد سے ہمبستر ہوئی تب بھی روزہ جاتا رہا۔ اس کی قضا بھی رکھے اور کفارہ بھی دے۔ جب مرد کے پیشاب کے مقام کی سپاری اندر چلی گئی تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا و کفارہ واجب ہوگئے چاہیے منی نکلے یا نہ نکلے۔

مسئلہ (۳۰): اگر مرد نے پاخانہ کی جگہ اپنا عضو کر دیا اور سپاری اندر چلی گئی تب بھی عورت مرد دونوں کا روزہ جاتا

رہا۔ قضا وکفارہ دونوں واجب ہیں۔

مَسْئَلَۃ (۳۱): روزہ میں پیشاب کی جگہ کوئی دوا رکھنا یا تیل وغیرہ کوئی چیز ڈالنا درست نہیں اگر کسی نے دوا رکھ لی تو روزہ جاتا رہا، قضا واجب ہے، کفارہ واجب نہیں۔

مَسْئَلَۃ (۳۲): کسی ضرورت سے دائی نے پیشاب کی جگہ انگلی ڈالی یا خود اس نے اپنی انگلی ڈالی پھر ساری انگلی یا تھوڑی سی انگلی نکالنے کے بعد پھر کردی تو روزہ جاتا رہا، لیکن کفارہ واجب نہیں اور اگر نکالنے کے بعد پھر نہیں کی تو روزہ نہیں گیا ہاں اگر پہلے ہی سے پانی وغیرہ کسی چیز میں انگلی بھیگی ہوئی ہو تو اول ہی دفعہ کرنے سے روزہ جاتا رہے گا۔

مَسْئَلَۃ (۳۳): کوئی عورت غافل سو رہی تھی یا بے ہوش پڑی تھی اس سے کسی نے صحبت کی تو روزہ جاتا رہا۔ فقط قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں اور مرد پر کفارہ بھی واجب ہے۔

تمرین

سُوَال (۱): جن چیزوں سے روزہ ٹوٹتا ہے ان کو مختصراً ذکر کریں۔

سُوَال (۲): جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا ان کو مختصراً بیان کریں۔

سُوَال (۳): کسی کو روزے میں بھولے سے کھاتے دیکھا تو کیا کرنا چاہیے؟

سُوَال (۴): روزے میں سرمہ، تیل، خوش بو وغیرہ لگانا کیسا ہے؟

سُوَال (۵): روزے میں لوبان وغیرہ کی دھونی لینا کیسا ہے؟

سُوَال (۶): دانتوں میں گوشت کا ریشہ پھنس گیا اور روزے کا وقت شروع ہو گیا تو اب اس کا کیا حکم ہے؟

سُوَال (۷): وضو یا غسل میں روزے کی حالت میں غلطی سے پانی حلق میں چلا گیا تو کیا روزہ درست ہے؟

سُوَال (۸): کیا قے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

سُوَال (۹): روزے کی حالت میں دانت مانجھنا کیسا ہے؟

سُوَال (۱۰): وہ صورتیں ذکر کریں جن سے کفارہ لازم نہیں آتا۔

سُوَال (۱۱): روزے میں حقہ اور سگریٹ پینے سے کفارہ آئے گا یا نہیں؟

سُوَال (۱۲): روزے میں مسواک کرنا کیسا ہے؟

سُوَال (۱۳): وہ کون سی صورتیں ہیں کہ جن میں قضا وکفارہ دونوں لازم ہیں؟

سحری کھانے اور افطار کرنے کا بیان[1]

سحری کھانے سے متعلق مسائل

مسئلہ ①: سحری کھانا سنت ہے، اگر بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے تو کم سے کم دو ۲ تین ۳ چھوہارے ہی کھالے۔ یا کوئی اور چیز تھوڑی بہت کھالے، کچھ نہ سہی تو تھوڑا سا پانی ہی پی لے۔

مسئلہ ②: اگر کسی نے سحری نہ کھائی اور اٹھ کر ایک آدھ پان کھالیا تو بھی سحری کھانے کا ثواب مل گیا۔

مسئلہ ③: سحری میں جہاں تک ہو سکے دیر کر کے کھانا بہتر ہے، لیکن اتنی دیر نہ کرے کہ صبح ہونے لگے اور روزہ میں شبہ پڑ جائے۔

مسئلہ ④: اگر سحری بڑی جلدی کھالی مگر اس کے بعد پان، تمباکو، چائے، پانی دیر تک کھاتی پیتی رہی، جب صبح ہونے میں تھوڑی دیر رہ گئی، تب کلی کر ڈالی تب بھی دیر کر کے کھانے کا ثواب مل گیا اور اس کا بھی وہی حکم ہے جو دیر کر کے کھانے کا حکم ہے۔

مسئلہ ⑤: اگر رات کو سحری کھانے کے لیے آنکھ نہ کھلی، سب کے سب سو گئے تو بے سحری کھائے صبح کا روزہ رکھو، سحری چھوٹ جانے سے روزہ چھوڑ دینا بڑی کم ہمتی کی بات اور بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ ⑥: جب تک صبح نہ ہو اور فجر کا وقت نہ آئے جس کا بیان نمازوں کے وقتوں میں گذر چکا ہے تب تک سحری کھانا درست ہے، اس کے بعد درست نہیں۔

صبح صادق کے بعد یا سورج غروب ہونے سے پہلے غلطی سے کھانے کا حکم

مسئلہ ⑦: کسی کی آنکھ دیر میں کھلی اور یہ خیال ہوا کہ ابھی رات باقی ہے، اس گمان پر سحری کھالی، پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو جانے کے بعد سحری کھائی تھی تو روزہ نہیں ہوا قضا رکھے اور کفارہ واجب نہیں، لیکن پھر بھی کچھ کھائے پئے نہیں، روزہ داروں کی طرح رہے۔ اسی طرح اگر سورج ڈوبنے کے گمان سے روزہ کھول لیا، پھر سورج نکل آیا تو روزہ جاتا رہا، اس کی قضا کرے کفارہ واجب نہیں اور اب جب تک سورج نہ ڈوب جائے کچھ کھانا پینا درست

[1] اس عنوان کے تحت ۱۰ مسائل مذکور ہیں۔

نہیں۔

مسئلہ ⑧: اگر اتنی دیر ہوگئی کہ صبح ہوجانے کا شبہ پڑ گیا تو اب کچھ کھانا مکروہ ہے اور اگر ایسے وقت کچھ کھالیا یا پانی پی لیا تو برا کیا اور گناہ ہوا۔ پھر اگر معلوم ہوگیا کہ اس وقت صبح ہوگئی تھی تو اس روزہ کی قضا رکھے اور اگر کچھ نہ معلوم ہو شبہ ہی شبہ رہ جائے تو قضا رکھنا واجب نہیں ہے لیکن احتیاط کی بات یہ ہے کہ اس کی قضا رکھ لے۔

سورج غروب کے یقین ہونے پر افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے

مسئلہ ⑨: مستحب یہ ہے کہ جب سورج یقیناً ڈوب جائے تو ترت یعنی فوراً روزہ کھول ڈالے، دیر کر کے روزہ کھولنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ⑩: بدلی کی دن ذرا دیر کر کے روزہ کھولو، جب خوب یقین ہوجائے کہ سورج ڈوب گیا ہوگا تب افطار کرو اور صرف گھڑی گھڑیال وغیرہ پر کچھ اعتماد نہ کرو، جب تک کہ تمہارا دل گواہی نہ دے دے، کیوں کہ گھڑی شاید کچھ غلط ہوگئی ہو بلکہ اگر کوئی اذان بھی کہہ دے لیکن ابھی وقت آنے میں کچھ شبہ ہے تب بھی روزہ کھولنا درست نہیں۔

کس چیز سے افطار کرنا بہتر ہے؟

مسئلہ ⑪: چھوہارے سے روزہ کھولنا بہتر ہے یا اور کوئی میٹھی چیز ہو اس سے کھولے، وہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے، بعض عورتیں اور بعضے مرد نمک کی کنکری سے افطار کرتے ہیں اور اس میں ثواب سمجھتے ہیں یہ غلط عقیدہ ہے۔

مسئلہ ⑫: جب تک سورج کے ڈوبنے میں شبہ رہے تب تک افطار کرنا جائز نہیں۔

تمرین

سوال ①: سحری کھانے کا کیا حکم ہے اور کس وقت تک کھا سکتے ہیں؟

سوال ②: سحری میں تاخیر مستحب ہے یا جلدی؟ تفصیل سے ذکر کریں۔

سوال ③: اگر آنکھ دیر سے کھلی اور خیال ہوا کہ ابھی رات باقی ہے اس گمان پر سحری کھالی، پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو جانے کے بعد سحری کھائی ہے تو اب اس شخص کے لیے کیا حکم ہے آیا اس کا روزہ ہوگیا یا نہیں؟

سوال ④: افطار کس چیز سے اور کب مستحب ہے؟

سوال ⑤: کیا نمک کی کنکری سے افطار کرنے کو ثواب سمجھنے کا عقیدہ رکھنا درست ہے؟

کفارے کا بیان[1]

مسئلہ ①: رمضان شریف کے روزے توڑ ڈالنے کا کفارہ یہ ہے کہ دو۲ مہینے برابر لگا تار روزے رکھے، تھوڑے تھوڑے کر کے روزے رکھنے درست نہیں، اگر کسی وجہ سے بیچ میں دو ایک روزے نہیں رکھے تو اب پھر سے دو مہینے کے روزے رکھے ہاں جتنے روزے حیض کی وجہ سے جاتے رہے ہیں وہ معاف ہیں ان کے چھوٹ جانے سے کفارہ میں کچھ نقصان نہیں آیا لیکن پاک ہونے کے بعد ترت پھر روزے رکھنے شروع کرے اور ساٹھ روزے پورے کر لے۔

مسئلہ ②: نفاس کی وجہ سے بیچ میں روزے چھوٹ گئے پورے روزے لگا تار نہیں رکھ سکی تو بھی کفارہ صحیح نہیں ہوا اب روزے پھر سے رکھے۔

مسئلہ ③: اگر دکھ بیماری کی وجہ سے بیچ میں کفارے کے کچھ روزے چھوٹ گئے تب بھی تندرست ہونے کے بعد پھر سے روزے رکھنے شروع کرے۔

مسئلہ ④: اگر بیچ میں رمضان کا مہینہ آگیا تب بھی کفارہ صحیح نہیں ہوا۔

مسئلہ ⑤: اگر کسی کو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو صبح شام پیٹ بھر کے کھانا کھلا دے جتنا ان کے پیٹ میں سمائے خوب تن کر کھالیں۔

مسئلہ ⑥: ان مسکینوں میں اگر بعضے بالکل چھوٹے بچے ہوں تو جائز نہیں، ان بچوں کے بدلے اور مسکینوں کو پھر کھلائے۔

مسئلہ ⑦: اگر گیہوں کی روٹی ہو تو روکھی روٹی کھلانا بھی درست ہے اور اگر جو، باجرہ، جوار وغیرہ کی روٹی ہو تو اس کے ساتھ کچھ دال وغیرہ دینا چاہیے جس کے ساتھ روٹی کھائیں۔

مسئلہ ⑧: اگر کھانا نہ کھلائے بل کہ ساٹھ مسکینوں کو کچا اناج دے دے تو بھی جائز ہے، ہر ایک مسکین کو اتنا اتنا دے جتنا صدقۂ فطر دیا جاتا ہے اور صدقۂ فطر کا بیان زکاۃ کے باب میں آئے گا۔

مسئلہ ⑨: اگر اتنے اناج کی قیمت دے دے تو بھی جائز ہے۔

مسئلہ ⑩: اگر کسی اور سے کہہ دیا کہ تم میری طرف سے کفارہ ادا کر دو اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو اور اس نے

[1] اس عنوان کے تحت ۱۵ مسائل مذکور ہیں۔

اس کی طرف سے کھانا کھلا دیا یا کچا اناج دے دیا تب بھی کفارہ ادا ہوگیا اور اگر بے اس کے کہے کسی نے اس کی طرف سے دے دیا تو کفارہ صحیح نہیں ہوا۔

مسئلہ (۱۱): اگر ایک ہی مسکین کو ساٹھ ۶۰ دن تک صبح وشام کھانا کھلا دیا یا ساٹھ ۶۰ دن تک کچا اناج یا قیمت دیتی رہی تب بھی کفارہ صحیح ہوگیا۔

مسئلہ (۱۲): اگر ساٹھ دن تک لگاتار کھانا نہیں کھلایا، بل کہ بیچ میں کچھ دن ناغہ ہوگئے تو کچھ حرج نہیں یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ (۱۳): اگر ساٹھ ۶۰ دن کا اناج حساب کر کے ایک فقیر کو ایک ہی دن دے دیا تو درست نہیں۔ اسی طرح ایک ہی فقیر کو ایک ہی دن اگر ساٹھ ۶۰ دفعہ کر کے دے دیا تب بھی ایک ہی دن کا ادا ہوا، ایک کم ساٹھ ۶۰ مسکینوں کو پھر دینا چاہیے، اسی طرح قیمت دینے کا بھی حکم ہے، یعنی ایک دن میں ایک مسکین کو ایک روزے کے بدلے سے زیادہ دینا درست نہیں۔

مسئلہ (۱۴): اگر کسی فقیر کو صدقۂ فطر کی مقدار سے کم دیا تو کفارہ صحیح نہیں ہوا۔

مسئلہ (۱۵): جماع کے علاوہ اور کسی سبب سے اگر کفارہ واجب ہوا ہو اور ایک کفارہ ادا نہ کرنے پایا ہو کہ دوسرا واجب ہو جائے تو ان دونوں کے لیے ایک ہی کفارہ کافی ہے اگرچہ دونوں کفارے دو رمضانوں کے ہوں۔ ہاں جماع کے سبب سے جتنے روزے فاسد ہوئے ہوں تو اگر وہ ایک ہی رمضان کے روزے ہیں تو ایک ہی کفارہ کافی ہے اور اگر دو رمضان کے ہیں تو ہر ایک رمضان کا کفارہ علیحدہ دینا ہوگا اگرچہ پہلا کفارہ نہ ادا کیا ہو۔

جن (۳) وجہوں سے روزہ توڑ دینا جائز ہے ان کا بیان

مسئلہ (۱): اچانک ایسی بیمار پڑ گئی کہ اگر روزہ نہ توڑے گی تو جان پر بن آئے گی، یا بیماری بہت بڑھ جائے گی تو روزہ توڑ دینا درست ہے، جیسے دفعۃً پیٹ میں ایسا درد اٹھا کہ بے تاب ہوگئی یا سانپ نے کاٹ کھایا تو دوا پی لینا اور روزہ توڑ دینا درست ہے، ایسے ہی اگر ایسی پیاس لگی کہ ہلاکت کا ڈر ہے تو بھی روزہ توڑ ڈالنا درست ہے۔

مسئلہ (۲): حاملہ عورت کو کوئی ایسی بات پیش آگئی جس سے اپنی جان کا یا بچہ کی جان کا ڈر ہے تو روزہ توڑ ڈالنا درست ہے۔

مسئلہ (۳): کھانا پکانے کی وجہ سے بے حد پیاس لگ آئی اور اتنی بے تابی ہوگئی کہ اب جان کا خوف ہے تو روزہ

کھول ڈالنا درست ہے، لیکن اگر خود اس نے قصداً اتنا کام کیا جس سے ایسی حالت ہوگئی تو گناہ گار ہوگی۔

جن (۱۴) وجہوں سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے ان کا بیان

مسئلہ ①: اگر ایسی بیماری ہے کہ روزہ نقصان کرتا ہے اور یہ ڈر ہے کہ اگر روزہ رکھے گی تو بیماری بڑھ جائے گی یا دیر میں اچھی ہوگی یا جان جاتی رہے گی تو روزہ نہ رکھے، جب اچھی ہو جائے گی تو اس کی قضا رکھ لے، لیکن فقط اپنے دل سے ایسا خیال کر لینے سے روزہ چھوڑ دینا درست نہیں ہے بل کہ جب کوئی مسلمان دین دار طبیب کہہ دے کہ روزہ تم کو نقصان کرے گا تب چھوڑنا چاہیے۔

مسئلہ ②: اگر حکیم یا ڈاکٹر کافر ہے یا شرع کا پابند نہیں ہے تو اس کی بات کا اعتبار نہیں ہے، فقط اس کے کہنے سے روزہ نہ چھوڑے۔

مسئلہ ③: اگر حکیم نے تو کچھ کہا نہیں لیکن خود اپنا تجربہ ہے اور کچھ ایسی نشانیاں معلوم ہوئیں جن کی وجہ سے دل گواہی دیتا ہے کہ روزہ نقصان کرے گا تب بھی روزہ نہ رکھے اور اگر خود تجربہ کار نہ ہو اور اس بیماری کا کچھ حال معلوم نہ ہو تو فقط خیال کا اعتبار نہیں۔ اگر دین دار حکیم کے بغیر بتائے اور بے تجربے کے اپنے خیال ہی خیال پر رمضان کا روزہ توڑے گی تو کفارہ دینا پڑے گا اور اگر روزہ نہ رکھے گی تو گناہ گار ہوگی۔

مسئلہ ④: اگر بیماری سے اچھی ہوگئی، لیکن ابھی ضعف باقی ہے اور یہ غالب گمان ہے کہ اگر روزہ رکھا تو پھر بیمار پڑ جائے گی تب بھی روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

مسئلہ ⑤: اگر کوئی مسافرت میں ہو تو اس کو بھی درست ہے کہ روزہ نہ رکھے، پھر کبھی اس کی قضا رکھ لے اور مسافرت کے معنے وہی ہیں جس کا نماز کے بیان میں ذکر ہو چکا ہے یعنی تین منزل جانے کا قصد ہو۔

مسئلہ ⑥: مسافرت میں اگر روزے سے کوئی تکلیف نہ ہو جیسے ریل پر سوار ہے اور یہ خیال ہے کہ شام تک گھر پہنچ جاؤں گی یا اپنے ساتھ سب راحت و آرام کا سامان موجود ہے تو ایسے وقت سفر میں بھی روزہ رکھ لینا بہتر ہے اور اگر روزہ نہ رکھے تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ ہاں رمضان شریف کے روزے کی جو فضیلت ہے اس سے محروم رہے گی اور اگر راستہ میں روزہ کی وجہ سے تکلیف اور پریشانی ہو تو ایسے وقت روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔

مسئلہ ⑦: اگر بیماری سے اچھی نہیں ہوئی اسی میں مرگئی یا ابھی گھر میں نہیں پہنچی مسافرت ہی میں مرگئی تو جتنے روزے بیماری یا سفر کی وجہ سے چھوٹے ہیں، آخرت میں ان کا مواخذہ نہ ہوگا، کیوں کہ قضا رکھنے کی مہلت ابھی

اس کو نہیں ملی تھی۔

مَسْئَلَہ ⑧: اگر بیماری میں دس روزے گئے تھے، پھر پانچ دن اچھی رہی لیکن قضا روزے نہیں رکھے تو پانچ روزے تو معاف ہیں، فقط پانچ روزوں کی قضا نہ رکھنے پر پکڑی جائے گی اور اگر پورے دس دن اچھی رہی تو پورے دسوں دن کی پکڑ ہوگی، اس لیے ضروری ہے کہ جتنے روزوں کا مواخذہ اس پر ہونے والا ہے اتنے دنوں کا فدیہ دینے کے لیے کہہ مرے، جب کہ اس کے پاس مال ہو اور فدیہ کا بیان آگے آتا ہے۔

مَسْئَلَہ ⑨: اسی طرح اگر مسافرت میں روزے چھوڑ دیئے تھے، پھر گھر پہنچنے کے بعد مرگئی تو جتنے دن گھر میں رہی ہے فقط اتنے دن کی پکڑ ہوگی، اس کو بھی چاہیے کہ فدیہ کی وصیت کر جائے، اگر روزے گھر رہنے کی مدت سے زیادہ چھوٹے ہوں تو ان کا مواخذہ نہیں ہے۔

مَسْئَلَہ ⑩: اگر راستہ میں پندرہ دن رہنے کی نیت سے ٹھہر گئی تو اب روزہ چھوڑنا درست نہیں، کیوں کہ شرع سے اب وہ مسافر نہیں رہی، البتہ اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو تو روزہ نہ رکھنا درست ہے۔

مَسْئَلَہ ⑪: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو جب اپنی جان کا یا بچہ کی جان کا کچھ ڈر ہو تو روزہ نہ رکھے پھر کبھی قضا رکھ لے لیکن اگر اپنا شوہر مال دار ہے کہ کوئی انا[1] رکھ کر دودھ پلوا سکتا ہے تو دودھ پلانے کی وجہ سے ماں کو روزہ چھوڑنا درست نہیں۔ البتہ اگر وہ ایسا بچہ ہے کہ سوائے اپنی ماں کے کسی اور کا دودھ نہیں پیتا ہے تو ایسے وقت ماں کو روزہ نہ رکھنا درست ہے۔

مَسْئَلَہ ⑫: کسی انا نے دودھ پلانے کی نوکری کی پھر رمضان آگیا اور روزہ سے بچہ کی جان کا ڈر ہے تو انا کو بھی روزہ نہ رکھنا درست ہے۔

مَسْئَلَہ ⑬: اسی طرح اگر کوئی دن کو مسلمان ہوئی یا دن کو جوان ہوئی تو اب دن بھر کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے اور اگر کچھ کھالیا تو اس روزہ کی قضا رکھنا بھی نئی مسلمان اور نئی جوان کے ذمے واجب نہیں ہے۔

مَسْئَلَہ ⑭: مسافرت میں روزہ نہ رکھنے کا ارادہ تھا، لیکن دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے ہی اپنے گھر پہنچ گئی یا ایسے وقت میں پندرہ دن رہنے کی نیت سے کہیں رہ پڑی اور اب تک کچھ کھایا پیا نہیں ہے تو اب روزہ کی نیت کر لے۔

مَسْئَلَہ ⑮: عورت کو حیض آگیا یا بچہ پیدا ہوا اور نفاس ہوگیا تو حیض اور نفاس رہنے تک روزہ رکھنا درست نہیں۔

مَسْئَلَہ ⑯: اگر رات کو پاک ہوگئی تو اب صبح کو روزہ نہ چھوڑے۔ اگر رات کو نہ نہائی ہو تب بھی روزہ رکھ لے اور

[1] یعنی دودھ پلانے والی۔

صبح کو نہا لے اور اگر صبح ہونے کے بعد پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد روزہ کی نیت کرنا درست نہیں۔ لیکن کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں ہے۔ اب دن بھر روزہ داروں کی طرح رہنا چاہیے۔

تمرین

سُؤال ①: رمضان شریف کا روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟
سُؤال ②: کفارہ ادا کرنے کے دوران بیمار ہو گیا یا رمضان آ گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟
سُؤال ③: کفارہ میں کتنے فقیروں کو کھلانا چاہیے اور کھانا کیسا ہو؟
سُؤال ④: اگر کوئی کھانا کھلانا نہ چاہے بل کہ کچا اناج دے تو کتنی مقدار دے؟
سُؤال ⑤: کیا کفارے میں ساٹھ مسکینوں کو کھلانا ضروری ہے؟
سُؤال ⑥: اگر ایک رمضان یا دو رمضانوں کے دو تین روزے توڑ ڈالے تو کتنے کفارے دینے ہوں گے؟
سُؤال ⑦: اُن وجوہات کو ذکر کریں جن کی وجہ سے روزہ توڑنا جائز ہے۔
سُؤال ⑧: اُن وجوہات کو ذکر کریں جن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔
سُؤال ⑨: کون سے طبیب یا ڈاکٹر کے کہنے پر روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟
سُؤال ⑩: سفر میں روزہ کا کیا حکم ہے؟
سُؤال ⑪: اگر بیماری یا سفر میں روزے نہیں رکھے اور انتقال ہو گیا تو کیا ان کے فدیہ کی وصیت کرنا واجب ہے؟
سُؤال ⑫: اگر بیماری سے اچھی نہیں ہوئی یا دس دن بیماری میں گذر گئے تھے اس کے بعد پانچ دن صحت میں گذر گئے اور پھر مر گئی تو کیا حکم ہے؟

فدیہ کا بیان[1]

مسئلہ ①: جس کو اتنا بوڑھا پا ہو گیا ہو کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی یا اتنی بیمار ہے کہ اب اچھے ہونے کی امید نہیں، نہ روزے رکھنے کی طاقت ہے تو وہ روزے نہ رکھے اور ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو صدقۂ فطر کے برابر غلہ دے دے یا صبح شام پیٹ بھر کے اس کو کھلا دے، شرع میں اس کو ”فدیہ“ کہتے ہیں اور اگر غلہ کے بدلے اسی قدر غلہ کی قیمت دے دے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ ②: وہ گیہوں اگر تھوڑے تھوڑے کر کے کئی مسکینوں کو بانٹ دے تو بھی صحیح ہے۔

مسئلہ ③: پھر اگر کبھی طاقت آ گئی یا بیماری سے اچھی ہو گئی تو سب روزے قضا رکھنے پڑیں گے اور جو فدیہ دیا ہے اس کا ثواب الگ ملے گا۔

مسئلہ ④: کسی کے ذمہ کئی روزے قضا تھے اور مرتے وقت وصیت کر گئی کہ میرے روزوں کے بدلے فدیہ دے دینا تو اس کے مال میں سے اس کا ولی فدیہ دے دے اور کفن دفن اور قرض ادا کر کے جتنا مال بچے اس کی ایک تہائی میں سے اگر سب فدیہ نکل آئے تو دینا واجب ہوگا۔

مسئلہ ⑤: اگر اس نے وصیت نہیں کی مگر ولی نے اپنے مال میں سے فدیہ دے دیا تب بھی اللہ سے امید رکھے کہ شاید قبول کر لے اور اب روزوں کا مواخذہ نہ کرے اور بغیر وصیت کیے خود مُردے کے مال میں سے فدیہ دینا جائز نہیں ہے۔ اس طرح اگر تہائی مال سے فدیہ زیادہ ہو جائے تو باوجود وصیت کے بھی زیادہ دینا بدون رضامندی سب وارثوں کے جائز نہیں، ہاں اگر سب وارث خوشی دل سے راضی ہو جائیں تو دونوں صورتوں میں فدیہ دینا درست ہے، لیکن نابالغ وارث کی اجازت کا شرع میں کچھ اعتبار نہیں، بالغ وارث اپنا حصہ جدا کر کے اس میں سے دے دیں تو درست ہے۔

مسئلہ ⑥: اگر کسی کی نمازیں قضا ہو گئی ہوں اور وصیت کر کے مر گئی کہ میری نمازوں کے بدلے میں فدیہ دے دینا اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ⑦: ہر وقت کی نماز کا اتنا ہی فدیہ ہے جتنا ایک روزہ کا فدیہ[2] ہے اس حساب سے دن رات کے پانچ فرض

---

[1] فدیہ سے متعلق ۱۳ مسائل مذکور ہیں۔

[2] یعنی گندم کا نصف صاع اور نصف صاع کی مقدار 1.592 کلوگرام ہے مگر احتیاطاً پونے دو کلوگرام دے۔

اور ایک وتر چھ ۶ نمازوں کی طرف سے ایک چھٹانک کم پونے گیارہ سیر گیہوں اسی ۸۰ روپے کے سیر سے دے، مگر احتیاطاً پورے بارہ ۱۲ سیر دے دے۔

مسئلہ ⑧: کسی کے ذمہ زکاۃ باقی ہے ابھی ادا نہیں کی تو وصیت کر جانے سے اس کا بھی ادا کر دینا وارثوں پر واجب ہے، اگر وصیت نہیں کی اور وارثوں نے اپنی خوشی سے دے دی تو زکاۃ ادا نہیں ہوئی۔ (مگر وارثوں کو ادا کر دینا بہتر ہے علامہ شامی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے السراج الوہاج سے نقل کیا ہے کہ اگر وارث بلا وصیت کے دے گا تو ادا ہو جائے گی۔)

مسئلہ ⑨: اگر ولی مردے کی طرف سے قضا روزے رکھ لے یا اس کی طرف سے قضا نمازیں پڑھ لے تو یہ درست نہیں، یعنی اس کے ذمہ سے نہ اتریں گی۔

مسئلہ ⑩: بے وجہ رمضان کا روزہ چھوڑ دینا درست نہیں اور بڑا گناہ ہے، یہ نہ سمجھے کہ اس کے بدلے ایک روزہ قضا رکھ لوں گی کیوں کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رمضان کے ایک روزے کے بدلے میں اگر سال بھر برابر روزے رکھتی رہے تب بھی اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا رمضان میں ایک روزے کا ثواب ملتا ہے۔

مسئلہ ⑪: اگر کسی نے شامت اعمال سے روزہ نہ رکھا تو اور لوگوں کے سامنے کچھ کھائے نہ پئے نہ یہ ظاہر کرے کہ آج میرا روزہ نہیں ہے، اس لیے کہ گناہ کر کے اس کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے، اگر سب سے کہہ دے گی تو دہرا گناہ ہوگا، ایک تو روزہ نہ رکھنے کا دوسرا گناہ ظاہر کرنے کا۔ یہ جو مشہور ہے کہ خدا کی چوری نہیں تو بندہ کی کیا چوری یہ غلط بات ہے، بل کہ جو کسی عذر سے روزہ نہ رکھے اس کو بھی مناسب ہے کہ سب کے روبرو نہ کھائے۔

مسئلہ ⑫: جب لڑکا یا لڑکی روزہ رکھنے کے لائق ہو جائیں تو ان کو بھی روزہ کا حکم کرے اور جب دس برس کی عمر ہو جائے تو مار کر روزہ رکھوائے، اگر سارے روزے نہ رکھ سکے تو جتنے رکھ سکے رکھوائے۔

مسئلہ ⑬: اگر نابالغ لڑکا لڑکی روزہ رکھ کے توڑ ڈالے تو اس کی قضا نہ رکھوائے، البتہ اگر نماز کی نیت کر کے توڑ دے تو اس کو دُہرائے۔

باب الاعتکاف

اعتکاف کا بیان

رمضان شریف کی بیسویں تاریخ کے دن سورج چھپنے سے ذرا پہلے سے رمضان کی انتیس ۲۹ یا تیس ۳۰ تاریخ یعنی جس دن عید کا چاند نظر آ جائے اس تاریخ کو دن چھپنے تک اپنے گھر میں جہاں نماز پڑھنے کے لیے جگہ مقرر کر رکھی ہو اس جگہ پر پابندی سے جم کر بیٹھے اس کو اعتکاف کہتے ہیں، اس کا بڑا ثواب ہے، اگر اعتکاف شروع کرے تو فقط پیشاب پاخانہ یا کھانے پینے کی ناچاری سے تو وہاں سے اٹھنا درست ہے اور اگر کوئی کھانا پانی دینے والا ہو تو اس کے لیے بھی نہ اٹھے۔ ہر وقت اسی جگہ رہے اور وہیں سوئے اور بہتر یہ ہے کہ بے کار نہ رہے قرآن پڑھتی رہے نفلیں اور تسبیحیں جو توفیق ہو اس میں لگی رہے اور اگر حیض یا نفاس آ جائے تو اعتکاف چھوڑ دے اس میں درست نہیں اور اعتکاف میں مرد سے ہم بستر ہونا لپٹنا چپٹنا بھی درست نہیں۔

تمرین

سوال ①: فدیہ کسے کہتے ہیں اور کب دینا چاہیے؟

سوال ②: کیا ایک فدیہ کئی مسکینوں کو دینا جائز ہے؟

سوال ③: اگر مرنے والے نے فدیہ کی وصیت کی تو کیا اس کے مال سے سب سے پہلے فدیہ ادا کیا جائے گا؟

سوال ④: مرنے والے نے فدیہ کی وصیت نہیں کی تو کیا اس کے مال سے فدیہ ادا کر سکتے ہیں؟

سوال ⑤: اگر نابالغ لڑکے نے روزہ رکھا یا نماز شروع کی اور پھر توڑ ڈالا تو کیا حکم ہے؟

سوال ⑥: اعتکاف کسے کہتے ہیں؟

سوال ⑦: اعتکاف کی حالت میں اگر حیض ونفاس آ جائے تو کیا کیا جائے؟

سوال ⑧: کیا حالت اعتکاف میں پیشاب وغیرہ کے لیے باہر جانا شرعاً درست ہے؟

روزے کی فضیلت کا بیان[1]

① حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے روزہ دار کا سونا عبادت ہے اور اس کا خاموش رہنا تسبیح ہے (یعنی روزہ دار اگر خاموش رہے تو اسے تسبیح یعنی "سبحان اللّٰہ" پڑھنے کا ثواب ملتا ہے) اور اس کا عمل (ثواب میں) بڑھایا جاتا ہے (یعنی اس کے اعمال کا ثواب بہ نسبت اور دنوں کے ان مبارک دنوں میں زیادہ ہوتا ہے) اور اس کی دعا مقبول ہے (یعنی روزے کی حالت کو قبولیت دعا میں خاص دخل ہے) اور اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (یعنی گناہ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں)۔

② حدیث میں ہے کہ روزہ ڈھال ہے اور مضبوط قلعہ ہے دوزخ سے بچانے کے لیے (یعنی جس طرح ڈھال اور مضبوط قلعہ سے انسان پناہ لیتا ہے اور دشمن سے بچتا ہے اسی طرح روزے کے ذریعہ سے دوزخ سے نجات حاصل ہوتی ہے اس طرح کہ انسان کی گناہوں کی قوت کمزور ہو جاتی ہے اور نیکی کا مادہ بڑھتا ہے سو جب انسان باقاعدہ روزہ دار رہے گا اور اچھی طرح روزے کے آداب بجالائے گا تو گناہ اس سے چھوٹ جائیں گے اور دوزخ سے نجات ملے گی)۔

③ حدیث میں ہے کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ نہ پھاڑے (یعنی برباد نہ کرے روزہ دار) اس کو جھوٹ غیبت سے (یعنی روزہ ڈھال کا کام دیتا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے مگر جب کہ اس کو گناہوں سے محفوظ رکھے اور اگر روزہ رکھا اور غیبت اور جھوٹ وغیرہ گناہ سے باز نہ آیا تو گو فرض ادا ہو جائے گا مگر بہت بڑا گناہ ہوگا اور روزے کی جو برکت حاصل ہوتی ہے اس سے محرومی ہوگی۔

④ حدیث میں ہے روزہ ڈھال ہے دوزخ سے سو جو شخص صبح کرے اس حال میں کہ وہ روزہ دار ہو پس نہ جہالت کرے اس روز اور جب کہ کوئی آدمی اس سے جہالت سے پیش آئے تو اسے (بدلہ میں) برا نہ کہے اور اس سے بری گفتگو نہ کرے اور چاہیے کہ کہہ دے تحقیق میں روزہ دار ہوں اور قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے بے شک بدبو روزہ دار کے منہ کی زیادہ محبوب ہے اللہ کے نزدیک مشک کی خوش بو سے (یعنی قیامت کے روز اس بدبو کے عوض جو روزے کی حالت میں پیدا ہوتی ہے روزے دار کے منہ کے اندر مشک سے زیادہ پاکیزہ خوش بو آئے گی اور وہ محبوب ہوگی اللہ کو۔ اور یہ بدبو جو روزے دار کے منہ کے اندر دنیا میں پیدا ہوتی

[1] اس عنوان کے تحت ۱۱۶ احادیث مبارکہ ذکر کی گئی ہیں۔

ہے وہ سبب ہے اس خوش بو کے حاصل ہونے کا جو قیامت کو میسر ہوگی)

(۵) حدیث میں ہے کہ روزے دار کو ہر افطار کے وقت ایک ایسی دعا کی اجازت ہوتی ہے جس کے قبول کرنے کا خاص وعدہ ہے۔

(۶) حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں سے فرمایا: ''تم روزہ رکھو اس لیے کہ روزہ ڈھال ہے دوزخ سے بچنے کے لیے اور زمانہ کی مصیبتوں سے بچنے کے لئے'' (یعنی روزہ کی برکت سے دوزخ اور مصائب وتکالیف سے نجات ملتی ہے)۔

(۷) حدیث میں ہے کہ تین ایسے آدمی ہیں کہ ان سے کھانے کا حساب (قیامت میں) نہ ہوگا جو کچھ بھی کھائیں جب کہ وہ کھانا حلال ہو (اور وہ) روزہ دار (ہے) اور سحری کھانے والا اور محافظ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (یعنی جو اسلام کی سرحد میں مقیم ہو اور کافروں سے ملک اسلام کی حفاظت کرے۔ یہاں سے بہت بڑی رعایت روزہ دار کی اور سحری کھانے والے کی اور محافظ اسلام کی ثابت ہوئی کہ ان سے کھانے کا حساب ہی معاف کر دیا گیا۔ لیکن اس رعایت پر بہت سے لذیذ کھانوں میں مصروف نہ ہونا چاہیے۔ بہت سی لذتوں میں مصروف ہونے سے اللہ کی یاد سے غفلت پیدا ہو جاتی ہے اور گناہ کی قوت کو ترقی ہوتی ہے۔ خوب سمجھ لو بل کہ اللہ کی اس نعمت کی بہت قدر ہونی چاہیے اور اس کا شکر اس طرح ادا کرنا چاہیے کہ حق تعالیٰ کی خوب اطاعت کرے)۔

(۸) حدیث میں ہے کہ جو روزہ دار کو روزہ افطار کرائے تو اس (روزہ افطار کرانے والے) کو اس روزہ رکھنے والے کے ثواب کے برابر ثواب ملے گا بغیر اس بات کے کہ روزہ دار کا کچھ ثواب کم ہو (یعنی روزہ دار کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا بل کہ حق تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اپنی طرف سے روزہ افطار کرانے والے کو اس روزہ دار کے برابر ثواب مرحمت فرمائیں گے۔ اگرچہ کسی معمولی ہی کھانے سے افطار کرائے۔ گو وہ پانی ہی ہو۔

(۹) حدیث میں ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے (ثواب) مقرر کیا ہے بنی آدم کی نیکیوں کا دس گنے سے سات سو گنے تک۔ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ مگر روزہ (یعنی روزہ میں سات سو کی حد نہیں ہے۔) اور روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا (اس سے روزہ کے ثواب کی عظمت کا اندازہ کرنا چاہیے کہ جس کا حساب ہی نہیں معلوم کہ وہ ثواب کس قدر ہے اور خود حق تعالیٰ اس کو عطا فرمائیں گے اور اس کا بندوبست ملائکہ کے ذریعہ سے نہ ہوگا۔ سبحان اللہ کیا قدردانی ہے حق تعالیٰ کی۔ تھوڑی سی محنت پر کس قدر عوض مرحمت فرماتے ہیں مگر یہ ضرور ہے کہ روزے کی یہ تمام فضیلتیں جب ہی اپنا اثر دکھلائیں گی جب کہ روزہ کا حق ادا کرے اور اس میں جھوٹ، غیبت اور

تمام گناہوں سے بچے۔ بعضے لوگ بالکل اور بعضے صبح کی نماز رمضان میں بے پروائی سے قضا کر دیتے ہیں اس کو اس قدر اور ایسا ثواب میسر نہ ہوگا اور اس حدیث سے یہ شبہ نہ ہو کہ روزہ نماز سے بھی افضل ہے اس لیے کہ نماز تمام عبادات میں افضل ہے۔ مراد اس مضمون میں یہ ہے کہ روزہ کا بہت بڑا ثواب ہے اور بس۔ یہ غرض نہیں کہ تمام عبادتوں سے افضل ہے) اور بے شک روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی جب ہوتی ہے جب کہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی قیامت کو ہوگی (خدائے تعالیٰ سے ملنے کے وقت جیسا کہ بعض احادیث میں تصریح بھی آئی ہے۔

⑩ حدیث میں ہے جب کہ رمضان (مبارک) کی پہلی رات ہوتی ہے کھول دیئے جاتے ہیں دروازے آسمان کے اور ان دروازوں میں سے کوئی دروازہ رمضان کی آخر رات آنے تک بھی بند نہیں کیا جاتا۔ اور ایسا کوئی مسلمان نہیں ہے کہ نماز پڑھے کسی رات میں رمضان کی راتوں میں سے مگر (یہ بات ہے کہ) لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ڈھائی ہزار نیکیاں عوض ہر رکعت کے (یعنی ایک رکعت کے عوض ڈھائی ہزار نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے) اور بنا دے گا (حق تعالیٰ) اس کے لیے ایک مکان جنت میں سرخ یاقوت سے جس کے ساٹھ دروازے ہوں گے اور ہر دروازے کے لیے ایک سونے کا محل ہوگا جو آراستہ ہوگا سرخ یاقوت سے۔ پھر جب (روزہ دار) روزہ رکھتا ہے رمضان کے پہلے دن کا تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جو رمضان (گزشتہ) کی اس تاریخ تک کے ہیں۔ پچھلے رمضان کی پہلی تاریخ تک (یعنی گناہ صغیرہ اس سال کے جو گذر گیا معاف کر دیئے جاتے ہیں) اور مغفرت طلب کرتے ہیں اس کے لیے روزمرہ ستر ہزار فرشتے صبح کی نماز سے آفتاب چھپنے تک اور ملے گا اس کو بدلے میں ہر رکعت کے جس کو پڑھتا ہے رمضان کے مہینہ میں رات میں یا دن میں ایک درخت (جنت میں) ایسا جس کے سایہ میں سوار پانچ سو برس چل سکتا ہے۔ (کس قدر بڑی فضیلت ہے روزے کی مسلمانو! کبھی قضا نہ ہونے دو بلکہ ہمت ہو تو نفل روزوں سے بھی مشرف ہو لیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے پورے طور پر محبت کرو۔ جس نے اس قدر رحمت سے کام لیا کہ معمولی محنت میں اس قدر ثواب مرحمت فرمایا۔ کم سے کم اپنے مطلب ہی کے لیے کہ جنت میں بڑی بڑی نعمتیں ملیں خدا کو اپنا محبوب بنالو)۔

⑪ حدیث میں ہے کہ بے شک جنت سجائی جاتی ہے ابتدائے سال سے آخر سال تک رمضان کے روزہ داروں کے لئے۔ پس جب کہ رمضان آتا ہے جنت کہتی ہے اے اللہ میرے اندر داخل کر دے اس مہینہ میں اپنے بندوں کو (یعنی حکم فرما دیجیے کہ قیامت کو میرے اندر داخل ہوں) اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں کہتی ہیں اے اللہ مقرر

فرمادے ہمارے لیے اس مہینہ میں خاوندا پنے بندوں میں سے ۔سو جس شخص نے نہ لگائی اس مہینہ میں کسی مسلمان کو تہمت اور نہ پی اس مہینہ میں کوئی نشہ لانے والی چیز۔ مٹادے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ۔ اور جس شخص نے تہمت لگائی اس ماہ میں کسی مسلمان کو۔ یا پی اس مہینہ میں کوئی نشہ لانے والی چیز مٹادے گا حق تعالیٰ اس کے سال بھر کے نیک اعمال یعنی بہت گناہ ہوگا۔ (کیوں کہ بزرگ زمانہ میں جس طرح نیکیوں کا ثواب زیادہ ملتا ہے اسی طرح گناہوں کا عذاب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ ان لفظوں میں کس قدر دھمکی ہے غور تو کرو۔) سو ڈرو رمضان کے مہینے سے اس لیے کہ تحقیق وہ مہینہ اللہ کا ہے (جس میں بندوں کو حکم ہوتا ہے کہ اللہ کی عبادت اختیار کریں۔ کھانا پینا چھوڑ دیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ کھانے پینے سے پاک رہتا ہے اسی واسطے یہ مہینہ خاص کیا گیا حق تعالیٰ کے ساتھ۔ ورنہ سب مہینے اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں) تمہارے لیے گیارہ مہینے خدائے تعالیٰ نے مقرر کردیے ہیں جن میں تم (کھانا) کھاتے ہو اور (پانی) پیتے ہو اور لذت حاصل کرتے ہو اور اپنی ذات کے لیے ایک مہینہ مقرر کیا ہے (جس میں کھانے پینے وغیرہ سے تم کو روکا گیا ہے) پس ڈرو رمضان کے مہینے سے اس لیے کہ بے شک وہ مہینہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہے (تو اچھی طرح اس میں اطاعت حق بجالاؤ اور گناہ نہ کرو اگرچہ اطاعت ہمیشہ ضرور ہے لیکن خاص جگہ جیسے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ اور خاص ایام مثلاً رمضان مبارک وغیرہ میں نیکیوں کے کرنے اور گناہوں سے بچنے کا خاص اہتمام کرنا چاہیے کہ بزرگ جگہ اور بزرگ دنوں میں نیکیوں کا ثواب زیادہ اور اسی طرح گناہوں کا عذاب بھی زیادہ ہوتا ہے۔

(۱۲) حدیث میں ہے کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے کھانا قریب کیا جائے اس حال میں کہ وہ روزہ دار ہو (یعنی روزہ افطار کرنے کے لیے کوئی چیز اس کے پاس رکھی جائے) تو چاہیے کہ کہے (یعنی افطار سے پہلے یہ دعا پڑھے)

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ تَقَبَّلْ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

(۱۳) حدیث میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو مناسب ہے کہ چھوہارے سے افطار کرے اس لیے کہ وہ برکت ہے۔ پھر اگر نہ پائے چھوہارہ تو مناسب ہے کہ افطار کرے پانی سے اس لیے کہ تحقیق وہ پاک کرنے والی چیز ہے (بعض احادیث میں پانی ملے ہوئے دودھ سے افطار کرنے کا بھی حکم ہے وارد ہوا ہے۔

(۱۴) حدیث میں ہے کہ جس نے روزے رکھے چالیس دن اس حال میں کہ وہ نہیں طلب کرتا ہے اس (روزہ رکھنے) سے مگر خدا کی رضامندی (یعنی فقط رضائے الٰہی مطلوب ہو کوئی اور غرض ریا وغیرہ کا مطلوب نہ ہو) تو نہ

مانگے گا وہ اللہ سے کچھ مگر (یہ بات ہے کہ) دے گا اللہ اس کو وہ چیز (یعنی چالیس دن محض حق تعالیٰ کے راضی کرنے کے لیے روزے رکھنے سے دعا قبول ہونے لگتی ہے اور ایسا شخص حق تعالیٰ کا ایسا مقبول ہو جاتا ہے کہ اس کی ہر دعا جو اللہ کے نزدیک اس کے لیے بہتر ہوگی ضرور قبول ہوگی۔ حضرات صوفیا کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے چلہ کشی تجویز فرمائی ہے۔ یعنی چالیس روز تک تمام تعلقات دنیا کو چھوڑ کر کسی مسجد میں عبادت کرنا اور روزے سے رہنا اس سے بہت بڑا نفع ہوتا ہے دین کا اور نیکیوں کی عمدہ قوت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کی برکت سے اللہ پاک کی طرف سے خاص خاص علوم عطا ہوتے ہیں اور فہم عمدہ ہو جاتا ہے) رواہ الدیلمی عن واثلة ولفظه:

"مَنْ صَامَ اَرْبَعِيْنَ صِيَامًا مَّا يُرِيْدُ بِهٖ اِلَّا وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ تَعَالٰى شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ."

⑮ حدیث میں ہے کہ جس نے روزہ رکھا ہر محترم مہینہ میں جمعرات اور جمعہ اور سنیچر کو لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے سات سو برس کی عبادت (یعنی سات سو برس کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جاتا ہے اور محترم مہینے یعنی عزت کے مہینے چار ہیں۔ رجب، ذیقعدہ، عشرۂ ذی الحجہ یعنی بقرعید کے مہینے کے اول کے دس دن اور محرم۔ مگر دسویں، گیارہویں، بارہویں، تیرہویں ذی الحجہ کو روزہ رکھنا منع ہے۔

رواہ ابن شاهين فی الترغیب وابن عساکر عن انس بسند ضعیف ولفظه: "مَنْ صَامَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ اَلْخَمِيْسَ وَالْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ عِبَادَةَ سَبْعِ مِائَةِ سَنَةٍ."

⑯ حدیث میں ہے کہ جس نے روزہ رکھا تین دن کسی محترم مہینے میں جمعرات اور جمعہ اور سنیچر کے دن لکھے گا حق تعالیٰ اس کے لیے دو سال کی عبادت (یعنی اللہ تعالیٰ اس کو دو سال کی عبادت کا ثواب ان تین روزوں کے عوض قیامت کے دن مرحمت فرمائیں گے اور اس وقت یہ ثواب نامہ اعمال میں لکھ لیا جائے گا)۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِلَفْظِ: "مَنْ صَامَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ شَهْرٍ حَرَامٍ اَلْخَمِيْسَ وَالْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ عِبَادَةَ سَنَتَيْنِ." انتهى.

اعتکاف کی فضیلت کا بیان

① حدیث میں ہے جس نے اعتکاف کیا دس دن (اخیر عشرہ) رمضان میں ہوگا وہ (اعتکاف) مثل دو حج اور دو عمروں کے (یعنی اس کو دو حج اور دو عمروں کا ثواب ملے گا)

② حدیث میں ہے جس نے اعتکاف کیا (اس کو) دین کی عبادت یقین کر کے اور ثواب حاصل کرنے کے لیے تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے (یعنی گناہ صغیرہ)

③ حدیث میں ہے کہ پوری حفاظت سرحد اسلام کی چالیس دن تک ہوتی ہے اور جو چالیس دن تک سرحد اسلام کی حفاظت کرے اس طرح کہ نہ فروخت کرے (کچھ) اور نہ خریدے اور نہ کرے کوئی بدعت پاک ہوجائے گا اپنے گناہوں سے (مثل گناہوں سے پاک ہونے) اس دن کے جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا (یعنی گناہوں سے بالکل پاک ہوجائے گا اور حدیث میں حفاظت سرحد اسلام کی تشبیہاً اس کو فرمایا ہے کہ رباط سے اسلامی سرحد پر ملک اسلام کے تمام علاقے دنیا کے چھوڑ کر روزے نماز وغیرہ میں مشغول ہونا اور نفس کی ظاہری و باطنی حفاظت کرنا اور گناہوں سے بچنا مراد ہے اور گناہوں سے صغیرہ گناہ مراد ہیں اور یہی صورت چلہ نشینی کی صوفیاء کرام میں متعارف ہے)۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ بلفظ تمام الرباط (قال المناوی ای المرابطۃ یعنی مرابطۃ النفس بالاقامۃ علی مجاھدتھا لتتبدل اخلاقھا الردیئۃ بالحسنۃ) اربعون یوما ومن رابط اربعین یوما لم یبع ولم یشترولم یحدث حدثا (ای لم یفعل شیئا من الامور الدنیویۃ الغیر الضرویۃ) خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ کذا فی شرح الجامع الصغیر العزیزی۔

لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان

حق تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾ یعنی لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے۔ مطلب یہ ہے کہ اس رات میں عبادت کرنے کا اس قدر ثواب ہے کہ اس کے سوا اور ایام میں ہزار مہینے عبادت کرنے سے بھی اس قدر ثواب نہیں میسر ہوسکتا جتنا ثواب کہ اس ایک رات عبادت کرنے میں مل جاتا ہے۔ اس آیت کا شان نزول امام سیوطی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی نے لباب النقول میں یہ نقل کیا ہے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے ذکر فرمایا ایک مرد کا جو بنی اسرائیل کی قوم میں سے تھا اور جس نے ہزار مہینے اللہ تعالیٰ کے راستے (یعنی جہاد) میں ہتھیار لگائے تھے۔ پس تعجب کیا مسلمانوں نے اس بات سے (اور افسوس کیا کہ ہم کو یہ نعمت کس طرح میسر ہوسکتی ہے) سو نازل فرمائیں اللہ تعالیٰ نے یہ (آیتیں)

﴿إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾

یعنی یہ شب قدر بہتر ہے ان ہزار مہینوں سے جنہیں اس مرد نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہتھیار لگائے تھے (یعنی جہاد کیا تھا) اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک مرد تھا جو رات کو عبادت کرتا تھا صبح تک پھر جہاد کرتا تھا، یعنی لڑتا تھا دشمن دین سے دن میں شام تک، سو عمل کیا اس نے ہزار مہینے (یہی عمل کہ رات کو عبادت کرتا تھا اور دن کو جہاد کرتا تھا) پس نازل فرمائی اللہ تعالیٰ نے (آیۃ) ﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾ یعنی ان ہزار مہینوں میں سے جن میں اس مرد نے عبادت و جہاد کیا تھا یہ رات بہتر ہے اور اے بھائیو! اور بہنو! اس مبارک رات کی قدر کرو کہ تھوڑی سی محنت میں کس قدر ثواب میسر ہوتا ہے اور اس رات میں خاص طور پر دعا قبول ہوتی ہے۔ اگر تمام رات نہ جاگ سکو تو جس قدر بھی ہو سکے جاگو یہ نہ کرو کہ پست ہمتی سے بالکل ہی محروم رہو۔

① حدیث میں ہے کہ یہ مہینہ (یعنی رمضان) تمہارے پاس آ گیا اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس رات (کی برکت و اطاعت و عبادت) سے محروم کیا گیا وہ تمام بھلائیوں سے محروم کیا گیا اور نہیں محروم کیا جاتا ہے اس رات کی برکتوں سے مگر محروم (یعنی ایسی بے بہا رات کی برکت جسے نہ ملی اور جس نے کچھ بھی عبادت اس شب میں نہ کی تو وہ بڑا بھاری محروم ہے جو ایسی نعمت سے محروم رہا)۔

② حدیث میں ہے کہ بے شک اگر اللہ چاہتا تو تم کو "لَيْلَةُ الْقَدْرِ" پر مطلع کر دیتا (لیکن بعض حکمتوں سے بالتعیین اس پر مطلع نہیں کیا) اس کو (رمضان کی سات) اخیر راتوں میں تلاش کرو (کہ ان راتوں میں غالب گمان شب قدر کا ہے اور تلاش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان راتوں میں جاگو اور عبادت کرو تاکہ لیلۃ القدر میسر ہو جائے)

③ حدیث میں ہے کہ لیلۃ القدر ہر رمضان میں ہوتی ہے۔

④ حدیث میں ہے کہ لیلۃ القدر ستائیسویں شب (رمضان) کو ہوتی ہے (اس رات کی تعیین میں بڑا اختلاف ہے مگر مشہور قول یہی ہے کہ ستائیسویں شب کو ہوتی ہے)۔ بہتر یہ ہے کہ اگر ہمت اور قوت ہو تو اخیر کی دس راتوں میں جاگے اور اس میں یہ ضرور نہیں کہ کچھ نظر آئے جب ہی اس کی برکت میسر ہو بل کہ کچھ نظر آئے یا نہ آئے عبادت کرے اور برکت حاصل کرے اور مقصود یہی ہے کہ اس رات کی برکت اور اس قدر ثواب جو مذکور ہوا حاصل کرے۔ کچھ چیز کا نظر آنا مقصود نہیں۔

تراویح کی فضیلت کا بیان

① حدیث میں ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے تم پر رمضان کا روزہ اور سنت کیا ہے اس (کی رات)

کا قیام (یعنی تراویح پڑھنا) پس جو شخص اس کا روزہ رکھے اور اس (کی رات) میں قیام کرے (یعنی تراویح پڑھے) ایمان کے اعتبار سے (یعنی روزے اور تراویح کو دین کا حکم سمجھے) اور ثواب طلب کرنے کی نیت سے اور یقین (ثواب کا) سمجھ کر۔ تو ہوگا وہ (یعنی روزہ اور تراویح) کفارہ (یعنی مٹانے والا) اس کے لیے جو گذرا (یعنی جو اس سے صغیرہ گناہ ہوئے وہ سب معاف ہو جائیں گے۔ پس اس مہینہ میں بہت نیکیاں کرنی چاہئیں۔ ایک فرض ادا کرنے سے ستر فرض کا اور نفل کام کرنے سے فرض کام کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے)

عیدین کی راتوں کی فضیلت کا بیان

① حدیث میں ہے: ''جو بیدار رہا (عید) الفطر کی رات اور (عید) الاضحیٰ کی رات میں نہ مردہ ہوگا اس کا دل جس دن دل مردہ ہوں گے (یعنی قیامت کے دن کی دہشتوں سے محفوظ رہے گا۔ جس روز کہ لوگ قیامت کی سختیوں سے پریشان ہوں گے)۔''

خیرات کرنے کے ثواب کا بیان

① حدیث میں ہے کہ سخاوت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی عادت ہے (یعنی حق تعالیٰ بہت بڑے سخی ہیں)۔

② حدیث میں ہے کہ تحقیق بندہ صدقہ کرتا ہے روٹی کا ٹکڑا (پھر) وہ بڑھتا ہے اللہ کے نزدیک یہاں تک کہ ہو جاتا ہے مثل احد (پہاڑ) کے (یعنی اللہ پاک اس کا ثواب بڑھاتے ہیں اور اس قدر ثواب بڑھ جاتا ہے جیسے کہ احد کے برابر خرچ کرتا اور اس کا ثواب اس کو ملتا۔ لہٰذا تھوڑے بہت کا خیال نہ چاہیے جو کچھ میسر ہو خیرات کر دے)۔

③ حدیث میں ہے کہ دوزخ سے بچو اگر چہ ایک چھوارے کا ٹکڑا ہی دے کر (یعنی) اگر چہ تھوڑی ہی چیز ہو اس کو خیرات کرو اور یہ خیال نہ کرو کہ تھوڑی چیز کیا خیرات کریں، یہ بھی ذریعہ بن جائے گی دوزخ سے نجات حاصل کرنے کا۔

④ حدیث میں ہے روزی طلب کرو (اللہ سے) صدقہ کے ذریعہ سے (یعنی خیرات کرو اس کی برکت سے روزی میں ترقی ہوگی)۔

⑤ حدیث میں ہے کہ احسان کے کام بری ہلاکتوں سے بچاتے ہیں اور پوشیدہ خیرات دینا اللہ تعالیٰ کے غصہ کو بجھاتا ہے اور اہل قرابت سے سلوک کرنا عمر بڑھاتا ہے (اگر نیک کام کرتے دیکھ کر دوسرے کو رغبت ہو تو ایسا

موقع پر اس کام کا ظاہر طور پر کرنا بہتر ہے اور جو یہ امید نہ ہو تو خفیہ کرنا افضل ہے بشرط یہ کہ کوئی اور بھی خاص وجہ خفیہ یا ظاہر کرنے کی نہ ہو)

⑥ حدیث میں ہے کہ سائل کا حق (اس پر جس سے کہ وہ سوال کرے) اگرچہ وہ گھوڑے پر (سوار) آئے (یعنی اگر گھوڑے کا سوار سوال کرے اس کو بھی دینا چاہیے اس لیے کہ ایسا شخص بظاہر کسی مجبوری سے سوال کرے گا۔ یہ خیال نہ کرے کہ اس کے پاس تو گھوڑا ہے سو یہ کیسے محتاج ہوسکتا ہے پھر ہم اس کو کیوں دیں۔ ہاں اگر کسی قوی قرینہ سے معلوم ہو جائے کہ یہ شخص حقیقت میں محتاج نہیں ہے بل کہ اس نے کھانے کمانے کا یہی پیشہ کرلیا ہے کہ بھیک مانگتا ہے تو ایسی شخص کو خیرات دینا حرام ہے اور اس کو مانگنا بھی حرام ہے۔ خوب سمجھ لو)۔

⑦ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کریم ہے اور کرم کو پسند کرتا ہے اور دوست رکھتا ہے عالی اخلاق کو (یعنی ہمت کے نیک کاموں کو جیسے خیرات کرنا ذلت سے بچنا دوسرے کی وجہ سے اپنی ذات پر تکلیف برداشت کرنا وغیرہ) اور ناپسند کرتا ہے حقیر اخلاق (وعادتوں) کو (جیسے پست ہمتی دینی امور میں)۔

⑧ حدیث میں ہے کہ بے شک صدقہ بجھاتا ہے اپنے اہل سے (یعنی صدقہ کرنے والے سے) گرمی قبر کی اور ضرور یہی بات ہے کہ سایہ حاصل کرے گا مسلمان اپنے صدقہ کے سایہ میں قیامت کے روز (یعنی صدقہ کی برکت سے قبر کی گرمی دور ہوتی ہے اور قیامت کے دن سایہ میسر ہوگا۔

⑨ حدیث میں ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں جن کو (اس نے) خاص کیا ہے لوگوں کی حاجتوں (کے پورا کرنے) کے لیے (اور) مضطر ہوتے ہیں ان کی طرف لوگ اپنی حاجتوں میں (یعنی لوگ مجبور ہو کر ان کے پاس جاتے ہیں اور حق تعالیٰ جل شانہ نے ان حضرات کو لوگوں کی نفع رسانی کے لیے منتخب فرما لیا ہے۔ یہ لوگ حاجتوں کے پورا کرنے والے، امن پانے والے ہیں اللہ کے عذاب سے۔

⑩ حدیث میں ہے کہ خرچ کرائے بلال اور مت اندیشہ کر عرش کے مالک سے کمی کا (یعنی مناسب موقعوں پر خوب خرچ کرو اور تنگی کا اندیشہ حق تعالیٰ سے نہ کرو اور اس جگہ عرش کی ملکیت اللہ تعالیٰ کی خاص طور پر ذکر فرمائی گئی، اگرچہ وہ تمام چیزوں کا مالک ہے سو یہ خصوصیت اس لیے فرمائی گئی کہ عرش نہایت عظیم الشان مخلوق ہے پس اس کو ذکر میں خاص کیا اور بتلا دیا کہ جس ذات کے قبضہ وتحت میں ایسی عظیم الشان چیز ہے اور وہ ایسی بڑی چیز کا مالک ہے تو اس سے تنگی کا اندیشہ نہ چاہیے۔ کیا یہ گمان ہوسکتا ہے کہ ایسا بادشاہ اپنے کسی بندے کو دو روٹی نہ دے گا۔ ہرگز یہ گمان نہیں ہوسکتا اور اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بے حد ہر شخص خرچ کر ڈالے اور پھر پریشان ہو اور

گھبرائے۔ غرض یہ کہ جو لوگ دل کے پختہ ہیں اور صبر کی ان میں پوری قوت ہے تو وہ جس قدر چاہیں نیک کاموں میں صرف کریں کیوں کہ وہ تکلیف سے پریشان نہیں ہوتے اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ جو قسمت میں لکھا ہے وہ تو ہم کو ضرور ملے گا۔ خیرات سے کمی نہ ہوگی بل کہ برکت ہوگی تو ایسی ہمت کی حالت میں بشرطیکہ کسی کی حق تلفی بھی نہ ہو ان کو اجازت ہے اور ان کے لیے یہی اچھا ہے کہ ہر طرح کے نیک کاموں میں خوب صرف کریں اور جن کا دل کمزور ہے صبر کی ان میں قوت کم ہے آج خرچ کر دیں گے کل کو تنگی سے پریشان ہوں گے۔ دل ڈاواں ڈول ہوگا اور نیت خراب ہوگی تو ایسے لوگ فقط ضروری موقعوں پر جیسے زکاۃ و صدقہ فطر وغیرہ اور مروت کے موقعوں پر صرف کریں، اس سے کمی نہ کریں خوب سمجھ لو۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خلیفہ اوّل نے ایک بار حضور ﷺ کی خدمت میں تمام مال چندۂ اسلامی میں پیش کر دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کچھ گھر بھی باقی رکھا ہے یا نہیں۔ عرض کیا گھر تو اللہ و رسول کا نام چھوڑ آیا ہوں اور بس۔ آپ ﷺ نے وہ تمام مال قبول کر لیا کیوں کہ حضرت خلیفہ اول نہایت دل کے پختہ اور باہمت اور اعلیٰ درجہ کے خدا تعالیٰ کی راہ میں مال و جان نثار کرنے والے تھے۔ ان سے یہ اندیشہ نہ تھا کہ پریشان ہوں گے اور ایک دوسرے صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تھوڑا سا سونا اللہ کی راہ میں پیش کیا۔ آپ ﷺ نے قبول نہ فرمایا۔ اس وجہ سے کہ وہ کمزور دل کے تھے اور اس قدر باہمت نہ تھے جیسے کہ حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے خوب سمجھ لو)

(۱۱) حدیث میں ہے کہ ایک سائل ایک عورت کے پاس اس حالت میں آیا کہ اس عورت کے منہ میں لقمہ تھا سو اس عورت نے وہ لقمہ منہ سے نکالا اور اس سائل کو دے دیا۔ (اس کے پاس اور کچھ دینے کو نہ تھا اس لیے ایسا کیا) پھر تھوڑی ہی مدت میں ایک لڑکا اس عورت کے پیدا ہوا۔ پھر جب وہ لڑکا کچھ بڑا ہوا تو ایک بھیڑیا آیا اور اس کو اٹھا لے گیا۔ پس نکلی وہ عورت دوڑتی ہوئی بھیڑیے کے پیچھے اور کہتی ہوئی میرا بیٹا میرا بیٹا، (میرے بیٹے کو بھیڑیا لیے جاتا ہے جو مدد کر سکے اس کی مدد کرے)۔ سو حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو کہ بھیڑیے کے پاس جاؤ اور لڑکے کو اس کے منہ سے چھڑا لے اور فرمایا (حق عزشانہ نے فرشتے سے) اس کی ماں سے کہہ کہ اللہ تجھ کو سلام فرماتا ہے اور (یہ بھی) کہ یہ لقمہ بدلہ (اس) لقمہ کا ہے (دیکھو صدقہ کی یہ برکت ہوئی کہ لڑکا جان سے بچ گیا اور ثواب بھی ہوا۔ خوب صدقہ کیا کرو تاکہ دین و دنیا میں چین سے رہو۔

(۱۲) حدیث میں ہے کہ نیکی (کی جگہ) بتلانے والا مثل نیکی کرنے والے کے (ثواب میں) ہے (یعنی جو شخص خود کوئی سلوک نہ کرے مگر اہل ضرورت کو ایسی جگہ کا پتہ بتلا دے یا اس کی سفارش کر دے جہاں اس کا کام ہو جائے تو

اسے بتلانے والے کو مثل اس کی نیکی کرنے والے کے ثواب ملے گا جو خود اپنی ذات سے کسی کی مدد کرے)

⑬ حدیث میں ہے کہ تین آدمی تھے جن میں سے ایک کے پاس دس دینار تھے سو صدقہ کر دیا اس نے ان میں سے ایک دینار اور دوسرے کے پاس دس اوقیہ تھے سو صدقہ کر دیا اس نے اس میں سے ایک اوقیہ اور تیسرے کے پاس سو اوقیہ تھے سو صدقہ کر دیئے اس نے ان میں سے دس اوقیہ (تو) یہ سب لوگ ثواب میں برابر ہیں اس لیے کہ ہر ایک نے دسواں حصہ اپنے مال کا خیرات کیا ہے (یعنی) اگرچہ بظاہر خیرات ان میں سے بعض نے زیادہ کی ہے اور بعض نے کم مگر حق تعالیٰ تو نیت پر ثواب دیتے ہیں۔ چوں کہ ہر ایک نے اپنے مال کے اعتبار سے دسواں حصہ خیرات کیا اس لیے سب کو برابر ثواب ملے گا۔ ایک دینار دس درہم کا ہوتا ہے اور ایک درہم چار آنے سے کچھ زائد کا اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

⑭ حدیث میں ہے بڑھ گیا ایک درہم ایک لاکھ دینار سے (اور وہ صورت یہ ہے کہ) ایک شخص ہے کہ اس کے پاس دو درہم ہیں ان میں سے ایک درہم اس نے خیرات کر دیا اور دوسرا شخص ہے کہ اس کے پاس بہت سا مال ہے پس اس نے اپنے مال میں سے ایک لاکھ درہم صدقہ کر دیئے یعنی دونوں کے ثواب میں یہ فرق ہوا کہ پہلا شخص باوجود تھوڑا خیرات کرنے کے ثواب میں بڑھ گیا کیوں کہ اپنا آدھا مال اس نے خیرات کر دیا۔ اور دوسرے نے اگرچہ ایک لاکھ صدقہ کیے لیکن چوں کہ یہ عدد اس کے مال کثیر کے مقابلہ میں آدھے سے کم تھا اس لیے اس کو پہلے شخص سے کم ثواب ملا۔ خوب سمجھ لو۔ حق تعالیٰ کی کیسی رحمت ہے اس کی قدر کرو۔ جناب رسول مقبول ﷺ نے کبھی سائل سے انکار نہیں فرمایا۔ اگر ہوا دے دیا ورنہ وعدہ فرما لیا کہ جب حق تعالیٰ دے گا اس وقت تم کو دیں گے اور تاحیات آپ ﷺ نے، آپ کے اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دو روز برابر بھی شکم سیر ہو کر جو کی روٹی بھی نہیں کھائی۔ کیسی بے رحمی کی بات ہے کہ باوجود گنجائش کے اپنے بھائی مسلمانوں کی مدد نہ کرے اور خود چین کرے)

⑮ حدیث میں ہے کہ اللہ کا ہدیہ ہے مؤمن کے لیے سائل اس کے دروازے پر (اور ظاہر ہے کہ ہدیہ اچھی طرح قبول کرنا چاہیے خصوصاً اللہ تعالیٰ کا ہدیہ۔ پس سائل کی خوب خدمت کرنی چاہیے)

⑯ حدیث میں ہے کہ صدقہ کرو اور اپنے مریضوں کی دوا کرو صدقہ کے ذریعہ سے اس لیے کہ صدقہ دفع کرتا ہے مرضوں کو اور بیماریوں کو اور وہ زیادتی (کرتا) ہے تمہاری عمروں اور نیکیوں میں۔

⑰ حدیث میں ہے کہ کوئی ولی، اللہ عزوجل کا نہیں پیدا کیا گیا مگر سخاوت اور اچھی عادت پر (یعنی اللہ کے دوستوں میں سخاوت اور اچھی عادت ضرور ہوتی ہے)

کتاب الزکاۃ

زکاۃ کا بیان[1]

زکاۃ ادا نہ کرنے پر وعید

جس کے پاس مال ہو اور اس کی زکاۃ نہ نکالتی ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی گناہ گار ہے، قیامت کے دن اس پر بڑا سخت عذاب ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جس کے پاس سونا چاندی ہو اور وہ اس کی زکاۃ نہ دیتا ہو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی تختیاں بنائی جائیں گی پھر ان کو دوزخ کی آگ میں گرم کر کے اس کی دونوں کروٹیں اور پیشانی اور پیٹھ داغی جائے گی اور جب ٹھنڈی ہو جائیں گی پھر گرم کر لی جائیں گی'' اور نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے: ''جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے زکاۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال بڑا زہریلا گنجا سانپ بنایا جائے گا اور وہ اس کی گردن میں لپٹ جائے گا، پھر اس کے دونوں جبڑے نوچے گا اور کہے گا میں ہی تیرا مال اور میں ہی تیرا خزانہ ہوں۔'' خدا کی پناہ! بھلا اتنے عذاب کی کون سہار (برداشت) کر سکتا ہے تھوڑے سے لالچ کے بدلے میں مصیبت بھگتنا بڑی بیوقوفی کی بات ہے، اللہ ہی کی دی ہوئی دولت کو اللہ ہی کی راہ میں نہ دینا کتنی بے جا بات ہے۔

سونے چاندی کا نصاب

مسئلہ ①: جس کے پاس ساڑھے (۵۲ ½) باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو (یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر روپیہ ہو۔ شبیر علی) اور ایک سال تک باقی رہے تو سال گذرنے پر اس کی زکاۃ دینا واجب ہے اور اگر اس سے کم ہو تو اس پر زکاۃ واجب نہیں اور اگر اس سے زیادہ ہو تو بھی زکاۃ واجب ہے۔

مال زکاۃ پر سال گزرنا شرط ہے

مسئلہ ②: کسی کے پاس آٹھ تولہ سونا چار مہینے یا چھ مہینے تک رہا، پھر وہ کم ہو گیا اور دو تین مہینے کے بعد پھر مال مل

---

[1] اس عنوان کے تحت ۲۷ مسائل مذکور ہیں۔

گیا تب بھی زکاۃ دینا واجب ہے، غرض کہ جب سال کے اول وآخر میں مال دار ہو جائے اور سال کے بیچ میں کچھ دن اس مقدار سے کم رہ جائے تو بھی زکاۃ واجب ہوتی ہے، بیچ میں تھوڑے دن کم ہو جانے سے زکاۃ معاف نہیں ہوتی البتہ اگر سب مال جاتا رہا اس کے بعد پھر مال ملے تو جب سے پھر ملا ہے تب سے سال کا حساب کیا جائے گا۔

مسئلہ ③: کسی کے پاس آٹھ نو تولہ سونا تھا، لیکن سال گذرنے سے پہلے پہلے جاتا رہا پورا سال نہیں گذرنے پایا تو زکاۃ واجب نہیں۔

مقروض پر زکاۃ واجب ہونے یا نہ ہونے کا حکم

مسئلہ ④: کسی کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت ہے اور اتنے ہی روپوں کی وہ قرض دار ہے تو بھی زکاۃ واجب نہیں۔

مسئلہ ⑤: اگر اتنے کی قرض دار ہے کہ قرضہ ادا ہو کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت بچتی ہے تو زکاۃ واجب ہے۔

سونے چاندی کی تمام اشیاء پر زکاۃ واجب ہے

مسئلہ ⑥: سونے چاندی کے زیور اور برتن اور سچا گوٹہ، ٹھپہ (سکہ) سب پر زکاۃ واجب ہے، چاہے پہنتی رہتی ہو یا بند رکھے ہوں اور کبھی نہ پہنتی ہو۔ غرض کہ چاندی وسونے کی ہر چیز پر زکاۃ واجب ہے۔ البتہ اگر اتنی مقدار سے کم ہو جو اوپر بیان ہوئی تو زکاۃ واجب نہ ہوگی۔

کھوٹ ملے سونے چاندی کا حکم

مسئلہ ⑦: سونا چاندی اگر کھرا نہ ہو بل کہ اس میں کچھ میل ہو، جیسے مثلاً چاندی میں رانگا[1] ملا ہوا ہے تو دیکھو چاندی زیادہ ہے یا رانگا، اگر چاندی زیادہ ہو تو اس کا وہی حکم ہے جو چاندی کا حکم ہے، یعنی اگر اتنی مقدار ہو جو اوپر بیان ہوئی تو زکاۃ واجب ہے اور اگر رانگا زیادہ ہے تو اس کو چاندی نہ سمجھیں گے، پس جو حکم پیتل، تانبے، لوہے، رانگے وغیرہ اسباب کا آگے آئے گا وہی اس کا بھی حکم ہے۔

سونے اور چاندی کو ملانے کا حکم

مسئلہ ⑧: کسی کے پاس نہ تو پوری مقدار سونے کی ہے نہ پوری مقدار چاندی کی، بل کہ تھوڑا سونا ہے اور تھوڑی

[1] قلعی، ایک نرم دھات۔

چاندی تو اگر دونوں کی قیمت ملا کر ساڑھے باون ½۵۲ تولہ چاندی کے برابر ہو جائے یا ساڑھے سات تولہ سونے کے برابر ہو جائے تو زکاۃ واجب ہے اور اگر دونوں چیزیں اتنی تھوڑی ہیں کہ دونوں کی قیمت نہ اتنی چاندی کے برابر ہے نہ اتنے سونے کے برابر تو زکاۃ واجب نہیں اور اگر سونے اور چاندی دونوں کی مقدار پوری پوری ہے تو قیمت لگانے کی ضرورت نہیں۔

سونے یا چاندی کے ساتھ نقدی روپے بھی ہوں تو

مسئلہ ⑨: فرض کرو کہ کسی زمانہ میں پچیس ۲۵ روپے کا ایک تولہ سونا ملتا ہے اور ایک روپے کی ڈیڑھ تولہ چاندی ملتی ہے اور کسی کے پاس دو تولہ سونا اور پانچ روپے ضرورت سے زائد ہیں اور سال بھر تک وہ رہ گئے تو اس پر زکاۃ واجب ہے، کیوں کہ دو تولہ سونا پچاس ۵۰ روپے کا ہوا اور پچاس روپے کی چاندی پچھتّر تولہ ہوئی تو دو تولہ سونے کی چاندی اگر خریدو گی تو پچھتّر تولہ ملے گی اور پانچ روپے تمہارے پاس ہیں اس حساب سے اتنی مقدار سے بہت زیادہ مال ہو گیا جتنے پر زکاۃ واجب ہوتی ہے۔ البتہ اگر فقط دو تولہ سونا ہو اس کے ساتھ روپے اور چاندی کچھ نہ ہو تو زکاۃ واجب نہ ہوگی۔

مسئلہ ⑩: ایک روپیہ کی چاندی مثلاً دو تولہ ملتی ہے اور کسی کے پاس فقط تیس روپے چاندی کے ہیں تو اس پر زکاۃ واجب نہیں اور یہ حساب نہ لگائیں گے کہ تیس روپے کی چاندی ساٹھ تولہ ہوئی کیوں کہ روپیہ تو چاندی کا ہوتا ہے اور جب فقط چاندی یا فقط سونا پاس ہو تو وزن کا اعتبار ہے قیمت کا اعتبار نہیں ہے۔

(یہ حکم اس وقت کا ہے جب روپیہ چاندی کا ہوتا تھا۔ آج کل عام طور پر روپیہ گلٹ کا مستعمل ہے اور نوٹ کے عوض میں بھی وہی ملتا ہے اس لیے اب حکم یہ ہے کہ جس شخص کے پاس اتنے روپیہ یا نوٹ موجود ہوں جن کی ساڑھے باون تولہ چاندی بازار کے بھاؤ کے مطابق آ سکے اس پر زکاۃ واجب ہوگی)۔

دورانِ سال مال میں اضافہ کا حکم

مسئلہ ⑪: کسی کے پاس سو روپے ضرورت سے زائد رکھے تھے پھر سال پورا ہونے سے پہلے پہلے پچاس روپے اور مل گئے تو ان پچاس روپے کا حساب الگ نہ کریں گے بل کہ اسی سو روپے کے ساتھ اس کو ملا دیں گے اور جب ان سو روپے کا سال پورا ہوگا تو پورے ڈیڑھ سو کی زکاۃ واجب ہوگی اور ایسا سمجھیں گے کہ پورے ڈیڑھ سو پر سال گذر گیا۔

مسئلہ ⑫: کسی کے پاس سو ۱۰۰ تولہ چاندی رکھی تھی، پھر سال گذرنے سے پہلے دو ۲ چار ۴ تولہ سونا آ گیا یا نو ۹ دس ۱۰ تولہ سونا مل گیا تب بھی اس کا حساب الگ نہ کیا جائے گا بل کہ اس چاندی کی ساتھ ملا کر کے زکاۃ کا حساب ہوگا، پس جب اس چاندی کا سال پورا ہو جائے گا تو اس سب مال کی زکاۃ واجب ہوگی۔

مالِ تجارت پر بھی زکاۃ واجب ہے

مسئلہ ⑬: سونے چاندی کے سوا اور جتنی چیزیں ہیں جیسے لوہا، تانبا، پیتل، گلٹ[۱] رانگا[۲] وغیرہ اور ان چیزوں کے بنے ہوئے برتن وغیرہ اور کپڑے جوتے اور اس کے سوا جو کچھ اسباب ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کو بیچتی اور سوداگری کرتی ہو تو دیکھو وہ اسباب کتنا ہے اگر اتنا ہے کہ اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کے برابر ہے تو جب سال گذر جائے تو اس سوداگری کے اسباب میں زکاۃ واجب ہے اور اگر اتنا نہ ہو تو اس میں زکاۃ واجب نہیں اور اگر وہ مال سوداگری کے لیے نہیں ہے تو اس میں زکاۃ واجب نہیں ہے چاہے جتنا مال ہو اگر ہزاروں روپے کا مال ہو تب بھی زکاۃ واجب نہیں۔

گھریلو ساز وسامان اور استعمال کی اشیاء پر زکاۃ کا حکم

مسئلہ ⑭: گھر کا اسباب جیسے پتیلی، دیگچہ، بڑی دیگ، سینی[۳] لگن اور کھانے پینے کے برتن اور رہنے سہنے کا مکان اور پہننے کے کپڑے، سچے موتیوں کا ہار وغیرہ ان چیزوں میں زکاۃ واجب نہیں چاہے جتنا ہو اور چاہے روزمرہ کے کاروبار میں آتا ہو یا نہ آتا ہو، کسی طرح زکاۃ واجب نہیں۔ ہاں اگر یہ سوداگری کا اسباب ہو تو پھر اس میں زکاۃ واجب ہے خلاصہ یہ کہ سونے چاندی کے سوا اور جتنا مال اسباب ہو اگر وہ سوداگری کا مال اسباب ہے تو زکاۃ واجب ہے۔ نہیں تو اس میں زکاۃ واجب نہیں ہے۔

کرائے پر دی ہوئی اشیاء پر زکاۃ کا حکم

مسئلہ ⑮: کسی کے پاس دس پانچ گھر ہیں، ان کو کرایہ پر چلاتی ہے تو ان مکانوں پر بھی زکاۃ واجب نہیں، چاہے جتنی قیمت کے ہوں۔ ایسے ہی اگر کسی نے دو چار سو روپے کے برتن خرید لیے اور ان کو کرایہ پر چلاتی رہتی ہے تو اس پر بھی زکاۃ واجب نہیں، غرض کہ کرایہ پر چلانے سے مال میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی۔

---

[۱] ملمع کا پترا۔ [۲] ایک نرم دھات، قلعی۔ [۳] دھات کا بنا ہوا خوان یا کشتی۔

کپڑے میں اگر چاندی کا کام ہو تو زکاۃ کا حکم

مسئلہ ⑯: پہننے کے دھراؤ[1] جوڑے چاہے جتنے زیادہ قیمتی ہوں اس میں زکاۃ واجب نہیں لیکن اگر ان میں سچا[2] کام ہے اور اتنا کام ہے کہ اگر چاندی چھوڑائی جائے تو ساڑھے باون تولہ یا اس سے زیادہ نکلے گی تو اس چاندی پر زکاۃ واجب ہے اور اگر اتنا نہ ہو تو زکاۃ واجب نہیں۔

اس صورت میں بھی صاحبِ نصاب بن جائے گا

مسئلہ ⑰: کسی کے پاس کچھ چاندی یا سونا ہے اور کچھ سوداگری کا مال ہے تو سب کو ملا کر اگر اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کے برابر ہو جائے تو زکاۃ واجب ہے اور اگر اتنا نہ ہو تو واجب نہیں۔

مالِ تجارت کی تعریف

مسئلہ ⑱: سوداگری کا مال وہ کہلائے گا جس کو اسی ارادہ سے مول لیا ہو کہ اس کی سوداگری کریں گے تو اگر کسی نے اپنے گھر کے خرچ کے لیے یا شادی وغیرہ کے خرچ کے لیے چاول مول لیے پھر ارادہ ہو گیا کہ لاؤ اس کی سوداگری کرلیں تو یہ مال سوداگری کا نہیں ہے اور اس پر زکاۃ واجب نہیں ہے۔

جو مال کسی کے ذمہ قرض ہو اس پر زکاۃ

مسئلہ ⑲: اگر کسی پر تمہارا قرض آتا ہے تو اس قرض پر بھی زکاۃ واجب ہے، لیکن قرض کی تین قسمیں ہیں:

① دَینِ قوی:

ایک یہ کہ نقد روپیہ یا سونا چاندی کسی کو قرض دیا یا سوداگری کا اسباب بیچا اس کی قیمت باقی ہے اور ایک سال کے بعد یا دو تین برس کے بعد وصول ہوا تو اگر اتنی مقدار ہو جتنی پر زکاۃ واجب ہوتی ہے تو ان سب برسوں کی زکاۃ دینا واجب ہے اور اگر یک مشت نہ وصول ہو تو جب اس میں سے گیارہ تولہ چاندی کی قیمت وصول ہو تب اتنے کی زکاۃ ادا کرنا واجب ہے اور اگر گیارہ تولہ چاندی کی قیمت بھی متفرق ہی ہو کر ملے تو جب بھی یہ مقدار پوری ہو جائے اتنی مقدار کی زکاۃ ادا کرتی رہے اور جب دے تو سب برسوں کی دے اور اگر قرضہ اس سے کم ہو تو زکاۃ

[1] کڑھائی والے کپڑے۔ [2] یعنی سونے چاندی کے تار سے کیا ہوا کام۔

واجب نہ ہوگی، البتہ اگر اس کے پاس کچھ اور مال بھی ہو اور دونوں ملا کر مقدار پوری ہو جائے تو زکاۃ واجب ہوگی۔

(۲) دَین متوسط:

مسئلہ (۲۰): اور اگر نقد نہیں دیا نہ سوداگری کا مال بیچا بل کہ کوئی اور چیز بیچی تھی جو سوداگری کی نہ تھی، جیسے پہننے کے کپڑے بیچ ڈالے یا گھر ہستی[1] کا اسباب بیچ دیا اس کی قیمت باقی ہے اور اتنی ہے جتنی میں زکاۃ واجب ہوتی ہے، پھر وہ قیمت کئی برس کے بعد وصول ہو تو سب برسوں کی زکاۃ دینا واجب ہے اور اگر سب ایک دفعہ کر کے نہ وصول ہو بل کہ تھوڑا تھوڑا کر کے ملے تو جب تک اتنی رقم نہ وصول ہو جائے جو نرخ بازار سے ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت ہو تب تک زکاۃ واجب نہیں ہے۔ جب مذکورہ رقم وصول ہو تو سب برسوں کی زکاۃ دینا واجب ہے۔

(۳) دَین ضعیف:

مسئلہ (۲۱): تیسری قسم یہ ہے کہ شوہر کے ذمہ مہر ہو، وہ کئی برس کے بعد ملا تو اس کی زکاۃ کا حساب ملنے کے دن سے ہے، پچھلے برسوں کی زکاۃ واجب نہیں، بل کہ اگر اب اس کے پاس رکھا ہے اور اس پر سال گذر جائے تو زکاۃ واجب ہوگی، نہیں تو واجب نہیں۔

پیشگی زکاۃ ادا کرنا

مسئلہ (۲۲): اگر کوئی مال دار آدمی جس پر زکاۃ واجب ہے سال گذرنے سے پہلے ہی زکاۃ دے دے اور سال کے پورے ہونے کا انتظار نہ کرے تو یہ بھی جائز ہے اور زکاۃ ادا ہو جاتی ہے اور اگر مال دار نہیں ہے بل کہ کہیں سے مال ملنے کی امید تھی اس امید پر مال ملنے سے پہلے ہی زکاۃ دے دی تو یہ زکاۃ ادا نہیں ہوگی۔ جب مال مل جائے اور اس پر سال گذر جائے تو پھر زکاۃ دینا چاہیے۔

مسئلہ (۲۳): مال دار آدمی اگر کئی سال کی زکاۃ پیشگی دے دے یہ بھی جائز ہے، لیکن اگر کسی سال مال بڑھ گیا تو بڑھتی کی زکاۃ پھر دینا پڑے گی۔

مسئلہ (۲۴): کسی کے پاس ۱۰۰ سو روپے ضرورت سے زیادہ رکھے ہوئے ہیں اور ۱۰۰ سو روپے کہیں اور سے ملنے کی امید ہے، اس نے پورے دو سو ۲۰۰ روپے کی زکاۃ سال پورا ہونے سے پہلے ہی پیشگی دے دی یہ بھی درست ہے، لیکن اگر ختم سال پر روپیہ نصاب سے کم ہو گیا تو زکاۃ معاف ہو گئی اور وہ دیا ہوا صدقہ نافلہ ہو گیا۔

---

[1] گھر کا ساز و سامان۔

سال گزرنے کے بعد اور زکاۃ نکالنے سے پہلے مال ضائع ہوگیا یا خود کر دیا

مسئلہ ۲۵: کسی کی مال پر پورا سال گذر گیا لیکن ابھی زکاۃ نہیں نکالی تھی کہ سارا مال چوری ہوگیا یا اور کسی طرح سے جاتا رہا تو زکاۃ بھی معاف ہوگئی۔ اگر خود اپنا مال کسی کو دے دیا یا اور کسی طرح اپنے اختیار سے ہلاک کر ڈالا تو جتنی زکاۃ واجب ہوئی تھی وہ معاف نہیں ہوئی بل کہ دینا پڑے گی۔

مسئلہ ۲۶: سال پورا ہونے کے بعد کسی نے اپنا سارا مال خیرات کر دیا تب بھی زکاۃ معاف ہوگئی۔

مسئلہ ۲۷: کسی کے پاس دوسو ۲۰۰ روپے تھے، ایک سال کے بعد اس میں سے ایک سو ۱۰۰ چوری ہوگئے، یا ایک سو ۱۰۰ روپے خیرات کر دیئے تو ایک سو کی زکاۃ معاف ہوگئی، فقط ایک سو ۱۰۰ کی زکاۃ دینا پڑے گی۔

تمرین

سوال ۱: زکاۃ کس پر واجب ہے اور نصاب سے کیا مراد ہے؟

سوال ۲: سال گزرنے سے کیا مراد ہے اور اگر سال کے درمیان مال نصاب سے کم ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

سوال ۳: نصاب کے بقدر مال ہے لیکن مقروض بھی ہے تو کیا حکم ہے؟

سوال ۴: کن کن چیزوں پر زکاۃ واجب ہے؟ تفصیل سے بتائیں۔

سوال ۵: سال مکمل ہونے سے چند دن قبل کچھ مال آگیا تو کیا اس کی زکاۃ نکالی جائے گی یا نہیں؟

سوال ۶: قرض پر زکاۃ ہے یا نہیں؟ قرض کی اقسام تفصیل سے بیان کریں۔

سوال ۷: سوداگری (تجارت) کا مال کون سا ہے؟

سوال ۸: سال گزرنے سے قبل زکاۃ ادا کرنا کیسا ہے؟

سوال ۹: اگر کسی پر زکاۃ واجب ہوگئی تھی اور زکاۃ نکالنے سے پہلے مال ضائع ہوگیا تو کیا حکم ہے؟

زکاۃ کے ادا کرنے کا بیان[1]

زکاۃ کی ادائیگی میں جلدی کرے

مسئلہ ①: جب مال پر پورا سال گذر جائے تو فوراً زکاۃ ادا کر دے، نیک کام میں دیر لگانا اچھا نہیں کہ شاید اچانک موت آ جائے اور یہ مواخذہ اپنی گردن پر رہ جائے، اگر سال گذرنے پر زکاۃ ادا نہیں کی یہاں تک کہ دوسرا سال بھی گذر گیا تو گناہ گار ہوئی، اب بھی توبہ کر کے دونوں سال کی زکاۃ دے دے، **غرض عمر بھر میں کبھی نہ کبھی** ضرور دے دے باقی نہ رکھے۔

مقدار زکاۃ

مسئلہ ②: جتنا مال ہے اس کا چالیسواں حصہ زکاۃ میں دینا واجب ہے، یعنی سو ۱۰۰ روپے میں ڈھائی روپے اور چالیس روپے میں ایک روپیہ۔

زکاۃ کی نیت

مسئلہ ③: جس وقت زکاۃ کا روپیہ کسی غریب کو دے اس وقت اپنے دل میں اتنا ضرور خیال کرے کہ میں زکاۃ میں دیتی ہوں، اگر یہ نیت نہیں کی یوں ہی دے دیا تو زکاۃ ادا نہیں ہوئی، پھر سے دینا چاہیے اور جتنا دیا ہے اس کا ثواب الگ ملے گا۔

مسئلہ ④: اگر فقیر کو دیتے وقت یہ نیت نہیں کی تو جب تک وہ مال فقیر کے پاس رہے اس وقت تک یہ نیت کر لینا درست ہے، اب نیت کر لینے سے بھی زکاۃ ادا ہو جائے گی، البتہ جب فقیر نے خرچ کر ڈالا اس وقت نیت کرنے کا اعتبار نہیں ہے، اب پھر سے زکاۃ دے۔

مسئلہ ⑤: کسی نے زکاۃ کی نیت سے دو روپے نکال کر الگ رکھ لیے کہ جب کوئی مستحق ملے گا اس کو دے دوں گی پھر جب فقیر کو دے دیا اس وقت زکاۃ کی نیت کرنا بھول گئی تو بھی زکاۃ ادا ہوگئی۔ البتہ اگر زکاۃ کی نیت سے نکال کر الگ نہ رکھتی تو ادا نہ ہوتی۔

[1] اس باب میں ۱۷ مسائل مذکور ہیں۔

پوری زکاۃ یک مشت ادا کرنا ضروری نہیں

مسئلہ ⑥: کسی نے زکاۃ کے روپے نکال لیے تو اختیار ہے چاہے ایک ہی کو سب دے دے یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی غریبوں کو دے اور چاہے اسی دن سب دے دے یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی مہینے میں دے۔

ایک فقیر کو کتنا دینا چاہیے

مسئلہ ⑦: بہتر یہ ہے کہ ایک غریب کو کم سے کم اتنا دے دے کہ اس دن کے لیے کافی ہو جائے، کسی اور سے مانگنا نہ پڑے۔

مسئلہ ⑧: ایک ہی فقیر کو اتنا مال دے دینا جتنے مال کے ہونے سے زکاۃ واجب ہوتی ہے مکروہ ہے لیکن اگر دے دیا تو زکاۃ ادا ہو گئی اور اس سے کم دینا جائز ہے مکروہ بھی نہیں۔

کسی مستحق کو قرض یا انعام کے نام سے زکاۃ دینا درست ہے

مسئلہ ⑨: کوئی عورت قرض مانگنے آئی اور یہ معلوم ہے کہ وہ اتنی تنگ دست اور مفلس ہے کہ کبھی ادا نہ کر سکے گی یا ایسی نادہندہ ہے کہ قرض لے کر کبھی ادا نہیں کرتی، اس کو قرض کے نام سے زکاۃ کا روپیہ دے دیا اور اپنے دل میں سوچ لیا کہ میں زکاۃ دیتی ہوں تو زکاۃ ادا ہو گئی، اگر چہ وہ اپنے دل میں یہی سمجھے کہ مجھے قرض دیا ہے۔

مسئلہ ⑩: اگر کسی کو انعام کے نام سے کچھ دیا، مگر دل میں یہی نیت ہے کہ میں زکاۃ دیتی ہوں تب بھی زکاۃ ادا ہو گئی۔

قرض معاف کرنے سے زکاۃ ادا نہیں ہوتی

مسئلہ ⑪: کسی غریب آدمی پر تمہارے دس روپے قرض ہیں اور تمہارے مال کی زکاۃ بھی دس روپے یا اس سے زیادہ ہے، اس کو اپنا قرض زکاۃ کی نیت سے معاف کر دیا تو زکاۃ ادا نہیں ہوئی، البتہ اس کو دس روپے زکاۃ کی نیت سے دے دو تو زکاۃ ادا ہو گئی، اب یہی روپے اپنے قرض میں اس سے لے لینا درست ہیں۔

چاندی کی زکاۃ میں اگر چاندی دی جائے تو وزن کا اعتبار ہوگا

مسئلہ ⑫: کسی کے پاس چاندی کا اتنا زیور ہے کہ حساب سے تین تولہ چاندی زکاۃ کی ہوتی ہے اور بازار میں تین تولہ چاندی دو ۲ روپے بکتی ہے تو زکاۃ میں ۲ دو روپے چاندی کی دے دینا درست نہیں کیوں کہ دو ۲ روپے

وزن تین تولہ نہیں ہوتا اور چاندی کی زکاۃ میں جب چاندی دی جائے تو وزن کا اعتبار ہوتا ہے قیمت کا اعتبار نہیں ہوتا۔ ہاں اس صورت میں اگر دو۲ روپے کا سونا خرید کر کے دے دیا دو روپے گلٹ کے یا دو روپے کے پیسے یا دو روپے کی گلٹ کی ریزگاری یا دو روپے کا کپڑا یا اور کوئی چیز دے دی، یا خود تین تولہ چاندی دے دے تو درست ہے زکاۃ ادا ہو جائے گی۔

زکاۃ کی ادائیگی کے لیے وکیل بنانا

مسئلہ⑬: زکاۃ کا روپیہ خود نہیں دیا بل کہ کسی اور کو دے دیا کہ تم کسی کو دے دینا، یہ بھی جائز ہے اور اب وہ شخص دیتے وقت اگر زکاۃ کی نیت نہ بھی کرے تب بھی زکاۃ ادا ہو جائے گی۔

مسئلہ⑭: کسی غریب کو دینے کے لیے تم نے دو۲ روپے کسی کو دیئے، لیکن اس نے بعینہ وہی دو روپے فقیر کو نہیں دیے جو تم نے دیئے تھے بل کہ اپنے پاس سے دو۲ روپے تمہاری طرف سے دے دیئے اور یہ خیال کیا کہ وہ روپے میں لے لوں گا تب بھی زکاۃ ادا ہو گئی، بشرطیکہ روپے اس کے پاس موجود ہوں اور اب وہ شخص اپنے دو۲ روپے کے بدلے میں تمہارے وہ دونوں روپے لے لے، البتہ اگر تمہارے دیئے ہوئے روپے اس نے پہلے خرچ کر ڈالے اس کے بعد اپنے روپے غریب کو دیئے تو زکاۃ ادا نہیں ہوئی یا تمہارے روپے اس کے پاس رکھے تو ہیں لیکن اپنے روپے دیتے وقت یہ نیت نہ تھی کہ میں وہ روپے لے لوں گا تب بھی زکاۃ ادا نہیں ہوئی اب وہ دونوں روپے پھر زکاۃ میں دے دے۔

مسئلہ⑮: اگر تم نے روپے نہیں دیئے لیکن اتنا کہہ دیا کہ تم ہمارے طرف سے زکاۃ دے دینا اس لیے اس نے تمہاری طرف سے زکاۃ دے دی تو ادا ہو گئی اور جتنا اس نے تمہاری طرف سے دیا ہے اب تم سے لے لے۔

مسئلہ⑯: اگر تم نے کسی سے کچھ نہیں کہا اس نے بلا تمہاری اجازت کے تمہاری طرف سے زکاۃ دے دی تو زکاۃ ادا نہیں ہوئی، اب اگر تم منظور بھی کر لو تب بھی درست نہیں اور جتنا تمہاری طرف سے دیا ہے تم سے وصول کرنے کا اس کو حق نہیں۔

مسئلہ⑰: تم نے ایک شخص کو اپنی زکاۃ دینے کے لیے دو روپے دیئے تو اس کو اختیار ہے چاہے خود کسی غریب کو دے دے یا کسی اور کے سپرد کر دے کہ تم یہ روپیہ زکاۃ میں دے دینا اور نام کا بتلانا ضروری نہیں ہے کہ فلانی کی طرف سے یہ زکاۃ دینا اور وہ شخص وہ روپیہ اگر اپنے کسی رشتہ دار یا ماں باپ کو غریب دیکھ کر دے دے تو بھی

درست ہے، لیکن اگر وہ خود غریب ہو تو آپ ہی لے لینا درست نہیں، البتہ اگر تم نے یہ کہہ دیا ہو کہ جو چاہے کرو، جسے چاہے دے دو تو آپ بھی لے لینا درست ہے۔

پیداوار کی زکاۃ کا بیان[1]

مسئلہ ①: کوئی شہر کافروں کے قبضہ میں تھا وہی لوگ وہاں رہتے سہتے تھے پھر مسلمان ان پر چڑھ آئے اور وہ شہر ان سے چھین لیا اور وہاں دین اسلام پھیلایا اور مسلمان بادشاہ نے کافروں سے لے کر شہر کی ساری زمین مسلمانوں کو بانٹ دی تو ایسی زمین کو شرع میں عشری کہتے ہیں اور اگر اس شہر کے رہنے والے لوگ سب کے سب اپنی خوشی سے مسلمان ہوگئے لڑنے کی ضرورت نہیں پڑی تب بھی اس شہر کی سب زمین عشری کہلائے گی، عرب کے ملک کی بھی ساری زمین عشری ہے۔

مسئلہ ②: اگر کسی کے باپ دادا سے یہی عشری زمین برابر چلی آتی ہو یا کسی ایسے مسلمان سے خریدی جس کے پاس اسی طرح چلی آتی ہو تو ایسی زمین میں جو کچھ پیدا ہوا اس میں بھی زکاۃ واجب ہے اور طریقہ اس کا یہ ہے کہ کھیت کو سینچنا[2] نہ پڑے فقط بارش کے پانی سے پیداوار ہوگئی یا ندی اور دریا کے کنارے پر ترائی میں کوئی چیز بوئی اور بے سینچے پیدا ہوگئی تو ایسے کھیت میں جتنا پیدا ہوا ہے اس کا دسواں ۱۰ حصہ خیرات کر دینا واجب ہے یعنی دس من میں ایک من اور دس ۱۰ سیر میں ایک سیر اور اگر کھیت کو پر چلا کر کے یا کسی اور طریق سے سینچا ہے تو پیداوار کا بیسواں ۲۰ حصہ خیرات کرے یعنی بیس ۲۰ من میں ایک من اور بیس ۲۰ سیر میں ایک سیر اور یہی حکم ہے باغ کا، اسی زمین میں کتنی ہی تھوڑی چیز پیدا ہوئی ہو بہر حال یہ صدقہ خیرات کرنا واجب ہے کم اور زیادہ ہونے میں کچھ فرق نہیں ہے۔

مسئلہ ③: اناج، ساگ، ترکاری، میوہ پھل، پھول وغیرہ جو کچھ پیدا ہو سب کا یہی حکم ہے۔

مسئلہ ④: عشری زمین یا پہاڑ یا جنگل سے اگر شہد نکلا تو اس میں بھی یہ صدقہ واجب ہے۔

مسئلہ ⑤: اگر کسی نے اپنے گھر کے اندر کوئی درخت لگایا یا کوئی چیز ترکاری کی قسم سے یا اور کچھ بویا اور اس میں پھل آیا تو اس میں یہ صدقہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ⑥: اگر عشری زمین کوئی کافر خرید لے تو وہ عشری نہیں رہتی پھر اگر اس سے مسلمان بھی خرید لے یا کسی ...

---

[1] اس عنوان کے تحت کے مسائل مذکور ہیں۔ [2] کھیتوں کو پانی دینا۔

طور پر اس کو مل جائے تب بھی وہ عشری نہ ہوگی۔

مسئلہ ⑦: یہ بات کہ یہ دسواں ۱۰ یا بیسواں ۲۰ حصہ کس کے ذمہ ہے یعنی زمین کے مالک پر ہے یا پیداوار کے مالک پر ہے اس میں عالموں کا بڑا اختلاف ہے مگر ہم آسانی کے واسطے یہی بتلایا کرتے ہیں کہ پیداوار والے کے ذمہ ہے۔ سو اگر کھیت ٹھیکہ پر ہو خواہ نقد پر یا غلہ پر تو کسان کے ذمہ ہوگا اور اگر کھیت بٹائی پر ہو تو زمیندار اور کسان دونوں اپنے اپنے حصہ کا دیں۔

تمرین

سوال ①: مال پر کتنی زکاۃ واجب ہوتی ہے؟

سوال ②: زکاۃ دیتے وقت نیت کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ وہ صورت ذکر کریں کہ ادا کرتے وقت نیت نہ ہو پھر بھی زکاۃ ادا ہو جائے؟

سوال ③: زکاۃ دیتے وقت زکاۃ کہہ کر دینا ضروری ہے یا قرض یا انعام وغیرہ بول کر دے سکتے ہیں؟

سوال ④: چاندی کی زکاۃ میں چاندی دینا ہو تو قیمت کا اعتبار ہوگا یا وزن کا؟

سوال ⑤: زکاۃ ایک ہی مستحق کو دینا ضروری ہے یا بہت سوں کو دے سکتے ہیں اور ایک مستحق کو زیادہ سے زیادہ کتنی زکاۃ دینی چاہیے؟

سوال ⑥: اگر آپ کا کسی غریب پر پانچ سو روپے قرض ہو تو کیا اُس غریب کو قرض معاف کرنے سے زکاۃ ادا ہو جائے گی؟

سوال ⑦: عشری زمین کسے کہتے ہیں؟

سوال ⑧: کیا اناج وغیرہ میں بھی عشر دینا پڑے گا؟

سوال ⑨: پہاڑ یا جنگل سے اگر شہد نکالا جائے تو کیا اس میں بھی صدقہ دینا پڑے گا؟

سوال ⑩: کیا گھر میں لگائے ہوئے درخت میں پھل آنے کے بعد صدقہ واجب ہے؟

سوال ⑪: اگر کافر عشری زمین خرید لے تو کیا یہ زمین عشری رہے گی؟

جن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز ہے ان کا بیان[1]

مال دار اور غریب کسے کہتے ہیں

مسئلہ ①: جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اتنی ہی قیمت کا سوداگری کا اسباب ہو اس کو شریعت میں مال دار کہتے ہیں، ایسے شخص کو زکاۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اور اس کو زکاۃ کا پیسہ لینا اور کھانا بھی حلال نہیں۔ اسی طرح جس کے پاس اتنی ہی قیمت کا کوئی مال ہو جو سوداگری کا اسباب تو نہیں لیکن ضرورت سے زائد ہے وہ بھی مال دار ہے، ایسے شخص کو بھی زکاۃ کا پیسہ دینا درست نہیں، اگر چہ خود اس قسم کے مال دار پر زکاۃ بھی واجب نہیں۔

مسئلہ ②: اور جس کے پاس اتنا مال نہیں بل کہ تھوڑا مال ہے یا کچھ بھی نہیں، یعنی ایک دن کے گزارہ کے موافق بھی نہیں، اس کو غریب کہتے ہیں، ایسے لوگوں کو زکاۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور ان لوگوں کو لینا بھی درست ہے۔

ضرورت کے سامان کی تفصیل

مسئلہ ③: بڑی بڑی دیگیں اور بڑے بڑے فرش فروش اور شامیانے جن کی برسوں میں ایک آدھ دفعہ کہیں شادی بیاہ میں ضرورت پڑتی ہے اور روز مرہ ان کی ضرورت نہیں ہوتی وہ ضروری اسباب میں داخل نہیں۔

مسئلہ ④: رہنے کا گھر اور پہننے کے کپڑے اور کام کاج کے لیے نوکر چاکر اور گھر کی گھرستی[2] جو اکثر کام میں رہتی ہے، یہ سب ضروری اسباب میں داخل ہیں، اس کے ہونے سے مال دار نہیں ہوگی چاہے جتنی قیمت کی ہو، اس لیے اس کو زکاۃ کا پیسہ دینا درست ہے، اسی طرح پڑھے ہوئے آدمی کے پاس اس کی سمجھ اور برتاؤ کی کتابیں بھی ضروری اسباب میں داخل ہیں۔

مسئلہ ⑤: کسی کے پاس دس پانچ مکان ہیں جن کو کرایہ پر چلاتی ہے اور اس کی آمدنی سے گذر کرتی ہے یا ایک آدھ گاؤں ہے جس کی آمدنی آتی ہے، لیکن بال بچے اور گھر میں کھانے پینے والے لوگ اتنے زیادہ ہیں کہ اچھی طرح بسر نہیں ہوتی اور تنگی رہتی ہے اور اس کے پاس کوئی ایسا مال بھی نہیں جس میں زکاۃ واجب ہو تو ایسے شخص کو بھی

---

[1] اس عنوان کے تحت ۱۹ مسائل مذکور ہیں۔
[2] گھر میں برتا جانے والا تمام ضرورت کا سامان۔

زکاۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔

مقروض کو زکاۃ دینا

مسئلہ ⑥: کسی کے پاس ہزار روپے نقد موجود ہیں، لیکن وہ پورے ہزار روپے کا یا اس سے بھی زائد کا قرض دار ہے تو اس کو بھی زکاۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور اگر قرضہ ہزار روپے سے کم ہو تو دیکھو قرضہ دے کر کتنے روپے بچتے ہیں اگر اتنے بچیں جتنے میں زکاۃ واجب ہوتی ہے تو اس کو زکاۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اور اگر اس سے کم بچیں تو دینا درست ہے۔

مسافر کو زکاۃ دینا

مسئلہ ⑦: ایک شخص اپنے گھر کا بڑا مال دار ہے، لیکن کہیں سفر میں ایسا اتفاق ہوا کہ اس کے پاس کچھ خرچ نہیں رہا، سارا مال چوری ہو گیا یا اور کوئی وجہ ایسی ہوئی کہ اب گھر تک پہنچنے بھر کا بھی خرچ نہیں ہے، ایسے شخص کو بھی زکاۃ کا پیسہ دینا درست ہے، ایسے ہی اگر حاجی کے پاس راستے میں خرچ چک (یعنی ختم ہو) گیا اور اس کے گھر میں بہت مال و دولت ہے اس کو بھی دینا درست ہے۔

کافر کو زکاۃ درست نہیں

مسئلہ ⑧: زکاۃ کا پیسہ کسی کافر کو دینا درست نہیں، مسلمان ہی کو دے اور زکاۃ اور عشر اور صدقہ فطر اور نذر اور کفارہ کے سوا اور خیر خیرات کافر کو بھی دینا درست ہے۔

رفاہی کاموں میں زکاۃ خرچ کرنا درست نہیں

مسئلہ ⑨: زکاۃ کے پیسہ سے مسجد بنوانا، یا کسی لاوارث مردہ کا گور و کفن کر دینا، یا مردے کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کر دینا، یا کسی اور نیک کام میں لگا دینا درست نہیں، جب تک کسی مستحق کو نہ دیا جائے زکاۃ ادا نہ ہوگی۔

اپنے اصول و فروع کو زکاۃ دینا درست نہیں

مسئلہ ⑩: اپنی زکاۃ کا پیسہ ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، پر دادا وغیرہ جن لوگوں سے یہ پیدا ہوئی ہے ان کو دینا درست نہیں ہے۔ اسی طرح اپنی اولاد اور پوتے، پڑپوتے، نواسے وغیرہ جو لوگ اس کی اولاد میں داخل ہیں، ان کو بھی دینا درست نہیں، ایسے ہی بی بی اپنے میاں کو اور میاں بی بی کو زکاۃ نہیں دے سکتے۔

اصول وفروع کے علاوہ مستحق عزیز واقارب کوزکاۃ دینادرست ہے

مَسْئَلہ (۱۱): ان رشتہ داروں کے سوا سب کو زکاۃ دینا درست ہے، جیسے بھائی، بہن، بھتیجی، بھانجی، چچا، پھوپی، خالہ، ماموں، سوتیلی ماں، سوتیلا باپ، سوتیلا دادا، ساس، خسر وغیرہ سب کو دینا درست ہے۔

نابالغ بچہ کوزکاۃ دینا

مَسْئَلہ (۱۲): نابالغ لڑکے کا باپ اگر مال دار ہو تو اس کو زکاۃ دینا درست نہیں اور اگر لڑکا لڑکی بالغ ہو گئے اور خود وہ مال دار نہیں، لیکن ان کا باپ مال دار ہے تو ان کو دینا درست ہے۔

مَسْئَلہ (۱۳): اگر چھوٹے بچے کا باپ تو مال دار نہیں، لیکن ماں مال دار ہے تو اس بچے کو زکاۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔

سیّدوں اور علویوں کوزکاۃ دینادرست نہیں

مَسْئَلہ (۱۴): سیدوں کو اور علویوں کو اسی طرح جو حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یا حضرت جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یا حضرت عقیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یا حضرت حارث بن عبدالمطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اولاد میں ہوں ان کو زکاۃ کا پیسہ دینا درست نہیں، اسی طرح جو صدقہ شریعت سے واجب ہو اس کا دینا بھی درست نہیں، جیسے نذر، کفارہ، عشر، صدقہ فطر اور اس کے سوا اور کسی صدقہ خیرات کا دینا درست ہے۔

نوکر اور ملازم کوزکاۃ دینادرست ہے

مَسْئَلہ (۱۵): گھر کے نوکر چاکر خدمت گار ماما دائی کھلائی[1] وغیرہ کو بھی زکاۃ کا پیسہ دینا درست ہے، لیکن ان کی تنخواہ میں نہ حساب کرے، بل کہ تنخواہ سے زائد بطور انعام اکرام کے دے دے اور دل میں زکاۃ دینے کی نیت رکھے تو درست ہے۔

رضاعی رشتہ داروں کوزکاۃ دینادرست ہے

مَسْئَلہ (۱۶): جس لڑکے کو تم نے دودھ پلایا ہے اس کو اور جس نے بچپن میں تم کو دودھ پلایا ہے اس کو بھی زکاۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔

---

[1] بچوں کو کھلانے والی عورت۔

جس عورت کا مہر شوہر کے ذمہ ہو اس کو زکاۃ دینا

مسئلہ ⑰: ایک عورت کا مہر ہزار روپیہ ہے لیکن اس کا شوہر بہت غریب ہے، کہ ادا نہیں کر سکتا تو ایسی عورت کو بھی زکاۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور اگر اس کا شوہر امیر ہے لیکن مہر دیتا نہیں یا اس نے اپنا مہر معاف کر دیا تو بھی زکاۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور اگر یہ امید ہے کہ جب مانگوں گی تو وہ ادا کر دے گا کچھ تامل نہ کرے گا تو ایسی عورت کو زکاۃ کا پیسہ دینا درست نہیں۔

زکاۃ دینے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ مستحق نہیں

مسئلہ ⑱: ایک شخص کو مستحق سمجھ کر زکاۃ دے دی، پھر معلوم ہوا کہ وہ تو مال دار ہے یا سیّد ہے یا اندھیاری[1] رات میں کسی کو دے دیا پھر معلوم ہوا کہ وہ تو میری ماں تھی یا میری لڑکی تھی یا اور کوئی ایسا رشتہ دار ہے جس کو زکاۃ دینا درست نہیں تو ان سب صورتوں میں زکاۃ ادا ہوگئی، دوبارہ ادا کرنا واجب نہیں، لیکن لینے والے کو اگر معلوم ہو جائے کہ یہ زکاۃ کا پیسہ ہے اور میں زکاۃ لینے کا مستحق نہیں ہوں تو نہ لے اور پھیر دے اور اگر دینے کے بعد معلوم ہوا کہ جس کو دیا ہے وہ کافر ہے تو زکاۃ ادا نہیں ہوئی پھر ادا کرے۔

مسئلہ ⑲ اگر کسی پر شبہ ہو کہ معلوم نہیں مال دار ہے یا محتاج ہے تو جب تک تحقیق نہ ہو جائے اس کو زکاۃ نہ دے۔ اگر بے تحقیق کیے دے دیا تو دیکھو دل زیادہ کدھر جاتا ہے اگر دل یہ گواہی دیتا ہے کہ وہ فقیر ہے تو زکاۃ ادا ہوگئی اور اگر دل یہ کہے کہ وہ مال دار ہے تو زکاۃ ادا نہیں ہوئی پھر سے دے، لیکن اگر دینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ وہ غریب ہی ہے تو پھر سے نہ دے زکاۃ ادا ہوگئی۔

زکاۃ کے سب سے زیادہ حق دار اپنے نادار رشتہ دار ہیں

مسئلہ ⑳: زکاۃ کے دینے میں اور زکاۃ کے سوا اور صدقہ خیرات میں سب سے زیادہ اپنے رشتہ ناتہ کے لوگوں کا خیال رکھو کہ پہلے ان ہی لوگوں کو دو، لیکن ان کو یہ نہ بتاؤ کہ یہ زکاۃ یا صدقہ اور خیرات کی چیز ہے تاکہ وہ برا نہ مانیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قرابت والوں کو خیرات دینے سے دہرا ثواب ملتا ہے، ایک تو خیرات کا دوسرا اپنے عزیزوں کے ساتھ سلوک واحسان کرنے کا پھر جو کچھ ان سے بچے وہ اور لوگوں کو دو۔

---

[1] اندھیری: کالی

اور اگر اس سے کم بچے تو واجب نہیں۔

صدقہ فطر کے وجوب کا وقت

مسئلہ ⑤: عید کے دن جس وقت فجر کا وقت آتا ہے اسی وقت یہ صدقہ واجب ہوتا ہے تو اگر کوئی فجر کا وقت آنے سے پہلے ہی مر گیا اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں، اس کے مال میں سے نہ دیا جائے گا۔

مسئلہ ⑥: بہتر یہ ہے کہ جس وقت مرد لوگ نماز کے لیے عیدگاہ جاتے ہیں اس سے پہلے ہی صدقہ دے دے، اگر پہلے نہ دیا تو خیر بعد سہی۔

مسئلہ ⑦: کسی نے صدقۂ فطر عید کے دن سے پہلے ہی رمضان میں دے دیا تب بھی ادا ہو گیا، اب دوبارہ دینا واجب نہیں۔

مسئلہ ⑧: اگر کسی نے عید کے دن صدقۂ فطر نہ دیا تو معاف نہیں ہوا، اب کسی دن دے دینا چاہیے۔

صدقۂ فطر کس کس کی طرف سے دینا واجب ہے؟

مسئلہ ⑨: صدقۂ فطر فقط اپنی طرف سے واجب ہے کسی اور کی طرف سے ادا کرنا واجب نہیں۔[1] نہ بچوں کی طرف سے، نہ ماں باپ کی طرف سے، نہ شوہر کی طرف سے نہ کسی اور کی طرف سے۔

مسئلہ ⑩: اگر چھوٹے بچے کے پاس اتنا مال ہو جتنے کے ہونے سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے جیسے اس کا کوئی رشتہ دار مر گیا اس کے مال سے اس بچہ کو حصہ ملا، یا کسی اور طرح سے بچے کو مال مل گیا تو اس بچہ کے مال میں سے صدقۂ فطر ادا کرے، لیکن اگر وہ بچہ عید کے دن صبح ہونے کے بعد پیدا ہو تو اس کی طرف سے صدقۂ فطر واجب نہیں ہے۔

جس نے رمضان کے روزے نہیں رکھے اس پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے

مسئلہ ⑪: جس نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے اس پر بھی یہ صدقہ واجب ہے اور جس نے روزے رکھے اس پر بھی واجب ہے، دونوں میں کچھ فرق نہیں۔

صدقہ فطر کی مقدار

مسئلہ ⑫: صدقۂ فطر میں اگر گیہوں کا آٹا یا گیہوں کا ستو دے تو اَسّی کے سیر یعنی انگریزی تول سے آدھی

---

[1] یہ حکم عورتوں کا ہے اور مرد پر نابالغ اولاد کی طرف سے دینا بھی واجب ہے لیکن اگر وہ اولاد مال دار ہو تو باپ کے ذمہ واجب نہیں بلکہ انہیں کے مال میں سے دے اور بالغ اولاد کی طرف سے بھی دینا واجب نہیں البتہ اگر کوئی لڑکا مجنون ہو تو اس کی طرف سے دے۔

چھٹانک اوپر پونے دو ۲ سیر بل کہ احتیاط کے لیے پورے دو ۲ سیر یا کچھ اور زیادہ دے دینا چاہیے، کیوں کہ زیادہ ہونے میں کچھ حرج نہیں ہے بل کہ بہتر ہے اور اگر جو یا جو کا آٹا دے تو اس کا دونا (دوگنا) دینا چاہیے۔[1]

مسئلہ ⑬: اگر گیہوں اور جو کے سوا کوئی اور اناج دیا جیسے چنا، جوار (چاول) تو اتنا دے کہ اس کی قیمت اتنے گیہوں یا اتنے جو کے برابر ہو جائے جتنے اوپر بیان ہوئے۔

مسئلہ ⑭: اگر گیہوں اور جو نہیں دیے بل کہ اتنے گیہوں اور جو کی قیمت دے دی تو یہ سب سے بہتر ہے۔

صدقۂ فطر ایک یا ایک سے زائد فقیروں کو دینا درست ہے

مسئلہ ⑮: ایک آدمی کا صدقۂ فطر ایک ہی فقیر کو دے دے یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی فقیروں کو دے دے، دونوں باتیں جائز ہیں۔

مسئلہ ⑯: اگر کئی آدمیوں کا صدقۂ فطر ایک ہی فقیر کو دے دیا یہ بھی درست ہے۔

صدقۂ فطر کے مصارف

مسئلہ ⑰: صدقۂ فطر کے مستحق بھی وہی لوگ ہیں جو زکاۃ کے مستحق ہیں۔

تمرین

سوال ①: صدقۂ فطر کسے کہتے ہیں، اور یہ کس پر واجب ہوتا ہے؟

سوال ②: صدقۂ فطر کا کون شخص مستحق ہے؟

سوال ③: قرض دار پر صدقہ فطر واجب ہے یا نہیں؟

سوال ④: صدقۂ فطر کب واجب ہوتا ہے، اور کب دینا چاہیے؟

سوال ⑤: صدقۂ فطر کس کس کی طرف سے واجب ہے؟

سوال ⑥: نابالغ بچے اگر مال دار ہوں تو ان کے مال سے صدقۂ فطر ادا کیا جائے گا؟

سوال ⑦: صدقۂ فطر کی مقدار کیا ہے، اور اس میں کیا چیز دینا بہتر ہے؟

سوال ⑧: کیا ایک آدمی کا صدقۂ فطر کئی فقیروں کو دینا جائز ہے؟

---

[1] صدقۂ فطر کلوگرام کے حساب 1.59 کلوگرام گندم ہوتا ہے اور احتیاطاً پونے دو کلو دے دینا بہتر ہے اور جو، کھجور اور کشمش سے دے تو اس کا دوگنا یعنی ساڑھے تین کلو دے۔

کتاب الاضحیة

قربانی کا بیان[1]

قربانی کی فضیلت

قربانی کا بڑا ثواب ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کے دنوں میں قربانی سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں، ان دنوں میں یہ نیک کام سب نیکیوں سے بڑھ کر ہے اور قربانی کرتے وقت یعنی ذبح کرتے وقت خون کا جو قطرہ زمین پر گرتا ہے تو زمین تک پہنچنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے پاس مقبول ہو جاتا ہے'' تو خوب خوشی سے اور خوب دل کھول کر قربانی کیا کرو اور حضرت ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کے بدن پر جتنے بال ہوتے ہیں ہر ہر بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔'' سبحان اللہ، بھلا سوچو تو کہ اس سے بڑھ کر اور کیا ثواب ہوگا کہ ایک قربانی کرنے سے ہزاروں لاکھوں نیکیاں مل جاتی ہیں۔ بھیڑ کے بدن پر جتنے بال ہوتے ہیں اگر کوئی صبح سے شام تک گنے تب بھی نہ گن پائے۔

پس سوچو تو کتنی نیکیاں ہوئیں بڑی دین داری کی بات تو یہ ہے کہ اگر کسی پر قربانی کرنا واجب بھی نہ ہو تب بھی اتنے بے حساب ثواب کے لالچ سے قربانی کر دینا چاہیے کہ جب یہ دن چلے جائیں گے تو یہ دولت کہاں نصیب ہوگی؟ اور اتنی آسانی سے اتنی نیکیاں کیسے کما سکے گی؟ اور اگر اللہ نے مال دار اور امیر بنایا ہو تو مناسب ہے کہ جہاں اپنی طرف سے قربانی کرے جو رشتہ دار مر گئے ہیں جیسے ماں باپ وغیرہ ان کی طرف سے بھی قربانی کر دے کہ ان کی روح کو اتنا بڑا ثواب پہنچ جائے۔ حضرت ﷺ کی طرف سے آپ کی بیبیوں کی طرف سے اپنے پیر وغیرہ کی طرف سے کر دے اور نہیں تو کم سے کم اتنا تو ضرور کرے کہ اپنی طرف سے قربانی کرے، کیوں کہ مال دار پر تو واجب ہے، جس کے پاس مال و دولت سب کچھ موجود ہے اور قربانی کرنا اس پر واجب ہے، پھر بھی اس نے قربانی نہ کی اس سے بڑھ کر بدنصیب اور محروم اور کون ہوگا اور گناہ رہا سو الگ۔ جب قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹائے تو پہلے یہ دعاء پڑھے:

[1] قربانی سے متعلق ۴۳ مسائل مذکور ہیں۔

"اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ، اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ"

پھر "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہہ کے ذبح کرے اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعاء پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِيْلِكَ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ."

قربانی کس پر واجب ہے؟

مسئلہ ①: جس پر صدقۂ فطر واجب ہے اس پر بقرعید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے اور اگر اتنا مال نہ ہو جتنے کے ہونے سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے، لیکن پھر بھی اگر کر دے تو بہت ثواب پائے۔

مسئلہ ②: مسافر پر قربانی واجب نہیں۔

قربانی کا وقت

مسئلہ ③: بقرعید کی دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ کی شام تک قربانی کرنے کا وقت ہے، چاہے جس دن قربانی کرے، لیکن قربانی کرنے کا سب سے بہتر دن بقرعید کا دن ہے، پھر گیارہویں تاریخ پھر بارہویں تاریخ۔

مسئلہ ④: بقرعید کی نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے، جب لوگ نماز پڑھ چکیں تب کرے، البتہ اگر کوئی کسی دیہات میں اور گاؤں میں رہتی ہو تو وہاں طلوعِ صبح صادق کے بعد بھی قربانی کر دینا درست ہے، شہر کے اور قصبہ کے رہنے والے نماز کے بعد کریں۔

مسئلہ ⑤: اگر کوئی شہر کی رہنے والی اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دے تو اس کی قربانی بقرعید کی نماز سے پہلے بھی درست ہے، اگرچہ خود وہ شہر ہی میں موجود ہے، لیکن جب قربانی دیہات میں بھیج دی تو نماز سے پہلے قربانی کرنا درست ہو گیا، ذبح ہو جانے کے بعد اس کو منگوا لے اور گوشت کھائے۔

مسئلہ ⑥: بارہویں تاریخ سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے قربانی کرنا درست ہے، جب سورج ڈوب گیا تو اب

قربانی کرنا درست نہیں۔

مَسْئَلَہ ⑦: دسویں سے بارہویں تک جب جی چاہے قربانی کرے، چاہے دن میں چاہے رات میں لیکن رات کو ذبح کرنا بہتر نہیں کہ شاید کوئی رگ نہ کٹے اور قربانی درست نہ ہو۔

مَسْئَلَہ ⑧: دسویں، گیارہویں، بارہویں تاریخ سفر میں تھی، پھر بارہویں تاریخ کو سورج ڈوبنے سے پہلے گھر پہنچ گئی، یا پندرہ دن کہیں ٹھہرنے کی نیت کر لی تو اب قربانی کرنا واجب ہو گیا، اسی طرح اگر پہلے اتنا مال نہ تھا اس لیے قربانی واجب نہ تھی، پھر بارہویں تاریخ کو سوج ڈوبنے سے پہلے کہیں سے مال مل گیا تو قربانی کرنا واجب ہے۔

اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے

مَسْئَلَہ ⑨: اپنی قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے، اگر خود ذبح کرنا نہ جانتی ہو تو کسی اور سے ذبح کروالے اور ذبح کے وقت وہاں جانور کے سامنے کھڑی ہو جانا بہتر ہے اور اگر ایسی جگہ ہے کہ پردہ کی وجہ سے سامنے نہیں کھڑی ہو سکتی تو بھی کچھ حرج نہیں۔

قربانی کرتے وقت نیت کرنا

مَسْئَلَہ ⑩: قربانی کرتے وقت زبان سے نیت پڑھنا اور دعا پڑھنا ضروری نہیں ہے اگر دل میں خیال کر لیا کہ میں قربانی کرتی ہوں اور زبان سے کچھ نہیں پڑھا فقط "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرْ" کہہ کے ذبح کر دیا تو بھی قربانی درست ہوگئی، لیکن اگر یاد ہو تو وہ دعا پڑھ لینا بہتر ہے جو اوپر بیان ہوئی۔

قربانی کسی اور کی طرف سے واجب نہیں

مَسْئَلَہ ⑪: قربانی فقط اپنی طرف سے کرنا واجب ہے اولاد کی طرف سے واجب نہیں، بل کہ اگر نابالغ اولاد مال دار بھی ہو تب بھی اس کی طرف سے کرنا واجب نہیں، نہ اپنے مال میں سے نہ اس کے مال میں سے۔ اگر کسی نے اس کی طرف سے قربانی کر دی تو نفل ہوگئی لیکن اپنے ہی مال میں سے کرے اس کے مال میں سے ہرگز نہ کرے۔

قربانی کے جانور سے متعلق مسائل

مَسْئَلَہ ⑫: بکری، بکرا، بھیڑ، دنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی اتنے جانوروں کی قربانی درست ہے اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ ⑬: گائے، بھینس، اونٹ میں اگر سات آدمی شریک ہو کر قربانی کریں تو بھی درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو اور سب کی نیت قربانی کرنے کی یا عقیقہ کی ہو صرف گوشت کھانے کی نیت نہ ہو۔ اگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوگا تو کسی کی قربانی درست نہ ہوگی، نہ اس کی جس کا پورا حصہ ہے نہ اس کی جس کا ساتویں سے کم ہے۔

مسئلہ ⑭: اگر گائے میں سات آدمیوں سے کم لوگ شریک ہوئے جیسے پانچ آدمی شریک ہوئے یا چھ آدمی شریک ہوئے اور کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہیں، تب بھی سب کی قربانی درست ہے اور اگر آٹھ آدمی شریک ہو گئے تو کسی کی قربانی صحیح نہیں ہوئی۔

مسئلہ ⑮: قربانی کے لیے کسی نے گائے خریدی اور خریدتے وقت یہ نیت کی کہ اگر کوئی اور مل گیا تو اس کو بھی اس گائے میں شریک کرلیں گے اور ساجھے (شراکت) میں قربانی کریں گے۔ اس کے بعد کچھ اور لوگ اس گائے میں شریک ہو گئے تو یہ درست ہے اور اگر خریدتے وقت اس کی نیت شریک کرنے کی نہ تھی بل کہ پوری گائے اپنی طرف سے قربانی کرنے کا ارادہ تھا تو اب اس میں کسی اور کا شریک ہونا بہتر تو نہیں ہے، لیکن اگر کسی کو شریک کرلیا تو دیکھنا چاہیے جس نے شریک کیا ہے وہ امیر ہے کہ اس پر قربانی واجب ہے یا غریب ہے جس پر قربانی واجب نہیں، اگر امیر ہے تو درست ہے اور اگر غریب ہے تو درست نہیں۔

مسئلہ ⑯: اگر قربانی کا جانور کہیں گم ہو گیا اس لیے دوسرا خریدا پھر وہ پہلا بھی مل گیا، اگر امیر آدمی کو ایسا اتفاق ہوا تو ایک ہی جانور کی قربانی اس پر واجب ہے اور اگر غریب آدمی کو ایسا اتفاق ہوا تو دونوں جانوروں کی قربانی اس پر واجب ہوگی۔

مسئلہ ⑰: سات آدمی گائے میں شریک ہوئے تو گوشت بانٹتے وقت اٹکل سے نہ بانٹیں بل کہ خوب ٹھیک ٹھیک تول کر بانٹیں، نہیں تو اگر کوئی حصہ زیادہ کم رہے گا تو سود ہو جائے گا اور گناہ ہوگا، البتہ اگر گوشت کے ساتھ کلہ (سر، کھوپڑی)، پائے اور کھال کو بھی شریک کرلیا تو جس طرف کلہ، پائے یا کھال ہو اس طرف اگر گوشت کم ہو درست ہے چاہے جتنا کم ہو، جس طرف گوشت زیادہ تھا اس طرف کلہ، پائے شریک کیے تو بھی سود ہو گیا اور گناہ ہوا۔

مسئلہ ⑱: بکری سال بھر سے کم کی درست نہیں، جب پورے سال بھر کی ہو تب قربانی درست ہے اور گائے، بھینس دو برس سے کم کی درست نہیں۔ پورے دو برس ہو چکیں تب قربانی درست ہے اور اونٹ پانچ برس سے کم کا درست نہیں ہے اور دنبہ یا بھیڑ اگر اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو اور سال بھر والے بھیڑ دنبوں میں اگر

چھوڑ دو تو کچھ فرق نہ معلوم ہوتا ہو تو ایسے وقت چھ مہینے کے دنبہ اور بھیڑ کی بھی قربانی درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو سال بھر کا ہونا چاہیے۔

مسئلہ ⑲: جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو۔ ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ جاتی رہی ہو یا ایک کان تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گیا، یا تہائی دم یا تہائی سے زیادہ کٹ گئی تو اس جانور کی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ ⑳: جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے، چوتھا پاؤں رکھا ہی نہیں جاتا یا چوتھا پاؤں رکھتا تو ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا اس کی بھی قربانی درست نہیں اور اگر چلتے وقت وہ پاؤں زمین پر ٹیک کر چلتا ہے اور چلنے میں اس سے سہارا لیتا ہے لیکن لنگڑا کرکے چلتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔

مسئلہ ㉑: اتنا دُبلا بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو اس کی قربانی درست نہیں ہے اور اگر اتنا دُبلا نہ ہو تو دُبلے ہونے سے کچھ حرج نہیں، اس کی قربانی درست ہے، لیکن موٹے تازے جانور کی قربانی کرنا زیادہ بہتر ہے۔

مسئلہ ㉒: جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں اور اگر کچھ دانت گر گئے لیکن جتنے گرے ہیں ان سے زیادہ باقی ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔

مسئلہ ㉓: جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں ہیں اس کی بھی قربانی درست نہیں ہے اور اگر کان تو ہیں لیکن بالکل ذرا ذرا سے چھوٹے چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔

مسئلہ ㉔: جس جانور کے پیدائش ہی سے سینگ نہیں یا سینگ تو تھے لیکن ٹوٹ گئے اس کی قربانی درست ہے البتہ اگر بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو قربانی درست نہیں۔

مسئلہ ㉕: خصی یعنی بدھیا بکرے اور مینڈھے وغیرہ کی بھی قربانی درست ہے، جس جانور کے خارشت (کھجلی) ہو اس کی بھی قربانی درست ہے، البتہ اگر خارشت کی وجہ سے بالکل لاغر ہو گیا ہو تو درست نہیں۔

مسئلہ ㉖: اگر جانور قربانی کے لیے خرید لیا تب کوئی ایسا عیب پیدا ہو گیا جس سے قربانی درست نہیں تو اس کے بدلے دوسرا جانور خرید کر کے قربانی کرے، ہاں اگر غریب آدمی ہو جس پر قربانی کرنا واجب نہیں تو اس کے واسطے درست ہے وہی جانور قربانی کر دے۔

قربانی کے گوشت اور کھال وغیرہ سے متعلق مسائل

مسئلہ ㉗: قربانی کا گوشت آپ کھائے اور اپنے رشتہ ناتے کے لوگوں کو دے دے اور فقیروں محتاجوں کو خیرات

کرے اور بہتر یہ ہے کہ کم سے کم تہائی حصہ خیرات کرے، خیرات میں تہائی سے کمی نہ کرے، لیکن اگر کسی نے تھوڑا ہی گوشت خیرات کیا تو بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۸: قربانی کی کھال یا تو یوں ہی خیرات کردے اور یا بیچ کر اس کی قیمت خیرات کردے وہ قیمت ایسے لوگوں کو دے جن کو زکاۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور قیمت میں جو پیسے ملے ہیں بعینہٖ وہی پیسے خیرات کرنا چاہیے اگر وہ پیسے کسی کام میں خرچ کر ڈالے اور اتنے ہی پیسے اور اپنے پاس سے دے دے تو بری بات ہے مگر ادا ہو جائیں گے۔

مسئلہ ۲۹: اس کھال کی قیمت کو مسجد کی مرمت یا اور کسی نیک کام میں لگانا درست نہیں، خیرات ہی کرنا چاہیے۔

مسئلہ ۳۰: اگر کھال کو اپنے کام میں لائے جیسے اس کی چھلنی بنوالی، یا مشک، یا ڈول، یا جائے نماز بنوالی یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ ۳۱: کچھ گوشت یا چربی یا چھیچھڑے قصائی کو مزدوری میں نہ دے بل کہ مزدوری اپنے پاس سے الگ دے۔

مسئلہ ۳۲: قربانی کی رسی جھول وغیرہ سب چیزیں خیرات کردے۔

متفرق مسائل

مسئلہ ۳۳: کسی پر قربانی واجب نہیں تھی لیکن اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اب اس جانور کی قربانی واجب ہو گئی۔

مسئلہ ۳۴: کسی پر قربانی واجب تھی لیکن قربانی کے تینوں دن گذر گئے اور اس نے قربانی نہیں کی تو ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کردے اور اگر بکری خرید لی تھی تو وہی بکری بعینہٖ خیرات کردے۔

مسئلہ ۳۵: جس نے قربانی کرنے کی منت مانی پھر وہ کام پورا ہو گیا۔ جس کے واسطے منت مانی تھی تو اب قربانی کرنا واجب ہے، چاہے مال دار ہو یا نہ ہو اور منت کی قربانی کا سب گوشت فقیروں کو خیرات کردے، نہ آپ کھائے نہ امیروں کو دے، جتنا آپ کھایا ہو یا امیروں کو دیا ہو اتنا پھر خیرات کرنا پڑے گا۔

مسئلہ ۳۶: اگر اپنی خوشی سے کسی مردے کے ثواب پہنچانے کے لیے قربانی کرے تو اس کے گوشت میں سے خود کھانا، کھلانا، بانٹنا سب درست ہے جس طرح اپنی قربانی کا حکم ہے۔

مسئلہ ۳۷: لیکن اگر کوئی مردہ وصیت کر گیا ہو کہ میرے ترکہ میں سے میری طرف سے قربانی کی جائے اور اس کی وصیت پر اسی کے مال سے قربانی کی گئی تو اس قربانی کے تمام گوشت وغیرہ کا خیرات کر دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۸: اگر کوئی شخص یہاں موجود نہیں اور دوسرے شخص نے اس کی طرف سے بغیر اس کے امر کے قربانی کردی تو یہ قربانی صحیح نہیں ہوئی اور اگر کسی جانور میں کسی غائب کا حصہ بدون اس کے امر کے تجویز کر لیا تو اور حصہ داروں کی قربانی صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ ۳۹: اگر کوئی جانور کسی کو حصہ پر دیا ہے[1] تو یہ جانور اس پرورش کرنے والی کی ملک نہیں ہوا، بل کہ اصل مالک کا ہی ہے، اس لیے اگر کسی نے اس پالنے والی سے خرید کر قربانی کردی تو قربانی نہیں ہوئی، اگر ایسا جانور خریدنا ہو تو اصل مالک سے جس نے حصہ پر دیا ہے خرید لیں۔

مسئلہ ۴۰: اگر ایک جانور میں کئی آدمی شریک ہیں اور وہ سب گوشت کو آپس میں تقسیم نہیں کرتے، بل کہ یک جا ہی فقراء واحباب کو تقسیم کرنا یا کھانا پکا کر کھلانا چاہیں تو بھی جائز ہے، اگر تقسیم کریں گے تو اس میں برابری ضروری ہے۔

مسئلہ ۴۱: قربانی کی کھال کی قیمت کسی کو اجرت میں دینا جائز نہیں، کیوں کہ اس کا خیرات کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۴۲: قربانی کا گوشت کافروں کو بھی دینا جائز ہے بشرطیکہ اجرت میں نہ دیا جائے۔

مسئلہ ۴۳: اگر کوئی جانور گابھن ہو تو اس کی قربانی جائز ہے، پھر اگر بچہ زندہ نکلے تو اس کو بھی ذبح کردے۔

---

[1] مثلاً کسی کو گائے اس شرط پر دی کہ وہ گائے کو چارہ کھلائے گا اور جو دودھ گھی وغیرہ ہوگا وہ ان دونوں کے درمیان آدھا آدھا ہوگا یہ اجارہ فاسدہ ہے۔ اس کو حصہ پر دینا اور چرائی پر دینا بھی کہتے ہیں۔

تمرین

سُؤال ①: قربانی کی فضیلت بیان کریں۔
سُؤال ②: قربانی کس پر واجب ہے؟
سُؤال ③: مسافر اگر مال دار ہو تو اس پر قربانی واجب ہے یا نہیں؟
سُؤال ④: قربانی کا وقت کب سے کب تک ہے؟
سُؤال ⑤: کیا قربانی رات کو کرنا جائز ہے؟
سُؤال ⑥: قربانی کس کی طرف سے کرنا واجب ہے؟
سُؤال ⑦: قربانی کن جانوروں کی جائز ہے اور ان کی عمر کیا ہونی چاہیے؟
سُؤال ⑧: کون سے جانور میں شرکت ہو سکتی ہے اور کتنے شریک ہو سکتے ہیں؟
سُؤال ⑨: جانور گم ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟
سُؤال ⑩: اگر کسی نے قربانی کا جانور خرید لیا اور اس میں عیب پیدا ہوا تو کیا حکم ہے؟
سُؤال ⑪: مشترک قربانی کے حصہ داروں کو گوشت کس طرح تقسیم کرنا چاہیے؟
سُؤال ⑫: کن عیوب کی موجودگی میں قربانی درست ہے اور کن میں درست نہیں؟
سُؤال ⑬: کھال کا کیا حکم ہے؟ کیا اسے اپنے استعمال میں لانا درست ہے؟
سُؤال ⑭: کیا مردے کو ثواب پہنچانے کی نیت سے قربانی درست ہے؟
سُؤال ⑮: اگر قربانی کی دنوں میں قربانی نہیں کی تو کیا حکم ہے؟
سُؤال ⑯: بغیر اجازت قربانی کرنے کا کیا حکم ہے؟
سُؤال ⑰: کافروں کو قربانی کا گوشت دینا کیسا ہے؟

کتاب العقیقة

عقیقے کا بیان[1]

مسئلہ ①: جس (کے) کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا ہو تو بہتر ہے کہ ساتویں دن اس کا نام رکھ دے اور عقیقہ کردے، عقیقہ کردینے سے بچہ کی سب الا بلا دور ہو جاتی ہے اور آفتوں سے حفاظت رہتی ہے۔

مسئلہ ②: عقیقہ کا طریقہ یہ ہے کہ اگر لڑکا ہو تو دو بکری یا دو بھیڑ اور لڑکی ہو تو ایک بکری یا بھیڑ ذبح کرے، یا قربانی کی گائے میں لڑکے کے واسطے دو حصے اور لڑکی کے واسطے ایک حصہ لے لے اور سر کے بال منڈوا دے اور بال کے برابر چاندی یا سونا تول کر خیرات کردے اور بچہ کے سر میں اگر دل چاہے تو زعفران لگادے۔

مسئلہ ③: اگر ساتویں دن عقیقہ نہ کرے تو جب کرے ساتویں دن ہونے کا خیال کرنا بہتر ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا ہو اس سے ایک دن پہلے عقیقہ کردے، یعنی اگر جمعہ کو پیدا ہوا ہو تو جمعرات کو عقیقہ کردے اور اگر جمعرات کو پیدا ہوا ہو تو بدھ کو کرے، چاہے جب کرے وہ حساب سے ساتواں دن پڑے گا۔

مسئلہ ④: یہ جو دستور ہے کہ جس وقت بچہ کے سر پر استرا رکھا جائے اور نائی سر مونڈنا شروع کرے فوراً اسی وقت بکری ذبح ہو، یہ محض مہمل رسم ہے، شریعت سے سب جائز ہے، چاہے سر مونڈنے کے بعد ذبح کرے، یا ذبح کرلے تب سر مونڈے، بے وجہ ایسی باتیں تراش لینا برا ہے۔

مسئلہ ⑤: جس جانور کی قربانی جائز نہیں اس کا عقیقہ بھی درست نہیں اور جس کی قربانی درست ہے اس کا عقیقہ بھی درست ہے۔

مسئلہ ⑥: عقیقہ کا گوشت چاہے کچا تقسیم کرے، چاہے پکا کر کے بانٹے، چاہے دعوت کر کے کھلادے سب درست ہے۔

مسئلہ ⑦: عقیقہ کا گوشت باپ، دادا، نانا، نانی، دادی وغیرہ سب کو کھانا درست ہے۔

مسئلہ ⑧: کسی کو زیادہ توفیق نہیں اس لیے اس نے لڑکے کی طرف سے ایک ہی بکری کا عقیقہ کیا تو اس کا بھی کچھ

[1] عقیقے سے متعلق کل ۷ مسائل درج ہیں۔

حرج نہیں ہے اور اگر بالکل عقیقہ ہی نہ کرے تو بھی کچھ حرج نہیں۔

عقیقے کے (مزید ۹) احکام

مسئلہ ①: عقیقہ کرنا مستحب ہے یعنی اگر کرے تو ثواب ملے گا اور نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں۔

مسئلہ ②: ساتویں دن کا خیال کرنا مستحب ہے واجب نہیں، لہٰذا اگر اس کے خلاف کر دے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ③: بچہ بالغ ہو گیا پھر عقیقہ کا خیال آیا تب بھی عقیقہ درست ہے۔

مسئلہ ④: چھوٹے جانور سے عقیقہ کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ ⑤: بڑے جانور (اونٹ، گائے) سے بھی درست ہے، چاہے پورا جانور ایک لڑکے یا لڑکی کے عقیقہ میں ذبح کرے، یا ان میں حصہ رکھے دونوں جائز ہیں۔

مسئلہ ⑥: عقیقہ قربانی کے دنوں میں بھی جائز ہے۔

مسئلہ ⑦: عقیقہ ولیمہ کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے، یعنی ولیمہ کے لیے لئے گئے جانور میں عقیقے کا بھی حصہ رکھ سکتے ہیں (اور چاہے تو چھوٹے جانور ذبح کرے)۔

مسئلہ ⑧: عقیقہ اور قربانی میں بڑا فرق ہے، البتہ قربانی میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے بہتر ہے کہ عقیقہ میں بھی وہی جانور ذبح کیا جائے۔

مسئلہ ⑨: اگر عقیقہ بچوں کے بڑا ہونے کے بعد کیا جائے تو اس وقت بال نہ کاٹے جائیں، بال کاٹنے کا حکم ان بالوں کے ساتھ خاص ہے جو ماں کے پیٹ سے بچہ لے کر نکلتا ہے اور جب وہ بال نہ رہیں تو دوسرے بال نہ کاٹے جائیں۔

تمرین

سوال ①: عقیقہ کب کرنا چاہیے اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

سوال ②: اگر ساتویں دن عقیقہ نہ کر سکا تو پھر کب کرنا چاہیے؟

سوال ③: عقیقہ کا گوشت باپ، دادا، نانا، نانی، وغیرہ کو کھلانا درست ہے یا نہیں؟

کتاب الحج

حج کا بیان

حج کی فضیلت کا بیان

① حدیث میں ہے کہ ملائکہ مصافحہ کرتے ہیں ان حاجیوں سے جو سواری پر جاتے ہیں اور معانقہ کرتے ہیں ان حاجیوں سے جو پیدل جاتے ہیں۔

② حدیث میں ہے کہ سوار حاجی کے لیے ہر قدم پر کہ جس کو اُس کی اونٹنی طے کرتی ہے (اونٹنی ہو یا کوئی دوسری سواری ہو سب کا یہی حکم ہے) ستر نیکیاں (یعنی ستر نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے) اور پیدل حاجی کے لیے ہر قدم پر جس کو وہ طے کرتا ہے سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں (یعنی پیدل چلنے والے کو ہر قدم پر سات سو نیکیوں کا ثواب ملتا ہے)۔

③ حدیث میں ہے کہ حج کرنے والا اور جہاد کرنے والا اللہ عزوجل کے مہمان ہیں اگر اس سے (یعنی اللہ سے) دعا کریں تو ان کی دعا قبول فرمائے اگر اس سے مغفرت طلب کریں تو ان کو بخش دے۔

④ حدیث میں ہے کہ حج کرنے والا چار سو آدمیوں کی اپنے اہل قرابت میں سے (قیامت کے روز) شفاعت کرے گا اور وہ پاک ہو جاتا ہے اپنے گناہوں سے اس طرح جیسا کہ اُس دن (پاک تھا) جس دن کہ اس کو اس کی ماں نے جنا تھا (بشرطیکہ حج قبول ہو جائے) پس چاہیے کہ ایسی بڑی نعمت کو حلال روپیہ صرف کرکے اور عمدہ طور پر اُس کے احکام بجالا کر حاصل کرے۔ اے اللہ مجھ کو بھی ایسا ہی حج نصیب فرما آمین۔ اور معافی سے یہ مراد نہیں ہے کہ جو اعمال ایسے فوت ہو گئے تھے جن کی قضا ادا کر سکتا ہے یا اس پر قرض ہے ان سے بھی سبکدوش ہو گیا ان کی تو قضا کرنا ضرور ہے اس لیے کہ یہ حقوق ہیں گناہ نہیں ہیں)۔

⑤ حدیث میں ہے جو حج کرے مال حرام سے پس کہے "لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ" (یہ دعا ہے جو حج میں پڑھی جاتی ہے۔ یعنی تیری تابع داری میں حاضر ہوں اے اللہ میں تیری تابع داری میں حاضر ہوں)۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے: لَا لَبَّيْكَ وَلَا سَعْدَيْكَ وَحَجُّكَ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكَ.

(یعنی نہ تیری لبیک قبول ہے اور نہ سعدیک قبول ہے اور تیرا حج تیرے منہ پر مارا گیا۔ مطلب یہ ہے کہ تو ہماری اطاعت میں حاضر نہیں ہے (اس لیے کہ) ہماری اطاعت میں حاضر ہوتا تو مال حلال خرچ کر کے آتا اور تیرا حج ہمارے عالی اور پاک دربار میں نجس مال کی وجہ سے مقبول نہیں اور اس کا پورا ثواب نہ ملے گا گو فرض ادا ہو جائے گا)

⑥ حدیث میں ہے کہ جب تو حاجی سے ملے تو اس کو سلام کر اور اس سے مصافحہ کر اور اس سے درخواست کر اس بات کی کہ وہ تیرے لیے مغفرت کی دعا کرے۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنے مکان میں داخل ہو۔ اس لیے کہ اس کے گناہ بخش دیئے گئے (پس وہ مقبول بارگاہ الٰہی ہے اس کی دعا مقبول ہونے کی خاص طور پر امید ہے اور جو دعا چاہے اس سے وہ دعا کرائے دین کی یا دنیا کی مگر اس کے مکان میں پہنچنے سے پہلے)۔

حج کی فرضیت اور اہمیت

جس شخص کے پاس ضروریات سے زائد اتنا خرچ ہو کہ سواری پر متوسط گذران سے کھاتا پیتا چلا جائے اور حج کر کے چلا آئے اس کے ذمہ حج فرض ہو جاتا ہے اور حج کی بڑی بزرگی آئی ہے، چناں چہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو حج گناہوں اور خرابیوں سے پاک ہو، اس کا بدلہ بجز بہشت کے اور کچھ نہیں۔''

اسی طرح عمرہ پر بھی بڑے ثواب کا وعدہ فرمایا گیا ہے، چناں چہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''حج اور عمرہ دونوں کے دونوں گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔''

اور جس کے ذمہ حج فرض ہو اور وہ نہ کرے اس کے لیے بڑی دھمکی آئی ہے۔

چناں چہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس کھانے، پینے اور سواری کا اتنا سامان ہو جس سے وہ بیت اللہ شریف جا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے، اللہ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔''

اور یہ بھی فرمایا: ''حج کا ترک کرنا اسلام کا طریقہ نہیں ہے۔''

مسئلہ ①: عمر بھر میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے، اگر کئی حج کیے تو ایک فرض ہوا اور سب نفل ہیں اور اس کا بھی بہت بڑا ثواب ہے۔

مسئلہ ②: جوانی سے پہلے لڑکپن میں اگر کوئی حج کیا ہے تو اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے، اگر مال دار ہے تو جوان ہونے کے بعد پھر حج کرنا فرض ہے اور جو حج لڑکپن میں کیا ہے وہ نفل ہے۔

مسئلہ ③: اندھی پر حج فرض نہیں ہے، چاہے جتنی مال دار ہو۔

بلا عذر حج میں تاخیر گناہ ہے

مسئلہ ④: جب کسی پر حج فرض ہوگیا تو فوراً اُسی سال حج کرنا واجب ہے، بلا عذر دیر کرنا اور یہ خیال کرنا کہ ابھی عمر پڑی ہے پھر کسی سال حج کرلیں گے درست نہیں ہے۔ پھر دو چار برس کے بعد بھی اگر حج کرلیا تو ادا ہوگیا لیکن گناہ گار ہوئی۔

حج کی فرضیت کے لیے شوہر یا محرم کا سفر میں ساتھ ہونا شرط ہے

مسئلہ ⑤: حج کرنے کے لیے راستہ میں اپنے شوہر کا یا کسی محرم کا ساتھ ہونا بھی ضروری ہے۔ بغیر اس کے حج کے لیے جانا درست نہیں ہے۔ ہاں البتہ اگر مکہ سے اتنی دوری پر رہتی ہو کہ اس کے گھر سے مکہ تک تین منزل نہ ہو تو بغیر شوہر اور محرم کے ساتھ بھی جانا درست ہے۔

مسئلہ ⑥: اگر وہ محرم نابالغ ہو یا ایسا بددین ہو کہ ماں بہن وغیرہ سے بھی اس پر اطمینان نہیں تو اس کے ساتھ جانا درست نہیں۔

مسئلہ ⑦: جب کوئی محرم قابل اطمینان ساتھ جانے کے لیے مل جائے تو اب حج کو جانے سے شوہر کا روکنا درست نہیں ہے، اگر شوہر روکے بھی تو اس کی بات نہ مانے اور چلی جائے۔

مسئلہ ⑧: جو لڑکی ابھی جوان نہیں ہوئی لیکن جوانی کے قریب ہو چکی ہے اس پر بھی بغیر شرعی محرم کے جانا درست نہیں اور غیر محرم کے ساتھ جانا بھی درست نہیں۔

مسئلہ ⑨: جو محرم اس کو حج کرانے کے لیے لے جائے اس کا سارا خرچ اسی پر واجب ہے کہ جو کچھ خرچ ہو دے۔

مسئلہ ⑩: اگر ساری عمر ایسا محرم نہ ملا جس کے ساتھ سفر کرے تو حج نہ کرنے کا گناہ نہ ہوگا، لیکن مرتے وقت وصیت کر جانا واجب ہے کہ میری طرف سے حج کرا دینا۔ مرجانے کے بعد اس کے وارث اسی کے مال میں

کسی آدمی کو خرچ دے کر بھیجیں کہ وہ جا کر مردہ کی طرف سے حج کر کے آئے۔ اس سے اس کے ذمہ کا حج اتر جائے گا اور اس حج کو جو دوسرے کی طرف سے کیا جاتا ہے "حج بدل" کہتے ہیں۔

حج بدل کے مسائل

مسئلہ (۱۱): اگر کسی کے ذمہ حج فرض تھا اور اس نے سستی سے دیر کر دی، پھر وہ اندھی ہوگئی یا ایسی بیماری ہوگئی کہ سفر کے قابل نہ رہی تو اس کو بھی حج بدل کی وصیت کر جانا چاہیے۔

مسئلہ (۱۲): اگر وہ اتنا مال چھوڑ کر مری ہو کہ قرض وغیرہ دے کر تہائی مال میں سے حج بدل کرا سکتے ہیں تب تو وارث پر اس کی وصیت کا پورا کرنا اور حج بدل کرانا واجب ہے اور اگر مال تھوڑا ہے کہ ایک تہائی میں سے حج بدل نہیں ہو سکتا تو اس کا ولی حج نہ کروائے، ہاں اگر ایسا کرے کہ تہائی مال مردہ کا دے اور جتنا زیادہ لگے وہ خود دے دے تو البتہ حج بدل کرا سکتا ہے، غرض یہ ہے کہ مردے کا تہائی مال سے زیادہ نہ دے۔ ہاں اگر اس کے سب وارث بخوشی راضی ہو جائیں کہ ہم اپنا حصہ نہ لیں گے تم حج بدل کرا دو تو تہائی مال سے زیادہ لگا دینا بھی درست ہے لیکن نابالغ وارثوں کی اجازت کا شرع میں کچھ اعتبار نہیں ہے، اس لیے ان کا حصہ ہرگز نہ لے۔

مسئلہ (۱۳): اگر وہ حج بدل کی وصیت کر کے مر گئی لیکن مال کم تھا اس لیے تہائی مال میں حج بدل نہ ہو سکا اور تہائی سے زیادہ لگانے کو وارثوں نے خوشی سے منظور نہ کیا، اس لیے حج نہیں کرایا گیا تو اس بے چاری پر کوئی گناہ نہیں۔

مسئلہ (۱۴): سب وصیتوں کا یہی حکم ہے۔ سو اگر کسی کے ذمے بہت روزے یا نمازیں قضا باقی تھیں یا زکاۃ باقی تھی اور وصیت کر کے مر گئی تو فقط تہائی مال سے یہ سب کچھ کیا جائے گا، تہائی سے زیادہ بغیر وارثوں کے دلی رضامندی کے لگانا جائز نہیں ہے اور اس کا بیان پہلے بھی آ چکا ہے۔

مسئلہ (۱۵): بغیر وصیت کیے اس کے مال میں سے حج بدل کرانا درست نہیں ہے، ہاں اگر سب وارث خوشی سے منظور کر لیں تو جائز ہے اور ان شاء اللہ حج فرض ادا ہو جائے گا، مگر نابالغ کی اجازت کا کچھ اعتبار نہیں۔

دورانِ عدت حج کے لیے جانا درست نہیں

مسئلہ (۱۶): اگر یہ عورت عدت میں ہو تو عدت چھوڑ کر حج کو جانا درست نہیں۔

حج کی فرضیت کے لیے مدینہ کا خرچ پاس ہونا شرط نہیں

مسئلہ (۱۷): جس کے پاس مکہ کی آمد و رفت کے لائق خرچ ہو اور مدینہ کا خرچ نہ ہو اس کے ذمہ حج فرض ہوگا،

بعضے آدمی سمجھتے ہیں کہ جب تک مدینہ کا بھی خرچ نہ ہو، جانا فرض نہیں، یہ بالکل غلط خیال ہے۔

دورانِ احرام منہ ڈھانکنے کا طریقہ

مَسْئَلَہ⑱: احرام میں عورت کو منہ ڈھانکنے میں منہ سے کپڑا لگانا درست نہیں۔ آج کل اس کام کے لیے ایک جالی دار پنکھا بکتا ہے اس کو چہرہ پر باندھ لیا جائے اور آنکھوں کے روبرو جالی رہے۔ اس پر برقع پڑا رہے یہ درست ہے۔

ضروری وضاحت

مَسْئَلَہ⑲: مسائلِ حج بدون حج کیے نہ سمجھ میں آسکتے ہیں نہ یاد رہ سکتے ہیں اور جب حج کو جاتے ہیں وہاں معلّم لوگ سب بتلا دیتے ہیں، اس لیے لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ اسی طرح عمرہ کی ترکیب بھی وہاں جا کر معلوم ہو جاتی ہے۔

زیارتِ مدینہ کا بیان

اگر گنجائش ہو تو حج کے بعد یا حج سے پہلے مدینہ منورہ حاضر ہو کر جناب رسول مقبول ﷺ کے روضہ مبارک اور مسجد نبوی ﷺ کی زیارت سے برکت حاصل کرے۔

اس کی نسبت رسول مقبول ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی اس کو وہی برکت ملے گی جیسے میری زندگی میں کسی نے زیارت کی۔“

اور یہ بھی فرمایا: ”جو شخص خالی حج کر لے اور میری زیارت کو نہ آئے اس نے میرے ساتھ بڑی بے مروتی کی۔“

اور اس مسجد کے حق میں آپ نے فرمایا: ”جس شخص نے اس میں ایک نماز پڑھی اس کو پچاس ہزار نماز کے برابر ثواب ملے گا۔“

اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ دولت نصیب کرے اور نیک کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

تمرین

سُؤال ①: کن لوگوں پر حج فرض ہے؟ تفصیل سے لکھیں۔

سُؤال ②: جس کے ذمہ حج کرنا فرض ہو اور وہ حج نہ کرے تو اس کے بارے میں حدیث شریف میں کیا وعیدیں وارد ہوئی ہیں؟

سُؤال ③: عمر بھر میں کتنی مرتبہ حج کرنا فرض ہے؟ اگر کوئی شخص کئی حج کرے تو کتنے فرض ہوئے اور کتنے نفل؟

سُؤال ④: حج بدل کی تعریف کریں؟

سُؤال ⑤: کن لوگوں پر حج فرض نہیں ہے؟

منّت (نذر) ماننے کا بیان[1]

منت کا حکم

مَسْئَلہ ①: کسی کام پر عبادت کی بات کی کوئی منت مانی پھر وہ کام پورا ہوگیا جس کے واسطے منت مانی تھی تو اب منّت کا پورا کرنا واجب ہے، اگر منت پوری نہ کرے گی تو بہت گناہ ہوگا، لیکن اگر کوئی واہیات منت ہو جس کا شرع میں کچھ اعتبار نہیں تو اس کا پورا کرنا واجب نہیں، جیسا کہ ہم آگے بیان کرتے ہیں۔

روزے کی منت ماننا

مَسْئَلہ ②: کسی نے کہا: ''یا اللہ! اگر میرا فلانا کام ہوجائے تو پانچ روزے رکھوں گی۔'' تو جب کام ہوجائے گا پانچ روزے رکھنے پڑیں گے اور اگر کام نہ ہوا تو نہ رکھنا پڑیں گے۔ اگر فقط اتنا ہی کہا ہے کہ ''پانچ روزے رکھوں گی'' تو اختیار ہے چاہے پانچوں روزے ایک دم سے لگاتار رکھے اور چاہے ایک ایک دو دو کر کے پورے پانچ کرلے، دونوں باتیں درست ہیں اور اگر نذر کرتے وقت یہ کہہ دیا کہ ''پانچوں روزے لگاتار رکھوں گی'' یا دل میں یہ نیت تھی تو سب ایک دم سے رکھنے پڑیں گے، اگر بیچ میں ایک آدھ چھوٹ جائے تو پھر سے رکھے۔

مَسْئَلہ ③: اگر یوں کہا کہ ''جمعہ کا روزہ رکھوں گی یا محرم کی پہلی تاریخ سے دسویں تاریخ تک روزے رکھوں گی'' تو خاص جمعہ کو روزہ رکھنا واجب نہیں اور محرم کی خاص انہی تاریخوں میں روزہ رکھنا واجب نہیں، جب چاہے دس روزے رکھ لے لیکن دسوں لگاتار رکھنا پڑیں گے، چاہے محرم میں رکھے چاہے کسی اور مہینے میں سب جائز ہے، اسی طرح اگر یہ کہا کہ ''آج میرا یہ کام ہوجائے تو کل ہی روزہ رکھوں گی'' تب بھی اختیار ہے جب چاہے رکھے۔

مَسْئَلہ ④: کسی نے نذر کرتے وقت یوں کہا ''محرم کے مہینے کے روزے رکھوں گی'' تو محرم کے پورے مہینے کے روزے لگاتار رکھنا پڑیں گے، اگر بیچ میں کسی وجہ سے دس پانچ روزے چھوٹ جائیں تو اس کے بدلے اتنے روزے اور رکھ لے، سارے روزے نہ دہرائے اور یہ بھی اختیار ہے کہ محرم کے مہینہ میں نہ رکھے اور مہینہ میں رکھے، لیکن سب لگاتار رکھے۔

---

[1] منت سے متعلق ۴۴ مسائل مذکور ہیں۔

مسئلہ⑤: کسی نے منت مانی کہ ''میری کھوئی ہوئی چیز مل جائے تو میں آٹھ رکعت نماز پڑھوں گی'' تو اس کے مل جانے پر آٹھ رکعت نماز پڑھنا پڑھے گی، چاہے ایک دم سے آٹھوں رکعتوں کی نیت باندھے، یا چار چار کی نیت باندھے، یا دو دو کی سب اختیار ہے اور اگر چار رکعت کی منت مانی تو چاروں ایک ہی سلام سے پڑھنا ہوں گی۔ الگ الگ دو دو پڑھنے سے نذر ادا نہ ہوگی۔

نماز کی منت ماننا

مسئلہ⑥: کسی نے ایک رکعت پڑھنے کی منت مانی تو پوری دو رکعتیں پڑھنی پڑیں گی، اگر تین کی منت کی تو پوری چار، اگر پانچ کی منت کی تو پوری چھ رکعتیں پڑھے۔ اسی طرح آگے کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ⑦: یوں منت مانی کہ ''دس روپے خیرات کروں گی یا ایک روپیہ خیرات کروں گی'' تو جتنا کہا ہے اتنا خیرات کرے، اگر یوں کہا ''پچاس روپے خیرات کروں گی'' اور اس کے پاس اس وقت فقط دس ہی روپے کی کائنات ہے تو دس ہی روپے دینا پڑیں گے۔ البتہ اگر دس روپے کے سوا کچھ مال اسباب بھی ہے تو اس کی قیمت بھی لگالیں گے، اس کی مثال یہ سمجھو کہ دس روپے نقد ہیں اور سب مال اسباب پندرہ روپے کا ہے، یہ سب پچیس روپے ہوئے تو فقط پچیس روپے خیرات کرنا واجب ہے، اس سے زیادہ واجب نہیں۔

صدقہ کی منت ماننا

مسئلہ⑧: اگر یوں منت مانی کہ ''دس مسکین کو کھانا کھلاؤں گی'' تو اگر دل میں کچھ خیال ہے کہ ایک وقت یا دو وقت کھلاؤں گی تب تو اسی طرح کھلائے اور اگر کچھ خیال نہیں تو دو وقتہ دس مسکین کو کھلائے اور اگر کچا اناج دے تو اس میں بھی یہی بات ہے کہ اگر دل میں کچھ خیال تھا کہ اتنا اتنا ہر ایک کو دوں گی تو اسی قدر دے اور اگر کچھ خیال نہ تھا تو ہر ایک کو اتنا دے جتنا ہم نے صدقہ فطر میں بیان کیا ہے۔

مسئلہ⑨: اگر یوں کہا ''ایک روپیہ کی روٹی فقیروں کو بانٹوں گی۔'' تو اختیار ہے چاہے ایک روپیہ کی روٹی دے چاہے ایک روپیہ کی کوئی اور چیز یا ایک روپیہ نقد دے دے۔

مسئلہ⑩: کسی نے یوں کہا ''دس روپے خیرات کروں گی ہر فقیر کو ایک ایک روپیہ'' پھر دسوں روپے ایک ہی فقیر کو دے دے تو بھی جائز ہے، ہر فقیر کو ایک ایک روپیہ دینا واجب نہیں، اگر دس روپے بیس فقیروں کو دے دے تو بھی جائز ہے اور اگر یوں کہا ''دس روپے دس فقیروں پر خیرات کروں گی۔'' تو بھی اختیار ہے چاہے دس کو دے

چاہے کم زیادہ کو۔

مسئلہ ⑪: اگر یوں کہا ”دس نمازیوں کو کھلاؤں گی۔“ یا دس حافظوں کو کھلاؤں گی، تو دس فقیروں کو کھلائے، چاہے وہ نمازی اور حافظ ہوں یا نہ ہوں۔

منت کا جگہ اور زمانے کے ساتھ خاص کرنے کا حکم

مسئلہ ⑫: کسی نے یوں کہا کہ ”دس روپے مکہ میں خیرات کروں گی“ تو مکہ میں خیرات کرنا واجب نہیں۔ جہاں چاہے خیرات کرے، یا یوں کہا تھا ”جمعہ کے دن خیرات کروں گی، فلانے فقیر کو دوں گی“ تو جمعہ کے دن خیرات کرنا اور اسی فقیر کو دینا ضروری نہیں، اسی طرح اگر روپے مقرر کر کے کہا کہ ”یہی روپے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دوں گی۔“ تو بعینہٖ وہی روپے دینا واجب نہیں، چاہے وہ دے یا اتنے ہی اور دے۔

مسئلہ ⑬: اسی طرح اگر منت مانی کہ ”جمعہ مسجد میں نماز پڑھوں گی یا مکہ میں نماز پڑھوں گی۔“ تو بھی اختیار ہے جہاں چاہے پڑھے۔

قربانی کی منت ماننا

مسئلہ ⑭: کسی نے کہا: ”اگر میرا بھائی اچھا ہو جائے تو ایک بکری ذبح کروں گی“ یا یوں کہا: ”ایک بکری کا گوشت خیرات کروں گی۔“ تو منت ہوگئی۔ اگر یوں کہا کہ ”قربانی کروں گی“ تو قربانی کے دنوں میں ذبح کرنا چاہیے اور دونوں صورتوں میں اس کا گوشت فقیروں کے سوا اور کسی کو دینا اور خود کھانا درست نہیں، جتنا خود کھائے یا امیروں کو دے دے اتنا پھر خیرات کرنا پڑے گا۔

مسئلہ ⑮: ایک گائے قربانی کرنے کی منت مانی پھر گائے نہیں ملی تو سات بکریاں کر دے۔

مسئلہ ⑯: یوں منت مانی تھی کہ ”جب میرا بھائی آئے تو دس روپے خیرات کروں گی۔“ پھر آنے کی خبر پا کر اس نے آنے سے پہلے ہی روپے خیرات کر دیئے تو منت پوری نہیں ہوئی آنے کے بعد پھر خیرات کرے۔

مسئلہ ⑰: اگر ایسے کام کے ہونے پر منت مانی جس کے ہونے کو چاہتی اور تمنا کرتی ہو کہ یہ کام ہو جائے، جیسے یوں کہے ”اگر میں اچھی ہو جاؤں تو ایسا کروں، اگر میرا بھائی خیریت سے آجائے تو ایسا کروں، اگر میرا باپ مقدمہ سے بری ہو جائے یا نوکر ہو جائے تو ایسا کروں“ تو جب وہ کام ہو جائے منت پوری کرے اور اگر اس طرح کہا کہ ”اگر میں تجھ سے بولوں تو دو روزے رکھوں۔“ یا یہ کہا ”اگر آج میں نماز نہ پڑھوں تو ایک روپیہ خیرات

کروں'' پھر اس سے بول دیا یا نماز نہ پڑھی تو اختیار ہے، چاہے قسم کا کفارہ دے دے اور چاہے دو روزے رکھے اور ایک روپیہ خیرات کرے۔

مسئلہ ⑱: یہ منت مانی کہ ''ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھوں گی'' یا ''ہزار مرتبہ کلمہ پڑھوں گی۔'' تو منت ہوگئی اور پڑھنا واجب ہوگیا اور اگر کہا ''ہزار دفعہ "سبحان اللّٰه، سبحان اللّٰه" پڑھوں گی ...... یا ہزار دفعہ "لاحول'' پڑھوں گی۔'' تو منت نہیں ہوئی اور پڑھنا واجب نہیں۔

مسئلہ ⑲: منت مانی کہ ''دس کلام مجید ختم کروں گی یا ایک پارہ پڑھوں گی'' تو منت ہوگئی۔

جن چیزوں کی منت ماننا درست نہیں ہے

مسئلہ ⑳: یہ منت مانی کہ ''اگر فلانا کام ہوجائے تو مولود پڑھواؤں گی'' تو منت نہیں ہوئی، یا یہ منت کہ ''فلانی بات ہوجائے تو فلانے مزار پر چادر چڑھاؤں۔'' یہ منت بھی نہیں ہوئی یا شاہ عبدالحق صاحب کا توشہ[۱] مانا، یا سہ منی یا سیّد کبیر کی گائے مانی، یا مسجد میں گلگلے[۲] چڑھانے اور اللہ میاں کے طاق[۳] بھرنے کی منت مانی، یا بڑے پیر کی گیارہویں کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں ہوئی۔ اس کا پورا کرنا واجب نہیں۔

مسئلہ ㉑: مولیٰ مشکل کشا کا روزہ، آس بی بی کا کونڈا، یہ سب واہیات خرافات ہیں اور مشکل کشا کا روزہ ماننا شرک ہے۔

مسئلہ ㉒: یہ منت مانی کہ ''فلانی مسجد جو ٹوٹی پڑی ہے اس کو بنوادوں گی'' یا ''فلانا پل بنوادوں گی۔'' تو یہ منت بھی صحیح نہیں ہے۔ اس کے ذمہ کچھ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ㉓: اگر یوں کہا کہ ''میرا بھائی اچھا ہوجائے تو ناچ کراؤں گی، یا باجہ بجواؤں گی۔'' تو یہ منت گناہ ہے، اچھا ہونے کے بعد ایسا کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ ㉔: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے منت ماننا مثلاً یوں کہنا ''اے بڑے پیر! اگر میرا کام ہوجائے تو میں تمہاری یہ بات کروں گی'' یا قبروں اور مزاروں پر جانا یا جہاں جن رہتے ہوں وہاں جانا اور درخواست کرنا حرام اور شرک ہے، بل کہ اس منت کی چیز کا کھانا بھی حرام ہے اور قبروں پر جانے کی عورتوں کے لیے حدیث میں ممانعت آئی ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

---

[۱] فاتحہ کا کھانا جو عرس کے دن تقسیم کیا جاتا ہے۔ [۲] میٹھا پکوڑا۔ [۳] مسجد یا مزار کے طاق میں چراغ جلا کر پھول بتاشے وغیرہ چڑھانا۔

تمرین

سوال ①: جس نے پانچ روزوں کی منت مانی تو اس کو یہ روزے لگاتار رکھنے پڑیں گے یا الگ الگ؟
سوال ②: خاص دن کے روزے کی نیت کی اور اس دن روزہ نہ رکھا تو اس کا کیا حکم ہے؟
سوال ③: ماہ محرم کے روزے رکھنے کی منت مانی تو اس کا کیا حکم ہے؟
سوال ④: کسی نے منت مانی ''آٹھ رکعت یا چار رکعت کی'' اس کا کیا حکم ہے؟
سوال ⑤: منت مانی کہ ''دس مسکینوں کو کھانا کھلاؤں گی'' تو کیا ایک وقت کھلانا کافی ہوگا یا دو وقت کھلانا پڑے گا؟
سوال ⑥: منت مانی ''ایک روٹی کی'' تو کیا روٹی ہی دینا ضروری ہے؟
سوال ⑦: کہا کہ ''دس نمازی یا حافظ کو کھلاؤں گی'' تو کیا ان کو کھلانا ضروری ہے؟
سوال ⑧: اگر بکری یا گائے ذبح کرنے کی منت مانی تو اس کا کیا حکم ہے؟
سوال ⑨: اگر کسی نے کہا کہ ''پچاس روپے خیرات کروں گی'' اور اس وقت اس کے پاس صرف دس روپے ہیں تو کیا حکم ہے؟
سوال ⑩: اگر کسی نے یوں کہا ''دس روپے دس فقیروں کو ایک ایک کر کے دوں گی'' پھر وہ دس ہی ایک فقیر کو دے دیئے تو کیا حکم ہے؟
سوال ⑪: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی منت ماننا کیسا ہے؟
سوال ⑫: وہ کون سی منت ہے جس کا پورا کرنا جائز نہیں ہے؟

قسم کھانے کا بیان[1]

قسم کھانے میں احتیاط کرنی چاہیے

مسئلہ ①: بے ضرورت بات بات میں قسم کھانا بری بات ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کے نام کی بڑی بے تعظیمی اور بے حرمتی ہوتی ہے، جہاں تک ہو سکے سچی بات پر بھی قسم نہ کھانا چاہیے۔

قسم کے الفاظ کا بیان

مسئلہ ②: جس نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی اور یوں کہا ''اللہ کی قسم، خدا کی قسم، خدا کی عزت وجلال کی قسم، خدا کی بزرگی اور بڑائی کی قسم'' تو قسم ہوگئی۔ اب اس کے خلاف کرنا درست نہیں، اگر خدا کا نام نہیں لیا فقط اتنا کہہ دیا ''میں قسم کھاتی ہوں کہ فلاں کام نہ کروں گی'' تب بھی قسم ہوگئی۔

مسئلہ ③: اگر یوں کہا ''خدا گواہ ہے ...... خدا کو گواہ کر کے کہتی ہوں ...... خدا کو حاضر وناظر جان کے کہتی ہوں'' تب بھی قسم ہوگئی۔

مسئلہ ④: قرآن کی قسم، کلام اللہ کی قسم، کلام مجید کی قسم کھا کر کوئی بات کہی تو قسم ہوگئی اور اگر کلام مجید کو ہاتھ میں لے کر اس پر ہاتھ رکھ کر کوئی بات کہی لیکن قسم نہیں کھائی تو قسم نہیں ہوئی۔

مسئلہ ⑤: یوں کہا ''اگر فلانا کام کروں تو بے ایمان ہو کر مروں ......، مرتے وقت ایمان نہ نصیب ہو...... بے ایمان ہو جاؤں ......'' یا اس طرح کہا کہ ''اگر فلانا کام کروں تو میں مسلمان نہیں۔'' تو قسم ہوگئی اس کے خلاف کرنے سے کفارہ دینا پڑے گا اور ایمان نہ جائے گا۔

جن الفاظ سے قسم منعقد نہیں ہوتی

مسئلہ ⑥: ''اگر فلانا کام کروں تو ہاتھ ٹوٹیں ......، دیدے پھوٹیں ......، کوڑھی ہو جائے ......، بدن پھوٹ نکلے ......، خدا کا غضب ٹوٹے ......، آسمان پھٹ پڑے ......، دانے دانے کی محتاج ہو جائے ......، خدا کی مار پڑے ......، خدا کی پھٹکار پڑے ......، اگر فلانا کام کروں تو سور کھاؤں ......، مرتے وقت کلمہ نہ نصیب ہو ......، قیامت

[1] قسم کھانے سے متعلق ۱۶ مسائل مذکور ہیں۔

کے دن خدا اور رسول کے سامنے زرد رو (شرمندہ) ہوں۔'' ان باتوں سے قسم نہیں ہوتی اس کے خلاف کرنے سے کفارہ نہ دینا پڑے گا۔

مسئلہ ⑦: خدا کے سوا کسی اور کی قسم کھانے سے قسم نہیں ہوتی جیسے ''رسول اللہ کی قسم ......، کعبہ کی قسم ......، اپنی آنکھوں کی قسم ......، اپنی جوانی کی قسم ......، اپنے ہاتھ پیروں کی قسم ......، اپنے باپ کی قسم ......، اپنے بچے کی قسم ......، اپنے پیاروں کی قسم ......، تمہارے سر کی قسم ......، تمہاری جان کی قسم ......، تمہاری قسم ......، اپنی قسم'' اس طرح قسم کھا کے پھر اس کے خلاف کرے تو کفارہ نہ دینا پڑے گا، لیکن اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم کھانا بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں اس کی بڑی ممانعت آئی ہے، اللہ کو چھوڑ کر اور کسی کی قسم کھانا شرک کی بات ہے، اس سے بہت بچنا چاہیے۔

حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لینے سے قسم منعقد ہو جاتی ہے

مسئلہ ⑧: کسی نے کہا: ''تیرے گھر کا کھانا مجھ پر حرام ہے'' یا یوں کہا کہ ''فلانی چیز میں نے اپنے اوپر حرام کر لی'' تو اس کہنے سے وہ چیز حرام نہیں ہوئی، لیکن یہ قسم ہو گئی۔ اب اگر کھائے گی تو کفارہ دینا پڑے گا۔

دوسرے کے قسم دینے سے قسم نہیں ہوتی

مسئلہ ⑨: کسی دوسرے کی قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی۔ جیسے کسی نے تم سے کہا ''تمہیں خدا کی قسم یہ کام ضرور کرو'' تو یہ قسم نہیں ہوئی۔ اس کے خلاف کرنا درست ہے۔

قسم میں ان شاء اللہ کہنے سے قسم منعقد نہیں ہوتی

مسئلہ ⑩: قسم کھا کر اس کے ساتھ ہی ''ان شاء اللّٰہ'' کا لفظ کہہ دیا جیسے کوئی اس طرح کہے ''خدا کی قسم فلانا کام ان شاء اللہ نہ کروں گی'' تو قسم نہیں ہوئی۔

جھوٹی قسم کھانا گناہِ کبیرہ ہے

مسئلہ ⑪: جو بات ہو چکی ہے اس پر جھوٹی قسم کھانا بڑا گناہ ہے، جیسے کسی نے نماز نہیں پڑھی اور جب کسی نے پوچھا تو کہہ دیا ''خدا کی قسم نماز پڑھ چکی'' یا کسی سے گلاس ٹوٹ گیا اور جب پوچھا گیا تو کہہ دیا ''خدا کی قسم میں نے نہیں توڑا'' جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھالی تو اس کے گناہ کی کوئی حد نہیں اور اس کا کوئی کفارہ نہیں، بس دن رات اللہ

سے توبہ استغفار کر کے اپنا گناہ معاف کرائے، سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا اور اگر غلطی اور دھوکہ میں جھوٹی قسم کھالی جیسے کسی نے کہا خدا کی قسم ابھی فلانا آدمی نہیں آیا اور اپنے دل میں یقین کے ساتھ یہی سمجھتی ہے کہ سچی قسم کھا رہی ہوں، پھر معلوم ہوا کہ اس وقت آ گیا تھا تو معاف ہے اور اس میں گناہ نہ ہوگا اور کچھ کفارہ بھی نہیں۔

متفرق مسائل

مسئلہ⑫: اگر ایسی بات پر قسم کھائی جو ابھی نہیں ہوئی بل کہ آئندہ ہوگی جیسے کوئی کہے "خدا کی قسم آج پانی برسے گا......، خدا کی قسم آج میرا بھائی آئے گا" پھر وہ نہیں آیا اور پانی نہیں برسا تو کفارہ دینا پڑے گا۔

مسئلہ⑬: کسی نے قسم کھائی "خدا کی قسم آج قرآن ضرور پڑھوں گی" تو اب قرآن پڑھنا واجب ہو گیا۔ نہ پڑھے گی تو گناہ ہوگا اور کفارہ دینا پڑے گا اور کسی نے قسم کھائی: "خدا کی قسم آج فلانا کام نہ کروں گی۔" تو وہ کام کرنا درست نہیں اگر کرے گی تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا۔

مسئلہ⑭: کسی نے گناہ کرنے کی قسم کھائی: "خدا کی قسم آج فلانے کی چیز چرالاؤں گی......، خدا کی قسم آج نماز نہ پڑھوں گی......، خدا کی قسم اپنے ماں باپ سے کبھی نہیں بولوں گی......" تو اسی وقت قسم توڑ دینا واجب ہے، توڑ کے کفارہ دے دے نہیں تو گناہ ہوگا۔

مسئلہ⑮: کسی نے قسم کھائی کہ "آج میں فلانی چیز نہ کھاؤں گی۔" پھر بھولے سے کھالی اور قسم یاد نہ رہی یا کسی نے زبردستی منہ چیر کر کھلا دی تب بھی کفارہ دے۔

مسئلہ⑯: غصہ میں قسم کھائی کہ "تجھ کو کبھی ایک کوڑی نہ دوں گی"۔ پھر ایک پیسہ یا ایک روپیہ دے دیا تب بھی قسم ٹوٹ گئی کفارہ دے۔

تمرین

سُؤال ①: کن الفاظ سے قسم ہو جاتی ہے؟ تفصیل سے بتائیں۔
سُؤال ②: قرآن پاک کی قسم کھانے سے کیا قسم ہو جاتی ہے؟
سُؤال ③: اگر یوں کہا کہ ’’خدا گواہ ہو یا فلاں کام کروں تو بے ایمان مروں یا میرے ہاتھ ٹوٹیں، دیدے پھوٹیں تو کیا ان الفاظ سے قسم ہو جاتی ہے؟‘‘
سُؤال ④: رسول اور کعبہ کی قسم کھانے سے قسم ہو جاتی ہے یا نہیں؟
سُؤال ⑤: اپنے اوپر کوئی چیز حرام کر لینے سے قسم ہو جاتی ہے؟
سُؤال ⑥: کسی کو قسم دینے سے قسم ہو جاتی ہے یا نہیں؟
سُؤال ⑦: اگر کسی بات پر جھوٹی قسم کھائی تو اس کا کیا کفارہ ہے؟
سُؤال ⑧: گناہ کا کام کرنے کی قسم کھائی تو قسم ہو جائے گی یا نہیں؟
سُؤال ⑨: اگر غصہ میں قسم کھائی کہ ’’تجھ کو ایک روپیہ نہیں دوں گا‘‘ اور پھر دے دیا تو کیا حکم ہے؟

قسم کے کفارے کا بیان[1]

کفارہ قسم میں کھانا کھلانے اور کپڑے دینے میں اختیار ہے

مسئلہ ①: اگر کسی نے قسم توڑ ڈالی تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس محتاجوں کو دو وقتہ کھانا کھلا دے، یا کچا اناج دے دے اور ہر فقیر کو انگریزی تول سے آدھی چھٹانک اوپر پونے دو سیر گیہوں دینا چاہیے بل کہ احتیاطاً پورے دو سیر دے دے اور اگر جَو دے تو اس کے دوگنے دے باقی اور سب ترکیب فقیر کو کھلانے کی وہی ہے جو روزے کے کفارے میں بیان ہو چکی، یا دس فقیروں کو کپڑا پہنا دے، ہر فقیر کو اتنا بڑا کپڑا دے جس سے بدن کا زیادہ حصہ ڈھک جائے جیسے چادر یا بڑا لمبا کرتہ دے دیا تو کفارہ ادا ہو گیا، لیکن وہ کپڑا بہت پرانا نہ ہونا چاہیے۔ اگر ہر فقیر کو فقط ایک ایک لنگی یا فقط ایک ایک پاجامہ دے دیا تو کفارہ ادا نہیں ہوا اور اگر لنگی کے ساتھ کرتہ بھی ہو تو ادا ہو گیا۔ ان دونوں باتوں میں اختیار ہے، چاہے کپڑا دے دے اور چاہے کھانا کھلا دے ہر طرح کفارہ ادا ہو گیا اور یہ حکم جو بیان ہوا تب ہے کہ مرد کو کپڑا دے اور اگر کسی غریب عورت کو کپڑا دیا تو اتنا بڑا کپڑا ہونا چاہیے کہ سارا بدن ڈھک جائے اور اس سے نماز پڑھ سکے اس سے کم ہو گا تو کفارہ ادا نہ ہو گا۔

کھانا کھلانے اور کپڑے دینے کی قدرت نہ ہو تو روزے رکھے

مسئلہ ②: اگر کوئی ایسی غریب ہو کہ نہ تو کھانا کھلا سکتی ہے اور نہ کپڑا دے سکتی ہے تو لگا تار تین روزے رکھے، اگر الگ الگ کر کے تین روزے پورے کر لیے تو کفارہ ادا نہیں ہوا تینوں لگا تار رکھنا چاہیے، اگر دو روزے رکھنے کے بعد بیچ میں کسی عذر سے ایک روزہ چھوٹ گیا تو اب پھر سے تینوں رکھے۔

قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا درست نہیں

مسئلہ ③: قسم توڑنے سے پہلے ہی کفارہ ادا کر دیا اس کے بعد قسم توڑی تو کفارہ صحیح نہیں ہوا، اب قسم توڑنے کے بعد پھر کفارہ دینا چاہیے اور جو کچھ فقیروں کو دے چکی ہے اس کو پھیر لینا درست نہیں۔

---

[1] کفارہ قسم سے متعلق ۶ مسائل مذکور ہیں۔

ایک ہی چیز کے بارے میں اگر کئی قسمیں کھائے تو بھی ایک ہی قسم ہے

مسئلہ ④: کسی نے کئی دفعہ قسم کھائی جیسے ایک دفعہ کہا: ''خدا کی قسم فلانا کام نہ کروں گی'' اس کے بعد پھر کہا: ''خدا کی قسم فلانا کام نہ کروں گی'' اسی دن یا اس کے دوسرے تیسرے دن غرض اسی طرح کئی مرتبہ کہا، یا یوں کہا: ''خدا کی قسم ...... اللہ کی قسم، کلام اللہ کی قسم فلانا کام ضرور کروں گی۔'' پھر وہ قسم توڑ دی تو ان سب قسموں کا ایک ہی کفارہ دے دے۔

قسم کے کفاروں میں تداخل نہ ہوگا

مسئلہ ⑤: کسی کے ذمہ قسموں کے بہت کفارے جمع ہو گئے تو بقولِ مشہور ہر ایک کا جدا کفارہ دینا چاہیے، زندگی میں نہ دے تو مرتے وقت وصیت کر جانا واجب ہے۔

کفارہ قسم کے مستحقین کا بیان

مسئلہ ⑥: کفارہ میں انہی مساکین کو کپڑا یا کھانا دینا درست ہے جن کو زکاۃ دینا درست ہے۔

گھر میں جانے کی قسم کھانے کا بیان[1]

مسئلہ ①: کسی نے قسم کھائی ''کبھی تیرے گھر نہ جاؤں گی'' پھر اس کے دروازہ کی دہلیز پر کھڑی ہوگئی، یا دروازے کے چھجے کے نیچے کھڑی ہوگئی اندر نہیں گئی تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر دروازے کے اندر چلی گئی تو قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ②: کسی نے قسم کھائی کہ ''اس گھر میں نہ جاؤں گی'' پھر جب وہ گھر گر کر بالکل کھنڈر ہو گیا تب اس میں گئی تو بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر بالکل میدان ہو گیا زمین برابر ہوگئی اور گھر کا نشان بالکل مٹ گیا یا اس کا کھیت بن گیا یا مسجد بنائی گئی یا باغ بنا لیا گیا تب اس میں گئی تو قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ ③: قسم کھائی کہ ''اس گھر میں نہ جاؤں گی'' پھر جب وہ گر گیا اور پھر سے بنوا لیا گیا تب اس میں گئی تو قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ④: کسی نے قسم کھائی کہ ''تیرے گھر نہ جاؤں گی'' پھر کوٹھا پھاند کر آئی اور چھت پر کھڑی ہو گئی تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ نیچے نہ اترے۔

[1] اس عنوان کے تحت ۱۰ مسائل مذکور ہیں۔

مسئلہ⑤: کسی نے گھر میں بیٹھے ہوئے قسم کھائی کہ ''اب یہاں کبھی نہ آؤں گی'' اس کے بعد تھوڑی دیر بیٹھی رہی تو قسم نہیں ٹوٹی چاہے، جتنے دن وہیں بیٹھی رہے، جب باہر جا کر پھر آئے گی تب قسم ٹوٹے گی اور اگر قسم کھائی کہ ''یہ کپڑا نہ پہنوں گی'' یہ کہہ کر فوراً اتار ڈالا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر فوراً نہیں اتارا کچھ دیر پہنے رہی تو قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ⑥: قسم کھائی کہ ''اس گھر میں نہ رہوں گی'' اس کے بعد فوراً اس گھر سے اسباب اٹھا لے جانے کا بندوبست کرنا شروع کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر فوراً نہیں شروع کیا کچھ دیر ٹھہر گئی تو قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ⑦: قسم کھائی کہ ''اب تیرے گھر میں قدم نہ رکھوں گی'' تو مطلب یہ ہے کہ نہ آؤں گی، اگر میانے (ڈولا، پالکی) پر سوار ہو کر آئی اور گھر میں اسی میانے پر بیٹھی رہی قدم زمین پر نہیں رکھے تب بھی قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ⑧: کسی نے قسم کھا کر کہا ''تیرے گھر کبھی نہ کبھی ضرور آؤں گی'' پھر آنے کا اتفاق نہیں ہوا تو جب تک زندہ ہے قسم نہیں ٹوٹی مرتے وقت قسم ٹوٹ جائے گی اس کو چاہیے کہ اس وقت وصیت کر جائے کہ میرے مال میں سے قسم کا کفارہ دے دینا۔

مسئلہ⑨: قسم کھائی کہ ''فلانے کے گھر نہ جاؤں گی'' تو جس گھر میں وہ رہتی ہو وہاں نہ جانا چاہیے۔ چاہے خود اسی کا گھر ہو یا کرایہ پر رہتی ہو یا مانگ لیا ہو اور بے کرایہ دیئے رہتی ہو۔

مسئلہ⑩: قسم کھائی کہ ''تیرے یہاں کبھی نہ آؤں گی'' پھر کسی سے کہا کہ ''تو مجھے گود میں لے کر وہاں پہنچا دے'' اس لیے اس نے گود میں لے کر پہنچا دیا تب بھی قسم ٹوٹ گئی۔ البتہ اگر اس نے نہیں کہا بغیر اس کے کہے کسی نے اس کو لاد کے وہاں پہنچا دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اسی طرح اگر قسم کھائی کہ ''اس گھر سے کبھی نہ نکلوں گی'' پھر کسی سے کہا کہ ''تو مجھ کو لاد کر نکال لے چل'' اور وہ لے گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر بلا کہے لاد لے گیا تو نہیں ٹوٹی۔

کھانے پینے کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ①: قسم کھائی کہ ''یہ دودھ نہ پیوں گی'' پھر وہی دودھ جما کر دہی بنا لیا تو اس کے کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی۔

مسئلہ②: بکری کا بچہ پلا ہوا تھا اس پر قسم کھائی اور کہا کہ ''اس بچہ کا گوشت نہ کھاؤں گی'' پھر وہ بڑھ کر پوری بکری ہو گئی تب اس کا گوشت کھایا تب بھی قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ③: قسم کھائی کہ ''گوشت نہ کھاؤں گی'' پھر مچھلی کھائی یا کلیجی یا اوجھڑی کھائی تو قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ ④: قسم کھائی کہ ”یہ گیہوں نہ کھاؤں گی“ پھر ان کو پسوا کر روٹی کھائی یا ان کے ستو کھائے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر خود گیہوں ابال کر کھا لئے یا بھنوا کر چبائے تو قسم ٹوٹ گئی ہاں اگر یہ مطلب لیا ہو کہ ان کے آٹے کی کوئی چیز بھی نہ کھاؤں گی تو ہر چیز کے کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔

مسئلہ ⑤: اگر یہ قسم کھائی کہ ”یہ آٹا نہ کھاؤں گی“ تو اس کی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر اس کا لپٹا[1] یا حلوا یا کچھ اور پکا کر کھایا تب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر ویسا ہی کچا آٹا پھانک گئی تو قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ ⑥: قسم کھائی کہ ”روٹی نہ کھاؤں گی“ تو اس دیس میں جن چیزوں کی روٹی کھائی جاتی ہے نہ کھانا چاہیے نہیں تو قسم ٹوٹ جائے گی۔

مسئلہ ⑦: قسم کھائی کہ ”سری نہ کھاؤں گی“ تو چڑیا، بٹیر، مرغ وغیرہ چڑیوں کا سر کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی، اور بکری یا گائے کی سری کھائی تو قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ⑧: قسم کھائی کہ ”میوہ نہ کھاؤں گی“ تو انار، سیب، انگور، چھوارا، بادام، اخروٹ، کشمش، منقّٰی، کھجور کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر خربوزہ، تربوز، ککڑی، کھیرا، آم کھائے تو قسم نہیں ٹوٹی۔

نہ بولنے کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ ①: قسم کھائی کہ ”فلانی عورت سے نہ بولوں گی“ پھر جب وہ سوتی تھی اس وقت سوتے میں اس سے کچھ کہا اور اس کی آواز سے وہ جاگ پڑی تو قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ②: قسم کھائی کہ ”بغیر ماں کی اجازت کے فلانی سے نہ بولوں گی“ پھر ماں نے اجازت دے دی لیکن اجازت کی خبر ابھی اس کو نہیں ملی تھی کہ اس سے بول دی اور بولنے کے بعد معلوم ہوا کہ ماں نے اجازت دے دی تھی تب بھی قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ③: قسم کھائی کہ ”اس لڑکی سے کبھی نہ بولوں گی“ پھر جب وہ جوان ہوگئی یا بڑھیا ہوگئی تب بولی تو بھی قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ④: قسم کھائی کہ ”کبھی تیرا منہ نہ دیکھوں گی“ تیری صورت نہ دیکھوں گی“ تو مطلب یہ ہے کہ تجھ سے ملاقات نہ کروں گی، میل جول نہ رکھوں گی، اگر کہیں دور سے صورت دیکھ لی تو قسم نہیں ٹوٹی۔

---

[1] موٹے آٹے کا حلوا، پتلا شیرہ۔

بیچنے اور مول لینے (یعنی خریدنے) کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ ①: قسم کھائی کہ ''فلانی چیز میں نہ خریدوں گی'' پھر کسی سے کہہ دیا کہ ''تم مجھے خرید دو'' اس نے مول لے دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اسی طرح اگر یہ قسم کھائی کہ ''اپنی فلانی چیز نہ بیچوں گی'' پھر خود نہیں بیچا دوسرے سے کہا کہ ''تم بیچ دو'' اس نے بیچ دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اسی طرح کرایہ پر لینے کا حکم ہے، اگر قسم کھالی کہ ''میں یہ مکان کرایہ پر نہ لوں گی'' پھر کسی دوسرے کے ذریعہ سے کرایہ پر لے لیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ البتہ اگر قسم کھانے کا یہی مطلب تھا کہ نہ تو خود یہ کام کروں گی نہ کسی دوسرے سے کراؤں گی تو دوسرے آدمی کے کردینے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ غرض جو مطلب ہوگا اسی کے موافق سب حکم لگائے جائیں گے، یا یہ کہ قسم کھانے والی عورت پردہ نشین یا امیرزادی ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے نہیں بیچتی نہیں خریدتی تو اس صورت میں اگر یہ کام دوسرے سے کہہ کر کرالیے تب بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔

مسئلہ ②: قسم کھائی کہ ''میں اپنے اس لڑکے کو نہ ماروں گی'' پھر کسی اور سے کہہ کر پٹوا دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔

روزے نماز کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ ①: کسی نے بے وقوفی سے قسم کھائی کہ ''میں روزہ نہ رکھوں گی'' پھر روزہ کی نیت کرلی تو دم بھر گزرنے سے بھی قسم ٹوٹ گئی، پورے دن گزرنے کا انتظام نہ کریں گے، اگر تھوڑی دیر بعد روزہ توڑے گی تب بھی قسم ٹوٹنے کا کفارہ دینا پڑے گا اور اگر یوں کہا کہ ''ایک روزہ بھی نہ رکھوں گی'' تو روزہ ختم ہونے کے وقت قسم ٹوٹے گی جب تک پورا دن نہ گذرے اور روزہ کھولنے کا وقت نہ آئے تب تک قسم نہ ٹوٹے گی۔ اگر وقت آنے سے پہلے ہی روزہ توڑ ڈالا تو قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ ②: قسم کھائی کہ ''میں نماز نہ پڑھوں گی'' پھر پشیمان ہوئی اور نماز پڑھنے کھڑی ہوئی تو جب پہلی رکعت کا سجدہ کیا اسی وقت قسم ٹوٹ گئی اور سجدہ کرنے سے پہلے قسم نہیں ٹوٹی۔ اگر ایک رکعت پڑھ کر نماز توڑ دے تب بھی قسم ٹوٹ گئی اور یاد رکھو کہ ایسی قسمیں کھانا بہت گناہ ہے، اگر ایسی بے وقوفی ہوگئی تو اس کو فوراً توڑ ڈالے اور کفارہ دے۔

کپڑے وغیرہ کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ ①: قسم کھائی کہ ''اس قالین پر نہ لیٹوں گی'' پھر قالین بچھا کر اس کے اوپر چادر لگائی اور لیٹی تو قسم ٹوٹ گئی

اور اگر اس قالین کے اوپر ایک اور قالین، یا کوئی دری بچھالی اس کے اوپر لیٹی تو قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ ②: قسم کھائی کہ "زمین پر نہ بیٹھوں گی" پھر زمین پر بوریا یا کپڑا یا چٹائی، ٹاٹ وغیرہ بچھا کر بیٹھ گئی تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اپنا دوپٹہ جو اوڑھے ہوئے ہے اسی کا آنچل بچھا کر بیٹھ گئی تو قسم ٹوٹ گئی البتہ اگر دوپٹہ اتار کر بچھا لیا تب بیٹھی تو قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ ③: قسم کھائی کہ "اس چارپائی یا اس تخت پر نہ بیٹھوں گی" پھر اس پر دری یا قالین وغیرہ کچھ بچھا کر بیٹھ گئی تو قسم ٹوٹ گئی، اگر اس چارپائی کے اوپر ایک اور چارپائی بچھائی اور تخت کے اوپر ایک اور تخت بچھالیا پھر اوپر والی چارپائی اور تخت پر بیٹھی تو قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ ④: قسم کھائی کہ "فلانی کو کبھی نہ نہلاؤں گی" پھر اس کے مرجانے کے بعد نہلایا تو قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ⑤: شوہر نے قسم کھائی کہ "تجھ کو کبھی نہ ماروں گا" پھر غصہ میں چوٹا پکڑ کے گھسیٹا یا گلا گھونٹ دیا یا زور سے کاٹ کھایا تو قسم ٹوٹ گئی اور جو دل لگی اور پیار میں کاٹا ہو تو قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ ⑥: قسم کھائی کہ "فلانی کو ضرور ماروں گی" اور وہ اس کہنے سے پہلے ہی مرچکی ہو تو اگر اس کا مرنا معلوم نہ تھا اس وجہ سے قسم کھائی تو قسم نہ ٹوٹے گی اور اگر جان بوجھ کر قسم کھائی تو قسم کھاتے ہی قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ⑦: اگر کسی نے کسی بات کے کرنے کی قسم کھائی جیسے یوں کہا "خدا کی قسم انار ضرور کھاؤں گی" تو عمر بھر میں ایک دفعہ کھالینا کافی ہے اور اگر کسی بات کے نہ کرنے کی قسم کھائی جیسے یوں کہا "خدا کی قسم انار نہ کھاؤں گی" تو ہمیشہ کے لیے چھوڑنا پڑے گا، جب کبھی کھائے گی تو قسم ٹوٹ جائے گی، ہاں اگر ایسا ہوا کہ گھر میں انار انگور وغیرہ آئے اور خاص ان اناروں کے لیے کہا کہ "نہ کھاؤں گی۔" تو اور بات ہے، وہ نہ کھائے اس کے سوا اور منگا کر کھائے تو کچھ حرج نہیں۔

تمرین

سوال ①: قسم توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

سوال ②: کسی نے کئی قسمیں کھائی اور توڑ ڈالیں تو کیا حکم ہے؟

سوال ③: اگر کسی نے قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کیا اور پھر قسم توڑ دی تو کیا حکم ہے؟

سوال ④: کفارہ کن کو دیا جائے گا؟

سوال ⑤: اگر کسی نے قسم کھائی کہ ''کبھی تیرے گھر نہیں جاؤں گی'' اور پھر اُس گھر کے چھجے یا دروازے کے دہلیز پر کھڑی ہوگئی تو کیا حکم ہے؟

سوال ⑥: کسی نے قسم کھائی ''اس گھر میں نہیں جاؤں گی'' اور پھر وہ مسجد بنالی گئی تب اس میں داخل ہوئی تو کیا حکم ہے؟

سوال ⑦: اگر کسی نے قسم کھائی کہ ''تیرے گھر ضرور آؤں گی'' اور پھر آنے کا اتفاق نہیں ہوا تو کیا حکم ہے؟

سوال ⑧: اگر کسی نے قسم کھائی کہ ''فلانے کے گھر میں نہیں جاؤں گی'' تو اس گھر سے کون سا گھر مراد ہے کہ جس میں داخل ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی؟

سوال ⑨: اگر کسی نے قسم کھائی کہ ''تیرے یہاں کبھی نہیں آؤں گی'' اور پھر کوئی صاحب اس کو لے آیا تو کیا حکم ہے؟

سوال ⑩: قسم کھائی کہ ''فلاں چیز نہیں خریدوں گی یا نہیں بیچوں گی یا کرایہ پر نہیں دوں گی'' پھر کسی سے کہا کہ ''تم یہ چیز خرید دو یا تم بیچو یا تم کرایہ پر دو'' تو کیا حکم ہے؟

سوال ⑪: قسم کھائی کہ ''اپنے لڑکے کو نہیں ماروں گی'' اور پھر دوسرے سے پٹوایا تو کیا حکم ہے؟

سوال ⑫: قسم کھائی کہ ''روزہ نہ رکھوں گی'' پھر روزہ کی نیت سے کچھ دیر بھوکی رہی اور تھوڑی دیر بعد روزہ توڑ دیا تو کیا قسم ٹوٹ جائے گی؟

سوال ⑬: اگر یوں کہا کہ ''ایک روزہ نہ رکھوں گی'' تو اس کا کیا حکم ہے؟

سوال ⑭: اگر قسم کھائی کہ ''قالین پر نہ بیٹھوں گی'' پھر قالین بچھا کر اوپر چادر لگائی اور بیٹھی تو کیا قسم ٹوٹ جائے گی؟

سوال ⑮: اگر قسم کھائی کہ ''اس چارپائی یا تخت پر نہ بیٹھوں گی'' پھر اُس پر دری قالین بچھا کر بیٹھ گئی تو کیا حکم ہے؟

سوال ⑯: قسم کھائی کہ ''بیوی کو کبھی نہ ماروں گا'' پھر اس کا چوٹا پکڑ کر گھسیٹا تو اس کا کیا حکم ہے؟

سوال ⑰: کسی نے قسم کھائی کہ ''فلاں کام ضرور کروں گی'' یا فلاں کام نہ کروں گی تو اس کا کیا حکم ہے؟

دین سے پھر جانے کا بیان[۱]

مرتدہ عورت کا حکم

مسئلہ ①: اگر خدانخواستہ کوئی اپنے ایمان اور دین سے پھر گئی تو تین دن کی مہلت دی جائے گی اور جو اس کو شبہ پڑا ہو اس شبہ کا جواب دے دیا جائے گا، اگر اتنی مدت میں مسلمان ہو گئی تو خیر نہیں تو ہمیشہ کے لیے قید کر دیں گے جب توبہ کرے گی تب چھوڑیں گے۔[۲]

مسئلہ ②: جب کسی نے کفر کا کلمہ زبان سے نکالا تو ایمان جاتا رہا اور جتنی نیکیاں اور عبادت اس نے کی تھی سب اکارت[۳] گئی، نکاح ٹوٹ گیا، اگر فرض حج کر چکی ہے تو وہ بھی ٹوٹ گیا، اب اگر توبہ کر کے پھر مسلمان ہوئی تو اپنا نکاح پھر سے پڑھوائے اور پھر دوسرا حج کرے۔

مسئلہ ③: اسی طرح اگر کسی کا میاں توبہ توبہ بے دین ہو جائے تو بھی نکاح جاتا رہا، اب وہ جب تک توبہ کر کے پھر سے نکاح نہ کرے عورت اس سے کچھ واسطہ نہ رکھے۔ اگر کوئی معاملہ میاں بی بی کا سا ہوا تو عورت کو بھی گناہ ہوگا اور اگر وہ زبردستی کرے تو اس کو سب سے ظاہر کر دے شرمائے نہیں، دین کی بات میں کیا شرم۔

کلماتِ کفریہ کا بیان

مسئلہ ④: جب کفر کا کلمہ زبان سے نکالا تو ایمان جاتا رہا، اگر ہنسی دل لگی میں کفر کی بات کہے اور دل میں نہ ہو تب بھی یہی حکم ہے، جیسے کسی نے کہا کیا خدا کو اتنی قدرت نہیں جو فلانا کام کر دے۔ اس کا جواب دیا ہاں نہیں ہے تو اس کہنے سے کافر ہو گئی۔

مسئلہ ⑤: کسی نے کہا ''اٹھو نماز پڑھو'' جواب دیا ''کون اٹھک بیٹھک کرے'' یا کسی نے روزہ رکھنے کو کہا تو جواب دیا ''کون بھوکا مرے'' یا کہا ''روزہ وہ رکھے جس کے گھر کھانا نہ ہو'' یہ سب کفر ہے۔

مسئلہ ⑥: اس کو کوئی گناہ کرتے دیکھ کر کسی نے کہا ''خدا سے ڈرتی نہیں'' جواب دیا ''ہاں نہیں ڈرتی'' تو کافر

---

[۱] اس باب میں ۱۳ مسائل بیان ہوئے ہیں۔

[۲] یہ حکم عورت کا ہے مرد کو تین دن بعد قتل کر دیا جائے گا۔

[۳] یعنی بے فائدہ ہو گئی، ضائع ہو گئی۔

ہوگی۔

مسئلہ⑦: کسی کو برا کام کرتے دیکھ کر کہا ''کیا تو مسلمان نہیں ہے جو ایسی بات کرتی ہے؟''
جواب دیا: ''ہاں نہیں ہوں۔'' تو کافر ہوگئی، اگر ہنسی میں کہا ہو تب بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ⑧: کسی نے نماز پڑھنا شروع کی اتفاق سے اس پر کوئی مصیبت پڑ گئی، اس لیے کہا کہ یہ سب نماز ہی کی نحوست ہے تو کافر ہوگئی۔

مسئلہ⑨: کسی کافر کی کوئی بات اچھی معلوم ہوئی، اس لیے تمنا کر کے کہا کہ ہم بھی کافر ہوتے تو اچھا تھا کہ ہم بھی ایسا کرتے تو کافر ہوگئی۔

مسئلہ⑩: کسی کا لڑکا مر گیا، اس نے یوں کہا یا اللہ یہ ظلم مجھ پر کیوں؟ کیا مجھے کیوں ستایا؟ تو اس کہنے سے وہ کافر ہوگئی۔

مسئلہ⑪: کسی نے یوں کہا اگر خدا بھی مجھ سے کہے تو یہ کام نہ کروں، یا یوں کہا جبرئیل بھی اتر آئیں تو ان کا کہنا نہ مانوں تو کافر ہوگئی۔

مسئلہ⑫: کسی نے کہا میں ایسا کام کرتی ہوں کہ خدا بھی نہیں جانتا تو کافر ہوگئی۔

مسئلہ⑬: جب اللہ تعالیٰ کی یا اس کے کسی رسول کی کچھ حقارت کی یا شریعت کی بات کو برا جانا، عیب نکالا، کفر کی بات پسند کی ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے، اور کفر کی باتوں کو جن سے ایمان جاتا رہتا ہے ہم نے پہلے ہی حصہ میں سب عقیدوں کے بیان کرنے کے بعد بھی بیان کیا ہے وہاں دیکھ لینا چاہیے اور اپنے ایمان کو سنبھالنے میں بہت احتیاط کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا ایمان ٹھیک رکھے اور ایمان ہی پر خاتمہ کرے۔ آمین یارب العالمین۔

تمرین

سوال①: کیا ہنسی مذاق میں بھی کفریہ بات کہنے سے ایمان جاتا رہتا ہے؟

سوال②: ایمان کن باتوں سے جاتا رہتا ہے؟ تفصیل سے ذکر کریں۔

سوال③: کوئی عورت دین سے پھر جائے اور پھر مسلمان نہ ہو تو اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟

سوال④: کلمۂ کفر زبان سے نکالنے سے ایمان، نیکیاں، عبادتیں، نکاح اور حج وغیرہ برقرار رہیں گے یا نہیں؟

کتاب الذبائح

ذبح کرنے کا بیان[1]

مسئلہ ①: ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کا منہ قبلہ کی طرف کر کے تیز چھری ہاتھ میں لے کر بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ کہہ کے اس کے گلے کو کاٹے یہاں تک کہ چار رگیں کٹ جائیں۔ ایک نرخرہ جس سے سانس لیتا ہے، دوسری وہ رگ جس سے دانہ پانی جاتا ہے اور شہ رگیں جو نرخرہ کے دائیں بائیں ہوتی ہیں۔ اگر ان چار میں سے تین ہی رگیں کٹیں تب بھی ذبح درست ہے اس کا کھانا حلال ہے اور اگر دو ہی رگیں کٹیں تو وہ جانور مردار ہو گیا اور اس کا کھانا درست نہیں۔

مسئلہ ②: ذبح کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ قصداً نہیں کہا تو وہ مردار ہے اور اس کا کھانا حرام ہے اور اگر بھول جائے تو کھانا درست ہے۔

مسئلہ ③: کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے اور منع ہے کہ اس میں جانور کو بہت تکلیف ہوتی ہے، اسی طرح ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کی کھال کھینچنا، ہاتھ پاؤں توڑنا کاٹنا اور ان چاروں رگوں کے کٹ جانے کے بعد بھی گلا کاٹے جانا، یہ سب مکروہ ہے۔

مسئلہ ④: ذبح کرنے میں مرغی کا گلا کٹ گیا تو اس کا کھانا درست ہے مکروہ بھی نہیں، البتہ اتنا زیادہ ذبح کر دینا یہ بات مکروہ ہے، مرغی مکروہ نہیں ہوئی۔

مسئلہ ⑤: مسلمان کا ذبح کرنا بہرحال درست ہے، چاہے عورت ذبح کرے یا مرد اور چاہے پاک ہو یا ناپاک، ہر حال میں اس کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا حلال ہے اور کافر کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا حرام ہے۔

مسئلہ ⑥: جو چیز دھار دار ہو جیسے دھار دار پتھر، گنے یا بانس کا چھلکا سب سے ذبح کرنا درست ہے۔

---

[1] ذبح سے متعلق ۶ مسائل مذکور ہیں۔

حلال وحرام چیزوں کا بیان[1]

مَسْئَلَہ①: جو جانور اور جو پرندے شکار کر کے کھاتے رہتے ہیں یا ان کی غذا فقط گندگی ہے ان کا کھانا جائز نہیں، جیسے شیر، بھیڑیا، گیدڑ، بلی، کتا، بندر، شکرا، باز، گدھ وغیرہ اور جو ایسے نہ ہوں جیسے طوطا، مینا، فاختہ، چڑیا، بٹیر، مرغابی، کبوتر، نیل گائے، ہرن، بطخ، خرگوش وغیرہ سب جائز ہیں۔

مَسْئَلَہ②: بجّو[2]، گوہ، کچھوا، بھڑ، خچر، گدھا، گدھی کا گوشت کھانا اور گدھی کا دودھ پینا درست نہیں، گھوڑے کا کھانا جائز ہے لیکن بہتر نہیں، دریائی جانوروں میں سے فقط مچھلی حلال ہے باقی سب حرام۔

مَسْئَلَہ③: مچھلی اور ٹڈی بغیر ذبح کیے ہوئے بھی کھانا درست ہے، ان کے سوا اور کوئی جان دار چیز بغیر ذبح کیے کھانا درست نہیں، جب کوئی چیز مرگئی تو حرام ہوگئی۔

مَسْئَلَہ④: جو مچھلی مر کر پانی کے اوپر الٹی تیرنے لگی اس کا کھانا درست نہیں۔

مَسْئَلَہ⑤: اوجھڑی کھانا حلال ہے، حرام یا مکروہ نہیں۔

مَسْئَلَہ⑥: کسی چیز میں چیونٹیاں مرگئیں تو بغیر نکالے کھانا جائز نہیں، اگر ایک آدھ چیونٹی حلق میں چلی گئی تو مردار کھانے کا گناہ ہوا۔ بعضے بچے بل کہ بڑے بھی گولر[3] کے اندر کے بھنگے[4] سمیت گولر کھا جاتے ہیں اور یوں سمجھتے ہیں کہ اس کے کھانے سے آنکھیں نہیں آتیں، یہ حرام ہے، مردار کھانے کا گناہ ہوتا ہے۔

مَسْئَلَہ⑦: جو گوشت ہندو بیچتا ہے اور یوں کہتا ہے کہ میں نے مسلمان سے ذبح کرایا ہے اس سے مول لے کر کھانا درست نہیں، البتہ جس وقت سے مسلمان نے ذبح کیا ہے اگر اسی وقت سے کوئی مسلمان برابر بیٹھا دیکھ رہا ہے یا وہ جانے لگا تو دوسرا کوئی اس کی جگہ بیٹھ گیا تب درست ہے۔

مَسْئَلَہ⑧: جو مرغی گندی چیزیں کھاتی پھرتی ہو اس کو تین دن بند رکھ کر ذبح کرنا چاہیے، بغیر بند کیے کھانا مکروہ ہے۔

---

[1] اس عنوان کے تحت ۸ مسائل مذکور ہیں۔
[2] ایک قسم کا گوشت خور جانور جو دن بھر بلوں میں رہتا ہے اور رات کو باہر نکلتا ہے، اس کی آنکھیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں۔
[3] ایک قسم کا پھل۔
[4] پھل کا کیڑا۔

تمرین

سوال ①: ذبح کرنے کا طریقہ کیا ہے؟
سوال ②: ذبح کرنے میں اگر جانور کا گلا کٹ جائے تو کیا حکم ہے؟
سوال ③: کیا عورت کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے؟
سوال ④: کون سی چیزوں سے ذبح کرنا درست ہے اور کون سی چیزوں سے مکروہ ہے؟
سوال ⑤: کون سے جانوروں اور پرندوں کا کھانا جائز ہے اور کن کا کھانا جائز نہیں؟
سوال ⑥: دریائی جانوروں میں سے کون سے جانور حلال ہیں؟
سوال ⑦: کیا آپ کے علم میں کوئی ایسا جان دار ہے جسے بغیر ذبح کیے ہوئے کھانا درست ہو؟
سوال ⑧: غیر مسلم سے گوشت خرید کر کھانا کیسا ہے؟
سوال ⑨: جو مرغی گندگی کھاتی ہو اس کا کیا حکم ہے؟

کتاب الأشربة

نشہ آور چیزوں کا بیان[1]

مسئلہ ①: جتنی شرابیں ہیں سب حرام اور نجس ہیں، تاڑی[2] کا بھی یہی حکم ہے دوا کے لیے بھی ان کا کھانا پینا درست نہیں، بل کہ جس دوا میں ایسی چیز پڑی ہو اس کا لگانا بھی درست نہیں۔

مسئلہ ②: شراب کے سوا اور جتنے نشے ہیں جیسے افیون، جائے پھل، زعفران وغیرہ ان کا حکم یہ ہے کہ دوا کے لیے اتنی مقدار کھا لینا درست ہے کہ بالکل نشہ نہ آئے اور اس دوا کا لگانا بھی درست ہے جس میں یہ چیزیں پڑی ہوں اور اتنا کھانا کہ نشہ ہو جائے حرام ہے۔

مسئلہ ③: تاڑی اور شراب کے سرکہ کا کھانا درست ہے۔

مسئلہ ④: بعض عورتیں بچوں کو افیون دے کر لٹا دیتی ہیں کہ نشہ میں پڑے رہیں، روئیں دھوئیں نہیں یہ حرام ہے۔

تمرین

سوال ①: تاڑی کا کیا حکم ہے؟

سوال ②: شراب کے سوا اور جتنے نشے کی چیزیں ہیں ان کا کھانا اور اس سے دوا بنا کر لگانا کیسا ہے؟

سوال ③: تاڑی اور شراب کا سرکہ کھا سکتے ہیں؟

سوال ④: بچوں کے رونے وغیرہ سے بچنے کے لیے کیا افیون کھلانا درست ہے؟

---

[1] اس عنوان کے تحت ۴ مسائل مذکور ہیں۔ [2] تاڑ کا نشہ آور رس۔

کتاب الحظر والاباحۃ

ممنوع اور مباح چیزوں کا بیان[1]

چاندی سونے کے برتنوں کا بیان

مسئلہ ①: سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا جائز نہیں، بل کہ ان کی چیزوں کا کسی طرح سے استعمال کرنا درست نہیں، جیسے چاندی سونے کے چمچہ سے کھانا پینا، خلال سے دانت صاف کرنا، گلاب پاش سے گلاب چھڑکنا، سرمہ دانی یا سلائی سے سرمہ لگانا، عطر دان سے عطر لگانا، خاصدان میں پان رکھنا، ان کی پیالی سے تیل لگانا، جس پلنگ کے پائے چاندی کے ہوں اس پر لیٹنا بیٹھنا، چاندی سونے کی آرسی[2] میں منہ دیکھنا یہ سب حرام ہے۔ البتہ آرسی کا زینت کے لیے پہنے رہنا درست ہے، مگر منہ ہرگز نہ دیکھے غرض ان کی چیز کا کسی طرح استعمال کرنا درست نہیں۔

لباس اور پردے کا بیان

مسئلہ ②: چھوٹے لڑکوں کو کڑے، ہنسلی[3] وغیرہ کوئی زیور اور ریشمی کپڑا پہنانا، مخمل پہنانا جائز نہیں، اسی طرح ریشمی اور چاندی سونے کا تعویذ بنا کر پہنانا اور کسم[4] وزعفران کا رنگا ہو کپڑا پہنانا بھی درست نہیں۔ غرض جو چیزیں مردوں کو حرام ہیں وہ لڑکوں کو بھی نہ پہنانا چاہیے۔ البتہ اگر بانا سوت کا ہو اور تانا ریشمی ایسا کپڑا لڑکوں کو پہنانا جائز ہے اسی طرح اگر کسی مخمل کا رُواں ریشم کا نہ ہو وہ بھی درست ہے اور یہ سب مردوں کو بھی درست ہے اور گوٹہ لچکہ لگا کر کپڑے پہنانا بھی درست ہے، لیکن وہ لچکہ چار انگل سے زیادہ چوڑا نہ ہونا چاہیے۔

مسئلہ ③: کپڑی کام دار ٹوپی یا اور کوئی کپڑا لڑکوں کو اس وقت جائز ہے جب بہت گھنا کام نہ ہو اگر اتنا زیادہ کام

---

[1] اس عنوان کے تحت ۲۰ مسائل درج ہیں۔
[2] ایک زیور جو عورتیں ہاتھ کے انگوٹھے میں پہنتی ہیں۔ اس میں شیشہ جڑا ہوتا ہے۔
[3] ایک قسم کا زیور جو گلے میں پہنا جاتا ہے۔
[4] کرڑ کا پھول جس سے شہاب نکلتا اور سرخ کپڑے رنگے جاتے ہیں۔

ہے کہ ذرا دور سے دیکھنے سے سب کام ہی کام معلوم ہوتا ہے کپڑا بالکل دکھائی نہیں دیتا تو اس کا پہنانا جائز نہیں۔ یہی حال ریشمی کام کا ہے کہ اگر اتنا گھنا ہو تو لڑکوں کو پہنانا جائز نہیں۔

مسئلہ ④: بہت باریک کپڑا جیسے ململ، جالی، بک، آب رواں ان کا پہننا اور ننگے رہنا دونوں برابر ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بہت سے کپڑا پہننے والیاں قیامت کے دن ننگی گنی جائیں گی۔ اگر کرتہ دوپٹہ دونوں باریک ہوں اور بھی غضب ہے۔

مسئلہ ⑤: مردانہ جوتا پہننا اور مردانی صورت بنانا جائز نہیں حضرت ﷺ نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

مسئلہ ⑥: عورتوں کو زیور پہننا جائز ہے لیکن زیادہ نہ پہننا بہتر ہے۔ جس نے دنیا میں نہ پہنا اس کو آخرت میں بہت ملے گا اور بجتا زیور پہننا درست نہیں جیسے جھانجھ[1]، چھاگل[2]، پازیب وغیرہ اور بجتا زیور چھوٹی لڑکی کو پہنانا بھی جائز نہیں، چاندی سونے کے علاوہ اور کسی چیز کا زیور پہننا بھی درست ہے جیسے پیتل، گلٹ، رانگا وغیرہ مگر انگوٹھی سونے چاندی کے علاوہ اور کسی چیز کی درست نہیں۔

مسئلہ ⑦: عورت کو سارا بدن سر سے پیر تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے غیر محرم کے سامنے کھولنا درست نہیں۔ البتہ بوڑھی عورت کو صرف منہ اور ہتھیلی اور ٹخنے سے نیچے پیر کھولنا درست ہے باقی اور بدن کا کھولنا کسی طرح درست نہیں۔ ماتھے پر سے اکثر دوپٹہ سرک جاتا ہے اور اسی طرح غیر محرم کے سامنے آ جاتی ہیں یہ جائز نہیں۔ غیر محرم کے سامنے ایک بال بھی نہ کھولنا چاہیے بلکہ جو بال کنگھی میں ٹوٹتے ہیں اور کٹے ہوئے ناخن بھی کسی ایسی جگہ ڈالے کہ کسی غیر محرم کی نگاہ نہ پڑے نہیں تو گناہ گار ہوگی اسی طرح اپنے کسی بدن کو یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ کسی عضو کا نامحرم مرد کے بدن سے لگانا بھی درست نہیں۔

مسئلہ ⑧: جوان عورت کو غیر مرد کے سامنے اپنا منہ کھولنا درست نہیں، نہ ایسی جگہ کھڑی ہو جہاں کوئی دوسرا دیکھ سکے۔ اسی سے معلوم ہوگیا کہ نئی دلہن کی منہ دکھائی کا جو دستور ہے کہ کنبے کے سارے مرد آکر منہ دیکھتے ہیں یہ ہرگز جائز نہیں اور بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ ⑨: اپنے محرم کے سامنے منہ اور سر اور سینہ اور باہیں اور پنڈلی کھل جائیں تو کچھ گناہ نہیں اور پیٹ اور پیٹھ اور ران ان کے سامنے بھی نہ کھلنا چاہیے۔

---

[1] پاؤں کا ایک زیور۔ [2] پاؤں کا ایک زیور۔

مسئلہ ⑩: ناف سے لے کر زانو کے نیچے تک کسی عورت کے سامنے بھی کھولنا درست نہیں بعض عورتیں ننگی سامنے نہاتی ہیں یہ بڑی بے غیرتی اور ناجائز بات ہے چھٹی[1] چھلے میں ننگی کر کے نہلانا اور اس پر مجبور کرنا ہرگز درست نہیں۔ ناف سے زانو تک ہرگز بدن کو ننگا نہ کرنا چاہیے۔

مسئلہ ⑪: اگر کوئی مجبوری ہو تو ضرورت کے موافق اپنا بدن دکھلا دینا درست ہے مثلاً ران میں پھوڑا ہے تو صرف پھوڑے کی جگہ کھولو زیادہ ہرگز نہ کھولو۔ اس کی صورت یہ ہے کہ پرانا پائجامہ یا چادر پہن لو اور پھوڑے کی جگہ کاٹ دو اس کو جراح دیکھ لے۔ لیکن جراح کے سوا اور کسی کو دیکھنا جائز نہیں نہ کسی مرد کو نہ کسی عورت کو البتہ اگر ناف اور زانو کے درمیان نہ ہو کہیں اور ہو تو عورت کو دکھلانا درست ہے اسی طرح عمل لیتے وقت صرف ضرورت کے موافق اتنا ہی بدن کھولنا درست ہے زیادہ کھولنا درست نہیں۔ یہی حکم دائی جنائی کا ہے کہ ضرورت کے وقت اس کے سامنے بدن کھولنا درست ہے لیکن جتنی ضرورت ہے اس سے زیادہ کھولنا درست نہیں، بچہ پیدا ہونے کے وقت یا کوئی دوا لیتے وقت فقط اتنا ہی بدن کھولنا چاہیے بالکل ننگی ہو جانا جائز نہیں اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی چادر وغیرہ بندھوا دی جائے اور ضرورت کے موافق دائی کے سامنے بدن کھول دیا جائے رانیں وغیرہ نہ کھلنے پائیں اور دائی کے سوا کسی اور کو بدن دیکھنا درست نہیں، بالکل ننگی کر دینا اور ساری عورتوں کا سامنے بیٹھ کر دیکھنا بالکل حرام ہے۔ حضرت ﷺ نے فرمایا: ''ستر دیکھنے والی اور دکھلانے والی دونوں پر خدا کی لعنت ہو۔'' اس قسم کے مسئلوں کا بہت خیال رکھنا چاہیے۔

مسئلہ ⑫: زمانہ حمل وغیرہ میں اگر دائی سے پیٹ ملوانا ہو تو ناف سے نیچے بدن کا کھولنا درست نہیں۔ دوپٹہ وغیرہ ڈال لینا چاہیے۔ بلاضرورت دائی کو بھی دکھانا جائز نہیں۔ یہ دستور ہے کہ پیٹ ملتے وقت دائی بھی دیکھتی ہے اور دوسری گھر والی ماں، بہن وغیرہ بھی دیکھتی ہیں یہ جائز نہیں۔

مسئلہ ⑬: جتنے بدن کا دیکھنا جائز نہیں وہاں ہاتھ لگانا بھی جائز نہیں اس لیے نہاتے وقت اگر بدن بھی نہ کھولے تب بھی نائن[2] وغیرہ سے رانیں ملوانا درست نہیں اگرچہ کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال کر ملے البتہ اگر نائن اپنے ہاتھ میں کیسہ[3] پہن کر کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال کر ملے تو جائز ہے۔

مسئلہ ⑭: کافر عورتیں جیسے اہیرن[4] تنبولن[5] تیلن، کولن، دھوبن، بھنگن، چماری وغیرہ جو گھروں میں آجاتی ہیں

---

[1] بچہ پیدا ہونے کے چھ دن بعد کی رسم۔ [2] حجام کی بیوی۔ [3] تھیلی
[4] گوالن، اہیر قوم کی عورت۔ [5] پان بیچنے والی عورت۔

ان کا حکم یہ ہے کہ جتنا پردہ نامحرم مرد سے ہے اتنا ہی ان عورتوں سے بھی واجب ہے سوائے منہ اور گٹے تک ہاتھ اور ٹخنے تک پیر کے اور کسی ایک بال کا کھولنا بھی درست نہیں، اس مسئلہ کو خوب یاد رکھو سب عورتیں اس کے خلاف کرتی ہیں غرض سر اور سارا ہاتھ اور پنڈلی ان کے سامنے مت کھولو اور اس سے یہ بھی سمجھ لو کہ اگر دائی جنائی ہندو یا میم ہو تو بچہ پیدا ہونے کا مقام تو اس کو دکھلانا درست ہے اور سر وغیرہ اور اعضاء اس کے سامنے کھولنا درست نہیں۔

مسئلہ ⑮: اپنے شوہر سے کسی جگہ کا پردہ نہیں ہے تم کو اس کے سامنے اور اس کو تمہارے سامنے سارے بدن کا کھولنا درست ہے مگر بے ضرورت ایسا کرنا اچھا نہیں۔

مسئلہ ⑯: جس طرح خود مردوں کے سامنے آنا اور بدن کھولنا درست نہیں اسی طرح جھانک تاک کے مردوں کو دیکھنا بھی درست نہیں۔ عورتیں یوں سمجھتی ہیں کہ مرد ہم کو نہ دیکھیں ہم ان کو دیکھ لیں تو کچھ حرج نہیں یہ بالکل غلط ہے کواڑ کی راہ یا کوٹھے پر سے مردوں کو دیکھنا، دولہا کے سامنے آجانا یا اور کسی طرح دولہا کو دیکھنا یہ سب ناجائز ہے۔

مسئلہ ⑰: نامحرم کے ساتھ تنہائی کی جگہ بیٹھنا لیٹنا درست نہیں اگرچہ دونوں الگ الگ اور کچھ فاصلہ پر ہوں تب بھی جائز نہیں۔

مسئلہ ⑱: اپنے پیر کے سامنے آنا ایسا ہی ہے جیسے کہ غیر محرم کے سامنے آنا اس لیے یہ بھی جائز نہیں۔ اسی طرح لے پالک لڑکا بالکل غیر ہوتا ہے لڑکا بنانے سے سچ مچ لڑکا نہیں بن جاتا سب کو اس سے وہی برتاؤ کرنا چاہیے جو بالکل غیروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس طرح جو نامحرم رشتہ دار ہیں جیسے دیور، جیٹھ، بہنوئی، نندوئی، چچا زاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد بھائی وغیرہ یہ سب شرع میں غیر ہیں سب سے گہرا پردہ ہونا چاہیے۔

مسئلہ ⑲: ہیجڑے، خوجے، اندھے[1] کے سامنے آنا بھی جائز نہیں۔

مسئلہ ⑳: بعض بعض منہیار سے چوڑیاں پہنتی ہیں یہ بڑی بیہودہ بات ہے حرام ہے بل کہ جو عورتیں باہر نکلتی ہیں ان کو بھی اس سے چوڑیاں پہننا جائز نہیں۔

---

[1] نابینا شخص

تمرین

سوال①: چھوٹے بچوں کو کون کون سی چیزیں پہنانا درست نہیں؟

سوال②: کیا عورتوں کے لیے بہت باریک کپڑے پہننا جائز ہے؟

سوال③: کیا عورتوں کے لیے مردانہ جوتا پہننا اور مردانہ صورت اختیار کرنا جائز ہے؟

سوال④: عورت کو اپنے بدن کا کتنا حصہ چھپا کر رکھنے کا حکم ہے؟

سوال⑤: کنگھی میں جو بال ٹوٹتے ہیں ان بالوں کا غیر محرم کے دیکھنے سے کیا گناہ ہوگا؟

سوال⑥: کیا کافر عورتوں سے بھی پردہ کرنے کا حکم ہے؟

سوال⑦: کیا نامحرم کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا اور باتیں کرنا شرعاً درست ہے؟

سوال⑧: کیا کسی عورت کا پیر بھی نامحرم ہے؟

سوال⑨: کن کن لوگوں سے شرعاً گہرا پردہ کرنا ضروری ہے؟

سوال⑩: کیا اندھے وغیرہ کے سامنے آنا جائز ہے؟

سوال⑪: منہیار سے چوڑیاں پہننا کیسا ہے؟

متفرقات[1]

مسئلہ ①: ہر ہفتہ نہا دھو کر ناف سے نیچے اور بغل وغیرہ کے بال دور کر کے بدن کو صاف ستھرا کرنا مستحب ہے، ہر ہفتہ نہ ہو تو پندرہویں دن سہی زیادہ سے زیادہ چالیس دن اس سے زیادہ کی اجازت نہیں، اگر چالیس دن گذر گئے اور بال صاف نہ کیے تو گناہ ہوا۔

مسئلہ ②: اپنے ماں باپ، شوہر وغیرہ کو نام لے کر پکارنا مکروہ اور منع ہے، کیوں کہ اس میں بے ادبی ہے، لیکن ضرورت کے وقت جس طرح ماں باپ کا نام لینا درست ہے، اسی طرح شوہر کا نام لینا بھی درست ہے۔ اسی طرح اٹھتے بیٹھتے بات چیت کرتے ہر وقت میں ادب تعظیم کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

مسئلہ ③: کسی جاندار چیز کو آگ میں جلانا درست نہیں، جیسے بھڑوں کا پھونکنا، کھٹمل وغیرہ پکڑ کر آگ میں ڈال دینا یہ سب ناجائز ہے، البتہ اگر مجبوری ہو کہ بغیر پھونکے کام نہ چلے تو بھڑوں کا پھونک دینا چار پائی میں کھولتا ہوا پانی ڈال دینا درست ہے۔

مسئلہ ④: کسی بات کی شرط باندھنا جائز نہیں جیسے کوئی کہے سیر بھر مٹھائی کھا جاؤ تو ہم ایک روپیہ دیں گے اور اگر نہ کھا سکے تو ایک روپیہ ہم تم سے لیں گے، غرض جب دونوں طرف سے شرط ہو تو جائز نہیں، البتہ اگر ایک ہی طرف سے ہو تو درست ہے۔

مسئلہ ⑤: جب کوئی دو آدمی چپکے چپکے باتیں کرتے ہیں تو ان کے پاس نہ جانا چاہیے۔ چھپ کے ان کو سننا بڑا گناہ ہے، حدیث شریف میں آیا ہے "جو کوئی دوسروں کی بات کی طرف کان لگائے اور ان کو ناگوار ہو تو قیامت کے دن اس کے کان میں گرم گرم سیسہ ڈالا جائے گا" اس سے معلوم ہوا کہ بیاہ شادی میں دولہا دلہن کی باتیں سننا، دیکھنا بہت بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ ⑥: شوہر کے ساتھ جو باتیں ہوئی ہوں جو کچھ معاملہ پیش آیا ہو کسی اور سے کہنا بڑا گناہ ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ "ان بھیدوں کے بتلانے والے پر سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا غصہ اور غضب ہوتا ہے۔"

مسئلہ ⑦: اسی طرح کسی کے ساتھ ہنسی اور چہل کرنا کہ اس کو ناگوار ہو یا تکلیف ہو درست نہیں، آدمی وہیں تک

[1] اس عنوان کے تحت ۲۰ مسائل مذکور ہیں۔

گدگدائے جہاں تک ہنسی آئے۔

مسئلہ ⑧: مصیبت کے وقت موت کی تمنا کرنا، اپنے کو کوسنا درست نہیں۔

مسئلہ ⑨: پچیسی[1]، چوسر، تاش وغیرہ کھیلنا درست نہیں اور اگر بازی بدہ[2] کر کھیلے تو یہ صریح جوا اور حرام ہے۔

مسئلہ ⑩: جب لڑکا لڑکی دس برس کے ہو جائیں تو لڑکوں کو ماں، بہن، بھائی وغیرہ کے پاس اور لڑکیوں کو بھائی اور باپ کے پاس لٹانا درست نہیں، البتہ لڑکا اگر باپ کے پاس اور لڑکی ماں کے پاس لیٹے تو جائز ہے۔

مسئلہ ⑪: جب کسی کو چھینک آئے تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہہ لینا بہتر ہے اور جب "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہہ لیا تو سننے والی پر اس کے جواب میں "یَرْحَمُكَ اللّٰہُ"، کہنا واجب ہے نہ کہے گی تو گناہ گار ہوگی اور یہ بھی خیال رکھو کہ اگر چھینکنے والی عورت یا لڑکی ہے تو کاف کا زیر کہو اور اگر مرد یا لڑکا ہے تو کاف کا زبر کہو، پھر چھینکنے والی اس کے جواب میں کہے "یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ"، لیکن چھینکنے والی کے ذمہ یہ جواب واجب نہیں بل کہ بہتر ہے۔

مسئلہ ⑫: چھینک کے بعد "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہتے کئی آدمیوں نے سنا تو سب کو "یَرْحَمُكَ اللّٰہ" کہنا واجب نہیں، اگر ان میں سے ایک کہہ دے تو سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا، لیکن اگر کسی نے جواب نہ دیا تو سب گناہ گار ہوں گے۔

مسئلہ ⑬: اگر کوئی بار بار چھینکے اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہے تو فقط تین بار "یَرْحَمُكَ اللّٰہ" کہنا واجب ہے اس کے بعد واجب نہیں۔

مسئلہ ⑭: جب حضور ﷺ کا نام مبارک لے یا پڑھے یا سنے تو درود شریف پڑھنا واجب ہو جاتا ہے۔ اگر نہ پڑھا تو گناہ ہوا، لیکن اگر ایک ہی جگہ کئی دفعہ نام لیا تو ہر دفعہ درود پڑھنا واجب نہیں، ایک ہی دفعہ پڑھ لینا کافی ہے، البتہ اگر جگہ بدل جانے کے بعد پھر نام لیا یا سنا تو پھر درود پڑھنا واجب ہو گیا۔

مسئلہ ⑮: بچوں کی بابری[3] وغیرہ بنوانا جائز نہیں یا تو سارا سر منڈوا دو یا سارے سر پر بال رکھواؤ۔

مسئلہ ⑯: عطر وغیرہ کسی خوش بو میں اپنے کپڑے بسانا اس طرح کہ غیر مردوں تک اس کی خوش بو جائے درست نہیں۔

مسئلہ ⑰: ناجائز لباس کا سی کر دینا بھی جائز نہیں، مثلاً شوہر ایسا لباس سلوا دے جو اس کو پہننا جائز نہیں تو عذر کر دے۔ اسی طرح درزن سلائی پر ایسا کپڑا نہ سیئے۔

---

[1] ایک کھیل جو سات کوڑیوں سے کھیلا جاتا ہے۔ [2] بازی بدہ کر، شرط لگا کر۔ [3] بابری جس کو بعض لوگ کنڈی کہتے ہیں۔

مسئلہ ⑱: جھوٹے قصے اور بے سند حدیثیں جو جاہلوں نے اردو کتابوں میں لکھ دیں اور معتبر کتابوں میں ان کا کہیں ثبوت نہیں جیسے نور نامہ وغیرہ اور حسن وعشق کی کتابیں دیکھنا اور پڑھنا جائز نہیں، اسی طرح غزل اور قصیدوں کی کتابیں خاص کر آج کل کے ناول کو ہرگز نہ دیکھنا چاہیے۔ ان کا خریدنا بھی جائز نہیں اگر اپنی لڑکیوں کے پاس دیکھو جلا دو۔

مسئلہ ⑲: عورتوں میں بھی السلام علیکم اور مصافحہ کرنا سنت ہے، اس کو رواج دینا چاہیے، آپس میں کیا کرو۔

مسئلہ ⑳: جہاں تم مہمان جاؤ کسی فقیر وغیرہ کو روٹی کھانا مت دو، بغیر گھر والے سے اجازت لیے دینا گناہ ہے۔

تمرین

سوال ①: زیر ناف اور بغل وغیرہ کے بال کتنے دنوں میں صاف کرنا چاہیے؟

سوال ②: کسی بات پر شرط باندھنا کیسا ہے؟

سوال ③: جاندار کو آگ میں جلانا کیسا ہے؟

سوال ④: چپکے سے کسی کی بات سننے کی کیا وعید ہے؟

سوال ⑤: مصیبت کے وقت موت کی تمنا کرنا کیسا ہے؟

سوال ⑥: کتنی عمر میں بچوں کا بستر الگ کرنا چاہیے؟

سوال ⑦: چھینک سے متعلق احکام تفصیل سے لکھیں۔

سوال ⑧: کس وقت درود شریف پڑھنا واجب ہے؟

سوال ⑨: بچوں کے بال کیسے بنانے چاہئیں؟

سوال ⑩: ناجائز لباس کا سینا کیسا ہے؟

سوال ⑪: غزل، ناول، قصیدوں کی کتابوں کا کیا حکم ہے؟

کتاب اللقطة

گری پڑی چیز پانے کا بیان[1]

لقطہ کس نیت سے اٹھائے؟

مَسْئَلَہ ①: کہیں راستہ، گلی یا بیبیوں کی محفل میں یا اپنے یہاں کوئی مہمان داری ہوئی تھی یا وعظ کہلوایا تھا، سب کے جانے کے بعد کچھ ملا، یا اور کہیں کوئی چیز پڑی پائی، تو اس کو خود لے لینا درست نہیں حرام ہے، اگر اٹھائے تو اس نیت سے اٹھائے کہ اس کے مالک کو تلاش کر کے دے دوں گی۔

لقطہ اٹھانا کب واجب ہو جاتا ہے؟

مَسْئَلَہ ②: اگر کوئی چیز پائی اور اس کو نہ اٹھایا تو گناہ نہیں، لیکن اگر یہ ڈر ہو کہ اگر میں نہ اٹھاؤں گی تو کوئی اور لے گا اور جس کی چیز ہے اس کو نہ ملے گی تو اس کا اٹھالینا اور مالک کو پہنچا دینا واجب ہے۔

مالک کو تلاش کرنا واجب ہے

مَسْئَلَہ ③: جب کسی نے پڑی ہوئی چیز اٹھالی تو اب مالک کا تلاش کرنا اور تلاش کر کے دے دینا اس کے ذمے ہو گیا، اب اگر پھر وہیں ڈال دیا یا اٹھا کر اپنے گھر لے آئی، لیکن مالک کو تلاش نہیں کیا تو گناہ گار ہوئی، خواہ ایسی جگہ پڑی ہو کہ اٹھانا اس کے ذمے واجب نہ تھی، یعنی کسی محفوظ جگہ پڑی تھی کہ ضائع ہو جانے کا ڈر نہیں تھا یا ایسی جگہ ہو کہ اٹھالینا واجب تھا۔ دونوں کا یہی حکم ہے کہ اٹھالینے کے بعد مالک کو تلاش کر کے پہنچانا واجب ہو جاتا ہے، پھر وہیں ڈال دینا جائز نہیں۔

مالک کو تلاش کرنے کا طریقہ

مَسْئَلَہ ④: محفلوں میں مردوں اور عورتوں کے جماؤ جم گھٹے میں خوب پکارے، تلاش کرے۔ اگر مردوں میں خود

---

[1] اس باب میں ۸ مسائل مذکور ہیں۔

نہ جاسکے، نہ پکار سکے تو اپنے میاں وغیرہ کسی اور سے پکڑوائے اور خوب مشہور کرادے کہ ہم نے ایک چیز پائی ہے جس کی ہو ہم سے آکر لے لے، لیکن یہ ٹھیک پتہ نہ دے کہ کیا چیز پائی ہے، تاکہ کوئی جھوٹ فریب کر کے نہ لے سکے، البتہ کچھ گول مول ادھورا پتہ بتلادینا چاہیے، مثلاً یہ کہ ایک زیور، یا ایک کپڑا ہے، یا ایک بٹوہ ہے جس میں کچھ نقد ہے، اگر کوئی آئے اور اپنی چیز کا ٹھیک ٹھیک پتہ دے دے تو اس کے حوالے کردینا چاہیے۔

اگر مالک نہ ملے تو

مسئلہ ⑤: بہت تلاش کرنے اور مشہور کرنے کے بعد جب بالکل مایوسی ہو جائے کہ اب اس کا کوئی وارث نہ ملے گا تو اس چیز کو خیرات کردے اپنے پاس نہ رکھے، البتہ اگر وہ خود غریب محتاج ہو تو خود ہی اپنے کام میں لائے، لیکن خیرات کرنے کے بعد اگر اس کا مالک آگیا تو اس کے دام لے سکتا ہے اور اگر خیرات کرنے کو منظور کرلیا تو اس کو اس خیرات کا ثواب مل جائے گا۔

پالتو پرندوں کا حکم

مسئلہ ⑥: پالتو کبوتر، یا طوطا، مینا یا اور کوئی چیز اس کے گھر گر پڑی اور اس نے اس کو پکڑ لیا تو مالک کو تلاش کر کے پہنچانا واجب ہوگیا، خود لے لینا حرام ہے۔

پھلوں کا حکم

مسئلہ ⑦: باغ میں آم یا امرود وغیرہ پڑے ہیں تو ان کو بلا اجازت اٹھانا اور کھانا حرام ہے، البتہ اگر کوئی ایسی کم قدر چیز ہے کہ ایسی چیز کو کوئی تلاش نہیں کرتا اور نہ اس کے لینے کھانے سے کوئی برا مانتا ہے تو اس کو خرچ میں لانا درست ہے، مثلاً راہ میں ایک بیر پڑا ملا یا ایک مٹھی چنے کے بوٹ[1] ملے۔

خزانے کا حکم

مسئلہ ⑧: کسی مکان یا جنگل میں خزانہ یعنی کچھ گڑا ہوا مال نکل آیا تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو پڑی ہوئی چیز کا حکم ہے خود لے لینا جائز نہیں، تلاش و کوشش کرنے کے بعد اگر مالک کا پتہ نہ چلے تو اس کو خیرات کردے اور غریب ہو تو خود بھی لے سکتی ہے۔

---

[1] کچے سبز چنے

تمرین

سُوال ①: اگر کوئی چیز کہیں پڑی ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

سُوال ②: اعلان کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

سُوال ③: بہت تلاش اور مشہور کرنے کے باوجود مالک نہ ملے تو کیا حکم ہے؟

سُوال ④: پالتو کبوتر وغیرہ اگر گھر آ جائیں اس کا کیا حکم ہے؟

سُوال ⑤: کہیں گڑا ہوا خزانہ مل جائے اس کا کیا حکم ہے؟

کتاب الوقف

وقف کا بیانؒ

مسئلہ ①: اپنی کوئی جائیداد جیسے مکان، باغ، گاؤں وغیرہ اللہ کی راہ میں فقیروں، غریبوں، مسکینوں کے لیے وقف کر دیا کہ اس گاؤں کی سب آمدنی فقیروں محتاجوں پر خرچ کر دی جائے، یا باغ کے سب پھل پھول غریبوں کو دے دیے جائیں، اس مکان میں مسکین لوگ رہا کریں، کسی اور کے کام نہ آئے تو اس کا بڑا ثواب ہے۔ جتنے نیک کام ہیں مرنے سے بند ہو جاتے ہیں لیکن یہ ایسا نیک کام ہے کہ جب تک وہ جائیداد باقی رہے گی برابر قیامت تک اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ جب تک فقیروں کو راحت اور نفع ملتا رہے گا برابر نامہ اعمال میں ثواب لکھا جائے گا۔

مسئلہ ②: اگر اپنی کوئی چیز وقف کر دے تو کسی نیک بخت دیانت دار آدمی کے سپرد کر دے کہ وہ اس کی دیکھ بھال کرے کہ جس کام کے لیے وقف کیا ہے اسی پر خرچ ہوا کرے، کہیں بے جا خرچ نہ ہونے پائے۔

مسئلہ ③: جس کو وقف کر دیا اب وہ چیز اس کی نہیں رہی اللہ تعالیٰ کی ہوگئی، اب اس کو بیچنا کسی کو دینا درست نہیں، اب اس میں کوئی شخص اپنا دخل نہیں دے سکتا، جس بات کے لیے وقف ہے وہی کام اس سے لیا جائے گا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ ④: مسجد کی کوئی چیز جیسے اینٹ، گارا، چونا، لکڑی، پتھر وغیرہ کوئی چیز اپنے کام میں لانا درست نہیں، چاہے کتنی ہی نکمی ہوگئی ہو لیکن گھر کے کام میں نہ لانا چاہیے بل کہ اس کو بیچ کر مسجد کے ہی خرچ میں لگا دینا چاہیے۔

مسئلہ ⑤: وقف میں یہ شرط ٹھہرا لینا بھی درست ہے کہ جب تک میں زندہ ہوں اس وقف کی آمدنی خواہ سب کی سب یا آدھی تہائی اپنے خرچ میں لایا کروں گی پھر میرے بعد فلاں نیک جگہ خرچ ہوا کرے۔ اگر یوں کہہ لیا تو اتنی آمدنی اس کو لے لینا جائز اور حلال ہے اور یہ بڑا آسان طریقہ ہے کہ اس میں اپنے آپ کو بھی کسی طرح کی

؎ وقف کے متعلق ۵ مسائل مذکور ہیں۔

تکلیف اور تنگی ہونے کا اندیشہ نہیں اور جائیداد بھی وقف ہوگئی۔ اسی طرح اگر یوں شرط کردے کہ اول اس کی آمدنی میں سے میری اولاد کو اتنا دے دیا جایا کرے، پھر جو بچے وہ اس نیک جگہ میں خرچ ہو جائے، یہ بھی درست ہے اور اولاد کو اسی قدر دے دیا جایا کرے گا۔

تمرین

سوال ①: جس چیز کو وقف کر دیا جائے کیا اُس کو بیچا جا سکتا ہے؟

سوال ②: مسجد کی کوئی چیز پرانی ہوگئی تو اس کا خود استعمال کرنا کیسا ہے؟

سوال ③: وقف میں یہ شرط لگانا کہ اس کی آمدنی پہلے اس پر خرچ ہوگی اور اس کے مرنے کے بعد فلاں نیک کام میں خرچ ہوگی، کیسا ہے؟

کتاب النکاح

نکاح کا بیان

نکاح کی فضیلت اور اس کے حقوق کا بیان[1]

(۱) حدیث میں ہے کہ "دنیا صرف ایک استعمال کی چیز ہے اور دنیا کی استعمالی چیزوں میں سے کوئی چیز نیک عورت سے افضل نہیں" (یعنی دنیا میں اگر نیک عورت میسر آ جائے تو بہت بڑی غنیمت اور حق تعالیٰ کی رحمت ہے کہ خاوند کی راحت اور اس کی فلاح دارین کا سبب ہے، دنیا میں بھی ایسی عورت سے راحت میسر ہوتی ہے اور آخرت کے کاموں میں بھی مدد ملتی ہے)۔

(۲) حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نکاح میرا طریقہ اور میری سنت (مؤکدہ) ہے سو جو نہ عمل کرے میری سنت (مؤکدہ) پر تو وہ مجھ سے نہیں ہے۔"

(یعنی مجھ میں اور اس میں کوئی علاقہ نہیں۔ یہ زجر اور ڈانٹ ہے ایسے شخص کو جو سنت پر عمل نہ کرے اور جناب رسول اللہ ﷺ کی خفگی کا بیان ہے ایسے شخص پر۔ سو اس سے بہت کچھ پرہیز لازم ہے اور مسلمان کو کیسے چین پڑ سکتا ہے کہ ذرا دیر بھی جناب رسول خدا ﷺ اس سے ناراض رہیں، اللہ اس دن سے پہلے موت دے دیں جس روز مسلمان کو اللہ و رسول کی ناراضی گوارا ہو)

(۳) اور حدیث میں ہے "نکاح کرو اس لیے کہ میں فخر کروں گا (قیامت میں) تمہارے ذریعہ سے (اور) امتوں پر" (یعنی جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بہت پسند ہے کہ آپ کی امت کثرت سے ہو اور دوسری امتوں سے زیادہ ہو تا کہ ان کی کثرت اعمال کی وجہ سے آپ کو بھی ثواب اور قرب الٰہی زیادہ میسر ہو۔ اس لیے کہ جو کوئی آپ کی امت میں جو کچھ بھی عمل کرتا ہے وہ آپ ہی کی تعلیم کے سبب کرتا ہے۔ پس جس قدر زیادہ عمل کرنے والے ہوں گے اسی قدر آپ کو ان کی تعلیم کرنے کا ثواب زیادہ ہوگا۔ یہاں سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ جہاں

---

[1] اس عنوان کے تحت ۱۱۹ احادیث مذکور ہیں۔

تک بھی اور جس طرح بھی ہو سکے قرب الٰہی کے وسیلے اور اعمال کثرت سے اختیار کرے اور اس میں کوتاہی نہ کرے۔ اور حدیث میں ہے کہ:

''قیامت کے دن کل صفیں ایک سو بیس ہوں گی، جن میں چالیس (۴۰) صفیں اور امتوں کے لوگوں کی ہوں گی اور اسی (۸۰) صفیں جناب رسول اللہ ﷺ کی امت کی ہوں گی۔''

سبحان اللہ کیا دل داری منظور ہے حق تعالیٰ کو جناب رسول اللہ ﷺ کی)

④ ''اور جو شخص صاحب وسعت ہو (یعنی عورت کے حقوق ادا کر سکے) تو چاہیے کہ نکاح کرے اور جو نہ پائے (اس قدر مال کہ عورت کے حقوق اس سے ادا کرے) تو اس پر روزہ ہے (یعنی روزہ رکھے اس سے شہوت میں کمی ہو جائے گی) پس بے شک روزہ اس کے لیے مثل رگ شہوت مل دینے کے ہے۔''

(اگر عورت کی خواہش مرد کو بہت زیادہ نہ ہو بلکہ معتدل اور درمیانی درجہ کی ہو، اور عورت کے ضروری خرچ اٹھانے پر قادر ہو تو ایسے شخص کے لیے نکاح سنت مؤکدہ ہے اور جس کو اعلیٰ درجہ کا تقاضا ہو یعنی بہت خواہش ہو تو ایسے شخص کے لیے نکاح واجب ضروری ہے اس لیے کہ اندیشہ ہے خدانخواستہ زنا میں مبتلا ہو گیا تو حرام کاری کا گناہ ہوگا۔ اور اگر باوجود سخت تقاضائے شہوت کے اس قدر طاقت نہیں کہ عورت کے ضروری حقوق ادا کر سکے تو یہ شخص کثرت سے روزے رکھے پھر جب اتنی گنجائش ہو جائے کہ عورت کے حقوق ادا کرنے پر قادر ہو تو نکاح کر لے)

⑤ حدیث میں ہے کہ ''اولاد جنت کا پھول ہے'' (مطلب یہ ہے کہ جنت کے پھولوں سے جیسی مسرت اور فرحت حاصل ہوگی ویسی ہی راحت اور مسرت اولاد کو دیکھ کر حاصل ہوتی ہے اور اولاد نکاح کے ذریعہ سے میسر آتی ہے)

⑥ حدیث میں ہے کہ ''تحقیق آدمی کا درجہ جنت میں بلند کیا جاتا ہے سو وہ کہتا ہے کہاں سے ہے میرے لیے یہ (یعنی وہ کہتا ہے کہ یہ رتبہ مجھے کیسے ملا؟ میں نے تو ایسا عمل کوئی نہیں کیا جس کا یہ ثواب ہو۔) پس کہا جاتا ہے (اس آدمی سے یہ) بسبب مغفرت طلب کرنے تیری اولاد کے ہے تیرے لئے'' (یعنی تیری اولاد نے ہم سے تیرے لیے استغفار کی اس کی بدولت یہ درجہ تجھ کو عنایت ہوا)

⑦ حدیث میں ہے ''تحقیق وہ بچہ جو حمل سے گر جاتا ہے (یعنی بغیر دن پورے ہوئے پیدا ہو جاتا ہے) اپنے پروردگار سے جھگڑے گا جب کہ اس کے ماں باپ جہنم میں داخل ہوں گے (یعنی حق تعالیٰ سے مبالغہ کے ساتھ سفارش کرے گا کہ میرے والدین کو دوزخ سے نکال دو اور حق تعالیٰ اپنی عنایت کی وجہ سے اس کے اس جھگڑے کو

قبول فرمائیں گے اور اس کی ناز برداری کریں گے) پس کہا جائے گا اے سقط جھگڑا کرنے والے! اپنے رب سے داخل کردے اپنے والدین کو جنت میں۔ پس کھینچ لے گا بچہ ان دونوں کو اپنے ناز سے یہاں تک کہ داخل کرے گا ان دونوں کو جنت میں'' (معلوم ہوا کہ آخرت میں ایسی اولاد بھی کام آئے گی جو نکاح کا نتیجہ ہے۔

⑧ حدیث میں ہے کہ ''بے شک جس وقت دیکھتا ہے مرد اپنی عورت کی طرف اور عورت دیکھتی ہے مرد کی طرف تو دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ دونوں کی طرف رحمت کی نظر سے۔''

⑨ حدیث میں ہے کہ ''حق تعالیٰ پر حق ہے (یعنی حق تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اپنے ذمہ یہ بات مقرر فرمائی ہے) مدد کرنی اس شخص کی جو نکاح کرے پاک دامنی حاصل کرنے کو اس چیز سے جسے اللہ نے حرام کیا ہے'' (یعنی زنا سے محفوظ رہنے کے لیے جو شادی کرے اور نیت اطاعت حق کی ہو تو خرچ وغیرہ میں اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائیں گے)

⑩ حدیث میں ہے کہ ''عیال دار شخص کی دو رکعتیں (نماز) کی بہتر ہیں مجرد شخص کی بیاسی ۸۲ رکعتوں سے، اور دوسری حدیث میں بجائے بیاسی کی ستر کا عدد آیا ہے، سو مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ ستر اس شخص کے حق میں ہے جو ضروری حق اہل وعیال کا ادا کرے اور بیاسی اس کے حق میں ہیں جو ضروری حقوق سے زیادہ ان کی خدمت کرے جان اور مال اور اچھی عادت سے۔''

⑪ حدیث میں ہے'' بے شک بہت بڑا گناہ اللہ کے نزدیک ضائع کرنا (اور ان کی ضروری خدمت میں کمی کرنا) ہے مرد کا ان لوگوں کو جن کا خرچ اس کے ذمہ ہے۔''

⑫ حدیث میں ہے کہ ''میں نے نہیں چھوڑا اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر دینے والا ہو مردوں کو عورتوں (کے فتنہ) سے'' یعنی مردوں کے حق میں عورت کے فتنہ سے بڑھ کر کوئی فتنہ ضرر دینے والا نہیں کہ ان کی محبت میں بے حس ہوجاتے ہیں اور اللہ اور رسول کے حکم کی پرواہ نہیں کرتے۔ لہٰذا چاہیے کہ ایسی محبت عورتوں سے نہ کرے کہ جس میں شریعت کے خلاف کام کرنے پڑیں مثلاً وہ مرد کی حیثیت سے زیادہ کھانے پہننے کو مانگیں تو ہرگز ان کی خاطر کرنے کو رشوت وغیرہ نہ لے بلکہ مال حلال سے جو اللہ تعالیٰ دے ان کی خدمت کردے۔ اور عورتوں کو تعلیم وتادیب کرتا رہے اور بے باک وگستاخ نہ کردے۔ عورتوں کی عقل ناقص ہوتی ہے ان کی اصلاح کا خاص طور پر انتظام لازم ہے۔

⑬ حدیث میں ہے کہ ''پیغام نکاح کا کوئی تم میں سے نہ دے اپنے بھائی کے پیغام پر یہاں تک کہ وہ بھائی نکاح

کر لے یا چھوڑ دے‘‘ (یعنی جب ایک شخص نے کہیں پیغام نکاح کا دیا ہو اور ان لوگوں کی کچھ مرضی بھی پائی جاتی ہو کہ وہ اس شخص سے نکاح کرنے کو کچھ راضی ہیں تو دوسرے شخص کو اس جگہ ہرگز پیغام نہ دینا چاہیے۔ ہاں اگر وہ لوگ خود اس پہلے شخص کو انکار کر دیں یا وہ خود ہی وہاں سے اپنا ارادہ منقطع کر دے یا ان لوگوں کی ابھی بالکل مرضی اس شخص کے ساتھ نکاح کرنے کی نہیں پائی جاتی، تو اب دوسرے کو اس لڑکی کا پیغام دینا درست ہے۔ اور یہی حکم خرید و فروخت کے بھاؤ کرنے کا ہے کہ جب ایک شخص کسی سے خرید نے یا فروخت کرنے کا بھاؤ کر رہا ہے تو دوسرے کو جب تک اس کا معاملہ علیحدہ نہ ہو جائے اس کے بھاؤ پر بھاؤ کرنا نہیں چاہیے جب کہ باہم خرید و فروخت کی کچھ مرضی معلوم ہوتی ہو خوب سمجھ لو اور اس حکم میں کافر بھی داخل ہے۔ یعنی اگر کوئی کافر کسی سے لین دین کا بھاؤ کر رہا ہے اور دوسرے شخص کے معاملہ کرنے کی اس کے ساتھ کچھ مرضی بھی معلوم ہوتی ہے تو مسلمان کو زیبا نہیں کہ اس کافر کے بھاؤ پر اپنا بھاؤ پیش کرے)

(۱۴) حدیث میں ہے کہ ’’تحقیق عورت نکاح کی جاتی ہے اپنے دین کی وجہ سے اور اپنے مال کی وجہ سے اور اپنے حسن کی وجہ سے سو تو لازم پکڑ لے صاحب دین کو تیرے ہاتھ خاک میں ملیں‘‘ (یعنی کوئی مرد تو عورت دین دار پسند کرتا ہے اور کوئی مال دار اور کوئی خوبصورت تو جناب رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ دین داری کا خیال چاہیے اور دین دار عورت سے نکاح کرنا اولیٰ ہے۔ ہاں اگر مثلاً ایسا موقع ہو کہ کوئی عورت دین دار ہے لیکن اتنی بدشکل ہے کہ طبیعت کسی طرح اسے قبول نہیں کرتی اور اندیشہ ہے کہ اگر ایسی عورت سے نکاح کیا جائے تو باہم میاں بی بی میں موافقت نہ رہے گی اور عورت کے حق ادا کرنے میں کوتاہی ہوگی تو ایسے وقت ایسی عورت سے نکاح نہ کرے اور ’’تیرے ہاتھ خاک میں مل جائیں‘‘ یہ عربی محاورہ ہے اور مختلف موقعوں پر استعمال ہوتا ہے۔ یہاں پر اس سے دین دار عورت کی رغبت دلانا مراد ہے)

(۱۵) حدیث میں ہے ’’بیبیوں میں بہتر وہ بی بی ہے جس کا مہر بہت آسان ہو‘‘ (یعنی مرد سہولت سے اس کو ادا کر سکے۔ آج کل زیادتی مہر کا دستور بہت ہو گیا ہے لوگوں کو اس رسم سے بچنا چاہیے)۔

(۱۶) حدیث میں ہے کہ ’’اپنے نطفوں کے لیے (عمدہ محل و جگہ) پسند کرو اس لیے کہ عورتیں (بچے) جنتی ہیں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی مانند‘‘ (یعنی نیک بخت اور شریف خاندان کی عورت سے نکاح کرو اس لیے کہ اولاد میں ننھیال کی مشابہت ہوتی ہے اور گو باپ کا بھی اثر ہوتا ہے مگر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ماں کا اثر زیادہ ہوتا ہے، تو اگر ماں ایسے لوگوں میں سے ہوگی جو بداخلاق ہیں اور دین دار اور شریف نہیں ہیں تو اولاد بھی ان ہی لوگوں

کی مثل پیدا ہوگی ورنہ اولاد اچھی اور نیک بخت ہوگی۔

⑰ حدیث میں ہے کہ ''سب سے بڑا حق لوگوں میں خاوند کا ہے عورت پر اور مرد پر سب سے بڑا حق لوگوں میں اس کی ماں کا ہے'' (یعنی بعد اللہ و رسول کے حقوق کے عورت کے ذمہ خاوند کا بہت بڑا حق ہے حتیٰ کہ اس کے ماں باپ سے بھی خاوند کا زیادہ حق ہے اور مرد کے ذمہ سب سے زیادہ حق بعد اللہ و رسول کے حق کے ماں کا حق ہے اس سے معلوم ہوا کہ مرد کے ذمہ ماں کا حق باپ سے بڑھ کر ہے)

⑱ حدیث میں ہے ''اگر کوئی تم میں کا ارادہ کرے اپنی بیوی سے ہم بستری کا تو کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا.

تو اگر ان کی تقدیر میں کوئی بچہ مقدر ہوگا اس صحبت سے نہ ضرر دے گا اس کو شیطان کبھی۔''

⑲ ایک لمبی حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ''أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ'' یعنی ''ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو۔''

مطلب یہ ہے گو تھوڑا ہی سامان ہو مگر دینا چاہیے۔ بہتر یہ ہے کہ عورت سے ہمبستری کرنے کے بعد ولیمہ کیا جائے گو بہت علماء نے صرف نکاح کے بعد بھی جائز فرمایا ہے اور ولیمہ مستحب ہے۔

مَسْئَلَہ①: نکاح بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے، دین اور دنیا دونوں کے کام اس سے درست ہو جاتے ہیں اور اس میں بہت فائدے اور بے انتہا مصلحتیں ہیں، آدمی گناہ سے بچتا ہے، دل ٹھکانے ہو جاتا ہے، نیت خراب اور ڈانواں ڈول[1] نہیں ہونے پاتی اور بڑی بات یہ ہے کہ فائدہ کا فائدہ اور ثواب کا ثواب، کیوں کہ میاں بیوی کا پاس بیٹھ کر محبت اور پیار کی باتیں کرنا، ہنسی دل لگی میں دل بہلانا نفل نمازوں سے بھی بہتر ہے۔

مَسْئَلَہ②: نکاح فقط دو لفظوں سے بندھ جاتا ہے، جیسے کسی نے گواہوں کے روبرو کہا کہ ''میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تمہارے ساتھ کیا۔'' اس نے کہا ''میں نے قبول کیا۔'' بس نکاح بندھ گیا اور دونوں میاں بی بی ہو گئے، البتہ اگر اس کی کئی لڑکیاں ہوں تو فقط اتنا کہنے سے نکاح نہ ہوگا بل کہ نام لے کر یوں کہے کہ میں نے اپنی لڑکی قدسیہ کا (مثلاً) نکاح تمہارے ساتھ کیا، وہ کہے کہ میں نے قبول کیا۔

مَسْئَلَہ③: کسی نے کہا ''اپنی فلانی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کر دو'' اس نے کہا ''میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا'' تو نکاح ہو گیا، چاہے پھر وہ یوں کہے کہ میں نے قبول کیا یا نہ کہے۔ نکاح ہو گیا۔

---

[1] آوارہ، پریشان، ڈگمگانا

مَسْئَلَہ④: اگر خود عورت وہاں موجود ہو اور اشارہ کر کے یوں کہہ دے کہ ''میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کیا'' وہ کہے ''میں نے قبول کیا'' تب بھی نکاح ہوگیا نام لینے کی ضرورت نہیں اور اگر وہ خود موجود نہ ہو تو اس کا بھی نام لے اور اس کے باپ کا نام بھی اتنے زور سے لے کہ گواہ لوگ سن لیں اور اگر باپ کو بھی لوگ نہ جانتے ہوں اور فقط باپ کے نام لینے سے معلوم نہ ہو تو دادا کا نام بھی لینا ضروری ہے۔ غرض یہ ہے کہ ایسا پتہ مذکور ہونا چاہیے کہ سننے والے سمجھ لیں کہ فلانی کا نکاح ہو رہا ہے۔

مَسْئَلَہ⑤: نکاح ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ کم سے کم دو۲ مردوں کے یا ایک مرد اور دو۲ عورتوں کے سامنے کیا جائے اور وہ لوگ اپنے کانوں سے نکاح ہوتے اور وہ دونوں لفظ کہتے سنیں تب نکاح ہوگا۔ اگر تنہائی میں ایک نے کہا ''میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تمہارے ساتھ کیا'' دوسرے نے کہا ''میں نے قبول کیا'' تو نکاح نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر فقط ایک آدمی کے سامنے کیا تب بھی نہیں ہوا۔

مَسْئَلَہ⑥: اگر مرد کوئی نہیں صرف عورتیں ہی عورتیں ہیں تب بھی نکاح درست نہیں ہے، چاہے دس۱۰ بارہ۱۲ کیوں نہ ہوں، دو عورتوں کے ساتھ ایک مرد ضرور ہونا چاہیے۔

نابالغ اور کافر کی گواہی معتبر نہیں

مَسْئَلَہ⑦: اگر دو مرد تو ہیں لیکن مسلمان نہیں ہیں تو بھی نکاح نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر مسلمان تو ہیں لیکن وہ دونوں یا ان میں سے ایک ابھی جوان نہیں ہوا تب بھی نکاح درست نہیں۔ اسی طرح اگر ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے نکاح ہوا لیکن وہ عورتیں ابھی جوان نہیں ہوئیں یا ان میں سے ایک ابھی جوان نہیں ہوئی ہے تو نکاح صحیح نہیں ہے۔

نکاح کہاں بہتر ہے؟

مَسْئَلَہ⑧: بہتر یہ ہے کہ بڑے مجمع میں نکاح کیا جائے، جیسے نماز جمعہ کے بعد جمعہ مسجد میں یا اور کہیں تا کہ نکاح کی خوب شہرت ہو جائے اور چھپ چھپا کے نکاح نہ کرے، لیکن اگر کوئی ایسی ضرورت پڑ گئی کہ بہت آدمی نہ جان سکے تو خیر کم سے کم دو۲ مرد یا ایک مرد دو۲ عورتیں ضرور موجود ہوں جو اپنے کانوں سے نکاح ہوتے سنیں۔

بالغ مرد، عورت اپنا نکاح خود کروا سکتے ہیں

مَسْئَلَہ⑨: اگر مرد بھی جوان ہے اور عورت بھی جوان ہے تو وہ دونوں اپنا نکاح خود کر سکتے ہیں۔ دو۲ گواہوں کے سامنے ایک کہہ دے کہ ''میں نے اپنا نکاح تیرے ساتھ کیا'' دوسرا کہے ''میں نے قبول کیا''، بس نکاح ہوگیا۔

نکاح میں وکیل بنانا درست ہے

مسئلہ ⑩: کسی نے اپنا نکاح خود نہیں کیا بل کہ کسی سے کہہ دیا کہ ''تم میرا نکاح کسی سے کردو'' یا یوں کہا ''میرا نکاح فلانے سے کردو'' اور اس نے دو گواہوں کے سامنے کردیا تب بھی نکاح ہوگیا، اب اگر وہ انکار بھی کرے تب بھی کچھ نہیں ہوسکتا۔

تمرین

سوال ①: نکاح کے چند فوائد تحریر کریں۔

سوال ②: نکاح کتنے لفظوں سے بندھ جاتا ہے؟

سوال ③: نکاح میں لڑکی کا اور اس کے باپ دادا کا نام لینا ضروری ہے؟

سوال ④: نکاح میں کتنے گواہ ہونے چاہئیں اور کیا گواہوں میں عورتیں بھی ہوسکتی ہیں؟

سوال ⑤: گواہوں کی کیا شرائط ہیں؟

سوال ⑥: نکاح کس جگہ کرنا بہتر ہے؟

جن لوگوں سے نکاح کرنا حرام ہے ان کا بیان[1]

حرمت ابدی کا بیان

مسئلہ ①: اپنی اولاد کے ساتھ اور پوتے پڑپوتے اور نواسے وغیرہ کے ساتھ نکاح درست نہیں اور باپ، دادا، پردادا، نانا، پرنانا وغیرہ سے بھی درست نہیں۔

مسئلہ ②: اپنے بھائی اور ماموں اور چچا اور بھتیجے اور بھانجے کے ساتھ نکاح درست نہیں اور شرع میں بھائی وہ ہے جو ایک ماں باپ سے ہو، یا ان دونوں کا باپ ایک ہو اور ماں دو ہوں، یا ان دونوں کی ماں ایک ہو اور باپ دو ہوں۔ یہ سب بھائی ہیں اور جس کا باپ بھی الگ ہو اور ماں بھی الگ ہو وہ بھائی نہیں اس سے نکاح درست ہے۔

مسئلہ ③: داماد کے ساتھ بھی نکاح درست نہیں ہے، چاہے لڑکی کی رخصتی ہو چکی ہو اور دونوں میاں بی بی ایک ساتھ رہے ہوں یا ابھی رخصتی نہ ہوئی ہو، ہر طرح نکاح حرام ہے۔

سوتیلے باپ سے نکاح کا حکم

مسئلہ ④: کسی کا باپ مر گیا اور ماں نے دوسرا نکاح کیا لیکن ماں ابھی اس کے پاس رہنے نہ پائی تھی کہ مر گئی یا اس نے طلاق دے دی تو اس سوتیلے باپ سے نکاح درست ہے، ہاں اگر ماں اس کے پاس رہ چکی ہو تو اس سے نکاح درست نہیں۔

مسئلہ ⑤: سوتیلی اولاد سے نکاح درست نہیں۔ یعنی ایک مرد کے کئی بیبیاں ہیں تو سوت[2] کی اولاد سے کسی طرح نکاح درست نہیں چاہے اپنے میاں کے پاس رہ چکی ہو یا نہ رہی ہو ہر طرح نکاح حرام ہے۔

سسرالی رشتہ کی وجہ سے حرمت

مسئلہ ⑥: خسر اور خسر کے باپ دادا کے ساتھ بھی نکاح درست نہیں۔

دو بہنوں سے نکاح کا حکم

مسئلہ ⑦: جب تک اپنی بہن نکاح میں رہے تب تک بہنوئی سے نکاح درست نہیں، البتہ اگر بہن مر گئی یا اس

---

[1] اس عنوان کے تحت ۲۶ مسائل مذکور ہیں۔

[2] ایک خاوند کی دو یا زیادہ بیویاں آپس میں ایک دوسرے کی سوت کہلاتی ہیں۔

نے چھوڑ دیا اور عدت پوری ہو چکی تو اب بہنوئی سے نکاح درست ہے اور طلاق کی عدت پوری ہونے سے پہلے نکاح درست نہیں۔

مسئلہ⑧: اگر دو بہنوں نے ایک ہی مرد سے نکاح کیا تو جس کا نکاح پہلے ہوا وہ صحیح ہے اور جس کا بعد میں کیا گیا وہ نہیں ہوا۔

مسئلہ⑨: ایک مرد کا نکاح ایک عورت سے ہوا، تو اب جب تک وہ عورت اس کے نکاح میں رہے اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ اور بھانجی اور بھتیجی کا نکاح اس مرد سے نہیں ہوسکتا۔

مسئلہ⑩: جن دو عورتوں میں ایسا رشتہ ہو کہ اگر ان دونوں میں سے کوئی عورت مرد ہوتی تو آپس میں دونوں کا نکاح نہ ہوسکتا، ایسی عورتیں ایک ساتھ ایک مرد کے نکاح میں نہیں رہ سکتیں، جب ایک مر جائے یا طلاق مل جائے اور عدت گذر جائے تب دوسری عورت اس مرد سے نکاح کرے۔

مسئلہ⑪: ایک عورت ہے اور اس کی سوتیلی لڑکی ہے، یہ دونوں ایک ساتھ اگر کسی مرد سے نکاح کرلیں تو درست ہے۔

لے پالک سے نکاح درست ہے

مسئلہ⑫: لے پالک[1] کا شرع میں کچھ اعتبار نہیں، لڑکا بنانے سے سچ مچ وہ لڑکا نہیں ہو جاتا، اس لیے متبنّٰی سے نکاح کرلینا درست ہے۔

جن رشتہ داروں سے نکاح جائز ہے

مسئلہ⑬: سگا ماموں نہیں ہے، بل کہ کسی رشتہ سے ماموں لگتا ہے تو اس سے نکاح درست ہے، اسی طرح اگر کسی دور کے رشتہ سے چچا یا بھانجا یا بھتیجا ہوتا ہو اس سے نکاح درست ہے، ایسے ہی اگر اپنا بھائی نہیں ہے بل کہ چچا زاد بھائی ہے یا ماموں زاد یا پھوپھی زاد، خالہ زاد بھائی ہے اس سے بھی نکاح درست ہے۔

مسئلہ⑭: اسی طرح دو بہنیں اگر سگی نہ ہوں، ماموں زاد یا چچا زاد یا پھوپھی زاد یا خالہ زاد بہنیں ہوں تو وہ دونوں ایک ساتھ ہی ایک مرد سے نکاح کرسکتی ہیں ایسی بہن کے رہتے بھی بہنوئی سے نکاح درست ہے۔ یہی حال پھوپھی اور خالہ وغیرہ کا ہے کہ اگر کوئی دور کا رشتہ نکلتا ہو تو پھوپھی، بھتیجی اور خالہ، بھانجی کا ایک ساتھ ہی ایک مرد

[1] گود لیا ہوا، وہ بچہ جسے لے کر پال لیا گیا ہو۔

سے نکاح درست ہے۔

رضاعت کی وجہ سے حرمت کا بیان

مسئلہ (۱۵): جتنے رشتے نسب کے اعتبار سے حرام ہیں، وہ رشتے دودھ پینے کے اعتبار سے بھی حرام ہیں، یعنی دودھ پلانے والے کے شوہر سے نکاح درست نہیں، کیوں کہ وہ اس کا باپ ہوا اور دودھ شریک بھائی سے نکاح درست نہیں، جس کو اس نے دودھ پلایا ہے اس سے اور اس کی اولاد سے نکاح درست نہیں کیوں کہ وہ اس کی اولاد ہوئی۔ دودھ کے حساب سے ماموں، بھانجا، چچا، بھتیجا سب سے نکاح حرام ہے۔

مسئلہ (۱۶): دودھ شریکی دو بہنیں ہوں تو وہ دونوں بہنیں ایک ساتھ ایک مرد کے نکاح میں نہیں رہ سکتیں، غرض کہ جو حکم اوپر بیان ہو چکا دودھ کے رشتوں میں بھی وہی حکم ہے۔

حرام چیز سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے

مسئلہ (۱۷): کسی مرد نے کسی عورت سے زنا کیا تو اب اس عورت کی ماں اور اس عورت کی اولاد کو اس مرد سے نکاح کرنا درست نہیں۔

مسئلہ (۱۸): کسی عورت نے جوانی کی خواہش کے ساتھ بدنیتی سے کسی مرد کو ہاتھ لگایا تو اب اس عورت کی ماں اور اولاد کو اس مرد سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر کسی مرد نے کسی عورت پر ہاتھ ڈالا تو وہ مرد اس کی ماں اور اولاد پر حرام ہو گیا۔

مسئلہ (۱۹): رات کو اپنی بی بی کے جگانے کے لیے اٹھا، مگر غلطی سے لڑکی پر ہاتھ پڑ گیا یا ساس پر ہاتھ پڑ گیا اور بی بی سمجھ کر جوانی کی خواہش کے ساتھ اس کو ہاتھ لگایا۔ تو اب وہ مرد اپنی بی بی پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو گیا، اب کوئی صورت جائز ہونے کی نہیں ہے اور لازم ہے کہ یہ مرد اب اس عورت کو طلاق دے دے۔[1]

مسئلہ (۲۰): کسی لڑکے نے اپنی سوتیلی ماں پر بدنیتی سے ہاتھ ڈال دیا تو اب وہ عورت اپنے شوہر پر بالکل حرام ہو گئی، اب کسی صورت سے حلال نہیں ہو سکتی اور اگر اس سوتیلی ماں نے سوتیلے لڑکے کے ساتھ ایسا کیا تب بھی یہی حکم ہے۔

---

[1] طلاق دینے کا مطلب یہ ہے کہ مرد عورت کو کہہ دے کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا تاکہ عدت کے بعد عورت دوسری جگہ نکاح کر سکے، ویسے طلاق دینے کا فائدہ نہیں اس لیے کہ عورت تو پہلے سے مرد پر حرام ہو چکی ہے۔

مسلمان عورت کا نکاح غیر مسلم سے جائز نہیں

مَسْئَلَہ (۲۱): مسلمان عورت کا نکاح مسلمان کے سوا کسی اور مذہب والے مرد سے درست نہیں ہے۔

دورانِ عدت نکاح درست نہیں

مَسْئَلَہ (۲۲): کسی عورت کے میاں نے طلاق دے دی یا مر گیا تو جب تک طلاق کی عدت اور مرنے کی عدت پوری نہ ہو چکے تب تک دوسرے مرد سے نکاح کرنا درست نہیں۔

نکاح پر نکاح جائز نہیں

مَسْئَلَہ (۲۳): جس عورت کا نکاح کسی مرد سے ہو چکا ہو تو اب بغیر طلاق لیے اور عدت پوری کیے دوسرے سے نکاح کرنا درست نہیں۔

بدکاری سے حاملہ عورت کا نکاح

مَسْئَلَہ (۲۴): جس عورت کا شوہر نہ ہو اور اس کو بدکاری سے حمل ہو، اس کا نکاح بھی درست ہے، لیکن بچہ پیدا ہونے سے پہلے صحبت کرنا درست نہیں، البتہ جس نے زنا کیا تھا اگر اسی سے نکاح ہوا ہو تو صحبت بھی درست ہے۔

چار عورتوں سے زیادہ سے نکاح جائز نہیں

مَسْئَلَہ (۲۵): جس مرد کے نکاح میں چار عورتیں ہوں، اب اس سے پانچویں عورت کا نکاح درست نہیں اور ان چار میں سے اگر اس نے ایک کو طلاق دے دی تو جب تک طلاق کی عدت پوری نہ ہو چکی کوئی اور عورت اس سے نکاح نہیں کر سکتی۔

شیعہ لڑکے سے نکاح درست نہیں

مَسْئَلَہ (۲۶) سنی لڑکی کا نکاح شیعہ مرد کے ساتھ بہت سے عالموں کے فتوے میں درست نہیں ہے۔

تمرین

سُؤال ①: جن عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے ان کو مختصراً ذکر کریں۔
سُؤال ②: جب ایک بہن نکاح میں ہو تو دوسری سے نکاح کرنا کیسا ہے اور اگر دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کیا تو کیا حکم ہے؟
سُؤال ③: کن دو عورتوں کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنا درست نہیں؟
سُؤال ④: لے پالک سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟
سُؤال ⑤: نکاح میں دودھ کے رشتوں کا کیا حکم ہے؟ تفصیل سے لکھیں۔
سُؤال ⑥: اگر غلطی سے شہوت کا ہاتھ اپنی بیٹی پر پڑ گیا تو کیا حکم ہے؟
سُؤال ⑦: مسلمان عورت کا نکاح کافر مرد سے درست ہے؟
سُؤال ⑧: سنی لڑکی کا نکاح شیعہ مرد سے درست ہے یا نہیں؟

ولی کا بیانؒ

ولی کون ہوسکتا ہے؟

لڑکی اور لڑکے کے نکاح کرنے کا جس کو اختیار ہوتا ہے اس کو ''ولی'' کہتے ہیں۔

مسئلہ ①: لڑکی اور لڑکے کا ولی سب سے پہلے اس کا باپ ہے، اگر باپ نہ ہو تو دادا، وہ نہ ہو تو پردادا، اگر یہ لوگ کوئی نہ ہوں تو سگا بھائی، سگا بھائی نہ ہو تو سوتیلا بھائی یعنی باپ شریک بھائی، پھر بھتیجا، پھر بھتیجے کا لڑکا، پھر بھتیجے کا پوتا، یہ لوگ نہ ہوں تو سگا چچا، پھر سوتیلا چچا، یعنی باپ کا سوتیلا بھائی، پھر سگے چچا کا لڑکا پھر اس کا پوتا، پھر سوتیلے چچا کا لڑکا پھر اس کا پوتا، یہ کوئی نہ ہوں تو باپ کا چچا ولی ہے، پھر اس کی اولاد۔ اگر باپ کا چچا اور اس کے لڑکے پوتے پردتے کوئی نہ ہوں تو دادا کا چچا پھر اس کے لڑکے پوتے پھر پردتے وغیرہ یہ کوئی نہ ہوں تب ماں ولی ہے، پھر دادی، پھر نانی، پھر نانا، پھر حقیقی بہن، پھر سوتیلی بہن جو باپ شریک ہو۔ پھر جو بھائی بہن ماں شریک ہوں، پھر پھوپھی، پھر ماموں، پھر خالہ وغیرہ۔

نابالغ، پاگل اور کافر ولی نہیں بن سکتا

مسئلہ ②: نابالغ شخص کسی کا ولی نہیں ہوسکتا اور کافر کسی مسلمان کا ولی نہیں ہوسکتا اور مجنون پاگل بھی کسی کا ولی نہیں ہے۔

بالغ عورت پر ولی کا اختیار

مسئلہ ③: بالغ یعنی جوان عورت خود مختار ہے، چاہے نکاح کرے چاہے نہ کرے اور جس کے ساتھ جی چاہے کرے، کوئی شخص اس پر زبردستی نہیں کرسکتا، اگر وہ خود اپنا نکاح کسی سے کرلے تو نکاح ہوجائے گا، چاہے ولی کو خبر ہو چاہے نہ ہو اور ولی چاہے خوش ہو یا ناخوش، ہر طرح نکاح درست ہے، ہاں البتہ اگر اپنے میل (ہمسری) میں نکاح نہیں کیا یا اپنے سے کم ذات والے سے نکاح کرلیا اور ولی ناخوش ہے تو فتویٰ اس پر ہے کہ نکاح درست نہ ہوگا اور اگر نکاح تو اپنے میل ہی میں کیا لیکن جتنا مہر اس کے ددھیالی خاندانی میں باندھا جاتا ہے جس کو شرع میں ''مہرِ

ؒ ولی کے بیان میں ۱۹ مسائل مذکور ہیں۔

مثل'' کہتے ہیں اس سے بہت کم پر نکاح کر لیا تو ان صورتوں میں نکاح تو ہوگیا لیکن اس کا ولی اس نکاح کو توڑ واسکتا ہے۔ مسلمان حاکم کے پاس فریاد کرے وہ نکاح توڑ دے، لیکن اس فریاد کا حق اس ولی کو ہے جس کا ذکر ماں سے پہلے آیا ہے، یعنی باپ سے لے کر دادا کے چچا کے بیٹوں پوتوں تک۔

مسئلہ ④: کسی ولی نے جوان لڑکی کا نکاح بغیر اس سے پوچھے اور اجازت لیے کر دیا تو وہ نکاح اس کی اجازت پر موقوف ہے، اگر وہ لڑکی اجازت دے تو نکاح ہوگیا اور اگر وہ راضی نہ ہو اور اجازت نہ دے تو نہیں ہوا اور اجازت کا طریقہ آگے آتا ہے۔

لڑکی سے اجازت لینے کا طریقہ

مسئلہ ⑤: جوان کنواری لڑکی سے ولی نے آکر کہا کہ میں تمہارا نکاح فلانے کے ساتھ کیے دیتا ہوں، یا کر دیا ہے اس پر وہ چپ ہو رہی یا مسکرادی یا رونے لگی تو بس یہی اجازت ہے، اب وہ ولی نکاح کر دے تو صحیح ہو جائے گا یا کر چکا تھا تو صحیح ہوگیا، یہ بات نہیں ہے کہ جب زبان سے کہے تب ہی اجازت سمجھی جائے، جو لوگ زبردستی کر کے زبان سے قبول کراتے ہیں برا کرتے ہیں۔

مسئلہ ⑥: ولی نے اجازت لیتے وقت شوہر کا نام نہیں لیا، نہ اس کو پہلے سے معلوم ہے تو ایسے چپ رہنے سے رضامندی ثابت نہ ہوگی اور اجازت نہ سمجھیں گے، بل کہ نام ونشان بتلانا ضروری ہے، جس سے لڑکی اتنا سمجھ جائے کہ یہ فلانا شخص ہے۔ اسی طرح اگر مہر نہیں بتلایا اور مہر مثل سے بہت کم پر نکاح پڑھ دیا تو بدون اجازت عورت کے نکاح نہ ہوگا، اس کے لیے قاعدہ کے موافق پھر اجازت لینی چاہیے۔

مسئلہ ⑦: اگر وہ لڑکی کنواری نہیں ہے بل کہ ایک نکاح پہلے ہو چکا ہے یہ دوسرا نکاح ہے، اس سے اس کے ولی نے اجازت لی اور پوچھا تو فقط چپ رہنے سے اجازت نہ ہوگی، بل کہ زبان سے کہنا چاہیے، اگر اس نے زبان سے نہیں کہا فقط چپ رہنے کی وجہ سے ولی نے نکاح کر دیا تو نکاح موقوف رہا، بعد میں اگر وہ زبان سے منظور کر لے تو نکاح ہوگیا اور اگر منظور نہ کرے تو نہیں ہوا۔

مسئلہ ⑧: باپ کے ہوتے ہوئے چچا یا بھائی وغیرہ کسی اور ولی نے کنواری لڑکی سے اجازت مانگی تو اب فقط چپ رہنے سے اجازت نہ ہوگی، بل کہ زبان سے اجازت دے تب اجازت ہوگی، ہاں اگر باپ ہی نے ان کو اجازت لینے کے واسطے بھیجا ہو تو فقط چپ رہنے سے اجازت ہو جائے گی۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو ولی سب سے مقدم ہو اور شرع سے اسی کو پوچھنے کا حق ہو، جب وہ خود یا اس کا بھیجا ہوا آدمی اجازت لے تب چپ رہنے سے اجازت

ہوگی اور اگر حق تھا دادا کا اور پوچھا بھائی نے، یا حق تو تھا بھائی کا اور پوچھا چچا نے تو ایسے وقت چپ رہنے سے اجازت نہ ہوگی۔

مسئلہ ⑨: ولی نے بغیر پوچھے اور بغیر اجازت لیے نکاح کر دیا، پھر نکاح کے بعد خود ولی نے یا اس کے بھیجے ہوئے کسی آدمی نے آکر خبر کر دی کہ تمہارا نکاح فلانے کے ساتھ کر دیا گیا تو اس صورت میں بھی چپ رہنے سے اجازت ہو جائے گی اور نکاح صحیح ہو جائے گا۔ اور اگر کسی اور نے خبر دی تو اگر وہ خبر دینے والا نیک معتبر آدمی ہے یا دو شخص ہیں، تب بھی چپ رہنے سے نکاح صحیح ہو جائے گا۔ اور اگر خبر دینے والا ایک شخص اور غیر معتبر ہے تو چپ رہنے سے نکاح صحیح نہ ہوگا بل کہ موقوف رہے گا، جب زبان سے اجازت دے دے یا کوئی اور ایسی بات پائی جائے جس سے اجازت سمجھ لی جائے تب نکاح صحیح ہوگا۔

مسئلہ ⑩: (نکاح کی اطلاع ہونے پر) جس صورت میں زبان سے کہنا ضروری ہو اور زبان سے عورت نے نہیں کہا لیکن جب میاں اس کے پاس آیا تو صحبت سے انکار نہیں کیا تب بھی نکاح درست ہو گیا۔

بالغ لڑکے پر ولی کا اختیار

مسئلہ ⑪: یہی حکم لڑکے کا ہے کہ اگر جوان ہو تو اس پر زبردستی نہیں کر سکتے اور ولی بغیر اس کی اجازت کے نکاح نہیں کر سکتا۔ اگر بغیر پوچھے نکاح کر دے گا تو اجازت پر موقوف رہے گا۔ اگر اجازت دے دی تو ہو گیا نہیں تو نہیں ہوا، البتہ اتنا فرق ہے کہ لڑکے کے فقط چپ رہنے سے اجازت نہیں ہوتی، زبان سے کہنا اور بولنا چاہیے۔

نابالغ لڑکی یا لڑکے کے ولی کے احکام

مسئلہ ⑫: اگر لڑکی یا لڑکا نابالغ ہو تو وہ خود مختار نہیں ہے، بغیر ولی کے اس کا نکاح نہیں ہوتا، اگر اس نے بغیر ولی کے اپنا نکاح کر لیا یا کسی اور نے کر دیا تو ولی کی اجازت پر موقوف ہے، اگر ولی اجازت دے گا تو نکاح ہوگا نہیں تو نہ ہوگا اور ولی کو اس کے نکاح کرنے نہ کرنے کا پورا اختیار ہے، جس سے چاہے کر دے۔ نابالغ لڑکیاں اور لڑکے اس نکاح کو اس وقت رد انکار نہیں کر سکتے چاہے وہ نابالغ لڑکی کنواری ہو یا پہلے کوئی اور نکاح ہو چکا ہو اور رخصتی بھی ہو چکی ہو دونوں کا ایک حکم ہے۔

خیار بلوغ کا بیان

مسئلہ ⑬: نابالغ لڑکی یا لڑکے کا نکاح اگر باپ نے یا دادا نے کیا ہے تو جوان ہونے کے بعد بھی اس نکاح کو رد

نہیں کر سکتے، چاہے اپنے میل میں کیا ہو یا بے میل کم ذات والے سے کر دیا ہو اور چاہے مہر مثل پر نکاح کیا ہو یا اس سے بہت کم پر نکاح کر دیا ہو، ہر طرح نکاح صحیح ہے اور جوان ہونے کے بعد بھی وہ کچھ نہیں کر سکتے۔

مسئلہ ⑭: اگر باپ دادا کے سوا کسی اور ولی نے نکاح کیا ہے اور جس کے ساتھ نکاح کیا ہے وہ لڑکا ذات میں برابر درجہ کا بھی ہے اور مہر بھی مہر مثل مقرر کیا ہے، اس صورت میں اس وقت تو نکاح صحیح ہو جائے گا، لیکن جوان ہونے کے بعد ان کو اختیار ہے، چاہے اس نکاح کو باقی رکھیں چاہے مسلمان حاکم کے پاس نالش[1] کر کے توڑ ڈالیں اور اگر اس ولی نے لڑکی کا نکاح کم ذات والے مرد سے کر دیا۔ یا مہر مثل سے بہت کم پر نکاح کر دیا ہے یا لڑکے کا نکاح جس عورت سے کیا ہے اس کا مہر اس عورت کے مہر مثل سے بہت زیادہ مقرر کر دیا تو وہ نکاح نہیں ہوا۔

مسئلہ ⑮: باپ اور دادا کے سوا کسی اور نے نکاح کر دیا تھا اور لڑکی کو اپنے نکاح ہو جانے کی خبر تھی، پھر جوان ہوگئی اور اب تک اس کے میاں نے اس سے صحبت نہیں کی تو جس وقت جوان ہوئی ہے فوراً اسی وقت اپنی ناراضی ظاہر کر دے کہ ''میں راضی نہیں ہوں'' یا یوں کہے کہ ''میں اس نکاح کو باقی رکھنا نہیں چاہتی'' چاہے اس جگہ کوئی اور ہو چاہے نہ ہو بل کہ بالکل تنہا بیٹھی ہو ہر حال میں کہنا چاہیے، لیکن فقط اس سے نکاح نہ ٹوٹے گا۔ شرعی حاکم کے پاس جائے وہ نکاح توڑ دے تب نکاح ٹوٹے گا۔ جوان ہونے کے بعد اگر ایک دم ایک لحظہ بھی چپ رہے گی تو اب نکاح تڑوانے کا اختیار نہ رہے گا اور اگر اس کو اپنے نکاح کی خبر نہ تھی جوان ہونے کے بعد خبر پہنچی تو جس وقت خبر ملی ہے فوراً اسی وقت نکاح سے انکار کر دے، ایک لحظہ بھی چپ رہے گی تو نکاح تڑوانے کا اختیار جاتا رہے گا۔

مسئلہ ⑯: اور اگر اس کا میاں صحبت کر چکا تب جوان ہوئی تو فوراً جوان ہوتے ہی خبر پاتے ہی انکار کرنا ضروری نہیں ہے، بل کہ جب تک اس کی رضامندی کا حال معلوم نہ ہوگا تب تک قبول کرنے نہ کرنے کا اختیار باقی ہے؛ چاہے جتنا زمانہ گذر جائے۔ ہاں جب اس نے صاف زبان سے کہہ دیا کہ میں منظور کرتی ہوں یا کوئی اور ایسی بات پائی گئی جس سے رضامندی ثابت ہوئی، جیسے اپنے میاں کے ساتھ تنہائی میں میاں بی بی کی طرح رہی تو اب اختیار جاتا رہا اور نکاح لازم ہو گیا۔

اگر ولی اقرب نہ ہو تو

مسئلہ ⑰: قاعدے سے جس ولی کو نابالغہ کے نکاح کرنے کا حق ہے وہ پردیس میں ہے اور اتنا دور ہے کہ اگر

[1] حاکم کے سامنے چارہ جوئی۔

اس کا انتظار کریں اور اس سے مشورہ لیں تو یہ موقع ہاتھ سے جاتا رہے گا اور پیغام دینے والا اتنا انتظار نہ کرے گا اور پھر ایسی جگہ مشکل سے ملے گی۔ تو ایسی صورت میں اس کے بعد والا ولی بھی نکاح کر سکتا ہے، اگر اس نے بغیر اس کے پوچھے نکاح کر دیا تو نکاح ہو گیا اور اگر اتنا دور نہ ہو تو بغیر اس کی رائے لیے دوسرے ولی کو نکاح نہ کرنا چاہیے۔ اگر کرے گا تو اسی ولی کی اجازت پر موقوف رہے گا جب وہ اجازت دے تب صحیح ہوگا۔

مسئلہ ⑱: اسی طرح اگر حق دار ولی کے ہوتے دوسرے ولی نے نابالغ کا نکاح کر دیا جیسے حق تو تھا باپ کا اور نکاح کر دیا دادا نے اور باپ سے بالکل رائے نہیں لی تو وہ نکاح باپ کی اجازت پر موقوف رہے گا یا حق تو تھا بھائی کا اور نکاح کر دیا چچا نے تو بھائی کی اجازت پر موقوف ہے۔

ولی ہونے میں لڑکا باپ سے مقدم ہے

مسئلہ ⑲: کوئی عورت پاگل ہو گئی اور عقل جاتی رہی اور اس کا جوان لڑکا بھی موجود ہے اور باپ بھی ہے، اس کا نکاح کرنا اگر منظور ہو تو اس کا ولی لڑکا ہے، کیوں کہ ولی ہونے میں لڑکا باپ سے بھی مقدم ہے۔

تمرین

سوال ①: ولی کس کو کہتے ہیں......؟

سوال ②: ولی کون کون ہیں...... بالترتیب ذکر کریں۔

سوال ③: بالغہ عورت اپنا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر کرلے تو کیا ولی نکاح تڑوا سکتا ہے؟

سوال ④: کیا جوان لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کروایا جا سکتا ہے......؟

سوال ⑤: جوان لڑکی سے اجازت کا طریقہ تفصیل سے درج کریں۔

سوال ⑥: نابالغ کا نکاح ولی نے کر دیا ہو تو اس کا حکم تفصیل سے لکھیں کہ کس صورت میں یہ نکاح رد ہو سکتا ہے اور کس صورت میں رد نہیں ہو سکتا......؟

سوال ⑦: دور کے ولی کو کس صورت میں نکاح کا حق ہے......اور جب دور کے ولی کو حق نہ ہو اور نکاح کر دے تو اس کا کیا حکم ہے......؟

کون کون لوگ اپنے برابر کے اور اپنے میل کے ہیں اور کون کون برابر کے نہیں؟[1]

مسئلہ ①: شرع میں اس کا بڑا خیال کیا گیا ہے کہ بے میل اور بے جوڑ نکاح نہ کیا جائے، یعنی لڑکی کا نکاح کسی ایسے مرد سے مت کرو جو اس کے برابر درجہ کا اور اس کی ٹکر کا نہیں۔

مسئلہ ②: برابری کئی قسم کی ہوتی ہے:

① تو نسب میں برابر ہونا ② مسلمان ہونے میں۔ ③ دین داری میں ④ مال میں۔ ⑤ پیشہ میں۔

① نسب میں برابری کا بیان:

مسئلہ ③: نسب میں برابری تو یہ ہے کہ شیخ اور سیّد اور انصاری علوی یہ سب ایک دوسرے کے برابر ہیں، یعنی اگرچہ سیّدوں کا رتبہ اوروں سے بڑھ کر ہے، لیکن اگر سیّد کی لڑکی شیخ کے یہاں بیاہ گئی تو یہ نہ کہیں گے کہ اپنے میل میں نکاح نہیں ہوا، بل کہ یہ بھی میل ہی ہے۔

مسئلہ ④: نسب میں اعتبار باپ کا ہے ماں کا کچھ اعتبار نہیں، اگر باپ سیّد ہے تو لڑکا بھی سیّد ہے اور اگر باپ شیخ ہے تو لڑکا بھی شیخ ہے ماں چاہے جیسی ہو، اگر کسی سیّد نے کوئی باہر کی عورت گھر میں ڈال لی اور اس سے نکاح کر لیا تو لڑکے سیّد ہوئے اور درجہ میں سب سیّدوں کے برابر ہیں، ہاں یہ اور بات ہے کہ جس کے ماں باپ دونوں عالی خاندان ہوں اس کی زیادہ عزت ہے، لیکن شرع میں سب ایک ہی میل کے کہلائیں گے۔

مسئلہ ⑤: مغل پٹھان سب ایک قوم ہیں اور شیخوں سیّدوں کی ٹکر کے نہیں، اگر شیخ یا سیّد کی لڑکی ان کے یہاں بیاہ آئی تو کہیں گے کہ بے میل اور گھٹ کر نکاح ہوا۔

② مسلمان ہونے میں برابری کا بیان:

مسئلہ ⑥: مسلمان ہونے میں برابری کا اعتبار فقط مغل پٹھان وغیرہ اور قوموں میں ہے، شیخوں، سیّدوں، علویوں اور انصاریوں میں اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے تو جو شخص خود مسلمان ہو گیا اور اس کا باپ کافر تھا، وہ شخص اس عورت کے برابر کا نہیں جو خود بھی مسلمان ہے اور اس کا باپ بھی مسلمان تھا، اور جو شخص خود مسلمان ہے اور اس کا

[1] اس عنوان کے تحت ۱۱ مسائل مذکور ہیں۔

باپ بھی مسلمان ہے، لیکن اس کا دادا مسلمان نہیں، وہ اس عورت کے برابر کا نہیں جس کا دادا بھی مسلمان ہے۔

مسئلہ ⑦: جس کے باپ، دادا دونوں مسلمان ہوں لیکن پردادا مسلمان نہ ہوتو وہ شخص اس عورت کے برابر سمجھا جائے گا جس کی کئی پشتیں مسلمان ہوں، خلاصہ یہ کہ دادا تک مسلمان ہونے میں برابری کا اعتبار ہے، اس کے بعد پردادا اور نگڑ دادا میں ضروری نہیں ہے۔

③دین داری میں برابری کا بیان:

مسئلہ ⑧: دین داری میں برابری کا یہ مطلب ہے کہ ایسا شخص جو دین کا پابند نہیں، لُچا (غنڈا)، شُہدا (بدمعاش)، شرابی، بدکار آدمی نیک بخت پارسا دین دار عورت کے برابر کا نہ سمجھا جائے گا۔

④مال میں برابری کا بیان:

مسئلہ ⑨: مال میں برابری کے یہ معنی ہیں کہ بالکل مفلس محتاج، مال دار عورت کے برابر کا نہیں ہے اور اگر وہ بالکل مفلس نہیں بل کہ جتنا مہر پہلی رات کو دینے کا دستور ہے اتنا مہر دے سکتا ہے اور نفقہ بھی تو اپنے میل اور برابر کا ہے، اگرچہ سارا مہر نہ دے سکے اور یہ ضروری نہیں کہ جتنے مال دار لڑکی والے ہیں لڑکا بھی اتنا ہی مال دار ہو یا اس کے قریب قریب مال دار ہو۔

⑤پیشہ میں برابری کا بیان:

مسئلہ ⑩: پیشہ میں برابری یہ ہے کہ جولاہے درزیوں کے میل اور جوڑ کے نہیں، اسی طرح نائی دھوبی وغیرہ بھی درزی کے برابر کے نہیں۔

مسئلہ ⑪: دیوانہ پاگل آدمی، ہوشیار، سمجھ دار عورت کے میل کا نہیں۔

تمرین

سوال ①: نکاح میں برابری لڑکی کے لیے معتبر ہے یا لڑکے کے لئے؟ نیز کتنی چیزوں میں برابری معتبر ہے؟ مختصراً ذکر کریں۔

سوال ②: نسب میں برابری کا کیا مطلب ہے؟ تفصیل سے لکھیں۔

سوال ③: مال اور پیشہ میں برابری کا کیا مطلب ہے......؟ بیان کریں۔

مہر کا بیان[1]

مہر کا حکم

مسئلہ ①: نکاح میں چاہے مہر کا کچھ ذکر کرے چاہے نہ کرے، ہر حال میں نکاح ہو جائے گا، لیکن مہر دینا پڑے گا بلکہ اگر کوئی یہ شرط کرلے کہ ہم مہر نہ دیں گے بے مہر کا نکاح کرتے ہیں تب بھی مہر دینا پڑے گا۔

مہر کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار

مسئلہ ②: کم سے کم مہر کی مقدار تخمیناً پونے تین روپے بھر چاندی[2] ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں، چاہے جتنا مقرر کرے لیکر مہر کا بہت بڑھانا اچھا نہیں، سو اگر کسی نے فقط ایک روپیہ بھر چاندی یا ایک روپیہ یا ایک اٹھنی مہر مقرر کر کے نکاح کیا، تب بھی پونے تین روپے بھر چاندی دینی پڑے گی شریعت میں اس سے کم مہر نہیں ہوسکتا اور اگر رخصتی سے پہلے ہی طلاق دے دے تو اس کا آدھا دے۔

پورا مہر کب لازم ہوتا ہے؟

مسئلہ ③: کسی نے دس روپے یا بیس یا سو یا ہزار[3] اپنی حیثیت کے موافق کچھ مہر مقرر کیا اور بی بی کو رخصت کرالایا اور اس سے صحبت کی یا صحبت تو نہیں کی لیکن تنہائی میں میاں بی بی کسی ایسی جگہ رہے جہاں صحبت کرنے سے روکنے والی اور منع کرنے والی کوئی بات نہ تھی تو پورا مہر جتنا مقرر کیا ہے ادا کرنا واجب ہے اور اگر یہ کوئی بات نہیں ہوئی تھی کہ لڑکا یا لڑکی مر گئی تب بھی پورا مہر دینا واجب ہے اور اگر یہ کوئی بات نہیں ہوئی اور مرد نے طلاق دے دی تو آدھا مہر دینا واجب ہے، خلاصہ یہ ہوا کہ میاں بی بی میں اگر ویسی تنہائی ہوگئی جس کا اوپر ذکر ہوا، یا دونوں سے کوئی مر گیا تو پورا مہر واجب ہوگیا۔ اور اگر ویسی تنہائی اور یکجائی ہونے سے پہلے ہی طلاق ہوگئی تو آدھا مہر واجب ہوا۔

مسئلہ ④: اگر دونوں میں سے کوئی بیمار تھا، یا رمضان کا روزہ رکھے ہوئے تھا، یا حج کا احرام باندھے ہوئے تھا، یا

---

[1] اس عنوان کے تحت ۲۱ مسائل مذکور ہیں۔

[2] مہر کی یہ مقدار اس وقت کی ہے جب بہشتی زیور لکھی گئی اور روپیہ جس وقت چاندی کا ہوتا تھا، کم سے کم شرعی مہر دس درہم (دو تولہ ساڑھے سات ماشہ یعنی 30.618 گرام بھر چاندی ہے) آج کل کے روپیہ میں حساب چاندی کی قیمت سے کرلیا جائے۔

[3] مہر کی یہ مقدار اس زمانے میں تھی جس زمانہ میں روپیہ چاندی کا ہوتا تھا۔

عورت کو حیض تھا، یا وہاں کوئی جھانکتا تاکتا تھا، ایسی حالت میں دونوں کی تنہائی اور یکجائی ہوئی تو ایسی تنہائی کا اعتبار نہیں ہے، اس سے پورا مہر واجب نہیں ہوا، اگر طلاق مل جائے تو آدھا مہر پانے کی مستحق ہے۔ البتہ اگر رمضان کا روزہ نہ تھا بل کہ قضا یا نفل یا نذر کا روزہ دونوں میں سے کوئی رکھے ہوئے تھا ایسی حالت میں تنہائی میں رہی تو پورا مہر پانے کی مستحق ہے، شوہر پر پورا مہر واجب ہو گیا۔

مسئلہ ⑤: شوہر نامرد ہے لیکن دونوں میاں بی بی میں ویسی تنہائی ہو چکی ہے تب بھی پورا مہر پائے گی، اسی طرح اگر ہجڑے نے نکاح کر لیا پھر تنہائی اور یکجائی کے بعد طلاق دے دی تب بھی پورا مہر پائے گی۔

مسئلہ ⑥: میاں بی بی تنہائی میں رہے، لیکن لڑکی اتنی چھوٹی ہے کہ صحبت کے قابل نہیں، یا لڑکا بہت چھوٹا ہے کہ صحبت نہیں کر سکتا تو اس تنہائی سے بھی پورا مہر واجب نہیں ہوا۔

اگر بغیر مہر کے نکاح کیا تو

مسئلہ ⑦: اگر نکاح کے وقت مہر کا بالکل ذکر ہی نہیں کیا گیا کہ کتنا ہے یا اس شرط پر نکاح کیا کہ بغیر مہر کے نکاح کرتا ہوں کچھ مہر نہ دوں گا، پھر دونوں میں سے کوئی مر گیا یا ویسی تنہائی و یکجائی ہو گئی جو شرع میں معتبر ہے تب بھی مہر دلایا جائے گا اور اس صورت میں مہر مثل دینا ہوگا اور اگر اس صورت میں ویسی تنہائی سے پہلے مرد نے طلاق دے دی تو مہر پانے کی مستحق نہیں ہے بل کہ فقط ایک جوڑا کپڑا پائے گی اور یہ جوڑا دینا مرد پر واجب ہے نہ دے گا تو گناہ گار ہوگا۔

مہر کے کپڑے (متعہ) سے متعلق احکام

مسئلہ ⑧: جوڑے میں فقط چار کپڑے مرد پر واجب ہیں: ایک کرتہ، ایک سربند یعنی اوڑھنی، ایک پائجامہ یا ساڑھی جس چیز کا دستور ہو، ایک بڑی چادر جس میں سر سے پیر تک لپٹ سکے، اس کے سوا اور کوئی کپڑا واجب نہیں۔

مسئلہ ⑨: مرد کی جیسی حیثیت ہو ویسے کپڑے دینا چاہیے، اگر معمولی غریب آدمی ہو تو سوتی کپڑے اور اگر بہت غریب آدمی نہیں لیکن بہت امیر بھی نہیں تو ٹسر[1] کے اور جو بہت امیر کبیر ہو تو عمدہ ریشمی کپڑے دینا چاہیے، لیکن ہر حال میں یہ خیال رہے کہ اس جوڑے کی قیمت مہر مثل کے آدھے سے نہ بڑھے اور ایک روپیہ چھ آنے یعنی ایک

[1] کچا ریشم، ایک قسم کا ادنی درجے کا ریشم۔

روپیہ اور ایک چونّی اور ایک دونّی بھر چاندی کے جتنے دام ہوں اس سے کم قیمت بھی نہ ہو، یعنی بہت قیمتی کپڑے جن کی قیمت مہر مثل کے آدھے سے بڑھ جائے مرد پر واجب نہیں۔ یوں اپنی خوشی سے اگر وہ بہت قیمتی اس سے زیادہ بڑھیا کپڑے دے دے تو اور بات ہے۔

نکاح کے بعد مہر متعین کیا گیا

مسئلہ⑩: نکاح کے وقت تو کچھ مہر مقرر نہیں کیا گیا لیکن نکاح کے بعد میاں بی بی دونوں نے اپنی خوشی سے کچھ مقرر کرلیا تو اب مہر مثل نہ دلایا جائے گا، بل کہ دونوں نے اپنی خوشی سے جتنا مقرر کرلیا ہے وہی دلایا جائے گا، البتہ اگر ویسی تنہائی ویکجائی ہونے سے پہلے ہی طلاق مل گئی تو اس صورت میں مہر پانے کی مستحق نہیں ہے، بل کہ صرف وہی جوڑا کپڑے ملے گا جس کا بیان اوپر ہوچکا ہے۔

اگر شوہر مہر میں اضافہ یا بیوی کمی کردے تو

مسئلہ⑪: سو روپے یا ہزار روپے اپنی حیثیت کے موافق مہر مقرر کیا، پھر شوہر نے اپنی خوشی سے کچھ مہر اور بڑھا دیا اور کہا کہ ہم سو روپے کی جگہ ڈیڑھ سو دے دیں گے تو جتنے روپے زیادہ دینے کو کہے ہیں وہ بھی واجب ہوگئے، نہ دے گا تو گناہ گار ہوگا۔ اور اگر ویسی تنہائی ویکجائی سے پہلے طلاق مل گئی تو جس قدر اصل مہر تھا اسی کا آدھا دیا جائے گا جتنا بعد میں بڑھایا تھا اس کو شمار نہ کریں گے۔ اسی طرح عورت نے اپنی خوشی و رضامندی سے اگر کچھ مہر معاف کردیا تو جتنا معاف کیا ہے اتنا معاف ہوگیا اور اگر پورا معاف کردیا تو پورا مہر معاف ہوگیا، اب اس کے پانے کی مستحق نہیں ہے۔

مسئلہ⑫: اگر شوہر نے کچھ دباؤ ڈال کر دھمکا کر دق (تنگ) کر کے معاف کرالیا تو اس معاف کرانے سے معاف نہیں ہوا، اب بھی اس کے ذمہ ادا کرنا واجب ہے۔

ہر قسم کا مال مہر بن سکتا ہے بشرطیکہ معلوم ہوسکے

مسئلہ⑬: مہر میں روپیہ، پیسہ، سونا، چاندی کچھ مقرر نہیں کیا، بل کہ کوئی گاؤں یا کوئی باغ یا کچھ زمین مقرر ہوئی تو یہ بھی درست ہے، جو باغ وغیرہ مقرر کیا ہے وہی دینا پڑے گا۔

مسئلہ⑭: مہر میں کوئی گھوڑا یا ہاتھی یا اور کوئی جانور مقرر کیا لیکن یہ مقرر نہیں کیا فلانا گھوڑا دوں گا یہ بھی درست ہے، ایک مجھولا (درمیانہ) گھوڑا جو نہ بہت بڑھیا ہو نہ بہت گھٹیا دینا چاہیے یا اس کی قیمت دے دے۔ البتہ اگر

فقط اتنا ہی کہا کہ ایک جانور دے دوں گا اور یہ نہیں بتلایا کہ کون سا جانور دے گا تو یہ مہر مقرر کرنا صحیح نہیں ہوا، مہر مثل دینا پڑے گا۔

نکاح فاسد میں مہر

مسئلہ⑮: کسی نے بے قاعدہ نکاح کر لیا تھا اس لیے میاں بی بی میں جدائی کرا دی گئی، جیسے کسی نے چھپا کے اپنا نکاح کر لیا دو گواہوں کے سامنے نہیں کیا یا دو گواہ تو تھے لیکن بہرے تھے انہوں نے وہ لفظ نہیں سنے جن سے نکاح بندھتا ہے، یا کسی کے میاں نے طلاق دے دی تھی یا مر گیا تھا اور ابھی عدت پوری نہیں ہونے پائی کہ اس نے دوسرا نکاح کر لیا یا کوئی اور ایسی ہی بے قاعدہ بات ہوئی اس لیے دونوں میں جدائی کرا دی گئی لیکن ابھی مرد نے صحبت نہیں کی ہے تو کچھ مہر نہیں ملے گا بل کہ اگر ویسی تنہائی میں ایک جگہ رہے سہے بھی ہوں تب بھی مہر نہ ملے گا، البتہ اگر صحبت کر چکا ہو تو مہر مثل دلایا جائے گا، لیکن اگر کچھ مہر نکاح کے وقت ٹھہرایا گیا تھا اور مہر مثل اس سے زیادہ ہے تو وہی ٹھہرایا ہوا مہر ملے گا مہر مثل نہ ملے گا۔

مسئلہ⑯: کسی نے اپنی بی بی سمجھ کر غلطی سے کسی غیر عورت سے صحبت کر لی تو اس کو بھی مہر مثل دینا پڑے گا اور اس صحبت کو زنا نہ کہیں گے نہ کچھ گناہ ہوگا، بل کہ اگر پیٹ رہ گیا تو اس لڑکے کا نسب بھی ٹھیک ہے، اس کے نسب میں کچھ دھبہ نہیں ہے اور اس کو حرامی کہنا درست نہیں۔ اور جب معلوم ہو گیا کہ یہ میری عورت نہ تھی تو اب اس عورت سے الگ رہے اب صحبت کرنا درست نہیں اور اس عورت کو بھی عدت بیٹھنا واجب ہے، اب بغیر عدت پوری کیے اپنے میاں کے پاس رہنا اور میاں کا صحبت کرنا درست نہیں۔ اور عدت کا بیان آگے آئے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

عورت مہر کا مطالبہ کب کر سکتی ہے؟

مسئلہ⑰: جہاں کہیں پہلی ہی رات کو سب مہر دے دینے کا دستور ہو، وہاں اول ہی رات سارا مہر لے لینے کا عورت کو اختیار ہے، اگر اول رات نہ مانگا تو جب مانگا تب مرد کو دینا واجب ہے، دیر نہیں کر سکتا۔

مسئلہ⑱: ہندوستان میں دستور ہے کہ مہر کا لین دین طلاق کے بعد یا مر جانے کے بعد ہوتا ہے کہ جب طلاق مل جاتی ہے تب مہر کا دعویٰ کرتی ہے یا مرد مر گیا اور کچھ مال چھوڑ گیا تو اس مال میں سے لے لیتی ہے اور اگر عورت مر گئی تو اس کے وارث مہر کے دعویدار ہوتے ہیں اور جب تک میاں بی بی ساتھ رہتے ہیں تب تک نہ کوئی دیتا ہے

نہ وہ مانگتی ہے تو ایسی جگہ اس دستور کی وجہ سے طلاق ملنے سے پہلے مہر کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ البتہ پہلی رات کو جتنے مہر کی پیشگی دینے کا دستور ہے اتنا مہر پہلے دینا واجب ہے، ہاں اگر کسی قوم میں یہ دستور نہ ہو تو اس کا یہ حکم نہ ہوگا۔

مسئلہ ⑲: جتنے مہر کے پیشگی دینے کا درست ہے اگر اتنا مہر پیشگی نہ دیا تو عورت کو اختیار ہے کہ جب تک اتنا نہ پائے تب تک مرد کو ہم بستر نہ ہونے دے اور اگر ایک دفعہ صحبت کر چکا ہے تب بھی اختیار ہے کہ اب دوسری دفعہ یا تیسری دفعہ قابو نہ ہونے دے۔ اور اگر وہ اپنے ساتھ پردیس لے جانا چاہے تو بغیر اتنا مہر لیے پردیس نہ جائے۔ اسی طرح اگر عورت اس حالت میں اپنے کسی محرم عزیز کے ساتھ پردیس چلی جائے یا مرد کے گھر سے اپنے میکے چلی جائے تو مرد اس کو روک نہیں سکتا۔ اور جب اتنا مہر دے دیا تو اب شوہر کی بے اجازت کچھ نہیں کر سکتی، بے مرضی پائے کہیں آنا جانا جائز نہیں اور شوہر کا جہاں جی چاہے اسے لے جائے جانے سے انکار کرنا درست نہیں۔

مہر کی ادائیگی سے متعلق مسائل

مسئلہ ⑳: مہر کی نیت سے شوہر نے کچھ دیا تو جتنا دیا ہے اتنا مہر ادا ہو گیا، دیتے وقت عورت سے یہ بتلانا ضروری نہیں ہے کہ میں مہر دے رہا ہوں۔

مسئلہ ㉑: مرد نے کچھ دیا لیکن عورت تو کہتی ہے کہ یہ چیز تم نے مجھ کو یوں ہی دی، مہر میں نہیں دی اور مرد کہتا ہے کہ یہ میں نے مہر میں دیا ہے تو مرد ہی کی بات کا اعتبار کیا جائے گا۔ البتہ اگر کھانے پینے کی کوئی چیز تھی تو اس کو مہر میں نہ سمجھیں گے اور مرد کی اس بات کا اعتبار نہ کریں گے۔

مہر مثل کا بیان

مسئلہ ①: خاندانی مہر یعنی مہر مثل کا مطلب یہ ہے کہ اس عورت کے باپ کے گھرانے میں سے کوئی دوسری عورت دیکھو جو اس کے مثل ہو، یعنی اگر یہ کم عمر ہے تو وہ بھی نکاح کے وقت کم عمر ہو، اگر یہ خوبصورت ہے تو وہ بھی خوبصورت ہو، اس کا نکاح کنوارے پن میں ہوا اور اس کا نکاح بھی کنوارے پن میں ہوا ہو، نکاح کے وقت جتنی مال دار یہ ہے اتنی وہ بھی تھی، جس دیس کی یہ رہنے والی ہے اسی دیس کی وہ بھی ہے، اگر یہ دین دار، ہوشیار، سلیقہ دار پڑھی لکھی ہے تو وہ بھی ایسی ہی ہو۔ غرض جس وقت اس کا نکاح ہوا ہے اس وقت ان باتوں میں وہ بھی اسی کے مثل تھی جس کا اب نکاح ہوا تو جو مہر اس کا مقرر ہوا تھا وہی اس کا مہر مثل ہے۔

مسئلہ ②: باپ کے گھرانے کی عورتوں سے مراد جیسے اس کی بہنیں، پھوپی، چچا زاد بہن وغیرہ، یعنی اس کی

دادھیالی لڑکیاں، مہر مثل کے دیکھنے میں ماں کا مہر نہ دیکھیں گے، ہاں اگر ماں بھی باپ ہی کے گھرانے میں سے ہو، جیسے باپ نے اپنے چچا کی لڑکی سے نکاح کرلیا تھا تو اس کے مہر کو بھی مہر مثل کہا جائے گا۔

تمرین

سؤال ①: نکاح میں مہر کا کچھ ذکر نہ کیا، یا مہر نہ دینے کی شرط کرلی تو کیا نکاح درست ہے؟

سؤال ②: مہر کی کم سے کم مقدار کتنی چاندی ہے؟ تولہ اور گرام دونوں میں بتائیں۔

سؤال ③: کس صورت میں پورا مہر لازم ہوجاتا ہے اور کس صورت میں آدھا؟ تفصیل سے لکھیں۔

سؤال ④: مہر مثل کب دیا جاتا ہے؟

سؤال ⑤: کس وقت طلاق دینے سے مرد پر صرف ایک جوڑا کپڑا آتا ہے اور جوڑے میں کون سے کپڑے دیے جائیں گے اور ان کی کیا قیمت ہوگی؟

سؤال ⑥: زبردستی مہر معاف کرانے کا کیا حکم ہے؟

سؤال ⑦: کیا مہر میں روپیہ دینا ضروری ہے یا اور کوئی چیز دے سکتے ہیں؟

سؤال ⑧: بے قاعدہ نکاح کیا اور پھر جدائی کرادی گئی تو مہر دلایا جائے گا یا نہیں؟

سؤال ⑨: مہر کس وقت دینا واجب ہے؟

سؤال ⑩: کیا مہر دیتے وقت عورت کو یہ بتلانا ضروری ہے کہ یہ مہر دے رہا ہوں؟

سؤال ⑪: مہر مثل سے کیا مراد ہے؟

سؤال ⑫: مہر مثل میں باپ کے گھرانے کا اعتبار ہے یا ماں کے گھرانے کا؟

کافروں کے نکاح کا بیان

مسئلہ ①: کافر لوگ اپنے اپنے مذہب کے اعتبار سے جس طریقہ سے نکاح کرتے ہوں شریعت اس کو بھی معتبر رکھتی ہے اور اگر وہ دونوں ساتھ مسلمان ہو جائیں تو اب نکاح دہرانے کی کچھ ضرورت نہیں وہی نکاح اب بھی باقی ہے۔

مسئلہ ②: اگر دونوں میں سے ایک مسلمان ہو گیا دوسرا نہیں ہوا تو نکاح جاتا رہا، اب میاں بی بی کی طرح رہنا سہنا درست نہیں۔

مسئلہ ③: اگر عورت مسلمان ہوگئی اور مرد مسلمان نہیں ہوا تو اب جب تک پورے تین حیض نہ آئیں تب تک دوسرے مرد سے نکاح درست نہیں۔

بیبیوں میں برابری کرنے کا بیان[1]

مسئلہ ①: جس کے کئی بیبیاں ہوں تو مرد پر واجب ہے کہ سب کو برابر رکھے، جتنا ایک عورت کو دیا ہے دوسری بھی اتنے کی دعوے دار ہوسکتی ہے، چاہے دونوں کنواری ہوں یا دونوں بیاہی ہوں یا ایک تو کنواری ہو اور دوسری بیاہی بیاہ لایا، سب کا ایک حکم ہے اگر ایک کے پاس ایک رات رہا تو دوسری کے پاس بھی ایک رات رہے، اس کے پاس دو یا تین راتیں رہا تو اس کے پاس بھی دو یا تین راتیں رہے، جتنا مال، زیور، کپڑے اس کو دیے اتنے ہی کی دوسری عورت بھی دعوے دار ہے۔

مسئلہ ②: جس کا نیا نکاح ہوا اور جو پرانی ہو چکی دونوں کا حق برابر ہے، کچھ فرق نہیں۔

مسئلہ ③: برابری فقط رات کے رہنے میں ہے دن کے رہنے میں برابری ہونا ضروری نہیں، اگر دن میں ایک کے پاس زیادہ رہا اور دوسری کے پاس کم رہا تو کچھ حرج نہیں اور رات میں برابری واجب ہے۔ اگر ایک کے پاس مغرب کے بعد ہی آ گیا اور دوسری کے پاس عشاء کے بعد آیا تو گناہ ہوا۔ البتہ جو شخص رات کو نوکری میں لگا رہتا ہو اور دن کو گھر میں رہتا ہو جیسے چوکیدار پہرہ دار اس کے لیے دن کو برابری کا حکم ہے۔

مسئلہ ④: صحبت کرنے میں برابری کرنا واجب نہیں ہے کہ اگر اس کی باری میں صحبت کی ہے تو دوسری کی باری

[1] اس عنوان کے تحت ۷ مسائل مذکور ہیں۔

میں بھی صحبت کرے، یہ ضروری نہیں۔

مسئلہ⑤: مرد چاہے بیمار ہو چاہے تندرست، بہر حال رہنے میں برابری کرے۔

مسئلہ⑥: ایک عورت سے زیادہ محبت ہے اور دوسری سے کم تو اس میں کچھ گناہ نہیں، چوں کہ دل اپنے اختیار میں نہیں ہوتا۔

مسئلہ⑦: سفر میں جاتے وقت برابری واجب نہیں جس کو جی چاہے ساتھ لے جائے اور بہتر یہ ہے کہ نام (یعنی قرعہ ڈالے) نکال لے، جس کا نام نکلے اس کو لے جائے تاکہ کوئی اپنے جی میں ناخوش نہ ہو۔

تمرین

سؤال①: اگر میاں بیوی دونوں کافر تھے اور اب دونوں مسلمان ہوگئے تو ان کے نکاح کا کیا حکم ہے؟

سؤال②: اگر صرف عورت مسلمان ہوگئی تو اب نکاح کا کیا حکم ہے؟

سؤال③: بیویوں میں برابری سے کیا مراد ہے؟

سؤال④: کیا نئی اور پرانی بیوی میں برابری کے اعتبار سے کچھ فرق ہے؟

سؤال⑤: کیا صحبت کرنے میں بھی برابری واجب ہے؟

سؤال⑥: سفر میں لے جاتے وقت برابری کا کیا حکم ہے؟

باب الرضاع

دودھ پینے اور پلانے کا بیان[1]

دودھ پلانے کا حکم

مَسْئَلَہ ①: جب بچہ پیدا ہو تو ماں پر دودھ پلانا واجب ہے، البتہ اگر باپ مال دار ہو اور کوئی انا[2] تلاش کر سکے تو دودھ نہ پلانے میں کچھ گناہ بھی نہیں۔

مَسْئَلَہ ②: کسی اور کے لڑکے کو بغیر میاں کی اجازت لیے دودھ پلانا درست نہیں، ہاں البتہ اگر کوئی بچہ بھوک کے مارے تڑپتا ہو اور اس کے ضائع ہو جانے کا ڈر ہو تو ایسے وقت بے اجازت بھی دودھ پلائے۔

دودھ پلانے کی مدت

مَسْئَلَہ ③: زیادہ سے زیادہ دودھ پلانے کی مدت دو برس ہیں، دو سال کے بعد دودھ پلانا حرام ہے، بالکل درست نہیں۔

مَسْئَلَہ ④: اگر بچہ کچھ کھانے پینے لگا اور اس وجہ سے دو برس سے پہلے ہی دودھ چھڑا دیا تب بھی کچھ حرج نہیں۔

دودھ کی وجہ سے حرمت کا بیان

مَسْئَلَہ ⑤: جب بچہ نے کسی اور عورت کا دودھ پیا تو وہ عورت اس کی ماں بن گئی اور اس انا کا شوہر جس کے بچہ کا یہ دودھ ہے اس بچہ کا باپ ہو گیا اور اس کی اولاد اس کے دودھ شریکی بھائی بہن ہو گئے اور نکاح حرام ہو گیا اور جو جو رشتے نسب کے اعتبار سے حرام ہیں وہ رشتے دودھ کے اعتبار سے بھی حرام ہو جاتے ہیں، لیکن بہت سے عالموں کے فتوے میں یہ حکم جب ہی ہے کہ بچہ نے دو برس کے اندر ہی اندر دودھ پیا ہو۔ اگر بچہ دو برس کا ہو چکا اس کے بعد کسی عورت کا دودھ پیا تو اس پینے کا کچھ اعتبار نہیں، نہ وہ پلانے والی ماں بنی اور نہ اس کی اولاد اس بچہ کے بھائی بہن ہوئے، اس لیے اگر آپس میں نکاح کر دیں تو درست ہے، لیکن امام اعظم رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی جو بہت بڑے امام

---

[1] اس عنوان کے تحت ۲۱ مسائل مذکور ہیں۔
[2] دودھ پلانے والی عورت۔

ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اگر ڈھائی برس کے اندر اندر بھی دودھ پیا ہو تب **بھی نکاح** درست نہیں۔ البتہ اگر ڈھائی برس کے بعد دودھ پیا ہو تو اس کا بالکل اعتبار نہیں، بے کھٹکے سب کے **نزدیک نکاح درست** ہے۔

مسئلہ⑥: جب بچے کے حلق میں دودھ چلا گیا تو سب رشتے جو ہم نے اوپر لکھے ہیں حرام ہو گئے، چاہے تھوڑا دودھ گیا ہو یا بہت اس کا کچھ اعتبار نہیں۔

مسئلہ⑦: اگر بچے نے چھاتی سے دودھ نہیں پیا، بل کہ اس نے اپنا دودھ نکال کر اس کے حلق میں ڈال دیا تو اس سے بھی وہ سب رشتے حرام ہو گئے۔ اسی طرح اگر بچے کی ناک میں دودھ ڈال دیا تب بھی سب رشتے حرام ہو گئے اور اگر کان میں ڈالا تو اس کا کچھ اعتبار نہیں۔

اگر عورت کا دودھ کسی اور چیز میں ملا دیا گیا ہو تو

مسئلہ⑧: اگر عورت کا دودھ پانی میں یا کسی دوا میں ملا کر بچہ کو پلایا تو دیکھو کہ دودھ زیادہ ہے یا پانی یا دونوں برابر، اگر دودھ زیادہ ہو یا دونوں برابر ہوں تو جس عورت کا دودھ ہے وہ ماں ہو گئی اور سب رشتے حرام ہو گئے اور اگر پانی یا دوا زیادہ ہے تو اس کا کچھ اعتبار نہیں، وہ عورت ماں نہیں بنی۔

مسئلہ⑨: عورت کا دودھ بکری یا گائے کے دودھ میں مل گیا اور بچہ نے پی لیا تو دیکھو زیادہ کون سا ہے، اگر عورت کا دودھ زیادہ یا دونوں برابر ہوں تو سب رشتے حرام ہو گئے اور جس عورت کا دودھ ہے، یہ بچہ اس کی اولاد بن گیا اور اگر بکری یا گائے کا دودھ زیادہ ہے تو اس کا کچھ اعتبار نہیں، ایسا سمجھیں گے کہ گویا اس نے پیا ہی نہیں۔

متفرق مسائل

مسئلہ⑩: اگر کسی کنواری لڑکی کے دودھ اتر آیا، اس کو کسی بچہ نے پی لیا تو اس سے بھی سب رشتے حرام ہو گئے۔

مسئلہ⑪: مردہ عورت کا دودھ دوہ کر کسی بچہ کو پلا دیا تو اس سے بھی سب رشتے حرام ہو گئے۔

مسئلہ⑫: دو لڑکوں نے ایک بکری یا ایک گائے کا دودھ پیا تو اس سے کچھ نہیں ہوتا وہ بھائی بہن نہیں ہوئے۔

مسئلہ⑬: جوان مرد نے اپنی بی بی کا دودھ پیا تو وہ حرام نہیں ہوئی، البتہ بہت گناہ ہوا، کیوں کہ دو برس کے بعد دودھ پینا بالکل حرام ہے۔

حرمت رضاعت کی چند مثالیں

مسئلہ⑭: ایک لڑکا ایک لڑکی ہے۔ دونوں نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا ہے تو ان میں **نکاح نہیں ہوسکتا**، خواہ

ایک ہی زمانہ میں پیا ہو یا ایک نے پہلے دوسرے نے کئی برس کے بعد دونوں کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ ⑮: ایک لڑکی نے باقر کی بیوی کا دودھ پیا تو اس لڑکی کا نکاح نہ باقر سے ہوسکتا ہے نہ اس کے باپ دادا کے ساتھ، نہ باقر کی اولاد کے ساتھ، بل کہ باقر کی جو اولاد دوسری بیوی سے ہے اس سے بھی نکاح درست نہیں۔

مسئلہ ⑯: عباس نے خدیجہ کا دودھ پیا اور خدیجہ کے شوہر قادر کی ایک دوسری بی بی زینب تھی جس کو طلاق مل چکی ہے تو اب زینب بھی عباس سے نکاح نہیں کر سکتی، کیوں کہ عباس زینب کے میاں کی اولاد ہے اور میاں کی اولاد سے نکاح درست نہیں۔ اسی طرح اگر عباس اپنی عورت کو چھوڑ دے تو وہ عورت قادر کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتی، کیوں کہ وہ اس کا خسر ہوا۔ اور قادر کی بہن اور عباس کا نکاح نہیں ہوسکتا، کیوں کہ یہ دونوں پھوپی بھتیجے ہوئے، چاہے وہ قادر کی سگی بہن ہو یا دودھ شریکی بہن ہو، دونوں کا ایک حکم ہے، البتہ عباس کی بہن سے قادر نکاح کر سکتا ہے۔

مسئلہ ⑰: عباس کی ایک بہن ساجدہ ہے، ساجدہ نے ایک عورت کا دودھ پیا، لیکن عباس نے نہیں پیا تو اس دودھ پلانے والی عورت کا نکاح عباس سے ہوسکتا ہے۔

مسئلہ ⑱: عباس کے لڑکے نے زاہدہ کا دودھ پیا تو زاہدہ کا نکاح عباس کے ساتھ ہوسکتا ہے۔

مسئلہ ⑲: قادر اور ذاکر دو بھائی ہیں۔ اور ذاکر کے ایک دودھ شریکی بہن ہے تو قادر کے ساتھ اس کا نکاح ہوسکتا ہے، البتہ ذاکر کے ساتھ نہیں ہوسکتا، خوب اچھی طرح سمجھ لو، چوں کہ اس قسم کے مسئلے مشکل ہیں کہ کم سمجھ میں آتے ہیں، اس لیے ہم زیادہ نہیں لکھتے، جب کبھی ضرورت پڑے تو کسی سمجھ دار بڑے عالم سے سمجھ لینا چاہیے۔

رضاعت کے ثبوت کے لیے نصاب شہادت ضروری ہے

مسئلہ ⑳: کسی مرد کا کسی عورت سے رشتہ لگا، پھر ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ ”میں نے تو ان دونوں کو دودھ پلایا ہے۔“ اور سوائے اس عورت کے کوئی اور اس دودھ پینے کو نہیں بیان کرتا تو فقط اس عورت کے کہنے سے دودھ کا رشتہ ثابت نہ ہوگا۔ ان دونوں کا نکاح درست ہے، بل کہ جب دو معتبر اور دین دار مرد یا ایک دین دار مرد اور دو دین دار عورتیں دودھ پینے کی گواہی دیں تب اس رشتہ کا ثبوت ہوگا، اب البتہ نکاح حرام ہوگیا، بغیر ایسی گواہی کے ثبوت نہ ہوگا، لیکن اگر فقط ایک مرد ایک عورت کے کہنے سے یا دو تین عورتوں کے کہنے سے دل گواہی دینے لگے کہ یہ سچ کہتی ہوں گی، ضرور ایسا ہوا ہوگا تو ایسے وقت نکاح نہ کرنا چاہیے کہ خواہ مخواہ شک میں پڑنے سے

کیا فائدہ اور اگر کسی نے کر لیا تب بھی خیر ہو گیا۔

انسانی دودھ سے کسی اور قسم کا نفع اٹھانا درست نہیں

مسئلہ (۲۱): عورت کا دودھ کسی دوا میں ڈالنا جائز نہیں اور اگر ڈال دیا تو اب اس کا کھانا اور لگانا ناجائز اور حرام ہے۔ اسی طرح دوا کے لیے آنکھ میں یا کان میں دودھ ڈالنا بھی جائز نہیں۔

خلاصہ یہ کہ آدمی کے دودھ سے کسی طرح کا نفع اٹھانا اور اس کو اپنے کام میں لانا درست نہیں۔

تمرین

سوال (۱): دودھ پلانا کس کے ذمہ واجب ہے؟

سوال (۲): دودھ پلانے کی زیادہ سے زیادہ مدت کتنی ہے؟

سوال (۳): ماں کے علاوہ کسی اور کا دودھ پیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

سوال (۴): کتنے برس کی عمر میں دودھ پینے سے دودھ کے رشتے حرام ہو جاتے ہیں؟

سوال (۵): اگر بچے کی ناک یا کان میں دودھ ڈال دیا تو کیا حکم ہے؟

سوال (۶): اگر عورت نے اپنا دودھ پانی، دوائی یا بکری کے دودھ میں ملا کر بچے کو پلایا تو کیا حکم ہے؟

سوال (۷): بچے نے کنواری لڑکی کا دودھ پیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

سوال (۸): جوان مرد نے اپنی بیوی کا دودھ پیا تو کیا بیوی اس پر حرام ہو جائے گی؟

سوال (۹): نادر اور ذاکر دو بھائی ہیں اور ذاکر کی ایک دودھ شریک بہن ہے تو کیا قادر کا نکاح اُس کے ساتھ ہو سکتا ہے؟

سوال (۱۰): کسی مرد کا کسی عورت سے رشتہ لگا پھر ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے ان دونوں کو دودھ پلایا ہے تو ان دونوں کے نکاح کا کیا حکم ہے؟

سوال (۱۱): عورت کا دودھ بطور دوا استعمال کرنا کیسا ہے؟

کتاب الطلاق

طلاق کا بیان

نابالغ اور پاگل کی طلاق واقع نہیں ہوتی

مسئلہ ①: جو شوہر جوان ہو چکا ہو اور دیوانہ پاگل نہ ہو، اس کے طلاق دینے سے طلاق پڑ جائے گی اور جو لڑکا ابھی جوان نہیں ہوا اور دیوانہ پاگل ہو جس کی عقل ٹھیک نہیں ان دونوں کے طلاق دینے سے طلاق نہیں پڑتی۔

نیند میں طلاق دینے کا اعتبار نہیں

مسئلہ ②: سوتے ہوئے آدمی کے منہ سے نکلا کہ تجھ کو طلاق ہے، یا یوں کہہ دیا کہ میری بی بی کو طلاق، تو اس بَرانے[1] سے طلاق نہ پڑے گی۔

مکرہ (مجبور) اور نشے والے کی طلاق واقع ہو جاتی ہے

مسئلہ ③: کسی نے زبردستی کسی سے طلاق دلوا دی، بہت مارا، کوٹا، دھمکایا کہ طلاق دے دے، نہیں تو تجھے مار ڈالوں گا، اس مجبوری سے اس نے طلاق دے دی تب بھی طلاق پڑ گئی۔

مسئلہ ④: کسی نے شراب وغیرہ کے نشہ میں اپنی بی بی کو طلاق دے دی، جب ہوش آیا تو پشیمان ہوا تب بھی طلاق پڑ گئی، اسی طرح غصے میں طلاق دینے سے بھی طلاق پڑ جاتی ہے۔

طلاق دینے میں وکیل بنانا درست ہے

مسئلہ ⑤: شوہر کے سوا کسی اور کو طلاق دینے کا اختیار نہیں ہے، البتہ اگر شوہر نے کہہ دیا ہو کہ تو اس کو طلاق دے دے تو وہ بھی دے سکتا ہے۔

طلاق کی مذمت کا بیان[2]

① حدیث میں ہے "أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللّٰهِ ...... اَلطَّلَاقُ"

[1] بَرانا، بکنا، بے معنی گفتگو کرنا۔ [2] طلاق کی مذمت میں سات احادیث مذکور ہیں۔

یعنی ''زیادہ مبغوض اور زیادہ بری چیز حلال چیزوں میں اللہ کے نزدیک طلاق ہے۔''
مطلب یہ ہے کہ طلاق حاجت کے وقت جائز رکھی گئی ہے اور حلال ہے مگر بلا حاجت بہت بری بات ہے اس لیے کہ نکاح تو باہم الفت ومحبت اور زوج وزوجہ کی راحت کے واسطے ہوتا ہے اور طلاق سے یہ سب باتیں جاتی رہتی ہیں اور حق تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری ہوتی ہے، ایک دوسرے کو کلفت ہوتی ہے، باہم عداوت ہوتی ہے۔ نیز اس کی وجہ سے بیوی کے اور اہل قرابت سے بھی عداوت پڑتی ہے۔ جہاں تک ہو سکے ہرگز ہرگز ایسا قصد نہ کرنا چاہیے۔ میاں بیوی کو معاملات میں باہم ایک دوسرے کی برداشت چاہیے اور خوب محبت سے رہنا چاہیے۔ جب کوئی صورت نباہ کی نہ ہو تو مضائقہ نہیں خوب سمجھ لو۔

② حدیث میں ہے کہ ''نکاح کرو اور طلاق نہ دو (یعنی بلا وجہ) اس لیے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں دوست رکھتا ہے بہت مزہ چکھنے والے مردوں اور بہت مزہ چکھنے والی عورتوں کو۔''
(یعنی اللہ پاک کو یہ بات پسند نہیں کہ طلاق ہو بلا ضرورت اور میاں دوسرا نکاح کرے اور بی بی دوسرا نکاح کرے، ہاں اگر کوئی ضرورت ہو تو کوئی مضائقہ نہیں)۔

③ حدیث میں ہے کہ ''نہ طلاق دی جائیں عورتیں مگر بدچلنی سے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نہیں دوست رکھتا بہت مزہ چکھنے والے مردوں اور بہت مزہ چکھنے والی عورتوں کو'' (اس سے معلوم ہوا کہ اگر اس کی پارسائی اور پاک دامنی کے باب میں کوئی خلل ہو جائے تو اس کی وجہ سے طلاق دے دینا درست ہے۔ اسی طرح اور بھی کوئی سبب ہو تو کچھ حرج نہیں)۔

④ حدیث میں ہے ''نکاح کرو اور طلاق نہ دو اس لیے کہ طلاق دینے سے عرش ہلتا ہے۔''

⑤ حدیث میں ہے کہ ''شیطان اپنے تخت کو پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے (لوگوں کے بہکانے کو) پس زیادہ قریب ان کا (لشکروں کے لوگوں میں) از روئے رتبہ کے وہ شخص ہوتا ہے جو ان میں سب سے بڑا ہو از روئے فتنہ کے[1] آتا ہے (اس کے پاس) ایک کہتا ہے ''میں نے یہ کیا اور یہ کیا (یعنی یہ فتنہ برپا کیا اور یہ فتنہ برپا کیا)'' سو کہتا ہے شیطان ''تو نے کچھ نہیں کیا (یعنی تو نے کوئی بڑا کام نہیں کیا)'' اور آتا ہے ایک ان میں کا، پس کہتا ہے ''نہیں چھوڑا میں نے فلاں شخص کو یہاں تک کہ جدائی کر دی میں نے اس (شوہر) کے اور اس کی بیوی کے درمیان۔'' سو قریب کر لیتا ہے اس شخص کو اپنی ذات سے یعنی اپنے گلے لگا لیتا ہے او کہتا ہے کہ ''ہاں تو نے

[1] یعنی بڑا محبوب شیطان کو وہ شخص ہوتا ہے جو بہت بڑا فتنہ برپا کرے۔

بہت بڑا کام کیا"

(یعنی شیطان کی بہت بڑی خوشی یہ ہے کہ میاں بی بی میں جدائی کرادی جائے۔لہٰذا جہاں تک ہو سکے مسلمان شیطان کو خوش نہ کرے)۔

⑥ حدیث میں ہے کہ جو عورت خود طلاق طلب کرے بغیر سخت مجبوری کے تو جنت کی خوش بو اس پر حرام ہے (یعنی سخت گناہ ہوگا۔ گو بشرط اسلام پر خاتمہ ہونے کے اپنے اعمال کا بدلہ بھگت کر آخر کو جنت میں داخل ہو جائے گی)

⑦ حدیث میں ہے کہ "منتزعات اور "مختلعات" وہ "منافقات" ہیں۔"

("منتزعات "وہ عورتیں جو اپنی ذات کو مرد کے قبضہ سے نکالیں شرارت کر کے یعنی ایسی حرکتیں کریں جس سے مرد ناراض ہو کر طلاق دے دے۔اور "مختلعات" وہ عورتیں جو خاوندوں سے بلا مجبوری خُلع طلب کریں۔ اور منافقات سے مراد یہ ہے کہ یہ خصلت منافقوں کی سی ہے کہ ظاہر کچھ باطن کچھ ظاہرا تو نکاح ہمیشہ کے لیے ہوتا ہے اور یہ اس میں جدائی طلب کرتی ہیں اس لیے گناہ گار ہوں گی گو کافر نہ ہوں گی)

طلاق دینے کا بیان[1]

طلاق کا اختیار صرف مرد کو ہے

مسئلہ ①: طلاق دینے کا اختیار فقط مرد کو ہے، جب مرد نے طلاق دے دی تو پڑ گئی، عورت کا اس میں کچھ بس نہیں، چاہے منظور کرے چاہے نہ کرے، ہر طرح طلاق ہوگئی اور عورت اپنے مرد کو طلاق نہیں دے سکتی۔

طلاق کی تعداد

مسئلہ ②: مرد کو فقط تین طلاق دینے کا اختیار ہے، اس سے زیادہ کا اختیار نہیں۔ تو اگر چار پانچ طلاق دے دیں تب بھی تین ہی طلاقیں ہوئیں۔

طلاق کے الفاظ اگر مرد خود سن لے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے

مسئلہ ③: جب مرد نے زبان سے کہہ دیا کہ ''میں نے اپنی بی بی کو طلاق دے دی'' اور اتنے زور سے کہا کہ خود ان الفاظ کو سن لیا۔ بس اتنا کہتے ہی طلاق پڑ گئی، چاہے کسی کے سامنے کہے چاہے تنہائی میں اور چاہے بی بی سنے یا نہ سنے، ہر حال میں طلاق ہوگئی۔

طلاق کی اقسام

مسئلہ ④: طلاق تین قسم کی ہے:

① طلاق بائن:

ایک تو ایسی طلاق جس میں نکاح بالکل ٹوٹ جاتا ہے اور اب بے نکاح کیے اس مرد کے پاس رہنا جائز نہیں، اگر پھر اسی کے پاس رہنا چاہے اور مرد بھی اس کو رکھنے پر راضی ہو تو پھر سے نکاح کرنا پڑے گا ایسی طلاق کو ''بائن طلاق'' کہتے ہیں۔

② طلاق مغلظہ:

دوسری وہ جس میں نکاح ایسا ٹوٹا کہ دوبارہ نکاح بھی کرنا چاہیں تو بعد عدت کسی دوسرے سے اول نکاح کرنا

---

[1] اس عنوان کے تحت ۱۳ مسائل مذکور ہیں۔

پڑے گا اور جب وہاں طلاق ہو جائے تب بعد عدت اس سے نکاح ہو سکے گا۔ ایسی طلاق کو ''مغلظ'' کہتے ہیں۔

۳ طلاق رجعی:

تیسری وہ جس میں نکاح ابھی نہیں ٹوٹا، صاف لفظوں میں ایک یا دو طلاق دینے کے بعد اگر مرد پشیمان ہوا تو پھر سے نکاح کرنا ضروری نہیں، بے نکاح کیے بھی اس کو رکھ سکتا ہے، پھر میاں بی بی کی طرح رہنے لگیں تو درست ہے، البتہ اگر مرد طلاق دے کر اسی پر قائم رہا اور اس سے نہیں پھرا تو جب طلاق کی عدت گذر جائے گی تب نکاح ٹوٹ جائے گا اور عورت جدا ہو جائے گی اور جب تک عدت نہ گذرے تب تک رکھنے نہ رکھنے دونوں باتوں کا اختیار ہے، ایسی طلاق کو ''رجعی طلاق'' کہتے ہیں، البتہ اگر تین طلاقیں دے دیں تو اب اختیار نہیں۔

مسئلہ ۵: طلاق دینے کی دو قسمیں ہیں:

۱ طلاق صریح:

ایک تو یہ کہ صاف صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ ''میں نے تجھ کو طلاق دے دی'' یا یوں کہا کہ ''میں نے اپنی بی بی کو طلاق دے دی'' غرض کہ ایسی صاف بات کہہ دی جس میں طلاق دینے کے سوا کوئی اور معنی نہیں نکل سکتے، ایسی طلاق کو ''صریح'' کہتے ہیں۔

۲ طلاق کنائی:

دوسری قسم یہ کہ صاف صاف لفظ نہیں کہے، بل کہ ایسے گول گول لفظ کہے جس میں طلاق کا مطلب بھی بن سکتا ہے اور طلاق کے سوا اور دوسرے معنے بھی نکل سکتے ہیں، جیسے کوئی کہے ''میں نے تجھ کو دور کر دیا'' تو اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ ''میں نے تجھ کو طلاق دے دی۔'' دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ ''طلاق تو نہیں دی لیکن اب تجھ کو اپنے پاس نہ رکھوں گا، ہمیشہ اپنے میکے میں پڑی رہ، تیری خبر نہ لوں گا'' یا یوں کہے ''مجھے تجھ سے کچھ واسطہ نہیں، مجھے تجھ سے کچھ مطلب نہیں، تو مجھ سے جدا ہو گئی۔ میں نے تجھ کو الگ کر دیا، جدا کر دیا، میرے گھر سے چلی جا۔ نکل جا۔ ہٹ دور ہو۔ اپنے ماں باپ کے سر جا کے بیٹھ۔ اپنے گھر جا۔ میرا تیرا نباہ نہ ہوگا'' اسی طرح کے اور الفاظ جن میں دونوں مطلب نکل سکتے ہیں ایسی طلاق کو ''کنایہ'' کہتے ہیں۔

طلاق صریح کا حکم

مسئلہ ⑥: اگر صاف صاف لفظوں میں طلاق دی تو زبان سے نکلتے ہی طلاق پڑ گئی، چاہے طلاق دینے کی نیت ہو چاہے نہ ہو، بل کہ ہنسی دل لگی میں کہا ہو ہر طرح طلاق ہو گئی اور صاف لفظوں میں طلاق دینے سے تیسری قسم کی طلاق پڑتی ہے، یعنی عدت کے ختم ہونے تک اس کے رکھنے نہ رکھنے کا اختیار ہے اور ایک مرتبہ کہنے سے ایک ہی طلاق پڑے گی، نہ دو پڑیں گی نہ تین، البتہ اگر تین دفعہ کہے یا یوں کہے "تجھ کو تین طلاق دیں" تو تین طلاقیں پڑیں۔

مسئلہ ⑦: کسی نے ایک طلاق دی تو جب تک عورت عدت میں رہے تب تک دوسری طلاق اور تیسری طلاق اور دینے کا اختیار رہتا ہے اگر دے گا تو پڑ جائے گی۔

مستقبل کے صیغوں سے طلاق واقع نہیں ہوتی

مسئلہ ⑧: کسی نے یوں کہا "تجھ کو طلاق دے دُوں گا" تو اس سے طلاق نہیں ہوئی، اسی طرح اگر کسی بات پر یوں کہا کہ "اگر فلانا کام کرے گی تو طلاق دے دوں گا" تب بھی طلاق نہیں ہوئی، چاہے وہ کام کرے چاہے نہ کرے، ہاں اگر یوں کہہ دے "اگر فلانا کام کرے تو طلاق ہے" تو اس کے کرنے سے طلاق پڑ جائے گی۔

الفاظِ طلاق کے ساتھ ان شاء اللہ ملانے سے طلاق واقع نہ ہوگی

مسئلہ ⑨: کسی نے طلاق دے کر اس کے ساتھ ہی ان شاء اللہ بھی کہہ دیا تو طلاق نہیں پڑی۔ اسی طرح اگر یوں کہا "اگر خدا چاہے تو تجھ کو طلاق" اس سے بھی کسی قسم کی طلاق نہیں پڑتی، البتہ اگر طلاق دے کر ذرا ٹھہر گیا پھر ان شاء اللہ کہا تو طلاق پڑ گئی۔

بیوی کو طلاقن کہنے سے طلاق ہو گئی

مسئلہ ⑩: کسی نے اپنی بی بی کو طلاقن کہہ کر پکارا تب بھی طلاق پڑ گئی، اگرچہ ہنسی میں کہا ہو۔

اگر طلاق کو کسی چیز پر معلق کر دے تو

مسئلہ ⑪: کسی نے کہا جب تو لکھنؤ جائے تو تجھ کو طلاق ہے تو جب تک لکھنؤ نہ جائے گی طلاق نہ پڑے گی، جب وہاں جائے گی تب پڑے گی۔

الفاظ کنائی کا حکم

مسئلہ (۱۲): اور اگر صاف صاف طلاق نہیں دی، بل کہ گول گول الفاظ کہے اور اشارہ کنایہ سے طلاق دی تو ان لفظوں کے کہنے کے وقت اگر طلاق دینے کی نیت تھی تو طلاق ہوگئی اور اول قسم کی یعنی بائن طلاق ہوئی، اب بغیر نکاح کیے نہیں رکھ سکتا اور اگر طلاق کی نیت نہ تھی، بل کہ دوسرے معنی کے اعتبار سے کہا تھا تو طلاق نہیں ہوئی۔ البتہ اگر قرینے سے معلوم ہوجائے کہ طلاق ہی دینے کی نیت تھی اب وہ جھوٹ بکتا ہے تو اب عورت اس کے پاس نہ رہے اور یہی سمجھے کہ مجھے طلاق مل گئی، جیسے بی بی نے غصہ میں آکر کہا کہ ''میرا تیرا نباہ نہ ہوگا مجھ کو طلاق دے دے۔'' اس نے کہا: ''اچھا میں نے چھوڑ دیا'' تو یہاں عورت یہی سمجھے کہ مجھے طلاق دے دی۔

رخصتی سے پہلے طلاق ہوجانے کا بیان

مسئلہ (۱): ابھی میاں کے پاس نہ جانے پائی تھی کہ اس نے طلاق دے دی، یا رخصتی تو ہوگئی لیکن ابھی میاں بی بی میں ویسی تنہائی نہیں ہونے پائی جو شرع میں معتبر ہے، جس کا بیان مہر کے باب میں آچکا ہے، تنہائی و یکجائی ہونے سے پہلے ہی طلاق دے دی تو طلاق بائن پڑی۔ چاہے صاف لفظوں سے دی ہو یا گول لفظوں میں۔ ایسی عورت کو جب طلاق دی جائے تو پہلی ہی قسم کی یعنی بائن طلاق پڑتی ہے اور ایسی عورت کے لیے طلاق کی عدت بھی کچھ نہیں ہے، طلاق ملنے کے بعد فوراً دوسرے مرد سے نکاح کرسکتی ہے اور ایسی عورت کو ایک طلاق دینے کے بعد اب دوسری تیسری طلاق بھی دینے کا اختیار نہیں اگر دے دے گا تو نہ پڑے گی، البتہ اگر پہلی ہی دفعہ یوں کہہ دے کہ تجھ کو دو طلاق یا تین طلاق تو جتنی دی ہیں سب پڑ گئیں اور اگر یوں کہا: ''تجھ کو طلاق ہے، طلاق ہے، طلاق ہے'' تب بھی ایسی عورت کو ایک ہی طلاق پڑے گی۔

مسئلہ (۲): رخصتی اور میاں بی بی کی تنہائی کے ساتھ اگر صحبت بھی ہوگئی، اس کے بعد اگر ایک یا دو طلاق صاف لفظوں میں دے دی تو طلاق رجعی ہوگی، اور گول لفظوں میں دی تو طلاق بائن ہوگی، رجعی میں رجوع کا حق ہوگا اور بائن میں رجوع کا حق نہ ہوگا۔ ہاں اگر تین طلاق نہیں دیں تو اسی شخص سے نکاح جدید (جب کہ میاں بیوی دونوں راضی ہوں) عدت کے اندر بھی ہوسکتا ہے اور عدت کے بعد بھی اور دوسرے شخص سے بعد عدت کے نکاح ہوسکتا ہے اور عدت ہر صورت میں لازم ہوگی اور جب تک عدت ختم نہ ہو دوسری اور تیسری طلاق بھی دی جاسکتی ہے۔

اور اگر تنہائی و یکجائی تو ایسی ہوگئی کہ صحبت کرنے سے کوئی مانع شرعی یا طبعی موجود نہیں تھا، مگر صحبت نہیں ہوئی تو اس صورت میں اگر صاف لفظوں میں طلاق دی جائے یا گول لفظوں میں دونوں صورتوں میں طلاق بائن ہی پڑے گی اور عدت بھی واجب ہوگی اور رجعت کا حق نہ ہوگا اور بلا عدت پوری کیے کسی دوسرے سے نکاح بھی نہیں کر سکتی، ہاں اسی شخص سے (جس نے طلاق دی ہے) دوبارہ نکاح عدت کے اندر اور عدت ختم ہونے کے بعد ہر حال میں کر سکتی ہے، شرط یہ ہے کہ تین طلاق نہ دی ہوں۔

تین طلاق دینے کا بیان[1]

مسئلہ ①: اگر کسی نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے دیں تو اب وہ عورت بالکل اس مرد کے لیے حرام ہوگئی، اب اگر پھر سے نکاح کرے تب بھی عورت کو اس مرد کے پاس رہنا حرام ہے اور یہ نکاح نہیں ہوا، چاہے صاف لفظوں میں تین طلاقیں دی ہوں یا گول لفظوں میں سب کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ ②: تین طلاق کے بعد اگر پھر اسی مرد کے پاس رہنا چاہے اور نکاح کرنا چاہے تو اس کی فقط ایک صورت ہے، وہ یہ کہ پہلے کسی اور مرد سے نکاح کر کے ہم بستر ہو، پھر جب وہ دوسرا مرد مر جائے یا طلاق دے دے تو عدت پوری کر کے پہلے مرد سے نکاح کر سکتی ہے، بغیر دوسرا خاوند کیے پہلے خاوند سے نکاح نہیں کر سکتی، اگر دوسرا خاوند تو کیا لیکن ابھی وہ صحبت نہ کرنے پایا تھا کہ مر گیا یا صحبت کرنے سے پہلے ہی طلاق دے دی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں، پہلے مرد سے جب ہی نکاح ہو سکتا ہے کہ دوسرے مرد نے صحبت بھی کی ہو بغیر اس کے پہلے مرد سے نکاح درست نہیں، خوب سمجھ لو۔

مسئلہ ③: تین طلاقیں ایک دم سے دے دیں، جیسے یوں کہہ دیا ”تجھ کو تین طلاق“ یا یوں کہا کہ ”تجھ کو طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے“ یا الگ کر کے تین طلاقیں دیں جیسے ایک آج دی ایک کل ایک پرسوں یا ایک اس مہینہ میں ایک دوسرے مہینہ میں ایک تیسرے میں یعنی عدت کے اندر اندر تینوں طلاقیں دے دیں سب کا ایک حکم ہے اور صاف لفظوں میں طلاق دے کر پھر روک رکھنے کا اختیار اس وقت ہوتا ہے جب تین طلاقیں نہ دے، فقط ایک یا دو دے، جب تین طلاقیں دے دیں تو اب کچھ نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ ④: کسی نے اپنی عورت کو ایک طلاق رجعی دی، پھر میاں راضی ہو گیا اور روک رکھا، پھر دو چار برس کسی بات پر غصہ آیا تو ایک طلاق رجعی اور دے دی جس میں روک رکھنے کا اختیار ہوتا ہے، پھر جب غصہ

[1] اس عنوان کے تحت ۵ مسائل مذکور ہیں۔

روک رکھا اور نہیں چھوڑا۔ یہ دو طلاقیں ہو چکیں اب اس کے بعد اگر کبھی ایک طلاق اور دے دے گا تو تین پوری ہو جائیں گی اور اس کا وہی حکم ہوگا کہ بغیر دوسرا خاوند کیے اس مرد سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر کسی نے طلاق بائن دی جس میں روک رکھنے کا اختیار نہیں ہوتا نکاح ٹوٹ جاتا ہے، پھر پشیمان ہوا اور میاں بی بی نے راضی ہو کر **پھر سے نکاح** پڑھوالیا، کچھ زمانہ کے بعد پھر غصہ آیا اور ایک طلاق بائن دے دی اور غصہ اترنے کے بعد پھر نکاح **پڑھوالیا**۔ یہ دو طلاقیں ہوئیں، اب تیسری دفعہ اگر طلاق دے گا تو پھر وہی حکم ہے کہ بغیر دوسرا خاوند کیے اس سے **نکاح نہیں کر سکتی**۔

مسئلہ ⑤: اگر دوسرے مرد سے اس شرط پر نکاح ہوا کہ صحبت کر کے عورت کو چھوڑ دے گا تو اس اقرار لینے کا کچھ اعتبار نہیں، اس کو اختیار ہے چاہے چھوڑے یا نہ چھوڑے اور جب جی چاہے چھوڑے اور یہ اقرار کر کے نکاح کرنا بہت گناہ اور حرام ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت ہوتی ہے، لیکن نکاح ہو جاتا ہے تو اگر اس نکاح کے بعد دوسرے خاوند نے صحبت کر کے چھوڑ دیا یا مر گیا تو پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے گی۔

تمرین

سوال ①: کن لوگوں کی طلاق واقع نہیں ہوتی؟
سوال ②: مجبور، شرابی اور غصہ میں طلاق دینے کا کیا حکم ہے؟
سوال ③: طلاق کا اختیار شوہر کے علاوہ کسی اور کو ہے یا نہیں؟
سوال ④: مرد نے طلاق دی اور عورت نے قبول نہ کی یا طلاق کے الفاظ نہیں سنے تو کیا اس کو طلاق پڑ جائے گی؟
سوال ⑤: طلاق کی اقسام مع ان کے احکام کے بیان کریں۔
سوال ⑥: طلاق دینے کی کتنی قسمیں ہیں؟ ذکر کریں۔
سوال ⑦: کیا عدت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے؟
سوال ⑧: کیا طلاق دینے میں نیت شرط ہے؟
سوال ⑨: کسی نے اپنی بیوی کو طالق کہہ کر پکارا تو کیا حکم ہے؟
سوال ⑩: اگر شوہر سے بیوی نے غصہ میں آکر کہا کہ میرا تیرا نباہ نہ ہو سکے گا مجھ کو طلاق دے دے اس نے کہا اچھا میں نے چھوڑ دیا اور کہتا ہے کہ اس سے میری نیت طلاق کی نہ تھی تو کیا طلاق واقع ہو گی؟
سوال ⑪: رخصتی سے پہلے طلاق دینے کا کیا حکم ہے؟ وضاحت کے ساتھ ذکر کریں۔
سوال ⑫: رخصتی کے بعد طلاق دینے کا کیا حکم ہے؟ تفصیل سے ذکر کریں، نیز طلاق بائن اور طلاق رجعی میں کیا فرق ہے؟
سوال ⑬: اگر کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیں تو کیا حکم ہے؟
سوال ⑭: تین طلاق دینے کے بعد عورت کو دوبارہ اپنے پاس رکھنے کی کیا صورت ہے؟
سوال ⑮: ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دے دیں اور دوسرے نے الگ الگ کر کے وقفوں سے دیں، دونوں کے حکم میں کیا فرق ہے؟

کسی شرط پر طلاق دینے کا بیان[1]

مسئلہ ①: نکاح کرنے سے پہلے کسی عورت کو کہا: اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ کو طلاق ہے تو جب اس عورت سے نکاح کرے گا تو نکاح کرتے ہی طلاق بائن پڑ جائے گی، اب بغیر نکاح کیے اس کو نہیں رکھ سکتا اور اگر یوں کہا ہو ''اگر تجھ سے نکاح کروں تو تجھ پر دو طلاق'' تو دو طلاق بائن پڑ گئیں اور اگر تین طلاق کو کہا تھا تو تینوں پڑ گئیں اور اب طلاق مغلظہ ہوگئی۔

مسئلہ ②: نکاح ہوتے ہی جب اس پر طلاق پڑ گئی تو اس نے اسی عورت سے پھر نکاح کر لیا تو اب اس دوسرے نکاح کرنے سے طلاق نہ پڑے گی، ہاں اگر یوں کہا ہو ''جتنی دفعہ تجھ سے نکاح کروں، ہر مرتبہ تجھ کو طلاق ہے'' تو جب نکاح کرے گا ہر دفعہ طلاق پڑ جایا کرے گی، اب اس عورت کو رکھنے کی کوئی صورت نہیں، دوسرا خاوند کر کے اگر اس مرد سے نکاح کرے گی تب بھی طلاق پڑ جائے گی۔

مسئلہ ③: کسی نے کہا ''جس عورت سے نکاح کروں اس کو طلاق۔'' تو جس سے نکاح کرے گا اس پر طلاق پڑ جائے گی، البتہ طلاق پڑنے کے بعد اگر پھر اسی عورت سے نکاح کر لیا تو طلاق نہیں پڑی۔

مسئلہ ④: کسی غیر عورت سے جس سے ابھی نکاح نہیں کیا ہے اس طرح کہا ''اگر تو فلانا کام کرے تو تجھ کو طلاق'' اس کا کچھ اعتبار نہیں، اگر اس سے نکاح کر لیا اور نکاح کے بعد اس نے وہی کام کیا تب بھی طلاق نہیں پڑی، کیوں کہ غیر عورت کو طلاق دینے کی یہی صورت ہے کہ یوں کہے ''اگر تجھ سے نکاح کروں تو طلاق'' کسی اور طرح طلاق نہیں پڑ سکتی۔

مسئلہ ⑤: اور اگر اپنی بی بی سے کہا ''اگر تو فلانا کام کرے تو تجھ کو طلاق۔'' ''اگر تو میرے پاس سے جائے تو تجھ کو طلاق...... اگر تو اس گھر میں جائے تو تجھ کو طلاق' یا اور کسی بات کے ہونے پر طلاق دی تو جب وہ کام کرے گی تب طلاق پڑ جائے گی، اگر نہ کرے گی تو نہ پڑے گی اور طلاق رجعی پڑے گی جس میں بغیر نکاح بھی روک رکھنے کا اختیار ہوتا ہے۔ البتہ اگر کوئی گول لفظ کہا جیسے یوں کہے اگر تو فلانا کام کرے تو مجھے تجھ سے کچھ واسطہ نہیں تو جب وہ کام کرے گی تب طلاق بائن پڑے گی، بشرطیکہ مرد نے اس لفظ کے کہتے وقت طلاق کی نیت کی ہو۔

مسئلہ ⑥: اگر یوں کہا ''اگر فلانا کام کرے تو تجھ کو دو طلاق' یا تین طلاق تو جتنی طلاق کہی اتنی پڑیں گی۔

---

[1] اس عنوان کے تحت ۱۲ مسائل بیان ہوئے ہیں۔

مسئلہ⑦: اپنی بی بی سے کہا تھا ''اگر اس گھر میں جائے تو تجھ کو طلاق'' اور وہ چلی گئی اور طلاق پڑ گئی، پھر عدت کے اندر اندر اس نے روک رکھا، یا پھر سے نکاح کر لیا تو اب پھر گھر میں جانے سے طلاق نہ پڑے گی۔ البتہ اگر یوں کہا ہو جتنی مرتبہ اس گھر میں جائے ہر مرتبہ تجھ کو طلاق، یا یوں کہا ہو جب کبھی تو گھر میں جائے ہر مرتبہ تجھ کو طلاق۔ تو اس صورت میں عدت کے اندر یا پھر نکاح کر لینے کے بعد دوسری مرتبہ گھر میں جانے سے دوسری طلاق ہوگئی، پھر عدت کے اندر یا تیسرے نکاح کے بعد اگر تیسری دفعہ گھر میں جائے گی تو تیسری طلاق پڑ جائے گی، اب تین طلاق کے بعد اس سے نکاح درست نہیں۔ البتہ اگر دوسرا خاوند کر کے پھر اسی مرد سے نکاح کرے تو اب اس گھر میں جانے سے طلاق نہ پڑے گی۔

مسئلہ⑧: کسی نے اپنی عورت سے کہا اگر تو فلانا کام کرے تو تجھ کو طلاق، ابھی اس نے وہ کام نہیں کیا تھا کہ اس نے اپنی طرف سے ایک اور طلاق دے دی اور چھوڑ دیا اور کچھ مدت بعد پھر اسی عورت سے نکاح کیا اور اس نکاح کے بعد اب اس نے وہی کام کیا تو پھر طلاق پڑ گئی، البتہ اگر طلاق پانے اور عدت گذر جانے کے بعد اس نکاح سے پہلے اس نے وہی کام کر لیا ہو تو اب اس نکاح کے بعد اس کام کے کرنے سے طلاق نہ پڑے گی اور اگر طلاق پانے کے بعد عدت کے اندر اس نے وہی کام کیا ہو تب بھی دوسری طلاق پڑ گئی۔

مسئلہ⑨: کسی نے اپنی عورت کو کہا اگر تجھ کو حیض آئے تو تجھ کو طلاق، اس کے بعد اس نے خون دیکھا تو ابھی سے طلاق کا حکم نہ لگائیں گے بل کہ جب پورے تین دن تین رات خون آتا رہے تو تین دن تین رات کے بعد یہ حکم لگائیں گے کہ جس وقت سے خون آیا تھا اسی وقت طلاق پڑ گئی تھی اور اگر یوں کہا ہو جب تجھ کو ایک حیض آئے تو تجھ کو طلاق تو حیض کے ختم ہونے پر طلاق پڑے گی۔

مسئلہ⑩: اگر کسی نے بی بی سے کہا اگر تو روزہ رکھے تو تجھ کو طلاق تو روزہ رکھتے ہی فوراً طلاق پڑ گئی، البتہ اگر یوں کہا اگر تو ایک روزہ رکھے، یا دن بھر کا روزہ رکھے تو تجھ کو طلاق۔ تو روزہ کے ختم پر طلاق پڑے گی۔ اگر روزہ توڑ ڈالے تو طلاق نہ پڑے گی۔

مسئلہ⑪: عورت نے گھر سے باہر جانے کا ارادہ کیا، مرد نے کہا ابھی مت جاؤ۔ عورت نہ مانی، اس پر مرد نے کہا اگر تو باہر جائے تو تجھ کو طلاق۔ تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ابھی باہر جائے گی تو طلاق پڑے گی اور اگر ابھی نہ گئی کچھ دیر میں گئی تو طلاق نہ پڑے گی۔ کیوں کہ اس کا مطلب یہی تھا کہ ابھی نہ جاؤ پھر جانا، یہ مطلب نہیں کہ عمر بھر کبھی نہ جانا۔

مسئلہ ⑫: کسی نے یوں کہا جس دن تجھ سے نکاح کروں تجھ کو طلاق، پھر رات کے وقت نکاح کیا تب بھی طلاق پڑ گئی، کیوں کہ بول چال میں اس کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت تجھ سے نکاح کروں تجھ کو طلاق۔

بیمار کے طلاق دینے کا بیان[1]

مسئلہ ①: بیماری کی حالت میں کسی نے اپنی عورت کو طلاق دے دی، پھر عورت کی عدت ابھی ختم نہ ہونے پائی تھی کہ اسی بیماری میں مر گیا، تو شوہر کے مال سے بی بی کا جتنا حصہ ہوتا ہے اتنا اس عورت کو بھی ملے گا، چاہے ایک طلاق دی ہو یا دو تین اور چاہے طلاق رجعی دی ہو یا بائن، سب کا ایک حکم ہے اگر عدت ختم ہو چکی تھی تب وہ مرا تو حصہ نہ پائے گی۔ اسی طرح اگر مرد اسی بیماری میں نہیں مرا بل کہ اس سے اچھا ہو گیا تھا پھر بیمار ہو گیا تب بھی حصہ نہ پائے گی۔ چاہے عدت ختم ہو چکی ہو یا نہ ختم ہوئی ہو۔

مسئلہ ②: عورت نے طلاق مانگی تھی اس لیے مرد نے طلاق دے دی، تب بھی عورت حصہ پانے کی مستحق نہیں، چاہے عدت کے اندر مرے یا عدت کے بعد، دونوں کا ایک حکم ہے، البتہ اگر طلاق رجعی دی ہو اور عدت کے اندر مرے تو حصہ پائے گی۔

مسئلہ ③: بیماری کی حالت میں عورت سے کہا اگر تو گھر سے باہر جائے تو تجھ کو بائن طلاق ہے، پھر عورت باہر گئی تو طلاق بائن پڑ گئی تو اس صورت میں حصہ نہ پائے گی کہ اس نے خود ایسا کام کیوں کیا جس سے طلاق پڑی اور اگر یوں کہا اگر تو کھانا کھائے تو تجھ کو طلاق بائن ہے، یا یوں کہا اگر تو نماز پڑھے تو تجھ کو طلاق بائن ہے، ایسی صورت میں اگر وہ عدت کے اندر مر جائے گا تو عورت کو حصہ ملے گا کیوں کہ عورت کے اختیار سے طلاق نہیں پڑی، کھانا کھانا اور نماز پڑھنا ضروری ہے، اس کو کیسے چھوڑتی اور اگر طلاق رجعی دی ہو تو پہلی صورت میں بھی عدت کے اندر مرنے سے حصہ پائے گی۔ غرض طلاق رجعی میں بہر حال حصہ ملتا ہے بشرطیکہ عدت کے اندر مرا ہو۔

مسئلہ ④: کسی بھلے چنگے آدمی نے کہا جب تو گھر سے باہر نکلے تو تجھ کو طلاق بائن ہے، پھر جس وقت وہ گھر سے باہر نکلی اس وقت وہ بیمار تھا اور اسی بیماری میں عدت کے اندر مر گیا تب بھی حصہ نہ پائے گی۔

مسئلہ ⑤: تندرستی کے زمانہ میں کہا جب تیرا باپ پردیس سے آئے تو تجھ کو بائن طلاق، جب وہ پردیس سے آیا اس وقت مرد بیمار تھا اور اسی بیماری میں مر گیا تو حصہ نہ پائے گی اور اگر بیماری کی حالت میں یہ کہا ہو اور اسی میں عدت کے اندر مر گیا ہو تو حصہ پائے گی۔

---

[1] اس عنوان کے تحت ۵ مسائل مذکور ہیں۔

طلاق رجعی میں رجعت کر لینے یعنی روک رکھنے کا بیان[1]

مسئلہ ①: جب کسی نے رجعی ایک طلاق یا دو طلاقیں دیں تو عدت ختم ہونے سے پہلے پہلے مرد کو اختیار ہے کہ اس کو روک رکھے، پھر سے نکاح کرنے کی ضرورت نہیں اور عورت چاہے راضی ہو یا راضی نہ ہو اس کو کچھ اختیار نہیں ہے اور اگر تین طلاقیں دے دیں تو اس کا حکم اوپر بیان ہو چکا اس میں یہ اختیار نہیں ہے۔

مسئلہ ②: رجعت کرنے یعنی روک رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ یا تو صاف صاف زبان سے کہہ دے کہ میں تجھ کو پھر رکھ لیتا ہوں تجھ کو نہ چھوڑوں گا، یا یوں کہہ دے کہ میں اپنے نکاح میں تجھ کو رجوع کرتا ہوں، یا عورت سے نہیں کہا کسی اور سے کہا کہ میں نے اپنی بی بی کو پھر رکھ لیا اور طلاق سے باز آیا، بس اتنا کہہ دینے سے وہ پھر اس کی بی بی ہوگئی۔

مسئلہ ③: رجعت کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ زبان سے تو کچھ نہیں کہا، لیکن اس سے صحبت کر لی یا اس کا بوسہ لیا پیار کیا یا جوانی کی خواہش کے ساتھ اس کو ہاتھ لگایا تو ان سب صورتوں میں پھر وہ اس کی بی بی ہوگئی، پھر سے نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ④: جب عورت کا روک رکھنا منظور ہو تو بہتر ہے کہ دو چار لوگوں کو گواہ بنالے کہ شاید کبھی کچھ جھگڑا پڑے تو کوئی ٹکر[2] نہ سکے، اگر کسی کو گواہ نہ بنایا تنہائی میں ایسا کر لیا تب بھی صحیح ہے۔ مطلب تو حاصل ہی ہو گیا۔

مسئلہ ⑤: اگر عورت کی عدت گزر چکی تب ایسا چاہا تو کچھ نہیں ہو سکتا، اب اگر عورت منظور کرے اور راضی ہو تو پھر سے نکاح کرنا پڑے گا، بغیر نکاح کیے نہیں رکھ سکتا، اگر وہ رکھے بھی تو عورت کو اس کے پاس رہنا درست نہیں۔

مسئلہ ⑥: جس عورت کو حیض آتا ہو اس کے لیے طلاق کی عدت تین حیض ہیں، جب تین حیض پورے ہو چکے تو عدت گزر چکی، جب یہ بات معلوم ہوگئی تو اب سمجھو کہ اگر تیسرا حیض پورے دس دن آیا ہے تب تو جس وقت خون بند ہوا اور دس دن پورے ہوئے اسی وقت عدت ختم ہوگئی اور روک رکھنے کا جو اختیار مرد کو تھا جاتا رہا، چاہے عورت نہا چکی ہو یا ابھی نہ نہائی ہو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر تیسرا حیض دس دن سے کم آیا اور خون بند ہو گیا، لیکن ابھی عورت نے غسل نہیں کیا اور نہ کوئی نماز اس کے اوپر واجب ہوئی تو اب بھی مرد کا اختیار باقی ہے، اب بھی اپنے قصد سے باز آئے گا تو وہ پھر اس کی بی بی بن جائے گی، البتہ اگر خون بند ہونے پر اس نے غسل کر لیا یا غسل تو نہیں کیا،

---

[1] اس عنوان کے تحت ۱۱ مسائل مذکور ہوئے۔ [2] تصادم، دو چیزوں کا آپس میں لڑ جانا۔

لیکن ایک نماز کا وقت گزر گیا یعنی ایک نماز کی قضا اس کے ذمے واجب ہوگئی، ان دونوں صورتوں میں مرد کا اختیار جاتا رہا، اب بغیر نکاح کیے نہیں رکھ سکتا۔

مسئلہ (۷): جس عورت سے ابھی صحبت نہ کی ہو خواہ تنہائی ہو چکی ہو اس کو ایک طلاق دینے سے روک رکھنے کا اختیار نہیں رہتا، کیوں کہ اس کو جو طلاق دی جائے بائن پڑتی ہے جیسا اوپر بیان ہو چکا، اس کو خوب یاد رکھو۔

مسئلہ (۸): اگر دونوں ایک جگہ تنہائی میں تو رہے لیکن مرد کہتا ہے کہ میں نے صحبت نہیں کی، پھر اس اقرار کے بعد طلاق دے دی تو اب طلاق سے باز آنے کا اختیار اس کو نہیں۔

مسئلہ (۹): جس عورت کو ایک یا دو طلاق رجعی ملی ہوں جس میں مرد کو طلاق سے باز آنے کا اختیار ہوتا ہے، ایسی عورت کو مناسب ہے کہ خوب بناؤ سنگار کر کے رہا کرے کہ شاید مرد کا جی اس کی طرف جھک پڑے اور رجعت کر لے اور مرد کا قصد اگر باز آنے کا نہ ہو تو اس کو مناسب ہے کہ جب گھر میں آئے تو کھانس کھنکار کے آئے کہ وہ اپنا بدن اگر کچھ کھلا ہو تو ڈھک لے اور کسی بے موقع جگہ نگاہ نہ پڑے اور جب عدت پوری ہو چکے تو عورت کہیں اور جا کے رہے۔

مسئلہ (۱۰): اگر ابھی رجعت نہ کی ہو تو اس عورت کو اپنے ساتھ سفر میں لے جانا جائز نہیں اور اس عورت کو اس کے ساتھ جانا بھی درست نہیں۔

مسئلہ (۱۱): جس عورت کو ایک یا دو طلاق بائن دے دی جس میں روک رکھنے کا اختیار نہیں ہوتا، اس کا حکم یہ ہے کہ اگر کسی اور مرد سے نکاح کرنا چاہے تو عدت کے بعد نکاح کرے، عدت کے اندر نکاح درست نہیں اور خود اسی سے نکاح کرنا منظور ہو تو عدت کے اندر بھی ہو سکتا ہے۔

تمرین

سوال ①: نکاح کرنے سے پہلے کسی عورت کو کہا ''اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ کو طلاق ہے'' یا یوں کہا کہ ''جتنی مرتبہ تجھ سے نکاح کروں ہر مرتبہ تجھ کو طلاق'' تو اس عورت کو نکاح میں رکھنے کی کیا صورت ہوگی؟

سوال ②: اگر یوں کہا کہ ''جس عورت سے نکاح کروں اس کو طلاق'' تو کیا یہ شخص زندگی بھر نکاح کر سکے گا؟

سوال ③: غیر عورت سے جس سے ابھی نکاح نہیں کیا ہے اس طرح کہا ''اگر تو فلانا کام کرے تو تجھ کو طلاق'' یا یہ الفاظ اپنی بیوی کو کہے دونوں میں کیا فرق ہے؟

سُؤال ④: کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ ''اگر تو فلانا کام کرے تو تجھ کو طلاق'' تو اس میں ایسی صورت بتائیں کہ وہ عورت فلانا کام بھی کرے اور اس کو اس کی وجہ سے طلاق بھی نہ پڑے۔

سُؤال ⑤: اگر کسی نے یوں کہا کہ ''جس دن تجھ سے نکاح کروں تو تجھ کو طلاق'' اور پھر رات کو نکاح کیا تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑥: عورت نے گھر سے باہر جانے کا ارادہ کیا تو شوہر نے کہا ابھی نہ جاؤ عورت نہ مانی، اس پر شوہر نے کہا ''اگر تو باہر جائے تو تجھ کو طلاق'' تو اس کا حکم کیا ہے؟

سُؤال ⑦: مرد نے بیماری کی حالت میں اپنی عورت کو طلاق دی تو کس صورت میں عورت کو میراث ملے گی اور کس صورت میں نہیں ملے گی؟ وضاحت فرمائیں، نیز بیماری سے کون سی بیماری مراد ہے؟

سُؤال ⑧: بیماری کی حالت میں کہا کہ ''اگر تو گھر سے باہر جائے تو تجھ کو طلاق یا اگر تو کھانا کھائے تو تجھ کو طلاق'' اور عورت گھر سے باہر چلی گئی یا کھانا کھالیا تو کیا میراث سے اسے حصہ ملے گا؟

سُؤال ⑨: تندرستی کی حالت میں کہا کہ اگر تو گھر سے باہر نکلی تو تجھ کو طلاق بائن اور جب وہ عورت گھر سے نکلی تو خاوند مریض تھا تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑩: طلاق کے بعد بیوی کو روک رکھنے کا اختیار کب تک ہے، اور رجعت کا طریقہ کیا ہے؟

سُؤال ⑪: کیا رجوع پر گواہ بنانا ضروری ہے؟

سُؤال ⑫: جس عورت سے ابھی صحبت نہ کی ہو اور اسے طلاق دے تو اس کے رجوع کا کیا طریقہ ہے؟

سُؤال ⑬: طلاق رجعی کے بعد عورت اور مرد کو کس طرح رہنا چاہیے؟

سُؤال ⑭: اگر رجوع نہ کیا ہو تو عورت کو سفر میں ساتھ لے جانا کیسا ہے؟

سُؤال ⑮: طلاق بائن دینے کے بعد عدت کے اندر نکاح کر سکتا ہے؟

باب الایلاء

بی بی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانے کا بیان[1]

ایلاء کی تعریف اور حکم

مسئلہ ①: جس نے قسم کھالی اور یوں کہہ دیا، خدا کی قسم اب صحبت نہ کروں گا، خدا کی قسم تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا، قسم کھاتا ہوں کہ تجھ سے صحبت نہ کروں گا یا اور کسی طرح کہا تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس نے صحبت نہ کی تو چار مہینے کے گزرنے پر عورت پر طلاق بائن پڑ جائے گی، اب بے نکاح کیے میاں بی بی کی طرح نہیں رہ سکتے اور اگر چار مہینے کے اندر ہی اندر اس نے اپنی قسم توڑ ڈالی اور صحبت کر لی تو طلاق نہ پڑے گی، البتہ قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا، ایسی قسم کھانے کو شرع میں ''ایلاء'' کہتے ہیں۔

ایلاء کی کم سے کم مدت چار مہینے ہے

مسئلہ ②: ہمیشہ کے لیے صحبت نہ کرنے کی قسم نہیں کھائی بل کہ فقط چار مہینے کے لیے قسم کھائی اور یوں کہا خدا کی قسم چار مہینے تک تجھ سے صحبت نہ کروں گا تو اس سے ایلاء ہو گیا، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے گا تو طلاق بائن پڑ جائے گی اور اگر چار مہینے سے پہلے صحبت کر لے تو قسم کا کفارہ دے اور قسم کے کفارہ کا بیان آگے آئے گا۔

مسئلہ ③: اگر چار مہینے سے کم کے لیے قسم کھائی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں، اس سے ایلاء نہ ہوگا، چار مہینے سے ایک دن بھی کم کر کے قسم کھائے تب بھی ایلاء نہ ہوگا، البتہ جتنے دنوں کی قسم کھائی ہے اتنے دنوں سے پہلے پہلے صحبت کرے گا تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا اور اگر صحبت نہ کی تو عورت کو طلاق نہ پڑے گی اور قسم بھی پوری رہے گی۔

متفرق مسائل

مسئلہ ④: کسی نے فقط چار مہینے کے لیے قسم کھائی، پھر اپنی قسم نہیں توڑی اس لیے چار مہینے کے بعد طلاق پڑ گئی

[1] اس عنوان کے تحت ۲ مسائل مذکور ہیں۔

اور طلاق کے بعد پھر اسی مرد سے نکاح ہوگیا تو اب نکاح کے بعد اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے تو کچھ حرج نہیں، اب کچھ نہ ہوگا اور اگر ہمیشہ کے لیے قسم کھالی جیسے یوں کہہ دیا قسم کھاتا ہوں کہ اب تجھ سے صحبت نہ کروں گا یا یوں کہا خدا کی قسم تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا، پھر اپنی قسم نہیں توڑی اور چار مہینے کے بعد طلاق پڑ گئی اس کے بعد پھر اسی سے نکاح کر لیا اور نکاح کے بعد پھر چار مہینے تک صحبت نہیں کی تو اب پھر دوسری طلاق پڑ گئی۔ اگر تیسری دفعہ پھر اسی سے نکاح کر لیا تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اس نکاح کے بعد بھی اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے گا تو تیسری طلاق پڑ جائے گی۔ اور اب بغیر دوسرا خاوند کیے اس سے نکاح بھی نہ ہو سکے گا، البتہ اگر دوسرے یا تیسرے نکاح کے بعد صحبت کر لیتا تو قسم ٹوٹ جاتی اور اب کبھی طلاق نہ پڑتی، ہاں قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑتا۔

مسئلہ⑤: اگر اسی طرح آگے پیچھے تینوں نکاحوں میں تین طلاقیں پڑ گئیں، اس کے بعد عورت نے دوسرا خاوند کر لیا جب اس نے چھوڑ دیا تو عدت ختم کر کے پھر اسی پہلے مرد سے نکاح کر لیا اور اس نے پھر صحبت نہیں کی تو اب طلاق نہ پڑے گی چاہے جب تک صحبت نہ کرے، لیکن جب کبھی صحبت کرے گا تو قسم کا کفارہ دینا پڑے گا، کیوں کہ قسم تو یہ کھائی تھی کہ کبھی صحبت نہ کروں گا وہ ٹوٹ گئی۔

مسئلہ⑥: اگر عورت کو طلاق بائن دے دی پھر اس سے صحبت نہ کرنے کی قسم کھالی تو ایلاء نہیں ہوا، اب پھر سے نکاح کرنے کے بعد اگر صحبت نہ کرے تو طلاق نہ پڑے گی، لیکن جب صحبت کرے گا تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا اور اگر طلاق رجعی دے دینے کے بعد عدت کے اندر ایسی قسم کھائی تو ایلاء ہوگیا، اب اگر رجعت کر لے اور صحبت نہ کرے تو چار مہینے کے بعد طلاق پڑ جائے گی اور اگر صحبت کرے تو قسم کا کفارہ دے۔

مسئلہ⑦: خدا کی قسم نہیں کھائی بل کہ یوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو تجھ کو طلاق ہے تب بھی ایلاء ہوگیا صحبت کرے گا تو رجعی طلاق پڑ جائے گی اور قسم کا کفارہ اس صورت میں نہ دینا پڑے گا اور اگر صحبت نہ کی تو چار مہینے کے بعد طلاق بائن پڑ جائے گی اور اگر یوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو میرے ذمہ ایک حج ہے یا ایک روزہ ہے یا ایک روپیہ کی خیرات ہے یا ایک قربانی ہے تو ان سب صورتوں میں بھی ایلاء ہوگیا۔ اگر صحبت کرے گا تو جو بات کہی ہے وہ کرنا پڑے گی اور کفارہ نہ دینا پڑے گا اور اگر صحبت نہ کی تو چار مہینے بعد طلاق پڑ جائے گی۔

تمرین

سُؤال ①: ایلاء کسے کہتے ہیں اور ایلاء کا حکم کیا ہے؟

سُؤال ②: اگر چار ماہ سے کم کی قسم کھائی تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ③: اگر خدا کی قسم نہیں کھائی بل کہ یوں کہا کہ اگر تجھ سے صحبت کروں تو تجھ کو طلاق ہے یا یوں کہا کہ اگر تجھ سے صحبت کروں تو میرے ذمہ ایک حج یا ایک روزہ یا ایک روپیہ کی خیرات ہے تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ④: ہمیشہ کے لیے صحبت نہ کرنے کی قسم کھائی تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑤: ایلاء کا کفارہ کیا ہے تفصیل سے ذکر کریں؟

باب الخلع

خُلع کا بیان[1]

خُلع کی تعریف اور حکم

مَسئلہ ①: اگر میاں بی بی میں کسی طرح نباہ نہ ہو سکے اور مرد طلاق بھی نہ دیتا ہو تو عورت کو جائز ہے کہ کچھ مال دے کر یا اپنا مہر دے کر اپنے مرد سے کہے کہ اتنا روپیہ لے کر میری جان چھوڑ دے، یا یوں کہے جو میرا مہر تیرے ذمہ ہے اس کے عوض میں میری جان چھوڑ دے، اس کے جواب میں مرد کہے میں نے چھوڑ دی تو اس سے عورت پر ایک طلاق بائن پڑ گئی، روک رکھنے کا اختیار مرد کو نہیں ہے، البتہ اگر مرد نے اسی جگہ بیٹھے بیٹھے جواب نہیں دیا کہ اٹھ کھڑا ہوا یا مرد تو نہیں اٹھا عورت اٹھ کھڑی ہوئی تب مرد نے کہا اچھا میں نے چھوڑ دی تو اس سے کچھ نہیں ہوا، جواب سوال دونوں ایک ہی جگہ ہونے چاہئیں، اس طرح جان چھڑانے کو شرع میں ''خُلع'' کہتے ہیں۔

مَسئلہ ②: مرد نے کہا میں نے تجھ سے خُلع کیا، عورت نے کہا میں نے قبول کیا تو خُلع ہو گیا، البتہ اگر عورت نے اسی جگہ جواب نہ دیا ہو وہاں سے کھڑی ہو گئی ہو یا عورت نے قبول ہی نہیں کیا تو کچھ نہیں ہوا، لیکن عورت اگر اپنی جگہ بیٹھی رہی اور مرد یہ کہہ کر کھڑا ہوا اور عورت نے اس کے اٹھنے کے بعد قبول کیا تب بھی خُلع ہو گیا۔

خُلع میں اگر مال کا ذکر نہ ہو تو

مَسئلہ ③: مرد نے فقط اتنا کہا میں نے تجھ سے خُلع کیا اور عورت نے قبول کر لیا، روپے پیسے کا ذکر نہ مرد نے کیا نہ عورت نے تب بھی جو حق مرد کا عورت پر ہے اور جو حق عورت کا مرد پر ہے سب معاف ہوا، اگر مرد کے ذمے مہر باقی ہو تو وہ بھی معاف ہو گیا اور اگر عورت پا چکی ہے تو خیر اب اس کا پھیرنا واجب نہیں، البتہ عدت کے ختم ہونے تک روٹی کپڑا اور رہنے کا گھر دینا پڑے گا، ہاں اگر عورت نے کہہ دیا ہو کہ عدت کا روٹی کپڑا اور رہنے کا گھر بھی تجھ سے نہ لوں گی تو وہ بھی معاف ہو گیا۔

---

[1] اس عنوان کے تحت ۱۱ مسائل مذکور ہوئے ہیں۔

خُلع میں اگر مال کا ذکر ہو تو

مسئلہ④: اور اگر اس کے ساتھ کچھ مال کا بھی ذکر کر دیا، جیسے یوں کہا سو روپے کے عوض میں نے تجھ سے خُلع کیا پھر عورت نے قبول کر لیا تو خُلع ہو گیا، اب عورت کے ذمے سو روپے دینے واجب ہو گئے، اپنا مہر پا چکی ہو تب بھی سو روپے دینے پڑیں گے اور اگر مہر ابھی نہ پایا ہو تب بھی دینے پڑیں گے اور مہر بھی نہ ملے گا، کیوں کہ وہ بوجہ خُلع معاف ہو گیا۔

خُلع میں شوہر کا مال لینا کیسا ہے؟

مسئلہ⑤: خُلع میں اگر مرد کا قصور ہو تو مرد کو روپیہ اور مال لینا یا جو مہر مرد کے ذمے ہے اس کے عوض میں خُلع کرنا بڑا گناہ ہے اور حرام ہے، اگر کچھ مال لے لیا تو اس کو اپنے خرچ میں لانا بھی حرام ہے۔ اور اگر عورت ہی کا قصور ہو تو جتنا مہر دیا ہے اس سے زیادہ مال نہ لینا چاہیے۔ بس مہر ہی کے عوض میں خُلع کر لے، اگر مہر سے زیادہ لے لیا تو بھی خیر بے جا تو ہوا لیکن کچھ گناہ نہیں۔

مسئلہ⑥: عورت خُلع کرنے پر راضی نہ تھی، مرد نے اس پر زبردستی کی اور خُلع کرنے پر مجبور کیا یعنی مار پیٹ کر دھمکا کر خُلع کیا تو طلاق پڑ گئی، لیکن مال عورت پر واجب نہیں ہوا اور اگر مرد کے ذمے مہر باقی ہو تو وہ بھی معاف نہیں ہوا۔

مال کے عوض طلاق دینا

مسئلہ⑦: یہ سب باتیں اس وقت ہیں جب خُلع کا لفظ کہا ہو یا یوں کہا ہو سو روپے پر یا ہزار روپے کے عوض میں میری جان چھوڑ دے، یا یوں کہا میرے مہر کے عوض میں مجھ کو چھوڑ دے اور اگر اس طرح نہیں کہا بل کہ طلاق کا لفظ کہا جیسے یوں کہے سو روپے کے عوض میں مجھے طلاق دے دے تو اس کو خُلع نہ کہیں گے، اگر مرد نے اس مال کے عوض طلاق دے دی تو ایک طلاق بائن پڑ گئی اور اس میں کوئی حق معاف نہیں ہوا، نہ وہ حق معاف ہوئے جو مرد کے اوپر ہیں، نہ وہ جو عورت پر ہیں، مرد نے اگر مہر نہ دیا ہو تو وہ بھی معاف نہیں ہوا، عورت اس کی دعوے دار ہو سکتی ہے اور مرد یہ سو روپے عورت سے لے لے گا۔

مسئلہ⑧: مرد نے کہا میں نے سو روپے کے عوض میں طلاق دی تو عورت کے قبول کرنے پر موقوف ہے، اگر نہ قبول کرے تو نہ پڑے گی اور اگر قبول کر لے تو ایک طلاق بائن پڑ گئی، لیکن اگر جگہ بدل جانے کے بعد قبول کیا تو

طلاق نہیں پڑی۔

مسئلہ⑨: عورت نے کہا مجھے طلاق دے دے مرد نے کہا تو اپنا مہر وغیرہ اپنے سب حق معاف کردے تو طلاق دے دوں، اس پر عورت نے کہا اچھا میں نے معاف کیا اس کے بعد مرد نے طلاق نہیں دی تو کچھ معاف نہیں ہوا اور اگر اسی مجلس میں طلاق دے دی تو معاف ہو گیا۔

مسئلہ⑩: عورت نے کہا تین سو روپے کے عوض میں مجھ کو تین طلاقیں دے دے۔ اس پر مرد نے ایک ہی طلاق دی تو فقط ایک سو روپے مرد کو ملے گا اور اگر دو طلاقیں دی ہوں تو دو سو روپے اور اگر تینوں دے دیں تو پورے تین سو روپے عورت سے دلائے جائیں گے اور سب صورتوں میں طلاق بائن پڑے گی، کیوں کہ مال کا بدلہ ہے۔

نابالغ اور مجنون کو خُلع کا اختیار نہیں

مسئلہ⑪: نابالغ لڑکا اور دیوانہ پاگل آدمی اپنی بی بی سے خُلع نہیں کرسکتا۔

تمرین

سوال①: خُلع کسے کہتے ہیں؟

سوال②: اگر عورت راضی نہ ہو اور مرد زبردستی مار پیٹ کر خُلع پر مجبور کرے تو اس صورت میں طلاق ہوگی یا نہیں؟

سوال③: خُلع اور طلاق میں کیا فرق ہے؟

سوال④: کیا نابالغ لڑکا اور دیوانہ آدمی اپنی بیوی سے خُلع کرسکتا ہے؟

سوال⑤: اگر خُلع میں مرد کا قصور ہو تو کیا مرد کے لیے روپیہ وغیرہ لینا شرعاً درست ہے؟

سوال⑥: مرد کے یا عورت کے جواب دینے سے پہلے جگہ بدلنے سے کیا خُلع ہو جائے گا؟

باب الظھار

بی بی کو ماں کے برابر کہنے کا بیان[1]

ظہار کی تعریف اور حکم

مسئلہ ①: کسی نے اپنی بی بی سے کہا تو میری ماں کے برابر ہے، یا یوں کہا تو میرے لیے ماں کے برابر ہے، تو میرے حساب (یعنی نزدیک) ماں کے برابر ہے، اب تو میرے نزدیک ماں کے مثل ہے، ماں کی طرح ہے۔ تو دیکھو اس کا کیا مطلب ہے؟ اگر یہ مطلب لیا کہ تعظیم میں بزرگی میں ماں کی برابر ہے، یا یہ مطلب لیا کہ تو بالکل بڑھیا ہے عمر میں میری ماں کے برابر ہے تب تو اس کہنے سے کچھ نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر اس کے کہتے وقت کچھ نیت نہیں کی اور کوئی مطلب نہیں لیا یوں ہی بک دیا تب بھی کچھ نہیں ہوا۔ اور اگر اس کہنے سے طلاق دینے اور چھوڑنے کی نیت کی ہے تو اس کو طلاق بائن پڑ گئی اور اگر طلاق دینے کی بھی نیت نہیں تھی اور عورت کا چھوڑنا بھی مقصود نہیں تھا، بل کہ مطلب فقط اتنا ہے کہ اگر چہ تو میری بی بی ہے اپنے نکاح سے تجھ کو الگ نہیں کرتا، لیکن اب تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا، تجھ سے صحبت کرنے کو اپنے اوپر حرام کر لیا، بس روٹی کپڑا لے اور پڑی رہ۔ غرض کہ اس کے چھوڑنے کی نیت نہیں، فقط صحبت کرنے کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ تو اس کو شرع میں ''ظہار'' کہتے ہیں۔

اس کا حکم یہ ہے کہ وہ عورت رہے گی تو اسی کے نکاح میں لیکن مرد جب تک اس کا کفارہ نہ ادا کرے تب تک صحبت کرنا یا جوانی کی خواہش کے ساتھ ہاتھ لگانا، منہ چومنا، پیار کرنا حرام ہے۔ جب تک کفارہ نہ دے گا تب تک وہ عورت اس پر حرام رہے گی، چاہے جتنے برس گذر جائیں، جب کفارہ دے دے تو دونوں میاں بی بی کی طرح رہیں، پھر سے نکاح کرنے کی ضرورت نہیں، اور اس کا کفارہ اسی طرح دیا جاتا ہے جس طرح روزہ توڑنے کا کفارہ دیا جاتا ہے۔

متفرق مسائل

مسئلہ ②: اگر کفارہ دینے سے پہلے ہی صحبت کر لی تو بڑا گناہ ہوا، اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار کرے اور اب سے

---

[1] اس عنوان کے تحت ۱۴ مسائل مذکور ہیں۔

پکا ارادہ کرے کہ اب بغیر کفارہ دیئے پھر کبھی صحبت نہ کروں گا اور عورت کو چاہیے کہ جب تک مرد کفارہ نہ دے تب تک اس کو اپنے پاس نہ آنے دے۔

مسئلہ ③: اگر بہن کے برابر یا بیٹی یا پھوپی یا اور کسی ایسی عورت کے برابر کہا جس کے ساتھ نکاح ہمیشہ ہمیشہ حرام ہوتا ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ④: کسی نے کہا تو میرے لیے سور کے برابر ہے تو اگر طلاق دینے اور چھوڑنے کی نیت تھی تب تو طلاق پڑ گئی اور اگر ظہار کی نیت لی یعنی یہ مطلب لیا کہ طلاق تو نہیں دیتا لیکن صحبت کرنے کو اپنے اوپر حرام کیے لیتا ہوں تو کچھ نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر کچھ نیت نہ کی ہو تب بھی کچھ نہیں ہوا۔

مسئلہ ⑤: اگر ظہار میں چار مہینے یا اس سے زیادہ مدت تک صحبت نہ کی اور کفارہ نہ دیا تو طلاق نہیں پڑی، اس سے ایلاء نہیں ہوتا۔

مسئلہ ⑥: جب تک کفارہ نہ دے تب تک دیکھنا، بات چیت کرنا حرام نہیں، البتہ پیشاب کی جگہ کو دیکھنا درست نہیں۔

مسئلہ ⑦: اگر ہمیشہ کے لیے ظہار نہیں کیا بل کہ کچھ مدت مقرر کر دی جیسے یوں کہا سال بھر کے لیے یا چار مہینے کے لیے تو میرے لیے ماں کے برابر ہے تو جتنی مدت مقرر کی ہے اتنی مدت تک ظہار رہے گا، اگر اس مدت کے اندر صحبت کرنا چاہے تو کفارہ دے، اور اگر اس مدت کے بعد صحبت کرے تو کچھ نہ دینا پڑے گا، عورت حلال ہو جائے گی۔

مسئلہ ⑧: ظہار میں بھی اگر فوراً ان شاء اللہ کہہ دیا تو کچھ نہیں ہوا۔

مسئلہ ⑨: نابالغ لڑکا اور دیوانہ پاگل آدمی ظہار نہیں کرسکتا، اگر کرے گا تو کچھ نہ ہوگا، اسی طرح اگر کوئی غیر عورت سے ظہار کرے جس سے ابھی نکاح نہیں کیا ہے تو بھی کچھ نہیں ہوا، اب اس سے نکاح کرنا درست ہے۔

مسئلہ ⑩: ظہار کا لفظ اگر کئی دفعہ کہے جیسے دو دفعہ یا تین دفعہ یہی کہا کہ تو میرے لیے ماں کے برابر ہے تو جتنی دفعہ کہا ہے اتنے ہی کفارے دینے پڑیں گے، البتہ اگر دوسرے اور تیسرے مرتبہ کہنے سے خوب مضبوط اور پکے ہو جانے کی نیت کی ہو نئے سرے سے ظہار کرنا مقصود نہ ہو تو ایک ہی کفارہ دے۔

مسئلہ ⑪: اگر کئی عورتوں سے ایسا کہا تو جتنی بیبیاں ہوں اتنے کفارہ دے۔

مسئلہ ⑫: اگر برابر کا لفظ نہیں کہا نہ مثل اور طرح کا لفظ کہا بل کہ یوں کہا تو میری ماں ہے، یا یوں کہا تو میری بہن

ہے تو اس سے کچھ نہیں ہوا، عورت حرام نہیں ہوئی، لیکن ایسا کہنا برا اور گناہ ہے، اسی طرح پکارتے وقت یوں کہنا میری بہن فلانا کام کردو، یہ بھی برا ہے مگر اس سے بھی کچھ نہیں ہوتا۔

مسئلہ⑬: کسی نے یوں کہا اگر تجھ کو رکھوں تو ماں کو رکھوں، یا یوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو گویا ماں سے کروں اس سے کچھ نہیں ہوا۔

مسئلہ⑭: اگر یوں کہا تو میرے لیے ماں کی طرح حرام ہے، تو اگر طلاق دینے کی نیت ہو تو طلاق پڑے گی، اور اگر ظہار کی نیت کی ہو یا کچھ نیت نہ کی تو ظہار ہو جائے گا، کفارہ دے کر صحبت کرنا درست ہے۔

کفارہ کا بیان

مسئلہ①: ظہار کا کفارہ اسی طرح ہے جس طرح روزہ توڑنے کا کفارہ ہے، دونوں میں کچھ فرق نہیں، وہاں ہم نے خوب کھول کھول کے بیان کیا ہے وہی نکال کر دیکھ لو، اب یہاں بعض ضروری باتیں جو وہاں نہیں بیان ہوئیں ہم بیان کرتے ہیں۔

مسئلہ②: اگر طاقت ہو تو مرد ساٹھ روزے لگا تار رکھے، بیچ میں کوئی روزہ چھوٹنے نہ پائے، اور جب تک روزے ختم نہ ہو چکیں تب تک عورت سے صحبت نہ کرے اگر روزے ختم ہونے سے پہلے اسی عورت سے صحبت کرلی تو اب سب روزے پھر سے رکھے، چاہے دن کو اس عورت سے صحبت کی ہو یا رات کو اور چاہے قصداً ایسا کیا ہو یا بھولے سے سب کا ایک ہی حکم ہے۔

مسئلہ③: اگر شروع مہینہ یعنی پہلی تاریخ سے روزے رکھنا شروع کیے تو پورے دو مہینے روزے رکھ لے، چاہے پورے ساٹھ دن ہوں اور تیس تیس دن کا مہینہ ہو یا اس سے کم دن ہوں دونوں طرح کفارہ ادا ہو جائے گا اور اگر پہلی تاریخ سے روزے رکھنا نہیں شروع کیے تو پورے ساٹھ دن روزے رکھے۔

مسئلہ④: اگر کفارہ روزے سے ادا کر رہا تھا اور کفارہ پورا ہونے سے پہلے دن کو یا رات کو بھولے سے ہم بستر ہو گیا تو کفارہ دہرانا پڑے گا۔

مسئلہ⑤: اگر روزے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ فقیروں کو دو وقتہ کھانا کھلائے، یا کچا اناج دے دے، اگر سب فقیروں کو ابھی نہیں کھلا چکا تھا کہ بیچ میں صحبت کرلی تو گناہ تو ہوا مگر اس صورت میں کفارہ دہرانا نہ پڑے گا اور کھانا کھلانے کی سب وہی صورت ہے جو وہاں بیان ہو چکی۔

مسئلہ ⑥: کسی کے ذمے ظہار کے دو کفارے تھے، اس نے ساٹھ مسکینوں کو چار چار سیر گیہوں دے دیے اور یہ سمجھا کہ ہر کفارے سے دو دو سیر دیتا ہوں، اس لیے دونوں کفارے ادا ہو گئے، تب بھی ایک ہی کفارہ ادا ہوا دوسرا کفارہ پھر دے، اور اگر ایک کفارہ روزہ توڑنے کا تھا دوسرا ظہار کا، اس میں ایسا کیا تو دونوں ادا ہو گئے۔

تمرین

سؤال ①: ظہار کسے کہتے ہیں اور اس کا حکم کیا ہے؟

سؤال ②: اگر بیوی کو بہن، بیٹی، پھوپھی کے برابر کہا تو کیا حکم ہے؟

سؤال ③: اگر ظہار کا لفظ یعنی کئی مرتبہ یہ کہا کہ تو میرے لیے ماں کے برابر ہے تو کیا حکم ہے؟

سؤال ④: اگر صرف یہ کہا کہ تو میری ماں ہے، یا بہن کہہ کر پکارا، یا اگر تجھ کو رکھوں تو ماں کو رکھوں یا اگر تجھ سے صحبت کروں تو گویا ماں سے کروں تو ان تمام صورتوں کا کیا حکم ہے؟

سؤال ⑤: ظہار کا کفارہ کیا ہے؟

سؤال ⑥: اگر روزوں کے درمیان بھولے سے رات کو ہمبستری کر لے تو کیا حکم ہے؟

سؤال ⑦: اگر کسی کے ذمہ ظہار کے دو کفارے تھے اور اُس نے ساٹھ مسکینوں کو چار چار سیر گیہوں دیے تو کیا یہ دونوں کفاروں سے ادا ہو جائیں گے؟

باب اللعان

لعان کا بیان

مَسْئَلَۃ ①: جب کوئی اپنی بی بی کو زنا کی تہمت لگائے یا جولڑکا پیدا ہوا اس کو کہے کہ یہ میرا لڑکا نہیں، نہ معلوم کس کا ہے؟ تو اس کا حکم یہ ہے کہ عورت قاضی اور شرعی حاکم کے پاس فریاد کرے، تو حاکم دونوں سے قسم لے، پہلے شوہر سے اس طرح کہلائے میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ جو تہمت میں نے اس کو لگائی ہے اس میں میں سچا ہوں، چار دفعہ اسی طرح شوہر کہے، پھر پانچویں دفعہ کہے اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ جب مرد پانچویں دفعہ کہہ چکے تو عورت چار مرتبہ اس طرح کہے، میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتی ہوں کہ اس نے جو تہمت مجھے لگائی ہے اس تہمت میں یہ جھوٹا ہے، اور پانچویں دفعہ کہے اگر اس تہمت لگانے میں یہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کا غضب ٹوٹے۔ جب دونوں قسم کھالیں تو حاکم دونوں میں جدائی کرادے گا، اور ایک طلاق بائن پڑ جائے گی۔ اور اب یہ لڑکا باپ کا نہ کہلایا جائے گا، ماں کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ اس قسما قسمی کو شرع میں ''لعان'' کہتے ہیں۔

تمرین

سُؤال ①: لعان کسے کہتے ہیں؟

سُؤال ②: لعان کا طریقہ شریعت نے کیا بتلایا ہے؟

سُؤال ③: لعان کا شرعی حکم کیا ہے؟

باب العدۃ

عدت کا بیان[1]

عدت کی تعریف

مَسْئَلَہ ①: جب کسی کا میاں طلاق دے دے یا خلع وایلاء وغیرہ کسی اور طرح سے نکاح ٹوٹ جائے یا شوہر مر جائے تو ان سب صورتوں میں تھوڑی مدت تک عورت کو ایک گھر میں رہنا پڑتا ہے، جب تک یہ مدت ختم نہ ہو چکے تب تک کہیں اور نہیں جا سکتی نہ کسی اور مرد سے اپنا نکاح کر سکتی ہے، جب وہ مدت پوری ہو جائے تو جو جی چاہے کرے، اس مدت گذارنے کو عدت کہتے ہیں۔

طلاق کی عدت کا بیان

مَسْئَلَہ ②: اگر میاں نے طلاق دے دی تو تین حیض آنے تک شوہر ہی کے گھر جس میں طلاق ملی ہے وہیں بیٹھی رہے اس گھر سے باہر نہ نکلے نہ دن کو نہ رات کو نہ کسی دوسرے سے نکاح کرے جب پورے تین حیض ختم ہو گئے تو عدت پوری ہو گئی اب جہاں جی چاہے جائے، مرد نے خواہ ایک طلاق دی ہو یا دو تین طلاقیں دی ہوں اور طلاق بائن دی ہو یا رجعی سب کا ایک حکم ہے۔

بڑھیا یا نابالغ لڑکی کی عدت

مَسْئَلَہ ③: اگر چھوٹی لڑکی کو طلاق مل گئی جس کو ابھی حیض نہیں آتا یا اتنی بڑھیا ہے کہ اب حیض آنا بند ہو گیا ہے ان دونوں کی عدت تین مہینے ہیں، تین مہینے بیٹھی رہے۔ اس کے بعد اختیار ہے جو چاہے کرے۔

مَسْئَلَہ ④: کسی لڑکی کو طلاق مل گئی اس نے مہینوں کے حساب سے عدت شروع کی، پھر عدت کے اندر ہی ایک یا دو مہینہ کے بعد حیض آ گیا تو اب پورے تین حیض آنے تک بیٹھی رہے جب تک تین حیض نہ پورے ہوں عدت ختم نہ ہو گی۔

[1] اس عنوان کے تحت ۱۲ مسائل مذکور ہیں۔

حاملہ کی عدت

مسئلہ⑤: اگر کسی کو پیٹ ہے اور اسی زمانہ میں طلاق مل گئی تو بچہ پیدا ہونے تک بیٹھی رہے یہی اس کی عدت ہے، جب بچہ پیدا ہوگیا تو عدت ختم ہوگئی، طلاق ملنے کے بعد تھوڑی ہی دیر میں اگر بچہ پیدا ہوگیا تب بھی عدت ختم ہوگئی۔

اگر زمانۂ حیض میں طلاق دے دی تو

مسئلہ⑥: اگر کسی نے حیض کے زمانہ میں طلاق دے دی تو جس حیض میں طلاق دی ہے اس حیض کا کچھ اعتبار نہیں ہے اس کو چھوڑ کر تین حیض اور پورے کرے۔

طلاق کی عدت صحبت یا خلوت کے بعد واجب ہوتی ہے

مسئلہ⑦: طلاق کی عدت اسی عورت پر ہے جس کو صحبت کے بعد طلاق ملی ہو یا صحبت تو ابھی نہیں ہوئی مگر میاں بی بی میں تنہائی و یکجائی ہو چکی ہے تب طلاق ملی چاہے ویسی تنہائی ہوئی ہو جس سے پورا مہر دلایا جاتا ہے، یا ویسی تنہائی ہوئی ہو جس سے پورا مہر واجب نہیں ہوتا، بہر حال عدت بیٹھنا واجب ہے اور اگر ابھی بالکل کسی قسم کی تنہائی نہ ہونے پائی تھی کہ طلاق مل گئی تو ایسی عورت پر عدت نہیں جیسا کہ اوپر آچکا ہے۔

وطی بالشبہ کی صورت میں بھی عدت واجب ہے

مسئلہ⑧: غیر عورت کو اپنی بی بی سمجھ کر دھوکہ سے صحبت کر لی، پھر معلوم ہوا کہ یہ بی بی نہ تھی تو اس عورت کو بھی عدت بیٹھنا ہوگا، جب تک عدت ختم نہ ہوچکے تب تک اپنے شوہر کو بھی صحبت نہ کرنے دے، نہیں تو دونوں پر گناہ ہوگا۔ اس کی عدت بھی یہی ہے جو ابھی بیان ہوئی، اگر اسی دن پیٹ رہ گیا تو بچہ ہونے تک انتظار کرے اور عدت بیٹھے، یہ بچہ حرامی نہیں اس کا نسب ٹھیک ہے جس نے دھوکہ سے صحبت کی ہے اسی کا لڑکا ہے۔

نکاح فاسد میں عدت کا بیان

مسئلہ⑨: کسی نے بے قاعدہ نکاح کر لیا جیسے کسی عورت سے نکاح کیا تھا پھر معلوم ہوا کہ اس کا شوہر ابھی زندہ ہے اور اس نے طلاق نہیں دی، یا معلوم ہوا کہ اس مرد و عورت نے بچپن میں ایک عورت کا دودھ پیا ہے اس کا حکم یہ کہ اگر مرد نے اس سے صحبت کر لی، پھر حال کھلنے کے بعد جدائی ہوگئی تو بھی عدت بیٹھنا پڑے گی۔ جس وقت

سے مرد نے توبہ کر کے جدائی اختیار کی اسی وقت سے عدت شروع ہوگئی اور اگر ابھی صحبت نہ ہونے پائی ہو تو عدت واجب نہیں، بل کہ ایسی عورت سے اگر خوب تنہائی و یک جائی بھی ہو چکی ہو تب بھی عدت واجب نہیں، عدت جب ہی ہے کہ صحبت ہو چکی ہو۔

متفرق مسائل

مسئلہ ⑩: عدت کے اندر کھانا کپڑا اسی مرد کے ذمہ واجب ہے جس نے طلاق دی، اور اس کا بیان اچھی طرح آگے آتا ہے۔

مسئلہ ⑪: کسی نے اپنی عورت کو طلاق بائن دی یا تین طلاقیں دے دیں، پھر عدت کے اندر دھوکہ میں اس سے صحبت کر لی تو اب اس دھوکہ کی صحبت کی وجہ سے ایک عدت اور واجب ہوگئی، اب تین حیض اور پورے کرے، جب تین حیض اور گذر جائیں گے تو دونوں عدتیں ختم ہو جائیں گی۔

مسئلہ ⑫: مرد نے طلاق بائن دے دی اور جس گھر میں عدت بیٹھی ہے اسی میں وہ بھی رہتا ہے تو خوب اچھی طرح پردہ باندھ کر آڑ کر لے۔

تمرین

سوال ①: عدت کسے کہتے ہیں؟

سوال ②: بڑھیا اور نابالغ لڑکی کی عدت ایام کے حساب سے ہوگی یا مہینے کے حساب سے؟

سوال ③: مہینوں کے حساب سے ایک عورت نے عدت شروع کی دورانِ عدت حیض آ گیا تو اب اس صورت میں اس عورت کے لیے کیا حکم ہے؟

سوال ④: غیر کی عورت کو اپنی بیوی سمجھ کر صحبت کی تو کیا اس عورت پر بھی عدت ہے؟

سوال ⑤: کسی عورت کو دورانِ حمل اگر طلاق مل جائے تو اس کی عدت کتنی ہے؟

سوال ⑥: اگر میاں بیوی کے درمیان جدائی ہو جائے کسی عورت کے دونوں کو بچپن میں دودھ پلانے کی وجہ سے تو کیا اس صورت میں بھی عدت اس عورت پر لازم ہے؟

موت کی عدت کا بیان[1]

مسئلہ ①: کسی کا شوہر مر گیا تو وہ چار مہینے اور دس دن تک عدت بیٹھے، شوہر کے مرتے وقت جس گھر میں رہا کرتی تھی اسی گھر میں رہنا چاہیے باہر نکلنا درست نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی غریب عورت ہے جس کے پاس گذارے کے موافق خرچ نہیں اس نے کھانا پکانے وغیرہ کی نوکری کر لی اس کو جانا اور نکلنا درست ہے لیکن رات کو اپنے گھر ہی میں رہا کرے چاہے صحبت ہو چکی ہو یا نہ ہوئی ہو اور چاہے کسی قسم کی تنہائی و یکجائی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو، اور چاہے حیض آتا ہو یا نہ آتا ہو سب کا ایک حکم ہے کہ چار مہینے دس دن عدت بیٹھنا چاہیے۔ البتہ اگر وہ عورت پیٹ سے تھی اس حالت میں شوہر مرا تو بچہ پیدا ہونے تک عدت بیٹھے، اب مہینوں کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ اگر مرنے سے دو چار گھڑی بعد بچہ پیدا ہو گیا تب بھی عدت ختم ہو گئی۔

مسئلہ ②: گھر بھر میں جہاں جی چاہے رہے یہ جو دستور ہے کہ خاص ایک جگہ مقرر کر کے رہتی ہے کہ غم زدہ کی چارپائی اور خود غم زدہ وہاں سے ٹلنے نہیں پاتی یہ بالکل مہمل اور واہیات ہے، اس کو چھوڑنا چاہیے۔

مسئلہ ③: شوہر نابالغ بچہ تھا اور جب وہ مرا تو اس کو پیٹ تھا تب بھی اس کی عدت بچہ ہونے تک ہے لیکن یہ لڑکا حرامی ہے شوہر کا نہ کہا جائے گا۔

چار مہینے اور دس دن کا حساب

مسئلہ ④: اگر کسی کا میاں چاند کی پہلی تاریخ کو مرا اور عورت کو حمل نہیں تو چاند کے حساب سے چار مہینے دس دن پورے کرے اور اگر پہلی تاریخ کو نہیں مرا تو ہر مہینہ تیس تیس دن کا لگا کر چار مہینے دس دن پورے کرنا چاہیے اور طلاق کی عدت کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر حیض نہیں آتا نہ پیٹ ہے اور چاند کی پہلی تاریخ کو طلاق مل گئی تو چاند کے حساب سے تین مہینے پورے کرلے چاہے انتیس کا چاند ہو یا تیس کا، اور اگر پہلی تاریخ کو طلاق نہیں ملی ہے تو ہر مہینہ تیس تیس دن کا لگا کر تین مہینے پورے کرے۔

نکاح فاسد میں موت کی عدت کا بیان

مسئلہ ⑤: کسی نے بے قاعدہ نکاح کیا تھا جیسے بے گواہوں کے نکاح کر لیا یا بہنوئی سے نکاح ہو گیا اور اس کی

---

[1] اس عنوان کے تحت ۱۰ مسائل درج ہیں۔

بہن بھی اب تک اس کے نکاح میں ہے پھر وہ شوہر مر گیا تو ایسی عورت جس کا نکاح صحیح نہیں ہوا، مرد کے مرنے سے چار مہینے دس دن عدت نہ بیٹھے بل کہ تین حیض تک عدت بیٹھے، حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے، اور حمل سے ہو تو بچہ ہونے تک بیٹھے۔

عدتِ طلاق میں شوہر کا انتقال ہو جائے تو

مسئلہ ⑥: کسی نے اپنی بیماری میں طلاق بائن دے دی اور طلاق کی عدت ابھی پوری نہ ہونے پائی تھی کہ وہ مر گیا تو دیکھو کہ طلاق کی عدت بیٹھنے میں زیادہ دن لگیں گے یا موت کی عدت پوری کرنے میں، جس عدت میں زیادہ دن لگیں گے وہ عدت پوری کرے اور اگر بیماری میں طلاق رجعی دی ہے اور ابھی عدت طلاق کی نہ گذری تھی کہ شوہر مر گیا تو اس عورت پر وفات کی عدت لازم ہے۔

عدت موت اور طلاق کے فوراً بعد شروع ہو جاتی ہے معلوم ہو یا معلوم نہ ہو

مسئلہ ⑦: کسی کا میاں مر گیا مگر اس کو خبر نہیں ملی، چار مہینے دس دن گزر چکنے کے بعد خبر آئی تو اس کی عدت پوری ہو چکی، جب سے خبر ملی ہے تب سے عدت بیٹھنا ضروری نہیں۔ اس طرح اگر شوہر نے طلاق دے دی مگر اس کو نہ معلوم ہوا بہت دنوں کے بعد خبر ملی، جتنی عدت اس کے ذمہ تھی وہ خبر ملنے سے پہلے ہی گذر چکی تو اس کی بھی عدت پوری ہو گئی اب عدت بیٹھنا واجب نہیں۔

متفرق مسائل

مسئلہ ⑧: کسی کام کے لیے گھر سے باہر کہیں گئی تھی یا اپنی پڑوسن کے گھر گئی تھی کہ اتنے میں اس کا شوہر مر گیا اب فوراً وہاں سے چلی آئے اور جس گھر میں رہتی تھی وہیں رہے۔

مسئلہ ⑨: مرنے کی عدت میں عورت کو روٹی کپڑا نہ دلایا جائے گا اپنے پاس سے خرچ کرے۔

مسئلہ ⑩: بعض جگہ دستور ہے کہ میاں کے مرنے کے بعد سال بھر تک عدت کے طور پر بیٹھی رہتی ہے یہ بالکل حرام ہے۔

تمرین

سؤال ①: کسی عورت کا شوہر مرگیا تو وہ کتنے دن عدت میں رہے گی؟

سؤال ②: کسی عورت کا نابالغ شوہر اس حال میں مرا کہ اس کی بیوی کو پیٹ تھا تو اس عورت کی عدت کب تک ہوگی؟

سؤال ③: اگر کسی عورت کا میاں چاند کی پہلی تاریخ کو مرا اور عورت کو حمل نہیں تو کیا یہ عورت چاند کے حساب سے اپنی عدت پوری کرے گی اور اسی طرح اگر کسی عورت کا میاں چاند کی پہلی تاریخ کو نہیں مرا تو کیا عورت ہر مہینہ کے تیس تیس دن کا حساب لگا کر اپنی عدت پوری کرے گی؟

سؤال ④: مرنے کی عدت میں عورت کو کیا روٹی کپڑا ملے گا؟

سؤال ⑤: کسی کا میاں مرگیا مگر اس کو خبر نہ ملی یہاں تک کہ اس کی عدت کے ایام پورے ہوگئے تو کیا اب پتہ چلنے کی صورت میں دوبارہ عدت میں بیٹھنا ضروری ہے؟

سوگ کرنے کا بیان[1]

مسئلہ ①: جس عورت کو طلاق رجعی ملی ہے اس کی عدت تو فقط یہی ہے کہ اتنی مدت تک گھر سے باہر نہ نکلے نہ کسی اور مرد سے نکاح کرے۔ اس کو بناؤ سنگار وغیرہ درست ہے اور جس کو تین طلاقیں مل گئیں یا ایک طلاق بائن ملی یا اور کسی طرح سے نکاح ٹوٹ گیا یا مرد مر گیا۔ ان سب صورتوں کا حکم یہ ہے کہ جب تک عدت میں رہے تب تک نہ تو گھر سے باہر نکلے نہ اپنا دوسرا نکاح کرے نہ کچھ بناؤ سنگار کرے یہ سب باتیں اس پر حرام ہیں۔ اس سنگار نہ کرنے اور میلے کچیلے رہنے کو سوگ کہتے ہیں۔

مسئلہ ②: جب تک عدت ختم نہ ہو تب تک خوش بو لگانا کپڑے بسانا زیور گہنا[2] پہننا، پھول پہننا، سرمہ لگانا، پان کھا کر منہ لال کرنا، مسی ملنا، سر میں تیل ڈالنا، کنگھی کرنا، مہندی لگانا، اچھے کپڑے پہننا، ریشمی اور رنگے ہوئے بہاردار کپڑے پہننا۔ یہ سب باتیں حرام ہیں۔ البتہ اگر بہاردار نہ ہوں تو درست ہے چاہے جیسا رنگ ہو، مطلب یہ ہے کہ زینت کا کپڑا نہ ہو۔

مسئلہ ③: سر میں درد ہونے کی وجہ سے تیل ڈالنے کی ضرورت پڑے تو جس میں خوش بو نہ ہو وہ تیل ڈالنا درست ہے، اس طرح دوا کے لیے سرمہ لگانا بھی ضرورت کے وقت درست ہے، لیکن رات کو لگائے اور دن کو پونچھ ڈالے اور سر ملنا اور نہانا بھی درست ہے، ضرورت کے وقت کنگھی کرے جس میں بال چکنے ہو جاتے ہیں، بل کہ موٹے دندانے والی کنگھی کرے کہ خوبصورتی نہ آنے پائے۔

مسئلہ ④: سوگ کرنا اسی عورت پر واجب ہے جو بالغ ہو، نابالغ لڑکی پر واجب نہیں۔ اس کو یہ سب باتیں درست ہیں، البتہ گھر سے نکلنا اور دوسرا نکاح کرنا اس کو بھی درست نہیں۔

مسئلہ ⑤: جس کا نکاح صحیح نہیں ہوا تھا بے قاعدہ ہو گیا تھا وہ توڑ دیا گیا یا مرد مر گیا تو ایسی عورت پر بھی سوگ کرنا واجب نہیں۔

مسئلہ ⑥: شوہر کے علاوہ کسی اور کے مرنے پر سوگ کرنا درست نہیں۔ البتہ اگر شوہر منع نہ کرے تو اپنے عزیز اور رشتہ دار کے مرنے پر بھی تین دن تک بناؤ سنگار چھوڑ دینا درست ہے۔ اس سے زیادہ بالکل حرام ہے اور اگر منع کرے تو تین دن بھی نہ چھوڑے۔

---

[1] سوگ سے متعلق ۶ مسائل مذکور ہیں۔ [2] ایک قسم کا منجن جسے عورتیں بطور سنگار استعمال کرتی ہیں۔

میاں کے لاپتہ ہوجانے کا بیان

جس کا شوہر بالکل لاپتہ ہوگیا معلوم نہیں مرگیا یا زندہ ہے تو وہ عورت اپنا دوسرا نکاح نہیں کرسکتی بل کہ انتظار کرتی رہے کہ شاید آجائے۔ جب انتظار کرتے کرتے اتنی مدت گذر جائے کہ شوہر کی عمر نوے برس کی ہوجائے تو اب حکم لگائیں گے کہ وہ مرگیا ہوگا۔ سو اگر وہ عورت ابھی جوان ہو اور نکاح کرنا چاہے تو شوہر کی عمر نوے[1] برس کی ہونے کے بعد عدت پوری کر کے نکاح کرسکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس لاپتہ مرد کے مرنے کا حکم کسی شرعی حاکم نے لگایا ہو۔

فَائِدَة: نیز ایک رسالہ "الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة" میں اس مسئلہ اور اس قسم کے دوسرے ضروری مسائل کو جن میں امام مالک رَحِمَهُ اللهُ تَعَالىٰ کے مذہب پر فتویٰ دینے کی گنجائش ہے تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ اور علماء تھانہ بھون و دیوبند و سہارنپور کے اس پر متفقہ دستخط ہیں اس کو بھی ایسی ضرورت کے وقت بغور دیکھنا ضروری ہے۔ (شبیر علی)

مسائل

مَسْئَلَة ①: طلاق دینے کے (جب کسی ضرورت سے طلاق دی جائے) تین طریقے ہیں۔ ایک بہت اچھا، دوسرا اچھا، تیسرا بدعت اور حرام۔

سو بہت اچھا طریقہ یہ ہے کہ مرد بیوی کو پاکی کے زمانے میں (یعنی ایسے وقت جس میں حیض وغیرہ سے عورت پاک ہو) ایک طلاق دے مگر یہ بھی شرط ہے کہ اس تمام پاکی کے زمانہ میں صحبت نہ کی ہو اور عدت گذرنے تک پھر کوئی طلاق نہ دے (عدت گذرنے سے خود ہی نکاح جاتا رہے گا ایک سے زیادہ طلاق دینے کی حاجت نہیں اس لیے کہ طلاق سخت مجبوری میں جائز رکھی گئی ہے لہٰذا بقدر ضرورت کافی ہے بہت سی طلاقوں کی کیا حاجت ہے)۔

اور اچھا طریقہ یہ ہے کہ اس کو تین پاکی کی زمانوں میں تین طلاق دے (دو حیضوں کے درمیان جو پاکی رہتی

[1] لیکن، آج کل شدت ضرورت کی وجہ سے علماء کرام نے امام مالک رَحِمَهُ اللهُ تَعَالىٰ کے مذہب پر فتویٰ دے دیا ہے، ان کے نزدیک اتنی مدت شرط نہیں، بل کہ چار برس کے بعد عورت دوسرے مرد کے ساتھ نکاح کرسکتی ہے اگر کسی کو ضرورت ہو تو علماء سے مفصل طور سے معلوم کر کے اسی پر عمل کرسکتا ہے۔ یہاں کو تفصیل لکھنے کی گنجائش نہیں۔

ہے اس کو ایک زمانہ کی پاکی کہتے ہیں سو ہر پاکی کے زمانہ میں ایک طلاق دے) اور ان پاکی کے زمانوں میں بھی صحبت نہ کرے۔

اور بدعت اور حرام طریقہ وہ ہے جو ان دونوں صورتوں کے خلاف ہو مثلاً تین طلاق یک بارگی دے دے یا حیض کی حالت میں طلاق دے یا جس پاکی میں صحبت کی تھی اس میں طلاق دی تو اس اخیر قسم کی سب صورتوں میں گو طلاق واقع ہو جائے گی مگر گناہ ہوگا۔ خوب سمجھ لو اور یہ سب تفصیل اس صورت میں ہے کہ عورت سے صحبت یا خلوت صحیحہ ہوئی ہو اور جس سے ایسا اتفاق نہ ہوا ہو اس کا حکم ابھی آگے آتا ہے

مسئلہ ②: جس عورت سے نکاح کر لیا مگر صحبت نہیں کی ایسی عورت کو خواہ حیض کے زمانہ میں طلاق دے یا پاکی کے زمانہ میں ہر طرح درست ہے مگر ایک طلاق دے۔

تمرین

سؤال ①: عورت کے لیے عدت ختم ہونے تک کون کون سی چیزیں استعمال کرنا درست نہیں ہیں؟

سؤال ②: سوگ کرنا کس عورت پر واجب ہے؟

سؤال ③: جس عورت کا نکاح درست نہ ہو اور مرد مر جائے تو کیا اس صورت میں سوگ کرنا اس عورت پر لازم ہے؟

سؤال ④: کیا شوہر کے علاوہ کسی اور پر سوگ کرنا درست ہے؟

سؤال ⑤: طلاق دینے کے کتنے طریقے ہیں تفصیل سے ذکر کریں؟

سؤال ⑥: جس عورت سے نکاح کے بعد صحبت نہ ہوئی ہو کیا اُس کو حالت حیض میں طلاق دینا درست ہے؟

باب النفقة

روٹی کپڑے کا بیان[1]

مسئلہ ①: بی بی کا روٹی کپڑا مرد کے ذمہ واجب ہے، عورت چاہے کتنی ہی مال دار ہو مگر خرچ مرد ہی کے ذمہ ہے اور رہنے کے لیے گھر دینا بھی مرد کے ہی ذمہ ہے۔

مسئلہ ②: نکاح ہو گیا لیکن رخصتی نہیں ہوئی تب بھی روٹی کپڑے کی دعوے دار ہو سکتی ہے، لیکن اگر مرد نے رخصت کرانا چاہا، پھر بھی رخصتی نہیں ہوئی تو روٹی کپڑا پانے کی مستحق نہیں۔

مسئلہ ③: بی بی بہت چھوٹی ہے کہ صحبت کے قابل نہیں، تو اگر مرد نے کام کاج کے لیے یا اپنا دل بہلانے کے لیے اس کو اپنے گھر رکھ لیا تو اس کا روٹی کپڑا مرد کے ذمہ واجب ہے۔ اور اگر نہ رکھا میکے بھیج دیا تو واجب نہیں، اور اگر شوہر چھوٹا نابالغ ہو لیکن عورت بڑی ہے تو روٹی کپڑا ملے گا۔

مسئلہ ④: جتنا مہر پہلے دینے کا دستور ہے وہ مرد نے نہیں دیا اس لیے وہ مرد کے گھر نہیں جاتی تو اس کو روٹی کپڑا دلایا جائے گا اور اگر یوں ہی بے وجہ مرد کے گھر نہ جاتی ہو تو روٹی کپڑا پانے کی مستحق نہیں ہے، جب سے جائے گی تب سے دلایا جائے گا۔

مسئلہ ⑤: جتنے زمانہ تک شوہر کی اجازت سے اپنے ماں باپ کے گھر رہے اتنے زمانہ کا روٹی کپڑا بھی مرد سے لے سکتی ہے۔

مسئلہ ⑥: عورت بیمار پڑ گئی تو بیماری کے زمانہ کا روٹی کپڑا پانے کی مستحق ہے، چاہے مرد کے گھر بیمار پڑے یا اپنے میکے میں، لیکن اگر بیماری کی حالت میں مرد نے بلایا پھر بھی نہیں آئی تو اب اس کے پانے کی مستحق نہیں رہی اور بیماری کی حالت میں فقط روٹی کپڑے کا خرچ ملے گا۔ دوا علاج حکیم طبیب کا خرچہ مرد کے ذمہ واجب نہیں۔ اپنے پاس سے خرچ کرے، اگر مرد دے دے اس کا احسان ہے۔

مسئلہ ⑦: عورت حج کرنے گئی تو اتنے زمانہ کا روٹی کپڑا مرد کے ذمہ نہیں، البتہ اگر شوہر بھی ساتھ ہو تو اس زمانہ کا خرچ بھی ملے گا لیکن روٹی کپڑے کا جتنا خرچ گھر میں ملتا تھا اتنا ہی پانے کی مستحق ہے جو کچھ زیادہ لگے اپنے

---

[1] اس عنوان کے تحت ۱۲ مسائل مذکور ہیں۔

پاس سے لگائے اور ریل اور جہاز وغیرہ کا کرایہ بھی مرد کے ذمے نہیں ہے۔

مسئلہ⑧: روٹی کپڑے میں دونوں کی رعایت کی جائے گی اگر دونوں مال دار ہوں تو امیروں کی طرح کھانا کپڑا ملے گا اور اگر دونوں غریب ہوں تو غریبوں کی طرح اور مرد غریب ہو اور عورت امیر یا عورت غریب ہے اور مرد امیر تو ایسا روٹی کپڑا دے کہ امیری سے کم ہو اور غریبی سے بڑھا ہوا ہو۔

مسئلہ⑨: عورت اگر بیمار ہے کہ گھر کا کاروبار نہیں کر سکتی، یا ایسے بڑے گھر کی ہے کہ اپنے ہاتھ سے پیسنے کوٹنے کھانا پکانے کا کام نہیں کرتی بل کہ عیب سمجھتی ہے تو پکا پکایا کھانا دیا جائے گا اور اگر دونوں باتوں میں سے کوئی بات نہ ہو تو گھر کا سب کام کاج اپنے ہاتھ سے کرنا واجب ہے، یہ سب کام خود کرے، مرد کے ذمہ فقط اتنا ہے کہ چولھا، چکی، کچا اناج، لکڑی، کھانے پینے کے برتن وغیرہ لا دے وہ اپنے ہاتھ سے پکائے اور کھائے۔

مسئلہ⑩: تیل، کنگھی، کھلی[1]، صابون، وضو اور نہانے دھونے کا پانی مرد کے ذمہ ہے اور سرمہ مسی[2]، پان، تمباکو مرد کے ذمہ نہیں، دھوبی کی تنخواہ مرد کے ذمہ نہیں، اپنے ہاتھ سے دھوئے اور پہنے اور اگر مرد دے دے، تو اس کا احسان ہے۔

مسئلہ⑪: دائی جنائی[3] کی مزدوری اس پر ہے جس نے بلوایا، مرد نے بلایا ہو تو مرد پر اور عورت نے بلوایا ہو تو اس پر اور جو بے بلائے آ گئی تو مرد پر۔

مسئلہ⑫: روٹی کپڑے کا خرچ ایک سال کا یا اس سے کچھ کم زیادہ پیشگی دے دیا اب اس میں سے کچھ لوٹا نہیں سکتا۔

---

[1] تل یا سرسوں کا پھوک، کھل۔
[2] ایک قسم کا منجن جسے عورتیں بطور سنگار استعمال کرتی ہیں۔
[3] جنانے والی عورت۔

رہنے کے لیے گھر ملنے کا بیان[1]

شوہر کے ذمہ گھر دینا واجب ہے

مسئلہ ①: مرد کے ذمہ یہ بھی واجب ہے کہ بی بی کے رہنے کے لیے کوئی ایسی جگہ دے جس میں شوہر کا کوئی رشتہ دار نہ رہتا ہو بل کہ خالی ہوتا کہ میاں بی بی بالکل بے تکلفی سے رہ سکیں، البتہ اگر عورت خود سب کے ساتھ رہنا گوارا کرلے تو ساجھے[2] کے گھر میں بھی رکھنا درست ہے۔

کس قسم کا گھر دینا واجب ہے؟

مسئلہ ②: گھر میں سے ایک جگہ عورت کو الگ کر دے کہ وہ اپنا مال اسباب حفاظت سے رکھے اور خود اس میں رہے سہے اور اس کی قفل کنجی[3] اپنے پاس رکھے کسی اور کو اس میں دخل نہ ہو فقط عورت ہی کے قبضے میں رہے تو بس حق ادا ہو گیا، عورت کو اس سے زیادہ کا دعویٰ نہیں ہو سکتا اور یہ نہیں کہہ سکتی کہ پورا گھر میرے لیے الگ کر دو۔

شوہر بیوی کے میکے والوں کو گھر آنے سے روک سکتا ہے

مسئلہ ③: جس طرح عورت کو اختیار ہے کہ اپنے لیے کوئی الگ گھر مانگے جس میں مرد کا کوئی رشتہ دار نہ رہنے پائے فقط عورت ہی کے قبضے میں رہے، اسی طرح مرد کو اختیار ہے کہ جس گھر میں عورت رہتی ہے وہاں اس کے رشتہ داروں کو نہ آنے دے، نہ ماں کو، نہ باپ کو، نہ بھائی کو، نہ کسی اور رشتہ دار کو۔

بیوی کو میکے جانے کا اختیار کتنا ہے؟

مسئلہ ④: عورت اپنے ماں باپ کو دیکھنے کے لیے ہفتہ میں ایک دفعہ جا سکتی ہے اور ماں باپ کے سوا اور رشتہ داروں کے لیے سال بھر میں ایک دفعہ اس سے زیادہ کا اختیار نہیں۔ اسی طرح اس کے ماں باپ بھی ہفتہ میں فقط ایک مرتبہ یہاں آ سکتے ہیں، مرد کو اختیار ہے کہ اس سے زیادہ جلدی جلدی نہ آنے دے اور ماں باپ کے سوا اور رشتہ دار سال بھر میں فقط ایک دفعہ آ سکتے ہیں، اس سے زیادہ آنے کا اختیار نہیں، لیکن مرد کو اختیار ہے کہ زیادہ دیر نہ

[1] اس عنوان کے تحت ۸ مسائل بیان ہوئے۔ [2] یعنی شریک گھر میں رکھنا۔ [3] یعنی تالا چابی۔

ٹھہرنے دے نہ ماں باپ کو نہ کسی اور کو، اور جاننا چاہیے کہ رشتہ داروں سے مراد وہ رشتہ دار ہیں جن سے نکاح ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔ اور جو ایسے نہ ہوں وہ شرع میں غیر کے برابر ہیں۔

مسئلہ ⑤: اگر باپ بہت بیمار ہے اور اس کا کوئی خبر لینے والا نہیں تو ضرورت کے موافق وہاں روز جایا کرے، اگر باپ بے دین کافر ہو تب بھی یہی حکم ہے، بل کہ اگر شوہر منع بھی کرے تب بھی جانا چاہیے، لیکن شوہر کے منع کرنے پر جانے سے روٹی کپڑے کا حق نہ رہے گا۔

متفرق مسائل

مسئلہ ⑥: غیر لوگوں کے گھر نہ جانا چاہیے، اگر بیاہ شادی وغیرہ کی کوئی محفل ہو اور شوہر اجازت بھی دے دے تو بھی جانا درست نہیں، شوہر اجازت دے گا تو وہ بھی گناہ گار ہوگا، بل کہ محفل کے زمانہ میں اپنے محرم رشتہ دار کے یہاں جانا بھی درست نہیں۔

مسئلہ ⑦: جس عورت کو طلاق مل گئی وہ بھی عدت تک روٹی کپڑا اور رہنے کا گھر پانے کی مستحق ہے، البتہ جس کا خاوند مر گیا اس کو روٹی کپڑا اور گھر ملنے کا حق نہیں، ہاں اس کو میراث سب چیزوں میں ملے گی۔

مسئلہ ⑧: اگر نکاح عورت ہی کی وجہ سے ٹوٹا جیسے سوتیلے لڑکے سے پھنس گئی، یا جوانی کی خواہش سے فقط ہاتھ لگا یا کچھ اور نہیں ہوا، اس لیے مرد نے طلاق دے دی یا وہ بددین کافر ہوگئی، اسلام سے پھر گئی اس لیے نکاح ٹوٹ گیا تو ان سب صورتوں میں عدت کے اندر اس کو روٹی کپڑا نہ ملے گا، البتہ رہنے کا گھر ملے گا، ہاں اگر وہ خود ہی چلی جائے تو اور بات ہے پھر نہ دیا جائے گا۔

تمرین

سوال ①: مرد کے ذمہ بیوی کے لیے کیا کیا واجب ہے اور کب واجب ہے؟

سوال ②: نکاح کے بعد کن وجوہات کی بنا پر مرد پر روٹی کپڑا واجب نہ ہوگا؟

سوال ③: کیا عورت کو روٹی کپڑا صرف اسی وقت ملے گا جب کہ وہ مرد کے گھر ہوگی؟

سوال ④: روٹی کپڑے میں کس کی رعایت کی جائے گی؟

سوال ⑤: اگر عورت گھر کا کام نہیں کرتی ہے تو کیا حکم ہے؟

سوال ⑥: عورت کی دوا، دائی جنائی، تیل، کنگھی، صابن، سُرمہ پان، دھوبی کا خرچہ کیا خاوند کے ذمہ لازم ہے؟

سوال ⑦: اگر بیوی بہت چھوٹی ہے صحبت کے قابل نہیں ہے یا شوہر نابالغ ہے اور عورت بڑی ہے تو اس کے خرچے کا کیا حکم ہے؟

سوال ⑧: مرد کے ذمہ عورت کے لیے کس قسم کا گھر دینا لازم ہے؟

سوال ⑨: عورت ماں باپ سے ملنے کے لیے کتنے عرصے میں گھر سے نکل سکتی ہے؟

سوال ⑩: کیا عورت شادی بیاہ وغیرہ کے محفل میں جاسکتی ہے؟

باب ثبوت النسب

لڑکے کے حلالی ہونے کا بیان[1]

شوہر کی موجودگی نسب خود بخود ثابت ہوگا

مسئلہ ①: جب کسی شوہر والی عورت کے اولاد ہوگی تو وہ اسی کے شوہر کی کہلائے گی، کسی شبہ پر یہ کہنا کہ یہ لڑکا اس کے میاں کا نہیں ہے بل کہ فلانے کا ہے درست نہیں اور اس لڑکے کو حرامی کہنا بھی درست نہیں، اگر اسلام کی حکومت ہو تو ایسا کہنے والے کو کوڑے مارے جائیں۔

مدتِ حمل کا بیان

مسئلہ ②: حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے ہیں اور زیادہ سے زیادہ دو برس، یعنی کم سے کم چھ مہینے بچہ پیٹ میں رہتا ہے پھر پیدا ہوتا ہے۔ چھ مہینے سے پہلے نہیں پیدا ہوتا اور زیادہ سے زیادہ دو برس پیٹ میں رہ سکتا ہے، اس سے زیادہ پیٹ میں نہیں رہ سکتا ہے۔

ثبوت نسب میں شریعت کی وسعت

مسئلہ ③: شریعت کا قاعدہ ہے کہ جب تک ہو سکے تب تک بچہ کو حرامی نہ کہیں گے، جب بالکل مجبوری ہو جائے تب حرامی ہونے کا حکم لگادیں گے اور عورت کو گناہ گار ٹھہرائیں گے۔

اگر طلاق رجعی کے بعد ولادت ہو تو

مسئلہ ④: کسی نے اپنی بی بی کو طلاق رجعی دے دی، پھر دو برس سے کم میں اس کے کوئی بچہ پیدا ہوا تو لڑکا اسی شوہر کا ہے اس کو حرامی کہنا درست نہیں، شریعت سے اس کا نسب ٹھیک ہے، اگر دو برس سے ایک دن بھی کم ہو تب بھی یہی حکم ہے ایسا سمجھیں گے کہ طلاق سے پہلے کا پیٹ ہے اور دو برس تک بچہ پیٹ میں رہا اور اب بچہ ہونے

---

[1] اس عنوان کے تحت ۱۰ مسائل مذکور ہیں۔

کے بعد اس کی عدت ختم ہوئی اور نکاح سے الگ ہوئی۔ ہاں اگر وہ عورت اس جننے سے پہلے خود ہی اقرار کر چکی ہو کہ میری عدت ختم ہوگئی تو مجبوری ہے، اب یہ بچہ حرامی ہے، بل کہ ایسی عورت کے اگر دو برس کے بعد بچہ ہوا اور ابھی تک عورت نے اپنی عدت ختم ہونے کا اقرار نہیں کیا ہے تب بھی وہ بچہ اسی شوہر ہی کا ہے، چاہے جتنے سال میں ہوا ہو، اور ایسا سمجھیں گے کہ طلاق دے دینے کے بعد عدت میں صحبت کی تھی اور طلاق سے باز آگیا تھا، اس لیے وہ عورت اب بچہ پیدا ہونے کے بعد اسی کی بی بی ہے اور نکاح دونوں کا نہیں ٹوٹا۔ اگر مرد کا بچہ نہ ہو تو وہ کہہ دے کہ میرا نہیں ہے اور جب انکار کرے گا تو لعان کا حکم ہوگا۔

طلاق بائن کے بعد ولادت ہو تو

مسئلہ ⑤: اگر طلاق بائن دے دی تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر دو برس کے اندر اندر پیدا ہو تب تو اسی مرد کا ہوگا اور اگر دو برس کے بعد ہو تو وہ حرامی ہے، ہاں اگر دو برس کے بعد پیدا ہونے پر بھی مرد دعویٰ کرے کہ یہ بچہ میرا ہے تو حرامی نہ ہوگا اور ایسا سمجھیں گے کہ عدت کے اندر دھوکے سے صحبت کر لی ہوگی اس سے پیٹ رہ گیا۔

متفرق مسائل

مسئلہ ⑥: اگر نابالغ لڑکی کو طلاق مل گئی جو ابھی جوان تو نہیں ہوئی، لیکن جوانی کے قریب قریب ہوگئی ہے، پھر طلاق کے بعد پورے نو مہینے میں بچہ پیدا ہوا تو وہ حرامی ہے اور اگر نو مہینے سے کم میں پیدا ہوا تو شوہر کا ہے، البتہ وہ لڑکی عدت کے اندر ہی یعنی تین مہینے سے پہلے اقرار کر لے کہ مجھ کو پیٹ ہے تو وہ بچہ حرامی نہ ہوگا، دو برس کے اندر اندر پیدا ہونے سے باپ کا کہلائے گا۔

مسئلہ ⑦: کسی کا شوہر مر گیا تو مرنے کے وقت سے اگر دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوا تو وہ حرامی نہیں بل کہ شوہر کا بچہ ہے، ہاں اگر وہ عورت اپنی عدت ختم ہو جانے کا اقرار کر چکی ہو تو مجبوری ہے۔ اب حرامی کہا جائے گا اور اگر دو برس کے بعد پیدا ہو تب بھی حرامی ہے۔

تنبیہ: ان مسئلوں سے معلوم ہوا کہ جاہل لوگوں کی جو عادت ہے کہ کسی کے مرے پیچھے نو مہینہ سے ایک دو مہینہ بھی زیادہ گذر کر بچہ پیدا ہو تو اس عورت کو بدکار سمجھتے ہیں یہ بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ ⑧: نکاح کے بعد چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو وہ حرامی ہے اور اگر پورے چھ مہینے یا اس سے زیادہ مدت میں ہوا ہو تو وہ شوہر کا ہے، اس پر بھی شبہ کرنا گناہ ہے، البتہ اگر شوہر انکار کرے اور کہے کہ میرا نہیں ہے تو

لعان کا حکم ہوگا۔

مسئلہ ⑨: نکاح ہوگیا لیکن ابھی (رواج کے موافق) رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ بچہ پیدا ہوگیا اور شوہر انکار نہیں کرتا کہ میرا بچہ نہیں ہے) تو وہ بچہ شوہر ہی سے کہا جائے گا حرامی نہیں کہا جائے گا اور دوسروں کو اس کا حرامی کہنا درست نہیں، اگر شوہر کا نہ ہو تو وہ انکار کرے اور انکار کرنے پر لعان کا حکم ہوگا۔

مسئلہ ⑩: میاں پردیس میں ہے اور مدت ہوگئی، برسیں گذر گئیں کہ گھر نہیں آیا، اور یہاں لڑکا پیدا ہوگیا (اور شوہر اس کو اپنا ہی بتاتا ہے) تب بھی وہ (از روئے قانون شرع) حرامی بچہ نہیں اسی شوہر کا ہے، البتہ اگر شوہر خبر پا کر انکار کرے گا تو لعان کا حکم ہوگا۔

تمرین

سوال ①: کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ حمل کی مدت کتنی ہے؟

سوال ②: اگر نابالغ لڑکی کو طلاق مل گئی اور نو ماہ کے اندر بچہ پیدا ہوا تو کیا حکم ہے؟

سوال ③: اگر کسی عورت کا شوہر مر گیا اور مرنے کے وقت سے دو برس کے بعد بچہ پیدا ہوا تو کیا حکم ہے؟

سوال ④: نکاح ہوا اور ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ بچہ پیدا ہوا تو کیا حکم ہے؟

سوال ⑤: میاں پردیس میں ہے اور مدّت ہوگئی، برسیں گذر گئیں کہ گھر نہیں آیا اور یہاں بچہ پیدا ہوا تو کیا حکم ہے؟

باب الحضانۃ

اولاد کی پرورش کا بیان[1]

مسئلہ ①: میاں بی بی میں جدائی ہوگئی اور طلاق مل گئی اور گود میں بچہ ہے تو اس کی پرورش کا حق ماں کو ہے، باپ اس کو نہیں چھین سکتا، لیکن بچہ کا سارا خرچ باپ ہی کو دینا پڑے گا اور اگر ماں خود پرورش نہ کرے، باپ کے حوالے کردے تو باپ کو لینا پڑے گا، عورت کو زبردستی نہیں دے سکتا۔

مسئلہ ②: اگر ماں نہ ہو، یا ہے تو لیکن اس نے بچہ کے لینے سے انکار کردیا تو پرورش کا حق نانی اور پرنانی کو ہے ان کے بعد دادی اور پردادی کو، یہ بھی نہ ہوں تو سگی بہنوں کا حق ہے کہ وہ اپنے بھائی کی پرورش کریں، سگی بہنیں نہ ہوں تو سوتیلی بہنیں، مگر جو بہنیں ایسی ہوں کہ ان کی اور اس بچہ کی ماں ایک ہو وہ پہلے ہیں اور جو بہنیں ایسی ہوں کہ ان کا اور اس بچہ کا باپ ایک ہے وہ پیچھے ہیں: پھر خالہ، پھر پھوپی۔

مسئلہ ③: اگر ماں نے کسی ایسے مرد سے نکاح کرلیا جو بچہ کا محرم رشتہ دار نہیں، یعنی اس رشتہ میں ہمیشہ کے لیے نکاح حرام نہیں ہوتا تو اب اس بچہ کی پرورش کا حق نہیں رہا، البتہ اگر اسی بچہ کے کسی ایسے رشتہ دار سے نکاح کیا جس سے نکاح درست نہیں ہوتا، جیسے اس کے چچا سے نکاح کرلیا یا ایسا ہی کوئی رشتہ ہو تو ماں کا حق باقی ہے، ماں کے سوا کوئی اور عورت جیسے بہن خالہ وغیرہ غیر مرد سے نکاح کرلے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اب اس بچہ کی پرورش کا حق نہیں رہا۔

مسئلہ ④: غیر مرد سے نکاح کرلینے کی وجہ سے حق جاتا رہا تھا لیکن پھر اس مرد نے چھوڑ دیا یا مر گیا تو اب پھر اس کا حق لوٹ آئے گا اور بچہ اس کے حوالہ کردیا جائے گا۔

مسئلہ ⑤: بچہ کے رشتہ داروں میں سے اگر کوئی عورت بچہ کی پرورش کے لیے نہ ملے تو اب باپ زیادہ مستحق ہے، پھر دادا وغیرہ اسی ترتیب سے جو ہم ولی نکاح کے بیان میں ذکر کرچکے ہیں، لیکن اگر نامحرم رشتہ دار ہو اور بچہ کو اسے دینے میں آئندہ چل کر کسی خرابی کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں ایسے شخص کے سپرد کریں گے جہاں ہر طرح

[1] اس عنوان کے تحت ۶ مسائل مذکور ہیں۔

اطمینان ہو۔

مسئلہ ⑥: لڑکا جب تک سات برس کا نہ ہو تب تک اس کی پرورش کا حق رہتا ہے، جب سات برس کا ہو گیا تو اب باپ اس کو زبردستی لے سکتا ہے اور لڑکی کی پرورش کا حق نو برس تک رہتا ہے، جب نو برس کی ہو گئی تو باپ لے سکتا ہے، اب اس کو روکنے کا حق نہیں ہے۔

تمرین

سوال ①: میاں بیوی میں جدائی کے بعد بچے کی پرورش کا حق کس کا ہے؟

سوال ②: اگر ماں نہ ہو یا اُس نے بچہ لینے سے انکار کر دیا ہو تو پھر پرورش کا حق بالترتیب کس کو حاصل ہے؟

سوال ③: لڑکا، لڑکی میں پرورش کا حق کب تک رہتا ہے؟

سوال ④: باپ کس صورت میں بچے کی پرورش کا حق دار ہے؟

سوال ⑤: اگر ماں نے کسی غیر مرد سے نکاح کر لیا تھا اس کے بعد اس کو اگر طلاق ہو گئی تو کیا اس صورت میں بچے کی پرورش کا حق دوبارہ ماں کے پاس آئے گا؟

کتاب البیوع

بیچنے اور مول لینے کا بیان[1]

مَسْئَلَۃ ①: جب ایک شخص نے کہا میں نے یہ چیز اتنے داموں پر بیچ دی اور دوسرے نے کہا میں نے لے لی تو وہ چیز بک گئی اور جس نے مول لیا ہے وہی اس کی مالک بن گئی۔ اب اگر وہ چاہے کہ میں نہ بیچوں اپنے پاس ہی رہنے دوں، یا یہ چاہے کہ میں نہ خریدوں تو کچھ نہیں ہوسکتا ہے، اس کو دینا پڑے گا اور اس کو لینا پڑے گا اور اس بک جانے کو ''بیع'' کہتے ہیں۔

مَسْئَلَۃ ②: ایک نے کہا کہ میں نے یہ چیز دو پیسے کو تمہارے ہاتھ بیچی، دوسری نے کہا مجھے منظور ہے، یا یوں کہا میں اتنے داموں پر راضی ہوں، اچھا میں نے لے لیا تو ان سب باتوں سے وہ چیز بک گئی۔ اب نہ تو بیچنے والی کو یہ اختیار ہے کہ نہ دے اور نہ لینے والی کو یہ اختیار ہے کہ نہ خریدے، لیکن یہ حکم اس وقت ہے کہ دونوں طرف سے یہ بات چیت ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے ہوئی ہو، اگر ایک نے کہا میں نے یہ چیز چار پیسے کو تمہارے ہاتھ بیچی اور وہ دوسری چار پیسے کا نام سن کر کچھ نہیں بولی اٹھ کھڑی ہوئی یا کسی اور سے صلاح لینے چلی گئی یا اور کسی کام کو چلی گئی اور جگہ بدل گئی تب اس نے کہا اچھا میں نے چار پیسے کو خرید لی تو ابھی وہ چیز نہیں بکی۔ ہاں اگر اس کے بعد وہ بیچنے والی کنجڑن[2] وغیرہ یوں کہہ دے کہ میں نے دے دی یا یوں کہے اچھا لے لو تو البتہ بک جائے گی اسی طرح اگر وہ کنجڑن اٹھ کھڑی ہوئی یا کسی کام کو چلی گئی تب دوسری نے کہا میں نے لے لیا تب بھی وہ چیز نہیں بکی۔ خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ جب ایک ہی جگہ دونوں طرف سے بات چیت ہوگی تب وہ چیز بکے گی۔

مَسْئَلَۃ ③: کسی نے کہا یہ چیز ایک پیسہ کو دے دو، اس نے کہا میں نے دے دی، اس سے بیع نہیں ہوئی، البتہ اس کے بعد اگر مول لینے والی نے پھر کہہ دیا کہ میں نے لے لیا تو بک گئی۔

مَسْئَلَۃ ④: کسی نے کہا یہ چیز ایک پیسہ کو میں نے لے لی اس نے کہا لے لو تو بیع ہوگئی۔

مَسْئَلَۃ ⑤: کسی نے کسی چیز کے دام چکا کر اتنے دام اس کے ہاتھ پر رکھے اور وہ چیز اٹھالی اور اس نے خوشی سے

[1] اس عنوان کے تحت ۱۰ مسائل مذکور ہیں۔ [2] ترکاری بیچنے والی عورت۔

دام لے لئے، پھر نہ تو اس نے زبان سے کہا کہ میں نے اتنے داموں پر یہ چیز بیچی نہ اس نے کہا میں نے خریدی تو اس لین دین ہو جانے سے بھی چیز بک جاتی ہے اور بیع درست ہو جاتی ہے۔

مسئلہ⑥: کوئی کنجڑن امرود بیچنے آئی بے پوچھے بڑے بڑے چار امرود کے اس کی ٹوکری میں سے نکالے اور ایک پیسہ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا اور اس نے خوشی سے پیسہ لے لیا تو بیع ہوگئی چاہے زبان سے کسی نے کچھ کہا ہو چاہے نہ کہا ہو۔

مسئلہ⑦: کسی نے موتیوں کی ایک لڑی کو کہا یہ لڑی دس پیسہ کو تمہارے ہاتھ بیچی، اس پر خریدنے والی نے کہا اس میں سے پانچ موتی میں نے لے لئے، یا یوں کہا آدھے موتی میں نے خرید لیے تو جب تک وہ بیچنے والا اس پر راضی نہ ہو بیع نہیں ہوگی، کیوں کہ اس نے تو پوری لڑی کا مول کیا ہے تو جب تک وہ راضی نہ ہو لینے والے کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اس میں سے کچھ لے اور کچھ نہ لے، اگر لے تو پوری لڑی لینا پڑے گی، ہاں البتہ اگر اس نے یہ کہہ دیا ہو کہ ہر موتی ایک ایک پیسے کو، اس پر اس نے کہا اس میں سے پانچ موتی میں نے خریدے تو پانچ موتی بک گئے۔

مسئلہ⑧: کسی کے پاس چار چیزیں ہیں، بجلی[1]، بالی، بندے، پتے[2]۔ اس نے کہا یہ سب میں نے چار آنہ کو بیچا تو بغیر اس کی منظوری کے یہ اختیار نہیں ہے کہ بعض چیزیں لے اور بعض چھوڑ دے، کیوں کہ وہ سب کو ساتھ ملا کر بیچنا چاہتی ہے، ہاں البتہ اگر ہر چیز کی قیمت الگ الگ بتلا دے تو اس میں سے ایک آدھ چیز بھی خرید سکتی ہے۔

مسئلہ⑨: بیچنے اور مول لینے میں یہ بھی ضروری ہے کہ جو سودا خریدے، ہر طرح سے اس کو صاف کر لے، کوئی بات ایسی گول مول نہ رکھے جس سے جھگڑا بکھیڑا پڑے۔ اسی طرح قیمت بھی صاف صاف مقرر اور طے ہو جانا چاہیے، اگر دونوں میں سے ایک چیز بھی اچھی طرح معلوم اور طے نہ ہوگی تو بیع صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ⑩: کسی نے روپے کی یا پیسے کی کوئی چیز خریدی، اب وہ کہتی ہے پہلے تم روپے دو تب میں چیز دوں گی اور یہ کہتی ہے پہلے تو چیز دے دے تب میں روپے دوں تو پہلے اس سے دام دلوائے جائیں گے، جب یہ دام دے دے تب اس سے وہ چیز دلوا دیں گے، دام کے وصول پانے تک اس چیز کے نہ دینے کا اس کو اختیار ہے اور اگر دونوں طرف ایک سی چیز ہے مثلاً دونوں طرف دام ہیں، یا دونوں طرف سودا ہے، جیسے روپے کے پیسے لینے لگیں، یا کپڑے کے بدلے کپڑا لینے لگیں اور دونوں میں یہی جھگڑا آن پڑے تو دونوں سے کہا جائے گا کہ تم اس کے ہاتھ

[1] عورتوں کے کان کا ایک زیور [2] کان کا ایک زیور، جو بالیوں میں ڈالا جاتا ہے۔

پر رکھواور وہ تمہارے ہاتھ پر رکھے۔

قیمت کے معلوم ہونے کا بیان[1]

مسئلہ ①: کسی نے مٹھی بند کر کے کہا کہ جتنے دام ہمارے ہاتھ میں ہیں اتنے کو فلانی چیز دے دو اور معلوم نہیں کہ ہاتھ میں کیا ہے؟ روپیہ ہے، یا پیسہ ہے، یا اشرفی ہے اور ایک ہے یا دو؟ تو ایسی بیع درست نہیں۔

مسئلہ ②: کسی شہر میں دو قسم کے پیسے چلتے ہیں تو یہ بھی بتلا دے کہ فلانے پیسہ کے بدلہ میں یہ چیز لیتی ہوں، اگر کسی نے نہیں بتلایا فقط اتنا ہی کہا کہ میں نے یہ چیز ایک پیسہ کو بیچی، اس نے کہا کہ میں نے لے لی تو دیکھو کہ وہاں کس پیسہ کا زیادہ رواج ہے، جس پیسہ کا رواج زیادہ ہو وہی پیسہ دینا پڑے گا اور اگر دونوں کا رواج برابر ہو تو بیع درست نہیں رہی، بل کہ فاسد اور خراب ہوگئی۔

مسئلہ ③: کسی کے ہاتھ میں کچھ پیسے ہیں اور اس نے مٹھی کھول کر دکھلا دیا کہ اتنے پیسوں کی یہ چیز دے دو اور اس نے وہ پیسے ہاتھ میں دیکھ لیے اور وہ چیز دے دی، لیکن یہ نہیں معلوم ہوا کہ کتنے آنے ہاتھ میں ہیں تب بھی بیع درست ہے، اسی طرح اگر پیسوں کی ڈھیری سامنے بچھونے پر رکھی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر بیچنے والی اتنے داموں کو چیز بیچ ڈالے اور یہ نہ جانے کہ کتنے آنے ہیں تو بیع درست ہے۔ غرض یہ کہ جب اپنی آنکھ سے دیکھ لے کہ اتنے پیسے ہیں تو ایسے وقت اس کی مقدار بتلانا ضرور نہیں ہے اور اگر اس نے آنکھ سے نہیں دیکھا ہے تو ایسے وقت مقدار کا بتلانا ضروری ہے، جیسے یوں کہے دس آنہ کو ہم نے یہ چیز لی، اگر صورت میں اس کی مقدار مقرر اور طے نہیں کی تو بیع فاسد ہوگئی۔

مسئلہ ④: کسی نے یوں کہا آپ یہ چیز لے لیں، قیمت طے کرنے کی کیا ضرورت ہے جو دام ہوں گے آپ سے واجبی لے لیے جائیں گے، میں بھلا آپ سے زیادہ لوں گی، یا یہ کہا کہ آپ یہ چیز لے لیں، میں اپنے گھر پوچھ کر جو کچھ قیمت ہوگی پھر بتلا دوں گی، یا یوں کہا اسی میل کی یہ چیز فلانی نے لی ہے جو دام انہوں نے دیے ہیں وہی دام آپ بھی دے دیجیے گا، یا اس طرح کہا کہ جو آپ کا جی چاہے دے دیجیے گا، میں ہرگز انکار نہ کروں گی، جو کچھ دے دوگی لے لوں گی، یا اس طرح کہا کہ بازار سے پوچھوالو جو اس کی قیمت ہو وہ دے دینا، یا یوں کہا فلانی کو دکھلا لو جو قیمت وہ کہہ دیں تم دے دینا تو ان سب صورتوں میں بیع فاسد ہے۔ البتہ اگر اسی جگہ قیمت صاف معلوم ہوگئی

---

[1] اس عنوان کے تحت ۸ مسائل مذکور ہیں۔

اور جس گنجلک[1] کی وجہ سے بیع فاسد ہوئی تھی وہ گنجلک جاتی رہے تو بیع درست ہو جائے گی اور اگر جگہ بدل جانے کے بعد معاملہ صاف ہوا تو پہلی بیع فاسد رہی، البتہ اس صاف ہونے کے بعد پھر نئے سرے سے بیع کر سکتی ہیں۔

مسئلہ ⑤: کوئی دوکان دار مقرر ہے جس چیز کی ضرورت پڑتی ہے اس کی دوکان سے آ جاتی ہے آج سیر بھر چھالی منگالیں، کل دو سیر کتھ آ گیا، کسی دن پاؤ بھر ناریل وغیرہ لے لیا اور قیمت کچھ نہیں پوچھوائی اور یوں سمجھی کہ جب حساب ہوگا تو جو کچھ نکلے گا دے دیا جائے گا یہ درست ہے۔ اسی طرح عطار[2] کی دوکان سے دوا کا نسخہ بندھوا منگایا اور قیمت نہیں دریافت کی اور یہ خیال کیا کہ تندرست ہونے کے بعد جو کچھ دام ہوں گے دے دیئے جائیں گے، یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ ⑥: کسی کے ہاتھ میں ایک روپیہ یا پیسہ ہے اس نے کہا کہ اس روپیہ کی یہ چیز ہم نے لی تو اختیار ہے چاہے وہی روپیہ دے چاہے اس کے بدلے کوئی اور روپیہ دے، مگر وہ دوسرا بھی کھوٹا نہ ہو۔

مسئلہ ⑦: کسی نے ایک روپیہ کو کچھ خریدا تو اختیار ہے چاہے روپیہ دے دے چاہے دو اٹھنی دے دے اور چاہے چار چونی دے دے اور چاہے آٹھ دونی دے دے، بیچنے والی اس کے لینے سے انکار نہیں کر سکتی، ہاں اگر ایک روپے کے پیسے دے تو بیچنے والی کو اختیار ہے چاہے لے چاہے نہ لے اگر وہ پیسے لینے پر راضی نہ ہو تو روپیہ ہی دینا پڑے گا۔

مسئلہ ⑧: کسی نے کوئی قلم دان یا صندوقچہ بیچا تو اس کی کنجی (چابی) بھی بک گئی، کنجی کے دام الگ نہیں لے سکتی اور نہ کنجی کو اپنے پاس رکھ سکتی ہے۔

سودا معلوم ہونے کا بیان[3]

مسئلہ ①: اناج غلہ وغیرہ سب چیزوں میں اختیار ہے چاہے تول کے حساب سے لے اور یوں کہہ دے کہ ایک روپے کے بیس سیر گیہوں میں نے خریدے اور چاہے یوں ہی مول کر کے لے اور یوں کہہ دے کہ گیہوں کی یہ ڈھیری میں نے ایک روپیہ کو خریدی پھر اس ڈھیری میں چاہے جتنے گیہوں نکلیں سب اسی کے ہیں۔

مسئلہ ②: کنڈے، آم، امرود، نارنگی وغیرہ میں بھی اختیار ہے کہ گنتی کے حساب سے لے یا ویسے ہی ڈھیر کا مول کر کے لے، اگر ایک ٹوکری کے سب آم دو آنے کو خرید لیے اور گنتی اس کی کچھ معلوم نہیں کہ کتنے ہیں تو بیع درست ہے اور سب آم اسی کے ہیں، چاہے کم نکلیں چاہے زیادہ۔

[1] اُلجھن، جھگڑا، گول مول بات [2] دوا فروش۔ [3] اس عنوان کے تحت ۶ مسائل مذکور ہیں۔

مسئلہ③: کوئی عورت بیر وغیرہ کوئی چیز بیچنے آئی اس سے کہا کہ ایک پیسہ کو اس اینٹ کے برابر تول دے اور وہ بھی اس اینٹ کے برابر تول دینے پر راضی ہوگئی اور اس اینٹ کا وزن کسی کو نہیں معلوم کہ کتنی بھاری نکلے گی تو یہ بیع بھی درست ہے۔

مسئلہ④: آم کا یا امرود، نارنگی وغیرہ کا پورا ٹوکرا ایک روپے کو اس شرط پر خریدا کہ اس میں چار سو آم ہیں، پھر جب گنے گئے تو اس میں تین سو ہی نکلے، لینے والی کو اختیار ہے چاہے لے چاہے نہ لے، اگر لے گی تو پورا ایک روپیہ نہ دینا پڑے گا بلکہ ایک سیکڑے کے دام کم کر کے فقط بارہ آنے دے اور اگر ساڑھے تین سو نکلیں تو چودہ آنے دے۔ غرض کہ جتنے آم کم ہوں اتنے دام بھی کم ہو جائیں گے اور اگر اس ٹوکرے میں چار سو سے زیادہ آم ہوں تو جتنے زیادہ ہیں وہ بیچنے والی کے ہیں، اس کو چار سو سے زیادہ لینے کا حق نہیں ہے، ہاں اگر پورا ٹوکرا خرید لیا اور کچھ مقرر نہیں کیا کہ اس میں کتنے آم ہیں تو جو کچھ نکلے سب اسی کا ہے چاہے کم نکلیں اور چاہے زیادہ۔

مسئلہ⑤: بنارسی دوپٹہ، یا چکن کا دوپٹہ، یا پلنگ پوش، یا ازار بند وغیرہ کوئی ایسا کپڑا خریدا کہ اگر اس میں سے کچھ پھاڑ لیں تو نکما اور خراب ہو جائے گا اور خریدتے وقت یہ شرط کر لی تھی کہ یہ دوپٹہ تین گز کا ہے، پھر جب ناپا تو کچھ کم نکلا تو جتنا کم نکلا ہے اس کے بدلے میں دام نہ کم ہوں گے بلکہ جتنے دام طے ہوئے ہیں وہ پورے دینا پڑیں گے۔ ہاں کم نکلنے کی وجہ سے بس اتنی رعایت کی جائے گی کہ دونوں طرف سے پکی بیع ہو جانے پر بھی اس کو اختیار ہے، چاہے لے چاہے نہ لے اور اگر کچھ زیادہ نکلا تو وہ بھی اسی کا ہے اور اس کے بدلے میں دام کچھ زیادہ دینا نہ پڑیں گے۔

مسئلہ⑥: کسی نے رات کو دو ریشمی ازار بند ایک روپے کے لئے، جب صبح کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک ان میں کا سوتی ہے تو دونوں کی بیع جائز نہیں ہوئی نہ ریشمی کی نہ سوتی کی۔ اسی طرح اگر دو انگوٹھیاں شرط کر کے خریدیں کہ دونوں کا نگ فیروزہ کا ہے، پھر معلوم ہوا کہ ایک میں فیروزہ نہیں ہے کچھ اور ہے تو دونوں کی بیع ناجائز ہے، اب اگر ان میں سے ایک کا یا دونوں کا لینا منظور ہو تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ پھر سے بات چیت کر کے خریدے۔

تمرین

سوال ①: بیع کسے کہتے ہیں؟

سوال ②: اگر کسی نے کہا یہ چیز مجھے دس روپے کی دے دو اور بیچنے والی نے کہا کہ میں نے دے دی تو کیا بیع ہوگئی؟

سوال ③: اگر کسی نے چیز کی قیمت بیچنے والے کے ہاتھ پر رکھ دی اور چیز اُٹھائی اور زبان سے کسی نے کچھ نہیں کہا تو کیا اس صورت میں بیع ہوجائے گی؟

سوال ④: بیچنے اور خریدنے والی کے لیے کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

سوال ⑤: اگر کسی نے دس روپے کی کوئی چیز خریدی اور بیچنے والی کہتی ہے کہ پہلے قیمت دو، تب چیز دوں گی اور خریدار کہتی ہے کہ پہلے چیز دو تب قیمت دوں گی تو اس صورت میں کس کا قول معتبر ہے؟

سوال ⑥: اگر کسی نے مٹھی کھول کر دکھلایا کہ اس میں جو رقم ہے اس کے عوض فلاں چیز دے دو تو کیا حکم ہے؟

سوال ⑦: ایک مقرر دکان دار سے روزمرہ ضرورت کی چیزیں قیمت معلوم کیے بغیر آجاتی ہیں اور ماہانہ حساب کر کے رقم دی جاتی ہے۔ تو کیا یہ درست ہے؟

سوال ⑧: کسی نے یوں کہا آپ یہ چیز لے لیں قیمت طے کرنے کی کیا ضرورت ہے جو دام ہوں گے آپ سے واجبی لے لیے جائیں گے۔ یا جو آپ کا جی چاہے دے دیجیے تو اس بیع کا کیا حکم ہے؟

سوال ⑨: اناج، غلہ وغیرہ کس طرح خریدے؟

سوال ⑩: اگر کپڑا خریدتے وقت یہ شرط لگائی تھی کہ تین گز کا ہے پھر جب ناپا تو کچھ کم نکلا یا زیادہ نکلا تو کیا حکم ہے؟

سوال ⑪: کسی نے رات کو دو ریشمی ازار بند ایک روپے میں لیے جب صبح دیکھا تو ایک سوتی نکلا تو اس بیع کا کیا حکم ہے؟

باب الدین

ادھار لینے کا بیان[1]

مسئلہ ①: کسی نے اگر کوئی سودا اُدھار خریدا تو یہ بھی درست ہے، لیکن اتنی بات ضروری ہے کہ کچھ مدت مقرر کر کے کہہ دے کہ پندرہ دن میں یا مہینے بھر میں یا چار مہینے میں تمہارے دام دے دوں گی، اگر کچھ مدت مقرر نہیں کی فقط اتنا کہہ دیا کہ ابھی دام نہیں ہیں پھر دے دوں گی۔ سو اگر یوں کہا ہے کہ میں اس شرط سے خریدتی ہوں کہ دام پھر دوں گی تو بیع فاسد ہوگئی اور اگر خریدنے کے اندر یہ شرط نہیں لگائی خرید کر کہہ دیا کہ دام پھر دوں گی تو کچھ ڈر نہیں اور اگر نہ خریدنے کے اندر کچھ کہا نہ خرید کر کچھ کہا تب بھی بیع درست ہوگئی۔ اور ان دونوں صورتوں میں اس چیز کے دام ابھی دینا پڑیں گے۔ ہاں اگر بیچنے والی کچھ دن کی مہلت دے دے تو اور بات ہے، لیکن اگر مہلت نہ دے اور ابھی دام مانگے تو دینا پڑیں گے۔

مسئلہ ②: کسی نے خریدتے وقت یوں کہا کہ فلانی چیز ہم کو دے دو جب خرچ آئے گا تب دام لے لینا، یا یوں کہا جب میرا بھائی آئے گا تب دے دوں گی، یا یوں کہا جب کھیتی کٹے گی تب دے دوں گی، یا اس نے اس طرح کہا بی بی تم لے لو جب جی چاہے دام دے دینا یہ بیع فاسد ہوگئی، بل کہ کچھ نہ کچھ مدت مقرر کر کے لینا چاہیے اور اگر خرید کر ایسی بات کہہ دی تو بیع ہوگئی اور سودے والی کو اختیار ہے کہ ابھی دام مانگ لے لیکن صرف کھیتی کٹنے کے مسئلہ میں کہ اس صورت میں کھیتی کٹنے سے پہلے نہیں مانگ سکتی۔

مسئلہ ③: نقد داموں پر ایک روپیہ کے بیس سیر گیہوں بکتے ہیں، مگر کسی کو ادھار لینے کی وجہ سے اس نے روپیہ کے پندرہ سیر گیہوں دیے تو یہ بیع درست ہے، مگر اسی وقت معلوم ہو جانا چاہیے کہ ادھار مول لے گی۔

مسئلہ ④: یہ حکم اس وقت ہے جب کہ خریدار سے اول پوچھ لیا ہو کہ نقد لو گے یا ادھار، اگر اس نے نقد کہا تو بیس سیر دے دیے اور اگر ادھار کہا تو پندرہ سیر دے دیے اور اگر معاملہ اس طرح کیا کہ خریدار سے یوں کہا کہ اگر نقد لو گے تو ایک روپیہ کے بیس سیر ہوں گے اور ادھار لو گے تو پندرہ سیر ہوں گے، یہ جائز نہیں۔

---

[1] اس عنوان کے تحت ۶ مسائل مذکور ہیں۔

مسئلہ⑤: ایک مہینے کے وعدے پر کوئی چیز خریدی، پھر ایک مہینہ ہو چکا، تب کہہ سن کر کچھ اور مدت بڑھوالی کہ پندرہ دن کی مہلت اور دے دو تو تمہارے دام ادا کر دوں اور وہ بیچنے والی بھی اس پر رضامند ہو گئی تو پندرہ دن کی مہلت اور مل گئی اور اگر وہ راضی نہ ہو تو ابھی مانگ سکتی ہے۔

مسئلہ⑥: جب اپنے پاس دام موجود ہوں تو ناحق کسی کو ٹالنا کہ آج نہیں کل آنا، اس وقت نہیں اس وقت آنا، ابھی روپیہ تڑوایا نہیں ہے جب تڑوایا جائے گا تب دام ملیں گے، یہ سب باتیں حرام ہیں، جب وہ مانگے اسی وقت روپیہ تڑوا کر دام دے دینا چاہیے۔ ہاں البتہ اگر ادھار خریدا ہے تو جتنے دن کے وعدے پر خریدا ہے اتنے دن کے بعد دینا واجب ہوگا، اب وعدہ پورا ہونے کے بعد ٹالنا اور دوڑانا جائز نہیں ہے، لیکن اگر سچ مچ اس کے پاس ہیں ہی نہیں، نہ کہیں سے بندوبست کر سکتی ہے تو مجبوری ہے جب آئے اس وقت نہ ٹالے۔

باب خیار الشرط

پھیر دینے کی شرط کر لینے کا بیان[1]

مسئلہ ①: خریدتے وقت یوں کہہ دیا کہ ایک دن یا دو دن تک ہم کو لینے نہ لینے کا اختیار ہے جی چاہے گا لیں گے نہیں تو پھیر (واپس) دیں گے تو یہ درست ہے۔ جتنے دن کا اقرار کیا ہے اتنے دن تک پھیر دینے کا اختیار ہے چاہے لے چاہے پھیر دے اور اس کو شرع میں خیار شرط کہتے ہیں۔

مسئلہ ②: کسی نے کہا کہ تین دن تک مجھ کو لینے نہ لینے کا اختیار ہے، پھر تین دن گذر گئے اور اس نے کچھ نہیں جواب دیا نہ وہ چیز پھیری تو اب وہ چیز لینی پڑے گی پھیرنے کا اختیار نہیں۔ ہا، ہاں اگر وہ رعایت کر کے پھیر لے تو خیر پھیر دے، بغیر رضامندی کے نہیں پھیر سکتی۔

مسئلہ ③: تین دن سے زیادہ کی شرط کرنا درست نہیں ہے، اگر کسی نے چار یا پانچ دن کی شرط کی تو دیکھو تین دن کے اندر اس نے کچھ جواب دیا یا نہیں، اگر تین دن کے اندر اس نے پھیر دیا تو بیع پھر گئی اور اگر کہہ دیا کہ میں نے لے لیا تو بیع درست ہوگئی اور اگر تین دن گذر گئے اور کچھ حال معلوم نہ ہوا کہ لے گی یا نہ لے گی تو بیع فاسد ہوگئی۔

مسئلہ ④: اسی طرح بیچنے والی بھی کہہ سکتی ہے کہ تین دن تک مجھ کو اختیار ہے اگر چاہوں گی تو تین دن کے اندر پھیر لوں گی تو یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ ⑤: خریدتے وقت کہہ دیا تھا کہ تین دن تک مجھے پھیر دینے کا اختیار ہے، پھر دوسرے دن آئی اور کہہ دیا کہ میں نے وہ چیز لے لی، اب نہ پھیروں گی تو اب وہ اختیار جاتا رہا اب نہیں پھیر سکتی بل کہ اگر اپنے گھر ہی میں آکر کہہ دیا کہ میں نے یہ چیز لے لی اب نہ پھیروں گی تب بھی وہ اختیار جاتا رہا اور جب بیع کا توڑنا اور پھیرنا منظور ہو تو بیچنے والے کے سامنے توڑنا چاہیے، اس کی پیٹھ پیچھے توڑنا درست نہیں ہے

مسئلہ ⑥: کسی نے کہا تین دن تک میری ماں کو اختیار ہے، اگر کہے گی تو لے لوں گی نہیں تو پھیر دوں گی تو یہ بھی درست ہے، اب تین دن کے اندر وہ یا اس کی ماں پھیر سکتی ہیں اور اگر خود وہ یا اس کی ماں کہہ دے کہ میں نے لے

---

[1] اس عنوان کے تحت ۹ مسائل مذکور ہیں۔

لی اب نہ پھیروں گی تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔

مسئلہ ⑦: دو یا تین تھان لیے اور کہا کہ تین دن تک ہم کو اختیار ہے کہ اس میں سے جو پسند ہوگا ایک تھان دس روپے کو لے لیں گے تو یہ درست ہے، تین دن کے اندر اس میں سے ایک تھان پسند کر لے اور چار یا پانچ تھان اگر لیے اور کہا کہ اس میں سے ایک پسند کر لیں گے تو یہ بیع فاسد ہے۔

مسئلہ ⑧: کسی نے تین دن تک پھیر دینے کی شرط ٹھہرائی تھی پھر وہ چیز اپنے گھر برتنا شروع کر دی جیسے اوڑھنے کی چیز تھی تو اوڑھنے لگی، یا پہننے کی چیز تھی اس کو پہن لیا، یا بچھانے کی چیز تھی اس کو بچھانے لگی تو اب پھیر دینے کا اختیار نہیں رہا۔

مسئلہ ⑨: ہاں اگر استعمال صرف دیکھنے کے واسطے ہوا ہے تو پھیر دینے کا حق ہے، مثلاً سلا ہوا کرتہ، چادر یا دری خریدی تو یہ دیکھنے کے لیے کہ یہ کرتہ ٹھیک بھی آتا ہے یا نہیں ایک مرتبہ پہن کر دیکھا اور فوراً اتار دیا، یا چادر کی لمبائی چوڑائی اوڑھ کر دیکھی، یا دری کی لمبائی چوڑائی بچھا کر دیکھی تو بھی پھیر دینے کا حق حاصل ہے۔

باب خیار الرؤیۃ

بے دیکھی ہوئی چیز کے خریدنے کا بیان[1]

مسئلہ ①: کسی نے کوئی چیز بغیر دیکھے ہوئے خرید لی تو یہ بیع درست ہے، لیکن جب دیکھے تو اس کو اختیار ہے پسند ہو تو رکھے نہیں تو پھیر دے، اگرچہ اس میں کوئی عیب بھی نہ ہو اور جیسی ٹھہرائی تھی ویسی ہی ہو تب بھی رکھنے نہ رکھنے کا اختیار ہے۔

مسئلہ ②: کسی نے بغیر دیکھے اپنی چیز بیچ ڈالی تو اس بیچنے والی کو دیکھنے کے بعد پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے، دیکھنے کے بعد اختیار فقط لینے والی کو ہوتا ہے۔

مسئلہ ③: کوئی کنجڑن[2] مٹر کی پھلیاں بیچنے کو لائی، اس میں اوپر تو اچھی اچھی تھیں ان کو دیکھ کر پورا ٹوکرا لے لیا، لیکن نیچے خراب نکلیں تو اب بھی اس کو پھیر دینے کا اختیار ہے، البتہ اگر سب پھلیاں یکساں ہوں تو تھوڑی سی پھلیاں دیکھ لینا کافی ہے، چاہے سب پھلیاں دیکھے چاہے نہ دیکھے پھیرنے کا اختیار نہ رہے گا۔

مسئلہ ④: امرود، یا انار یا نارنگی وغیرہ کوئی ایسی چیز خریدی کہ سب یکساں نہیں ہوا کرتیں تو جب تک سب نہ دیکھے تب تک اختیار رہتا ہے، تھوڑے کے دیکھ لینے سے اختیار نہیں جاتا۔

مسئلہ ⑤: اگر کوئی چیز کھانے پینے کی خریدی تو اس میں فقط دیکھ لینے سے اختیار نہیں جائے گا، بل کہ چکھنا بھی چاہیے، اگر چکھنے کے بعد ناپسند ٹھہرے تو پھیر دینے کا اختیار ہے۔

مسئلہ ⑥: بہت زمانہ ہو گیا کہ کوئی چیز دیکھی تھی اب آج اس کو خرید لیا لیکن ابھی دیکھا نہیں پھر جب گھر لا کر دیکھا تو جیسی دیکھی تھی بالکل ویسی ہی اس کو پایا تو اب دیکھنے کے بعد پھیر دینے کا اختیار نہیں ہے، ہاں اگر اتنے دنوں میں کچھ فرق ہو گیا ہو تو دیکھنے کے بعد اس کے لینے نہ لینے کا اختیار ہوگا۔

---

[1] اس عنوان کے تحت ۶ مسائل مذکور ہیں۔ [2] ترکاری بیچنے والی عورت۔

تمرین

سُؤال ①: ادھار خرید وفروخت کیسا ہے؟

سُؤال ②: اگر کسی نے خریدتے وقت یہ کہا کہ فلاں چیز دے دو جب میرا بھائی آجائے گا تو پیسے دے دوں گی تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ③: اگر کسی نے خریدار سے یوں کہا کہ اگر نقد لوگے تو ایک روپیہ کے بیس سیر ہوں گے اور ادھار لوگے تو ایک روپیہ کے پندرہ سیر ہوں گے تو اس بیع کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ④: خیار شرط کسے کہتے ہیں؟

سُؤال ⑤: اگر کسی نے چار یا پانچ دن کی خیار شرط لگائی تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑥: تین یا پانچ تھان لیے اور کہا کہ ان ہی میں سے ایک پسند کرلیں گے، تو اس بیع کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑦: اگر تین دن تک پھیر دینے کی شرط لگائی تھی پھر وہ چیز گھر میں استعمال کرنا شروع کردی تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑧: اگر کوئی چیز بغیر دیکھے ہوئے لی تو کیا دیکھنے کے بعد اُس کو واپس کردینا درست ہے جب کہ اس میں کوئی عیب بھی نہ ہو؟

سُؤال ⑨: اگر کسی نے بغیر دیکھے کوئی چیز بیچی تو اب واپس لینے کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑩: کیا کھانے کی چیز میں واپس دینے کا اختیار صرف دیکھنے سے ختم ہوجاتا ہے؟

باب خیار العیب

سودے میں عیب نکل آنے کا بیان[1]

سودے میں عیب چھپانا حرام ہے

مسئلہ ①: جب کوئی چیز بیچے تو واجب ہے جو کچھ اس میں عیب وخرابی ہو سب بتلا دے، نہ بتلانا اور دھوکہ دے کر بیچ ڈالنا حرام ہے۔

اگر عیب نکل آئے تو کیا حکم ہے؟

مسئلہ ②: جب خرید چکی تو دیکھا اس میں کوئی عیب ہے، جیسے تھان کو چوہوں نے کتر ڈالا ہے، یا دوشالے[2] میں کیڑا لگ گیا ہے یا اور کوئی عیب نکل آیا تو اب اس خریدنے والی کو اختیار ہے چاہے رکھ لے اور لے لے چاہے پھیر دے، لیکن اگر رکھ لے تو پورے دام دینا پڑیں گے اس عیب کے عوض میں کچھ دام کاٹ لینا درست نہیں، البتہ اگر دام کی کمی پر وہ بیچنے والا بھی راضی ہو جائے تو کم کر کے دینا درست ہے۔

خریدار عیب پر مطلع ہونے سے پہلے اگر کوئی تصرف کرے تو

مسئلہ ③: کسی نے کوئی تھان خرید کر رکھا تھا کہ کسی لڑکے نے اس کا ایک کونا پھاڑ ڈالا یا قینچی سے کتر ڈالا، اس کے بعد دیکھا کہ وہ اندر سے خراب ہے جا بجا چوہے کتر گئے ہیں تو اب اس کو نہیں پھیر سکتی، کیوں کہ ایک اور عیب تو اس کے گھر ہو گیا ہے، البتہ اس عیب کے بدلے میں جو کہ بیچنے والی کے گھر کا ہے دام کم کر دیے جائیں۔ لوگوں کو دکھایا جائے جو وہ تجویز کریں اتنا کم کر دو۔

مسئلہ ④: اسی طرح اگر کپڑا قطع[3] کر چکی تب عیب معلوم ہوا تب بھی پھیر نہیں سکتی، البتہ دام کم کر دیے جائیں گے، لیکن اگر بیچنے والی کہے کہ میرا قطع کیا ہوا دے دو اور اپنے سب دام لے لو، میں دام کم نہیں کرتی تو اس کو یہ اختیار حاصل ہے خریدنے والی انکار نہیں کر سکتی۔ اگر قطع کر کے سی بھی لیا تھا، پھر عیب معلوم ہوا تو عیب کے بدلے

---

[1] اس عنوان کے تحت ۲۱ مسائل مذکور ہیں۔ [2] پشمینہ کی دوہری چادر۔ [3] یعنی اس کپڑے کو کاٹ چکی ہے۔

دام کم کر دیئے جائیں گے اور بیچنے والی اس صورت میں اپنا کپڑا نہیں لے سکتی اور اگر اس خریدنے والی نے وہ کپڑا بیچ ڈالا یا اپنے نابالغ بچہ کے پہنانے کی نیت سے قطع کر ڈالا بشرطیکہ بالکل اس کے دے ڈالنے کی نیت کی ہو اور پھر اس میں عیب نکلا تو اب دام کم نہیں کیے جائیں گے اور اگر بالغ اولاد کی نیت سے قطع کیا تھا اور پھر عیب نکلا تو اب دام کم کر دیئے جائیں گے۔

متفرق مسائل

مسئلہ ⑤: کسی نے فی انڈا ایک پیسہ کے حساب سے کچھ انڈے خریدے جب توڑے تو سب گندے نکلے تو سارے دام پھیر سکتی ہے اور ایسا سمجھیں گے کہ گویا اس نے بالکل خریدا ہی نہیں اور اگر بعضے گندے نکلے بعضے اچھے تو گندوں کے دام پھیر سکتی ہے۔ اور اگر کسی نے بیس ۲۰ پچیس ۲۵ انڈوں کے یک مشت دام لگا کر خرید لیے کہ یہ سب انڈے پانچ آنے کو میں نے لیے تو دیکھو کتنے خراب نکلے، اگر سو ۱۰۰ میں پانچ چھ خراب نکلے تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر زیادہ خراب نکلے تو خراب کے دام حساب سے پھیر لے۔

مسئلہ ⑥: کھیرا، ککڑی، خربوزہ، تربوز، لوکی، بادام، اخروٹ وغیرہ کچھ خریدا۔ جب توڑے اندر سے بالکل خراب نکلے تو دیکھو کہ کام میں آسکتے ہیں یا بالکل نکمے اور پھینک دینے کے قابل ہیں، اگر بالکل خراب اور نکمے ہوں تب تو یہ بیع بالکل صحیح نہیں ہوئی، اپنے سب دام پھیر لے اور اگر کسی کام میں آسکتے ہوں تو جتنے دام بازار میں لگیں اتنے دیئے جائیں پوری قیمت نہ دی جائے گی۔

مسئلہ ⑦: اگر سو ۱۰۰ بادام میں چار پانچ ہی خراب نکلے تو کچھ اعتبار نہیں اور اگر زیادہ خراب نکلے تو جتنے خراب ہیں ان کے دام کاٹ لینے کا اختیار ہے۔

مسئلہ ⑧: ایک روپیہ کے پندرہ سیر گیہوں خریدے یا ایک روپیہ کا ڈیڑھ سیر گھی لیا، اس میں سے کچھ تو اچھا نکلا اور کچھ خراب نکلا تو یہ درست نہیں ہے کہ اچھا اچھا لے لے اور خراب خراب پھیر دے، بل کہ اگر لے تو سب لینا پڑے گا اور پھیرے تو سب پھیرے، ہاں البتہ اگر بیچنے والی خود راضی ہو جائے کہ اچھا اچھا لے لو اور جتنا خراب ہے وہ پھیر دو تو ایسا کرنا درست ہے، بغیر اس کی مرضی کے نہیں کر سکتی۔

مسئلہ ⑨: عیب نکلنے کے وقت پھیر دینے کا اختیار اسی وقت ہے جب کہ عیب دار چیز کے لینے پر کسی طرح رضا مندی ثابت نہ ہوتی ہو اور اگر اسی کے لینے پر راضی ہو جائے تو اب اس کا پھیرنا جائز نہیں، البتہ بیچنے والی خوشی سے

پھیر لے تو پھیرنا درست ہے، جیسے کسی نے ایک بکری یا گائے وغیرہ کوئی چیز خریدی جب گھر آئی تو معلوم ہوا کہ یہ بیمار ہے، یا اس کے بدن میں کہیں زخم ہے، پس اگر دیکھنے کے بعد اپنی رضامندی ظاہر کرے کہ خیر ہم نے عیب دار ہی لے لی تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں رہا اور اگر زبان سے نہیں کہا لیکن ایسے کام کیے جس سے رضامندی معلوم ہوتی ہے جیسے اس کی دوا علاج کرنے لگی تب بھی پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔

مسئلہ ⑩: بکری کا گوشت خریدا پھر معلوم ہوا کہ بھیڑ کا گوشت ہے تو پھیر سکتی ہے۔

مسئلہ ⑪: موتیوں کا ہار دیا اور کوئی زیور خریدا اور کسی وقت اس کو پہن لیا یا جوتہ خریدا اور پہنے پہنے چلنے پھرنے لگی تو اب عیب کی وجہ سے پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔ ہاں اگر اس وجہ سے پہنا ہو کہ پاؤں میں دیکھوں آتا ہے یا نہیں اور پیر کو چلنے میں تکلیف تو نہیں ہوتی تو اس آزمائش کے لیے ذرا دیر کے پہننے سے کچھ حرج نہیں اب بھی پھیر سکتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی چارپائی یا تخت خریدا اور کسی ضرورت سے اس کو بچھا کر بیٹھی یا تخت پر نماز پڑھی اور استعمال کرنے لگی تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔ اسی طرح اور سب چیزوں کو سمجھ لو۔ اگر اس سے کام لینے لگے تو پھیرنے کا اختیار نہیں رہتا ہے۔

مسئلہ ⑫: بیچتے وقت اس نے کہہ دیا کہ خوب دیکھ بھال لو، اگر اس میں کچھ عیب نکلے یا خراب ہو تو میں ذمہ دار نہیں، اس کہنے پر بھی اس نے لے لیا تو چاہے جتنے عیب اس میں نکلیں پھیرنے کا اختیار نہیں ہے، اور اس طرح بیچنا بھی درست ہے، اس کہہ دینے کے بعد عیب کا بتلانا واجب نہیں ہے۔

تمرین

سوال ①: اگر کوئی چیز خرید لی اور اس میں کوئی عیب نکل آیا تو کیا حکم ہے؟

سوال ②: اگر کپڑا خرید کر رکھا تھا کسی نے اُس کا ایک کونا پھاڑ ڈالا اس کے بعد دیکھا کہ وہ اندر سے بھی خراب ہے تو اس کو واپس کرنے کا کیا حکم ہے؟

سوال ③: عیب نکلنے کے وقت پھیر دینے کا اختیار کب ہے؟

سوال ④: بیچنے والے نے بیچتے وقت کہہ دیا کہ خوب دیکھ بھال لو، اگر بعد میں کوئی عیب وغیرہ نکلے تو میں ذمہ دار نہیں ہوں گا، پھر خریدنے کے بعد اُس میں عیب نکل آیا تو اب واپس کرنے کا کیا حکم ہے؟

سوال ⑤: اگر سو بادام لیے کتنے خراب نکلنے پر دام کاٹ سکتی ہے؟

باب البیع الفاسد والباطل

بیع باطل اور فاسد وغیرہ کا بیان[1]

مسئلہ ①: جو بیع شرع میں بالکل ہی غیر معتبر اور لغو ہو اور ایسا سمجھیں کہ اس نے بالکل خریدا ہی نہیں۔ اور اس نے بیچا ہی نہیں اس کو "باطل" کہتے ہیں، اس کا حکم یہ ہے کہ خریدنے والا اس کا مالک نہیں ہوا، وہ چیز اب تک اسی بیچنے والے کی ملک میں ہے، اس لیے خریدنے والی کو نہ تو اس کا کھانا جائز نہ کسی کو دینا جائز۔ کسی طرح سے اپنے کام میں لانا درست نہیں اور جو بیع ہو تو گئی ہو لیکن اس میں کچھ خرابی آ گئی ہے اس کو بیع فاسد کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک خریدنے والی کے قبضہ میں نہ آ جائے تب تک وہ خریدی ہوئی چیز اس کی ملک میں نہیں آتی اور جب قبضہ کر لیا تو ملک میں تو آ گئی لیکن حلال طیب نہیں ہے، اس لیے اس کو کھانا پینا یا کسی اور طرح سے اپنے کام میں لانا درست نہیں بل کہ ایسی بیع کا توڑ دینا واجب ہے، لینا ہو تو پھر سے بیع کریں اور مول لیں۔ اگر یہ بیع نہیں توڑی بل کہ کسی اور کے ہاتھ وہ چیز بیچ ڈالی تو گناہ ہوا اور اس دوسری خریدنے والی کے لیے اس کا کھانا پینا اور استعمال کرنا جائز ہے اور یہ دوسری بیع درست ہو گئی، اگر نفع لے کر بیچا ہو تو نفع کا خیرات کر دینا واجب ہے اپنے کام میں لانا درست نہیں۔

مسئلہ ②: زمینداروں کے یہاں یہ جو دستور ہے کہ تالاب کی مچھلیاں بیچ دیتے ہیں، یہ بیع باطل ہے، تالاب کے اندر جتنی مچھلیاں ہوتی ہیں جب تک شکار کر کے پکڑی نہ جائے تب تک ان کا کوئی مالک نہیں ہے، شکار کر کے جو کوئی پکڑے وہی ان کا مالک بن جاتا ہے۔ جب یہ بات سمجھ میں آ گئی تو اب سمجھو کہ جب یہ زمیندار ان کا مالک ہی نہیں تو بیچنا کیسے درست ہوگا؟ ہاں اگر زمیندار خود مچھلیاں پکڑ کر بیچا کریں تو البتہ درست ہے۔ اگر کسی اور سے پکڑوا دیں گے تو وہی مالک بن جائے گا۔ زمیندار کا اس پکڑی ہوئی مچھلی میں کچھ حق نہیں ہے، اسی طرح مچھلیوں کے پکڑنے سے لوگوں کو منع کرنا بھی درست نہیں ہے۔

---

[1] اس عنوان کے تحت ۲۲ مسائل مذکور ہیں۔

مسئلہ ③: کسی کی زمین میں خود بخود گھاس اُگی، نہ اس نے لگایا نہ اس کو پانی دے کر سینچا[1] تو یہ گھاس بھی کسی کی ملک نہیں ہے، جس کا جی چاہے کاٹ لے جائے نہ اس کا بیچنا درست ہے اور نہ کاٹنے سے کسی کو منع کرنا درست ہے، البتہ اگر پانی دے کر سینچا اور خدمت کی ہو تو اس کی ملک ہو جائے گی، اب بیچنا بھی جائز ہے اور لوگوں کو منع کرنا بھی درست ہے۔

مسئلہ ④: جانور کے پیٹ میں جو بچہ ہے پیدا ہونے سے پہلے اس بچہ کا بیچنا باطل ہے اور اگر پورا جانور بیچ دیا تو درست ہے، لیکن اگر یوں کہہ دیا کہ میں یہ بکری تو بیچتی ہوں لیکن اس کے پیٹ کا بچہ نہیں بیچتی ہوں جب پیدا ہو تو وہ میرا ہے تو یہ بیع فاسد ہے۔

مسئلہ ⑤: جانور کے تھن میں جو دودھ بھرا ہوا ہے دوہنے کے پہلے اس کا بیچنا باطل ہے، پہلے دودھ لے تب بیچے۔
اسی طرح بھیڑ، دنبہ وغیرہ کے بال جب تک کاٹ نہ لے تب تک بالوں کا بیچنا ناجائز اور باطل ہے۔

مسئلہ ⑥: جو دھنی یا لکڑی مکان میں یا چھت میں لگی ہوئی ہے، کھودنے یا نکالنے سے پہلے اس کا بیچنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ ⑦: آدمی کے بال اور ہڈی وغیرہ کسی چیز کا بیچنا ناجائز اور باطل ہے اور ان چیزوں کا اپنے کام میں لانا اور برتنا بھی درست نہیں ہے۔

مسئلہ ⑧: بجز خنزیر کے دوسرے مردار کی ہڈی اور بال اور سینگ پاک ہیں ان سے کام لینا بھی جائز ہے اور بیچنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ ⑨: تم نے ایک بکری یا اور کوئی چیز کسی سے پانچ روپے کو مول لی اور اس بکری پر قبضہ کر لیا اور اپنے گھر منگا کر بندھوالی لیکن ابھی دام نہیں دیئے پھر اتفاق سے اس کے دام نہ دے سکی یا اب اس کا رکھنا منظور نہ ہوا اس لیے تم نے کہا کہ یہی بکری چار روپے میں لے جاؤ ایک روپیہ ہم تم کو اور دے دیں گے، یہ بیچنا اور لینا جائز نہیں جب تک اس کو روپے نہ دے چکے اس وقت تک کم داموں پر اس کے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ ⑩: کسی نے اس شرط پر اپنا مکان بیچا کہ ایک مہینے تک ہم نہ دیں گے بلکہ خود اس میں رہیں گے، یا یہ شرط ٹھہرائی کہ اتنے روپے تم ہم کو قرض دے دو، یا کپڑا اس شرط پر خریدا کہ تم ہی قطع کر کے سی دینا، یا یہ شرط کی کہ ہمارے گھر تک پہنچا دینا، یا اور کوئی ایسی شرط مقرر کی جو شریعت سے واہیات اور ناجائز ہے تو یہ سب بیع فاسد ہے۔

مسئلہ ⑪: یہ شرط کر کے ایک گائے خریدی کہ یہ چار سیر دودھ دیتی ہے تو بیع فاسد ہے، البتہ اگر کچھ مقدار نہیں

---

[1] آبپاشی کرنا، کھیتوں کو پانی دینا۔

مقرر کی فقط یہ شرط کی کہ یہ گائے بہت دودھیاری[1] ہے تو بیع جائز ہے۔

مسئلہ ⑫: مٹی یا چینی کے کھلونے یعنی تصویریں بچوں کے لیے خریدے تو یہ بیع باطل ہے، شرع میں ان کھلونوں کی کچھ قیمت نہیں، لہٰذا اس کے کچھ دام نہ دلائے جائیں گے اگر کوئی توڑ دے تو کچھ تاوان بھی دینا نہ پڑے گا۔

مسئلہ ⑬: کچھ اناج گھی تیل وغیرہ روپے کے دس سیر یا اور کچھ نرخ طے کر کے خریدا تو دیکھو کہ اس بیع ہونے کے بعد اس نے تمہارے یا تمہارے بھیجے ہوئے آدمی کے سامنے تول کر دیا ہے یا تمہارے اور تمہارے بھیجے ہوئے آدمی کے سامنے نہیں تولا، بل کہ کہا تم جاؤ تول کر گھر بھیج دیتے ہیں، یا پہلے سے الگ تولا ہوا رکھا تھا اس نے اسی طرح اٹھا دیا پھر نہیں تولا۔ یہ تین صورتیں ہوئیں۔ پہلی صورت کا حکم یہ ہے کہ گھر میں لا کر اب اس کا تولنا ضروری نہیں ہے بغیر تولے بھی اس کا کھانا پینا بیچنا وغیرہ سب صحیح ہے۔ اور دوسری اور تیسری صورت کا حکم یہ ہے کہ جب تک خود نہ تول لے تب تک اس کا کھانا پینا بیچنا وغیرہ کچھ درست نہیں، اگر بغیر تولے بیچ دیا تو یہ بیع فاسد ہوگئی، پھر اگر تول بھی لے تب بھی یہ بیع درست نہیں ہوئی۔

مسئلہ ⑭: بیچنے سے پہلے اس نے تول کر تم کو دکھایا، اس کے بعد تم نے خرید لیا اور پھر دوبارہ اس نے نہیں تولا تو اس صورت میں بھی خریدنے والی کو پھر تولنا ضروری ہے، بغیر تولے کھانا اور بیچنا درست نہیں اور بیچنے سے پہلے اگرچہ اس نے تول کر دکھا دیا ہے لیکن اس کا کچھ اعتبار نہیں۔

مسئلہ ⑮: زمین اور گاؤں اور مکان وغیرہ کے علاوہ اور جتنی چیزیں ہیں ان کے خریدنے کے بعد جب تک قبضہ نہ کر لے تب تک بیچنا درست نہیں۔

مسئلہ ⑯: ایک بکری یا اور کوئی چیز خریدی، کچھ دن بعد ایک اور شخص آیا اور کہا کہ یہ بکری تو میری ہے، کسی نے یونہی پکڑ کر بیچ لی اس کی نہیں تھی تو اگر وہ اپنا دعویٰ قاضی مسلم کے یہاں دو گواہوں سے ثابت کر دے تو قضائے قاضی کے بعد بکری اس کو دے دینا پڑے گی اور بکری کے دام اس سے کچھ نہیں لے سکتے بل کہ جب وہ بیچنے والا ملے تو اس سے اپنے دام وصول کرو اس آدمی سے کچھ نہیں لے سکتے۔

مسئلہ ⑰: کوئی مرغی یا بکری گائے وغیرہ مرگئی تو اس کی بیع حرام اور باطل ہے، بل کہ اس مری چیز کو بھنگی یا چمار کو کھانے کے لیے دینا بھی جائز نہیں، البتہ چمار بھنگیوں سے پھینکنے کے لیے اٹھوا دیا پھر انہوں نے کھا لیا تو تم پر کچھ الزام نہیں اور اس کی کھال نکلوا کر درست کر لینے اور بنا لینے کے بعد بیچنا اور اپنے کام میں لانا درست ہے، جیسا کہ

[1] دودھ دینے والی۔

ہم نے بیان کیا ہے وہاں دیکھ لو۔

مسئلہ (۱۸): جب ایک نے مول تول کر کے ایک دام ٹھہرائے اور وہ بیچنے والا اتنے داموں پر رضامند بھی ہو تو اس وقت کسی دوسرے کو دام بڑھا کر خود لے لینا جائز نہیں، اسی طرح یوں کہنا بھی درست نہیں کہ تم اس سے نہ لو، ایسی چیز میں تم کو اس سے کم داموں پر دے دوں گی۔

مسئلہ (۱۹): ایک کنجڑن[1] نے تم کو پیسہ کے چار امرود دیئے، پھر کسی نے زیادہ تکرار کر کے پیسہ کے پانچ لیے تو اب تم کو اس سے ایک امرود لینے کا حق نہیں، زبردستی کر کے لینا ظلم اور حرام ہے جس سے جو کچھ طے ہو بس اتنا ہی لینے کا اختیار ہے۔

مسئلہ (۲۰): کوئی شخص کچھ بیچتا ہے لیکن تمہارے ہاتھ بیچنے پر راضی نہیں ہوتا تو اس سے زبردستی لے کر دام دے دینا جائز نہیں، کیوں کہ وہ اپنی چیز کا مالک ہے چاہے بیچے یا نہ بیچے اور جس کے ہاتھ چاہے بیچے، پولیس والے اکثر زبردستی سے لے لیتے ہیں یہ بالکل حرام ہے۔ اگر کسی عورت کا میاں پولیس میں نوکر ہو تو ایسے موقع پر میاں سے تحقیق کر لیا کرے، یوں ہی نہ برت[2] لے۔

مسئلہ (۲۱): ٹکے کے سیر بھر آلو لئے، اس کے بعد تین چار آلو زبردستی اور لے لیے یہ درست نہیں، البتہ اگر وہ خود اپنی خوشی سے کچھ اور دے دے تو اس کا لینا جائز ہے۔ اسی طرح جو دام طے کر لیے ہیں چیز لے لینے کے بعد اب اس سے کم دام دینا درست نہیں، البتہ اگر وہ اپنی خوشی سے کچھ کم کر دے تو کم دے سکتی ہے۔

مسئلہ (۲۲): جس کے گھر میں شہد کا چھتہ لگا ہے وہی مالک ہے، کسی غیر کو اس کا توڑنا اور لینا درست نہیں، اور اگر اس کے گھر میں کسی پرندے نے بچے دیئے تو وہ گھر والے کی ملک نہیں بل کہ جو پکڑے اسی کے ہیں، لیکن بچوں کو پکڑنا اور ستانا درست نہیں ہے۔

---

[1] ترکاری بیچنے والی۔
[2] استعمال کرنا۔

تمرین

سُؤال ①: بیع باطل اور بیع فاسد کی تعریف حکم سمیت ذکر کریں۔

سُؤال ②: پیٹ میں بچہ، تھن میں دودھ فروخت کرنا کیسا ہے؟

سُؤال ③: اگر اس شرط پر گائے لی کہ یہ چار سیر دودھ دیتی ہے تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ④: تصویر دار کھلونے بچوں کے لیے خریدنے کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑤: بیچنے سے پہلے چیز تول کر تم کو دکھلا دی پھر بغیر تولے تم نے خریدی تو یہ کیسا ہے؟

سُؤال ⑥: خریدنے کے بعد چیز پر قبضہ کرنے سے پہلے آگے بیچنا کیسا ہے؟

سُؤال ⑦: زبردستی چیز لے کر اُس کی قیمت دینا کیسا ہے؟

باب المرابحة والتولية

نفع لے کر یا دام کے دام پر بیچنے کا بیان[1]

مسئلہ ①: ایک چیز ہم نے ایک روپیہ کو خریدی تھی تو اب اپنی چیز کا ہم کو اختیار ہے، چاہے ایک ہی روپیہ کو بیچ ڈالیں اور چاہے دس بیس روپے کو بیچیں اس میں کوئی گناہ نہیں، لیکن اگر معاملہ اس طرح طے ہوا کہ اس نے کہا ایک آنہ روپیہ منافع لے کر ہمارے ہاتھ بیچ ڈالو، اس پر تم نے کہا اچھا ہم نے روپے پیچھے ایک آنہ نفع پر بیچا تو اب اکنی روپیہ سے زیادہ نفع لینا جائز نہیں (خلاصہ اس مسئلے کا یہ ہے کہ اگر ایک روپے پر ایک آنہ نفع لینے کی بات ہوئی تو فی روپیہ ایک آنہ نفع لے سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں یعنی اگر چیز دو روپے کی ہو تو دو آنہ نفع اور اگر چار روپے کی ہو تو چار آنہ نفع لے سکتے ہیں۔) یا یوں ٹھہرا کر جتنے کو خریدا ہے اس پر چار آنہ نفع لے لو، اب بھی ٹھیک دام بتلا دینا واجب ہے اور چار آنے سے زیادہ نفع لینا درست نہیں۔ اسی طرح اگر تم نے کہا کہ یہ چیز ہم تم کو خرید کے دام پر دیں گے کچھ نفع نہ لیں گے تو اب کچھ نفع لینا درست نہیں، خرید ہی کے دام ٹھیک ٹھیک بتلا دینا واجب ہے۔

مسئلہ ②: کسی سودے کا یوں مول کیا کہ اکنی روپیہ کے نفع پر بیچ ڈالو، اس نے کہا کہ اچھا میں نے اتنے ہی نفع پر بیچا، یا تم نے کہا کہ جتنے کو لیا ہے اتنے ہی دام پر بیچ ڈالو، اس نے کہا اچھا تم وہی دے دو نفع کچھ نہ دینا، لیکن اس نے ابھی یہ نہیں بتلایا کہ یہ چیز کتنے کی خریدی ہے تو دیکھو اگر اسی جگہ اٹھنے سے پہلے وہ اپنی خرید کے دام بتلا دے تب تو یہ بیع صحیح ہے اور اگر اسی جگہ نہ بتلائے بل کہ یوں کہے آپ لے جائیے حساب دیکھ کر بتلایا جائے گا یا اور کچھ کہا تو وہ بیع فاسد ہے۔

مسئلہ ③: لینے کے بعد اگر معلوم ہوا کہ اس نے چالاکی سے اپنی خرید غلط بتلائی ہے اور نفع وعدہ سے زیادہ لیا ہے تو خریدنے والے کو دام کم دینے کا اختیار نہیں ہے، بل کہ اگر خریدنا منظور ہے تو وہی دام دینا پڑیں گے جتنے کو اس نے بیچا ہے۔ البتہ یہ اختیار ہے کہ اگر لینا منظور نہ ہو تو پھیر دے اور اگر خرید کے دام پر بیچ دینے کا اقرار تھا اور یہ

---

[1] اس عنوان کے تحت ۶ مسائل مذکور ہیں۔

وعدہ تھا کہ ہم نفع نہ لیں گے پھر اس نے اپنی خرید غلط اور زیادہ بتلائی تو جتنا زیادہ بتلایا ہے اس کے لینے کا حق نہیں ہے، لینے والی کو اختیار ہے کہ فقط خرید کے دام دے اور جو زیادہ بتلایا ہے وہ نہ دے۔

مسئلہ ④: کوئی چیز تم نے ادھار خریدی تو اب جب تک دوسرے خریدنے والے کو یہ نہ بتلا دو کہ بھائی ہم نے یہ چیز اُدھار لی ہے اس وقت تک اس کو نفع پر بیچنا یا خرید کے دام پر بیچنا ناجائز ہے، بل کہ بتلا دے کہ یہ چیز میں نے ادھار خریدی تھی پھر اس طرح نفع لے کر یا دام کے دام پر بیچنا درست ہے، البتہ اگر اپنی خرید کے داموں کا کچھ ذکر نہ کرے پھر چاہے جتنے دام پر بیچ دے تو درست ہے۔

مسئلہ ⑤: ایک کپڑا ایک روپیہ کا خریدا۔ پھر چار آنے دے کر اس کو رنگوایا، یا اس کو دھلوایا، یا سلوایا تو اب ایسا سمجھیں گے کہ سوا روپے کو اس نے مول لیا، لہٰذا اب سوا روپیہ اس کی اصلی قیمت ظاہر کر کے نفع لینا درست ہے، مگر یوں نہ کہے کہ سوا روپے کو میں نے لیا ہے بل کہ یوں کہے کہ سوا روپے میں یہ چیز مجھ کو پڑی ہے تا کہ جھوٹ نہ ہونے پائے۔

مسئلہ ⑥: ایک بکری چار روپے کو مول لی، پھر مہینہ بھر تک رہی اور ایک روپیہ اس کی خوراک میں لگ گیا تو اب پانچ روپے اس کی اصلی قیمت ظاہر کر کے نفع لینا درست ہے۔ البتہ اگر وہ دودھ دیتی ہو تو جتنا دودھ دیا ہے اتنا گھٹا دینا پڑے گا، مثلاً اگر مہینہ بھر میں آٹھ آنے کا دودھ دیا ہے تو اب اصلی قیمت ساڑھے چار روپے ظاہر کرے اور یوں کہے کہ ساڑھے چار میں مجھ کو پڑی۔ اور چوں کہ عورتوں کو اس قسم کی ضرورت زیادہ نہیں پڑتی اس لیے ہم اور مسائل نہیں بیان کرتے۔

تمرین

سوال ①: اگر خریدنے کے بعد معلوم ہوا کہ بیچنے والے نے اپنی خرید غلط بتلائی ہے اور نفع وعدہ سے زیادہ لیا ہے تو کیا خریدار دام کم کر سکتی ہے؟

سوال ②: اگر چیز خود ادھار خریدی ہو تو کیا دوسرے کو نفع پر بیچنا درست ہے؟

سوال ③: اگر کپڑا ۵۰ روپے کا خریدا اور ۱۵ روپے کا رنگ دیا تو کیا اب اس کو یہ کہہ کر نفع پر بیچنا درست ہے کہ میں نے یہ ۶۵ روپے میں خریدا ہے؟

باب الربا

سودی لین دین کا بیان[1]

سودی لین دین کا بڑا گناہ ہے، قرآن مجید اور حدیث شریف میں اس کی بڑی برائی اور اس سے بچنے کی بڑی تاکید آئی ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے سود دینے والے اور لینے والے اور بیچ میں پڑ کے سود دلانے والے، سودی دستاویز لکھنے والے، گواہ شاہد وغیرہ سب پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ ''سود دینے والا اور لینے والا گناہ میں دونوں برابر ہیں'' اس لیے اس سے بہت بچنا چاہیے، اس کے مسائل بہت نازک ہیں، ذرا ذرا سی بات میں سود کا گناہ ہو جاتا ہے اور انجان لوگوں کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ کیا گناہ ہوا۔ ہم ضروری ضروری مسئلے یہاں بیان کرتے ہیں، لین دین کے وقت ہمیشہ ان کا خیال رکھا کرو۔

فائدہ: ہندو پاکستان کے رواج سے سب چیزیں چار قسم کی ہیں:

۱ ایک تو خود سونا چاندی یا ان کی بنی ہوئی چیز۔

۲ دوسرے اس کے سوا اور وہ چیز جو تول کر بکتی ہیں جیسے اناج، غلہ، لوہا، تانبہ، روئی، ترکاری وغیرہ۔

۳ تیسری وہ چیزیں جو گز سے ناپ کر بکتی ہیں جیسے کپڑا۔

۴ چوتھے وہ جو گنتی کے حساب سے بکتی ہیں جیسے انڈے، آم (آم اور امرود یہ دونوں چیزیں آج کل پاکستان میں عموماً تول سے بیچی جاتی ہیں)، امرود، نارنگی، بکری، گائے، گھوڑا وغیرہ۔ ان سب چیزوں کا حکم الگ الگ سمجھ لو۔

---

[1] اس عنوان کے تحت ۳۵ مسائل مذکور ہیں۔

کتاب الصرف

سونے چاندی اوران کی چیزوں کا بیان[1]

مسئلہ ①: چاندی سونے کے خریدنے کی کئی صورتیں ہیں: ایک تو یہ کہ چاندی کو چاندی سے اور سونے کو سونے سے خریدا۔ جیسے ایک روپیہ کی چاندی خریدنا منظور ہے یا آٹھ آنے کے چاندی خریدی اور دام میں اٹھنی دی یا اشرفی سے سونا خریدا۔ غرض یہ کہ دونوں طرف ایک ہی قسم کی چیز ہے تو ایسے وقت دو باتیں واجب ہیں: ایک تو یہ کہ دونوں طرف کی چاندی یا دونوں طرف کا سونا برابر ہو۔ دوسرے یہ کہ جدا ہونے سے پہلے ہی پہلے دونوں طرف سے لین دین ہو جائے کچھ ادھار باقی نہ رہے، اگر ان دونوں باتوں میں سے کسی بات کے خلاف کیا تو سود ہو گیا مثلاً ایک روپے کی چاندی تم نے لی تو وزن میں ایک روپے کے برابر لینا چاہیے، اگر روپے بھر سے کم لی یا اس سے زیادہ لی تو یہ سود ہو گیا۔ اس طرح اگر تم نے روپیہ تو دے دیا لیکن اس نے چاندی ابھی نہیں دی، تھوڑی دیر میں تم سے الگ ہو کر دینے کا وعدہ کیا، یا اسی طرح تم نے ابھی روپیہ نہیں، دیا چاندی ادھار لے لی تو یہ بھی سود ہے۔

مسئلہ ②: دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں طرف ایک قسم کی چیز نہیں بل کہ ایک طرف چاندی اور ایک طرف سونا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ وزن کا برابر ہونا ضروری نہیں، ایک روپے کا چاہے جتنا سونا ملے جائز ہے، اس طرح ایک اشرفی کی چاہے جتنی چاندی ملے جائز ہے، لیکن جدا ہونے سے پہلے ہی پہلے لین دین ہو جانا، کچھ ادھار نہ رہنا، یہاں بھی واجب ہے جیسا کہ ابھی بیان ہوا۔

مسئلہ ③: بازار میں چاندی کا بھاؤ بہت تیز ہے، یعنی اٹھارہ آنے کی روپیہ بھر چاندی ملتی ہے روپے کی روپے بھر کوئی نہیں دیتا یا چاندی کا زیور بہت عمدہ بنا ہوا ہے اور دس روپیہ بھر اس کا وزن ہے، مگر بارہ سے کم میں نہیں ملتا تو سود سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ روپے سے نہ خریدو بل کہ پیسوں سے خریدو اور اگر زیادہ لینا ہو تو اشرفیوں سے خریدو، یعنی اٹھارہ آنے پیسوں کی عوض میں روپیہ بھر چاندی لے لو، یا کچھ ریزگاری یعنی ایک روپے سے کم اور کچھ پیسے دے کر خرید لو تو گناہ نہ ہوگا، لیکن ایک روپیہ نقد اور دو آنے پیسے نہ دینا چاہیے نہیں تو سود ہو جائے گا، اسی طرح

---

[1] اس عنوان کے تحت ۱۸ مسائل مذکور ہیں۔

اگر آٹھ روپے بھر چاندی نو روپے میں لینا منظور ہے تو سات روپے اور دو روپے کے پیسے دے دو تو سات روپے کے عوض میں سات روپے بھر چاندی ہوگئی باقی سب چاندی ان پیسوں کی عوض میں آگئی۔

اگر دو روپے کے پیسے نہ دو تو کم سے کم اٹھارہ آنے کے پیسے ضرور دینا چاہیے، یعنی سات روپے اور چودہ آنے کی ریزگاری اور اٹھارہ آنے کے پیسے دیئے تو چاندی کے مقابلہ میں تو اسی کے برابر چاندی آئی جو کچھ بچی وہ سب پیسوں کی عوض میں ہوگئی اگر آٹھ روپے اور ایک روپے کے پیسے دوگی تو گناہ سے نہ بچ سکوگی، کیوں کہ آٹھ روپے کی عوض میں آٹھ روپے بھر چاندی ہونے چاہیے، پھر یہ پیسے کیسے، اس لیے سود ہوگیا۔

غرض یہ کہ اتنی بات ہمیشہ خیال میں رکھو کہ جتنی چاندی لی ہے تم اس سے کم چاندی دو اور باقی پیسے دے دو اگر پانچ روپے بھر چاندی لی ہے تو پورے پانچ روپے نہ دو۔ دس روپے بھر چاندی لی ہو تو پورے دس روپے نہ دو کم دو۔ باقی پیسے شامل کر دو تو سود نہ ہوگا اور یہ بھی یاد رکھو کہ اس طرح ہرگز سودا نہ طے کرو کہ نو روپے کی اتنی چاندی دے دو بلکہ یوں کہو کہ سات روپے اور دو روپے کے پیسوں کے عوض میں یہ چاندی دے دو اور اگر اس طرح کہا تو پھر سود ہوگیا خوب سمجھ لو۔

مسئلہ ④: اور اگر دونوں لینے دینے والے رضامند ہوجائیں تو ایک آسان بات یہ ہے کہ جس طرف چاندی وزن میں کم ہو اس طرف پیسے شامل ہونے چاہئیں۔

مسئلہ ⑤: اور ایک اس سے بھی آسان بات یہ ہے کہ دونوں آدمی جتنے چاہیں روپے رکھیں اور جتنی چاہیں چاندی رکھیں، مگر دونوں آدمی ایک ایک پیسہ بھی شامل کردیں اور یوں کہہ دیں کہ ہم اس چاندی اور اس پیسہ کو اس روپے اور اس پیسہ کے بدلے لیتے ہیں، سارے بکھیڑوں سے بچ جاؤ گی۔

مسئلہ ⑥: اگر چاندی سستی ہے اور ایک روپے کی ڈیڑھ روپیہ بھر ملتی ہے، روپے کی روپیہ بھر لینے میں اپنا نقصان ہے تو اس کے لینے اور سود سے بچنے کی یہ صورت ہے کہ داموں میں کچھ نہ کچھ پیسے ضرور ملا دو، کم سے کم دو ۲ ہی آنے یا ایک آنہ یا ایک پیسہ ہی سہی، مثلاً دس روپے کی چاندی پندرہ روپے بھر خریدی تو نو روپے اور ایک روپے کے پیسے دے دو، یا دو ۲ ہی آنے کے پیسے دے دو باقی روپے اور ریزگاری دے دو تو ایسا سمجھیں گے کہ چاندی کے عوض میں اس کے برابر چاندی لی باقی سب چاندی ان پیسوں کی عوض میں ہے اس طرح گناہ نہ ہوگا اور وہ بات یہاں بھی ضرور خیال رکھو کہ یوں نہ کہو کہ اس روپے کی چاندی دے دو بلکہ یوں کہو کہ نو روپے اور ایک روپے کے پیسوں کے عوض میں یہ چاندی دے دو۔ غرض یہ کہ جتنے پیسے شامل کرنا منظور ہیں معاملہ کرتے وقت ان کو صاف

کہہ بھی دو ورنہ سود سے بچاؤ نہ ہوگا۔

مسئلہ ⑦: کھوٹی اور خراب چاندی دے کر اچھی چاندی لینا ہے اور اچھی چاندی اس کے برابر نہیں مل سکتی تو یوں کرو کہ یہ خراب چاندی پہلے بیچ ڈالو جو دام ملیں ان کی اچھی چاندی خرید لو اور بیچنے و خریدنے میں اسی قاعدے کا خیال رکھو جو اوپر بیان ہوا، یا یہاں بھی دونوں آدمی ایک ایک پیسہ شامل کر کے بیچ لو خرید لو۔

مسئلہ ⑧: عورتیں اکثر بزاز[1] سے سچا گوٹہ، ٹھپہ[2]، لچکہ[3] خریدتی ہیں اس میں بھی ان مسئلوں کا خیال رکھو کیوں کہ وہ بھی چاندی ہے اور روپیہ چاندی کا اس کے عوض دیا جاتا ہے یہاں بھی آسان بات وہی ہے کہ دونوں طرف ایک ایک پیسہ ملا لیا جائے۔

مسئلہ ⑨: اگر چاندی یا سونے کی بنی ہوئی کوئی ایسی چیز خریدی جس میں فقط چاندی ہی چاندی ہے، یا فقط سونا ہے کوئی اور چیز نہیں ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر سونے کی چیز چاندی یا روپوں سے خریدے یا چاندی کی چیز اشرفی سے خریدے تو وزن میں چاہے جتنی ہو جائز ہے فقط اتنا خیال رکھے کہ اسی وقت لین دین ہو جائے کسی کے ذمہ کچھ باقی نہ رہے۔ اور اگر چاندی کی چیز روپوں سے اور سونے کی چیز اشرفیوں سے خریدے تو وزن میں برابر ہونا واجب ہے، اگر کسی طرف کچھ کمی بیشی ہو تو اسی ترکیب سے خریدو جو اوپر بیان ہوئی۔

مسئلہ ⑩: اور اگر کوئی ایسی چیز ہے کہ چاندی کے علاوہ اس میں کچھ اور بھی لگا ہوا ہے، مثلاً جوشن[4] کے اندر لاکھ بھری ہوئی ہے اور نونگوں پر نگ جڑے ہیں انگوٹھیوں پر نگینے رکھے ہیں یا جوشنوں میں لاکھ تو نہیں ہے لیکن تاگوں میں گندھے ہوئے ہیں۔ ان چیزوں کو روپوں سے خریدا تو دیکھو اس چیز میں کتنی چاندی ہے؟ وزن میں اتنے ہی روپوں کے برابر ہے جتنے کو تم نے خریدا ہے یا اس سے کم ہے یا اس سے زیادہ؟ اگر روپوں کی چاندی سے اس چیز کی چاندی یقیناً کم ہو تو یہ معاملہ جائز ہے اور اگر برابر یا زیادہ ہو تو سود ہو گیا اور اس سے بچنے کی وہی ترکیب ہے جو اوپر بیان ہوئی کہ دام کی چاندی اس زیور کی چاندی سے کم رکھو اور باقی پیسے شامل کر دو اور اسی وقت لین دین کا ہو جانا ان سب مسئلوں میں بھی شرط ہے۔

مسئلہ ⑪: اپنی انگوٹھی سے کسی کی انگوٹھی بدل لی تو دیکھو اگر دونوں پر نگ لگا ہو تب تو بہر حال یہ بدل لینا جائز ہے، چاہے دونوں کی چاندی برابر ہو یا کم زیادہ سب درست ہے، البتہ ہاتھ در ہاتھ ہونا ضروری ہے اور اگر دونوں سادی یعنی بے نگ کی ہوں تو برابر ہونا شرط ہے اگر ذرا بھی کمی بیشی ہو گئی تو سود ہو جائے گا، اگر ایک پر نگ ہے اور دوسری

---

[1] کپڑا بیچنے والا۔ [2] چوڑا گوٹا لیس۔ [3] ایک قسم کا پتلا گوٹا۔ [4] بازو کا ایک زیور۔

سادی تو اگر سادی میں زیادہ چاندی ہو تو یہ بدلنا جائز ہے ورنہ حرام اور سود ہے۔ اسی طرح اگر اسی وقت دونوں طرف سے لین دین نہ ہوا ایک نے تو ابھی دے دی دوسری نے کہا بہن میں ذرا دیر میں دے دوں گی تو یہاں بھی سود ہو گیا۔

مسئلہ ⑫: جن مسئلوں میں اسی وقت لین دین ہونا شرط ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں کے جدا اور علیٰحدہ ہونے سے پہلے ہی پہلے لین دین ہو جائے، اگر ایک آدمی دوسرے سے الگ ہو گیا اس کے بعد لین دین ہوا تو اس کا اعتبار نہیں، یہ بھی سود میں داخل ہے مثلاً تم نے دس روپے کی چاندی، یا سونا، یا چاندی سونے کی کوئی چیز سنار سے خریدی تو تم کو چاہیے کہ روپے اسی وقت دے دو اور اس کو چاہیے کہ وہ چیز اسی وقت دے دے، اگر سنار چاندی اپنے ساتھ نہیں لایا اور یوں کہا کہ میں گھر جا کر ابھی بھیج دوں گا تو یہ جائز نہیں بل کہ اس کو چاہیے کہ یہیں منگوا دے اور اس کے منگوانے تک لینے والا بھی وہاں سے نہ ملے نہ اس کو اپنے سے الگ ہونے دے، اگر اس نے کہا تم میرے ساتھ چلو میں گھر پہنچ کر دے دوں گا تو جہاں جہاں وہ جائے برابر اس کے ساتھ رہنا چاہیے، اگر وہ اندر چلا گیا یا اور کسی طرح الگ ہو گیا تو گناہ ہوا اور وہ بیع ناجائز ہو گئی اب پھر سے معاملہ کریں۔

مسئلہ ⑬: خریدنے کے بعد تم گھر میں روپیہ لینے آئیں، یا وہ کہیں پیشاب وغیرہ کے لیے چلا گیا، یا اپنی دوکان کے اندر ہی کسی کام کو گیا اور ایک دوسرے سے الگ ہو گیا تو یہ ناجائز اور سودی معاملہ ہو گیا۔

مسئلہ ⑭: اگر تمہارے پاس اس وقت روپیہ نہ ہو اور ادھار لینا چاہو تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ جتنے دام تم کو دینا چاہئیں اتنے روپے اس سے قرض لے کر اس خریدی ہوئی چیز کے دام بے باق کر دو، قرض کی ادائیگی تمہارے ذمہ رہ جائے گی اس کو جب چاہے دے دینا۔

مسئلہ ⑮: ایک کام دار دوپٹہ یا ٹوپی وغیرہ دس روپے کو خریدا تو دیکھو اس میں سے ۲ روپے بھر چاندی نکلے گی، جتنے روپے بھر چاندی اس میں ہو اتنے روپے اسی وقت پاس رہتے رہتے دے دینا واجب ہیں باقی روپے جب چاہو دو۔ یہی حکم جڑاؤ زیوروں وغیرہ کی خرید کا ہے مثلاً پانچ روپے کا زیور خریدا اور اس میں دو روپے بھر چاندی ہے تو دو ۲ روپے اسی وقت دے دو باقی جب چاہے دینا۔

مسئلہ ⑯: ایک روپیہ یا کئی روپے کے پیسے لیے یا پیسے دے کر روپیہ لیا تو اس کا حکم یہ ہے کہ دونوں طرف سے لین دین ہونا ضروری نہیں ہے بل کہ ایک طرف سے ہو جانا کافی ہے، مثلاً تم نے روپیہ تو اسی وقت دے دیا لیکن اس نے پیسے ذرا دیر بعد دیے، یا اس نے پیسے اسی وقت دے دیے تم نے روپیہ علیٰحدہ ہونے کے بعد دیا یہ درست

ہے، البتہ اگر پیسوں کے ساتھ کچھ ریز گاری بھی لی ہوتو ان کا لین دین دونوں طرف سے اسی وقت ہو جانا چاہیے کہ یہ روپیہ دے دے اور وہ ریز گاری دے دے، لیکن یاد رکھو کہ پیسوں کا یہ حکم اسی وقت ہے جب دوکان دار کے پاس پیسے ہیں تو سہی لیکن کسی وجہ سے دے نہیں سکتا یا گھر پر تھے وہاں جا کر لا دے گا تب دے گا اور اگر پیسے نہیں تھے یوں کہا جب سودا بکے اور پیسے آئیں تو لے لینا یا کچھ پیسے ابھی دے دیئے اور باقی کی نسبت کہا جب بکری ہو اور پیسے آئیں تو لے لینا یہ درست نہیں اور چوں کہ اکثر پیسوں کے موجود نہ ہونے ہی سے یہ ادھار ہوتا ہے اس لیے مناسب یہی ہے کہ بالکل پیسے ادھار کے نہ چھوڑے۔ اور اگر کبھی ایسی ضرورت پڑے تو یوں کرو کہ جتنے پیسے موجود ہیں وہ قرض لے لو اور روپیہ امانت رکھا دو جب سب پیسے دے اس وقت بیع کر لینا۔

مسئلہ ⑰: اگر اشرفی دے کر روپے لیے تو دونوں طرف سے لین دین سامنے رہتے رہتے ہو جانا واجب ہے۔

مسئلہ ⑱: چاندی سونے کی چیز روپے یا اشرفیوں سے خریدی اور شرط کر لی کہ ایک دن تک یا تین دن تک ہم کو لینے نہ لینے کا اختیار ہے تو یہ جائز نہیں، ایسے معاملہ میں یہ اقرار نہ کرنا چاہیے۔

جو چیزیں تُل کر بکتی ہیں ان کا بیان[1]

مسئلہ ⑲: اب ان چیزوں کا حکم سنو جو تول کر بکتی ہیں جیسے اناج، گوشت، لوہا، تانبا، ترکاری، نمک وغیرہ اس قسم کی چیزوں میں سے اگر ایک چیز کو اسی قسم کی چیز سے بیچنا اور بدلنا چاہو مثلاً ایک گیہوں دے کر دوسرے گیہوں لیے یا ایک دھان[2] دے کر دوسرے دھان لیے یا آٹے کے عوض آٹا یا اسی طرح کوئی اور چیز غرض یہ کہ دونوں طرف ایک ہی قسم کی چیز ہے تو اس میں بھی ان دونوں باتوں کا خیال رکھنا واجب ہے: ایک تو یہ کہ دونوں طرف بالکل برابر ہو ذرا بھی کسی طرف کمی بیشی نہ ہو، ورنہ سود ہو جائے گا۔ دوسری یہ کہ اسی وقت ہاتھ در ہاتھ دونوں طرف سے لین دین اور قبضہ ہو جائے، اگر قبضہ نہ ہو تو کم سے کم اتنا ضرور ہو کہ دونوں گیہوں الگ کر کے رکھ دیئے جائیں تم اپنے گیہوں تول کر الگ رکھ دو کہ دیکھو یہ رکھے ہیں جب تمہارا جی چاہے لے جانا۔ اسی طرح وہ بھی اپنے گیہوں تول کر الگ کر دے اور کہہ دے کہ یہ تمہارے الگ رکھے ہیں جب چاہو لے جانا۔ اگر یہ بھی نہ کیا اور ایک دوسرے سے الگ ہو گئی تو سود کا گناہ ہوا۔

مسئلہ ⑳: خراب گیہوں دے کر اچھے گیہوں لینا منظور ہے یا برا آٹا دے کر اچھا آٹا لینا ہے اس لیے اس کے برابر کوئی نہیں دیتا تو سود سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ اس گیہوں یا آٹے وغیرہ کو پیسوں سے بیچ دو کہ ہم نے اتنا

---

[1] اس عنوان کے تحت ۱۷ مسائل مذکور ہیں۔ [2] چھلکے دار چاول۔

آٹا دو آنے کو بیچا، پھر اسی دو آنے کے عوض اس سے وہ اچھے گیہوں (یا آٹا) لے لو یہ جائز ہے۔

مسئلہ (۲۱): اور اگر ایسی چیزوں میں جو تول کر بکتی ہیں ایک طرح کی چیز نہ ہو جیسے گیہوں دے کر دھان لیے یا جو، چنا، جوار، نمک، گوشت، ترکاری وغیرہ کوئی اور چیز لی غرض یہ کہ ادھر اور چیز ہے اور اُدھر اور چیز دونوں طرف ایک چیز نہیں تو اس صورت میں دونوں کا وزن برابر ہونا واجب نہیں۔ سیر بھر گیہوں دے کر چاہے دس سیر دھان وغیرہ لے لو یا چھٹانک ہی بھر لو تو سب جائز ہے۔ البتہ وہ دوسری بات یہاں بھی واجب ہے کہ سامنے رہتے رہتے دونوں طرف سے لین دین ہو جائے یا کم سے کم اتنا ہو کہ دونوں کی چیزیں الگ کر کے رکھ دی جائیں، اگر ایسا نہ کیا تو سود کا گناہ ہو گیا۔

مسئلہ (۲۲): سیر بھر چنے کے عوض میں کنجڑن[1] سے کوئی ترکاری لی، پھر گیہوں نکالنے کے لیے اندر کوٹھڑی میں گئی وہاں سے الگ ہو گئی تو یہ ناجائز اور حرام ہے اب پھر سے معاملہ کرے۔

مسئلہ (۲۳): اگر اس قسم کی چیز جو تول کر بکتی ہے روپے پیسے سے خریدی یا کپڑے وغیرہ کسی ایسی چیز سے بدلی ہے جو تول کر نہیں بکتی بل کہ گز سے ناپ کر بکتی ہے یا گنتی سے بکتی ہے، مثلاً ایک تھان کپڑا دے کر گیہوں وغیرہ لیے یا گیہوں چنے دے کر امرود، نارنگی، ناشپاتی، انڈے ایسی چیزیں لیں جو گن کر بکتی ہیں، غرض یہ کہ ایک طرف ایسی چیز ہے جو تول کر بکتی ہے اور دوسری طرف گنتی سے یا گز سے ناپ کر بکنے والی چیز ہے تو اس صورت میں ان دونوں باتوں میں سے کوئی بات بھی واجب نہیں، ایک پیسہ کے چاہے جتنے گیہوں آٹا ترکاری خریدے، اسی طرح کپڑا دے کر چاہے جتنا اناج لے، گیہوں چنے وغیرہ دے کر چاہے جتنے امرود نارنگی وغیرہ لے اور چاہے اس وقت اس جگہ رہتے رہتے لین دین ہو جائے اور چاہے الگ ہونے کے بعد ہر طرح یہ معاملہ درست ہے۔

مسئلہ (۲۴): ایک طرف چھنا ہوا آٹا ہے دوسری طرف بے چھنا، یا ایک طرف موٹا ہے دوسری طرف باریک تو بدلتے وقت ان دونوں کا برابر ہونا واجب ہے کمی زیادتی جائز نہیں، اگر ضرورت پڑے تو اس کی وہی ترکیب ہے جو بیان ہوئی، اور اگر ایک طرف گیہوں کا آٹا ہے دوسری طرف چنے کا یا جوار وغیرہ کا تو اب وزن میں دونوں کا برابر ہونا واجب نہیں مگر وہ دوسری بات بہرحال واجب ہے کہ ہاتھ در ہاتھ لین دین ہو جائے۔

مسئلہ (۲۵): گیہوں کو آٹے سے بدلنا کسی طرح درست نہیں، چاہے سیر بھر گیہوں دے کر سیر ہی بھر آٹا لو چاہے کچھ کم زیادہ لو، بہرحال ناجائز ہے۔ البتہ اگر گیہوں دے کر گیہوں کا آٹا نہیں لیا بل کہ چنے وغیرہ کسی اور چیز کا آٹا

---

[1] ترکاری بیچنے والی۔

لیا تو جائز ہے مگر ہاتھ در ہاتھ ہو۔

مسئلہ ۲۶: سرسوں دے کر سرسوں کا تیل لیا یا تل دے کر تلی کا تیل لیا تو دیکھو اگر یہ تیل جو تم نے لیا ہے یقیناً اس تیل سے زیادہ ہے جو اس سرسوں اور تل میں نکلے گا تو یہ بدلنا ہاتھ در ہاتھ صحیح ہے اور اگر اس کے برابر یا کم ہو یا شبہ اور شک ہو کہ شاید اس سے زیادہ نہ ہو تو درست نہیں بل کہ سود ہے۔

مسئلہ ۲۷: گائے کا گوشت دے کر بکری کا گوشت لیا تو دونوں کا برابر ہونا واجب نہیں، کمی بیشی جائز ہے مگر ہاتھ در ہاتھ ہو۔

مسئلہ ۲۸: اپنا لوٹا دے کر دوسرے کا لوٹا لیا یا لوٹے کو پتیلی وغیرہ کسی اور برتن سے بدلا تو وزن میں دونوں کا برابر ہونا اور ہاتھ در ہاتھ ہونا شرط ہے، اگر ذرا بھی کمی بیشی ہوئی تو سود ہوگیا کیوں کہ دونوں چیزیں تانبے کی ہیں، اس لیے وہ ایک ہی قسم کی سمجھی جائیں گی۔ اسی طرح اگر وزن میں برابر ہو مگر ہاتھ در ہاتھ نہ ہوئی تب بھی سود ہوا۔ البتہ اگر ایک طرف تانبے کا برتن ہو دوسری طرف لوہے کا یا پیتل وغیرہ کا تو وزن کی کمی بیشی جائز ہے مگر ہاتھ در ہاتھ ہو۔

مسئلہ ۲۹: کسی سے سیر بھر گیہوں قرض لیے اور یوں کہا ہمارے پاس گیہوں تو ہیں نہیں ہم اس کے عوض دو سیر چنے دے دیں گے تو جائز نہیں، کیوں کہ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ گیہوں کو چنے سے بدلتی ہے اور بدلتے وقت ایسی دونوں چیزوں کا اسی وقت لین دین ہوجانا چاہیے، کچھ ادھار نہ رہنا چاہیے۔ اگر کبھی ایسی ضرورت پڑے تو یوں کرے کہ گیہوں ادھار لے جائے اس وقت یہ نہ کہے کہ اس کے بدلے ہم چنے دیں گے، بل کہ کسی دوسرے وقت چنے لاکر کہے۔ بہن اس گیہوں کے بدلے تم یہ چنے لے لو یہ جائز ہے۔

مسئلہ ۳۰: یہ جتنے مسئلے بیان ہوئے سب میں اسی وقت رہتے رہتے سامنے لین دین ہوجانا یا کم سے کم اسی وقت سامنے دونوں چیزیں الگ کر کے رکھ دینا شرط ہے، اگر ایسا نہ کیا تو سودی معاملہ ہوا۔

مسئلہ ۳۱: جو چیزیں تول کر نہیں بکتیں بل کہ گز سے ناپ کر یا گن کر بکتی ہیں، ان کا حکم یہ ہے کہ اگر ایک ہی قسم کی چیز دے کر اسی قسم کی چیز لو جیسے امرود دے کر دوسرے امرود لیے یا نارنگی دے کر نارنگی یا کپڑا دے کر دوسرا ویسا کپڑا لیا تو برابر ہونا شرط نہیں کمی بیشی جائز ہے، لیکن اسی وقت لین دین ہوجانا واجب ہے اور اگر ادھر اور چیز ہے اور اس طرف اور چیز مثلاً امرود دے کر نارنگی لی، یا گیہوں دے کر امرود لیے، یا تنزیب[1] دے کر لٹھا[2] یا گاڑھا[3] لیا تو بہرحال

[1] ایک قسم کی صدری جو قبا کے نیچے پہنتے ہیں۔ [2] ایک قسم کا سوتی کپڑا۔ [3] ایک قسم کا موٹا کپڑا، کھدر۔

جائز ہے نہ تو دونوں کا برابر ہونا واجب ہے اور نہ اس وقت لین دین ہونا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۲: سب کا خلاصہ یہ ہوا کہ علاوہ چاندی سونے کے اگر دونوں طرف ایک ہی چیز ہو اور وہ چیز تول کر بکتی ہو جیسے گیہوں کے عوض گیہوں، چنے کے عوض چنا وغیرہ تب تو وزن میں برابر ہونا بھی واجب ہے اور اسی وقت سامنے رہتے رہتے لین دین ہو جانا بھی واجب ہے اور اگر دونوں طرف ایک ہی چیز ہے لیکن تول کر نہیں بکتی، جیسے امرود دے کر امرود، نارنگی دے کر نارنگی، کپڑا دے کر ویسا ہی کپڑا لیا یا ادھر سے اور چیز ہے اس طرف سے اور چیز، لیکن دونوں تول کر بکتی ہیں جیسے گیہوں کے بدلے چنا، چنے کے بدلے کپڑا لیا یا ادھر سے اور چیز ہے اس طرف سے اور چیز لیکن دونوں تول کر بکتی ہیں جیسے گیہوں کے بدلے چنا، چنے کے بدلے جوار لینا۔ ان دونوں صورتوں میں وزن برابر ہونا واجب نہیں، کمی بیشی جائز ہے، البتہ اسی وقت لین دین ہونا واجب ہے اور جہاں دونوں باتیں نہ ہوں یعنی دونوں طرف ایک ہی چیز نہیں اس طرف کچھ اور ہے اس طرف کچھ اور، اور وہ دونوں وزن کے حساب سے بھی نہیں بکتیں، وہاں کمی بیشی بھی جائز ہے اور اسی وقت لین دین کرنا بھی واجب نہیں جیسے امرود دے کر نارنگی لینا۔ خوب سمجھ لو۔

مسئلہ ۳۳: چینی[1] کا ایک برتن دوسرے چینی کے برتن سے بدلا۔ یا چینی کو تام[2] چینی سے بدلا تو اس میں برابری واجب نہیں، ایک کے بدلے دو لیوے تب بھی جائز ہے۔ اسی طرح ایک سوئی دے کر دو سوئیاں یا تین یا چار لینا بھی جائز ہے، لیکن اگر دونوں طرف چینی یا دونوں طرف تام چینی ہو تو اسی وقت سامنے رہتے رہتے لین دین ہو جانا چاہیے اور اگر قسم بدل جائے مثلاً چینی سے تام چینی بدلی تو یہ بھی واجب نہیں۔

مسئلہ ۳۴: تمہارے پاس تمہاری پڑوسن آئی کہ تم نے جو سیر بھر آٹا پکایا ہے وہ روٹی ہم کو دے دو۔ ہمارے گھر مہمان آگئے ہیں اور سیر بھر یا سوا سیر آٹا یا گیہوں لے لو یا اس وقت روٹی دے دو پھر ہم سے آٹا یا گیہوں لے لو، یہ درست ہے۔

مسئلہ ۳۵: اگر نوکر ماما سے کوئی چیز منگاؤ تو اس کو خوب سمجھا دو کہ اس چیز کو اس طرح خرید کر لانا کبھی ایسا نہ ہو کہ وہ بے قاعدہ خرید لائے جس میں سود ہو جائے، پھر تم اور سب بال بچے اس کو کھائیں اور حرام کھانا کھانے کے وبال میں سب گرفتار ہوں اور جس جس کو تم کھلاؤ مثلاً میاں کو، مہمان کو سب کا گناہ تمہارے اوپر پڑے۔

---

[1] چین کی مٹی کا برتن۔ [2] مینا کاری کیا ہوا تانبا۔

تمرین

سؤال ①: حدیث شریف میں سود کی کیا بُرائی آئی ہے بیان کریں۔

سؤال ②: پاکستان میں فروخت ہونے والی چیزیں کتنی قسم کی ہیں؟

سؤال ③: سونے اور چاندی کی خرید وفروخت کو اصطلاح شرع میں کیا کہتے ہیں؟ اور ان میں سود کب آتا ہے اور اس سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟ تفصیل سے بیان کریں؟

سؤال ④: سونے چاندی کے علاوہ جو چیزیں تُل کر بیچی جاتی ہیں ان کی خرید وفروخت میں سود کب آتا ہے؟ اور اس سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟

باب بیع السلم

بیع سلم کا بیان[1]

بیع سلم کی تعریف اور جواز کی شرائط

مَسْئَلَہ①: فصل کٹنے سے پہلے یا کٹنے کے بعد کسی کو دس ۱۰ روپے دیئے اور یوں کہا کہ دو مہینے یا تین مہینے کے بعد فلانے مہینے میں فلاں تاریخ میں ہم تم سے ان دس روپے کے گیہوں لیں گے اور نرخ اسی وقت طے کر لیا کہ روپے کے پندرہ سیر یا روپے کے بیس سیر کے حساب سے لیں گے تو یہ بیع درست ہے، جس مہینے کا وعدہ ہوا ہے اس مہینے میں اس کو اسی بھاؤ گیہوں دینا پڑیں گے، چاہے بازار میں گراں بکیں چاہے سستے، بازار کے بھاؤ کا کچھ اعتبار نہیں ہے اور اس بیع کو ''سلم'' کہتے ہیں۔

لیکن اس کے جائز ہونے کی کئی شرطیں ہیں ان کو خوب غور سے سمجھو۔

❶ اوّل شرط یہ ہے کہ گیہوں وغیرہ کی کیفیت خوب صاف صاف اسی طرح بتلا دے کہ لیتے وقت دونوں میں جھگڑا نہ پڑے مثلاً، کہہ دے کہ فلاں قسم کا گیہوں دینا، بہت پتلا نہ ہو نہ پالا[2] مارا ہوا ہو، عمدہ ہو خراب نہ ہو، اس میں کوئی اور چیز چنے، مٹر وغیرہ نہ ملی ہو، خوب سوکھے ہوں گیلے نہ ہوں۔ غرض یہ کہ جس قسم کی چیز لینا ہو ویسی بتلا دینا چاہیے تاکہ اس وقت بکھیڑا نہ ہو۔ اگر اس وقت صرف اتنا کہہ دیا کہ دس روپے کے گیہوں دینا تو یہ ناجائز ہوا، یا یوں کہا کہ ان دس روپے کے دھان[3] دے دینا یا چاول دے دینا اس کی قسم کچھ نہیں بتلائی یہ سب ناجائز ہے۔

❷ دوسری شرط یہ ہے کہ نرخ بھی اسی وقت طے کر لے، کہ روپے کے پندرہ سیر یا بیس سیر کے حساب سے لیں گے۔ اگر یوں کہا کہ اس وقت جو بازار کا بھاؤ ہو اس حساب سے ہم کو دینا یا اس سے دو سیر زیادہ دینا تو یہ جائز نہیں، بازار کے بھاؤ کا کچھ اعتبار نہ کرو، اسی وقت اپنے لینے کا نرخ مقرر کر لو، وقت آنے پر اسی مقرر کیے ہوئے بھاؤ سے لے لو۔

❸ تیسری شرط یہ ہے کہ جتنے روپے کے لینا ہوں اسی وقت بتلا دو کہ ہم دس روپے یا بیس روپے کے گیہوں لیں گے۔ اگر یہ نہیں بتلایا اور یوں ہی گول مول کہہ دیا کہ تھوڑے روپے کے ہم بھی لیں گے تو یہ صحیح نہیں۔

---

[1] بیع سلم سے متعلق ۶ مسائل مذکور ہیں۔ [2] سردی کی وجہ سے خشک ہوا گیہوں [3] چھلکے دار چاول۔

۴ چوتھی شرط یہ ہے کہ اسی وقت اسی جگہ رہتے رہتے سب روپے دے دے، اگر معاملہ کرنے کے بعد الگ ہو کر پھر روپے دیئے تو وہ معاملہ باطل ہو گیا اب پھر سے کرنا چاہیے۔ اسی طرح اگر پانچ روپے تو اسی وقت دے دیئے اور پانچ روپے دوسرے وقت دیئے تو پانچ روپے میں بیع سلم باقی رہی اور پانچ روپے میں باطل ہو گئی۔

۵ پانچویں شرط یہ ہے کہ اپنے لینے کی مدت کم سے کم ایک مہینہ مقرر کرے کہ ایک مہینے کے بعد فلانی تاریخ ہم گیہوں لیں گے، مہینے سے کم مدت مقرر کرنا صحیح نہیں اور زیادہ چاہے جتنی مقرر کرے جائز ہے، لیکن دن تاریخ مہینہ سب مقرر کر دے تا کہ بکھیڑا نہ پڑے، کہ وہ کہے میں ابھی نہ دوں گا تم کہو نہیں آج ہی دو۔ اس لیے پہلے ہی سے سب طے کر لو۔ اگر دن تاریخ مہینہ مقرر نہ کیا بل کہ یوں کہا کہ جب فصل کٹے گی تب دے دینا تو یہ صحیح نہیں۔

۶ چھٹی شرط یہ ہے کہ یہ بھی مقرر کر دے کہ فلانی جگہ وہ گیہوں دینا یعنی اسی شہر میں یا کسی دوسرے شہر میں جہاں لینا ہو وہاں پہنچانے کے لیے کہہ دے، یا یوں کہہ دے کہ ہمارے گھر پہنچا دینا۔ غرض یہ کہ جو منظور ہو صاف بتلا دے، اگر یہ نہیں بتلایا تو صحیح نہیں۔ البتہ اگر کوئی ہلکی چیز ہو جس کے لانے اور لے جانے میں کچھ مزدوری نہیں لگتی مثلاً مشک خریدا یا سچے موتی یا اور کچھ، تو لینے کی جگہ بتلانا ضروری نہیں، جہاں یہ ملے اس کو دے دے، اگر ان شرطوں کے موافق کیا تو بیع سلم درست ہے ورنہ درست نہیں۔

جن اشیاء میں بیع سلم درست ہے

مسئلہ ②: گیہوں وغیرہ غلہ کے علاوہ اور جو چیزیں ایسی ہوں کہ ان کی کیفیت بیان کر کے مقرر کر دی جائے کہ لیتے وقت کچھ جھگڑا ہونے کا ڈر نہ رہے ان کی بیع سلم بھی درست ہے، جیسے انڈے، اینٹیں، کپڑا۔ مگر سب باتیں طے کر لے کہ اتنی بڑی اینٹ ہو، اتنی لمبی، اتنی چوڑی، کپڑا سوتی ہو، اتنا باریک ہو، اتنا موٹا ہو، دیسی ہو یا ولایتی ہو، غرض یہ کہ سب باتیں بتلا دینا چاہئیں، کچھ گنجلک باقی نہ رہے۔

مبیع میں جہالت سے بیع سلم فاسد ہو جائے گی

مسئلہ ③: روپے کی پانچ گٹھڑی یا پانچ کھانچی[1] کے حساب سے بھوسا بطور بیع سلم کے لیا تو یہ درست نہیں، کیوں کہ گٹھڑی اور کھانچی کی مقدار میں بہت فرق ہوتا ہے، البتہ اگر کسی طرح سے سب کچھ مقرر اور طے کر لے یا وزن کے حساب سے بیع کرے تو درست ہے۔

---
[1] مرغیوں کے بند کرنے کا اونچا ٹوکرا۔

بیع سلم کے جواز کے لیے ایک اور شرط

مسئلہ ④: (ساتویں شرط) سلم کے صحیح ہونے کی یہ بھی شرط ہے کہ جس وقت معاملہ کیا ہے اس وقت سے لے کر لینے اور وصول پانے کے زمانے تک وہ چیز بازار میں ملتی رہے نایاب نہ ہو، اگر اس درمیان میں وہ چیز بالکل نایاب ہو جائے کہ اس ملک میں بازاروں میں نہ ملے گو دوسری جگہ سے بہت مصیبت جھیل کر منگوا سکے تو وہ بیع سلم باطل ہوگئی۔

بیع سلم میں یہ شرطیں لگانا درست نہیں

مسئلہ ⑤: معاملہ کرتے وقت یہ شرط کر دی کہ فصل کے کٹنے پر فلاں مہینے میں ہم نئے گیہوں لیں گے یا فلانے کھیت کے گیہوں لیں گے تو یہ معاملہ جائز نہیں ہے، اس لیے یہ شرط نہ کرنا چاہیے پھر وقت مقررہ پر اس کو اختیار ہے چاہے نئے دے یا پُرانے، البتہ اگر نئے گیہوں کٹ چکے ہوں تو نئے کی شرط کرنا بھی درست ہے۔

بیع سلم میں مبیع کے بدلے کچھ اور لینا جائز نہیں

مسئلہ ⑥: تم نے دس روپے کے گیہوں لینے کا معاملہ کیا تھا وہ مدت گذر گئی بل کہ زیادہ ہوگئی مگر اس نے اب تک گیہوں نہیں دیئے نہ دینے کی امید ہے تو اب یہ کہنا جائز نہیں کہ اچھا تم گیہوں نہ دو بل کہ اس گیہوں کے بدلے اتنے چنے یا اتنے دھان[1] یا اتنی فلاں چیز دے دو، گیہوں کے عوض کسی اور چیز کا لینا جائز نہیں یا تو اس کو کچھ مہلت دے دو اور بعد مہلت گیہوں لو، یا اپنا روپیہ واپس لے لو۔ اسی طرح اگر بیع سلم کو تم دونوں نے توڑ دیا کہ ہم وہ معاملہ توڑتے ہیں گیہوں نہ لیں گے روپیہ واپس دے دو یا تم نے نہیں توڑا بل کہ وہ معاملہ خود ہی ٹوٹ گیا جیسے وہ چیز نایاب ہوگئی، کہیں نہیں ملتی تو اس صورت میں تم کو صرف روپے لینے کا اختیار ہے اس روپے کے عوض اس سے کوئی اور چیز لینا درست نہیں، پہلے روپیہ لے لو، لینے کے بعد اس سے جو چیز چاہو خریدو۔

تمرین

سوال ①: بیع سلم کسے کہتے ہیں؟

سوال ②: بیع سلم کے صحیح ہونے کی شرائط کیا ہیں؟

سوال ③: اگر چیز وقت مقررہ پر نہ دے سکا تو کیا اس کے عوض دوسری چیز لینا درست ہے یا نہیں؟

---

[1] چھلکے دار چاول۔

باب القرض

قرض لینے کا بیان[1]

مسئلہ ①: جو چیز ایسی ہو کہ اسی طرح کی چیز تم دے سکتے ہو اس کا قرض لینا درست ہے، جیسے اناج، انڈے، گوشت وغیرہ اور جو چیز ایسی ہو کہ اسی طرح کی چیز دینا مشکل ہے تو اس کا قرض لینا درست نہیں، جیسے امرود، نارنگی، بکری، مرغی وغیرہ۔

مسئلہ ②: جس زمانے میں روپے کے دس سیر گیہوں ملتے تھے، اس وقت تم نے پانچ سیر گیہوں قرض لیے پھر گیہوں سستے ہوگئے اور روپے کے بیس سیر ملنے لگے تو تم کو وہی پانچ سیر گیہوں دینا پڑیں گے۔ اسی طرح اگر گراں ہوگئے تب بھی جتنے لیے ہیں اتنے ہی دینا پڑیں گے۔

مسئلہ ③: جیسے گیہوں تم نے دیئے تھے اس نے اس سے اچھے گیہوں ادا کیے تو اس کا لینا جائز ہے یہ سود نہیں، مگر قرض لینے کے وقت یہ کہنا درست نہیں کہ ہم اس سے اچھے لیں گے، البتہ وزن میں زیادہ نہ ہونا چاہیے۔ اگر تم نے دیئے ہوئے گیہوں سے زیادہ لیے تو یہ ناجائز ہوگیا، خوب ٹھیک تول کر لینا دینا چاہیے، لیکن اگر تھوڑا جھکتا تول دیا تو کچھ ڈر نہیں۔

مسئلہ ④: کسی سے کچھ روپیہ یا غلہ اس وعدہ پر قرض لیا کہ ایک مہینہ یا پندرہ دن کے بعد ہم ادا کر دیں گے اور اس نے منظور کر لیا تب بھی یہ مدت کا بیان کرنا لغو ہل کہ ناجائز ہے، اگر اس کو اس مدت سے پہلے ضرورت پڑے اور تم سے مانگے یا بے ضرورت ہی مانگے تو تم کو ابھی دینا پڑے گا۔

مسئلہ ⑤: تم نے دو سیر گیہوں یا آٹا وغیرہ کچھ قرض لیا جب اس نے مانگا تو تم نے کہا بہن! اس وقت گیہوں تو نہیں ہیں، اس کے بدلے تم دو آنہ پیسے لے لو اس نے کہا اچھا تو یہ پیسے اسی وقت سامنے رہتے رہتے دے دینا چاہیے۔ اگر پیسے نکالنے اندر گئی اور اس کے پاس سے الگ ہوگئی تو معاملہ باطل ہوگیا، اب پھر سے کہنا چاہیے کہ تم اس ادھار گیہوں کے بدلے دو آنے لے لو۔

---

[1] اس عنوان کے تحت ۵ مسائل مذکور ہیں۔

مسئلہ ⑥: ایک روپے کے پیسے قرض لیے پھر پیسے گراں ہوگئے اور روپے کے ساڑھے پندرہ آنے چلنے لگے تو اب سولہ آنے دینا واجب نہیں ہیں، بل کہ اس کے بدلے روپیہ دینا چاہیے، وہ یوں نہیں کہہ سکتی کہ میں روپیہ نہیں لیتی پیسے لیے تھے وہی لاؤ۔

مسئلہ ⑦: گھروں میں دستور ہے کہ دوسرے گھر سے اس وقت دس پانچ روٹی قرض منگالی، پھر جب اپنے گھر پک گئی، تو گن کر بھیج دی یہ درست ہے۔

بلاضرورت قرض کی مذمت[1]

① حدیث۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا "أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ"

(ترجمہ:) "میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کفر اور دَین (یعنی قرض) سے۔" ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ قرض کو کفر کے برابر کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ذکر کرتے ہیں؟ فرمایا: "ہاں۔"[2]

② حدیث۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قرض اللہ کا جھنڈا ہے زمین میں جو وہ کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں اس کی گردن پر قرض کا بوجھ رکھ دیتے ہیں۔"[3]

③ حدیث۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ایک شخص کو اس طرح وصیت فرمارہے تھے کہ "گناہ کم کیا کرو تم پر موت آسان ہوجائے گی اور قرض کم لیا کرو کہ آزاد ہو کر جیو گے۔"[4]

④ حدیث۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص لوگوں کا مال ادا کرنے کی نیت سے لے حق تعالیٰ اس کا قرض ادا کردیتے ہیں اور جو شخص لوگوں کا مال ضائع کرنے (اور مار لینے) کی نیت سے لے خدائے تعالیٰ اس کو تباہ کردیتے ہیں" اس کو بخاری و ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

⑤ حدیث۔ حضرت اُمّ المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "میری امت میں سے جو شخص قرض کے بارے میں لد جائے پھر اس کے ادا کرنے میں (پوری) کوشش کرے پھر ادا

---

[1] اس عنوان کے تحت ۱۰ احادیث مروی ہیں۔

[2] رواہ النسائی والحاکم وقال صحیح الاسناد

[3] رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم قال الحافظ بل فیہ بشر بن عبید الدراسی

[4] رواہ بیہقی

کرنے سے پہلے مرجائے تو میں اس کا مددگار رہوں۔"[1]

⑥ حدیث۔ میمون کردی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں (جو صحابی ہیں) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے کسی عورت سے قلیل یا کثیر مقدار مہر پر نکاح کیا اور اس کے دل میں عورت کا حق (مہر) ادا کرنے کی نیت نہیں (بل کہ محض) دھوکہ دیا۔ پھر بدون ادا کیے ہی مر بھی گیا تو وہ قیامت کے دن زناکار بن کر اللہ کے سامنے جائے گا اور جس شخص نے کسی سے قرض لیا اور اس کے دل میں قرض ادا کرنے کی نیت نہیں (بل کہ محض) دھوکہ سے اس کا مال لے لیا پھر بدون ادا کیے ہی مر بھی گیا تو وہ خدائے تعالیٰ کے سامنے چور بن کر جائے گا۔"[2]

⑦ حدیث۔ عمر بن شرید اپنے باپ سے (جو صحابی ہیں) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "ہوت والے کا ٹالنا اس کی آبرو اور مال کو حلال کر دیتا ہے۔"[3]

فَائِدَۃ: یعنی جو شخص قرض ادا کرنے پر قادر ہو اور پھر بھی ادا نہ کرے تو قرض خواہ اس کی آبرو ریزی کر سکتا ہے اور برا بھلا کہہ سکتا اور لوگوں میں اس کی بدمعاملگی مشتہر کر سکتا ہے اور جس طریقہ سے ممکن ہو ظاہراً یا چھپ کر اپنا حق اس سے وصول کر سکتا ہے۔

⑧ حدیث۔ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حق تعالیٰ تین شخصوں سے بہت نفرت کرتے ہیں۔ ایک بڈھا زناکار۔ دوسرے مفلس تکبر کرنے والا۔ تیسرے مال دار ظالم (جو قرض خواہوں پر ٹال مٹول کر کے ظلم کرتا ہے)۔"[4]

دعا ادائے قرض

⑨ حدیث۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک مکاتب آیا اور کہنے لگا کہ میں کتابت کی رقم ادا کرنے سے عاجز ہو گیا ہوں میری امداد کیجیے۔ فرمایا کہ میں تجھ کو چند کلمات (کی دعا) نہ بتلا دوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتلائی ہے اگر تیرے اوپر کوہ ثبیر کے برابر بھی قرض ہوگا تو حق تعالیٰ ادا کر دیں گے۔ یوں کہا کرو:

"اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ أَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ."[5]

[1] رواہ احمد باسناد جید وابو یعلیٰ والطبرانی فی الاوسط
[2] رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط ورواتہ ثقات
[3] رواہ ابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح الاسناد
[4] رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ وابو داؤد والنسائی والترمذی وابن حبان والحاکم وصححاہ
[5] رواہ الترمذی واللفظ لہ وقال حسن غریب والحاکم وقال صحیح الاسناد

⑩ حدیث۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: "میں تم کو ایسی دعا نہ بتلاؤں کہ اگر تمہارے اوپر پہاڑ کے برابر قرض ہو تو اس کو بھی حق تعالیٰ ادا کر دیں گے یوں کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط رَحْمَانَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَآءُ وَ تَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ." [1]

تمرین

سوال ①: کن چیزوں کا قرض لینا درست ہے؟

سوال ②: ایک زمانے میں گیہوں پانچ روپے کے دس سیر تھے اس وقت آپ نے پانچ سیر بطور قرض لیے تھے۔ پھر پانچ روپے کے بیس سیر ہو گئے تو اب کتنے ادا کرنے ہوں گے؟

سوال ③: اگر قرض میں ردی گیہوں دیئے تھے تو اُس کے بدلے میں اعلیٰ گیہوں لینا کیسا ہے؟

---

[1] رواہ الطبرانی فی الصغیر باسناد جید

کتاب الکفالۃ

کسی کی ذمہ داری کر لینے کا بیان[1]

مَسئلہ ①: نعیمہ کے ذمہ کسی کے کچھ روپے یا پیسے تھے، تم نے اس کی ذمہ داری کر لی کہ اگر یہ نہ دے گی تو ہم سے لے لینا، یا یوں کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں، یا دین دار[2] ہیں، یا اور کوئی ایسا لفظ کہا جس سے ذمہ داری معلوم ہوئی اور اس حق دار نے تمہاری ذمہ داری منظور بھی کر لی تو اب اس کی ادائیگی تمہارے ذمہ واجب ہوگئی، اگر نعیمہ نہ دے تو تم کو دینا پڑیں گے اور اس حق دار کو اختیار ہے جس سے چاہے تقاضا کرے، چاہے تم سے اور چاہے نعیمہ سے، اب جب تک نعیمہ اپنا قرض ادا نہ کر دے یا معاف نہ کرا لے تب تک برابر تم ذمہ دار رہوگی۔ البتہ اگر وہ حق دار تمہاری ذمہ داری معاف کر دے اور کہہ دے کہ اب تم سے کچھ مطلب نہیں، ہم تم سے تقاضا نہ کریں گے۔ تو اب تمہاری ذمہ داری نہیں رہی اور اگر تمہاری ذمہ داری کے وقت ہی اس حق دار نے منظور نہیں کیا اور کہا تمہاری ذمہ داری کا ہم کو اعتبار نہیں یا اور کچھ کہا تو تم ذمہ دار نہیں ہوئیں۔

مَسئلہ ②: تم نے کسی کی ذمہ داری کر لی تھی اور اس کے پاس روپے ابھی نہ تھے اس لیے تم کو دینا پڑے تو اگر تم نے اس قرض دار کے کہنے سے ذمہ داری کی ہے تب تو جتنا تم نے حق دار کو دیا ہے اس قرض دار سے لے سکتی ہو اور اگر تم نے اپنی خوشی سے ذمہ داری کی ہے تو دیکھو تمہاری ذمہ داری کو پہلے کس نے منظور کیا ہے، اس قرض دار نے یا حق دار نے؟ اگر پہلے قرض دار نے منظور کیا تب تو ایسا ہی سمجھیں گے کہ تم نے اس کے کہنے سے ذمہ داری کی، لہٰذا اپنا روپیہ اس سے لے سکتی ہو اور اگر پہلے حق دار نے منظور کر لیا تو جو کچھ تم نے دیا ہے قرض دار سے لینے کا حق نہیں ہے بل کہ اس کے ساتھ تمہاری طرف سے احسان سمجھا جائے گا کہ ویسے ہی اس کا قرض تم نے ادا کر دیا وہ خود دے دے تو اور بات ہے۔

مَسئلہ ③: اگر حق دار نے قرض دار کو مہینہ بھر یا پندرہ دن وغیرہ کی مہلت دے دی تو اب اتنے دن اس ذمہ

---

[1] اس عنوان کے تحت ۸ مسائل مذکور ہیں۔ [2] قرض دار۔

داری کرنے والے سے بھی تقاضا نہیں کر سکتا۔

مسئلہ④: اور اگر تم نے اپنے پاس سے دینے کی ذمہ داری نہیں کی تھی، بل کہ اس قرض دار کا روپیہ تمہارے پاس امانت رکھا تھا اس لیے تم نے کہا تھا کہ ہمارے پاس اس شخص کی امانت رکھی ہے، ہم اس میں سے دے دیں گے، پھر وہ روپیہ چوری ہو گیا یا اور کسی طرح جاتا رہا تو اب تمہاری ذمہ داری نہیں رہی، نہ اب تم پر اس کا دینا واجب ہے اور نہ وہ حق دار تم سے تقاضا کر سکتا ہے۔

مسئلہ⑤: کہیں جانے کے لیے تم نے کوئی یکہ[1] یا بہلی[2] کرایہ پر کی اور اس بہلی والے کی کسی نے ذمہ داری کر لی کہ اگر یہ نہ لے گیا تو میں اپنی بہلی دے دوں گا تو یہ ذمہ داری درست ہے، اگر وہ نہ دے تو اس ذمہ دار کو دینا پڑے گی۔

مسئلہ⑥: تم نے اپنی چیز کسی کو دی کہ جاؤ اس کو بیچ لاؤ، وہ بیچ آیا۔ لیکن دام نہیں لایا اور کہا کہ دام کہیں نہیں جا سکتے، دام کا میں ذمہ دار ہوں اس سے نہ ملیں تو مجھ سے لے لینا تو یہ ذمہ داری صحیح نہیں۔

مسئلہ⑦: کسی نے کہا کہ اپنی مرغی اسی میں بند رہنے دو، اگر بلی لے جائے تو میرا ذمہ مجھ سے لے لینا، یا بکری کو کہا اگر بھیڑیا لے جائے تو مجھ سے لے لینا تو یہ ذمہ داری صحیح نہیں۔

مسئلہ⑧: نابالغ لڑکا یا لڑکی اگر کسی کی ذمہ داری کرے تو وہ ذمہ داری صحیح نہیں۔

---

[1] ایک گھوڑے کی رتھ نما گاڑی۔
[2] یکے کی مانند بیلوں کی چھوٹی گاڑی۔

کتاب الحوالة

اپنا قرضہ دوسرے پر اتار دینے کا بیان[1]

مسئلہ ①: شفیعہ کا تمہارے ذمہ کچھ قرض ہے اور رابعہ تمہاری قرض دار ہے، شفیعہ نے تم سے تقاضا کیا تم نے کہا کہ رابعہ ہماری قرض دار ہے تم اپنا قرضہ اسی سے لے لو، ہم سے نہ مانگو، اگر اسی وقت شفیعہ یہ بات منظور کر لے اور رابعہ بھی اس پر راضی ہو جائے تو شفیعہ کا قرضہ تمہارے ذمہ سے اتر گیا۔ اب شفیعہ تم سے بالکل تقاضا نہیں کر سکتی، بل کہ اسی رابعہ سے مانگے چاہے جب ملے اور جتنا قرضہ تم نے شفیعہ کو دلایا ہے اتنا اب تم رابعہ سے نہیں لے سکتیں۔ البتہ اگر رابعہ اس سے زیادہ کی قرض دار ہے تو جو کچھ زیادہ ہے وہ لے سکتی ہو۔ پھر اگر رابعہ نے شفیعہ کو دے دیا تب تو خیر اور اگر نہ دیا اور مر گئی تو جو کچھ مال و اسباب چھوڑا ہے وہ بیچ کر شفیعہ کو دلائیں گے اور اگر اس نے کچھ مال نہیں چھوڑا جس سے قرضہ دلائیں یا اپنی زندگی ہی میں مکر گئیں اور قسم کھالی کہ تمہارے قرضہ سے مجھے کچھ واسطہ نہیں اور گواہ بھی نہیں ہیں تو اب اس صورت میں پھر شفیعہ تم سے تقاضا کر سکتی ہے اور اپنا قرضہ تم سے لے سکتی ہے اور اگر تمہارے کہنے پر شفیعہ رابعہ سے لینا منظور نہ کرے یا رابعہ اس کو دینے پر راضی نہ ہو تو قرضہ تم سے نہیں اترا۔

مسئلہ ②: رابعہ تمہاری قرض دار نہ تھی تم نے یوں ہی اپنا قرضہ اس پر اتار دیا اور رابعہ نے مان لیا اور شفیعہ نے بھی قبول و منظور کر لیا تب بھی تمہارے ذمہ سے شفیعہ کا قرضہ اتر کر رابعہ کے ذمہ ہو گیا، اس لیے اس کا بھی وہی حکم ہے جو ابھی بیان ہوا اور جتنا روپیہ رابعہ کو دینا پڑے گا دینے کے بعد تم سے لے لے اور دینے سے پہلے ہی لے لینے کا حق نہیں ہے۔

مسئلہ ③: اگر رابعہ کے پاس تمہارے روپے امانت رکھے تھے اس لیے تم نے اپنا قرضہ رابعہ پر اتار دیا پھر وہ روپے کسی طرح ضائع ہو گئے تو اب رابعہ ذمہ دار نہیں رہی، بل کہ اب شفیعہ تم ہی سے تقاضا کرے گی اور تم ہی سے لے گی، اب رابعہ سے مانگنے اور لینے کا حق نہیں رہا۔

مسئلہ ④: رابعہ پر قرضہ اتار دینے کے بعد اگر تم ہی وہ قرضہ ادا کر دو اور شفیعہ کو دے دو، یہ بھی صحیح ہے، شفیعہ یہ نہیں کہہ سکتی کہ میں تم سے نہ لوں گی بل کہ رابعہ ہی سے لوں گی۔

---

[1] اس عنوان کے تحت ۴ مسائل مذکور ہیں۔

کتاب الوکالۃ

کسی کو وکیل کردینے کا بیان[1]

مسئلہ ①: جس کام کو آدمی خود کر سکتا ہے اس میں یہ بھی اختیار ہے کہ کسی اور سے کہہ دے کہ تم ہمارا یہ کام کر دو، جیسے بیچنا، مول لینا، کرایہ پر لینا دینا، نکاح کرنا وغیرہ۔ مثلاً ماما کو بازار سودا لینے بھیجا یا ماما کے ذریعہ سے کوئی چیز بکوائی یا یکہ بہلی کرایہ پر منگوایا۔ اور جس سے کام کرایا ہے شریعت میں اس کو "وکیل" کہتے ہیں، جیسے ماما کو یا کسی نوکر کو سودا لینے بھیجا تو وہ تمہارا وکیل کہلائے گا۔

مسئلہ ②: تم نے ماما سے گوشت منگوایا وہ ادھار لے آئی تو گوشت والا تم سے دام کا تقاضا نہیں کر سکتا، اس ماما سے تقاضا کرے اور وہ ماما تم سے تقاضا کرے گی۔ اسی طرح اگر کوئی چیز تم نے ماما سے بکوائی تو اس لینے والے سے تم کو تقاضا کرنے اور دام کے وصول کرنے کا حق نہیں ہے، اس نے جس سے چیز پائی ہے اسی کو دام بھی دے گا اور اگر وہ خود تمہیں کو دام دے دے تب بھی جائز ہے، مطلب یہ ہے کہ اگر وہ تم کو نہ دے تو تم زبردستی نہیں کر سکتیں۔

مسئلہ ③: تم نے نوکر سے کوئی چیز منگوائی وہ لے آیا تو اس کو اختیار ہے کہ جب تک تم سے دام نہ لے لے تب تک وہ چیز تم کو نہ دے چاہے اس نے اپنے پاس سے دام دے دیئے ہوں یا ابھی نہ دیئے ہوں دونوں کا ایک حکم ہے۔ البتہ اگر وہ دس پانچ دن کے وعدے پر ادھار لایا ہو تو جتنے دن کا وعدہ کر آیا ہے اس سے پہلے دام نہیں مانگ سکتا۔

مسئلہ ④: تم نے سیر بھر گوشت منگوایا تھا وہ ڈیڑھ سیر اٹھا لایا تو پورا ڈیڑھ سیر لینا واجب نہیں۔ اگر تم نہ لو تو آدھ سیر اس کو لینا پڑے گا۔

مسئلہ ⑤: تم نے کسی سے کہا کہ فلانی بکری جو فلانے کے یہاں ہے اس کو جا کر دو روپے میں لے آؤ تو اب وہ وکیل وہی بکری خود اپنے لیے نہیں خرید سکتا۔ غرض جو چیز خاص تم مقرر کر کے بتلا دو اس وقت اس کو اپنے لیے خریدنا درست نہیں۔ البتہ جو دام تم نے بتلائے ہیں اس سے زیادہ میں خرید لیا تو اپنے لیے خریدنا درست ہے اور اگر تم نے

---

[1] اس عنوان کے تحت ۱۳ مسائل مذکور ہیں۔

کچھ دام نہ بتلائے ہوں تو کسی طرح اپنے لیے نہیں خرید سکتا۔

مسئلہ⑥: اگر تم نے کوئی خاص بکری نہیں بتلائی، بس اتنا کہا کہ ایک بکری کی ضرورت ہے ہم کو خرید دو تو وہ اپنے لیے بھی خرید سکتا ہے جو بکری چاہے اپنے لیے خریدے اور جو چاہے تمہارے لئے۔ اگر خود لینے کی نیت سے خریدے تو اس کی ہوئی اور اگر تمہاری نیت سے خریدے تو تمہاری ہوئی اور اگر تمہارے دیئے داموں سے خریدی تو بھی تمہاری ہوئی، چاہے جس نیت سے خریدے۔

مسئلہ⑦: تمہارے لیے اس نے بکری خریدی پھر ابھی تم کو دینے نہ پایا تھا کہ بکری مرگئی یا چوری ہوگئی تو اس بکری کے دام تم کو دینا پڑیں گے، اگر تم کہو کہ تو نے اپنے لیے خریدی تھی ہمارے لیے نہیں خریدی تو اگر تم پہلے اس کو دام دے چکی ہو تو تمہارے گئے اور اگر تم نے ابھی دام نہیں دیئے اور وہ اب دام مانگتا ہے تو تم اگر قسم کھا جاؤ کہ تو نے اپنے لیے خریدی تھی تو اس کی بکری گئی اور اگر قسم نہ کھا سکو تو اس کی بات کا اعتبار کرو۔

مسئلہ⑧: اگر نوکر یا ماما کوئی چیز گراں خرید لائی تو اگر تھوڑا ہی فرق ہو تب تو تم کو لینا پڑے گا اور دام دینا پڑیں گے اور اگر بہت زیادہ گراں لے آئی کہ اتنے دام کوئی نہیں لگا سکتا تو اس کا لینا واجب نہیں، اگر نہ لو تو اس کو لینا پڑے گا۔

مسئلہ⑨: تم نے کسی کو کوئی چیز بیچنے کو دی تو اس کو یہ جائز نہیں کہ خود لے لے اور دام تم کو دے۔ اسی طرح اگر تم نے کچھ منگوایا کہ فلانی چیز خرید لاؤ تو وہ اپنی چیز تم کو نہیں دے سکتا، اگر اپنی چیز دینا یا خود لینا منظور ہو تو صاف صاف کہہ دے کہ یہ چیز میں لیتا ہوں مجھ کو دے دو یا یوں کہہ دے کہ یہ میری چیز تم لے لو اور اتنے دام دے دو، بغیر بتائے ہوئے ایسا کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ⑩: تم نے ماما سے بکری کا گوشت منگوایا وہ گائے کا لے آئی تو تم کو اختیار ہے چاہے لو چاہے نہ لو۔ اسی طرح تم نے آلو منگوائے وہ بھنڈی یا کچھ اور لے آئی تو اس کا لینا ضروری نہیں، اگر تم انکار کرو تو اس کو لینا پڑے گا۔

مسئلہ⑪: تم نے ایک پیسہ کی چیز منگوائی، وہ دو پیسہ کی لے آئی تو تم کو اختیار ہے کہ ایک ہی پیسہ کے موافق لو اور ایک پیسہ کی جو زائد لائی وہ اسی کے سر ڈالو۔

مسئلہ⑫: تم نے دو شخصوں کو بھیجا کہ جاؤ فلانی چیز خرید لاؤ تو خریدتے وقت دونوں کو موجود رہنا چاہیے، فقط ایک آدمی کو خریدنا جائز نہیں، اگر ایک ہی آدمی خریدے تو وہ بیع موقوف ہے جب تم منظور کرلوگی تو صحیح ہو جائے گی۔

مسئلہ⑬: تم نے کسی سے کہا کہ ہمیں ایک گائے یا بکری یا اور کچھ کہا کہ فلانی چیز خرید لا دو، اس نے خود نہیں خریدا

بل کہ کسی اور سے کہہ دیا اس نے خریدا تو اس کا لینا تمہارے ذمہ واجب نہیں، چاہے لو چاہے نہ لو، دونوں اختیار ہیں البتہ اگر وہ خود تمہارے لیے خریدے تو تم کو لینا پڑے گا۔

وکیل کے برطرف کردینے کا بیان

وکیل کے موقوف اور برطرف کرنے کا تم کو ہر وقت اختیار ہے، مثلاً تم نے کسی سے کہا تھا ہم کو ایک بکری کی ضرورت ہے کہیں مل جائے تو لے لینا۔ پھر منع کر دیا کہ اب نہ لینا تو اب اس کو لینے کا اختیار نہیں، اگر اب لے گا تو اسی کے سر پڑے گی تم کو نہ لینا پڑے گی۔

مسئلہ ①: اگر خود اس کو نہیں منع کیا بل کہ خط لکھ بھیجا یا آدمی بھیج کر اطلاع کر دی کہ اب نہ لینا تب بھی وہ برطرف ہو گیا اور اگر تم نے اطلاع نہیں دی کسی اور آدمی نے اپنے طور پر اس سے کہہ دیا کہ تم کو فلانے نے برطرف کر دیا ہے اب نہ خریدنا تو اگر دو آدمیوں نے اطلاع دی ہو یا ایک ہی نے اطلاع دی مگر وہ معتبر اور پابند شرع ہے تو برطرف ہو گیا اور اگر ایسا نہ ہو تو برطرف نہیں ہوا، اگر وہ خرید لے تو تم کو لینا پڑے گا۔

تمرین

سُؤال ①: ذمہ داری لینے کا طریقہ حکم سمیت بیان کریں۔

سُؤال ②: اگر حق دار نے قرض دار کو پندرہ دن کی مہلت دی تو کیا یہ مہلت ذمہ دار کے حق میں بھی سمجھی جائے گی؟

سُؤال ③: ذمہ دار قرض دار کے قرض کی ادائیگی کے بعد کب اُس سے اپنا پیسہ لینے کا مطالبہ کر سکتا ہے؟

سُؤال ④: اپنا قرضہ دوسرے پر اتارنے (حوالہ کرنے) کا کیا طریقہ ہے؟ اور اس کی کیا شرائط ہیں؟

سُؤال ⑤: جس پر قرضہ اتارا جائے کیا اس کا مقروض ہونا ضروری ہے؟

سُؤال ⑥: جس پر قرضہ اتارا گیا ہے وہ مر گیا تو قرض خواہ اپنا قرضہ کیسے وصول کرے گا؟

سُؤال ⑦: وکیل کسے کہتے ہیں؟

سُؤال ⑧: اگر تم نے کسی کو کوئی چیز بیچنے کے لیے دی تو کیا وہ اسے خود خرید سکتا ہے؟ یا تم نے کسی اور سے کہا کہ میرے لیے فلاں چیز لے آؤ تو کیا وہ اپنے پاس سے وہ چیز تمہیں دے سکتا ہے؟

سُؤال ⑨: تم نے دو آدمیوں کو بھیجا کہ جاؤ فلاں چیز خرید لاؤ، ان دونوں میں سے ایک آدمی وہ چیز خرید لایا، یا جس کو وکیل بنایا تھا اُس نے خود نہیں خریدا بلکہ کسی اور سے کہہ دیا اور اس نے خریدا تو کیا حکم ہے؟

سُؤال ⑩: وکیل کو برطرف کرنا کیسا ہے اور اس کی کیا صورت ہوگی؟

کتاب المضاربة

مضاربت کا بیان یعنی ایک کا روپیہ ایک کا کام[1]

مضاربت کی تعریف اور جواز کی شرائط

مسئلہ ①: تم نے تجارت کے لیے کسی کو کچھ روپے دیئے کہ اس سے تجارت کرو جو کچھ نفع ہوگا وہ ہم تم بانٹ لیں گے، یہ جائز ہے اس کو "مضاربت" کہتے ہیں۔ لیکن اس کی کئی شرطیں ہیں اگر ان شرطوں کے موافق ہو تو صحیح ہے نہیں تو ناجائز اور فاسد ہے۔

❶ ایک تو جتنا روپیہ دینا ہو وہ بتلا دو اور اس کو تجارت کے لیے دے بھی دو اپنے پاس نہ رکھو۔ اگر روپیہ اس کے حوالہ نہ کیا اپنے ہی پاس رکھا تو یہ معاملہ فاسد ہے۔

❷ دوسرے یہ کہ نفع بانٹنے کی صورت طے کرلو اور بتلا دو کہ تم کو کتنا ملے گا اور اس کو کتنا، اگر یہ بات طے نہیں ہوئی بس اتنا ہی کہا کہ نفع ہم تم دونوں بانٹ لیں گے تو یہ فاسد ہے۔

❸ تیسرے یہ کہ نفع تقسیم کرنے کو اس طرح نہ طے کرو کہ جس قدر نفع ہو اس میں سے دس روپے ہمارے باقی تمہارے، یا دس روپے تمہارے باقی ہمارے۔ غرض یہ کہ کچھ خاص رقم مقرر نہ کرو کہ اتنی ہماری یا اتنی تمہاری بل کہ یوں طے کرو کہ آدھا ہمارا آدھا تمہارا، یا ایک حصہ اس کا دو حصے اس کے یا ایک حصہ ایک کا باقی تین حصے دوسرے کے۔

غرض کہ نفع کی تقسیم حصوں کے اعتبار سے کرنا چاہیے، نہیں تو معاملہ فاسد ہو جائے گا، اگر کچھ نفع ہوگا تب تو وہ کام کرنے والا اس میں سے اپنا حصہ پائے گا اور اگر کچھ نفع نہ ہوا تو کچھ نہ پائے گا۔ اگر یہ شرط کرلی کہ اگر نفع نہ ہوا تب بھی ہم تم کو اصل مال میں سے اتنا دے دیں گے تو یہ معاملہ فاسد ہے۔ اسی طرح اگر یہ شرط کی کہ اگر نقصان ہوگا تو اس کام کرنے والے کے ذمہ پڑے گا یا دونوں کے ذمہ ہوگا یہ بھی فاسد ہے، بل کہ حکم یہ ہے کہ جو کچھ نقصان ہو وہ مالک کے ذمہ ہے اسی کا روپیہ گیا۔

---

[1] اس عنوان کے تحت ۴ مسائل مذکور ہیں

مضاربت کو ختم کرنے کا اختیار کب تک ہے؟

مسئلہ ②: جب تک اس کے پاس روپیہ موجود ہو اور اس نے اسباب نہ خریدا ہو تب تک تم کو اس کے موقوف کر دینے اور روپیہ واپس لے لینے کا اختیار ہے اور جب وہ مال خرید چکا تو اب موقوفی کا اختیار نہیں ہے۔

مال کے ساتھ اگر کام کی شرط بھی لگائی تو مضاربت فاسد ہو جائے گی

مسئلہ ③: اگر یہ شرط کی کہ تمہارے ساتھ ہم کام کریں گے، یا ہمارا فلاں آدمی تمہارے ساتھ کام کرے گا تو یہ (معاملہ) فاسد ہے۔

مضاربت کا حکم

مسئلہ ④: اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ معاملہ صحیح ہوا ہے کوئی واہیات شرط نہیں لگائی ہے تو نفع میں دونوں شریک ہیں، جس طرح طے کیا ہو بانٹ لیں اور اگر کچھ نفع نہ ہوا یا نقصان ہوا تو اس آدمی کو کچھ نہ ملے گا اور نقصان کا تاوان اس کو نہ دینا پڑے گا اور اگر وہ معاملہ فاسد ہو گیا ہے تو پھر وہ کام کرنے والا نفع میں شریک نہیں ہے بل کہ وہ بمنزلہ نوکر کے ہے، یہ دیکھو کہ اگر ایسا آدمی نوکر رکھا جائے تو کتنی تنخواہ دینی پڑے گی، بس اتنی ہی تنخواہ اس کو ملے گی نفع ہو تب بھی اور نہ ہو تب بھی بہر حال تنخواہ پائے گا اور نفع سب مالک کا ہے، لیکن اگر تنخواہ زیادہ بیٹھتی ہے اور جو نفع ٹھہرا تھا اگر اس کے حساب سے دیں تو کم بیٹھتا ہے تو اس صورت میں تنخواہ نہ دیں گے نفع بانٹ دیں گے۔

تنبیہ: چوں کہ اس قسم کے مسئلوں کی عورتوں کو نہایت کم ضرورت پڑتی ہے اس لیے ہم زیادہ نہیں لکھتے جب کبھی ایسا معاملہ ہوا کرے اس کی ہر بات کو کسی مولوی سے پوچھ لیا کرو تا کہ گناہ نہ ہو۔

تمرین

سوال ①: مضاربت کسے کہتے ہیں؟

سوال ②: مضاربت کے صحیح ہونے کے کیا شرائط ہیں؟

سوال ③: اگر مضاربت میں یہ شرط ٹھہرائی کہ ہمارا فلاں آدمی تمہارے ساتھ کام کرے گا تو کیا حکم ہے؟

سوال ④: مضاربت جب فاسد ہو جائے تو نفع کیسے تقسیم کیا جائے گا؟

کتاب الودیعة

امانت رکھنے اور رکھانے کا بیان[1]

امانت کا حکم

مسئلہ ①: کسی نے کوئی چیز تمہارے پاس امانت رکھائی اور تم نے لے لی تو اب اس کی حفاظت کرنا تم پر واجب ہوگیا، اگر حفاظت میں کوتاہی کی اور وہ چیز ضائع ہوگئی تو اس کا تاوان یعنی ڈانڈ[2] دینا پڑے گا۔ البتہ اگر حفاظت میں کوتاہی نہیں ہوئی، پھر بھی کسی وجہ سے وہ چیز جاتی رہی مثلاً چوری ہوگئی یا گھر میں آگ لگ گئی اس میں جل گئی تو اس کا تاوان وہ نہیں لے سکتی، بل کہ اگر امانت رکھتے وقت یہ اقرار کرلیا کہ اگر جاتی رہے تو میں ذمہ دار ہوں مجھ سے دام لے لینا تب بھی اس کو تاوان لینے کا اختیار نہیں یوں تم اپنی خوشی دے دو وہ اور بات ہے۔

مسئلہ ②: کسی نے کہا میں ذرا کام سے جاتی ہوں میری چیز رکھ لو تو تم نے کہا اچھا رکھ دو، یا تم کچھ نہیں بولیں وہ تمہارے پاس رکھ کر چلی گئی تو امانت ہوگئی، البتہ اگر تم نے صاف کہہ دیا کہ میں نہیں جانتی اور کسی کے پاس رکھا دو، یا اور کچھ کہہ کے انکار کردیا، پھر بھی وہ رکھ کر چلی گئی تو اب وہ چیز تمہاری امانت میں نہیں ہے، البتہ اگر اس کے چلے جانے کے بعد تم نے اٹھا کر رکھ دیا تو اب امانت ہوجائے گی۔

امانت اگر کئی آدمیوں کے حوالے کی تو حفاظت کس کے ذمہ ہوگی؟

مسئلہ ③: کئی عورتیں بیٹھی تھیں ان کے سپرد کرکے چلی گئی تو سب پر اس چیز کی حفاظت واجب ہے اگر وہ چھوڑ کر چلی گئیں اور وہ چیز جاتی رہی تو تاوان دینا پڑے گا اور اگر سب ساتھ نہیں اٹھیں ایک ایک کرکے اٹھیں تو جو سب سے اخیر میں رہ گئی اسی کے ذمہ حفاظت ہوگئی، اب وہ اگر چلی گئی اور چیز جاتی رہی تو اسی سے تاوان لیا جائے گا۔

امین امانت کی حفاظت خود کرے یا اپنے گھر کے کسی فرد سے کروائے

مسئلہ ④: جس کے پاس کوئی امانت ہو اس کو اختیار ہے کہ چاہے خود اپنے پاس حفاظت سے رکھے، یا اپنی ماں،

---

[1] امانت سے متعلق ۱۶ مسائل مذکور ہیں۔
[2] نقصان، تاوان۔

بہن اپنے شوہر وغیرہ کسی ایسے رشتہ دار کے پاس رکھا دے کہ ایک ہی گھر میں اس کے ساتھ رہتے ہوں جن کے پاس اپنی چیز بھی ضرورت کے وقت رکھا دیتی ہو، لیکن اگر کوئی دیانت دار نہ ہو تو اس کے پاس رکھانا درست نہیں۔ اگر جان بوجھ کے ایسے غیر معتبر کے پاس رکھ دیا تو ضائع ہو جانے پر تاوان دینا پڑے گا اور ایسے رشتہ دار کے سوا کسی اور کے پاس بھی پرائی امانت رکھانا بدون مالک کی اجازت کے درست نہیں چاہے وہ بالکل غیر ہو یا کوئی رشتہ دار بھی لگتا ہو، اگر اوروں کے پاس رکھا دیا تو بھی ضائع ہو جانے پر تاوان دینا پڑے گا، البتہ وہ غیر اگر ایسا شخص ہے کہ یہ اپنی چیزیں بھی اس کے پاس رکھتی ہے تو درست ہے۔

حفاظت میں کوتاہی کی صورت میں تاوان دینا پڑے گا

مسئلہ⑤: کسی نے کوئی چیز رکھائی اور تم بھول گئیں اسے وہیں چھوڑ کر چلی گئیں تو جاتے رہنے پر تاوان دینا پڑے گا، یا کوٹھڑی صندوقچہ وغیرہ کا قفل کھول کر تم چلی گئیں اور وہاں ایرے غیرے سب جمع ہیں اور وہ چیز ایسی ہے کہ عرفاً بغیر قفل لگائے اس کی حفاظت نہیں ہو سکتی تب بھی ضائع ہو جانے سے تاوان دینا ہوگا۔

مسئلہ⑥: گھر میں آگ لگ گئی تو ایسے وقت غیر کے پاس بھی پرائی امانت کا رکھا دینا جائز ہے، لیکن جب وہ عذر جاتا رہا تو فوراً لے لینا چاہیے، اگر اب واپس نہ لے گی تو تاوان دینا پڑے گا۔ اسی طرح مرتے وقت اگر کوئی اپنے گھر کا آدمی موجود نہ ہو تو پڑوسی کے سپرد کر دینا درست ہے۔

روپے (نقدی) امانت رکھوانے کے مسائل

مسئلہ⑦: اگر کسی نے کچھ روپے پیسے امانت رکھوائے تو بعینہٖ ان ہی روپے پیسوں کا حفاظت سے رکھنا واجب ہے، نہ تو اپنے روپوں میں ان کا ملانا جائز ہے اور نہ ان کا خرچ کرنا جائز، یہ نہ سمجھو کہ روپیہ روپیہ سب برابر، لاؤ اس کو خرچ کر ڈالیں جب مانگے گی تو اپنا روپیہ دے دیں گے البتہ اگر اس نے اجازت دے دی ہو تو ایسے وقت خرچ کرنا درست ہے، لیکن اس کا یہ حکم ہے کہ اگر وہی روپیہ تم الگ رہنے دو تب تو امانت سمجھا جائے گا، اگر جاتا رہا تو تاوان نہ دینا پڑے گا اور اگر تم نے اجازت لے کر اسے خرچ کر دیا تو اب وہ تمہارے ذمہ قرض ہو گیا امانت نہیں رہا، لہٰذا اب بہرحال تم کو دینا پڑے گا۔ اگر خرچ کرنے کے بعد تم نے اتنا ہی روپیہ اس کے نام سے الگ کر کے رکھ دیا تب بھی وہ امانت نہیں وہ تمہارا ہی روپیہ ہے، اگر چوری ہو گیا تو تمہارا گیا اس کو پھر دینا پڑے گا، غرض یہ کہ خرچ کرنے کے بعد جب تک اس کو ادا نہ کر دو گی تب تک تمہارے ذمہ رہے گا۔

مسئلہ ⑧: سو روپے کسی نے تمہارے پاس امانت رکھائے اس میں سے پچاس تم نے اجازت لے کر خرچ کر ڈالے تو پچاس روپے تمہارے ذمہ قرض ہو گئے اور پچاس امانت، اب جب تمہارے پاس روپے ہوں تو اپنے پاس کے پچاس روپے اس امانت کے پچاس روپے میں نہ ملاؤ، اگر اس میں ملا دو گی تو وہ بھی امانت نہ رہیں گے یہ پورے سو روپے تمہارے ذمہ ہو جائیں گے۔ اگر جاتے رہے تو پورے سو دینا پڑیں گے، کیوں کہ امانت کا روپیہ اپنے روپوں میں ملا دینے سے امانت نہیں رہتا بل کہ قرض ہو جاتا ہے اور ہر حال میں دینا پڑتا ہے۔

مسئلہ ⑨: تم نے اجازت لے کر اس کے سو روپے اپنے سو روپے میں ملا دیئے تو وہ سب روپیہ دونوں کی شرکت میں ہو گیا، اگر چوری ہو گیا تو دونوں کا گیا کچھ نہ دینا پڑے گا اور اگر اس میں سے کچھ چوری ہو گیا کچھ رہ گیا تب بھی آدھا اس کا گیا آدھا اس کا۔ اور اگر سو ایک کے ہوں دو سو ایک کے تو اس کے حصے کے موافق اس کا جائے گا اس کے حصے کے موافق اس کا۔ مثلاً اگر بارہ روپے جاتے رہے تو چار روپے ایک سو روپے والے کے گئے اور آٹھ روپے دو سو والے کے۔ یہ حکم اسی وقت ہے جب اجازت سے ملائے ہوں اور اگر بغیر اجازت کے اپنے روپے میں ملا دیا ہو تو اس کا وہی حکم ہے جو بیان ہو چکا کہ امانت کا روپیہ بلا اجازت اپنے روپوں میں ملا لینے سے قرض ہو جاتا ہے، اس لیے اب وہ روپیہ امانت نہیں رہا جو کچھ گیا تمہارا گیا اس کا روپیہ اس کو بہر حال دینا پڑے گا۔

امانت سے بغیر اجازت نفع اٹھانا درست نہیں

مسئلہ ⑩: کسی نے بکری یا گائے وغیرہ امانت رکھائی تو اس کا دودھ پینا یا کسی اور طرح اس سے کام لینا درست نہیں، البتہ اجازت سے یہ سب جائز ہو جاتا ہے، بلا اجازت جتنا دودھ لیا ہے اس کے دام دینے پڑیں گے۔

مسئلہ ⑪: کسی نے ایک کپڑا یا زیور یا چار پائی وغیرہ رکھائی، اس کی بلا اجازت اس کا برتنا درست نہیں، اگر اس نے بلا اجازت کپڑا یا زیور پہنا یا چار پائی پر لیٹی بیٹھی اور اس کے برتنے کے زمانہ میں وہ کپڑا اپھٹ گیا یا چور لے گیا یا زیور، چار پائی وغیرہ ٹوٹ گئی یا چوری ہو گئی تو تاوان دینا پڑے گا، البتہ اگر توبہ کر کے پھر اسی طرح حفاظت سے رکھ دیا پھر کسی طرح ضائع ہوا تو تاوان نہ دینا پڑے گا۔

مسئلہ ⑫: صندوق میں سے امانت کا کپڑا نکالا کہ شام کو یہی پہن کر فلانی جگہ جاؤں گی، پھر پہننے سے پہلے ہی وہ جاتا رہا تو بھی تاوان دینا پڑے گا۔

متفرق مسائل

مسئلہ ⑬: امانت کی گائے یا بکری وغیرہ بیمار پڑ گئی، تم نے اس کی دوا کی، اس دوا سے وہ مر گئی تو تاوان دینا

پڑے گا اور اگر دوا نہ کی اور مر گئی تو تاوان نہ دینا ہوگا۔

مسئلہ ⑭: کسی نے رکھنے کو روپیہ دیا تم نے بٹوے میں ڈال لیا، یا ازار بند میں باندھ لیا لیکن ڈالتے وقت وہ روپیہ ازار بند یا بٹوے میں نہیں پڑا، بل کہ نیچے گر گیا، مگر تم یہی سمجھیں کہ میں نے بٹوے میں رکھ لیا تو تاوان نہ دینا پڑے گا۔

امانت واپس کرنے کے مسائل

مسئلہ ⑮: جب وہ اپنی امانت مانگے تو فوراً اس کو دے دینا واجب ہے، بلا عذر نہ دینا اور دیر کرنا جائز نہیں۔ اگر کسی نے اپنی امانت مانگی تم نے کہا بہن اس وقت ہاتھ خالی نہیں کل لے لینا۔ اس نے کہا اچھا کل ہی سہی تب تو خیر کچھ حرج نہیں اور اگر وہ کل کے لینے پر راضی نہ ہوئی اور نہ دینے سے خفا ہو کر چلی گئی تو اب وہ چیز امانت نہیں رہی، اب اگر جاتی رہے گی تو تم کو تاوان دینا پڑے گا۔

مسئلہ ⑯: کسی نے اپنا آدمی امانت مانگنے کے لیے بھیجا، تم کو اختیار ہے کہ اس آدمی کو نہ دو اور کہلا بھیجو کہ وہ خود ہی آکر اپنی چیز لے جائیں، ہم کسی اور کو نہ دیں گے اور اگر تم نے اس کو سچا سمجھ کر دے دیا اور پھر مالک نے کہا کہ میں نے اس کو نہ بھیجا تھا تم نے کیوں دے دیا تو وہ تم سے لے سکتا ہے اور تم اس آدمی سے وہ شے لوٹا سکتی ہو اور اگر اس کے پاس سے وہ شے جاتی رہی ہو تو تم اس سے دام نہیں لے سکتی ہو اور مالک تم سے دام لے گا۔

تمرین

سوال ①: امانت کسے کہتے ہیں اور اس کا حکم کیا ہے؟

سوال ②: کیا امانت دار امانت دوسرے کے پاس رکھوا سکتا ہے؟

سوال ③: امانت میں تصرف کرنا یا اس سے فائدہ اُٹھانا کیسا ہے؟

سوال ④: امانت والے نے امانت مانگی تم نے نہ دی تو کیا حکم ہے؟

سوال ⑤: اگر اپنی امانت لینے لیے کوئی آدمی بھیجا تو اس کو دینے کا کیا حکم ہے؟

كتاب العارية

مانگے کی چیز کا بیانؒ

مسئلہ ①: کسی سے کوئی کپڑا یا زیور یا چارپائی، برتن وغیرہ کوئی چیز کچھ دن کے لیے مانگ لی کہ ضرورت نکل جانے کے بعد دے جائیں گی تو اس کا حکم بھی امانت کی طرح ہے، اب اس کو اچھی طرح حفاظت سے رکھنا واجب ہے اگر باوجود حفاظت کے جاتی رہے تو جس کی چیز ہے اس کو تاوان لینے کا حق نہیں ہے بل کہ اگر تم نے اقرار کرلیا ہو کہ اگر جائے گی تو ہم سے دام لے لینا تب بھی تاوان لینا درست نہیں۔ البتہ اگر حفاظت نہ کی اس وجہ سے جاتی رہی تو تاوان دینا پڑے گا اور مالک کو ہر وقت اختیار ہے جب چاہے اپنی چیز لے لے تم کو انکار کرنا درست نہیں، اگر مانگنے پر نہ دی تو پھر ضائع ہو جانے پر تاوان دینا پڑے گا۔

مسئلہ ②: جس طرح برتنے کی اجازت مالک نے دی ہو اسی طرح برتنا جائز ہے اس کے خلاف درست نہیں، اگر خلاف کرے گی تو جاتے رہنے پر تاوان دینا پڑے گا، جیسے کسی نے اوڑھنے کو دوپٹہ دیا یہ اس کو بچھا کر لیٹی اس لیے وہ خراب ہو گیا یا چارپائی پر اتنے آدمی لد گئے کہ وہ ٹوٹ گئی، یا شیشے کا برتن آگ پر رکھ دیا وہ ٹوٹ گیا، اور کچھ ایسی خلاف بات کی تو تاوان دینا پڑے گا۔ اسی طرح اگر چیز مانگ لائی اور یہ بدنیتی کی کہ اب اس کو لوٹا کر نہ دوں گی بل کہ ہضم کر جاؤں گی تب بھی تاوان دینا پڑے گا۔

مسئلہ ③: ایک یا دو دن کے لیے کوئی چیز منگوائی تو اب ایک دو دن کے بعد پھیر دینا ضروری ہے، جتنے دن کے وعدے پر لائی تھی اتنے دن کے بعد اگر نہ پھیرے گی تو جاتے رہنے پر تاوان دینا پڑے گا۔

مسئلہ ④: جو چیز مانگی لی ہے یہ دیکھنا چاہیے کہ اگر مالک نے زبان سے صاف کہہ دیا کہ چاہو خود برتو، چاہو دوسرے کو دو، مانگنے والی کو درست ہے کہ دوسرے کو بھی برتنے کے لیے دے دے۔ اسی طرح اگر اس نے صاف تو نہیں کہا مگر اس سے میل جول ایسا ہے کہ اس کو یقین ہے کہ ہر طرح اس کی اجازت ہے تب بھی یہی حکم ہے اور اگر مالک نے صاف منع کر دیا کہ دیکھو تم خود برتنا کسی اور کو مت دینا تو اس صورت میں کسی طرح درست نہیں کہ

ؒ اس عنوان کے تحت ۶ مسائل مذکور ہیں۔

دوسرے کو برتنے کے لیے دی جائے اور اگر مانگنے والی نے یہ کہہ کر منگائی ہے کہ میں برتوں گی اور مالک نے دوسرے کے برتنے سے منع نہ کیا اور نہ صاف اجازت دی تو اس چیز کو دیکھو کیسی ہے؟ اگر وہ ایسی ہے کہ سب برتنے والے اس کو ایک ہی طرح برتا کرتے ہیں، برتنے میں فرق نہیں ہوتا تب تو خود بھی برتنا درست ہے اور دوسرے کو برتنے کے لیے دینا بھی درست ہے اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ سب برتنے والے اس کو ایک طرح نہیں برتا کرتے بلکہ کوئی اچھی طرح برتتا ہے کوئی بری طرح تو ایسی چیز تم دوسرے کو برتنے کے واسطے نہیں دے سکتی ہو۔

اسی طرح اگر یہ کہہ کر منگائی ہے کہ ہمارا فلانا رشتہ دار یا ملاقاتی برتے گا اور مالک نے تمہارے برتنے نہ برتنے کا ذکر نہیں کیا تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے کہ اول قسم کی چیز کو تم بھی بَرت سکتی ہو اور دوسری قسم کی چیز کو تم نہیں بَرت سکو گی، صرف وہی برتے گا جس کے بَرتنے کے نام سے منگائی ہے اور اگر تم نے یوں ہی منگا بھیجی نہ اپنے بَرتنے کا نام لیا نہ دوسرے کے برتنے کا اور مالک نے بھی کچھ نہیں کہا تو اس کا حکم یہ ہے کہ اول قسم کی چیز کو تو تم بھی بَرت سکتی ہو اور دوسرے کو بھی برتنے کے لیے دے سکتی ہو اور دوسرے قسم کی چیز میں یہ حکم ہے کہ اگر تم نے برتنا شروع کر دیا تب تو دوسرے کو برتنے کے واسطے نہیں دے سکتیں اور اگر دوسرے سے برت والیا تو تم نہیں برت سکتیں خوب سمجھ لو۔

مسئلہ⑤: ماں باپ وغیرہ کا کسی کو چھوٹے نابالغ کی چیز کا مانگے دینا جائز نہیں ہے، اگر وہ چیز جاتی رہے تو تاوان دینا پڑے گا۔ اسی طرح اگر خود نابالغ اپنی چیز دے دے اس کا لینا بھی جائز نہیں۔

مسئلہ⑥: کسی سے کوئی چیز مانگ کر لائی گئی پھر وہ مالک مرگیا تو اب مرنے کے بعد وہ مانگے کی چیز نہیں رہی، اب اس سے کام لینا درست نہیں، اس طرح اگر وہ مانگنے والی مرگئی تو اس کے وارثوں کو اس سے نفع اٹھانا درست نہیں۔

تمرین

سوال①: مانگی ہوئی چیز کا کیا حکم ہے؟

سوال②: کیا مانگی ہوئی چیز کسی دوسرے کو دینا جائز ہے؟

سوال③: کیا نابالغ کی چیز کسی کو دینا یا نابالغ سے لینا درست ہے؟

سوال④: اگر مانگنے والی یا چیز دینے والی مرجائے تو اُس چیز کا کیا حکم ہے؟

کتاب الھبۃ

ہبہ یعنی کسی کو کچھ دے دینے کا بیان[1]

ہبہ کی تعریف اور حکم

مسئلہ ①: تم نے کسی کو کوئی چیز دی اور اس نے منظور کرلیا، یا منہ سے کچھ نہیں کہا بل کہ تم نے اس کے ہاتھ پر رکھ دیا اور اس نے لے لیا تو اب وہ چیز اسی کی ہوگئی، اب تمہاری نہیں رہی بل کہ وہی اس کی مالک ہے اس کو شرع میں "ہبہ" کہتے ہیں، لیکن اس کی کئی شرطیں ہیں: ایک تو اس کے حوالہ کردینا اور اس کا قبضہ کرلینا ہے اگر تم نے کہا یہ چیز ہم نے تم کو دے دی، اس نے کہا ہم نے لے لی، لیکن ابھی تم نے اس کے حوالے نہیں کیا تو یہ دینا صحیح نہیں ہوا، ابھی وہ چیز تمہاری ہی ملک ہے، البتہ اگر اس نے اس چیز پر قبضہ کرلیا تو اب قبضہ کرلینے کے بعد اس کی مالک بنی۔

قبضہ کرنے کی مختلف صورتیں

مسئلہ ②: تم نے وہی دی ہوئی چیز اس کے سامنے اس طرح رکھ دی کہ اگر وہ اٹھانا چاہے تو لے سکے اور کہہ دیا کہ لو اس کو لے لو تو اس پاس رکھ دینے سے بھی وہ مالک بن گئی، ایسا سمجھیں گے کہ اس نے اٹھا لیا اور قبضہ کرلیا۔

مسئلہ ③: بند صندوق میں کچھ کپڑے دے دیے، لیکن اس کی کنجی نہیں دی تو یہ قبضہ نہیں ہوا جب کنجی دے گی تب قبضہ ہوگا۔ اس وقت اس کی مالک بنے گی۔

مسئلہ ④: کسی بوتل میں تیل رکھا ہے یا اور کچھ رکھا ہے تم نے وہ بوتل کسی کو دے دی لیکن تیل نہیں دیا تو یہ دینا صحیح نہیں۔ اگر وہ قبضہ کرلے تب بھی اس کی مالک نہ ہوگی، جب اپنا تیل نکال کے دو گی تب وہ مالک ہوگی اور اگر تیل کسی کو دے دیا مگر بوتل نہیں دی اور اس نے بوتل سمیت لے لیا کہ ہم خالی کر کے پھیر دیں گے تو یہ تیل کا دینا صحیح ہے۔ قبضہ کرلینے کے بعد مالک بن جائے گی۔ غرض یہ کہ جب برتن وغیرہ کوئی چیز دو تو خالی کر کے دینا شرط ہے، بغیر خالی کیے دینا صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے مکان دیا تو اپنا سارا مال اسباب نکال کے خود بھی اس گھر سے

---

[1] ہبہ سے متعلق ۱۱ مسائل مذکور ہیں۔

نکل کے دینا چاہیے۔

قابلِ تقسیم اور نا قابلِ تقسیم اشیاء میں ہبہ

مسئلہ ⑤: اگر کسی کو آدھی یا تہائی یا چوتھائی چیز دو پوری چیز نہ دو تو اس کا حکم یہ ہے کہ دیکھو وہ کس قسم کی چیز ہے؟ آدھی بانٹ دینے کے بعد بھی کام کی رہے گی یا نہ رہے گی، اگر بانٹ دینے کے بعد اس کام کی نہ رہے جیسے چکی کہ اگر بیچوں بیچ سے توڑ کے دے دو تو پیسنے کے کام کی نہ رہے گی۔ اور جیسے چوکی، پلنگ، پتیلی، لوٹا، کٹورہ، پیالہ، صندوق جانور وغیرہ۔ ایسی چیزوں کو بغیر تقسیم کیے بھی آدھی تہائی جو کچھ دینا منظور ہو دینا جائز ہے، اگر وہ قبضہ کر لے تو جتنا حصہ تم نے دیا ہے اس کی مالک بن گئی اور وہ چیز ساجھے[1] میں ہوگئی اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ تقسیم کرنے کے بعد بھی کام کی رہے جیسے زمین، گھر، کپڑے کا تھان، جلانے کی لکڑی، اناج غلہ، دودھ دہی وغیرہ تو بغیر تقسیم کیے ان کا دینا صحیح نہیں ہے۔ اگر تم نے کسی سے کہا ہم نے اس برتن کا آدھا گھی تم کو دے دیا، وہ کہے ہم نے لے لیا تو یہ دینا صحیح نہیں ہوا، بل کہ اگر وہ برتن پر قبضہ بھی کر لے تب بھی اس کی مالک نہیں ہوئی۔ ابھی سارا گھی تمہارا ہی ہے، ہاں اس کے بعد اگر اس میں (سے) آدھا گھی الگ کر کے اس کے حوالے کر دو تو اب البتہ اس کی مالک ہو جائے گی۔

متفرق مسائل

مسئلہ ⑥: ایک تھان یا ایک مکان یا باغ وغیرہ دو آدمیوں نے مل کر آدھا آدھا خریدا تو جب تک تقسیم نہ کر لو تب تک اپنا آدھا حصہ کسی کو دے دینا صحیح نہیں۔

مسئلہ ⑦: آٹھ آنے یا بارہ آنے پیسہ دو شخصوں کو دیا کہ تم دونوں آدھے آدھے لے لو، یہ صحیح نہیں بل کہ آدھے آدھے تقسیم کر کے دینا چاہئیں، البتہ اگر وہ دونوں فقیر ہوں تو تقسیم کی ضرورت نہیں اور اگر ایک روپیہ یا ایک پیسہ دو آدمیوں کو دیا تو یہ دینا صحیح ہے۔

مسئلہ ⑧: بکری یا گائے وغیرہ کے پیٹ میں بچہ ہے تو پیدا ہونے سے پہلے ہی اس کا دے دینا صحیح نہیں ہے، بل کہ اگر پیدا ہونے کے بعد وہ قبضہ بھی کر لے تب بھی مالک نہیں ہوئی، اگر دینا ہو تو پیدا ہونے کے بعد پھر سے دے۔

[1] یعنی اس کی ملکیت مشترکہ اور حصہ داری ہوگی۔

مسئلہ ⑨: کسی نے بکری دی اور کہا کہ اس کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کو ہم نہیں دیتے، وہ ہمارا ہی ہے تو بکری اور بچہ دونوں اسی کے ہوگئے۔ پیدا ہونے کے بعد بچہ لے لینے کا اختیار نہیں ہے۔

مسئلہ ⑩: تمہاری کوئی چیز کسی کے پاس امانت رکھی ہے، تم نے اسی کو دے دی تو اس صورت میں فقط اتنا کہہ دینے سے کہ میں نے لے لی اس کی مالک ہوجائے گی، اب جا کر دوبارہ اس پر قبضہ کرنا شرط نہیں ہے، کیوں کہ وہ چیز تو اس کے پاس ہی ہے۔

نابالغ کا ہبہ کرنا درست نہیں

مسئلہ ⑪: نابالغ لڑکا یا لڑکی اپنی چیز کسی کو دے دے تو اس کا دینا صحیح نہیں ہے اور اس کی چیز لینا بھی ناجائز ہے، اس مسئلہ کو خوب یاد رکھو، بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں۔

تمرین

سوال ①: ہبہ کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

سوال ②: ہبہ کب صحیح ہوتا ہے؟

سوال ③: اگر تم نے کسی کے سامنے کوئی چیز رکھ لی اور اُس سے کہہ دیا کہ لے لو تو کیا وہ مالک بن جائے گی۔

سوال ④: تقسیم ہونے والی اور نہ ہونے والی چیزوں کے ہبہ کی کیا صورت ہے؟

سوال ⑤: دو آدمیوں نے ایک باغ مشترک خریدا، ان میں سے ایک اپنا حصہ ہبہ کرے تو کیا حکم ہے؟

سوال ⑥: جانور کے پیٹ میں بچہ کسی کو ہبہ کرنے کی کیا شکل ہے؟

سوال ⑦: نابالغ کے ہبہ کا کیا حکم ہے؟

بچوں کو دینے کا بیان[1]

مسئلہ ①: ختنہ وغیرہ کسی تقریب میں چھوٹے بچوں کو جو کچھ دیا جاتا ہے اس سے خاص اس بچہ کو دینا مقصود نہیں ہوتا بل کہ ماں باپ کو دینا مقصود ہوتا ہے، اس لیے وہ سب نیوتہ[2] بچہ کی ملک نہیں بل کہ ماں باپ اس کے مالک ہیں جو چاہیں سو کریں۔ البتہ اگر کوئی شخص خاص بچہ ہی کو کوئی چیز دے۔ دے تو پھر وہی بچہ اس کا مالک ہے، اگر بچہ سمجھ دار ہے تو خود اسی کا قبضہ کر لینا کافی ہے جب قبضہ کر لیا تو مالک ہوگیا۔ اگر بچہ قبضہ نہ کرے یا قبضہ کرنے کے لائق نہ ہو تو اگر باپ ہو تو اس کے قبضہ کر لینے سے اور اگر باپ نہ ہو تو دادا کے قبضہ کر لینے سے بچہ مالک ہو جائے گا۔ اگر باپ دادا موجود نہ ہوں تو وہ بچہ جس کی پرورش میں ہے اس کو قبضہ کرنا چاہیے اور باپ دادا کے ہوتے ماں نانی دادی وغیرہ اور کسی کا قبضہ کرنا معتبر نہیں ہے۔

مسئلہ ②: اگر باپ یا اس کے نہ ہونے کے وقت دادا اپنے بیٹے پوتے کو کوئی چیز دینا چاہے تو بس اتنا کہہ دینے سے ہبہ صحیح ہو جائے گا کہ میں نے اس کو یہ چیز دے دی اور باپ دادا نہ ہو اس وقت ماں بھائی وغیرہ بھی اگر اس کو کچھ دینا چاہیں اور وہ بچہ ان کی پرورش میں بھی ہو، ان کے اس کہہ دینے سے بھی وہ بچہ مالک ہوگیا، کسی کے قبضہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ③: جو چیز ہو اپنی سب اولاد کو برابر برابر دینا چاہیے، لڑکا لڑکی سب کو برابر دے، اگر کبھی کسی کو کچھ زیادہ دے دیا تو بھی خیر کچھ حرج نہیں، لیکن جسے کم دیا اس کو نقصان دینا مقصود نہ ہو، نہیں تو کم دینا درست نہیں ہے۔

مسئلہ ④: جو چیز نابالغ کی ملک ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اسی بچے ہی کے کام میں لگانا چاہیے، کسی کو اپنے کام میں لانا جائز نہیں، خود ماں باپ بھی اپنے کام میں نہ لائیں، نہ کسی اور بچہ کے کام میں لگائیں۔

مسئلہ ⑤: اگر ظاہر میں بچہ کو دیا مگر یقیناً معلوم ہے کہ منظور تو ماں باپ ہی کو دینا ہے، مگر اس چیز کو حقیر سمجھ کر بچے ہی کے نام سے دے دیا تو ماں باپ کی ملک ہے وہ جو چاہیں کریں، پھر اس میں بھی دیکھ لیں اگر ماں کے علاقہ داروں نے دیا ہے تو ماں کا ہے، اگر باپ کے علاقہ داروں نے دیا ہے تو باپ کا ہے۔

مسئلہ ⑥: اپنے نابالغ لڑکے کے لیے کپڑے بنوائے تو وہ لڑکا مالک ہوگیا، یا نابالغ لڑکی کے لیے زیور گہنا بنوایا تو وہ لڑکی اس کی مالک ہوگئی، اب ان کپڑوں کا یا اسی زیور کا کسی اور لڑکا لڑکی کو دینا درست نہیں، جس کے لیے

---

[1] اس عنوان کے تحت ۸ مسائل مذکور ہیں۔
[2] شادی بیاہ کے موقع پر نقدی لینے کی رسم

بنوائے ہیں اسی کو دے۔ البتہ اگر بنانے کے وقت صاف کہہ دیا کہ یہ میری ہی چیز ہے مانگے کے طور پر دیتا ہوں تو بنوانے والے کی رہے گی۔ اکثر دستور ہے کہ بڑی بہنیں بعض وقت چھوٹی نابالغ بہنوں سے یا خود ماں اپنی لڑکی سے دوپٹہ وغیرہ کچھ مانگ لیتی ہیں تو ان کو چیز کا ذرا دیر کے لیے مانگ لینا بھی درست نہیں۔

مسئلہ ⑦: جس طرح خود بچہ اپنی چیز کسی کو دے نہیں سکتا اسی طرح باپ کو بھی نابالغ اولاد کی چیز دینے کا اختیار نہیں۔ اگر ماں باپ اس کی چیز کسی کو بالکل دے دیں، یا ذرا دیر یا کچھ دن کے لیے مانگی دے دیں تو اس کا لینا درست نہیں۔ البتہ اگر ماں باپ کو نہوت[1] کی وجہ سے نہایت ضرورت ہو اور وہ چیز کہیں اور سے ان کو نہ مل سکے تو مجبوری اور لاچاری کے وقت اپنی اولاد کی چیز لے لینا درست ہے۔

مسئلہ ⑧: ماں باپ وغیرہ کو بچے کا مال کسی کو قرض دینا بھی صحیح نہیں، بل کہ خود قرض لینا بھی صحیح نہیں خوب یاد رکھو۔

تمرین

سوال ①: تقریبات وغیرہ میں جو کچھ بچوں کو دیا جاتا ہے وہ کس کی ملکیت میں آتا ہے؟

سوال ②: کیا باپ دادا کے موجودگی میں والدہ بیٹے کے لیے ہبہ کی چیز قبضہ کرسکتی ہے؟

سوال ③: ماں باپ اگر بیٹے کو کوئی چیز ہبہ کرنا چاہیں تو اُس کی کیا صورت ہے؟

سوال ④: بچے کی کوئی چیز کسی کو دینا یا اپنے کام میں لانا کیسا ہے؟

سوال ⑤: کیا والدین چھوٹے بچے کا مال بطور قرض کسی کو دے سکتے ہیں؟

---

[1] لاچاری، مفلسی، تنگدستی

دے کر پھیر لینے کا بیان[1]

مسئلہ ①: کچھ دے کر پھیر[2] لینا بڑا گناہ ہے، لیکن اگر کوئی واپس لے لے اور جس کو دی تھی وہ اپنی خوشی سے دے بھی دے تو اب پھر اس کی مالک بن جائے گی، مگر بعض باتیں ایسی ہیں جس سے پھیر لینے کا اختیار بالکل نہیں رہتا، مثلاً تم نے کسی کو بکری دی۔ اس نے کھلا پلا کر خوب موٹا تازہ کیا تو پھیرنے کا اختیار نہیں، یا کسی کو زمین دی اس میں اس نے گھر بنا لیا یا باغ لگایا تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں، یا کپڑا دینے کے بعد اس نے کپڑے کو سی لیا یا رنگ لیا یا دھلوا لیا تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں۔

مسئلہ ②: تم نے کسی کو بکری دی، اس کے دو ایک بچے ہوئے تو پھیرنے کا اختیار باقی ہے، لیکن اگر پھیرے تو صرف بکری پھیر سکتی ہے وہ بچے نہیں لے سکتی۔

مسئلہ ③: دینے کے بعد اگر دینے والا یا لینے والا مر جائے تب بھی پھیرنے کا اختیار نہیں رہتا۔

مسئلہ ④: تم کو کسی نے کوئی چیز دی، پھر اس کے بدلے میں تم نے بھی کوئی چیز اس کو دے دی اور کہہ دیا: لو بہن اس کے عوض تم یہ لے لو، تو بدلہ دینے کے بعد اب اس کو پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے۔ البتہ اگر تم نے یہ نہیں کہا کہ ہم اس کے عوض میں دیتے ہیں، تو وہ اپنی چیز پھیر سکتی ہے اور تم اپنی چیز بھی پھیر سکتی ہو۔

مسئلہ ⑤: بی بی نے اپنے میاں کو یا میاں نے اپنی بی بی کو کچھ دیا تو اس کے پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے، اسی طرح اگر کسی نے ایسے رشتہ دار کو کچھ دیا جس سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہے اور وہ رشتہ خون کا ہے، جیسے بھائی، بہن، بھتیجا، بھانجا وغیرہ تو اس سے پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے اور اگر قرابت اور رشتہ تو ہے لیکن نکاح حرام نہیں ہے۔ جیسے چچازاد، پھوپھی زاد، بہن بھائی وغیرہ۔ یا نکاح حرام تو ہے لیکن نسب کے اعتبار سے قرابت نہیں، یعنی وہ رشتہ خون کا نہیں بل کہ دودھ کا رشتہ یا اور کوئی رشتہ ہے جیسے دودھ شریک بھائی بہن وغیرہ یا داماد، ساس، خسر وغیرہ۔ تو ان سب سے پھیر لینے کا اختیار رہتا ہے۔

مسئلہ ⑥: جتنی صورتوں میں پھیر لینے کا اختیار ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بھی پھیر دینے پر راضی ہو جائے اس وقت پھیر لینے کا اختیار ہے جیسا اوپر آ چکا، لیکن گناہ اس میں بھی ہے اور اگر وہ راضی نہ ہو اور نہ

---

[1] اس عنوان کے تحت ۸ مسائل مذکور ہیں۔ [2] واپس لے لینا۔

پھیرے تو بدونِ قضا قاضی کے زبردستی پھیر لینے کا اختیار نہیں اور اگر زبردستی بدون قضا کے پھیر لیا تو یہ مالک نہ ہوگا۔

ہبہ اور صدقہ کے احکام میں دو فرق

مَسْئَلَۃ ⑦: جو کچھ ہبہ کردینے کا حکم احکام بیان ہوئے ہیں، اکثر اللہ کی راہ میں خیرات دینے کے بھی وہی احکام ہیں، مثلاً بغیر قبضہ کیے فقیر کی ملک میں چیز نہیں جاتی اور جس چیز کا تقسیم کے بعد دینا شرط ہے اس کا یہاں بھی تقسیم کے بعد دینا شرط ہے، جس چیز کا خالی کرکے دینا ضروری ہے یہاں بھی خالی کرکے دینا ضروری ہے، البتہ دو باتوں کا فرق ہے:

❶ ہبہ میں رضامندی سے پھیر لینے کا اختیار رہتا ہے اور یہاں پھیر لینے کا اختیار نہیں رہتا۔

❷ آٹھ دس آنے پیسے، یا آٹھ دس روپے اگر دو فقیروں کو دے دو کہ تم دونوں بانٹ لینا تو یہ بھی درست ہے اور ہبہ میں اس طرح درست نہیں ہوتا۔

مَسْئَلَۃ ⑧: کسی فقیر کو پیسہ دینے لگے مگر دھوکے سے اٹھنی چلی گئی تو اس کے پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے۔

تمرین

سُؤال ①: کسی کو کوئی چیز دے کر پھر واپس لینا کیسا ہے؟

سُؤال ②: دینے والا یا لینے والا مر جائے تو پھر پھیرنے کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ③: اگر کسی نے بیوی کو کچھ دیا یا کسی رشتہ دار کو دیا تو واپس لینے کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ④: ہبہ اور خیرات کرنے میں کیا فرق ہے؟

کتاب الاجارة

کرایہ پر لینے کا بیان

مسئلہ ①: جب تم نے مہینہ بھر کے لیے گھر کرایہ پر لیا اور اپنے قبضہ میں کر لیا تو مہینے کے بعد کرایہ دینا پڑے گا، چاہے اس میں رہنے کا اتفاق ہوا ہو یا خالی پڑا رہا ہو، کرایہ بہر حال واجب ہے۔

مسئلہ ②: درزی کپڑا سی کر یا رنگریز رنگ کر یا دھوبی کپڑا دھو کر لایا تو اس کو اختیار ہے کہ جب تک تم سے اس کی مزدوری نہ لے لے تب تک تم کو کپڑا نہ دے، بغیر مزدوری دیئے اس سے زبردستی لینا درست نہیں اور اگر کسی مزدور سے غلے کا ایک بورا ایک آنہ پیسہ کے وعدہ پر اٹھوایا تو وہ اپنی مزدوری مانگنے کے لیے تمہارا غلہ نہیں روک سکتا، کیوں کہ وہاں سے لانے کی وجہ سے غلہ میں کوئی بات نہیں پیدا ہوئی اور پہلی صورتوں میں ایک نئی بات کپڑے میں پیدا ہوگئی۔

مسئلہ ③: اگر کسی نے یہ شرط کر لی کہ میرا کپڑا تم ہی سینا یا تم ہی رنگنا یا تم ہی دھونا تو اس کو دوسرے سے دھلوانا درست نہیں اور اگر یہ شرط نہیں کی تو کسی اور سے بھی وہ کام کرا سکتی ہے۔

اجارہ فاسد کا بیان[1]

مسئلہ ①: اگر مکان کرایہ پر لیتے وقت کچھ مدت نہیں بیان کی کہ کتنے دن کے لیے کرایہ پر لیا ہے، یا کرایہ نہیں مقرر کیا یوں ہی لے لیا، یا یہ شرط کر لی کہ جو کچھ اس میں گر پڑ جائے گا وہ بھی ہم اپنے پاس سے بنوا دیا کریں گے، یا کسی کو گھر اس وعدہ پر دیا کہ اس کی مرمت کرا دیا کرے اور اس کا یہی کرایہ ہے، یہ سب اجارہ فاسد ہے اور اگر یوں کہہ دے کہ تم اس گھر میں رہو اور مرمت کرا دیا کرو، کرایہ کچھ نہیں تو یہ عاریت ہے اور جائز ہے۔

مسئلہ ②: کسی نے یہ کہہ کر مکان کرایہ پر لیا کہ دو روپے ماہوار کرایہ دیا کریں گے تو ایک ہی مہینے کے لیے اجارہ صحیح ہوا، مہینے کے بعد مالک کو اس میں سے اٹھا دینے کا اختیار ہے، پھر جب دوسرے مہینے میں تم رہ پڑے تو ایک

[1] اس عنوان کے تحت ۱۳ مسائل مذکور ہیں۔

مہینے کا اجارہ اب اور صحیح ہو گیا۔ اسی طرح ہر مہینے میں نیا اجارہ ہوتا رہے گا۔ البتہ اگر یہ بھی کہہ دیا کہ چار مہینے یا چھ مہینے رہوں گا تو جتنی مدت بتلائی ہے اتنی مدت تک اجارہ صحیح ہوا، اس سے پہلے مالک تم کو نہیں اٹھا سکتا۔

مسئلہ③: پیسنے کے لیے کسی کو گیہوں دیے اور کہا کہ اسی میں سے پاؤ بھر آٹا پسائی لے لینا، یا کھیت کٹوایا اور کہا کہ اسی میں سے اتنا غلہ مزدوری لے لینا یہ سب فاسد ہے۔

اجارہ فاسد کا حکم

مسئلہ④: اجارہ فاسد کا یہ حکم ہے کہ جو کچھ طے ہوا ہے وہ نہ دلایا جائے گا، بل کہ اتنے کام کے لیے جتنی مزدوری کا دستور ہو، یا ایسے گھر کے لیے جتنے کرایہ کا دستور ہو وہ دلایا جائے گا، لیکن اگر دستور زیادہ ہے اور طے کم ہوا تھا تو پھر دستور کے موافق نہ دیا جائے گا بل کہ وہی پائے گا جو طے ہوا ہے۔ غرض یہ کہ جو کم ہو اس کے پانے کا مستحق ہے۔

اجارہ باطل اور اس کا حکم

مسئلہ⑤: گانے بجانے، ناچنے، بندر نچانے وغیرہ جتنی بے ہودگیاں ہیں ان کا اجارہ صحیح نہیں بالکل باطل ہے، اس لیے کچھ نہ دلایا جائے گا۔

مسئلہ⑥: کسی حافظ کو نوکر رکھا کہ اتنے دن تک فلانے کی قبر پر پڑھا کرو اور ثواب بخشا کرو، یہ صحیح نہیں باطل ہے نہ پڑھنے والے کو ثواب ملے گا نہ مردے کو اور یہ کچھ تنخواہ پانے کا مستحق نہیں۔

مسئلہ⑦: پڑھنے کے لیے کوئی کتاب کرایہ پر لی تو یہ صحیح نہیں بل کہ باطل ہے۔

مسئلہ⑧: یہ جو دستور ہے کہ بکری، گائے، بھینس کے گابھن کرنے میں جس کا بکرا، بیل، بھینسا ہوتا ہے وہ گابھن کرائی لیتا ہے یہ بالکل حرام ہے۔

متفرق مسائل

مسئلہ⑨: بکری یا گائے بھینس کو دودھ پینے کے لیے کرایہ پر لینا درست نہیں۔

مسئلہ⑩: جانور کو ادھیان پر دینا درست نہیں یعنی یوں کہنا کہ یہ مرغیاں یا بکریاں لے جاؤ اور پرورش سے اچھی طرح رکھو، جو کچھ بچے ہوں وہ آدھے تمہارے آدھے ہمارے، یہ درست نہیں ہے۔

مسئلہ⑪: گھر سجانے کے لیے جھاڑ فانوس وغیرہ کرایہ پر لینا درست نہیں، اگر لایا بھی تو وہ دینے والا کرایہ پانے

کا مستحق نہیں، البتہ اگر جھاڑ فانوس جلانے کے لیے لایا ہو تو درست ہے۔

مسئلہ (۱۲): کوئی یکہ یا بہلی کرایہ پر کی تو معمول سے زیادہ بہت آدمیوں کا لد جانا درست نہیں۔ **اسی طرح ڈولی** میں بلا کہاروں[1] کی اجازت کے دو دو بیٹھ جانا درست نہیں۔

مسئلہ (۱۳): کوئی چیز کھوگئی۔ اس نے کہا جو کوئی ہماری چیز بتلا دے کہ کہاں ہے اس کو ایک پیسہ دیں گے، تو اگر کوئی بتا دے تب بھی پیسہ پانے کی مستحق نہیں ہے، کیوں کہ یہ اجارہ صحیح نہیں ہوا اور اگر کسی خاص آدمی سے کہا ہو کہ اگر تو بتلا دے تو پیسہ دوں گی تو اگر اس نے اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے بتلا دیا تو کچھ نہ پائے گی اور اگر کچھ چل کے بتلایا ہو تو پیسہ دھیلا[2] جو کچھ وعدہ تھا ملے گا۔

تمرین

سوال (۱): کرایہ کے مکان کا کرایہ کب واجب ہوتا ہے؟

سوال (۲): کیا بوجھ اُٹھانے والا اُجرت لینے کے لیے بوجھ روک سکتا ہے؟

سوال (۳): اگر کسی نے درزی کو سینے کے لیے کپڑا دیا تو کیا درزی کسی اور سے سلوا سکتا ہے؟

سوال (۴): اجارۂ فاسد کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

سوال (۵): پسی ہوئی چیز کی اُجرت پسی ہوئی چیز سے لینا کیسا ہے؟

سوال (۶): کرایہ پر کتاب لینا یا گابھن کرانے کی اُجرت لینا کیسا ہے؟

سوال (۷): دودھ پینے کے لیے کرایہ پر جانور لینا یا کسی کو جانور دینا اور یوں کہنا کہ اس کی پرورش کرو، جو بچے پیدا ہوں وہ آدھے تمہارے آدھے ہمارے ہوں گے تو اس کا کیا حکم ہے؟

---

[1] ڈولی یا پالکی اٹھا کر چلنے والے۔ [2] آدھا پیسہ

تاوان لینے کا بیان

مسئلہ ①: رنگریز، دھوبی، درزی وغیرہ کسی پیشہ ور سے کوئی کام کرایا تو وہ چیز جو اس کو دی ہے اس کے پاس امانت ہے، اگر چوری ہو جائے یا اور کسی طرح بلا قصد مجبوری سے ضائع ہو جائے تو ان سے تاوان لینا درست نہیں۔ البتہ اگر اس نے اس طرح کُندی کی کہ کپڑا پھٹ گیا یا عمدہ ریشمی کپڑا بھٹی پر چڑھا دیا وہ خراب ہو گیا تو اس کا تاوان لینا جائز ہے۔ اسی طرح جو کپڑا اس نے بدل دیا تو اس کا تاوان لینا بھی درست ہے اور اگر کپڑا کھویا گیا اور وہ کہتا ہے معلوم نہیں کیوں کر گیا اور کیا ہوا، اس کا تاوان لینا بھی درست ہے اور اگر وہ کہے کہ میرے یہاں چوری ہو گئی اس میں جاتا رہا تو تاوان لینا درست نہیں۔

مسئلہ ②: کسی مزدور کو گھی تیل وغیرہ گھر پہنچانے کو کہا، اس سے راستہ میں گر پڑا تو اس کا تاوان لینا جائز ہے۔

مسئلہ ③: اور جو پیشہ ور نہیں بل کہ خاص تمہارے ہی کام کے لیے ہے، مثلاً نوکر چاکر یا وہ مزدور جس کو تم نے ایک دن یا دو چار دن کے لیے رکھا ہے، اس کے ہاتھ سے جو کچھ جاتا رہے اس کا تاوان لینا جائز نہیں۔ البتہ اگر وہ خود قصداً نقصان کر دے تو تاوان لینا درست ہے۔

مسئلہ ④: لڑکا کھلانے پر جو نوکر ہے اس کی غفلت سے اگر بچے کا زیور یا اور کچھ جاتا ہے تو اس کا تاوان لینا درست نہیں۔

اجارہ کے توڑ دینے کا بیان

مسئلہ ①: کوئی گھر کرایہ پر لیا وہ بہت ٹپکتا ہے، یا کچھ حصہ اس کا گر پڑا، یا اور کوئی ایسا عیب نکل آیا جس سے اب رہنا مشکل ہے تو اجارہ کا توڑ دینا درست ہے اور اگر بالکل ہی گر پڑا تو خود ہی اجارہ ٹوٹ گیا، تمہارے توڑنے اور مالک کے راضی ہونے کی ضرورت نہیں رہی۔

مسئلہ ②: جب کرایہ پر لینے والے اور دینے والے میں سے کوئی مر جائے تو اجارہ ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ ③: اگر کوئی ایسا عذر پیدا ہو جائے کہ کرایہ کو توڑنا پڑے تو مجبوری کے وقت توڑ دینا صحیح ہے، مثلاً کہیں جانے کے لیے بہلی کو کرایہ کیا۔ پھر رائے بدل گئی، اب جانے کا ارادہ نہیں رہا تو اجارہ توڑ دینا صحیح ہے۔

مسئلہ ④: یہ جو دستور ہے کہ کرایہ طے کر کے اس کو کچھ بیعانہ دے دیتے ہیں، اگر جانا ہوا تو پھر اس کو پورا کرایہ

دیتے ہیں اور وہ بیعانہ اس کرایہ میں مجرا ہو جاتا ہے اور جو جانا نہ ہوا تو وہ بیعانہ ہضم کر لیتا ہے واپس نہیں دیتا یہ درست نہیں، بل کہ اس کو واپس دینا چاہیے۔

تمرین

سُؤال ①: اگر درزی یا رنگریز سے کپڑا ضائع ہو جائے تو اُس سے تاوان لینا کیسا ہے؟

سُؤال ②: کسی مزدور کو گھی وغیرہ گھر پہنچانے کے لیے دیا وہ راستے میں اُس سے گر پڑا تو اُس کا تاوان لینا کیسا ہے؟

سُؤال ③: لڑکا کھلانے پر جو نوکر ہے اگر اُس کی غفلت سے بچے کا زیور وغیرہ جاتا رہے تو کیا اس سے تاوان لے سکتے ہیں؟

سُؤال ④: اجارہ کو توڑنا کب درست ہے؟

سُؤال ⑤: یہ دستور ہے کہ کرایہ طے کر کے کچھ بیعانہ دیتے ہیں اور اگر جانا مقصود ہوتا ہے تو وہ کرایہ سے حساب ہوتا ہے اور اگر جانا نہ ہو سکے تو وہ واپس نہیں کیا جاتا اس کا کیا حکم ہے؟

کتاب الغصب

بلا اجازت کسی کی چیز لے لینے کا بیان[1]

مسئلہ ①: کسی کی چیز زبردستی لے لینا یا پیٹھ پیچھے اس کی بغیر اجازت کے لے لینا بڑا گناہ ہے بعض عورتیں اپنے شوہر یا اور کسی عزیز کی چیز بلا اجازت لے لیتی ہیں یہ بھی درست نہیں ہے جو چیز بلا اجازت لے لی تو اگر وہ چیز ابھی موجود ہو تو بعینہٖ وہی پھیر دینا چاہیے اور اگر خرچ ہوگئی ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ایسی چیز تھی کہ اسی کے مثل بازار میں مل سکتی ہے جیسے غلہ، گھی، تیل، روپیہ پیسہ، تو جیسی چیز لی ہے ویسی ہی چیز منگا کر دے دینا واجب ہے۔ اور اگر کوئی ایسی چیز لے کر ضائع کر دی کہ اس کا مثل ملنا مشکل ہے تو اس کی قیمت دینا پڑے گی جیسے مرغی، بکری، امرود، نارنگی، ناشپاتی وغیرہ۔

مسئلہ ②: چارپائی کا ایک آدھ پایہ ٹوٹ گیا یا پٹی یا چول[2] ٹوٹ گئی یا اور کوئی چیز لے لی تھی وہ خراب ہوگئی تو خراب ہونے سے جتنا اس کا نقصان ہوا ہو دینا پڑے گا۔

مسئلہ ③: پرائے روپے سے بلا اجازت تجارت کی تو اس سے جو کچھ نفع ہوا اس کا لینا درست نہیں، بل کہ اصل روپیہ مالک کو واپس دے اور جو کچھ نفع ہوا اس کو ایسے لوگوں کو خیرات کر دے جو بہت محتاج ہوں۔

مسئلہ ④: کسی کا کپڑا پھاڑ ڈالا۔ تو اگر تھوڑا پھٹا ہے تب تو جتنا نقصان ہوا ہے اتنا تاوان دلائیں گے اور اگر ایسا پھاڑ ڈالا کہ اب اس کام کا نہیں رہا جس کام کے لیے پہلے تھا مثلاً دوپٹہ ایسا پھاڑ ڈالا کہ اب دوپٹہ کے قابل نہیں رہا کرتیاں البتہ بن سکتی ہیں تو (کپڑے کا مالک) یہ سب کپڑا اسی پھاڑنے والے کو دے دے اور ساری قیمت اس سے لے لے۔

مسئلہ ⑤: کسی کا نگینہ لے کر انگوٹھی پر رکھا لیا تو اب اس کی قیمت دینا پڑے گی، انگوٹھی توڑ کر نگینہ نکلوا دینا واجب نہیں۔

---

[1] اس عنوان سے متعلق ۱۰ مسائل مذکور ہیں۔

[2] لکڑی کا وہ سرا جو دوسری لکڑی میں داخل کیا جائے۔

مَسْئَلہ ⑥: کسی کا کپڑا لے کر رنگ لیا تو اس کو اختیار ہے چاہے رنگا رنگایا کپڑے لے لے اور رنگنے سے جتنے دام بڑھ گئے ہیں اتنے دام دے دے اور چاہے اپنے کپڑے کے دام لے لے اور کپڑا اسی کے پاس رہنے دے۔

مَسْئَلہ ⑦: تاوان دینے کے بعد پھر اگر وہ چیز مل گئی تو دیکھنا چاہیے کہ تاوان اگر مالک کے بتلانے کے موافق دیا ہے، اب اس کا پھیرنا واجب نہیں اب وہ چیز اس کی ہوگئی اور اگر اس کے بتلانے سے کم دیا ہے تو اس کا تاوان پھیر کر اپنی چیز لے سکتی ہے۔

مَسْئَلہ ⑧: پرائی بکری یا گائے گھر میں چلی آئی تو اس کا دودھ دوہنا حرام ہے، جتنا دودھ لے گی اس کے دام دینا پڑیں گے۔

مَسْئَلہ ⑨: سوئی، تاگہ، کپڑے کی چٹ، پان، تمباکو، کتھا، ڈلی[1] کوئی چیز بغیر اجازت کے لینا درست نہیں جو لیا ہے اس کے دام دینا واجب ہیں یا اس سے کہہ کے معاف کرالے، نہیں تو قیامت میں دینا پڑے گا۔

مَسْئَلہ ⑩: شوہر اپنے واسطے کوئی کپڑا لایا۔ قطع کرتے وقت[2] کچھ اس میں سے بچا کر چورا رکھا اور اس کو نہیں بتایا یہ بھی جائز نہیں جو کچھ لینا ہو کہہ کے لو اگر وہ اجازت نہ دے تو نہ لو۔

تمرین

سُؤال ①: کسی کی چیز بغیر اجازت لینا کیسا ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟
سُؤال ②: اگر کسی نے کسی کا کپڑا اپھاڑ ڈالا تو کیا حکم ہے؟
سُؤال ③: تاوان دینے کے بعد اگر وہ چیز مل گئی تو کیا حکم ہے؟

---

[1] کسی چیز کا ٹکڑا۔
[2] یعنی کاٹتے وقت۔

کتاب الشرکۃ

شرکت کا بیان[1]

شرکاء کے حقوق اور اختیارات کا بیان

مسئلہ ①: ایک آدمی مرگیا اور اس نے کچھ مال چھوڑا تو اس کا سارا مال سب حق داروں کی شرکت میں ہے، جب تک سب سے اجازت نہ لے لے تب تک اس کو اپنے کام میں کوئی نہیں لا سکتی، اگر لائے گی اور نفع اٹھائے گی تو گناہ ہوگا۔

مسئلہ ②: دو بیبیوں نے مل کر کچھ برتن خریدے تو وہ برتن دونوں کے ساجھے[2] میں ہیں، بغیر اس دوسری کی اجازت لیے اکیلے ایک کو برتنا اور کام میں لانا، بیچ ڈالنا وغیرہ درست نہیں۔

مسئلہ ③: دو بیبیوں نے اپنے اپنے پیسے ملا کر ساجھے میں امرود، نارنگی، بیر، آم، جامن، ککڑی، کھیرے، خربوزے وغیرہ کوئی چیز مول منگائی اور جب وہ چیز بازار سے آئی تو اس وقت ان میں سے ایک ہے اور ایک کہیں گئی ہوئی ہے تو یہ نہ کرو کہ آدھا خود لے لو اور آدھا اس کا حصہ نکال کے رکھ دو کہ جب وہ آئے گی تو اپنا حصہ لے لے گی۔ جب تک دونوں موجود نہ ہوں حصہ بانٹنا درست نہیں ہے۔ اگر بغیر اس کے آئے اپنا حصہ الگ کر کے کھا گئی تو بہت گناہ ہوا۔ البتہ اگر گیہوں یا اور کوئی غلہ ساجھے میں منگایا اور اپنا حصہ بانٹ کر رکھ دیا اور دوسرے کا اس کے آنے کے وقت اس کو دے دیا یہ درست ہے لیکن اس صورت میں اگر دوسرے کے حصہ میں اس کو دینے سے پہلے کچھ چوری وغیرہ ہوگئی تو وہ نقصان دونوں کا سمجھا جائے گا وہ اس کے حصہ میں ساجھی (شریک) ہو جائے گی۔

شرکت میں نفع کس طرح تقسیم کیا جائے؟

مسئلہ ④: سو سو روپے ملا کر دو شخصوں نے کوئی تجارت کی اور اقرار کیا کہ جو کچھ نفع ہو آدھا ہمارا آدھا تمہارا تو یہ صحیح ہے اور اگر کہا کہ دو حصے ہمارے اور ایک حصہ تمہارا تو بھی صحیح ہے، چاہے روپیہ دونوں کا برابر لگا ہو یا کم زیادہ لگا

---

[1] اس عنوان کے تحت ۱۵ مسائل مذکور ہیں۔

[2] یعنی دونوں اس میں حصہ دار ہیں۔

ہو سب درست ہے۔

سارا مال چوری ہو جائے تو شرکت ختم ہو جائے گی

مسئلہ⑤: ابھی کچھ مال نہیں خریدا گیا تھا کہ وہ سب روپیہ چوری ہو گیا یا دونوں کا روپیہ ابھی الگ الگ رکھا تھا اور دونوں میں ایک کا مال چوری ہو گیا تو شرکت جاتی رہی، پھر سے شریک ہوں تب سوداگری کریں۔

مسئلہ⑥: دو شخصوں نے ساجھا کیا اور کہا کہ سو روپیہ ہمارا اور سو روپیہ اپنا ملا کر تم کپڑے کی تجارت کرو اور نفع آدھا آدھا بانٹ لیں گے، پھر دونوں میں سے ایک نے کچھ کپڑا خرید لیا، پھر دوسرے کے پورے سو روپے چوری ہو گئے تو جتنا مال خریدا ہے وہ دونوں کے ساجھے میں ہے، اس لیے آدھی قیمت اس سے لے سکتا ہے۔

نفع مشاع ہونا ضروری ہے رقم متعین کرنا درست نہیں

مسئلہ⑦: سوداگری میں یہ شرط ٹھہرائی کہ نفع میں دس روپے یا پندرہ روپے ہمارے ہیں، باقی جو کچھ نفع ہو سب تمہارا ہے تو یہ درست نہیں۔

شرکت نفع نقصان کی بنیاد پر ہونی چاہیے

مسئلہ⑧: سوداگری کے مال میں سے کچھ چوری ہو گیا تو دونوں کا نقصان ہوا، یہ نہیں ہے کہ جو نقصان ہو وہ سب ایک ہی کے سر پڑے، اگر یہ اقرار کرلیا کہ اگر نقصان ہو تو وہ سب ہمارے ذمہ اور جو نفع ہو وہ آدھا آدھا بانٹ لیں گے تو یہ بھی درست نہیں۔

شرکت فاسدہ میں نفع کی تقسیم کا طریقہ کار

مسئلہ⑨: جب شرکت ناجائز ہو گئی تو اب نفع بانٹنے میں قول وقرار کا کچھ اعتبار نہیں، بل کہ اگر دونوں کا مال برابر ہے تو نفع بھی برابر ملے گا۔ اور اگر برابر نہ ہو تو جس کا مال زیادہ ہے اس کو نفع بھی اس حساب سے ملے گا، چاہے جو کچھ اقرار کیا ہو، اقرار کا اس وقت اعتبار ہوتا ہے جب شرکت صحیح ہو اور ناجائز نہ ہونے پائے۔

شرکت کی یہ قسم بھی جائز ہے

مسئلہ⑩: دو عورتوں نے ساجھا کیا کہ اِدھر اُدھر سے جو کچھ سینا پرونا آئے ہم تم مل کر سیا کریں گے اور جو کچھ سلائی ملا کرے آدھی آدھی بانٹ لیا کریں تو یہ شرکت درست ہے۔ اگر یہ اقرار کیا کہ دونوں مل کر سیا کریں گے اور

نفع دو حصے ہمارے اور ایک حصہ تمہارا یہ بھی درست ہے اور اگر یہ اقرار کیا کہ چار آنے یا آٹھ آنے ہمارے اور باقی سب تمہارا تو یہ درست نہیں۔

اس شرکت میں ہر شریک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوگا

مسئلہ⑪: ان دونوں میں سے ایک عورت نے کوئی کپڑا سینے کے لیے لے لیا تو دوسری یہ نہیں کہہ سکتی کہ یہ کپڑا تم نے کیوں لیا، تم نے لیا ہے تم ہی سیو، بل کہ دونوں کے ذمہ اس کا سینا واجب ہوگیا، یہ نہ سی سکے تو وہ سی دے یا دونوں مل کر سییں، غرض کہ سینے سے انکار نہیں کر سکتی۔

مسئلہ⑫: جس کا کپڑا تھا وہ مانگنے کے لیے آئی اور جس عورت نے لیا تھا وہ اس وقت نہیں ہے بل کہ دوسری عورت ہے تو اس دوسری عورت سے بھی تقاضا کرنا درست ہے، وہ عورت یہ نہیں کہہ سکتی کہ مجھے کیا مطلب جس کو دیا ہو اس سے مانگو۔

مسئلہ⑬: اسی طرح ہر عورت اس کپڑے کی مزدوری اور سلائی مانگ سکتی ہے، جس نے کپڑا دیا تھا وہ یہ بات نہیں کہہ سکتی کہ میں تم کو سلائی نہ دوں گی بل کہ جس کو کپڑا دیا تھا اسی کو سلائی دوں گی، جب دونوں ساجھے میں کام کرتی ہیں تو ہر عورت سلائی کا تقاضا کر سکتی ہے۔ ان دونوں میں سے جس کو سلائی دی گئی اس کے ذمہ سے ادا ہو جائے گی۔

چند ناجائز شرکتوں کا بیان

مسئلہ⑭: دو عورتوں نے شرکت کی کہ آؤ دونوں مل کر جنگل سے لکڑیاں چن لائیں یا کنڈے بن[1] لائیں تو شرکت صحیح نہیں، جو چیز جس کے ہاتھ میں آئے وہی اس کی مالک ہے، اس میں ساجھا نہیں۔

مسئلہ⑮: ایک نے دوسری سے کہا ہمارے انڈے اپنی مرغی کے نیچے رکھ دو، جو بچے نکلیں دونوں آدھوں آدھ بانٹ لیں گے، یہ درست نہیں۔

ساجھے کی چیز تقسیم کرنے کا بیان

مسئلہ①: دو آدمیوں نے مل کر بازار سے گیہوں منگوائے، تو اب تقسیم کرتے وقت دونوں کا موجود ہونا ضروری نہیں ہے، دوسرا حصہ دار موجود نہ ہو تب بھی ٹھیک ٹھیک تول کر اس کا حصہ الگ کر کے اپنا حصہ الگ کر لینا درست

[1] یعنی چن لائیں

ہے، جب اپنا حصہ الگ کر لیا تو کھاؤ پیو کسی کو دے دو جو چاہو سو کرو، سب جائز ہے۔ اسی طرح گھی، تیل، انڈے وغیرہ کا بھی حکم ہے۔ غرض کہ جو چیز ایسی ہو کہ اس میں کچھ فرق نہ ہوتا ہو جیسے کہ انڈے انڈے سب برابر ہیں، یا گیہوں کے دو حصے کیے تو جیسا یہ حصہ ویسا وہ حصہ دونوں برابر، ایسی سب چیزوں کا یہی حکم ہے کہ دوسرے کے نہ ہوتے وقت بھی حصہ بانٹ کر لینا درست ہے، لیکن اگر دوسری نے ابھی اپنا حصہ نہیں لیا تھا کہ کسی طرح جاتا رہا تو وہ نقصان دونوں کا ہوگا، جیسے شرکت میں بیان ہوا اور جن چیزوں میں فرق ہوا کرتا ہے جیسے امرود، نارنگی وغیرہ ان کا حکم یہ ہے کہ جب تک دونوں حصہ دار موجود نہ ہوں حصہ بانٹ کر لینا درست نہیں ہے۔

مسئلہ ②: دو لڑکیوں نے مل کر آم، امرود وغیرہ کچھ منگوایا اور ایک کہیں چلی گئی تو اب اس میں سے کھانا درست نہیں جب وہ آجائے اس کے سامنے اپنا حصہ الگ کر و تب کھاؤ، نہیں تو بہت گناہ ہوگا۔

مسئلہ ③: دو نے مل کر چنے بھنوائے تو فقط انداز سے تقسیم کرنا درست نہیں بل کہ خوب ٹھیک ٹھیک تول کر آدھا آدھا کرنا چاہیے اگر کسی طرف کمی بیشی ہو جائے گی تو سود ہو جائے گا۔

تمرین

سوال ①: کیا ایک شریک دوسرے کی اجازت کے بغیر چیزوں میں تصرف کر سکتا ہے؟

سوال ②: سوداگری میں یہ شرط ٹھہرانا کیسا ہے کہ نفع میں دس روپے میرے ہوں گے اور باقی سب تمہارے ہوں گے؟

سوال ③: اگر کسی نے دوسرے سے یہ کہہ دیا کہ ہمارے انڈے اپنی مرغی کے نیچے رکھ دیں جو بچے نکلیں وہ ہم آدھے آدھے بانٹ لیں گے تو اس کا کیا حکم ہے؟

سوال ④: مشترکہ چیز ایک شریک کے عدم موجودگی میں تقسیم کرنا کیسا ہے؟

سوال ⑤: دو آدمیوں نے مل کر چنے بھنوائے تو اندازے سے تقسیم کرنا کیسا ہے؟

سوال ⑥: دو آدمیوں نے پیسے ملا کر مشترک امرود، نارنگی، بیر اور آم وغیرہ منگوایا، پھر وہ چیز جب بازار سے آئی تو دونوں میں سے ایک تھا اور دوسرا موجود نہیں تھا تو کیا موجود شخص اس مشترک پھل وغیرہ میں سے لے سکتا ہے؟

سوال ⑦: کپڑا سینے میں شرکت کرنا درست ہے یا نہیں؟

کتاب الرھن

گروی رکھنے کا بیان[1]

مسئلہ ①: تم نے کسی سے دس روپے قرض لیے اور اعتبار کے لیے اپنی کوئی چیز اس کے پاس رکھ دی کہ تجھے اعتبار ہو تو میری یہ چیز اپنے پاس رکھ لے، جب روپے ادا کردوں تو اپنی چیز لے لوں گی یہ جائز ہے اسی کو ''گروی'' کہتے ہیں لیکن سود دینا کسی طرح درست نہیں، جیسا کہ آج کل مہاجن[2] سود لے کر گروی رکھتے ہیں یہ درست نہیں، سود لینا اور دینا دونوں حرام ہیں۔

مسئلہ ②: جب تم نے کوئی چیز گروی رکھ دی تو اب بغیر قرضہ ادا کیے اپنی چیز کے مانگنے اور لے لینے کا حق نہیں ہے۔

مسئلہ ③: جو چیز تمہارے پاس کسی نے گروی رکھی تو اب اس چیز کو کام میں لانا، اس سے کسی طرح کا نفع اٹھانا، ایسے باغ کا پھل کھانا، ایسی زمین کا غلہ یا روپیہ لے کر کھانا، ایسے گھر میں رہنا سب کچھ درست نہیں ہے۔

مسئلہ ④: اگر بکری گائے وغیرہ گروی ہو تو اس کا دودھ، بچہ وغیرہ جو کچھ ہو وہ بھی مالک ہی کے ہیں،، جس کے پاس گروی ہے اس کو لینا درست نہیں، دودھ کو بیچ کر دام کو بھی گروی میں شامل کردے، جب وہ تمہارا قرضہ ادا کر دے تو گروی کی چیز اور یہ دام دودھ کے سب واپس کردو اور کھلائی کے دام کاٹ لو۔

مسئلہ ⑤: اگر تم نے اپنا روپیہ کچھ ادا کردیا تب بھی گروی کی چیز نہیں لے سکتیں، جب سب روپیہ ادا کروگی تب وہ چیز ملے گی۔

مسئلہ ⑥: اگر تم نے دس روپے قرض لیے اور دس ہی روپے کی چیز یا پندرہ بیس روپے کی چیز گروی کردی اور وہ چیز اس کے پاس سے جاتی رہی تو اب نہ تو وہ تم سے اپنا کچھ قرض لے سکتی ہے اور نہ تم اس سے اپنی گروی کی چیز کے دام لے سکتی ہو، تمہاری چیز گئی اور اس کا روپیہ گیا اور اگر پانچ ہی روپے کی چیز گروی رکھی اور وہ جاتی رہی تو پانچ

---

[1] گروی سے متعلق ۶ مسائل بیان ہوئے
[2] بیوپاری، مال دار، غنی، سوداگر۔

روپے تم کو دینا پڑیں گے پانچ روپے مجرا[1] ہوگئے۔

تمرین

سُؤال ①: گروی کسے کہتے ہیں اور گروی کا کیا حکم ہے؟

سُؤال ②: گروی سے فائدہ اُٹھانا کیسا ہے؟

سُؤال ③: اگر گروی کی چیز ضائع ہوگئی تو کیا حکم ہے؟

---

[1] کٹوتی، منہائی

کتاب الوصایا

وصیت کا بیان[1]

وصیت کی تعریف

مسئلہ ①: یہ کہنا کہ میرے مرنے کے بعد میرا اتنا مال فلانے آدمی کو یا فلانے کام میں دے دینا، یہ وصیت ہے، چاہے تندرستی میں کہے چاہے بیماری میں، پھر چاہے اس بیماری میں مرجائے یا تندرست ہو جائے اور جو خود اپنے ہاتھ سے کہیں دے دے، کسی کو قرضہ معاف کر دے تو اس کا حکم یہ ہے کہ تندرستی میں ہر طرح درست ہے اور اسی طرح جس بیماری سے شفا ہو جائے اس میں بھی درست ہے اور جس بیماری میں مرجائے وہ وصیت ہے جس کا حکم آگے آتا ہے۔

وصیت کی شرعی حیثیت

مسئلہ ②: اگر کسی کے ذمے نمازیں یا روزے یا زکاۃ یا قسم و روزہ وغیرہ کا کفارہ باقی رہ گیا ہو اور اتنا مال بھی موجود ہو تو مرتے وقت اس کے لیے وصیت کر جانا ضروری اور واجب ہے۔ اسی طرح اگر کسی کا کچھ قرض ہو یا کوئی امانت اس کے پاس رکھی ہو اس کی وصیت کر دینا بھی واجب ہے، نہ کرے گی تو گناہ گار ہوگی اور اگر کچھ رشتہ دار غریب ہوں جن کو شرع سے کچھ میراث نہ پہنچتی ہو اور اس کے پاس بہت مال و دولت ہے تو ان کو کچھ دلا دینا اور وصیت کر جانا مستحب ہے اور باقی اور لوگوں کے لیے وصیت کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے۔

قرضہ وصیت سے مقدم ہے اور وصیت صرف تہائی مال میں نافذ ہوگی

مسئلہ ③: مرنے کے بعد مردے کے مال میں سے پہلے تو اس کی گور و کفن کا سامان کریں، پھر جو کچھ بچے اس سے قرضہ ادا کر دیں، اگر مردے کا سارا مال قرضہ ادا کرنے میں لگ جائے تو سارا مال قرضہ میں لگا دیں گے وارثوں کو کچھ نہ ملے گا، اس لیے قرضہ ادا کرنے کی وصیت پر بہرحال عمل کریں گے۔ اگر سب مال اس وصیت کی

---

[1] وصیت سے متعلق کے مسائل مذکور ہیں۔

وجہ سے خرچ ہو جائے تب بھی کچھ پرواہ نہیں بل کہ اگر وصیت بھی نہ کر جائے تب بھی قرضہ اول ادا کر دیں گے اور قرض کے سوا اور چیزوں کی وصیت کا اختیار فقط تہائی مال میں ہوتا ہے۔ یعنی جتنا مال چھوڑا ہے اس کی تہائی میں سے اگر وصیت پوری ہو جائے مثلاً کفن دفن اور قرضے میں لگا کر تین سو روپے بچے اور سو روپے میں سب وصیتیں پوری ہو جائیں تب تو وصیت کو پورا کریں گے اور تہائی مال سے زیادہ لگانا وارثوں کے ذمہ واجب نہیں۔

تہائی میں سے جتنی وصیتیں پوری ہو جائیں اس کو پورا کریں باقی چھوڑ دیں، البتہ اگر سب وارث بخوشی رضا مند ہو جائیں کہ ہم اپنا اپنا حصہ نہ لیں گے تم اس کی وصیت میں لگا دو تو البتہ تہائی سے زیادہ بھی وصیت میں لگانا جائز ہے، لیکن نابالغوں کی اجازت کا بالکل اعتبار نہیں ہے، وہ اگر اجازت بھی دیں تب بھی ان کا حصہ خرچ کرنا درست نہیں۔

وارث کے لیے وصیت درست نہیں

مسئلہ ④: جس شخص کو میراث میں مال ملنے والا ہو جیسے ماں، باپ، شوہر، بیٹا وغیرہ اس کے لیے وصیت کرنا صحیح نہیں اور جس رشتہ دار کا اس کے مال میں کچھ حصہ نہ ہو یا رشتہ دار ہی نہ ہو کوئی غیر ہو اس کے لیے وصیت کرنا درست ہے، لیکن تہائی مال سے زیادہ دلانے کا اختیار نہیں۔ اگر کسی نے اپنے وارث کو وصیت کر دی کہ میرے بعد اس کو فلانی چیز دے دینا، یا اتنا مال دے دینا تو اس وصیت سے پانے کا اس کو کچھ حق نہیں ہے، البتہ اگر اور سب وارث راضی ہو جائیں تو دے دینا جائز ہے۔ اسی طرح اگر کسی کو تہائی سے زیادہ وصیت کر جائے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر سب وارث بخوشی راضی ہو جائیں تو تہائی سے زیادہ ملے گا ورنہ فقط تہائی مال ملے گا اور نابالغوں کی اجازت کا کسی صورت میں اعتبار نہیں ہے، ہر جگہ اس کا خیال رکھو ہم کہاں تک لکھیں۔

وصیت میں وارثوں کا خیال رکھنا بہتر ہے

مسئلہ ⑤: اگر چہ تہائی مال میں وصیت کر جانے کا اختیار ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ پوری تہائی کی وصیت نہ کرے، کم کی وصیت کرے بل کہ اگر بہت زیادہ مال دار نہ ہو تو وصیت ہی نہ کرے وارثوں کے لیے چھوڑ دے کہ اچھی طرح فراغت سے زندگی بسر کریں، کیوں کہ اپنے وارثوں کو فراغت اور آسائش میں چھوڑ جانے میں بھی ثواب ملتا ہے، ہاں البتہ اگر ضروری وصیت ہو جیسے نماز روزہ کا فدیہ تو اس کی وصیت بہر حال کر جائے ورنہ گناہ گار ہوگی۔

متفرق مسائل

مسئلہ ⑥: کسی نے کہا میرے بعد میرے مال میں سے سو روپے خیرات کر دینا تو دیکھو گور و کفن اور قرض ادا

کرنے کے بعد کتنا مال بچا ہے اگر تین سو یا اس سے زیادہ ہو تو پورے سو روپے دینا چاہئیں۔ اور جو کم ہو تو صرف تہائی دینا واجب ہے، ہاں اگر سب وارث بلا کسی دباؤ و لحاظ کے منظور کرلیں تو اور بات ہے۔

مسئلہ ⑦: اگر کسی کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کو پورے مال کی وصیت کر دینا بھی درست ہے اور اگر صرف بیوی ہو تو تین چوتھائی کی وصیت درست ہے، اسی طرح اگر کسی کا صرف میاں ہے تو آدھے مال کی وصیت درست ہے۔

مسئلہ ⑧: نابالغ کا وصیت کرنا درست نہیں۔

مسئلہ ⑨: یہ وصیت کی کہ میرے جنازہ کی نماز فلاں شخص پڑھے، فلاں شہر میں، یا فلانے قبرستان، یا فلاں کی قبر کے پاس مجھ کو دفنانا، فلانے کپڑے کا کفن دینا، میری قبر پکی بنا دینا۔ قبر پر قبہ بنا دینا، قبر پر کوئی حافظ بٹھلا دینا کہ پڑھ پڑھ کے بخشا کرے تو اس کا پورا کرنا ضروری نہیں، بل کہ تین وصیتیں اخیر کی بالکل جائز ہی نہیں، پورا کرنے والا گناہ گار ہوگا۔

مسئلہ ⑩: اگر کوئی وصیت کر کے اپنی وصیت سے لوٹ جائے یعنی کہہ دے کہ اب مجھے ایسا منظور نہیں اس وصیت کا اعتبار نہ کرنا تو وہ وصیت باطل ہوگئی۔

مسئلہ ⑪: جس طرح تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کر جانا درست نہیں، اسی طرح بیماری کی حالت میں اپنے مال کو تہائی سے زیادہ بجز اپنے ضروری خرچ کھانے پینے دوا دارو وغیرہ کے خرچ کرنا بھی درست نہیں۔ اگر تہائی سے زیادہ دے دیا تو بدون اجازت وارثوں کے یہ دینا صحیح نہیں ہوا، جتنا تہائی سے زیادہ ہے وارثوں کو اس کے لے لینے کا اختیار ہے اور نابالغ اگر اجازت دیں تب بھی معتبر نہیں اور وارث کو تہائی کے اندر بھی بدون سب وارثوں کی اجازت کے دینا درست نہیں اور یہ حکم جب ہے کہ اپنی زندگی میں دے کر قبضہ بھی کرا دیا ہو اور اگر دے تو دیا لیکن قبضہ ابھی نہیں ہوا تو مرنے کے بعد وہ دینا بالکل ہی باطل ہے، اس کو کچھ نہ ملے گا، وہ سب مال وارثوں کا حق ہے اور یہی حکم ہے بیماری کی حالت میں اللہ کی راہ میں دینے اور نیک کام میں لگانے کا، غرض کہ تہائی سے زیادہ کسی طرح صرف کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ ⑫: بیمار کے پاس بیمار پرسی کی رسم سے کچھ لوگ آگئے اور کچھ دن یہیں لگ گئے کہ یہیں رہتے اور اس کے مال میں کھاتے پیتے ہیں تو اگر مریض کی خدمت کے لیے ان کے رہنے کی ضرورت ہو تو خیر کچھ حرج نہیں اور اگر ضرورت نہ ہو تو ان کی دعوت مدارات کھانے پینے میں بھی تہائی سے زیادہ لگانا جائز نہیں اور اگر ضرورت بھی نہ ہو اور وہ لوگ وارث ہوں تو تہائی سے کم بھی بالکل جائز نہیں، یعنی ان کو اس کے مال میں کھانا جائز نہیں، ہاں اگر

سب وارث بخوشی اجازت دیں تو جائز ہے۔

مسئلہ ⑬: ایسی بیماری کی حالت میں جس میں بیمار مرجائے اپنا قرض معاف کرنے کا بھی اختیار نہیں ہے اگر کسی وارث پر قرض آتا تھا اس کو معاف کیا تو معاف نہیں ہوا، اگر سب وارث یہ معافی منظور کریں اور بالغ ہوں تب معاف ہوگا۔ اور اگر کسی غیر کو معاف کیا تو تہائی مال سے جتنا زیادہ ہوگا معاف نہ ہوگا۔ اکثر دستور ہے کہ بی بی مرتے وقت اپنا مہر معاف کر دیتی ہے یہ معاف کرنا صحیح نہیں۔

مسئلہ ⑭: حالتِ حمل میں درد شروع ہو جانے کے بعد اگر کسی کو کچھ دے یا مہر وغیرہ معاف کرے تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو مرتے وقت دینے لینے کا ہے، یعنی اگر خدا نہ کرے اس میں مرجائے تب تو یہ وصیت ہے کہ وارث کے لیے کچھ جائز نہیں اور غیر کے لیے تہائی سے زیادہ دینے اور معاف کرنے کا اختیار نہیں، البتہ اگر خیر و عافیت سے بچہ ہوگیا تو اب وہ دینا لینا اور معاف کرنا صحیح ہوگیا۔

مسئلہ ⑮: مرجانے کے بعد اس کے مال میں گور و کفن کرو، جو کچھ بچے تو سب سے پہلے اس کا قرض ادا کرنا چاہیے وصیّت کی ہو یا نہ کی ہو۔ قرضہ ادا کرنا بہر حال مقدم ہے، بی بی کا مہر بھی قرضہ میں داخل ہے، اگر قرضہ نہ ہو یا قرضہ سے کچھ بچ رہے تو دیکھنا چاہیے کچھ وصیت تو نہیں کی ہے اگر کی ہے تو تہائی میں وہ جاری ہوگی اور اگر نہیں کی یا وصیّت سے جو بچا ہے وہ سب وارثوں کا حق ہے، شرع میں جن جن کا حصہ ہو کسی عالم سے پوچھ کر دے دینا چاہیے، یہ جو دستور ہے کہ جو جس کے ہاتھ لگا لے بھاگا، بڑا گناہ ہے یہاں نہ دوں گے تو قیامت کے دن دینا پڑے گا، جہاں روپے کے عوض نیکیاں دینا پڑیں گی۔ اسی طرح لڑکیوں کا حصہ بھی ضرور دینا چاہیے، شرع میں ان کا بھی حق ہے۔

مسئلہ ⑯: مردے کے مال میں سے لوگوں کی مہمان داری، آنے والوں کی خاطر مدارات، کھانا پلانا، صدقہ خیرات وغیرہ کچھ کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح مرنے کے بعد سے دفن کرنے تک جو کچھ اناج وغیرہ فقیروں کو دیا جاتا ہے مردہ کے مال میں سے اس کا دینا بھی حرام ہے، مردے کو ہرگز کچھ ثواب نہیں پہنچتا، بل کہ ثواب سمجھنا سخت گناہ ہے، کیوں کہ اب یہ سب مال تو وارثوں کا ہوگیا پرائی حق تلفی کر کے دینا ایسا ہی ہے جیسے غیر کا مال چرا کے دے دینا، سب مال وارثوں کو بانٹ دینا چاہیے، ان کو اختیار ہے اپنے اپنے حصہ میں سے چاہے شرع کے موافق کچھ کریں یا نہ کریں، بل کہ وارثوں سے اس خرچ کرنے اور خیرات کرنے کی اجازت بھی نہ لینا چاہیے، کیوں کہ اجازت لینے سے فقط ظاہر دل سے اجازت دیتے ہیں کہ اجازت نہ دینے میں بدنامی ہوگی، ایسی اجازت کا کچھ

اعتبار نہیں۔

مَسْئَلَہ⑰: اسی طرح یہ جو دستور ہے کہ اس کے استعمالی کپڑے خیرات کر دیے جاتے ہیں یہ بھی بغیر اجازت وارثوں کے ہرگز جائز نہیں اور اگر وارثوں میں کوئی نابالغ ہو تب تو اجازت دینے پر بھی جائز نہیں، پہلے مال تقسیم کر لو تب بالغ لوگ اپنے حصہ میں سے جو چاہیں دیں۔ بغیر تقسیم کیے ہرگز نہ دینا چاہیے۔

تمرین

سُؤال①: وصیت کسے کہتے ہیں اور اس کا حکم کیا ہے؟

سُؤال②: وصیت کتنے مال کی درست ہے، اور کس کے لیے درست ہے؟

سُؤال③: کیا تمام مال کی وصیت کرنا درست ہے؟

سُؤال④: مردے کے مال سے مہمان داری یا خیرات میں قبل از تقسیم دینا کیسا ہے؟

سُؤال⑤: مردے کے استعمالی کپڑوں کا خیرات کرنا کیسا ہے؟

حلال مال طلب کرنے کا بیان[1]

(۱) حدیث میں ہے کہ "حلال (مال) کا طلب کرنا فرض ہے بعد (اور) فرض کے۔"

مطلب یہ ہے کہ حلال مال کا حاصل کرنا فرض ہے بعد اور فرضوں کے یعنی ان فرضوں کے بعد جو ارکان اسلام ہیں جیسے نماز روزہ وغیرہ یعنی مال حلال کی طلب فرض تو ہے مگر اس فرض کا رتبہ دوسرے فرضوں سے کم ہے جو کہ ارکان اسلام ہیں اور یہ فرض اس شخص کے ذمہ ہے جو مال کا ضروری خرچ کے لیے محتاج ہو۔ خواہ اپنی ضرورت رفع کرنے کو یا اپنے اہل وعیال کے ضرورت رفع کرنے کو اور جس شخص کے پاس بقدر ضرورت موجود ہے مثلاً صاحب جائداد ہے یا اور کسی طرح سے اس کو مال مل گیا تو اس کے ذمہ فرض نہیں رہتا۔ اس لیے کہ مال کو حق تعالیٰ نے حاجتوں کے رفع کرنے کے لیے پیدا کیا ہے تاکہ بندہ ضروری حاجتیں پوری کر کے اللہ پاک کی عبادت میں مشغول ہو کیوں کہ بغیر کھائے پہنے عبادت نہیں ہوسکتی پس مال مقصود لذاتہ نہیں بل کہ مطلوب لغیرہ ہے۔ سو جب بقدر ضرورت موجود ہو اس پر بڑھانا فرض نہیں۔ بل کہ مال کی حرص خدائے تعالیٰ سے غافل کرنے والی اور اس کی کثرت گناہوں میں مبتلا کرنے والی ہے خوب سمجھ لو۔

اور اس بات کا لحاظ رہے کہ مال حلال میسر آئے۔ حرام کی طرف مسلمانوں کی بالکل توجہ نہ ہونی چاہیے۔ اس لیے کہ وہ مال بے برکت ہوتا ہے اور ایسا شخص جو کہ حرام خور ہو دین و دنیا میں ذلت اور خدائے تعالیٰ کی پھٹکار میں مبتلا رہتا ہے اور بعض جاہلوں کا یہ خیال کہ آج کل حلال مال کمانا غیر ممکن ہے اور حلال مال ملنے سے مایوسی ہے سراسر غلط اور شیطان کا دھوکہ ہے، خوب یاد رکھو کہ شریعت پر عمل کرنے والے کی غیب سے مدد ہوتی ہے۔ جس کی نیت حلال کھانے اور حرام سے بچنے کی ہوتی ہے حق تعالیٰ اس کو ایسا ہی مال مرحمت فرماتے ہیں اور یہ امر مشاہدہ سے ثابت ہے اور قرآن وحدیث میں تو جا بجا یہ وعدہ آیا ہے۔

اس نازک زمانہ میں جن اللہ کے بندوں نے حرام اور شبہ کے مال سے اپنے نفس کو روک لیا ہے ان کو حق تعالیٰ عمدہ حلال مال مرحمت فرماتے ہیں اور وہ لوگ حرام خوروں سے زیادہ راحت وعزت سے رہتے ہیں جو شخص اپنے ساتھ اور دوسرے حضرات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ معاملہ دیکھتا ہے اور جا بجا قرآن وحدیث میں یہ مضمون پاتا ہے

[1] اس عنوان کے تحت ۱۲ احادیث مذکور ہیں۔

وہ ایسے جاہلوں کے کہنے کی کچھ پرواہ نہیں کرسکتا اور اگر معتبر کتاب میں ایسی باتیں نظر سے گذریں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے جو جاہلوں نے سمجھ رکھا ہے۔ پس جب وہ مضمون دیکھو تو کسی پکے دین دار عالم سے اس کا مطلب دریافت کروان شاء اللہ تعالیٰ تمہاری تسلی ہو جائے گی اور ایسی بیہودہ باتوں کا وسوسہ دل سے نکل جائے گا خوب سمجھ لو۔

لوگ مال کے باب میں بہت کم احتیاط کرتے ہیں۔ ناجائز نوکریاں کرتے ہیں دوسروں کی حق تلفی کرتے ہیں یہ سب حرام ہے اور خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کسی بات کی کمی نہیں۔ جس قدر تقدیر میں لکھا ہے وہ ضرور مل کر رہے گا۔ پھر بدنیتی کرنا اور دوزخ میں جانے کی تیاری کرنا کون سی عقل کی بات ہے؟ چوں کہ لوگوں کو مال حلال کی طرف توجہ بہت کم ہے اس لیے بار بار تاکید سے یہ مضمون بیان کیا گیا دنیا میں اصل مقصود انسان اور جن کی پیدائش سے یہ ہے کہ انسان اور جن حق تعالیٰ کی عبادت کریں۔ لہٰذا اس بات کا ہر معاملہ میں خیال رکھو اور کھانا پینا اس لیے ہے کہ قوت پیدا ہو جس سے اللہ کا نام لے سکے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ شب و روز لذتوں میں مشغول رہے اور اللہ میاں کو بھول جائے اور ان کی نافرمانی کرے۔ بعض جاہلوں کا یہ خیال کہ دنیا میں فقط کھانے پہننے اور لذتیں اڑانے کے لیے آئے ہیں سخت بددینی کی بات ہے اللہ تعالیٰ جہالت کا ناس کرے کیسی بری بلا ہے۔

(۲) حدیث میں ہے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے: ”کسی نے نہیں کھایا کوئی کھانا کبھی بہتر اس کھانے سے جو اپنے دونوں ہاتھ کے عمل سے ہو اور بے شک خدا کے نبی (حضرت) داؤد (علیہ السلام) اپنے ہاتھوں کے عمل سے کھاتے تھے۔“

مطلب یہ ہے کہ اپنے ہاتھ کی کمائی بہت عمدہ چیز ہے مثلاً کوئی پیشہ کرنا یا تجارت کرنا وغیرہ خواہ مخواہ کسی پر بوجھ ڈالنا نہ چاہیے اور پیشہ کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے جب اس قسم کے کام حضرات انبیا علیہم السلام نے کیے ہیں تو اور کون ایسا شخص ہے جس کی آبرو ان حضرات سے بڑھ کر ہے بل کہ کسی کی آبرو ان حضرات کے برابر بھی نہیں ان سے بڑھ کر تو کیا ہوتی ایک حدیث میں آیا ہے کوئی نبی ایسے نہیں ہوئے جنھوں نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ خوب سمجھ لو اور جہالت سے بچو۔

اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر کسی کے پاس مال حلال ہو مگر اپنے ہاتھ کا کمایا ہوا نہ ہو بل کہ میراث میں ملا ہو یا اور کسی حلال ذریعہ سے میسر آیا ہو تو خواہ مخواہ اپنے کمانے کی فکر کرتے ہیں اور اس کو عبادت میں مشغول ہونے سے بہتر سمجھتے ہیں یہ سخت غلطی ہے بل کہ اس شخص کے لیے عبادت میں مشغول ہونا بہتر ہے، جب اللہ نے اطمینان

دیا اور رزق کی فکر سے فارغ البال کیا تو پھر بڑی ناشکری ہے کہ اس کا نام اچھی طرح نہ لے اور مال ہی کو بڑھائے جائے بل کہ مال حلال تو جس طرح سے میسر آئے بشرط یہ کہ کوئی ذلت نہ اٹھانی پڑے وہ سب عمدہ ہے اور اللہ کی بڑی نعمت ہے اس کی بڑی قدر کرنی چاہیے اور انتظام سے خرچ کرنا چاہیے فضول نہ اڑانا چاہیے۔

اور حدیث کا مطلب تو یہ ہے کہ لوگ اپنا بار کسی پر نہ ڈالیں اور لوگوں سے بھیک نہ مانگیں جب تک کوئی خاص ایسی مجبوری نہ ہو جس کو شریعت نے مجبوری قرار دیا ہو اور پیشہ کو حقیر نہ سمجھیں اور حلال مال طلب کریں کمائی کو عیب نہ سمجھیں سو اس وجہ سے یہ مضمون مبالغہ کے طور پر بیان فرمایا گیا تا کہ لوگ اپنے ہاتھ سے کمانے کو برا نہ سمجھیں اور کمائیں اور کھائیں اور کھلائیں اور خیرات کریں، حدیث کی یہ غرض نہیں ہے کہ سوائے اپنے ہاتھ کی کمائی کے اور کسی طرح سے جو حلال مال ملا ہو وہ حلال نہیں یا ہاتھ کی کمائی کے برابر نہیں بل کہ بعض مال اپنے ہاتھ کی کمائی سے بڑھ کر ہوتا ہے اور بعض ناواقف سچے خاصان خدا پر جو متوکل ہیں طعن کرتے ہیں اور دلیل میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں جو مذکور ہوئی کہ ان کو اپنے ہاتھ سے کمانا چاہیے۔ محض توکل پر بیٹھنا اور نذرانوں سے گذر کرنا اچھا نہیں۔ یہ ان کی سخت نادانی ہے اور یہ اعتراض جناب رسول اللہ ﷺ تک پہنچتا ہے۔ ڈرنا چاہیے سخت اندیشہ ہے کہ ان بزرگوں کی بے ادبی اور ان پر لعن وطعن سے دارین میں بلا نازل ہو اور طعن کرنے والوں کو ہلاک کر دے بل کہ اولیاء اللہ کی بے ادبی سے ایمان جاتے رہنے اور برا خاتمہ ہونے کا اندیشہ ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس دن سے پہلے ناپید کر دے جس دن بزرگوں پر اعتراض کرے کہ اس کے حق میں یہی بہتر ہے۔

میں کہتا ہوں کہ قرآن وحدیث میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے بشرط یہ کہ انصاف سے اور طلب حق کے لیے تامل کیا جائے کہ جس شخص میں توکل کی شرطیں پائی جائیں تو اس کے لیے توکل کرنا کمانے سے بدرجہا افضل ہے اور یہ اعلیٰ مقام ہے مقامات ولایت سے۔ جناب رسول اللہ ﷺ خود متوکل تھے اور جو آمدنی متوکل کو ہوتی ہے وہ ہاتھ کی کمائی سے بہت بہتر ہے اور اس میں خاص برکت اور خاص نور ہے جسے اللہ تعالیٰ نے یہ رتبہ مرحمت فرمایا ہے اور بصیرت اور فہم اور نور عطا فرمایا ہے وہ کھلی آنکھوں اس کی برکت دیکھتا ہے اور اس کا تفصیلی بیان کسی خاص موقع پر کیا جائے گا۔ چوں کہ یہ مختصر رسالہ ہے اس لیے طوالت کی گنجائش نہیں اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ یہ قول سراسر غلط ہے جیسا کہ بیان ہوا اور بڑی بے انصافی کی بات ہے کہ ایک تو خود نیک کام سے محروم رہو اور دوسرا کرے تو اس پر لعن وطعن کرو۔ کیا حق تعالیٰ کو منہ دکھاؤ گے جب کہ اس کے دوستوں کے درپے ہوتے ہو اور علاوہ فائدہ مذکورہ کے توکل اختیار کرنے میں بہت سے دینی فائدے ہیں۔

اور وہ متوکلین جو مخلوق کی تعلیم کرتے ہیں ان کی خدمت کرنا تو بقدر ان کے ضروری خرچ پورا ہونے کے فرض ہے سوا پنا حق نذرانہ سے لینا کیوں برا سمجھا گیا جب کہ غیر متوکلین بھی اپنے حقوق خوب مار دھاڑ سے لڑائی لڑ کر وصول کرتے ہیں حالاں کہ متوکلین تو بہت تہذیب اور لوگوں کی بڑی آرزو کرنے سے اپنا حق قبول کرتے ہیں اور نذرانہ قبول کرنے میں جب کہ ذلت نہ ہو اور استغنا اور بے پروائی سے لیا جائے۔ خصوصاً جب کہ اس کے واپس کرنے میں دینے والے کی سخت دل شکنی ہو تو ظاہر ہے کہ اس میں بھلائی ہی بھلائی ہے حقیقت یہ ہے کہ ایسے حضرات جو سچے متوکل ہیں ان کو بڑی عزت سے روزی میسر ہوتی ہے مگر ان کی نیت اور توجہ محض خدا کے بھروسہ پر ہوتی ہے مخلوق کی طرف نگاہ نہیں ہوتی اور جو طمع رکھے مخلوق سے اور نگاہ کرے ان کے مال پر وہ دغاباز ہے وہ ہمارے اس کلام سے خارج ہے ہم نے تو سچے توکل والوں کی حالت بیان کی ہے۔ کسی کو حقیر سمجھنا خصوصاً خاصان خدا کو بڑا سخت گناہ ہے اور ان حضرات کا اس میں کوئی ضرر نہیں بل کہ نفع ہے کہ برا کہنے والوں کی نیکیاں قیامت کے روز ان کو ملیں گی۔ تباہی تو ان کی ہے جو برا کہتے ہیں کہ دین و دنیا تباہ ہوتی ہے۔

اور یہ بھی یاد رہے کہ توکل کی اجازت ہر شخص کو شریعت نے نہیں دی ہے اس کی ہمت کرنا اور اس کی شرطوں کا پورا ہونا بہت دشوار ہے۔ اسی وجہ سے ایسے حضرات بہت کم پائے جاتے ہیں گویا کہ معدوم ہیں۔ اور بہت اچھی چیز ہمیشہ کم ہی ہوتی ہے۔ اللہ پاک کا بے حد شکر ہے کہ مقام محض معمولی توجہ سے بہت عمدہ تحریر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو عمل کی توفیق دیں۔ آمین۔

③ حدیث میں ہے کہ ”تحقیق اللہ (تعالیٰ) طیب ہے (یعنی کمالات کے ساتھ موصوف اور تمام عیبوں سے پاک ہے) نہیں قبول کرتا ہے مگر طیب کو (یعنی اللہ پاک طیب مال یعنی حلال مال قبول فرماتا ہے حرام مال وہاں مقبول نہیں بل کہ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ حرام مال خیرات کر کے ثواب کی امید رکھنا کفر ہے) اور اللہ نے حکم کیا مؤمنوں کو اس چیز کا جس کا کہ حکم فرمایا مرسلین کو (یعنی رسولوں کو) پس فرمایا: اے رسولو! کھاؤ پاک چیزیں (یعنی حلال) اور عمل کرو اچھے اور فرمایا: (اللہ تعالیٰ نے) اے ایمان والو! کھاؤ پاکیزہ چیزیں جو ہم نے تم کو دی ہیں۔ پھر ذکر فرمایا (جناب رسول اللہ ﷺ نے) اس آدمی کا جو لمبا سفر کرتا ہے (حج کرنے، علم طلب کرنے وغیرہ کو) اس حال میں کہ پراگندہ حال اور گرد آلود ہوتا ہے (سفر کی مشقت سے) اور ہاتھ بڑھاتا ہے آسمان کی طرف (اور کہتا ہے) اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! (یعنی اللہ پاک سے بار بار سوال کرتا ہے کہ رحم فرما کر مقصود عطا کر دے) حالاں کہ اس کا کھانا حرام ہے اور اس کا پینا حرام ہے اور اس کا لباس حرام ہے (یعنی خورد و نوش

اور لباس مال حرام سے حاصل کرتا ہے) اور پالا گیا (مال) حرام سے (یعنی مال حرام سے گذر کرتا ہے اسی سے پرورش پاتا ہے ہاں جس کو والدین نے نابالغی کی حالت میں مال حرام سے پرورش کیا ہو اور بالغ ہو کر اس نے حلال مال حاصل کیا اور اس کو اپنی خورد نوش ولباس میں صرف کیا تو وہ شخص اس حکم سے خارج ہے نابالغ ہونے کی حالت کا گناہ فقط والدین پر ہے) پس کیوں کر قبول کی جائے گی (وہ دعا) اس کے لئے۔''[1]

یعنی باوجود اس قدر مشقتوں کے مال حرام کے استعمال کی وجہ سے ہرگز دعا مقبول نہ ہوگی۔ اور اگر کبھی مقصود حاصل ہو گیا تو وہ دعا کی سبب سے نہیں بل کہ اس کا حاصل ہونا تقدیر الٰہی کی وجہ سے ہے جیسے کہ کافروں کے مقصود پورے ہو جاتے ہیں۔ اور دعا کے مقبول ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حق تعالیٰ بندہ پر نظر رحمت فرمائیں اور اس رحمت کی وجہ سے اس کو اس کا مطلوب عطا فرمائیں اور اس طلب پر ثواب عنایت ہو سو یہ بات اسی کو میسر ہوتی ہے جو شریعت کا پابند ہو اور اللہ پاک سے مقصود طلب کرے۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ حلال کھانے میں بڑی برکت ہے اور واقعی اس کی خاص تاثیر ہے اور ایسا مال کھانے سے نیکی کی قوت پیدا ہوتی ہے اعضاء عقل کی تابع داری کرتے ہیں۔ حضرت سیدنا و مولانا ابوحامد محمد غزالی نَوَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَرْقَدَہٗ ایک بہت بڑے درویش سے یعنی حضرت سہیل رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو حرام کھاتا ہے اعضاء اس (کی عقل) کی اطاعت چھوڑ دیتے ہیں (یعنی عقل نیکی کا حکم کرتی ہے اور وہ اس کی اطاعت نہیں کرتے مگر یہ بات ان ہی حضرات کو معلوم ہوتی ہے جن کے دل کی آنکھیں روشن ہیں ورنہ جن کا دل سیاہ ہے وہ تو شب و روز اس میں مشغول رہتے ہیں اور خوب لذت اڑاتے ہیں اور ان کو کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ قلب کی حس اور دل کی بینائی اور بصیرت کو قائم رکھے آمین)

④ حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی (جو بڑے عالم اور زاہد اور حضرت امام اعظم رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی کے شاگرد ہیں) فرماتے ہیں: ''مجھے ایک درہم مشتبہ مال کا لوٹا دینا (جو مجھے ملے خواہ ہدیہ کے ذریعہ سے یا اور کسی طرح) زیادہ محبوب ہے چھ لاکھ درہم خیرات کرنے سے۔''

یہاں سے اندازہ کرنا چاہیے کہ مشتبہ مال کی کیا قدر ہے۔ افسوس کہ لوگ صریح حرام بھی نہیں چھوڑتے۔ روپیہ ملے کسی طرح ملے۔ اور بزرگان دین مشتبہ مال کو اس قدر برا سمجھتے تھے۔ حرام مال سے بچنا سب کے ذمہ ضرور ہے اس سے بہت بڑی احتیاط لازم ہے۔ برا مال کھانے سے بے حد خرابیاں نفس میں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ انسان کو ہلاک

[1] رواہ مسلم ۱۲

کرنے والا ہے۔

⑤ حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے: ''حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان شبہ کی چیزیں ہیں (یعنی ان کے حلال اور حرام ہونے میں شبہ ہے۔ بعض اعتبار سے ان کا حلال ہونا معلوم ہوتا ہے اور بعض اعتبار سے ان کا حرام ہونا معلوم ہوتا ہے جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ اور کم ہیں ایسے لوگ جو ان کو جانتے ہیں اور وہ بڑے بڑے عالم متقی ہیں جو اپنے علم پر اچھی طرح عمل کرتے ہیں) پس جس شخص نے پرہیز کیا ہے شبہ کی چیزوں سے بچالیا اس نے اپنے دین کو (یعنی عذاب دوزخ سے پناہ مل گئی) اور اپنی آبرو کو (یعنی طعنہ دینے والوں سے اپنی آبرو بچالی اس لیے کہ خلاف شرع شخص کو لوگ طعن دیتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ دین و دنیا کی بے عزتی سے بچنا ہر ذی عقل پر ضرور ہے) اور جو شخص واقع ہوا شبہ کی چیزوں میں وہ واقع ہوگا حرام میں (یعنی جو شخص شبہ کی باتوں سے پرہیز نہیں کرتا وہ رفتہ رفتہ صریح حرام باتوں میں مبتلا ہو جاتا ہے جہاں نفس کو ذرا گنجائش دی گی وہ رفتہ رفتہ اس قدر خرابی برپا کرتا ہے کہ خدا کی پناہ! ہلاک ہی کر دیتا ہے۔ سو جو شخص مال کے بارے میں احتیاط نہ کرے۔ جو ملے اس کو قبول کر لے کسی شے کی پرواہ ہی نہ کرے وہ عن قریب حرام کھانے لگے گا۔ نفس کو ہمیشہ شریعت کا قیدی بنا کر رکھنا چاہیے کبھی آزادی نہ دے۔ اور گو ایسے شبہ کا مال کھانا جس کا یہ حال معلوم نہ ہو کہ اس میں کتنا حلال ملا ہے اور کتنا حرام؟ جائز ہے لیکن مکروہ ہے اور رفتہ رفتہ شبہ سے صریح حرام میں مبتلا ہونے کا سخت اندیشہ ہے۔ لہٰذا چاہیے کہ شبہ کی باتوں سے بھی بچے کہ اصل مقصود اور ہمت کی بات یہی ہے خوب سمجھ لو) مثل اس چرواہے کے جو چراتا ہے گرد اُس چراگاہ کے جس کو بادشاہ نے اپنے جانور چرانے کے لیے خاص کر لیا ہے قریب ہے یہ کہ چرائے اس چراگاہ میں (یعنی جو ایسی چراگاہ کے گرد چراتا ہے وہ عن قریب خاص چراگاہ ہی میں چرانے لگے گا یا تو اس طرح کہ جانوروں کا اس طریقے پر چرانا کہ اس حد سے آگے نہ بڑھیں دشوار ہے یا اس طرح کہ خود چرواہے ہی کو عن قریب ایسی دلیری ہو جائے گی کہ وہ اس قدر احتیاط نہ کرے گا اسی طرح نفس کو احتیاط نہیں ہوتی اور کبھی تو ابتدا ہی سے جہاں شبہ کے درجہ پر پہنچا حرام میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور کبھی کچھ دنوں کے بعد یہ حالت ہوتی ہے۔ اور یاد رکھنا چاہیے کہ خودرو گھاس کی چراگاہ کو صرف اپنے لیے خاص کر لینا اور دوسروں کو اس میں چرانے سے روکنا زمینداروں کو جائز نہیں، اور یہاں تو فقط مثال بیان کرنا مقصود ہے) آگاہ رہو کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہے (اور) آگاہ ہو کہ اللہ کی چراگاہ (جس کی حفاظت کی گئی ہے) اس کے محارم ہیں (یعنی جن چیزوں کو اس نے حرام فرما دیا ہے تو جو شخص ان حرام چیزوں میں واقع ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کی خیانت کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ بادشاہ

کی خیانت کرنا بغاوت ہے اور حق تعالیٰ چوں کہ اعلیٰ درجہ کے بادشاہ ہیں لہٰذا ان کی خیانت اعلیٰ درجہ کی بغاوت ہے جس کی سزا بھی بہت بڑی ہے) آگاہ رہو کہ انسان کے بدن میں ایک بوٹی ہے جب وہ درست ہوگی (اور اس میں باطنی یا ظاہری خرابی نہ پیدا ہوگی) کل بدن درست ہوگا اور جب وہ فاسد اور خراب ہوگی تو خراب ہوگا تمام بدن۔ آگاہ رہو وہ (بوٹی) دل ہے۔"[1]

(یعنی دل سلطان البدن ہے۔ قلب کی درستی سے تمام اعضاء کی درستی رہتی ہے اور قلب کی درستی موقوف ہے اطاعت الٰہی پر۔ گناہ کرنے سے دل اندھا ہو جاتا ہے۔ حاصل یہ ہوا کہ نیکیوں کا وجود موقوف ہے قلب کی درستی اور صفائی پر اور قلب کی صفائی میں اکل حلال کو خاص دخل ہے۔ پس اس سے ترغیب ہوگئی اہتمام اکل حلال پر)

⑥ حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب رسول کریم ﷺ نے: "ہلاک کرے اللہ تعالیٰ یہود کو حرام کی گئیں ان پر چربیاں (یعنی گائے اور بکری کی چربی جیسا کہ قرآن مجید میں ہے) پس انہوں نے اس (چربی) کو گلایا پھر انہوں نے اس کو فروخت کیا۔"[2]

(یعنی حیلہ یہ کیا کہ خود چربی نہیں کھائی بل کہ اس کے دام کھائے اور اس کو یہ سمجھے کہ یہ چربی کھانا نہیں ہے۔ حالاں کہ اس حکم کا حاصل یہ تھا کہ چربی سے بالکل منتفع مت ہو اس میں بیچ کر دام کھانا بھی داخل تھا۔ آج کل بعض سود خوروں نے اسی قسم کے حیلے پیدا کر لیے ہیں تاکہ ظاہر میں سود سے بچ جائیں اور حقیقت میں سود کھائیں لیکن حق تعالیٰ عالم الغیب ہے نیت کو خوب جانتا ہے ہرگز ہرگز ایسے حیلے نکالنا روا نہیں۔

⑦ حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے: "نہیں ہے یہ بات کہ کمائے بندہ مال حرام کو پس صدقہ دے اس میں سے سو اس سے قبول کیا جائے اور نہ یہ کہ خرچ کرے اس میں سے پس برکت دی جائے اس کے لیے اس مال میں اور نہ یہ کہ چھوڑے اپنے پیچھے مگر ہو وہ (چھوڑنا) توشہ اس کے لیے بل کہ ہوگا پہنچانے والا دوزخ کی طرف (یعنی مال حرام کما کر اگر صدقہ کرے قبول نہ ہوگا اور خاک ثواب نہ ملے گا۔ بل کہ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ حرام خیرات کر کے ثواب کی امید رکھنا کفر ہے اور فقیر جس کو مال حرام دیا گیا ہے اس نیت سے کہ دینے والے کو ثواب ہو اگر جانتا ہے کہ یہ مال اس طرح کا مجھے دیا گیا ہے اور وہ باوجود جاننے کے خیرات دینے والے کو دعا دے تو وہ بھی ان علماء کے قول پر کافر ہو جائے گا اور اگر ایسا مال کسی اور خرچ میں لایا جائے تو بھی کچھ برکت نہ ہوگی اور اگر اپنے بعد ایسا مال چھوڑے گا تو اس کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگا۔ کھائیں گے وراث اور عذاب میں یہ

---
[1] اخرجه الشیخان ۱۲ [2] متفق علیہ ۱۲ منہ

جتلا ہوگا۔ غرض مال حرام میں بجز ضرر کے کوئی نفع نہیں) بے شک اللہ (تعالیٰ) نہیں دور کرتا ہے برائی کو برائی کے ذریعہ سے (پس چوں کہ حرام مال خیرات کرنا منع ہے اور گناہ ہے سو اس گناہ کے ذریعہ سے اور گناہ نہیں معاف ہوسکتے) لیکن دور کرتا ہے برائی کو بھلائی سے (پس حلال مال صدقہ کرنا گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے جب کہ باقاعدہ اور شریعت کے موافق خیرات کرے) تحقیق خبیث (یعنی مال حرام) نہیں دور کرتا ہے خبیث کو۔ (یعنی گناہ کو[1])''

⑧ حدیث میں ہے ''جنت میں وہ گوشت نہ داخل ہوگا جو پلا ہے اور بڑھا ہے مال حرام سے اور ہر ایسا گوشت جو پلا بڑھا ہو مال حرام سے جہنم ہی اس کے لائق ہے۔''[2]

(یعنی حرام خور جنت میں بغیر سزا بھگتے داخل نہ ہوگا۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ کفار کی طرح کبھی داخل جنت نہ ہوگا بل کہ اگر وہ اسلام پر مرا اور تھا حرام خور تو اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اور اگر حرام کھانے سے توبہ کرے مرنے سے پہلے اور جس کا حق اس کے ذمہ ہو وہ ادا کر دے تو البتہ حق تعالیٰ اس کا یہ گناہ معاف فرمائیں گے اور اس حدیث میں جو عذاب مذکور ہے اس سے محفوظ رہے گا)

⑨ حدیث میں ہے کہ ''بندہ نہیں ہوتا ہے پورے پرہیزگاروں میں سے یہاں تک کہ چھوڑ دے اس چیز کو جس میں کچھ ڈر نہیں بسبب اس چیز کے جس میں اندیشہ ہے۔''[3]

یعنی کوئی چیز بالکل حلال ہے اور کوئی کام مباح اور جائز ہے۔ مگر اس میں متوجہ ہونے سے اور ایسے مال کے کھانے سے کسی گناہ ہو جانے کا ڈر اور احتمال ہے تو اس حلال مال کو بھی نہ کھائے اور ایسے جائز کام کو بھی نہ کرے اس لیے کہ اگرچہ یہ کام کرنا اور یہ مال کھانا گناہ نہیں مگر اس کے ذریعہ سے گناہ ہو جانے کا ڈر ہے اور برے کام کا ذریعہ بھی برا ہوتا ہے مثلاً عمدہ کھانے اور لباس میں مشغول ہونا جائز اور حلال ہے مگر چوں کہ حد سے زیادہ لذتوں میں مشغول ہونے سے گناہوں کے صادر ہونے کا اندیشہ ہے اس لیے کمال تقویٰ اور اعلیٰ درجہ کی پرہیزگاری یہ ہے کہ ایسے کاموں سے بھی بچے یا شبہ کا مال کھانا مکروہ ہے مگر اس میں ہمت کھانے کی کرنے سے اندیشہ ہے کہ عن قریب نفس ایسا بے قابو ہو جائے گا کہ حرام کھانے لگے گا تو ایسے مال سے بھی بچنا چاہیے۔

⑩ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک غلام تھا جو ان کو خراج دیتا تھا (یہاں خراج سے وہ محصول مراد ہے جو غلام پر مقرر کیا جاتا ہے اس کی ساری کمائی میں سے کچھ کمائی مالک لیتا ہے) پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ محصول اس غلام کا کھاتے تھے سو لایا وہ ایک دن کچھ (کھانے

---

[1] رواہ احمد ۱۲ منہ [2] رواہ احمد وغیرہ ۱۲ [3] رواہ الترمذی وابن ماجہ ۱۲

کی) چیز اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں سے کچھ کھالیا تو غلام نے کہا تمہیں معلوم ہے کیا تھی یہ چیز جسے تم نے کھایا؟ (اور کہاں سے آئی؟) پس فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے: کون سی چیز تھی وہ (جسے میں نے کھا لیا) اس نے کہا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں (یعنی اسلام سے پہلے) ایک آدمی کو کاہنوں کے قاعدہ سے کوئی خبر دی تھی اور میں اس کام کو اچھی طرح نہیں جانتا تھا (یعنی کاہن لوگ جس طرح کچھ باتیں بتلاتے ہیں اور وہ کبھی جھوٹ اور غلط اور کبھی سچ اور صحیح ہو جاتی ہیں اور اس کا سچ ماننا منع ہے اور جو اس فن کے انہوں نے قاعدے مقرر کیے ہیں میں ان سے اچھی طرح واقف نہ تھا) مگر بے شک میں نے اس آدمی کو دھوکہ دیا پھر وہ مجھے ملا سو اس نے مجھے (وہ چیز جو آپ نے کھائی) دی بذریعہ اس کے (یعنی جو بات میں نے اس کو بتلا دی تھی اس کے عوض) تو وہ یہ چیز ہے جس میں سے آپ نے کھایا۔ پس داخل فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ہاتھ حلق میں پھر تے فرمایا (یعنی نکال دیا) تمام اس چیز کو جو ان کے پیٹ میں تھا (یعنی احتیاط اور کمال تقویٰ کی وجہ سے تمام کھانا پیٹ کی اندر کا نکال دیا کیوں کہ خالص اس کھانے کا نکالنا تو غیر ممکن تھا سو تمام پیٹ خالی کر دیا حالاں کہ اگر آپ قے نہ فرماتے جب بھی گناہ نہ ہوتا)

(۱۱) حدیث میں ہے کہ ”جس نے کوئی کپڑا دس ۱۰ درہم کو خریدا اور اس میں ایک درہم حرام کا تھا نہ قبول فرمائے گا حق تعالیٰ اس کی نماز جب تک کہ وہ کپڑا اس کے (بدن) پر رہے گا“ (یعنی گو فرض ادا ہو جائے گا مگر نماز کا پورا ثواب نہ ملے گا اور اسی طرح اور اعمال کو بھی قیاس کر لو۔ خدا سے ڈرنا چاہیے کہ اول تو لوگوں سے عبادت ہی کیا ہوتی ہے اور جو ہوتی ہے وہ اس طرح ضائع ہو پھر کیا جواب دیا جائے گا قیامت کے روز اور کیسے عذاب دردناک کی برداشت ہوگی۔

(۱۲) حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: ”بے شک میں ایسی کوئی چیز نہیں جانتا ہوں جو تمہیں جنت سے قریب کر دے اور دوزخ سے دور کر دے مگر (یہ بات ہے کہ) میں نے تم کو اس کا حکم کر دیا ہے (یعنی جنت میں داخل کرنے والے اور دوزخ سے ہٹانے والے سب اعمال میں نے تم کو بتلا دیے ہیں) اور میں ایسی کوئی چیز نہیں جانتا جو تمہیں جنت سے دور کر دے اور دوزخ سے تم کو قریب کر دے مگر (یہ بات ہے کہ) میں نے تم کو اس سے منع کر دیا ہے (یعنی دوزخ میں داخل کرنے والے اور جنت سے ہٹا دینے والے کاموں سے تم کو روک چکا ہوں کہ ایسے کام مت کرو) اور بے شک روح الامین علیہ السلام (یعنی جبرئیل علیہ السلام) نے میرے دل میں ڈال دیا ہے کہ بے شک کوئی نفس ہرگز نہ مرے گا یہاں تک کہ پورا لے لے اپنا رزق (یعنی تقدیر میں جو رزق ہر

مخلوق کی لکھا جاچکا ہے بغیر اس قدر مل جانے کے پہلے کوئی نہیں مرسکتا) اگرچہ وہ رزق دیر میں ملے (یعنی ملنا ضرور ہے جس وقت پر لکھ دیا ہے اسی وقت پہنچے گا۔ نیت خراب کرنے اور حرام کمانے سے جلدی نہیں مل سکتا) خدا سے ڈرو (یعنی اس پر بھروسہ کرو اور اس کے وعدے کا یقین کرو پس حرام کمانے سے بچو) اور اختصار اختیار کرو طلب (رزق) میں (یعنی بے حد دنیا کے کمانے میں مشغول نہ ہو، حرص نہ کرو، شرع کے خلاف کمائی سے بچو) اور ہرگز نہ آمادہ کرے تم کو دیر لگنا رزق ملنے میں (اس بات پر) کہ تم طلب کرنے لگو اس کو خدائے تعالیٰ کی معصیت سے (یعنی روزی ملنے میں اگر دیر ہو تو گناہ اور حرام ذریعوں سے رزق حاصل نہ کرو اس لیے کہ وقت سے پہلے ہرگز نہ ملے گا خواہ مخواہ گناہ بے لذت میں مبتلا ہو گے) اس لیے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ نہیں حاصل کی جاسکتی وہ چیز جو اس کے پاس ہے۔ یعنی رزق اور اس کے سوا جو چیز ہے اس کی معصیت کے ذریعہ سے (رَوَاہُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي "الْقِنَاعَةِ" وَالْبَيْهَقِيُّ فِي "الْمَدْخَلِ" وَقَالَ إِنَّهُ مُنْقَطِعٌ وَنَصُّ الْحَدِيْثِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّيْ لَا أَعْلَمُ شَيْئًا يُقَرِّبُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَعِّدُكُمْ مِنَ النَّارِ إِلَّا أَمَرْتُكُمْ بِهٖ وَلَا أَعْلَمُ شَيْئًا يُبْعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ إِلَّا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ وَإِنَّ الرُّوْحَ الْأَمِيْنَ نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ أَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا وَإِنْ أَبْطَأَ عَنْهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ شَيْءٍ مِنَ الرِّزْقِ أَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يُنَالُ مَاعِنْدَهٗ مِنَ الرِّزْقِ وَغَيْرِہٖ بِمَعْصِيَةٍ)."

(۱۳) حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے: "دس ۱۰ حصوں میں سے نو حصے رزق تجارت میں ہے" (یعنی تجارت بہت بڑی آمدنی کا ذریعہ ہے اس کو اختیار کرو)

(۱۴) حدیث میں ہے کہ "حق تعالیٰ دوست رکھتا ہے اس مؤمن کو جو محنتی ہو اور پیشہ ور ہو۔ نہیں پرواہ کرتا ہے کہ کیا پہنتا ہے" (یعنی محنت ومشقت میں معمولی میلے کپڑے پہنتا ہے اتنی فرصت نہیں اور ایسا موقع نہیں جو کپڑے زیادہ صاف رکھ سکے لیکن جو شخص مجبور نہ ہو اس کو سادگی کے ساتھ صاف رہنا چاہیے)

(۱۵) حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے کہ: "میری طرف یہ وحی نہیں کی گئی کہ میں مال جمع کروں اور میں تجارت کرنے والوں میں سے ہوں اور لیکن یہ وحی کی گئی ہے مجھ کو اللہ کی تسبیح (پاکی بیان کرنا یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا) کرو اس کی حمد کے ساتھ (یعنی اس کی تعریف بیان کرو۔ یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھو) اور ہو جاؤ سجدہ کرنے والوں میں سے (یعنی نماز پر ہیشگی کرو اور ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جو ہمیشہ نماز پڑھتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں) اور اپنے پروردگار کی عبادت کرو یہاں تک کہ تم کو موت آجائے" یعنی حاجت سے زیادہ

دنیا میں مشغول نہ ہو کیوں کہ بقدر ضرورت معاش کا بندوبست کرنا سب پر واجب ہے۔ ہاں جس میں توکل کی قوت ہو اور سب شرطیں اس میں توکل کی جمع ہوں ایسا شخص البتہ سب کام چھوڑ کر محض عبادت علمیہ وعملیہ میں مشغول ہوئے)

⑯ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں فرمایا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے: ''رحم کرے اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والے آدمی پر جس وقت (کوئی چیز) فروخت کرے اور جس وقت (کچھ) خریدے اور جس وقت قرض طلب کرے (سبحان اللہ خرید وفروخت اور قرض طلب کرنے کی حالت میں نرمی اور رعایت کرنے کا کس قدر بڑا درجہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کے حق میں خاص طور پر دعا فرماتے ہیں اور آپ کی دعا یقیناً مقبول ہے۔ اگر اس نرمی کے برتاؤ کی فقط یہی فضیلت ہوتی اور اس کے سوا کچھ ثواب نہ ملتا تو یہی بہت بڑی نعمت تھی حالاں کہ اس رعایت اور نرمی کا ثواب بھی ملے گا۔ لہٰذا تاجروں کو مناسب ہے کہ اس صحیح حدیث پر عمل کرکے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے محل کرم ہوں۔ نیز دنیا کا اس برتاؤ میں یہ نفع ہے کہ ایسے شخص کے معاملہ سے لوگ خوش ہوتے ہیں اور تجارت خوب چلتی ہے۔ لوگوں کے رجوع ایسے معاملے کرنے والے کی طرف بہت ہوتا ہے اور بعض اوقات خوش ہو کر دعا بھی دیتے ہیں۔ واقعی بات یہ ہے کہ شریعت پر عمل کرنے والا دین دنیا میں گویا کہ بادشاہ ہو کر رہتا ہے اور زندگی بڑی راحت سے گذرتی ہے اس سے بڑھ کر خوش نصیب کون ہے کہ جس کو دارین کی برکتیں حاصل ہوں اور خدا کے نزدیک اور اکثر لوگوں کے نزدیک بھی محبوب اور عزیز ہے۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بلفظ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَحِمَهُ اللّٰهُ رَجُلاً سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرىٰ وَإِذَا اقْتَضىٰ)

⑰ حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: ''بچو تم زیادہ قسم کھانے سے بیچنے میں (یعنی اس خیال سے کہ ہمارا مال خوب بکے بہت قسمیں نہ کھاؤ کیوں کہ زیادہ قسم کھانے میں کوئی نہ کوئی قسم ضرور جھوٹی نکلے گی اور پھر اس سے بے برکتی ہوتی ہے اور اللہ کے نام کی بے ادبی ہوتی ہے ہاں کبھی اگر ایسا کرو تو مضائقہ نہیں) اس لیے کہ تحقیق وہ (کثرت سے قسم کھانا) رواج دیتا ہے (مال کو اور لوگوں کو قسم کی وجہ سے مال کے متعلق جو امور ہوتے ہیں ان کا اعتبار آجاتا ہے) پھر بے برکت کر دیتا ہے جس سے دین و دنیا کی منفعت سے محرومی ہوتی ہے۔''

⑱ حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: ''تجارت کرنے والا بہت سچا (گفتگو میں) اور برتاؤ میں بڑا امانت دار (قیامت میں) انبیاء اور صدیقین (یعنی جو بڑے بڑے خدا کے ولی ہیں اور جنہوں نے ہر قول

اور ہر فعل میں اعلیٰ درجہ کی سچائی اختیار کی ہے اور اللہ میاں کی نہایت اعلیٰ درجہ کی اطاعت کی ہے) اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا" (یعنی ایسے تاجر کو جس کی یہ صفتیں ہوں جو بیان کی گئیں قیامت کے روز حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام اور حضرات صدیقین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور حضرات شہداء رحمہم اللہ تعالیٰ کی ہمراہی اور دوزخ سے نجات میسر ہوگی۔ اور ساتھ ہونے سے یہ مراد نہیں کہ ان حضرات کے برابر رتبہ مل جائے گا بل کہ ایک خاص قسم کی بزرگی مراد ہے جو بڑوں کے ساتھ رہنے سے حاصل ہوتی ہے جیسے کہ کوئی شخص کسی بزرگ کی دنیا میں دعوت کرے اور ان کے ہمراہ ان کے خادموں کی بھی ضیافت کرے تو ظاہر ہے کہ ان بزرگ کے کھانا کھانے کی جگہ اور ان خدام کے کھانا کھانے کی جگہ نیز کھانا ایک ہی ہوگا لیکن جو درجہ ان لوگوں کے نزدیک ان بزرگ کا ہوگا وہ خادموں کا نہیں مگر ہمراہی کا شرف و عزت نیز کھانے اور مکان میں شرکت کا میسر آنا ایک بہت بڑا کمال ہے جو خادموں کو حاصل ہوا ہے خصوصاً جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی بہت بڑی دولت ہے۔ اگر فرض کرو کہ کھانا بھی میسر نہ ہو ہمراہی سے کچھ عزت بھی میسر نہ ہو فقط ہمراہی ہی میسر ہو تو آپ سے محبت کرنے والے مسلمان کے لیے فقط آپ کا دیدار اور آپ کی ہمراہی ہی بڑی دولت ہے بل کہ دیدار تو بڑی چیز ہے آپ کا پڑوس ہی بڑی نعمت ہے لہٰذا مسلمانوں کو جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اس دعا متبرک کا مستحق ہونا ضرور مناسب ہے۔

(۱۹) حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: "اے گروہ تاجروں کے! بے شک بیع ایسی چیز ہے جس میں (اکثر) لغو باتیں ہو جاتی ہیں اور قسم کھائی جاتی ہے پس ملا لو اس میں صدقہ (یعنی لغو باتیں اور قسمیں کھانا بہت بری بات ہے لہٰذا صدقہ کرنا چاہیے تا کہ ان لغویات وغیرہ کا جو کہ بلا قصد صادر ہو گئی ہیں کفارہ ہو جائے اور قلب میں جو کدورت پیدا ہو گئی ہے وہ جاتی رہے اور لغو سے مراد بے کار کلام ہے)

(۲۰) حدیث میں ہے کہ "تجارت کرنے والے قیامت کے روز فاجر اور گناہ گار اٹھائے جائیں گے مگر جو شخص ڈرا اور سچ بولا" (اور خرید و فروخت میں کوئی گناہ نہ کیا تو وہ اس وبال سے بچ جائے گا)

حقوق کا بیان

شوہر کے حقوق کا بیان[1]

اللہ تعالیٰ نے شوہر کا بڑا حق بتایا ہے اور بہت بزرگی دی ہے۔ شوہر کا راضی اور خوش رکھنا بڑی عبادت ہے اور اس کا ناخوش اور ناراض کرنا بہت گناہ ہے۔

① حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھتی ہے اور رمضان کے مہینے کے روزے رکھے اور اپنی آبرو کو بچائے رہے یعنی پاک دامن اور اپنے شوہر کی تابع داری اور فرماں برداری کرتی رہے تو اس کو اختیار ہے جس دروازے سے چاہے جنت میں چلی جائے۔''

مطلب یہ ہے کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے اس کا جی چاہے جنت میں بے کھٹکے چلی جائے۔

② اور حضرت ﷺ نے فرمایا: ''جس کی موت ایسی حالت پر آئے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہے تو وہ جنتی ہے۔''

③ اور حضرت ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے کے لیے کہتا تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ اپنے میاں کو سجدہ کیا کرے۔ اگر مرد اپنی عورت کو حکم دے کہ اس پہاڑ کے پتھر اٹھا کر اس پہاڑ تک لے جائے اور اس پہاڑ کے پتھر اٹھا کر تیسرے پہاڑ تک لے جائے تو اس کو یہی کرنا چاہیے۔''

④ اور حضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مرد اپنی بی بی کو اپنے کام کے لیے بلائے تو ضرور اس کے پاس آئے۔ اگرچہ چولھے پر بیٹھی ہو تب بھی چلی آئے۔''

مطلب یہ ہے کہ چاہے جتنے ضروری کام پر بیٹھی ہو سب چھوڑ چھاڑ کر چلی آئے۔

⑤ اور حضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی مرد نے اپنے پاس اپنی عورت کو لیٹنے کے لیے بلایا اور وہ نہ آئی۔ پھر وہ اسی طرح غصہ میں لیٹ رہا تو صبح تک سارے فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔''

⑥ اور حضرت ﷺ نے فرمایا: ''دنیا میں جب کوئی عورت اپنے میاں کو ستاتی ہے تو جو حور قیامت میں اس کی

[1] اس عنوان کے تحت ۱۸ احادیث مذکور ہیں۔

بی بی بنے گی یوں کہتی ہے کہ تیرا خدا ناس کرے تو اس کو مت ستا۔ یہ تو تیرے پاس مہمان ہے تھوڑے ہی دنوں میں تجھ کو چھوڑ کر ہمارے پاس چلا آئے گا۔"

⑦ اور حضرت ﷺ نے فرمایا: "تین طرح کے آدمی ایسے ہیں کہ جن کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے نہ کوئی اور نیکی منظور ہوتی ہے۔ ایک تو وہ لونڈی غلام جو اپنے مالک سے بھاگ جائے۔ دوسرے وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناخوش ہو۔ تیسرے وہ جو نشہ میں مست ہو۔"

⑧ کسی نے حضرت ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! سب سے اچھی عورت کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا: "وہ عورت جب اس کا میاں اس کی طرف دیکھے تو خوش کر دے۔ اور جب کچھ کہے تو کہا مانے اور اپنی جان و مال میں کچھ اس کے خلاف نہ کرے جو اس کو ناگوار ہو۔"

ایک حق مرد کا یہ ہے کہ اس کے پاس ہوتے ہوئے بے اس کی اجازت کے نفل روزے نہ رکھا کرے اور بے اس کی اجازت کے نفل نماز نہ پڑھے۔

ایک حق اس کا یہ ہے کہ اپنی صورت بگاڑ کے اور میلی کچیلی نہ رہا کرے بل کہ بناؤ سنگار سے رہا کرے۔ یہاں تک کہ اگر مرد کے کہنے پر بھی عورت سنگار نہ کرے تو مرد کو مارنے کا اختیار ہے۔

ایک حق یہ ہے کہ بے میاں کی اجازت گھر سے باہر کہیں نہ جائے نہ عزیز اور رشتہ دار کے گھر نہ کسی غیر کے گھر۔

میاں کے ساتھ نباہ کرنے کا طریقہ

یہ خوب سمجھ لو کہ میاں بی بی کا ایسا سابقہ ہے کہ ساری عمر اسی میں بسر کرنا ہے۔ اگر دونوں کا دل ملا ہوا رہا تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں اور اگر خدانخواستہ دلوں میں فرق آگیا تو اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں، اس لیے جہاں تک ہو سکے میاں کا دل ہاتھ میں لیے رہو اور اس کے آنکھ کے اشارہ پر چلا کرو۔ اگر وہ حکم کرے کہ رات بھر ہاتھ باندھے کھڑی رہو تو دنیا اور آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ دنیا کی تھوڑی سی تکلیف گوارا کر کے آخرت کی بھلائی اور سرخروئی حاصل کرو۔ کسی وقت کوئی بات ایسی نہ کرو جو اس کے مزاج کے خلاف ہو۔ اگر وہ دن کو رات بتلائے تو تم بھی دن کو رات کہنے لگو۔

کم سمجھی اور انجام نہ سوچنے کی وجہ سے بعض بیبیاں ایسی باتیں کر بیٹھتی ہیں جس سے مرد کے دل میں میل آ جاتا ہے۔ کہیں بے موقعہ زبان چلا دی، کوئی بات طعنہ و تشنیع کی کہہ ڈالی، غصہ میں جلی کٹی باتیں کہہ دیں کہ خواہ مخواہ

سن کر برا لگے۔ پھر جب اس کا دل پھر گیا تو روتی پھرتی ہیں یہ خوب سمجھ لو کہ دل پر میل آ جانے کے بعد اگر دو چار دن میں تم نے کہہ سن کر منا بھی لیا تب بھی وہ بات نہیں رہتی جو پہلے تھی۔ پھر ہزار باتیں بناؤ عذر معذرت کر و لیکن جیسا پہلے دل صاف تھا اب ویسی محبت نہیں رہتی۔ جب کوئی بات ہوتی ہے تو یہی خیال آ جاتا ہے کہ یہ وہی ہے جس نے فلانے فلانے دن ایسا کہا تھا اس لیے اپنے شوہر کے ساتھ خوب سوچ سمجھ کر رہنا چاہیے کہ اللہ اور رسول کی بھی خوشی ہو اور تمہاری دنیا اور آخرت دونوں درست ہو جائیں۔

سمجھ دار بیبیوں کو کچھ بتلانے کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے وہ خود ہی ہر بات کے نیک و بد کو دیکھ لیں گی لیکن پھر بھی ہم بعض ضروری باتیں بیان کرتے ہیں۔ جب تم ان کو خوب سمجھ لوگی تو اور باتیں بھی اسی سے معلوم ہو جایا کریں گی۔شوہر کی حیثیت سے زیادہ خرچ نہ مانگو جو کچھ جڑے ملے اپنا گھر سمجھ کر چٹنی روٹی کھا کے بسر کرو۔

اگر کبھی کوئی زیور یا کپڑا پسند آیا تو اگر شوہر کے پاس خرچ نہ ہو تو اس کی فرمائش نہ کرو، نہ اس کے نہ ملنے پر حسرت کرو۔ بالکل منہ سے نہ نکالو۔خود سوچو کہ اگر تم نے کہا تو وہ اپنے دل میں کہے گا کہ اس کو ہمارا کچھ خیال نہیں کہ ایسی بے موقع فرمائش کرتی ہے بل کہ اگر میاں امیر ہو تب بھی جہاں تک ہو سکے خود کبھی کسی بات کی فرمائش ہی نہ کرو البتہ اگر وہ خود پوچھے کہ تمہارے واسطے کیا لائیں؟ تو خیر بتلا دو کہ فرمائش کرنے سے آدمی نظروں سے گھٹ جاتا ہے اور اس کی بات ہیٹی ہو جاتی ہے۔

کسی بات پر ضد اور ہٹ نہ کرو اگر کوئی بات تمہارے خلاف بھی ہو تو اس وقت جانے دو پھر کسی دوسرے وقت مناسب طریقے سے طے کر لینا۔

اگر میاں کے یہاں تکلیف سے گذرے تو کبھی زبان پر نہ لاؤ اور ہمیشہ خوشی ظاہر کرتی رہو کہ مرد کو رنج نہ پہنچے اور تمہارے اس نباہ سے اس کا دل بس تمہاری مٹھی میں ہو جائے۔

اگر تمہارے لیے کوئی چیز لائے تو پسند آئے یا نہ آئے ہمیشہ اس پر خوشی ظاہر کرو۔ یہ نہ کہو کہ یہ چیز بری ہے ہمیں پسند نہیں ہے اس سے اس کا دل تھوڑا ہو جائے گا اور پھر کبھی کچھ لانے کو نہ چاہے گا۔اور اگر اس کی تعریف کر کے خوشی سے لے لوگی تو دل اور بڑھے گا اور پھر اس سے زیادہ چیز لائے گا۔

کبھی غصہ میں آ کر خاوند کی ناشکری نہ کرو اور یوں نہ کہنے لگو کہ اس موئے اجڑے گھر میں آ کر میں نے دیکھا کیا؟ بس ساری عمر مصیبت اور تکلیف ہی سے کٹی۔امی بابا نے میری قسمت پھوڑ دی کہ مجھے ایسی بلا میں پھنسا دیا۔ ایسی آگ میں جھونک دیا کہ ایسی باتوں سے پھر دل میں جگہ نہیں رہتی۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے دوزخ میں عورتیں بہت دیکھیں۔'' کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! دوزخ میں عورتیں کیوں زیادہ جائیں گی؟ تو حضرت ﷺ نے فرمایا: ''یہ اوروں پر لعنت بہت کیا کرتی ہیں اور اپنے خاوند کی ناشکری بہت کیا کرتی ہیں۔''

تو خیال کرو کہ یہ ناشکری کتنی بری چیز ہے اور کسی پر لعنت کرنا یا یوں کہنا کہ فلانی پر خدا کی مار، خدا کی پھٹکار، فلانی کا لعنتی چہرہ ہے، منہ پر لعنت برس رہی ہے۔ یہ سب باتیں بہت بری ہیں۔

شوہر کو کسی بات پر غصہ آگیا تو ایسی بات مت کہو کہ غصہ اور زیادہ ہو جائے۔ ہر وقت مزاج دیکھ کر کے بات کرو۔ اگر دیکھو کہ اس وقت ہنسی دل لگی میں خوش ہے تو ہنسی دل لگی کرو اور نہیں تو ہنسی دل لگی نہ کرو۔ جیسا مزاج دیکھو ویسی باتیں کرو۔

کسی بات پر تم سے خفا ہو کر روٹھ گیا تو تم بھی منہ پھلا کر نہ بیٹھ رہو بل کہ خوشامد کر کے عذر معذرت کر کے ہاتھ جوڑ کے جس طرح بنے اس کو منا لو چاہے تمہارا قصور نہ ہو، شوہر ہی کا قصور ہو تب بھی تم ہرگز نہ روٹھو اور ہاتھ جوڑ کر قصور معاف کرانے کو اپنا فخر اور اپنی عزت سمجھو۔

اور خوب سمجھ لو کہ میاں بی بی کا ملاپ فقط خالی خولی محبت سے نہیں ہوتا بل کہ محبت کے ساتھ میاں کا ادب بھی کرنا ضروری ہے۔ میاں کو اپنے برابر درجہ میں سمجھنا بڑی غلطی ہے۔

میاں سے ہرگز کبھی کوئی کام مت لو۔ اگر وہ محبت میں آکر کبھی ہاتھ یا سر دبانے لگے تو تم نہ کرنے دو۔ بھلا سوچو کہ اگر تمہارا باپ ایسا کرے تو کیا تم کو گوارہ ہوگا۔ پھر شوہر کا رتبہ تو باپ سے بھی زیادہ ہے۔

اٹھنے بیٹھنے میں بات چیت میں غرض کہ ہر بات میں ادب تمیز کا پاس اور خیال رکھو اور اگر خود تمہارا ہی قصور ہو تو ایسے وقت اینٹھ کر الگ بیٹھنا تو اور بھی پوری بیوقوفی اور نادانی ہے ایسی باتوں سے دل پھٹ جاتا ہے۔

جب کبھی پردیس سے آئے تو مزاج پوچھو۔ خیریت دریافت کرو کہ وہاں کس طرح رہے؟ تکلیف تو نہیں ہوئی ہاتھ پاؤں پکڑ لو کہ تم تھک گئے ہوں گے۔ بھوکا ہو تو روٹی پانی کا بندوبست کرو۔ گرمی کا موسم ہو تو پنکھا جھل کر ٹھنڈا کرو۔ غرض کہ اس کی راحت و آرام کی باتیں کرو۔ روپے پیسے کی باتیں ہرگز نہ کرنے لگو کہ ہمارے واسطے کیا لائے؟ کتنا خرچ لائے؟ خرچ کا بٹوا کہاں ہے؟ دیکھیں کتنا ہے؟ جب وہ خود دے تو لے لو۔ یہ حساب نہ پوچھو کہ تنخواہ تو بہت ہے اتنے مہینے میں بس اتنا ہی لائے۔ تم بہت خرچ کر ڈالتے ہو۔ کاہے میں اٹھایا۔ کیا کر ڈالا کبھی خوشی کے وقت سلیقہ کے ساتھ باتوں باتوں میں پوچھ لو تو خیر اس کا کچھ حرج نہیں۔

اگراس کے ماں باپ زندہ ہوں اور روپیہ پیسہ سب ان ہی کو دے تمہارے ہاتھ پر نہ رکھے تو کچھ برا نہ مانو بلکہ اگر تم کو دے بھی تب بھی عقل مندی کی بات یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ میں نہ لو اور یہ کہو کہ ان ہی کو دے تا کہ ان کا دل میلا نہ ہو اور تم کو برا نہ کہیں کہ بہو نے لڑکے کو اپنے ہی پھندے میں کرلیا۔

جب تک ساس خسر زندہ رہیں ان کی خدمت کو ان کی تابع داری کو فرض جانو اور اسی میں اپنی عزت سمجھو اور ساس نندوں سے الگ ہو کر رہنے کی ہرگز فکر نہ کرو۔ کہ ساس نندوں سے بگاڑ ہو جانے کی یہی جڑ ہے۔ خود سوچو کہ ماں باپ نے اسے پالا پوسا اور اب بڑھاپے میں اس آسرے پر اس کی شادی بیاہ کیا کہ ہم کو آرام ملے اور جب بہو آئی تو ڈولے سے اترتے ہی یہ فکر کرنے لگی کہ میاں آج ہی ماں باپ کو چھوڑ دیں۔ پھر جب ماں کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیٹے کو ہم سے چھڑاتی ہے تو فساد پھیلتا ہے۔ کنبے کے ساتھ مل جل کر رہو۔

اپنا معاملہ شروع سے ادب لحاظ کا رکھو۔ چھوٹوں پر مہربانی بڑوں کا ادب کیا کرو۔

اپنا کوئی کام دوسروں کے ذمے نہ رکھو اور اپنی کوئی چیز پڑی نہ رہنے دو کہ فلانی اس کو اٹھا لے گی۔

جو کام ساس نندیں کرتی ہیں تم اس کے کرنے سے عار نہ کرو تم خود بے کہنے ان سے لے لو اور کر دو اس سے ان کے دلوں میں تمہاری محبت پیدا ہو جائے گی۔

جب دو آدمی چپکے چپکے باتیں کرتے ہوں تو اُن سے الگ ہو جاؤ اور اس کی ٹوہ مت لگاؤ کہ آپس میں کیا باتیں ہوتی تھیں اور خواہ مخواہ یہ بھی نہ خیال کرو کہ کچھ ہماری ہی باتیں ہوتی ہوں گی۔

یہ بھی ضرور خیال رکھو کہ سسرال میں بے دلی سے مت رہو اگر چہ نیا گھر نئے لوگ ہونے کی وجہ سے جی نہ لگے لیکن جی کو سمجھانا چاہیے نہ کہ وہاں رونے بیٹھ گئیں اور جب دیکھو تو بیٹھی رو رہی ہیں۔ جاتے دیر نہیں ہوئی اور آنے کا تقاضا شروع کر دیا۔

بات چیت میں خیال رکھو نہ تو آپ ہی آپ اتنی بک بک کرو جو بری لگے نہ اتنی کم کہ منت خوشامد کے بعد بھی نہ بولو کہ یہ بھی برا ہے اور غرور سمجھا جاتا ہے۔

اگر سسرال میں کوئی بات ناگوار اور بری لگے تو میکے میں آکر چغلی نہ کھاؤ۔ سسرال کی ذرا ذرا سی بات آکر ماں سے کہنا اور ماؤں کا کھود کھود کر پوچھنا بڑی بری بات ہے اسی سے لڑائیاں پڑتی ہیں اور جھگڑے کھڑے ہوتے ہیں اس کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

شوہر کی چیزوں کو خوب سلیقہ اور تمیز سے رکھو۔ رہنے کا کمرہ صاف رکھو گندہ نہ رہے۔ بستر میلا پھیلا نہ ہو۔ شکن

نکال ڈالو۔ تکیہ میلا ہو گیا ہو تو غلاف بدل دو نہ ہو تو سی ڈالو۔ جب خود اس نے کہا اور اس کے کہنے پر تم نے کیا تو اس میں کیا بات رہی۔ لطف تو اسی میں ہے کہ بے کہے سب چیزیں ٹھیک کر دو۔ جو چیزیں تمہارے پاس رکھی ہوں ان کو حفاظت سے رکھو۔ کپڑے ہوں تو تہ کر کے رکھو۔ یونہی مل کوج کے نہ ڈالو۔ اِدھر اُدھر نہ ڈالو۔ کہیں قرینے سے رکھو۔

کبھی کسی کام میں حیلہ حوالہ نہ کرو۔ نہ کبھی جھوٹی باتیں بناؤ کہ اس سے اعتبار جاتا رہتا ہے۔ پھر سچی بات کا بھی یقین نہیں آتا۔

اگر غصہ میں کبھی کچھ برا بھلا کہے تو تم ضبط کرو اور بالکل جواب نہ دو۔ وہ چاہے جو کچھ کہے تم چپکی بیٹھی رہو۔ غصہ اترنے کے بعد دیکھنا کہ خود پشیمان ہوگا اور تم سے کتنا خوش رہے گا اور پھر کبھی ان شاء اللہ تعالیٰ تم پر غصہ نہ کرے گا اور اگر تم بھی بول اٹھیں تو بات بڑھ جائے گی پھر نہ معلوم کہاں تک نوبت پہنچے؟

ذرا ذرا سے شبہ پر تہمت نہ لگاؤ کہ تم فلانی کے ساتھ بہت ہنسا کرتے ہو۔ وہاں زیادہ جایا کرتے ہو۔ وہاں بیٹھے کیا کرتے ہو کہ اس میں اگر مرد بے قصور ہو تو تم ہی سوچو کہ اس کو کتنا برا لگے گا اور اگر سچ مچ اس کی عادت ہی خراب ہے تو یہ خیال کرو کہ تمہارے غصہ کرنے اور بکنے جھکنے سے کوئی دباؤ ڈال کر زبردستی کرنے سے تمہارا ہی نقصان ہے۔ اپنی طرف سے دل میلا کرانا ہو تو کرالو۔ ان باتوں سے کہیں عادت چھوٹتی ہے؟ عادت چھڑانا ہو تو عقل مندی سے رہو۔ تنہائی میں چپکے سے سمجھاؤ بجھاؤ۔ اگر سمجھانے اور تنہائی میں غیرت دلانے سے بھی عادت نہ چھوٹے تو خیر صبر کر کے بیٹھی رہو۔ لوگوں کے سامنے گاتی مت پھرو اور اس کو رسوا نہ کرو۔ نہ گرم ہو کر اس کو زیر کرنا چاہو کہ اس میں زیادہ ضد ہو جاتی ہے اور غصہ میں آکر زیادہ کرنے لگتا ہے اگر تم غصہ کرو گی اور لوگوں کے سامنے بک جھک کر رسوا کرو گی تو جتنا تم سے بولتا تھا اتنا بھی نہ بولے گا پھر اس وقت روتی پھرو گی۔ اور یہ خوب یاد رکھو کہ مردوں کو خدا نے شیر بنایا ہے دباؤ اور زبردستی سے ہرگز زیر نہیں ہو سکتے۔ ان کے زیر کرنے کی بہت آسان ترکیب خوشامد اور تابع داری ہے۔ ان پر غصہ کر کے دباؤ ڈالنا بڑی غلطی اور نادانی ہے۔ اگرچہ اس کا انجام ابھی سمجھ میں نہیں آتا لیکن جب فساد کی جڑ پڑ گئی تو کبھی نہ کبھی ضرور اس کا خراب نتیجہ پیدا ہوگا۔

لکھنو میں ایک بی بی کے میاں بڑے بدچلن ہیں۔ دن رات باہر ہی بازاری عورت کے پاس رہا کرتے ہیں گھر میں بالکل نہیں آتے اور طرہ یہ کہ وہ بازاری فرمائشیں کرتی ہے کہ آج پلاؤ پکے آج فلانی چیز پکے اور وہ بے چاری دم نہیں مارتی جو کچھ میاں کہلا بھیجتے ہیں روزمرہ برابر پکا کر کھانا باہر بھیج دیتی ہے اور کبھی کچھ سانس نہیں لیتی

ہے۔ دیکھو ساری خلقت اس بی بی کو کیسی واہ واہ کرتی ہے اور خدا کے یہاں جو اس کو رتبہ ملے گا وہ الگ رہا اور جس دن میاں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بدچلنی چھوڑ دی اس دن سے بس بی بی کے غلام ہی ہو جائیں گے۔

اولاد کے پرورش کرنے کا طریقہ[1]

جاننا چاہیے کہ یہ امر بہت ہی خیال رکھنے کے قابل ہے۔ کیوں کہ بچپن میں جو عادت بھلی یا بری پختہ ہو جاتی ہے وہ عمر بھر نہیں جاتی اس لیے بچپن سے جوان ہونے تک ان باتوں کا ترتیب وار ذکر کیا جاتا ہے۔

مسئلہ ①: نیک بخت دین دار عورت کا دودھ پلائیں۔ دودھ کا بڑا اثر ہوتا ہے۔

مسئلہ ②: عورتوں کی عادت ہے کہ بچوں کو کہیں سپاہی سے ڈراتی ہیں کہیں اور ڈراؤنی چیزوں سے، سو یہ بری بات ہے اسے بچہ کا دل کمزور ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ③: اس کے دودھ پلانے کے لیے اور کھانا کھلانے کے لیے وقت مقرر رکھو کہ وہ تندرست رہے۔

مسئلہ ④: اس کو صاف ستھرا رکھو کہ اس سے تندرستی رہتی ہے۔

مسئلہ ⑤: اس کا بہت بناؤ سنگھار مت کرو۔

مسئلہ ⑥: اگر لڑکا ہو اس کے سر پر بال مت بڑھاؤ۔

مسئلہ ⑦: اگر لڑکی ہے اس کو جب تک پردہ میں بیٹھنے کے لائق نہ ہو جائے زیور مت پہناؤ۔ اس سے ایک تو ان کی جان کا خطرہ ہے دوسرے بچپن ہی سے زیور کا شوق دل میں ہونا اچھا نہیں۔

مسئلہ ⑧: بچوں کے ہاتھ سے غریبوں کو کھانا کپڑا پیسہ اور ایسی چیزیں دلوایا کرو، اسی طرح کھانے پینے کی چیز ان کے بھائی بہنوں کو یا اور بچوں کو تقسیم کرایا کرو تا کہ ان کو سخاوت کی عادت ہو۔ مگر یہ یاد رکھو کہ تم اپنی چیزیں ان کے ہاتھ سے دلوایا کرو۔ خود جو چیز شرع سے ان ہی کی ہو اس کا دِلوانا کسی کو درست نہیں۔

مسئلہ ⑨: زیادہ کھانے والوں کی برائی اس کے سامنے کیا کرو مگر کسی کا نام لے کر نہیں بل کہ اس طرح کہ جو کوئی بہت کھاتا ہے لوگ اس کو حبشی سمجھتے ہیں، اس کو بیل جانتے ہیں۔

مسئلہ ⑩: اگر لڑکا ہو سفید کپڑے کی رغبت اُس کے دل میں پیدا کرو اور رنگین اور تکلف کے لباس سے اس کو نفرت دلاؤ کہ ایسے کپڑے لڑکیاں پہنتی ہیں تم ماشاء اللہ مرد ہو۔ ہمیشہ اس کے سامنے ایسی باتیں کیا کرو۔

مسئلہ ⑪: اگر لڑکی ہو جب بھی زیادہ مانگ چوٹی بہت تکلف کے کپڑوں کی اس کو عادت مت ڈالو۔

[1] اس عنوان کے تحت ۳۱ آداب مذکور ہیں۔

نمبر ⑫: اس کی سب ضدیں پوری مت کرو کہ اس سے مزاج بگڑ جاتا ہے۔
نمبر ⑬: چلا کر بولنے سے روکو۔ خاص کر اگر لڑکی ہو تو چلانے پر خوب ڈانٹو ورنہ بڑی ہو کر وہی عادت ہو جائے گی۔
نمبر ⑭: جن بچوں کی عادتیں خراب ہیں یا پڑھنے لکھنے سے بھاگتے ہیں یا تکلف کے کھانے کپڑے کے عادی ہیں ان کے پاس بیٹھنے سے ان کے ساتھ کھیلنے سے ان کو بچاؤ۔
نمبر ⑮: ان باتوں سے اس کو نفرت دلاتی رہو۔ غصہ، جھوٹ بولنا، کسی کو دیکھ کر جلنا یا حرص کرنا، چوری، چغلی کھانا، اپنی بات کی پچ کرنا، خواہ مخواہ اس کو بنانا، بے فائدہ بہت باتیں کرنا، بے بات ہنسنا یا زیادہ ہنسنا، دھوکہ دینا، بھلی بری بات کا نہ سوچنا اور جب ان باتوں میں سے کوئی بات ہو جائے فوراً اس کو روکو اس پر تنبیہ کرو۔
نمبر ⑯: اگر کوئی چیز توڑ پھوڑ دے یا کسی کو مار بیٹھے مناسب سزا دو تا کہ پھر ایسا نہ کرے۔ ایسی باتوں میں پیار دلار ہمیشہ بچہ کو کھو دیتا ہے۔
نمبر ⑰: بہت سویرے مت سونے دو۔
نمبر ⑱: سویرے جاگنے کی عادت ڈالو۔
نمبر ⑲: جب سات برس کی عمر ہو جائے نماز کی عادت ڈالو۔
نمبر ⑳: جب مکتب میں جانے کے قابل ہو جائے اول قرآن مجید پڑھواؤ۔
نمبر ㉑: جہاں تک ہو سکے دین دار استاد سے پڑھواؤ۔
نمبر ㉒: مکتب میں جانے میں کبھی رعایت مت کرو۔
نمبر ㉓: کسی کسی وقت ان کو نیک لوگوں کی حکایتیں سنایا کرو۔
نمبر ㉔: ان کو ایسی کتابیں مت دیکھنے دو جن میں عاشق معشوق کی باتیں یا شرع کے خلاف مضمون یا اور بیہودہ قصے یا غزلیں وغیرہ ہوں۔
نمبر ㉕: ایسی کتابیں پڑھواؤ جن میں دین کی باتیں اور دنیا کی ضروری کارروائی آ جائے۔
نمبر ㉖: مکتب سے آ جانے کے بعد کسی قدر دل بہلانے کے لیے اس کو کھیلنے کی اجازت دو تا کہ اس کی طبیعت کند نہ ہو جائے لیکن کھیل ایسا ہو جس میں کوئی گناہ نہ ہو چوٹ لگنے کا اندیشہ نہ ہو۔
نمبر ㉗: آتش بازی یا باجہ یا فضول چیزیں مول لینے کے لیے پیسے مت دو۔

نمبر ۲۸: کھیل تماشے دکھلانے کی عادت مت ڈالو۔

نمبر ۲۹: اولاد کو ضرور کوئی ایسا ہنر سکھا دو جس سے ضرورت اور مصیبت کے وقت چار پیسے حاصل کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا گذارہ کر سکے۔

نمبر ۳۰: لڑکیوں کو اتنا لکھنا سکھلا دو کہ ضروری خط اور گھر کا حساب کتاب لکھ سکیں۔

نمبر ۳۱: بچوں کو عادت ڈالو کہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کیا کریں۔ اپاہج اور سست نہ ہو جائیں۔ ان کو کہو کہ رات کو بچھونا اپنے ہاتھ سے بچھائیں صبح کو سویرے اٹھا کر تہ کر کے احتیاط سے رکھ دیں۔ کپڑوں کی گٹھڑی اپنے انتظام میں رکھیں۔ ادھڑا پھٹا خود سی لیا کریں۔ کپڑے خواہ میلے ہوں خواہ اجلے ہوں ایسی جگہ رکھیں جہاں کیڑے کا، چوہے کا اندیشہ نہ ہو۔ دھوبن کو خود گن کر دیں اور لکھ لیں اور گن کر پڑتال کر کے لیں۔

نمبر ۳۲: لڑکیوں کو تاکید کرو کہ جو زیور تمہارے بدن پر ہے رات کو سونے سے پہلے اور صبح کو جب اٹھو دیکھ بھال لیا کرو۔

نمبر ۳۳: لڑکیوں سے کہو کہ جو کام کھانے پکانے، سینے پرونے، کپڑے رنگنے، چیز بننے کا گھر میں ہوا کرے اس میں غور کر کے دیکھو کہ کیوں کر ہو رہا ہے۔

نمبر ۳۴: جب بچہ سے کوئی بات خوبی کی ظاہر ہو اس پر خوب شاباش دو پیار کرو بلکہ اس کو کچھ انعام دو تاکہ اس کا دل بڑھے اور جب اس کی کوئی بری بات دیکھو اول تنہائی میں اس کو سمجھاؤ کہ دیکھو بری بات ہے دیکھنے والے دل میں کیا کہتے ہوں گے اور جس جس کو خبر ہوگی وہ دل میں کیا کہے گا خبردار پھر ایسا مت کرنا نیک بخت لڑکے ایسا نہیں کیا کرتے اور پھر وہی کام کرے تو مناسب سزا دو۔

نمبر ۳۵: ماں کو چاہیے کہ بچہ کو باپ سے ڈراتی رہے۔

نمبر ۳۶: بچہ کو کوئی کام چھپا کر مت کرنے دو۔ کھیل ہو یا کھانا ہو یا کوئی شغل ہو جو کام چھپا کر کرے گا سمجھ جاؤ کہ وہ اس کو برا سمجھتا ہے سو وہ اگر برا ہے تو اس سے چھڑاؤ اور اگر اچھا ہے جیسے کھانا پینا تو اس سے کہو کہ سب کے سامنے کھائے پیے۔

نمبر ۳۷: کوئی کام محنت کا اس کے ذمہ مقرر کر دو جس سے صحت اور ہمت رہے سستی نہ آنے پائے مثلاً لڑکوں کے لیے ڈنڈ۔ مگدر کرنا۔ ایک آدھ میل چلنا اور لڑکیوں کے لیے چکی یا چرخہ چلانا ضرور ہے۔ اس میں یہ بھی فائدہ ہے کہ ان کاموں کو عیب نہ سمجھیں گی۔

مسئلہ ۳۸: چلنے میں تاکید کرو کہ بہت جلدی نہ چلے، نگاہ اوپر اٹھا کر نہ چلے۔

مسئلہ ۳۹: اس کو عاجزی اختیار کرنے کی عادت ڈالو زبان سے چال سے برتاؤ سے شیخی نہ بگھارنے پائے یہاں تک کہ اپنے ہم عمر بچوں میں بیٹھ کر اپنے کپڑے یا مکان یا خاندان یا کتاب وقلم و دوات تختی تک کی تعریف نہ کرنے پائے۔

مسئلہ ۴۰: کبھی کبھی اس کو دو یا چار پیسے دے دیا کرو اپنی مرضی کے موافق خرچ کیا کرے مگر اس کو یہ عادت ڈالو کہ کوئی چیز تم سے چھپا کر نہ خریدے۔

مسئلہ ۴۱: اس کو کھانے کا طریقہ اور محفل میں اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ سکھلاؤ۔ تھوڑا تھوڑا ہم لکھے دیتے ہیں۔

کھانے کا طریقہ

(۱) داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ (۲) شروع میں بسم اللہ کہو۔ (۳) اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (۴) اوروں سے پہلے مت کھاؤ۔ (۵) کھانے کو گھور کر مت دیکھو۔ (۶) کھانے والوں کی طرف مت دیکھو۔ (۷) بہت جلدی جلدی مت کھاؤ۔ (۸) خوب چبا کر کھاؤ۔ (۹) جب تک ایک لقمہ نہ نگل لو دوسرا لقمہ منہ میں مت رکھو۔ (۱۰) شوربا وغیرہ کپڑے پر نہ ٹپکنے پائے۔ (۱۱) انگلیاں ضرورت سے زیادہ نہ سننے پائیں۔

محفل میں اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ

(۱) جس سے ملو ادب سے ملو، (۲) نرمی سے بولو، (۳) محفل میں تھوکو نہیں۔ (۴) وہاں ناک صاف مت کرو۔ اگر ایسی ضرورت ہو وہاں سے الگ، چلی جاؤ (۵) وہاں اگر جمائی یا چھینک آئے منہ پر ہاتھ رکھ لو، آواز پست کرو۔ (۶) کسی کی طرف پشت مت کرو، (۷) کسی کی طرف پاؤں مت کرو۔ (۸) ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ دے کر مت بیٹھو۔ (۹) انگلیاں مت چٹخاؤ۔ (۱۰) بلاضرورت بار بار کسی کی طرف مت دیکھو۔ (۱۱) ادب سے بیٹھی رہو۔ (۱۲) بہت مت بولو۔ (۱۳) بات بات میں قسم مت کھاؤ۔ (۱۴) جہاں تک ممکن ہو خود کلام مت شروع کرو (۱۵) جب دوسرا شخص بات کرے خوب توجہ سے سنو تاکہ اس کا دل نہ بجھے البتہ اگر گناہ کی بات ہو مت سنو یا تو منع کر دو یا وہاں سے اٹھ جاؤ۔ (۱۶) جب تک کوئی شخص بات پوری نہ کر لے بیچ میں مت بولو۔ (۱۷) جب کوئی آئے اور محفل میں جگہ نہ ہو ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ مل کر بیٹھ جاؤ کہ جگہ ہو جائے۔ (۱۸) جب کسی سے ملو یا رخصت ہونے لگو السلام علیکم کہو اور جواب میں وعلیکم السلام کہو اور طرح طرح کے الفاظ مت کہو۔

ماں باپ کے (۴) حقوق

نمبر ①: ان کو تکلیف نہ پہنچائے اگرچہ ان کی طرف سے کچھ زیادتی ہو۔
نمبر ②: زبان سے برتاؤ سے ان کی تعظیم کرے۔
نمبر ③: جائز کاموں میں ان کی اطاعت کرے۔
نمبر ④: اگر ان کو حاجت ہو مال سے ان کی خدمت کرے اگرچہ وہ دونوں کافر ہوں۔

ماں باپ کے انتقال کے بعد ان کے یہ (۴) حقوق ہیں

نمبر ①: ان کے لیے دعائے مغفرت ورحمت کرتا رہے۔ نفل عبادت اور خیرات کا ثواب ان کو پہنچاتا رہے۔
نمبر ②: ان کے ملنے والوں کے ساتھ احسان اور خدمت سے اچھی طرح پیش آئے۔
نمبر ③: ان کے ذمہ جو قرضہ ہو یا کسی جائز کام کی وصیت کر گئے ہوں اور خدا نے مقدور دیا ہو اس کو ادا کر دے۔
نمبر ④: ان کے مرنے کے بعد خلاف شرع رونے اور چلانے سے بچے ورنہ ان کی روح کو تکلیف ہوگی اور دادا دادی اور نانا، نانی کا حکم شرع میں مثل ماں باپ کے ہے۔ ان کے حقوق بھی مثل ماں باپ کے سمجھنا چاہیے۔ اسی طرح خالہ اور ماموں مثل ماں کے اور چچا اور پھوپھی مثل باپ کے ہیں۔ حدیث کے اشارہ سے معلوم ہوتا ہے۔

انا کے حقوق یہ ہیں

نمبر ①: اس کے ساتھ ادب سے پیش آنا۔
نمبر ②: اگر اس کو مال کی حاجت ہو اور اپنے پاس گنجائش ہو اس کا خیال کرنا۔

سوتیلی ماں

چوں کہ باپ کی دوست ہے اور باپ کے دوست کے ساتھ احسان کرنے کا حکم آیا ہے اس لیے سوتیلی ماں کے بھی کچھ حقوق ہیں جیسا ابھی مذکور ہوا۔

بڑا بھائی

حدیث کی رو سے مثل باپ کے ہے اس لیے معلوم ہوا کہ چھوٹا بھائی مثل اولاد کے ہے۔ پس ان کے آپس

میں ویسے ہی حقوق ہوں گے جیسے ماں باپ اور اولاد کے ہیں اسی طرح بڑی بہن اور چھوٹی بہن کو سمجھ لینا چاہیے۔

قرابت داروں کے حقوق

مسئلہ ①: اپنے سگے اگر محتاج ہوں اور کھانے کمانے کی قدرت نہ رکھتے ہوں تو گنجائش کے موافق ان کے ضروری خرچ کی خبر گیری رکھے۔

مسئلہ ②: گاہ گاہ ان سے ملتا رہے۔

مسئلہ ③: ان سے قطع قرابت نہ کرے بل کہ اگر کسی قدر ان سے ایذا بھی پہنچے تو صبر افضل ہے۔

علاقہ مصاہرۃ

یعنی سسرالی رشتہ کو قرآن میں خدائے تعالیٰ نے نسب میں ذکر فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ساس اور سسر اور سالے اور بہنوئی داماد اور بہو اور بیوی کی پہلی اولاد۔ اور اسی طرح میاں کی پہلی اولاد کا بھی کسی قدر حق ہوتا ہے۔ اس لیے ان علاقوں میں بھی رعایت احسان واخلاق کی اوروں سے زیادہ رکھنا چاہیے۔

عام مسلمانوں کے (۴۰) حقوق

مسئلہ ①: مسلمان کی خطا کو معاف کرے۔

مسئلہ ②: اس کے رونے پر رحم کرے۔

مسئلہ ③: اس کے عیب کو ڈھانکے۔

مسئلہ ④: اس کے عذر کو قبول کرے۔

مسئلہ ⑤: اس کی تکلیف کو دور کرے۔

مسئلہ ⑥: ہمیشہ اس کی خیر خواہی کرتا رہے۔

مسئلہ ⑦: اس کی محبت نباہے۔

مسئلہ ⑧: اس کے عہد کا خیال رکھے۔

مسئلہ ⑨: بیمار ہو تو پوچھے۔

مسئلہ ⑩: مرجائے تو دعا کرے۔

مسئلہ ⑪: اس کی دعوت قبول کرے۔

نمبر ⑫: اس کا تحفہ قبول کرے۔

نمبر ⑬: اس کے احسان کے بدلے احسان کرے۔

نمبر ⑭: اس کی نعمت کا شکر گذار ہو۔

نمبر ⑮: ضرورت کے وقت اس کی مدد کرے۔

نمبر ⑯: اس کے بال بچوں کی حفاظت کرے۔

نمبر ⑰: اس کا کام کر دیا کرے۔

نمبر ⑱: اس کی بات کو سنے۔

نمبر ⑲: اس کی سفارش کو قبول کرے۔

نمبر ⑳: اس کو مراد سے ناامید نہ کرے۔

نمبر ㉑: وہ چھینک کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہے۔

نمبر ㉒: اس کی گم ہوئی چیز اگر مل جائے تو اس کے پاس پہنچا دے۔

نمبر ㉓: اس کے سلام کا جواب دے۔

نمبر ㉔: نرمی و خوش خلقی کے ساتھ اس سے گفتگو کرے۔

نمبر ㉕: اس کے ساتھ احسان کرے۔

نمبر ㉖: اگر وہ اس کے بھروسہ قسم کھا بیٹھے تو اس کو پورا کر دے۔

نمبر ㉗: اگر اس پر کوئی ظلم کرتا ہو اس کی مدد کرے اگر وہ کسی پر ظلم کرتا ہو تو روک دے۔

نمبر ㉘: اس کے ساتھ محبت کرے دشمنی نہ کرے۔

نمبر ㉙: اس کو رُسوا نہ کرے۔

نمبر ㉚: جو بات اپنے لیے پسند کرے اس کے لیے بھی پسند کرے۔

نمبر ㉛: ملاقات کے وقت اس کو سلام کرے اور مرد سے مرد اور عورت سے عورت مصافحہ بھی کرے تو اور بہتر ہے۔

نمبر ㉜: اگر باہم اتفاقاً کچھ رنجش ہو جائے تین روز سے زیادہ کلام ترک نہ کرے۔

نمبر ㉝: اس پر بدگمانی نہ کرے۔

نمبر ㉞: اس پر حسد اور بغض نہ کرے۔

نمبر ۳۵: اس کو اچھی بات بتلائے بری بات سے منع کرے۔
نمبر ۳۶: چھوٹوں پر رحم بڑوں کا ادب کرے۔
نمبر ۳۷: دو مسلمانوں میں رنج ہو جائے ان کے آپس میں صلح کرا دے۔
نمبر ۳۸: اس کی غیبت نہ کرے۔
نمبر ۳۹: اس کو کسی طرح کا نقصان نہ پہنچائے نہ مال میں نہ آبرو میں۔
نمبر ۴۰: اس کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔

ہمسایہ کے (۴) حقوق

نمبر ۱: اس کے ساتھ احسان اور رعایت سے پیش آئے۔
نمبر ۲: اس کی بیوی بچوں کی آبرو کی حفاظت کرے۔
نمبر ۳: کبھی کبھی اس کے گھر تحفہ وغیرہ بھیجتا رہے۔ بالخصوص جب وہ فاقہ زدہ ہو تو ضرور تھوڑا بہت کھانا اس کو دے۔
نمبر ۴: اس کو تکلیف نہ دے۔ ہلکی ہلکی باتوں سے اس سے نہ الجھے اور جیسے شہر میں ہمسایہ ہوتا ہے اسی طرح سفر میں بھی ہوتا ہے یعنی سفر کا رفیق جو گھر سے ساتھ ہوا ہو یا راہ میں اتفاقاً اس کا ساتھ ہو گیا ہو اس کا حق بھی مثل اسی ہمسایہ کے ہے۔ اس کے حقوق کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کی راحت کو اپنی راحت پر مقدم رکھے۔

بعض آدمی ریل میں یا بہلی میں دوسری سواریوں کے ساتھ بہت آپا دھاپی کرتے ہیں یہ بہت بری بات ہے اسی طرح جو دوسروں کا محتاج ہو جیسے یتیم اور بیوہ یا عاجز وضعیف یا مسکین و بیمار اور ہاتھ پاؤں سے معذور یا مسافر سائل ان لوگوں کے یہ (۴) حقوق زائد ہیں:

نمبر ۱: ان لوگوں کی خدمت مال سے کرنا۔
نمبر ۲: ان لوگوں کا کام اپنے ہاتھ پاؤں سے کر دینا۔
نمبر ۳: ان لوگوں کی دل جوئی و تسلی کرنا۔
نمبر ۴: ان کی حاجت اور سوال کو رد نہ کرنا۔

بعضے (۴) حقوق صرف آدمی ہونے کی وجہ سے ہیں گو وہ مسلمان نہ ہو وہ یہ ہیں

نمبر ۱: بے خطا کسی کو جان و مال کی تکلیف نہ دے۔

مسئلہ②: بے وجہ شرعی کسی کے ساتھ بدزبانی نہ کرے۔

مسئلہ③: اگر کسی کو مصیبت اور فاقہ اور مرض میں مبتلا دیکھے اس کی مدد کرے کھانا پانی دے دے۔ علاج معالجہ کر دے۔

مسئلہ④: جس صورت میں شریعت نے سزا کی اجازت دی ہے اس میں بھی ظلم و زیادتی نہ کرے۔

حیوانات کے (۴) حقوق

مسئلہ①: جس جانور سے کوئی فائدہ متعلق نہ ہو اس کو مقید نہ کرے بالخصوص بچوں کو آشیانہ سے نکال لانا۔ ان کے ماں باپ کو پریشان کرنا بڑی بے رحمی ہے۔

مسئلہ②: جو جانور قابل کھانے کے ہیں ان کو بھی محض دل بہلانے کے طور پر قتل نہ کرے۔

مسئلہ③: جو جانور اپنے کام میں ہیں ان کے کھانے پینے و راحت رسانی و خدمت کا پورے طور سے اہتمام کرے۔ ان کی قوت سے زیادہ ان سے کام نہ لے، ان کو حد سے زیادہ نہ مارے۔

مسئلہ④: جن جانوروں کو ذبح کرنا ہو یا بوجہ موذی ہونے کے قتل کرنا ہو تیز اوزار سے **جلدی** کام تمام کر دے اس کو تڑپائے نہیں۔ بھوکا پیاسا رکھ کر جان نہ لے۔

ضروری بات

اگر کسی آدمی کے حق میں کچھ کمی ہوگئی ہو تو ان میں جو حق ادا کرنے کے قابل ہوں ادا کرے یا معاف کرائے مثلاً کسی کا قرض رہ گیا تھا یا کسی کی خیانت وغیرہ کی تھی اور جو صرف معاف کرانے کے قابل ہوں ان کو فقط معاف کرالے مثلاً غیبت وغیرہ کی تھی یا مارا تھا اور اگر کسی وجہ سے حق داروں سے نہ معاف کرا سکتا ہے نہ ادا کر سکتا ہے تو ان لوگوں کے لیئے ہمیشہ بخشش کی دعا کرتا رہے عجیب نہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں ان لوگوں کو رضا مند کر کے معاف کرا دیں مگر اس کے بعد بھی جب موقع ادا کرنے کا یا معاف کرانے کا ہو اس وقت اس میں بے پروائی نہ کرے اور جو حقوق خود اس کے اوروں کے ذمہ رہ گئے ہوں جن سے امید وصول کی ہو نرمی کے ساتھ ان سے وصول کرے اور جن سے امید نہ ہو یا وہ حقوق قابل وصول نہ ہوں جیسے غیبت وغیرہ سو اگرچہ قیامت میں ان کے عوض نیکیاں ملنے کی امید ہے مگر معاف کر دینے میں اور زیادہ ثواب آیا ہے اس سے بالکل معاف کر دینا زیادہ بہتر ہے خاص کر جب کوئی شخص منت خوشامد کر کے معافی چاہے۔

عبادتوں کا سنوارنا

وضو اور پاکی کا بیان[1]

عمل ①: وضو اچھی طرح کرو، گو کسی وقت نفس کو ناگوار ہو۔

عمل ②: تازہ وضو کا زیادہ ثواب ہے۔

عمل ③: پائخانہ پیشاب کے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کرو، نہ پشت کرو۔

عمل ④: پیشاب کی چھینٹوں سے بچو۔ اس میں بے احتیاطی کرنے سے قبر کا عذاب ہوتا ہے۔

عمل ⑤: کسی سوراخ میں پیشاب مت کرو، شاید اس میں سے کوئی سانپ بچھو وغیرہ نکل آئے۔

عمل ⑥: جہاں غسل کرنا ہو وہاں پیشاب مت کرو۔

عمل ⑦: پیشاب پاخانہ کے وقت باتیں مت کرو۔

عمل ⑧: جب سو کر اٹھو جب تک ہاتھ اچھی طرح نہ دھو لو پانی کے اندر نہ ڈالو۔

عمل ⑨: جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا ہو اس کو مت استعمال کرو، اس سے برص کی بیماری کا اندیشہ ہے جس میں بدن پر سفید سفید داغ ہو جاتے ہیں۔

نماز کا بیان[2]

عمل ①: نماز صحیح وقت پر پڑھو، رکوع سجدہ اچھی طرح کرو، جی لگا کر پڑھو۔

عمل ②: جب بچہ سات برس کا ہو جائے اس کو نماز کی تاکید کرو جب دس برس کا ہو جائے تو مار کر (نماز) پڑھواؤ۔

عمل ③: ایسے کپڑے یا ایسی جگہ میں نماز پڑھنا اچھا نہیں کہ اس کی پھول پتی میں دھیان لگ جائے۔

عمل ④: نمازی کے آگے کوئی آڑ ہونا چاہیے اگر کچھ نہ ہو ایک لکڑی کھڑی کر لو یا کوئی اونچی چیز رکھ لو اور اس چیز کو دائیں یا بائیں ابرو کے مقابل رکھو۔

عمل ⑤: فرض پڑھ کر بہتر ہے کہ اس جگہ سے ہٹ کر سنت نفل پڑھو۔

---

[1] وضو اور پاکی سے متعلق ۹ عمل مذکور ہیں۔ [2] نماز سے متعلق ۸ عمل مذکور ہیں۔

عمل⑥: نماز میں اِدھر اُدھر مت دیکھو، اوپر نگاہ مت اٹھاؤ جہاں تک ہو سکے جمائی کو روکو۔
عمل⑦: جب پیشاب پاخانہ کا دباؤ ہو تو پہلے اس سے فراغت کر لو پھر نماز پڑھو۔
عمل⑧: نفلیں اور وظیفے اتنے شروع کرو جس کا نباہ ہو سکے۔

موت اور مصیبت کا بیان

عمل①: اگر پرانی مصیبت یاد آ جائے تو "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" (تَرْجَمَۃ: ہم سب اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہیں اور ہم سب (دنیا سے) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں)۔ پڑھ لو، جیسا ثواب پہلے ملا تھا ویسا ہی پھر ملے گا۔
عمل②: رنج کی کیسی ہی ہلکی بات ہو، اس پر "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" پڑھ لیا کرو، ثواب ملے گا۔

زکاۃ اور خیرات کا بیان[1]

عمل①: زکاۃ جہاں تک ہو سکے ایسے لوگوں کو دی جائے جو مانگتے نہیں، سفید پوش ہیں، گھروں میں بیٹھے ہیں۔
عمل②: خیرات میں تھوڑی چیز دینے سے مت شرماؤ جو توفیق ہو دے دو۔
عمل③: یوں نہ سمجھو کہ زکاۃ دے کر اب خیرات دینا کیا ضرور ہے۔ ضرورت کے موقعوں[2] پر ہمت کے موافق خیرات کرتے رہو۔
عمل④: اپنے رشتہ داروں کو دینے سے دُہرا ثواب ہے، ایک خیرات کا، دوسرے رشتہ دار سے احسان کرنے کا۔
عمل⑤: غریب پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو۔
عمل⑥: شوہر کے مال سے بیوی کو اتنی خیرات نہیں کرنی چاہیے کہ شوہر کو ناگوار ہو۔

روزے کا بیان

عمل①: روزے میں بے ہودہ باتیں کرنا، لڑنا بھڑنا بہت بری بات ہے اور کسی کی غیبت کرنا تو اور بھی بڑا گناہ ہے۔
عمل②: جب رمضان شریف کے دس دن رہ جائیں ذرا عبادت زیادہ کیا کرو۔

[1] زکاۃ و خیرات سے متعلق ۶ آداب مذکور ہیں۔
[2] علاوہ زکاۃ کے اور خیر خیرات بعضے موقعوں پر واجب اور بعضے موقعوں پر مستحب ہے

قرآن مجید کی تلاوت کا بیان

عمل ①: اگر قرآن شریف اچھی طرح نہ چلے گھبرا کر مت چھوڑ دو پڑھتے جاؤ، ایسے شخص کو دُہرا ثواب ملتا ہے۔

عمل ②: اگر قرآن شریف پڑھا ہو اس کو بھلاؤ مت، بل کہ ہمیشہ پڑھتے رہو نہیں تو بڑا گناہ ہوگا۔

عمل ③: قرآن شریف جی لگا کر خدا سے ڈر کر پڑھا کرو۔

دعا اور ذکر کا بیان

عمل ①: دعا مانگنے میں ان باتوں کا خیال رکھو: خوب شوق[1] سے دعا مانگو، گناہ کی چیز مت مانگو، اگر کام ہونے میں دیر ہو جائے تو تنگ ہو کر مت چھوڑ دو، قبول ہونے کا یقین رکھو۔

عمل ②: غصہ میں آ کر اپنے مال و اولاد و جان کو مت کوسو، شاید قبولیت کی گھڑی ہو۔

عمل ③: جہاں بیٹھ کر دنیا کی باتوں اور دھندوں میں لگو وہاں تھوڑا بہت اللہ و رسول ﷺ کا ذکر بھی ضرور کر لیا کرو، نہیں تو وہ باتیں سب وبال جان ہو جائیں گی۔

عمل ④: استغفار بہت پڑھا کرو اس سے مشکل آسان اور روزی میں برکت ہوتی ہے۔

عمل ⑤: اگر نفس کی شامت سے گناہ ہو جائے تو توبہ میں دیر مت لگاؤ، اگر پھر ہو جائے، پھر جلدی توبہ کرو، یوں مت سوچو کہ جب توبہ ٹوٹ جاتی ہے تو پھر ایسی توبہ سے کیا فائدہ۔

عمل ⑥: بعض دعائیں خاص خاص وقت پڑھی جاتی ہیں، سوتے وقت یہ دعا پڑھو:

"اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيٰ"[2]

جاگتے وقت یہ دعا پڑھو:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَآ أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ"[3]

صبح کو یہ دعا پڑھو:

"اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰي وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ"[4]

---

[1] اور رو کر دعا مانگو اگر رونا نہ آئے تو رونے کی سی صورت بنالو۔

[2] اے اللہ! آپ ہی کے نام کے ساتھ میں مرتا ہوں، اور جیتا ہوں۔

[3] شکر ہے اللہ کا جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا، اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

[4] یا اللہ! آپ ہی کی قدرت سے صبح کی ہم نے، اور آپ ہی کی قدرت سے شام کی ہم نے، اور آپ ہی کی قدرت سے زندہ ہیں ہم، اور آپ ہی کی قدرت سے مرتے ہیں ہم اور آپ ہی کی طرف اٹھنا ہے۔

شام کو یہ دعا پڑھو:

"اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰي وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ." [۱]

کھانا کھا کر یہ دعاء پڑھو:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَفَانَا وَآوَانَا." [۲]

بعد نماز صبح اور بعد نماز مغرب:

"اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ" [۳]

سات بار پڑھو اور:

"بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِى الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ" [۴] تین بار پڑھو۔

سواری پر بیٹھ کر یہ دعا پڑھو:

"سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ" [۵]

کسی کے گھر کھانا کھاؤ تو کھا کر یہ بھی پڑھو:

"اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ" [۶]

چاند دیکھ کر یہ دعاء پڑھو:

"اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ" [۷]

کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھو۔ اللہ تعالیٰ تم کو اس مصیبت سے محفوظ رکھیں گے۔

---

[۱] یا اللہ! آپ ہی کی قدرت سے صبح کی ہم نے، اور آپ ہی کی قدرت سے شام کی ہم نے اور آپ ہی کی قدرت سے زندہ ہیں ہم، اور آپ ہی کی قدرت سے مرتے ہیں ہم، اور آپ ہی کی طرف اٹھنا ہے۔

[۲] شکر ہے اللہ کا جس نے ہم کو کھلایا پلایا، اور ہمیں مسلمانوں میں سے کیا، اور ہماری کفایت اور حفاظت کی۔

[۳] یا اللہ! مجھ کو دوزخ سے پناہ دیجیے۔

[۴] اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں کہ جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز زمین اور آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سنتا اور جانتا ہے۔

[۵] پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے قبضہ میں کر دیا اس کو اور ہم اس کو قابو میں نہیں کر سکتے تھے، اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

[۶] یا اللہ! ان کے لیے اس چیز میں برکت دیجیے، جو تو نے ان کو عطا فرمائی، اور ان کی خطاؤں کو بخشیے اور ان پر رحم کیجیے۔

[۷] اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکت اور ایمان اور خیریت اور اسلام کے ساتھ نکالنا، رب میرا اور رب تیرا (اے چاند) اللہ ہے۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلاً." [1]

جب کوئی تم سے رخصت ہونے لگے اس سے اس طرح کہو:

"أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ أَعْمَالِكُمْ" [2]

دولہا دلہن کو نکاح کی مبارک باد دو تو اس طرح کہو:

"بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ" [3]

جب کوئی مصیبت آئے تو یہ دعاء پڑھا کرو:

"يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ" [4]

پانچوں نمازوں کے بعد اور سوتے وقت یہ چیزیں پڑھ لیا کرو:

"أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ" [5]

تین بار اور:

"لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ." [6]

ایک بار اور "سُبْحَانَ اللّٰهِ" تینتیس ۳۳ بار اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" تینتیس ۳۳ بار اور "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" چونتیس ۳۴ بار اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ایک ایک بار اور آیۃ الکرسی [7] ایک بار۔ اور صبح کے وقت سورۂ یٰسین ایک بار اور مغرب کے بعد سورہ واقعہ [8] ایک بار اور عشاء کے بعد سورۂ ملک ایک بار

---

[1] شکر ہے خدا کا جس نے بچایا مجھے اس مصیبت سے کہ جس میں تجھ کو مبتلا کیا اور فضیلت دی مجھ کو بہت سی مخلوق پر فضیلت ظاہر (لیکن یہ دعا ذرا آہستہ سے پڑھو کہ اس کو سن کر افسوس نہ ہو۔

[2] اللہ کے سپرد کرتا ہوں میں تیرے دین اور تیری قابل حفاظت چیزوں اور تیرے اعمال کے انجاموں کو۔

[3] اللہ تعالیٰ برکت دے تم دونوں کو اور برکت نازل کرے تم دونوں پر اور ملاپ رکھے تم دونوں میں خیر کے ساتھ۔

[4] اے خدا حی وقیوم! میں فریاد چاہتا ہوں آپ کی رحمت کے ساتھ۔

[5] میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے وہی ہے زندہ اور قائم اور اس کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔

[6] نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اکیلا ہے وہ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا سارا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

[7] یعنی "اللّٰه لا اله الا هو الحی القیوم" سے "العلی العظیم" تک جو تلک الرسل (تیسرے پارے) کے شروع میں ہے، حدیث میں آیا ہے کہ جس گھر میں آیۃ الکرسی پڑھی جائے اس میں شیطان نہیں گھستا اور اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس گھر کو اور تمام محلہ والوں کو آفات آسمانی سے محفوظ رکھتا ہے اور رات کو سوتے وقت پڑھنے سے شیطانی خواب وخیالات سے آدمی محفوظ رہتا ہے۔

[8] اس طرح سورہ واقعہ پڑھنے سے محتاجی سے محفوظ ہوگی۔

اور جمعہ کے روز سورۂ کہف ایک بار پڑھ لیا کرو اور سوتے وقت ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ﴾ بھی سورت کے ختم تک پڑھ لیا کرو اور قرآن شریف[1] کی تلاوت روز کیا کرو جس قدر ہو سکے اور یاد رکھو کہ ان چیزوں کا پڑھنا ثواب ہے اور نہ پڑھے تو بھی گناہ نہیں۔

قسم اور منت کا بیان

عمل ①: اللہ کے سوا کسی اور چیز کی قسم مت کھاؤ، جیسے اپنے بچے کی، اپنی صحت کی، اپنی آنکھوں کی۔ ایسی قسم سے گناہ ہوتا ہے اور جو بھولے سے منہ سے نکل جائے فوراً کلمہ پڑھ لو۔

عمل ②: اس طرح سے کبھی قسم مت کھاؤ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو بے ایمان ہو جاؤں چاہے سچی ہی بات ہو۔

عمل ③: اگر غصے میں ایسی قسم کھا بیٹھو جس کا پورا کرنا گناہ ہو تو اس کو توڑ دو اور کفارہ[2] ادا کر دو جیسے یہ قسم کھا لی کہ باپ یا ماں سے نہ بولوں گا اور کوئی قسم اسی طرح کی کھالی۔

[1] جہاں ہو سکے روزہ مرہ کم سے کم قرآن مجید کی دس آیتیں تلاوت کر ہی لیا کرو، کیوں کہ حدیث میں ہے کہ اتنی آیتیں تلاوت کرنے والا بھی قرآن کی تلاوت کرنے والوں میں شمار ہوتا ہے۔

[2] قسم کا کفارہ کا بیان درسی بہشتی زیور صفحہ نمبر ۳۰۳ پر ملاحظہ کریں۔۱۲

تمرین

سؤال ①: وضو اور پاکی کے آداب بیان کریں؟

سؤال ②: نماز کے بیان میں جو آداب آپ نے پڑھے ہیں ان میں سے کوئی سے چار آداب بیان کریں؟

سؤال ③: اگر کوئی مصیبت آجائے یا کوئی پرانی مصیبت یاد آجائے تو ایسے موقعے پر ہمارے لیے شریعت کا کیا حکم ہے اور کیا کوئی خاص کلمات بھی اس موقع پر پڑھنے کے لیے وارد ہیں؟

سؤال ④: کن لوگوں کو صدقہ خیرات دینے سے دہرا اجر ملتا ہے اور کیوں کر؟

سؤال ⑤: روزے دار شخص کو کن آداب کی رعایت کرنی چاہیے؟

سؤال ⑥: اگر کوئی قرآن شریف پڑھ کر بھلا دے تو کیا ہوگا؟

سؤال ⑦: دعا اور ذکر کے چھ آداب بیان کریں؟

سؤال ⑧: چاند دیکھ کر کون سی دعا پڑھی جاتی ہے ترجمہ کے ساتھ بیان کریں۔

سؤال ⑨: پانچوں نمازوں کے بعد اور سوتے وقت کون کون سے اذکار پڑھنا وارد ہے؟

سؤال ⑩: صبح و شام کی خاص خاص دعائیں اور اعمال بیان کریں؟

سؤال ⑪: اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانا کیسا ہے۔ اگر کھالے تو یہ کیا کرے؟

سؤال ⑫: قسم اگر توڑ دی تو اس کا کفارہ کیا ہوگا؟

سؤال ⑬: اگر قسم کھائی کہ باپ یا ماں سے نہ بولوں گا تو کیا حکم ہے؟

معاملوں یعنی برتاؤ کا سنوارنا

لینے دینے کا بیانؒ

معاملہ ①: روپے پیسے کی ایسی حرص مت کرو کہ حلال وحرام کی تمیز نہ رہے اور جو حلال پیسہ خدا دے اس کو اڑاؤ نہیں ہاتھ روک کر خرچ کرو، بس جہاں سچ مچ ضرورت ہو وہیں خرچ کرو۔

معاملہ ②: اگر کوئی مصیبت زدہ لاچاری میں اپنی چیز بیچتا ہو تو اس کو صاحب ضرورت سمجھ کر مت دباؤ اور اس چیز کے دام مت گراؤ، یا تو اس کی مدد کرو یا مناسب داموں سے وہ چیز خرید لو۔

معاملہ ③: اگر تمہارا قرض دار غریب ہو اس کو پریشان مت کرو بلکہ اس کو مہلت دو، کچھ یا سارا معاف کردو۔

معاملہ ④: اگر تمہارے ذمہ کسی کا قرض ہو اور تمہارے پاس دینے کو ہے اس وقت ٹالنا بڑا ظلم ہے۔

معاملہ ⑤: جہاں تک ممکن ہو کسی سے قرض مت اور اگر مجبوری سے لو تو اس کے ادا کرنے کا خیال رکھو، بے پرواہ مت بن جاؤ اور اگر جس کا قرض ہے وہ تم کو کچھ کہے سنے تو الٹ کر جواب مت دو، ناراض نہ ہو۔

معاملہ ⑥: ہنسی میں کسی کی چیز اٹھا کر چھپا دینا جس میں وہ پریشان ہو بہت بری بات ہے۔

معاملہ ⑦: مزدور سے کام لے کر اس کی مزدوری دینے میں کوتاہی مت کرو۔

معاملہ ⑧: اگر کھانا پکانے کو کسی کو ماچس دے دی یا کھانے میں ڈالنے کو کسی کو ذرا سا نمک دے دیا تو ایسا ثواب ہے جیسے وہ سارا کھانا اس نے دے دیا۔

معاملہ ⑨: پانی پلانا بڑا ثواب ہے، جہاں پانی کثرت سے ملتا ہے وہاں تو ایسا ثواب ہے جیسے غلام آزاد کیا اور جہاں کم ملتا ہے وہاں ایسا ثواب ہے جیسے کسی مردے کو زندہ کردیا۔

معاملہ ⑩: اگر تمہارے ذمہ کسی کا لینا دینا ہو یا کسی کی امانت تمہارے پاس رکھی ہو تو یا تو دو چار آدمیوں سے اس کو ذکر کردو یا لکھوا کر رکھ لو، شاید موت آجائے تو تمہارے ذمہ کسی کا حق رہ نہ جائے۔

نکاح کا بیانؒ

معاملہ ①: اپنی اور اپنی اولاد کے نکاح میں زیادہ اس کا خیال رکھو کہ دین دار عورت سے ہو، دولت حشمت پر زیادہ

ؒ لین دین سے متعلق ۱۰ آداب مذکور ہیں۔ ؒ نکاح سے متعلق ۴ آداب مذکور ہیں۔

خیال مت کرو۔

معاملہ ②: اگر کسی جگہ کہیں سے شادی بیاہ کا پیغام آچکا ہے اور کچھ کچھ مرضی بھی معلوم ہوتی ہے، ایسی جگہ تم اپنی اولاد کے لیے پیغام مت بھیجو، ہاں اگر وہ چھوڑ بیٹھے یا دوسرا آدمی جواب دے دے تب تم کو درست ہے۔

معاملہ ③: میاں بی بی کی تنہائی کے خاص معاملوں کا ساتھیوں دوستوں سے ذکر کرنا خدائے تعالیٰ کے نزدیک بہت ناپسند ہے، اکثر دولہا دولہن اس کی پرواہ نہیں کرتے۔

معاملہ ④: اگر نکاح کے معاملہ میں تم سے کوئی صلاح لے تو اگر اس موقع کی کوئی خرابی یا برائی تم کو معلوم ہو تو اس کو ظاہر کردو، یہ غیبت حرام نہیں ہاں خواہ مخواہ کسی کو برا مت کہو۔

کسی کو تکلیف نہ دینے کا بیان[1]

معاملہ ①: جو شخص پورا حکیم نہ ہو اس کو کسی کی ایسی دوا دارو کرنا درست نہیں جس میں نقصان کا ڈر ہو، اگر ایسا کیا گناہ گار ہوگا۔

معاملہ ②: دھار[2] والی چیز سے کسی کو ڈرانا چاہے مذاق میں ہو منع ہے، شاید ہاتھ سے نکل پڑے۔

معاملہ ③: چاقو کھلا ہوا کسی کے ہاتھ میں مت دو، یا تو بند کر کے دو یا چارپائی وغیرہ پر رکھ دو، دوسرا آدمی ہاتھ سے اٹھالے۔

معاملہ ④: کتے، بلی وغیرہ کسی جان دار چیز کو بند رکھنا جس میں وہ بھوکا پیاسا تڑپے، بڑا گناہ ہے۔

معاملہ ⑤: کسی گناہ گار کو طعنہ دینا بری بات ہے، ہاں نصیحت کے طور پر کہنا کچھ ڈر نہیں۔

معاملہ ⑥: بے خطا کسی کو گھورنا جس سے وہ ڈر جائے درست نہیں، دیکھو جب گھورنا تک درست نہیں تو ہنسی میں کسی کو اچانک ڈرا دینا کتنی بری بات ہے۔

معاملہ ⑦: اگر جانور ذبح کرنا ہو چھری خوب تیز کرلو، بے ضرورت تکلیف نہ دو۔

معاملہ ⑧: جب سفر کرو جانور کو تکلیف نہ دو، نہ بہت زیادہ اسباب لادو، نہ بہت دوڑاؤ اور جب منزل پر پہنچو اول جانور کے گھاس دانے کا بندوبست کرو۔

---

[1] اس موضوع پر تفصیلی کلام دیکھنے کے لیے بیت العلم ٹرسٹ کی کتاب ''کسی کو تکلیف نہ دیجیے'' کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔

[2] جیسے چھری، چاقو، تلوار وغیرہ یا اور کوئی ایسا ہتھیار جس سے نقصان کا اندیشہ ہو جیسے بندوق وغیرہ۔

تمرین

سؤال ①: اگر کوئی ضرورت مند اپنی چیز بیچنا چاہتا ہو اور خریدار شخص اس کی قیمت کم لگائے تو کیا اس میں کوئی قباحت ہے؟

سؤال ②: پانی پلانے کا کیا ثواب ہے؟

سؤال ③: نکاح کرنے کے لیے عورت میں کن صفات کو دیکھنا چاہیے؟

سؤال ④: اگر نکاح کے معاملے میں کوئی کسی متعین مرد یا عورت سے متعلق مشورہ لے تو کیا اس کو صحیح صورت حال بتا دینا چاہیے یا نہیں؟

سؤال ⑤: دھار والی کوئی چیز جیسے چاقو وغیرہ اگر کسی کو دینی ہو تو کس طرح دینی چاہیے؟

سؤال ⑥: کیا انسانوں پر لازم ہے کہ جانوروں کو بھی تکلیف نہ دیں؟ تفصیل سے بیان کریں۔

عادتوں کا سنوارنا

کھانے پینے کا بیان[1]

ادب ①: "بِسْمِ اللّٰہِ" کر کے کھانا شروع کرو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ البتہ اگر اس برتن میں کئی قسم کی چیز ہے جیسے کئی طرح کا پھل، کئی طرح کی شیرینی ہو اس وقت جس چیز کو جی چاہے جس طرح سے چاہو اٹھالو۔

ادب ②: انگلیاں چاٹ لیا کرو اور برتن میں اگر سالن ہو تو اس کو بھی صاف کر لیا کرو۔

ادب ③: اگر لقمہ ہاتھ سے چھوٹ جائے اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھالو، شیخی مت کرو۔[2]

ادب ④: خربوزے کی پھانکیں ہیں یا کھجور و انگور کے دانے ہیں یا مٹھائی کی ڈلیاں ہیں تو ایک ایک اٹھاؤ۔ دو دو ایک دم سے مت لو۔

ادب ⑤: اگر کوئی چیز بد بودار کھائی ہو جیسے کچا پیاز، لہسن تو اگر محفل میں بیٹھنا ہو پہلے منہ صاف کر لو کہ بد بو نہ رہے۔

ادب ⑥: کھا پی کر اللہ تعالیٰ کا شکر کرو۔

ادب ⑦: کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھولو اور کلی بھی کر لو۔

ادب ⑧: بہت گرم کھانا مت کھاؤ۔[3]

ادب ⑨: مہمان کی خاطر کرو، اگر تم مہمان بن کر جاؤ تو اتنا مت ٹھہرو کہ دوسرے کو بوجھ لگنے لگے۔

ادب ⑩: کھانا مل کر کھانے سے برکت ہوتی ہے۔

ادب ⑪: جب کھانا کھا چکو اپنے اٹھنے سے پہلے دسترخوان اٹھوا دو، اس سے پہلے خود اٹھنا بے ادبی ہے اور اگر

---

[1] کھانے پینے کے متعلق ۱۸ آداب مذکور ہیں۔

[2] ہاں اگر کہیں ایسی جگہ گر گیا جہاں سے اٹھا کر کھانے کو دل نہیں قبول کرتا اور دل مالش کرنے کا اندیشہ ہے تو ایسی حالت میں اگر نہ کھاؤ تو کچھ حرج نہیں مگر اس کو کہیں ایسی جگہ اٹھا کر رکھ دو جہاں اس کی بے توقیری نہ ہو۔

[3] ہاں اگر وہ کھانا ایسا ہو کہ ٹھنڈا ہو کر بدمزہ ہو جائے گا تو اس کے گرم ہونے کی حالت میں بھی کھا لینے کا کچھ ڈر نہیں۔

اپنے ساتھی سے پہلے کھا چکو تب بھی اس کا ساتھ دو، تھوڑا تھوڑا کھاتے رہو کہ وہ شرم کے مارے بھوکا نہ اٹھ جائے اور اگر کسی وجہ سے اٹھنے ہی کی ضرورت ہو تو اس سے عذر کر دو۔

ادب⑫: مہمان کو دروازے کے پاس تک پہنچانا سنت ہے۔

ادب⑬: پانی ایک سانس میں مت پیو، تین سانس میں پیو، اور سانس لینے کے وقت برتن منہ سے جدا کر دو، اور "بسم اللّٰہ" کرکے پیو، اور پی کر "الحمد للّٰہ" کہو۔

ادب⑭: جس برتن سے زیادہ پانی آ جانے کا شبہ ہو، یا جس برتن کے اندر کا حال معلوم نہ ہو کہ اس میں شاید کوئی کیڑا کانٹا ہو، ایسے برتن سے منہ لگا کر پانی مت پیو۔

ادب⑮: بے ضرورت کھڑے ہو کر پانی مت پیو۔

ادب⑯: پانی پی کر اگر دوسروں کو بھی دینا ہو تو جو تمہارے داہنی طرف ہو اس کو پہلے دو اور وہ اپنے داہنی طرف والے کو دے۔ اسی طرح اگر کوئی اور چیز بانٹنا ہو جیسے پان، عطر، مٹھائی سب کا یہی طریقہ ہے۔

ادب⑰: جس طرف سے برتن ٹوٹ رہا ہے اُدھر سے پانی مت پیو۔

ادب⑱: کھانے پینے کی چیز کسی کے پاس بھیجنا ہو تو ڈھانک کر بھیجو۔

پہننے اوڑھنے کا بیان[1]

ادب①: ایک جوتی پہن کر مت چلو۔ چادر وغیرہ اس طرح مت لپیٹو کہ چلنے میں یا جلدی سے ہاتھ نکالنے میں مشکل ہو۔

ادب②: کپڑا داہنی طرف سے پہننا شروع کرو، مثلاً داہنی آستین، داہنا پائنچہ، داہنی جوتی اور بائیں طرف سے نکالو۔

ادب③: کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھو، گناہ معاف ہوتے ہیں:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ."[2]

ادب④: ایسا لباس مت پہنو جس میں بے پردگی ہو۔

ادب⑤: جو امیر لوگ بہت قیمتی پوشاک پہنتے ہیں ان کے پاس زیادہ مت بیٹھو، خواہ مخواہ دنیا کی ہوس بڑھے گی۔

---

[1] لباس وغیرہ سے متعلق ۹ آداب مذکور ہیں۔

[2] ترجمہ: شکر ہے اللہ تعالیٰ کا کہ جس نے ہم کو یہ کپڑا پہنایا اور بلا کسی محنت و مشقت کے مرحمت فرمایا۔

ادب⑥: پیوند لگانے کو ذلت مت سمجھو۔

ادب⑦: کپڑا نہ بہت تکلف کا پہنو اور نہ میلا کچیلا پہنو، درمیانی حالت میں رہو اور صفائی رکھو۔

ادب⑧: بالوں میں تیل کنگھی کرتے رہو مگر ہر وقت اسی دُھن میں مت لگے رہو۔

ادب⑨: سرمہ تین تین سلائی دونوں آنکھوں میں لگاؤ۔

بیماری اور علاج کا بیان[ا]

ادب①: بیمار کو کھانے پینے پر زیادہ زبردستی مت کرو۔

ادب②: بیماری میں بد پرہیزی مت کرو۔

ادب③: خلاف شرع تعویذ گنڈہ، ٹوٹکہ ہرگز استعمال مت کرو۔

ادب④: اگر کسی کو نظر لگ جائے تو بس پر شبہ[۲] ہو کہ اس کی نظر لگی ہے اس کا منہ اور دونوں ہاتھ کہنی سمیت اور دونوں پاؤں اور دونوں رانوں اور استنجے کی جگہ دھلوا کر پانی جمع کر کے اس شخص کے سر پر ڈال دو جس کو نظر لگی ہے ان شاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جائے گی۔

ادب⑤: جن بیماریوں سے دوسروں کو نفرت ہوتی ہے جیسے خارش یا خون بگڑ جانا، ایسے بیمار کو چاہیے کہ خود سب سے الگ رہے تا کہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔

خواب دیکھنے کا بیان

ادب①: اگر ڈراؤنا خواب نظر آئے تو بائیں طرف تین بار تھتکار دو اور تین بار أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھو اور کروٹ بدل ڈالو اور کسی سے ذکر مت کرو ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی نقصان نہ ہوگا۔

ادب②: اگر خواب کہنا ہو تو ایسے شخص سے کہو جو عقل مند یا تمہارا چاہنے[۳] والا ہو تا کہ بری تعبیر نہ دے۔

ادب③: جھوٹا خواب بنانا بڑا گناہ ہے۔

[ا] اس عنوان کے تحت ۵ آداب درج ہیں۔

[۲] اس مقام پر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اول تو خواہ مخواہ کسی پر شبہ نہ کرے بل کہ شبہ کرنے میں بہت احتیاط سے کام لے، پھر اگر کسی خاص وجہ سے شبہ پکا ہو تو ہر کسی سے یہ نہ کہے کہ تو اپنا منہ وغیرہ دھودے بل کہ یہ دیکھ لے کہ اگر اسے کہا جائے گا تو برا تو نہ مانے گی۔ جب یہ معلوم ہو جائے کہ وہ برا نہ مانے گی تب کہے، یہ حکم تو شبہ کرنے والے سے متعلق ہے، رہی وہ عورت جس پر شبہ کیا گیا ہے اس کو چاہیے کہ اگر کسی کو پانی کی ضرورت ہو تو انکار نہ کرے بل کہ دھودے، کیوں کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس سے اس امر کی درخواست کی جائے تو اس کو چاہیے کہ انکار نہ کرے اور اپنے اعضاء مذکورہ کو دھودے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ اگر شبہ صحیح ہے تب تو دوسرے کا فائدہ ہے اور اگر صحیح نہیں تو اس کا حرج نہیں، لہٰذا انکار نہ کرنا چاہیے۔۱۲ تصحیح الاغلاط۔

[۳] یعنی تمہارا خیر خواہ اور دین دار ہو۔

تمرین

سوال ①: کھانا کھانے کے آداب میں سے دس آداب بیان کریں۔
سوال ②: پانی، شربت وغیرہ پینے کے آداب بیان کریں۔
سوال ③: کپڑا پہننے کی دعا کون سی ہے؟
سوال ④: کپڑے پہننے کے آداب تفصیل سے بیان کریں؟
سوال ⑤: اگر کسی پر شبہ ہو کہ اس کی نظر فلانے کو لگی ہے تو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟
سوال ⑥: جس بیماری میں مبتلا شخص سے دوسروں کو نفرت ہوتی ہو تو ایسے بیمار کو کیا کرنا چاہیے؟
سوال ⑦: اگر ڈراؤنا خواب دیکھے تو کیا کرنا چاہیے؟
سوال ⑧: کیا خواب ہر ایک سے بیان کر دینے کی اجازت ہے یا کچھ شرائط ہیں؟

سلام کرنے کا بیان[1]

ادب ①: آپس میں سلام کیا کرو اس طرح "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ" اور جواب اس طرح دیا کرو "وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ" اور سب طریقے واہیات ہیں۔

ادب ②: جو پہلے سلام کرے اس کو زیادہ ثواب ملتا ہے۔

ادب ③: جو کوئی دوسرے کا سلام لائے یوں جواب دو "عَلَيْهِمْ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ."[2]

ادب ④: اگر کئی آدمیوں میں سے ایک نے سلام کر لیا تو سب کی طرف سے ہوگیا۔ اسی طرح ساری محفل میں سے ایک نے جواب دے دیا وہ بھی سب کی طرف سے ہوگیا۔

(اضافہ) ہاتھ کے اشارے سے سلام کے وقت جھکنا منع ہے، اگر کوئی شخص دور ہو اور تم اس کو سلام کرو یا وہ تم کو سلام کرے تو پھر ہاتھ سے اشارہ کرنا جائز ہے لیکن زبان سے بھی سلام کے الفاظ کہنے چاہئیں۔ مسلمانوں کے جو بچے سرکاری اسکولوں میں پڑھتے ہیں ان کو بھی انگریزی یا ہندوانہ طریق سے سلام نہ کرنا چاہیے بل کہ شرعی طریقے پر استادوں وغیرہ کو سلام کرنا چاہیے۔ اگر استاد کافر ہو تو اس کو صرف سلام یا اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی کہنا چاہیے، کافروں کے لیے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ" کے الفاظ نہ استعمال کرنے چاہئیں، سب مسلمانوں کے لیے یہی حکم ہے۔

بیٹھنے، لیٹنے اور چلنے کا بیان[3]

ادب ①: بن ٹھن کر اتراتے ہوئے مت چلو۔

ادب ②: الٹا مت لیٹو۔

ادب ③: ایسی چھت پر مت سوؤ جس میں آڑ نہ ہو، شاید لڑھک کر گر پڑو۔

ادب ④: کچھ دھوپ میں کچھ سایہ میں مت بیٹھو۔

ادب ⑤: اگر تم باہر نکلو تو سڑک کے کنارے کنارے چلو۔

---

[1] سلام سے متعلق ۴ آداب مذکور ہیں۔

[2] اور فقط وعلیکم السلام بھی کہنا حدیث میں آیا ہے غرض دونوں طرح درست ہے۔

[3] اس عنوان کے تحت ۱۵ آداب درج ہیں۔

سب میں مل کر بیٹھنے کا بیان[1]

ادب ①: کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں مت بیٹھو۔

ادب ②: کوئی محفل سے اٹھ کر کسی کام کو گئی اور عقل سے معلوم ہوا کہ ابھی پھر آئے گی، ایسی حالت میں اس جگہ کسی اور کو نہ بیٹھنا چاہیے وہ جگہ اسی کا حق ہے۔

ادب ③: اگر دو عورتیں ارادہ کر کے محفل میں پاس پاس بیٹھی ہوں تو ان کے بیچ میں جا کر مت بیٹھو، البتہ اگر وہ خوشی سے بٹھلا لیں تو کچھ ڈر نہیں۔

ادب ④: جو تم سے ملنے آئے اس کو دیکھ کر ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ، جس میں وہ یہ جانے کہ میری قدر کی۔

ادب ⑤: محفل میں سردار بن کر مت بیٹھو، جہاں جگہ ہو غریبوں کی طرح بیٹھ جاؤ۔

ادب ⑥: جب چھینک آئے منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ لو اور پست آواز سے چھینکو۔

ادب ⑦: جمائی کو جہاں تک ہو سکے روکو، اگر نہ رکے تو منہ ڈھانک لو۔

ادب ⑧: بہت زور سے مت ہنسو۔

ادب ⑨: محفل میں ناک منہ چڑھا کر منہ پھیلا کر مت بیٹھو، عاجزی سے غریبوں کی طرح بیٹھو، کوئی بات موقع کی ہو بول چال بھی لو، البتہ گناہ کی بات مت کرو۔

ادب ⑩: محفل میں کسی طرف پاؤں مت پھیلاؤ۔

زبان کے بچانے کا بیان[2]

ادب ①: بے سوچے کوئی بات مت کہو، جب سوچ کر یقین ہو جائے کہ یہ بات کسی طرح بری نہیں تب بولو۔

ادب ②: کسی کو بے ایمان کہنا یا یوں کہنا کہ فلانے پر خدا کی مار، خدا کی پھٹکار، خدا کا غضب پڑے، دوزخ نصیب ہو خواہ آدمی کو خواہ جانور کو یہ سب گناہ ہے، جس کو کہا گیا ہے اگر وہ ایسا نہ ہوا تو یہ سب پھٹکار لوٹ کر اس کہنے والی پر پڑتی ہے۔

ادب ③: اگر تم کو کوئی بے جا بات کہے بدلے میں اتنا ہی کہہ سکتی ہو، اگر ذرا بھی زیادہ کہا پھر تم گناہ گار ہوگی۔

ادب ④: دوغلی بات منہ دیکھے کی مت کرو کہ اس کے منہ پر اس کی سی اور اس کے منہ پر اس کی سی۔

ادب ⑤: چغل خوری ہرگز مت کرو، نہ کسی کی چغلی سنو۔

---
[1] محفل میں بیٹھنے کے متعلق ۱۰ آداب بیان ہوئے۔
[2] زبان کی حفاظت سے متعلق ۱۶ آداب مذکور ہیں۔

ادب ⑥: جھوٹ ہرگز مت بولو۔

ادب ⑦: خوشامد سے کسی کی منہ پر تعریف مت کرو اور پیٹھ پیچھے بھی حد سے زیادہ تعریف مت کرو۔

ادب ⑧: کسی کی غیبت ہرگز بیان مت کرو اور غیبت یہ ہے کہ کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اس کو رنج ہو چاہے وہ بات سچی ہی ہو اور اگر وہ بات ہی غلط ہے تو وہ بہتان ہے اس میں اور بھی زیادہ گناہ ہے۔

ادب ⑨: کسی سے بحث مت کرو، اپنی بات کو اونچی مت کرو۔

ادب ⑩: زیادہ مت ہنسو اس سے دل کی رونق[1] جاتی رہتی ہے۔

ادب ⑪: جس شخص کی غیبت کی ہے اگر اس سے معاف نہ کرا سکو تو اس شخص کے لیے دعائے مغفرت کیا کرو، امید ہے کہ قیامت میں معاف کر دے۔

ادب ⑫: جھوٹا وعدہ مت کرو۔

ادب ⑬: ایسی ہنسی مت کرو جس سے دوسرا ذلیل ہو جائے۔

ادب ⑭: اپنی کسی چیز یا کسی ہنر پر بڑائی مت جتلاؤ۔

ادب ⑮: شعر اشعار کا دھندا مت رکھو، البتہ اگر مضمون خلاف شرع نہ ہو اور تھوڑی سی آواز سے کبھی کبھی کوئی دعا یا نصیحت کا شعر پڑھ لو تو ڈر نہیں۔

ادب ⑯: سنی سنائی ہوئی باتیں مت کہا کرو، کیوں کہ اکثر ایسی باتیں جھوٹی ہوتی ہیں۔

۱۰متفرق باتوں کا بیان

ادب ①: زمانے کو برا مت کہو۔

ادب ②: باتیں بہت چبا کر مت کرو، نہ کلام میں بہت طول یا مبالغہ کیا کرو، ضرورت کے قدر بات کرو۔

ادب ③: کسی کے گانے کی طرف کان مت لگاؤ۔

ادب ④: کسی کی بری صورت یا بری بات کی نقل مت اتارو۔

ادب ⑤: کسی کا عیب دیکھو تو اس کو چھپاؤ[2] گاتی مت پھرو۔

[1] اور چہرے کی رونق بھی جاتی رہتی ہے۔

[2] ہاں کسی ضرورت کے وقت ظاہر کر دینا مضائقہ نہیں، مثلاً اگر ظاہر نہ کریں تو ایسے شخص سے جس میں وہ عیب ہے لوگوں کو دھوکا ہوگا اور ان کا نقصان ہوگا تو ایسے وقت عیب دار کو سزا دینا ثواب ہے اور بعض صورتوں میں واجب ہے۔

ادب⑥: جو کام کرو سوچ کر انجام سمجھ کر اطمینان سے کرو، جلدی میں اکثر کام بگڑ جاتے ہیں۔
ادب⑦: کوئی تم سے مشورہ لے تو وہی صلاح دو جس کو اپنے نزدیک بہتر سمجھتے ہو۔
ادب⑧: غصہ جہاں تک ہو سکے روکو۔
ادب⑨: لوگوں سے اپنا کہا سنا معاف کرالو، ورنہ قیامت میں بڑی مصیبت ہوگی۔
ادب⑩: دوسروں کو بھی نیک کام بتلاتے رہو، بری باتوں سے منع کرتے رہو، البتہ اگر بالکل قبول کرنے کی امید نہ ہو یا اندیشہ ہو کہ یہ ایذا پہنچائے گا تو خاموشی جائز ہے، مگر دل سے بری بات کو بری سمجھتے رہو اور بغیر مجبوری کے ایسے آدمیوں سے نہ ملو۔

تمرین

سؤال①: دین اسلام میں سلام کہنے سے متعلق کیا حکم ہے؟
سؤال②: جو عورت ہم تک کسی کا سلام لائے تو اس کو کیسے سلام کا جواب دینا چاہیے؟
سؤال③: کیا صرف ہاتھ کے اشارے سے سلام کر سکتے ہیں؟
سؤال④: اگر کافر کو سلام کرنا پڑ جائے تو کس طرح سلام کرنا چاہیے؟
سؤال⑤: کچھ دھوپ اور کچھ سائے میں بیٹھنے کا کیا حکم ہے؟
سؤال⑥: ایسی چھت پر سونا جس میں آڑ نہ ہو کیسا ہے؟
سؤال⑦: کوئی عورت اگر مجلس سے اٹھ کر جائے تو کیا دوسری عورت کو اس کی جگہ پر بیٹھنا ادب کے خلاف ہے؟ تفصیل سے بیان کریں۔
سؤال⑧: مجلس میں بیٹھنے کے کوئی سے (۵) آداب بیان کریں۔
سؤال⑨: غیبت اور بہتان کی تعریف کریں۔
سؤال⑩: کس قسم کی شعر و شاعری صحیح اور کس قسم کی غیر صحیح ہے؟
سؤال⑪: چغلی کھانا کسے کہتے ہیں؟
سؤال⑫: دین کی بات دوسروں کو کن صورتوں میں بتلانا چاہیے اور کن صورتوں میں نہ بتلانا بھی جائز ہے؟
سؤال⑬: گفتگو کرنے کے کوئی سے (۳) آداب بیان کریں؟

دل کا سنوارنا

زیادہ کھانے کی حرص کی برائی اور اس کا علاج

بہت سے گناہ پیٹ کے زیادہ پالنے سے ہوتے ہیں، اس میں کئی باتوں کا خیال رکھو۔ مزیدار کھانے کی پابند نہ ہو، حرام روزی سے بچو، حد سے زیادہ پیٹ نہ بھرو بل کہ دو چار لقمے کی بھوک رکھ کر کھاؤ۔ اس میں بہت سے فائدے ہیں: (۱) دل صاف رہتا ہے جس سے خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کی پہچان ہوتی ہے اور اس سے خدائے تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ (۲) دل میں رقت اور نرمی رہتی ہے جس سے دعا اور ذکر میں لذت معلوم ہوتی ہے۔ (۳) نفس میں بڑائی اور سرکشی نہیں ہونے پاتی۔ (۴) نفس کو تھوڑی سی تکلیف پہنچتی ہے اور تکلیف کو دیکھ کر اللہ کا عذاب یاد آتا ہے اور اس وجہ سے نفس گناہوں سے بچتا ہے۔ (۵) گناہ کی رغبت کم ہوتی ہے۔ (۶) طبیعت ہلکی رہتی ہے، نیند کم آتی ہے، تہجد اور دوسری عبادتوں میں سستی نہیں ہوتی۔ (۷) بھوکوں اور عاجزوں پر رحم آتا ہے، بل کہ ہر ایک کے ساتھ رحم دلی پیدا ہوتی ہے۔

زیادہ بولنے کی حرص کی برائی اور اس کا علاج

نفس کو زیادہ بولنے میں بھی مزہ آتا ہے اور اس سے صدہا گناہ میں پھنس جاتا ہے۔ جھوٹ اور غیبت اور کوسنا، کسی کو طعنہ دینا، اپنی بڑائی جتلانا، خواہ مخواہ کسی سے بحثا بحثی لگانا، امیروں کی خوشامد کرنا، ایسی ہنسی کرنا جس سے کسی کا دل دکھے۔ ان سب آفتوں سے بچنا جب ہی ممکن ہے کہ زبان کو روکے اور اس کے روکنے کا طریقہ یہی ہے کہ جو بات منہ سے نکالنا ہو جی میں آتے ہی نہ کہہ ڈالے بل کہ پہلے خوب سوچ سمجھ لے کہ اس بات میں کسی طرح کا گناہ ہے؟ یا ثواب ہے؟ یا یہ کہ نہ گناہ ہے نہ ثواب ہے؟ اگر وہ بات ایسی ہے جس میں تھوڑا یا بہت گناہ ہے تو بالکل اپنی زبان بند کرلو، اگر اندر سے نفس تقاضہ کرے تو اس کو یوں سمجھاؤ کہ اس وقت تھوڑا سا جی کو مار لینا آسان ہے اور دوزخ کا عذاب بہت سخت ہے اور اگر وہ بات ثواب کی ہے تو کہہ ڈالو اور اگر نہ گناہ ہے نہ ثواب ہے تو بھی مت کہو اور اگر بہت ہی دل چاہے تو تھوڑی سی کہہ کر چپ ہو جاؤ۔ ہر بات میں اس طرح سوچا کرو، تھوڑے دنوں میں بری بات کہنے سے خود نفرت ہو جائے گی۔ زبان کی حفاظت کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ بلا ضرورت کسی سے نہ ملو، جب

تنہائی ہوگی خود ہی زبان خاموش رہے گی۔

غصے کی برائی اور اس کا علاج

غصے میں عقل ٹھکانے نہیں رہتی اور انجام سوچنے کا ہوش نہیں رہتا، اس لیے زبان سے بھی جا بے جا نکل جاتا ہے اور ہاتھ سے بھی زیادتی ہو جاتی ہے اس لیے اس کو بہت روکنا چاہیے اور اس کو روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے یہ کرے کہ جس پر غصہ آیا ہے اس کو اپنے روبرو سے فوراً ہٹا دے، اگر وہ نہ ہٹے تو خود اس جگہ سے ٹل جائے، پھر سوچے کہ جس قدر یہ شخص میرا قصوروار ہے اس سے زیادہ میں خدائے تعالیٰ کا قصوروار ہوں اور جیسا میں چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری خطا معاف کر دیں ایسے ہی مجھ کو بھی چاہیے کہ میں اس کا قصور معاف کر دوں اور زبان سے "أَعُوْذُ بِاللّٰہِ" کئی بار پڑھے اور پانی پی لے یا وضو کر لے اس سے غصہ جاتا رہے گا۔

پھر جب عقل ٹھکانے ہو جائے اس وقت بھی اگر اس قصور پر سزا دینی مناسب معلوم ہو، مثلاً سزا دینے میں اسی قصوروار ہی کی بھلائی ہے جیسے اپنی اولاد ہے کہ اس کو سدھارنا ضروری ہے اور یا سزا دینے میں دوسرے کی بھلائی ہے جیسے اس شخص نے کسی پر ظلم کیا تھا، اب مظلوم کی مدد کرنا اور اس کے واسطے بدلہ لینا ضروری ہے، اس لیے سزا کی ضرورت ہے تو اول خوب سمجھ لے کہ اتنی خطا کی کتنی سزا ہونی چاہیے جب اچھی طرح شرع کے موافق اس بات میں تسلی ہو جائے تو اسی قدر سزا دے دے۔ چند روز اس طرح غصہ روکنے سے پھر خود بخود قابو میں آ جائے گا تیزی نہ رہے گی اور کینہ بھی اسی غصے سے پیدا ہو جاتا ہے، جب غصہ کی اصلاح ہو جائے گی کینہ بھی دل سے نکل جائے گا۔

حسد کی برائی اور اس کا علاج

کسی کو کھاتا پیتا یا پھلتا پھولتا عزت آبرو سے رہتا ہوا دیکھ کر دل میں جلنا اور رنج کرنا اور اس کے زوال سے خوش ہونا اس کو حسد کہتے ہیں یہ بہت بری چیز ہے اس میں گناہ بھی ہے، ایسے شخص کی ساری زندگی تلخی میں گزرتی ہے۔ غرض اس کی دنیا اور دین دونوں بے حلاوت ہیں اس لیے اس آفت سے نکلنے کی بہت کوشش کرنی چاہیے۔

اور علاج اس کا یہ ہے کہ اول یہ سوچے کہ میرے حسد کرنے سے مجھ ہی کو نقصان اور تکلیف ہے۔ اس کا کیا نقصان ہے، اور وہ میرا نقصان یہ ہے کہ میری نیکیاں برباد ہو رہی ہیں، کیوں کہ حدیث میں ہے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے[1] اور وجہ اس کی یہ ہے کہ حسد کرنے والا گویا اللہ تعالیٰ پر

[1] مطلب یہ ہے کہ جس پر حسد کیا گیا ہے قیامت میں حاسد کی نیکیاں اس کو دی جائیں گی اور یہ اپنی اتنی نیکیوں سے خالی ہو جائے گا تو گویا اس کے اعمال برباد ہو گئے۔

اعتراض کر رہا ہے کہ فلانا شخص اس نعمت کے لائق نہ تھا اس کو نعمت کیوں دی؟ تو یوں سمجھو کہ توبہ توبہ اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کرتا ہے تو کتنا بڑا گناہ ہوگا؟ اور تکلیف ظاہری یہ ہے کہ ہمیشہ رنج وغم میں رہتا ہے اور جس پر حسد کیا ہے اس کا کوئی نقصان نہیں، کیوں کہ حسد سے وہ نعمت جاتی نہ رہے گی بل کہ اس کا یہ نفع ہے کہ اس حسد کرنے والے کی نیکیاں اس کے پاس چلی جائیں گی۔

جب ایسی ایسی باتیں سوچ چکو تو پھر یہ کرو کہ اپنے دل پر جبر کر کے جس شخص پر حسد پیدا ہوا ہے زبان سے دوسروں کے روبرو اس کی تعریف اور بھلائی بیان کرو اور یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کے پاس ایسی ایسی نعمتیں ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو دُگنی دیں اور اگر اس شخص سے ملنا ہو جائے تو اس کی تعظیم کرے اور اس کے ساتھ عاجزی سے پیش آئے۔ پہلے پہلے ایسے برتاؤ سے نفس کو بہت تکلیف ہوگی، مگر رفتہ رفتہ آسانی ہو جائے گی اور حسد جاتا رہے گا۔

دنیا اور مال کی محبت کی برائی اور اس کا علاج

مال کی محبت ایسی بری چیز ہے کہ جب یہ دل میں آتی ہے تو حق تعالیٰ کی یاد اور محبت اس میں نہیں سماتی، کیوں کہ ایسے شخص کو تو ہر وقت یہی اُدھیڑ بن رہے گی کہ روپیہ کس طرح آئے اور کیوں کر جمع ہو، زیور کپڑا ایسا ہونا چاہیے، اس کا بندوبست کس طرح کرنا چاہیے، اتنے برتن ہو جائیں، اتنی چیزیں ہو جائیں، ایسا گھر بنانا چاہیے، باغ لگانا چاہیے، جائیداد خریدنا چاہیے۔ جب رات دن دل اسی میں رہا پھر خدائے تعالیٰ کو یاد کرنے کی فرصت کہاں ملے گی؟ ایک برائی اس میں یہ ہے کہ جب دل میں اس کی محبت جم جاتی ہے تو مر کر اللہ کے پاس جانا اس کو برا معلوم ہوتا ہے، کیوں کہ یہ خیال آتا ہے کہ مرتے ہی یہ سارا عیش جاتا رہے گا اور کبھی خاص مرتے وقت دنیا کا چھوٹنا برا معلوم ہوتا ہے اور جب اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا سے چھڑایا ہے تو توبہ توبہ اللہ تعالیٰ سے دشمنی ہو جاتی ہے اور خاتمہ کفر پر ہوتا ہے۔

ایک برائی اس میں یہ ہے کہ جب آدمی دنیا سمیٹنے کے پیچھے پڑ جاتا ہے پھر اس کو حرام حلال کا کچھ خیال نہیں رہتا، نہ اپنا اور پرایا حق سوجھتا ہے، نہ جھوٹ اور دغا بازی سے بچنے کی پرواہ ہوتی ہے، بس یہی نیت رہتی ہے کہ کہیں سے آئے لے کر بھر لو، اسی واسطے حدیث میں آیا ہے کہ دنیا کی محبت سارے گناہوں کی جڑ ہے۔ جب یہ ایسی بری چیز ہے تو ہر مسلمان کو کوشش کرنا چاہیے کہ اس بلا سے بچے اور اپنے دل سے اس دنیا کی محبت باہر کرے۔

سو علاج اس کا ① ایک تو یہ ہے کہ موت کو کثرت سے یاد کرے اور ہر وقت سوچے کہ یہ سب سامان ایک

دن چھوڑنا ہے، پھر اس میں جی لگانے کا کیا فائدہ؟ بل کہ جس قدر زیادہ جی لگے گا اسی قدر چھوڑتے وقت حسرت ہوگی۔

(۲) دوسرے بہت سے علاقے نہ بڑھائے یعنی بہت سے آدمیوں سے میل جول، لینا دینا نہ بڑھائے، ضرورت سے زیادہ سامان، چیز بست، مکان جائیداد جمع نہ کرے، کاروبار، روزگار، تجارت حد سے زیادہ نہ پھیلائے، ان چیزوں کو ضرورت اور آرام تک رکھے، غرض سب سامان مختصر رکھے۔

(۳) تیسرے فضول خرچی نہ کرے، کیوں کہ فضول خرچی کرنے سے آمدنی کی حرص بڑھتی ہے اور اس کی حرص سے سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

(۴) چوتھے موٹے، کھانے، کپڑے کی عادت رکھے۔

(۵) پانچویں غریبوں میں زیادہ بیٹھے، امیروں سے بہت کم ملے، کیوں کہ امیروں سے ملنے میں ہر چیز کی ہوس پیدا ہوتی ہے۔

(۶) چھٹے جن بزرگوں نے دنیا چھوڑ دی ہے ان کے قصے حکایتیں دیکھا کرے۔

(۷) ساتویں جس چیز سے دل کو زیادہ لگاؤ ہو اس کو خیرات کردے یا بیچ ڈالے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ ان تدبیروں سے دنیا کی محبت دل سے نکل جائے گی اور دل میں جو دور دور کی اُمنگیں پیدا ہوتی ہیں کہ یوں جمع کریں، یوں سامان خریدیں، یوں اولاد کے لیے مکان اور گاؤں چھوڑ جائیں۔ جب دنیا کی محبت جاتی رہے گی، یہ امنگیں خود دفع ہو جائیں گی۔

کنجوسی کی برائی اور اس کا علاج

بہت سے حق جن کا ادا کرنا فرض اور واجب ہے جیسے زکاۃ، قربانی، کسی محتاج کی مدد کرنا، اپنے غریب رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرنا، کنجوسی میں یہ حق ادا نہیں ہوتے۔ اس کا گناہ ہوتا ہے یہ تو دین کا نقصان ہے، اور کنجوس آدمی سب کی نگاہوں میں ذلیل و بے قدر رہتا ہے یہ دنیا کا نقصان ہے اس سے زیادہ کیا برائی ہوگی۔

علاج اس کا ایک تو یہ ہے کہ مال اور دنیا کی محبت دل سے نکالے، جب اس کی محبت نہ رہے گی کنجوسی کسی طرح ہو ہی نہیں سکتی۔ دوسرا علاج یہ ہے کہ جو چیز اپنی ضرورت سے زیادہ ہو، اپنی طبیعت پر زور ڈال کر اس کو کسی کو دے ڈالا کرے، اگرچہ نفس کو تکلیف ہو مگر ہمت کر کے اس تکلیف کو سہار لے، جب تک کہ کنجوسی کا اثر بالکل دل سے نہ نکل جائے۔

نام اور تعریف چاہنے کی برائی اور اس کا علاج

جب آدمی کے دل میں اس کی خواہش ہوتی ہے تو دوسرے شخص کے نام اور تعریف سے جلتا ہے اور حسد کرتا ہے۔ اس کی برائی اوپر سن چکے ہو اور دوسرے شخص کی برائی اور ذلت سن کر جی خوش ہوتا ہے، یہ بھی بڑے گناہ کی بات ہے کہ آدمی دوسرے کا برا چاہے اور اس میں یہ بھی برائی ہے کہ کبھی ناجائز طریقوں سے نام پیدا کیا جاتا ہے، مثلاً نام کے واسطے شادی وغیرہ میں خوب مال اڑایا، فضول خرچی کی۔ اور وہ مال کبھی رشوت سے جمع کیا، کبھی سودی قرض لیا اور یہ سارے گناہ اس نام کی بدولت ہوئے اور دنیا کا نقصان اس میں یہ ہے کہ ایسے شخص کے دشمن اور حاسد بہت ہوتے ہیں اور ہمیشہ اس کو ذلیل اور بدنام کرنے اور اس کو نقصان اور تکلیف پہنچانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔

علاج اس کا ایک تو یہ ہے کہ یوں سوچے کہ جن لوگوں کی نگاہ میں ناموری اور تعریف ہوگی نہ وہ رہیں گے نہ میں رہوں گی، تھوڑے دنوں کے بعد کوئی پوچھے گا بھی نہیں، پھر ایسی بے بنیاد چیز پر خوش ہونا نادانی کی بات ہے۔ دوسرا علاج یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرے جو شرع کے خلاف نہ ہو مگر یہ لوگوں کی نظر میں ذلیل اور بدنام ہو جائے، مثلاً گھر کی بچی ہوئی باسی روٹیاں غریبوں کے ہاتھ سستی بیچنے لگے اس سے خوب رسوائی ہوگی۔

غرور اور شیخی کی برائی اور اس کا علاج

غرور اور شیخی اس کو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے آپ کو علم میں یا عبادت میں یا دین داری میں یا حسب ونسب میں یا مال اور سامان میں یا عزت وآبرو میں یا عقل میں یا اور کسی بات میں اوروں سے بڑا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے کم اور حقیر جانے، یہ بڑا گناہ ہے حدیث میں ہے کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا اور دنیا میں بھی لوگ ایسے آدمی سے دل میں بہت نفرت کرتے ہیں اور اس کے دشمن ہوتے ہیں، اگرچہ ڈر کے مارے ظاہر میں آؤ بھگت کرتے ہیں اور اس میں یہ بھی برائی ہے کہ ایسا شخص کسی کی نصیحت کو نہیں مانتا، حق بات کو کسی کے کہنے سے قبول نہیں کرتا بلکہ برا مانتا ہے اور اس نصیحت کرنے والے کو تکلیف پہنچانا چاہتا ہے۔

علاج اس کا یہ ہے کہ اپنی حقیقت میں غور کرے کہ میں مٹی اور ناپاک پانی کی پیدائش ہوں، ساری خوبیاں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں اگر وہ چاہیں ابھی سب لے لیں، پھر شیخی کس بات پر کروں اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو یاد کرے، اس وقت اپنی بڑائی نگاہ میں نہ آئے گی اور جس کو اس نے حقیر سمجھا ہے اس کے سامنے عاجزی سے پیش

آئے اور اس کی تعظیم کیا کرے، شیخی دل سے نکل جائے گی، اگر اور زیادہ ہمت نہ ہو تو اپنے ذمے اتنی ہی پابندی کر لے کہ جب کوئی چھوٹے درجے کا آدمی ملے اس کو پہلے خود سلام کر لیا کرے، ان شاء اللہ تعالیٰ اس سے بھی نفس میں بہت عاجزی آجائے گی۔[۱]

تمرین

سؤال ①: زیادہ کھانے کے نقصانات اور کم کھانے کے فوائد تفصیل سے بیان کریں۔

سؤال ②: زیادہ بولنے کے نقصانات اور اس کا علاج بیان کریں۔

سؤال ③: غصے کی برائی اور اس کا علاج تفصیل سے بیان کریں۔

سؤال ④: حسد کی برائی اور اس کا علاج بیان کریں۔

سؤال ⑤: دنیا اور مال کی ناجائز محبت کی برائی اور اس کے علاج پر (۲۰) سطروں کا ایک مضمون لکھیں۔

سؤال ⑥: کنجوسی کی برائی اور اس کے علاج کے متعلق ایک مختصر مضمون لکھیں۔

سؤال ⑦: نام اور تعریف چاہنے سے کون کون سی برائیاں انسان میں پیدا ہوتی ہیں اور ان کا کیا علاج ہے؟

سؤال ⑧: تکبر، غرور کسے کہتے ہیں؟ اور اگر کسی میں یہ پایا جائے تو اس کا کیا علاج ہے؟

---

[۱] کثرتِ نوافل بھی تکبر کا عمدہ علاج ہے۔ اور دسترخوان پر جو کھانے کے ریزے رہ جاتے ہیں ان کو کھانا بھی تکبر کا بہترین علاج ہے۔

اِترانے[1] اور اپنے آپ کو اچھا سمجھنے کی برائی اور اس کا علاج

اگر کوئی اپنے آپ کو اچھا سمجھے یا کپڑا پہن کر اترائے، اگرچہ دوسروں کو بھی برا اور کم نہ سمجھے یہ بات بھی بری ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ یہ خصلت دین کو برباد کرتی ہے اور یہ بات بھی ہے کہ ایسا آدمی اپنے سنوارنے کی فکر نہیں کرتا، کیوں کہ جب وہ اپنے آپ کو اچھا سمجھتا ہے تو اس کو اپنی برائیاں کبھی نظر نہ آئیں گی۔ علاج اس کا یہ ہے کہ اپنے عیبوں کو سوچا اور دیکھا کرے اور یہ سمجھے کہ جو باتیں میرے اندر اچھی ہیں، یہ خدائے تعالیٰ کی نعمت ہے میرا کوئی کمال نہیں اور یہ سوچ کر اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کرے اور دعا کیا کرے کہ اے اللہ! اس نعمت کا زوال نہ ہو۔

نیک کام دکھلاوے[2] کے لیے کرنے کی برائی اور اس کا علاج

یہ دکھلاوا کئی طرح ہوتا ہے، کبھی صاف زبان سے ہوتا ہے کہ ہم نے اتنا قرآن پڑھا، ہم رات کو اٹھے تھے، کبھی اور باتوں میں ملا ہوتا ہے، مثلاً کہیں بدوؤں[3] کا ذکر ہو رہا تھا۔ کسی نے کہا کہ نہیں صاحب، یہ سب باتیں غلط ہیں ہمارے ساتھ ایسا ایسا برتاؤ ہوا۔ تو اب بات تو ہوئی اور کچھ، لیکن اسی میں یہ بھی سب نے جان لیا کہ انھوں نے حج کیا ہے، کبھی کام کرنے سے ہوتا ہے جیسے دکھلاوے کی نیت سے سب کے روبرو تسبیح لے کر بیٹھ گئے، یا کبھی کام کے سنوارنے سے ہوتا ہے جیسے کسی کی عادت ہے کہ ہمیشہ قرآن پڑھتا ہے مگر چار آدمیوں کے سامنے ذرا سنوار سنوار کر پڑھنا شروع کر دیا۔

کبھی صورت شکل سے ہوتا ہے جیسے آنکھیں بند کر کے گردن جھکا کر بیٹھ گیا، جس میں دیکھنے والے سمجھیں کہ بڑا اللہ والا ہے، ہر وقت اسی دھیان میں ڈوبا رہتا ہے، رات کو بہت جاگتا ہے، نیند سے آنکھیں بند ہوئی جاتی ہیں۔ اسی طرح یہ دکھلاوا اور بھی کئی طور پر ہوتا ہے اور جس طرح بھی ہو بہت برا ہے، قیامت میں ایسے نیک کاموں پر جو دکھلاوے کے لیے ہوں، ثواب کے بدلے اُلٹا عذاب دوزخ کا ہوگا۔

ضروری بتلانے کے قابل بات

ان بری باتوں کے جو علاج بتائے گئے ہیں ان کو دو چار بار کر لینے سے کام نہیں چلتا اور یہ برائیاں نہیں دور ہوتیں، مثلاً غصے کو دو چار بار روک لیا تو اس سے اس بیماری کی جڑ نہیں گئی یا ایک آدھ بار غصہ نہ آیا تو اس دھوکے

---

[1] جس کو عربی میں "عجب" کہتے ہیں۔ [2] جس کو عربی میں "ریا" کہتے ہیں۔

[3] جو لوگ عرب کے جنگل اور گاؤں میں رہتے ہیں ان کو بدو کہتے ہیں۔

میں نہ آئے کہ میرا نفس سنور گیا ہے، بل کہ بہت دنوں تک ان علاجوں کو برتے[1] اور جب غفلت ہو جائے، افسوس اور رنج کرے اور آگے کو خیال رکھے، مدتوں کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ ان برائیوں کی جڑ جاتی رہے گی۔

ایک اور ضروری علاج

نفس کے اندر کی جتنی برائیاں ہیں اور ہاتھ پاؤں سے جتنے گناہ ہوتے ہیں ان کے علاج کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ جب نفس سے کوئی شرارت اور برائی یا گناہ کا کام ہو جائے اس کو کچھ سزا دیا کرے اور دو سزائیں آسان ہیں کہ ہر شخص کر سکتا ہے: ① ایک تو یہ ہے کہ اپنے ذمہ کچھ آنہ دو آنے، روپیہ دو روپے جیسی حیثیت ہو جرمانے کے طور پر ٹھہرا لے، جب کوئی بری بات ہو جایا کرے وہ جرمانہ غریبوں کو بانٹ دیا کرے، اگر پھر ہو پھر اسی طرح کرے۔ ② دوسری سزا یہ ہے کہ ایک دو وقت کھانا نہ کھایا کرے۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اگر کوئی ان سزاؤں کو نباہ کر برتے ان شاء اللہ تعالیٰ سب برائیاں چھوٹ جائیں۔ آگے اچھی باتوں کا بیان ہے جن سے دل سنورتا ہے۔

توبہ اور اس کا طریقہ

توبہ ایسی اچھی چیز ہے کہ اس سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو آدمی اپنی حالت میں غور کرے گا کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی بات گناہ کی ہو ہی جاتی ہے تو ضرور توبہ کو ہر وقت ضروری سمجھے گا۔ طریقہ اس کے حاصل کرنے کا یہ ہے کہ قرآن اور حدیث میں جو جو عذاب کے ڈراوے گناہوں پر آئے ہیں، ان کو یاد کرے اور سوچے اس سے گناہ پر دل دکھے گا، اس وقت چاہیے کہ زبان سے بھی توبہ کرے اور جو نماز روزہ وغیرہ قضا ہوا ہو اس کو قضا بھی کرے۔ اگر بندوں کے حقوق ضائع ہوئے ہیں ان سے معاف بھی کرا لے یا ادا کرے اور جو ویسے ہی گناہ ہوں ان پر خوب کڑھے اور رونے کی شکل بنا کر خدا تعالیٰ سے خوب معافی مانگے۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ’’مجھ سے ڈرو‘‘ اور خوف ایسی اچھی چیز ہے کہ آدمی اس کی بدولت گناہوں سے بچتا ہے، طریقہ اس کا وہی ہے جو طریقہ توبہ کا ہے کہ خدائے تعالیٰ کے عذاب کو سوچا کرے اور یاد کیا کرے۔

[1] اور اپنی عادتوں کا، اخلاق درست ہو جانے کے بعد بھی امتحان کرتا رہے، مرتے وقت تک نفس کی شرارت سے بے خبر نہ ہونا چاہیے، نفس بہت شریر ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے امید رکھنا اور اس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ''تم حق تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔[1]'' اور امید ایسی اچھی چیز ہے کہ اس سے نیک کاموں کے لیے دل بڑھتا ہے اور توبہ کرنے کی ہمت ہوتی ہے، طریقہ اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے۔

صبر اور اس کا طریقہ

نفس کو دین کی بات پر پابند رکھنا اور دین کے خلاف اس سے کوئی کام نہ ہونے دینا اس کو صبر کہتے ہیں اور اس کے کئی مواقع ہیں:

❶ ایک موقع یہ ہے کہ آدمی چین امن کی حالت میں ہو، خدائے تعالیٰ نے صحت دی ہو، مال دولت، عزت آبرو، نوکر چاکر، آل اولاد، گھر بار، ساز و سامان دیا ہو۔ ایسے وقت کا صبر یہ ہے کہ دماغ خراب نہ ہو، خدائے تعالیٰ کو نہ بھول جائے، غریبوں کو حقیر نہ سمجھے، ان کے ساتھ نرمی اور احسان کرتا رہے۔

❷ دوسرا موقع عبادت کا وقت ہے کہ اس وقت نفس سستی کرتا ہے جیسے نماز کے لیے اٹھنے میں، یا نفس کنجوسی کرتا ہے جیسے زکاۃ خیرات دینے میں، ایسے موقع میں تین طرح کا صبر درکار ہے:

ایک عبادت سے پہلے کی نیت درست رکھے اللہ ہی کے واسطے وہ کام کرے نفس کی کوئی غرض نہ ہو۔ دوسرے عبادت کے وقت کہ کم ہمتی نہ ہو، جس طرح اس عبادت کا حق ہے اسی طرح ادا کرے۔ تیسرے عبادت کے بعد کہ اس کو کسی کے روبرو ذکر نہ کرے۔

❸ تیسرا موقع گناہ کا وقت ہے، اس وقت کا صبر یہ ہے کہ نفس کو گناہ سے روکے۔

❹ چوتھا موقع وہ وقت ہے کہ اس شخص کو کوئی مخلوق تکلیف پہنچائے برا بھلا کہے اس وقت کا صبر یہ ہے کہ بدلہ نہ لے خاموش ہو جائے۔

❺ پانچواں موقع مصیبت اور بیماری[2] اور مال کے نقصان یا کسی عزیز و قریب کے مر جانے کا ہے، اس وقت کا صبر یہ ہے کہ زبان سے خلاف شرع کلمہ نہ کہے، بیان کر کے نہ روئے۔

---

[1] ﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ (سورہ زمر: ۵۳)

[2] بیماری پر صبر کرنا فقر و فاقہ پر صبر کرنے سے زیادہ دشوار ہے اور اسی لیے اس کا ثواب بھی زیادہ ہے۔

طریقہ سب قسم کے صبروں کا یہ ہے کہ ان سب موقعوں کے ثواب کو یاد کرے اور سمجھے کہ یہ سب باتیں میرے فائدے کے واسطے ہیں اور سوچے کہ بے صبری کرنے سے تقدیر تو ٹلتی نہیں، ناحق ثواب بھی کیوں کھویا جائے۔

تمرین

سؤال ①: اِترانا کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا علاج ہے؟
سؤال ②: دکھلاوے کی تعریف اور اس کی قسمیں بیان کریں۔
سؤال ③: بیان شدہ برائیوں اور ان کے علاج کے جو طریقے بیان ہوئے تو کیا یہ علاج ایک آدھ مرتبہ کرنے سے وہ برائی ختم ہو جائے گی یا اس سے نجات پانے کی کوئی اور صورت ہے؟ تفصیل سے لکھیں۔
سؤال ④: نفس کی اصلاح کے لیے کوئی آسان طریقہ بتائیں جو آپ پڑھ چکے ہوں۔
سؤال ⑤: توبہ کرنے کا طریقہ آسان الفاظ میں بیان کریں۔
سؤال ⑥: اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا کیا فائدہ ہے اور یہ وصف کیسے حاصل ہو جاتا ہے؟
سؤال ⑦: اللہ تعالیٰ سے امید رکھنے کا کیا فائدہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے امید کیسے پیدا ہوتی ہے؟
سؤال ⑧: صبر کسے کہتے ہیں؟ صبر کے جتنے مواقع کا ذکر آپ نے پڑھا وہ لکھیں اور سب موقعوں پر صبر حاصل کرنے کا طریقہ بھی لکھیں۔

شکر اور اس کا طریقہ

خدائے تعالیٰ کی نعمتوں سے خوش ہو کر خدائے تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہونا اور اس محبت سے یہ شوق ہونا کہ جب وہ ہم کو ایسی نعمتیں دیتے ہیں تو ان کی خوب عبادت کرو اور ایسی نعمت دینے والے کی نافرمانی بڑے شرم کی بات ہے، یہ خلاصہ ہے شکر کا۔ یہ ظاہر ہے کہ بندے پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی ہزاروں نعمتیں ہیں، اگر کوئی مصیبت بھی ہے تو اس میں بھی بندے کا فائدہ ہے تو وہ بھی نعمت[1] ہے۔ جب ہر وقت نعمت ہے تو ہر وقت دل میں یہ خوشی اور محبت رہنا چاہیے کہ کبھی خدائے تعالیٰ کے حکم کے بجالانے میں کمی نہ کرنی چاہیے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے۔

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور اس کا طریقہ

یہ ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ بدون اللہ تعالیٰ کے ارادے کے نہ کوئی نفع حاصل ہو سکتا ہے نہ نقصان پہنچ سکتا ہے، اس واسطے ضروری ہے کہ جو کام کرے اپنی تدبیر[2] پر بھروسہ نہ کرے، نظر خدائے تعالیٰ پر رکھے اور کسی مخلوق سے زیادہ امید نہ رکھے، نہ کسی سے زیادہ ڈرے، یہ سمجھ لے کہ بدون خدا کے چاہے کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کو بھروسہ اور توکل کہتے ہیں، طریقہ اس کا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت کو اور مخلوق کے ناچیز ہونے کو خوب سوچا اور یاد کیا کرے۔

اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا اور اس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ کی طرف دل کا کھنچنا اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سن کر اور ان کے کاموں کو دیکھ کر دل کا مزہ آنا یہ محبت ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ اللہ کا نام بہت کثرت سے پڑھا کرے اور ان کی خوبیوں کو یاد کیا کرے اور ان کو جو بندے کے ساتھ محبت ہے اس کو سوچا کرے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم پر راضی رہنا اور اس کا طریقہ

جب مسلمان کو یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ ہوتا ہے سب میں بندے کا فائدہ اور ثواب ہے تو

---

[1] کیوں کہ اس پر صبر کرنے سے ثواب بھی ہوتا ہے اور نفس کی اصلاح بھی ہوتی ہے کہ وہ ذلیل ہوتا ہے اور کبھی کوئی عمدہ عوض دنیا میں بھی مل جاتا ہے۔

[2] یعنی تدبیر کرے کیوں کہ تدبیر کرنا اللہ پاک کا حکم ہے، مگر اس کو مستقل نہ سمجھے بلکہ یوں سمجھے کہ کام کا پورا ہونا اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے، اگر وہ چاہیں گے تو تدبیر اثر کرے گی ورنہ نہیں۔

ہر بات پر راضی رہنا چاہیے، نہ گھبرائے نہ شکایت کرے۔ طریقہ اس کا اس بات کا سوچنا ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے سب بہتر ہے۔

صدق یعنی سچی نیت اور اس کا طریقہ

دین کا جو کوئی کام کرے اس میں کوئی دنیا کا مطلب نہ ہو، نہ تو دکھلاوا ہو، نہ ایسا کوئی مطلب ہو، جیسے کسی کے پیٹ میں گڑبڑ ہے تو اس نے کہا کہ چلو روزہ رکھ لیں، روزے کا روزہ ہو جائے گا اور پیٹ ہلکا ہو جائے گا یا نماز کے وقت پہلے سے وضو ہو مگر گرمی بھی ہے، اس لیے وضو تازہ کر لیا کہ وضو بھی تازہ ہو جائے گا اور ہاتھ پاؤں بھی ٹھنڈے ہو جائیں گے، یا کسی سائل کو دیا کہ اس کے تقاضے سے جان بچے اور یہ بلا ٹلی، سب باتیں سچی نیت کے خلاف ہیں۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ کام کرنے سے پہلے خوب سوچ لیا کرے، اگر کسی ایسی بات کا اس میں میل پائے اس سے دل کو صاف کر لے۔

مراقبہ یعنی دل سے خدا کا دھیان رکھنا اور اس کا طریقہ

دل سے ہر وقت دھیان رکھے کہ اللہ تعالیٰ کو میرے سب حالوں کی خبر ہے ظاہر کی بھی اور دل کی بھی، اگر برا کام ہوگا یا برا خیال لایا جائے گا شاید اللہ تعالیٰ دنیا میں یا آخرت میں سزا دیں، دوسرے عبادت کے وقت یہ دھیان جمائے کہ وہ میری عبادت کو دیکھ رہے ہیں اچھی طرح بجالانا چاہیے۔ طریقہ اس کا یہی ہے کہ کثرت سے ہر وقت یہ سوچا کرے تھوڑے دنوں میں اس کا دھیان بندھ جائے گا، پھر ان شاء اللہ تعالیٰ اس سے کوئی بات اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نہ ہوگی۔

قرآن مجید پڑھنے میں دل لگانے کا طریقہ

قاعدہ ہے کہ اگر کوئی کسی سے کہے کہ ہم کو تھوڑا سا قرآن سناؤ، دیکھیں کیسا پڑھتے ہو؟ تو اس وقت جہاں تک ہوسکتا ہے خوب بنا کر سنوار کر سنبھال کر پڑھتے ہو، اب یوں کیا کرو کہ جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کرو پہلے دل میں یہ سوچ لیا کرو کہ گویا اللہ تعالیٰ نے ہم سے فرمائش کی ہے کہ ہم کو سناؤ کیسا پڑھتے ہو اور یوں سمجھو کہ اللہ تعالیٰ خوب سن رہے ہیں اور یوں خیال کرو کہ جب آدمی کے کہنے سے بنا سنوار کر پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فرمانے سے جو پڑھتے ہیں اس کو تو خوب ہی سنبھال سنبھال کر پڑھنا چاہیے۔

یہ سب باتیں سوچ کر اب پڑھنا شروع کرو اور جب تک پڑھتی رہو یہی باتیں خیال میں رکھو اور جب پڑھنے

میں بگاڑ ہونے لگے یا دل اِدھر اُدھر بٹنے لگے تو تھوڑی دیر کے لیے پڑھنا موقوف کر کے ان باتوں کے سوچنے کو پھر تازہ کرلو، ان شاء اللہ تعالیٰ اس طریقے سے صحیح اور صاف بھی پڑھا جائے گا اور دل بھی ادھر متوجہ رہے گا، اگر ایک مدت تک اسی طرح پڑھو گی تو پھر آسانی سے دل لگنے لگے گا۔

نماز میں دل لگانے کا طریقہ

اتنی بات یاد رکھو کہ نماز میں کوئی کام کوئی پڑھنا بے ارادہ نہ ہو بل کہ ہر بات ارادے اور سوچ سے ہو، مثلاً "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہہ کر جب کھڑی ہو تو ہر لفظ پر یوں سوچو کہ میں اب "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ" پڑھ رہی ہوں پھر سوچو کہ اب "وَبِحَمْدِكَ" کہہ رہی ہوں، پھر دھیان کرو کہ اب "وَتَبَارَكَ اسْمُكَ" منہ سے نکل رہا ہے۔ اسی طرح ہر لفظ پر الگ الگ دھیان اور ارادہ کرو، پھر الحمد اور سورت میں یوں ہی کرو، پھر رکوع میں، اسی طرح ہر دفعہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" کو سوچ سوچ کر کہو۔ غرض منہ سے جو نکالو دھیان بھی ادھر رکھو، ساری نماز میں یہی طریقہ رکھو ان شاء اللہ تعالیٰ اس طرح کرنے سے نماز میں کسی طرف دھیان نہ بٹے گا، پھر تھوڑے دنوں میں آسانی سے جی لگنے لگے گا اور نماز میں مزہ آئے گا۔[1]

پیری مریدی کا بیان

مرید بننے میں کئی فائدے ہیں۔

❶ ایک فائدہ یہ ہے کہ دل کے سنوارنے کے طریقے جو اوپر بیان کیے گئے ہیں ان پر عمل کرنے میں کبھی کم سمجھی سے غلطی ہو جاتی ہے، پیر اس کا ٹھیک راستہ بتلا دیتا ہے۔

❷ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ کتاب میں پڑھنے سے بعض دفعہ اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا کہ پیر کے بتلانے سے ہوتا ہے؛ ایک تو اس کی برکت ہوتی ہے، پھر یہ بھی خوف ہوتا ہے کہ اگر کوئی نیک کام میں کمی کی یا کوئی بری بات کی، پیر سے شرمندگی ہوگی۔

❸ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ پیر سے اعتقاد اور محبت ہو جاتی ہے اور یوں جی چاہتا ہے کہ جو اس کا طریقہ ہے ہم بھی اسی کے موافق چلیں۔

❹ چوتھا فائدہ یہ ہے کہ پیر اگر نصیحت کرنے میں سختی یا غصہ کرتا ہے تو ناگوار نہیں ہوتا۔ پھر اس نصیحت پر عمل کرنے

---

[1] اور اگر لذکار نماز کے معنی بھی ہو تو معنی کا بھی خیال کرے، اس خیال سے ثواب بھی بڑھ جائے گا اور دھیان بھی ادھر اُدھر نہ بٹے گا اور نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس کے معنی چند روز میں یاد ہو سکتے ہیں۔

کی زیادہ کوشش ہو جاتی ہے اور بھی بعضے فائدے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے ان کو حاصل ہوتے ہیں اور حاصل ہونے ہی سے معلوم ہوتے ہیں۔

کامل پیر کی (۷) علامات

اگر مرید ہونے کا ارادہ ہو تو اول پیر میں یہ باتیں دیکھ لو، جس میں یہ باتیں نہ ہوں اس سے مرید نہ ہوں۔

❶ ایک یہ کہ وہ پیر دین کے مسئلے جانتا ہو، شرع سے ناواقف نہ ہو۔

❷ دوسرے یہ کہ اس میں[1] کوئی بات خلاف شرع نہ ہو۔ جو عقیدے تم نے اس کتاب کے شروع میں پڑھے ہیں ویسے اس کے عقیدے ہوں، جو جو مسئلے اور دل کے سنوارنے کے طریقے تم نے اس کتاب میں پڑھے ہیں کوئی بات اس میں ان کے خلاف نہ ہو۔

❸ تیسرے کمانے کھانے کے لیے پیری مریدی نہ کرتا ہو۔

❹ چوتھے کسی ایسے بزرگ کا مرید ہو جس کو اکثر اچھے لوگ بزرگ سمجھتے ہوں۔

❺ پانچویں اس پیر کو بھی اچھے لوگ اچھا کہیں۔

❻ چھٹے اس کی تعلیم میں یہ اثر ہو کہ دین کی محبت اور شوق پیدا ہو جائے، یہ بات اس کے اور مریدوں کا حال دیکھنے سے معلوم ہو جائے گی۔ اگر دس مریدوں میں پانچ چھ مرید بھی اچھے ہوں تو سمجھو کہ یہ پیر تاثیر والا ہے اور ایک آدھ مرید کے برے ہونے سے شبہ مت کرو۔

اور تم نے جو سنا ہوگا کہ بزرگوں میں تاثیر ہوتی ہے وہ تاثیر یہی ہے۔ اور دوسری تاثیروں کو مت دیکھنا کہ وہ جو کہہ دیتے ہیں اسی طرح ہوتا ہے، وہ ایک دم کر دیتے ہیں تو بیماری جاتی رہتی ہے، وہ جس کام کے لیے تعویذ دیتے ہیں وہ کام مرضی کے موافق ہو جاتا ہے، وہ ایسی توجہ دیتے ہیں کہ آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے۔ ان تاثیروں سے کبھی دھوکا مت کھانا۔

❼ ساتویں اس پیر میں یہ بات ہو کہ دین کی نصیحت کرنے میں مریدوں کا لحاظ ملاحظہ نہ کرتا ہو، بے جا بات سے روک دیتا ہو۔ جب کوئی ایسا پیر مل جائے تو اچھی نیت سے یعنی خالص دین کے درست کرنے کی نیت سے مرید ہو جاؤ، البتہ دین کی راہ پر چلنا فرض ہے بدون مرید ہوئے بھی اس راہ پر چلتے رہو۔

---

[1] مقصود اصلی یہ ہے کہ پیر کسی خلاف شریعت بات پر مصر نہ ہو اور یہ کہنا کہ جو جو مسئلے تم نے اس میں پڑھے ہیں کوئی بات اس میں ان کے خلاف نہ ہو۔ یہ عنوان بطور مثال اور سمجھانے کی غرض سے ہے نہ کہ اسی میں منحصر کر دیا ہے۔ اگر کسی کا پیر شافعی وغیرہ اہل حق میں سے ہو تو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔

اب پیری مریدی کے متعلق بعض (۱۲) باتوں کی تعلیم کی جاتی ہے

تعلیم ①: پیر کا خوب ادب رکھیں، اللہ کے نام لینے کا طریقہ وہ جس طرح بتلائے اس کو نباہ کرے۔ اس کی نسبت یوں اعتقاد رکھے کہ مجھ کو جتنا فائدہ دل کے درست ہونے کا اس سے پہنچ سکتا ہے اتنا اس زمانے کے کسی بزرگ[1] سے نہیں پہنچ سکتا۔

تعلیم ②: اگر مرید کا دل ابھی اچھی طرح نہیں سنورا تھا کہ پیر کا انتقال ہو گیا تو دوسرے کامل پیر سے جس میں اوپر کی سب باتیں ہوں مرید ہو جائے۔

تعلیم ③: کسی کتاب میں کوئی وظیفہ یا کوئی فقیری کی بات دیکھ کر اپنی عقل سے کچھ نہ کرے، پیر سے پوچھ لے اور جو کوئی نئی بات بھلی یا بری دل میں آئے یا کسی بات کا ارادہ پیدا ہو پیر سے دریافت کر لے۔

تعلیم ④: اگر غلطی سے کسی خلاف شرع پیر سے مرید ہو جائے یا پہلے وہ شخص اچھا تھا اب بگڑ گیا تو مریدی توڑ ڈالے اور کسی اچھے بزرگ سے مرید ہو جائے، لیکن اگر کوئی ہلکی سی بات کبھی کبھار پیر سے ہو جائے تو یوں سمجھے کہ آخر یہ بھی آدمی ہے فرشتہ تو ہے نہیں، اس سے غلطی ہو گئی جو توبہ سے معاف ہو سکتی ہے۔ ذرا ذرا سی بات میں اعتقاد خراب نہ کرے، البتہ اگر وہ اس بے جا بات پر جم جائے تو پھر مریدی توڑ دے۔

تعلیم ⑤: پیر کو یوں سمجھنا گناہ ہے کہ اس کو ہر وقت ہمارا سب حال معلوم ہے۔

تعلیم ⑥: فقیری کی جو ایسی کتابیں ہیں کہ ان کا ظاہری مطلب خلاف شرع ہے ایسی کتابیں کبھی نہ دیکھے، اسی طرح جو شعر اشعار خلاف شرع ہیں ان کو کبھی زبان سے نہ پڑھے۔

تعلیم ⑦: بعضے فقیر کہا کرتے ہیں کہ شرع کا راستہ اور ہے اور فقیری کا راستہ اور ہے، یہ فقیر گمراہ ہیں، ان کو جھوٹا سمجھنا فرض ہے۔

تعلیم ⑧: اگر پیر کوئی بات خلاف شرع بتلائے اس پر عمل درست نہیں، اگر وہ اس پر اصرار کرے تو اس سے مریدی توڑ دے۔

تعلیم ⑨: اگر اللہ کا نام لینے کی برکت سے دل میں کوئی اچھی حالت پیدا ہو یا اچھے خواب نظر آئیں یا جاگتے میں کوئی آواز یا روشنی معلوم ہو تو بجز اپنے پیر کے کسی سے ذکر نہ کرے، نہ کبھی اپنے وظیفوں اور عبادت کا کسی سے اظہار

[1] لیکن کسی دوسرے بزرگ کی توہین ہرگز نہ کرے۔

کرے، کیوں کہ ظاہر کرنے سے وہ دولت جاتی رہتی ہے۔

تعلیم (۱۰): اگر پیر نے کوئی وظیفہ یا ذکر بتلایا اور کچھ مدت تک اس کا اثر یا مزہ دل پر کچھ معلوم نہ ہوا تو اس سے تنگ دل یا پیر سے بداعتقاد نہ ہو، بل کہ یوں سمجھے کہ بڑا اثر یہی ہے کہ اللہ کا نام لینے کا دل میں ارادہ پیدا ہوتا ہے اور اس نیک کام کی توفیق ہوتی ہے اور ایسے اثر کا کبھی دل میں خیال نہ لائے کہ مجھ کو خواب میں بزرگوں کی زیارت ہوا کرے، مجھ کو ہونے والی باتیں معلوم ہو جایا کریں، مجھ کو خوب رونا آیا کرے، مجھ کو عبادت میں ایسی بے ہوشی ہو جائے کہ دوسری چیزوں کی خبر ہی نہ رہے۔ کبھی کبھی یہ باتیں بھی ہو جاتی ہیں اور کبھی نہیں ہوتیں اگر ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے اور اگر نہ ہوں یا ہو کر کم ہو جائیں یا جاتی رہیں تو غم نہ کرے۔ البتہ اللہ نہ کرے اگر شرع کی پابندی میں کمی ہونے لگے یا گناہ ہونے لگیں، یہ بات البتہ غم کی ہے، جلدی ہمت کر کے اپنی حالت درست کرے اور پیر کو اطلاع دے اور وہ جو بتلائیں اس پر عمل کرے۔

تعلیم (۱۱): دوسرے بزرگوں کی یا دوسرے خاندان (جیسے نقشبندی، چشتی، قادری وغیرہ) کی شان میں گستاخی نہ کرے، نہ اور جگہ کے مریدوں سے یوں کہے کہ ہمارے پیر تمہارے پیر سے یا ہمارا خاندان تمہارے خاندان سے بڑھ کر ہے، ان فضول باتوں سے دل میں اندھیرا پیدا ہوتا ہے۔

تعلیم (۱۲): اگر اپنے کسی پیر بھائی پر پیر کی مہربانی زیادہ ہو، یا اس کو وظیفہ و ذکر سے زیادہ فائدہ ہو تو اس پر حسد نہ کرے۔

مرید کو بل کہ ہر مسلمان کو اس طرح رات دن رہنا چاہیے[1]

① ضرورت کے موافق دین کا علم حاصل کرے، خواہ کتاب پڑھ کا یا عالموں سے پوچھ پاچھ کر۔
② سب گناہوں سے بچے۔
③ اگر کوئی گناہ ہو جائے فوراً توبہ کرے۔
④ کسی کا حق نہ رکھے، کسی کو زبان سے یا ہاتھ سے تکلیف نہ دے، کسی کی برائی نہ کرے۔
⑤ مال کی محبت اور نام کی خواہش نہ رکھے، نہ بہت اچھے کھانے کپڑے کی فکر میں رہے۔
⑥ اگر اس کی خطا پر کوئی ٹوکے تو بہانہ نہ بنائے، فوراً اقرار اور توبہ کرلے۔
⑦ بدون سخت ضرورت کے سفر نہ کرے، سفر میں بہت سی باتیں بے احتیاطی کی ہوتی ہیں، بہت سے نیک کام چھوٹ جاتے ہیں، وظیفوں میں خلل پڑ جاتا ہے، وقت پر کوئی کام نہیں ہوتا۔
⑧ بہت نہ ہنسے، بہت نہ بولے، خاص کر نامحرم سے بے تکلفی کی باتیں نہ کرے۔
⑨ کسی سے جھگڑا تکرار نہ کرے۔
⑩ شرع کا ہر وقت خیال رکھے۔
⑪ عبادت میں سستی نہ کرے۔
⑫ زیادہ وقت تنہائی میں رہے۔
⑬ اگر اوروں سے ملنا جلنا پڑے تو سب سے عاجز ہو کر رہے، سب کی خدمت کرے، بڑائی نہ جتلائے۔
⑭ اور امیروں سے تو بہت ہی کم ملے۔
⑮ بددین آدمی سے دور بھاگے۔
⑯ دوسروں کا عیب نہ ڈھونڈے، کسی پر بدگمانی نہ کرے، اپنے عیبوں کو دیکھا کرے اور ان کی درستی کیا کرے۔
⑰ نماز کو اچھی طرح اچھے وقت دل سے پابندی کے ساتھ ادا کرنے کا بہت خیال رکھے۔
⑱ دل یا زبان سے ہر وقت اللہ کی یاد میں رہے کسی وقت غافل نہ ہو۔
⑲ اگر اللہ کا نام لینے سے مزہ آئے، دل خوش ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے۔

[1] اس عنوان کے تحت ۴۰ آداب مذکور ہیں۔

(۲۰) بات نرمی سے کرے۔
(۲۱) سب کاموں کے لیے وقت مقرر کرلے اور پابندی سے ان کو نبھائے۔
(۲۲) جو کچھ رنج وغم نقصان پیش آئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانے، پریشان نہ ہو اور یوں سمجھے کہ اس میں مجھ کو ثواب ملے گا۔
(۲۳) ہر وقت دل میں دنیا کا حساب کتاب اور دنیا کے کاموں کا ذکر نہ رکھے، بل کہ خیال بھی اللہ ہی کا رکھے۔
(۲۴) جہاں تک ہو سکے دوسروں کو فائدہ پہنچائے، خواہ دنیا کا یا دین کا۔
(۲۵) کھانے پینے میں نہ اتنی کمی کرے کہ کمزور یا بیمار ہو جائے، نہ اتنی زیادتی کرے کہ عبادت میں سستی ہونے لگے۔
(۲۶) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے طمع نہ کرے، نہ کسی کی طرف خیال دوڑائے کہ فلانی جگہ سے ہم کو یہ فائدہ ہو جائے۔
(۲۷) اللہ تعالیٰ کی تلاش میں بے چین رہے۔
(۲۸) نعمت تھوڑی ہو یا بہت اس پر شکر بجالائے اور فقر وفاقہ سے تنگ دل نہ ہو۔
(۲۹) جو اس کی ماتحتی میں ہیں ان کی خطا وقصور سے درگزر کرے۔
(۳۰) کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اس کو چھپائے، البتہ اگر کوئی کسی کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے اور تم کو معلوم ہو جائے تو اس شخص سے کہہ دو۔
(۳۱) مہمانوں اور مسافروں اور غریبوں اور عالموں اور درویشوں[1] کی خدمت کرے۔
(۳۲) نیک صحبت اختیار کرے۔
(۳۳) ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرے۔
(۳۴) موت کو یاد رکھے۔
(۳۵) کسی وقت بیٹھ کر روز کے روز اپنے دن بھر کے کاموں کو سوچا کرے، جو نیکی یاد آئے اس پر شکر کرے، گناہ پر توبہ کرے۔

---

[1] یعنی اللہ والے فقیروں کی خدمت کرے اور آج کل جو بہت سے لوگوں نے مانگنے کا پیشہ کر رکھا ہے اور اچھے خاصے ہٹے کٹے بل کہ مال دار ہیں، ان کو کچھ مت دو، ایسے فقیروں کو دینا ناجائز ہے۔

(۳۶) جھوٹ ہرگز نہ بولے۔

(۳۷) جو محفل خلاف شرع ہو وہاں ہرگز نہ جائے۔

(۳۸) شرم وحیا اور بردباری سے رہے۔

(۳۹) ان باتوں پر مغرور نہ ہو کہ میرے اندر ایسی خوبیاں ہیں۔

(۴۰) اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرے کہ نیک راہ پر قائم رکھیں۔

تمرین

سُؤال ①: شکر کسے کہتے ہیں اور اس کے ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

سُؤال ②: اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور اس کے اختیار کرنے کے طریقہ پر ایک مختصر مگر جامع مضمون لکھیں۔

سُؤال ③: اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا کسے کہتے ہیں اور یہ صفت بندے میں کیسے پیدا ہوتی ہے؟

سُؤال ④: اللہ تعالیٰ کے حکم پر راضی رہنے کا کیا طریقہ ہے؟ اور یہ خوبی کیسے حاصل کی جاسکتی ہے؟

سُؤال ⑤: سچی نیت کے حصول کا طریقہ کیا ہے؟

سُؤال ⑥: مراقبہ کی تعریف اور اس کا فائدہ بیان کریں؟

سُؤال ⑦: قرآن مجید دل لگا کر پڑھنے کا طریقہ بیان کریں۔

سُؤال ⑧: نماز میں دل لگانے کا طریقہ بیان کریں۔

سُؤال ⑨: مرید بننے کا کیا فائدہ ہے؟

سُؤال ⑩: پیر میں کیا صفات ہونی چاہیے؟

سُؤال ⑪: اگر کوئی شخص کسی خلاف شرع پیر سے بیعت ہو جائے تو کیا ایسے پیر سے کی گئی بیعت ختم کی جاسکتی ہے؟

سُؤال ⑫: اگر پیر کوئی وظیفہ بتا دے تو کیا اس کا اثر دل پر ظاہر ہونا ضروری ہے؟

سُؤال ⑬: اپنے پیر سے کس قسم کا ادب برتنا چاہیے؟

سُؤال ⑭: ایک مسلمان کو رات دن کس طرح گزارنا چاہیے؟

رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں سے بعضے نیک کاموں کے ثواب کا اور بری باتوں کے عذاب کا بیان (تا کہ نیکیوں کی رغبت ہو اور برائیوں سے نفرت ہو)

نیت خالص رکھنا

① ایک شخص نے پکار کر پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ایمان کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا نیت کو خالص رکھنا۔

فَائِدَة: مطلب یہ ہے کہ جو کام کرے اللہ کے واسطے کرے۔

② فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ سارے کام نیت کے ساتھ ہیں۔

فَائِدَة: مطلب یہ کہ اچھی نیت ہو تو نیک کام پر ثواب[1] ملتا ہے ورنہ نہیں ملتا۔

دکھلاوے کے واسطے کوئی کام کرنا

③ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جو شخص سنانے کے واسطے کوئی کام کرے، اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے عیب سنوائیں گے اور جو شخص دکھلاوے کے واسطے کوئی کام کرے، اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے عیب دکھلائیں گے۔''

④ اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''تھوڑا سا دکھلاوا بھی ایک طرح کا شرک ہے۔''

قرآن وحدیث کے حکم پر چلنا

⑤ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جس وقت میری امت میں دین کا بگاڑ پڑ جائے، اس وقت جو شخص میرے طریقے کو تھامارہے، اس کو سو شہیدوں کے برابر ثواب ملے گا۔''

⑥ اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''میں تم لوگوں میں ایسی چیز چھوڑ کر جاتا ہوں کہ اگر تم اس کو تھامے رہو گے تو کبھی نہ بھٹکو گے، ایک تو اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن، دوسرے نبی کی سنت یعنی حدیث۔''

---

[1] اور اس طرح بری نیت سے عذاب ہوتا ہے۔

نیک کام کی راہ نکالنا یا بری بات کی بنیاد ڈالنا

⑦ فرمایا[1] رسول اللہ ﷺ نے: ''جو شخص نیک راہ نکالے، پھر اور لوگ اس راہ پر چلیں تو اس شخص کو خود اس کا ثواب بھی ملے گا اور جتنوں نے اس کی پیروی کی ہے ان سب کے برابر بھی اس کو ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں بھی کمی نہ ہوگی اور جو شخص بری راہ نکالے، پھر اور لوگ اس راہ پر چلیں تو اس شخص کو خود اس کا بھی گناہ ہوگا اور جتنوں نے اس کی پیروی کی ہے ان سب کے برابر بھی اس کو گناہ ہوگا اور ان کے گناہ میں بھی کمی نہ ہوگی۔''

فائدہ: مثلاً کسی نے اولاد کی شادی میں رسمیں موقوف کر دیں یا کسی بیوہ سے نکاح کر لیا اور اس کی دیکھا دیکھی اوروں کو بھی ہمت ہوئی تو اس شروع کرنے والے کو ہمیشہ ثواب ہوا کرے گا۔

دین کا علم ڈھونڈنا

⑧ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:[2] ''جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اس کو دین کی سمجھ دیتے ہیں۔''

فائدہ: یعنی مسئلے مسائل کی تلاش اور شوق اس کو ہو جاتا ہے۔[3]

تمرین

سوال ①: نیت کو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے رکھنے کے بارے میں دو حدیثیں ذکر کریں۔

سوال ②: دکھلاوے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا کیا ارشاد ہے؟

سوال ③: قرآن و حدیث کے حکم پر چلنے کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

سوال ④: نیک کام کی راہ نکالنے کا کیا فائدہ ہے اور بری بات کی بنیاد ڈالنے کے کیا نقصانات ہیں؟

---

[1] مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا.

[2] مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ.

[3] اور وہ ان کو سمجھتا ہے اور ان پر عمل کرتا ہے۔

دین کا مسئلہ چھپانا

⑨ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”جس سے کوئی دین کی بات پوچھی جائے اور وہ اس کو چھپالے تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔“

فَائِدَہ: اگر تم سے کوئی مسئلہ پوچھا کرے اور تم کو خوب یاد ہو تو سستی اور انکار مت کیا کرو اچھی طرح[1] سمجھا دیا کرو۔

مسئلہ جان کر عمل نہ کرنا

⑩ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”جس قدر علم ہوتا ہے وہ علم والے پر وبال ہوتا ہے، بجز اس شخص کے جو اس کے موافق عمل کرے۔“

فَائِدَہ: دیکھو کبھی برادری کے خیال سے یا نفس کی پیروی سے مسئلہ کے خلاف نہ کرنا۔

پیشاب سے احتیاط نہ کرنا

⑪ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”پیشاب سے خوب احتیاط[2] رکھا کرو، کیوں کہ اکثر قبر کا عذاب اسی سے ہوتا ہے۔“

وضو اور غسل میں خوب خیال سے پانی پہنچانا

⑫ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”جن حالتوں میں نفس کو ناگوار ہو ایسی حالت میں وضو اچھی طرح کرنے سے گناہ دُھل[3] جاتے ہیں۔“

فَائِدَہ: ناگواری کبھی سستی سے ہوتی ہے کبھی سردی سے۔

مسواک کرنا

⑬ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”دو رکعتیں مسواک کر کے پڑھنا ان ستر رکعتوں سے افضل ہیں جو بے مسواک

---

[1] اور اگر اچھی طرح یاد نہ ہو تو اٹکل پچو سے مت بتلایا کرو۔

[2] اس لیے کہ احتیاط نہ کرنے میں قوی احتمال ہے کہ نجاست اس مقدار تک پہنچ جائے جس کے ہوتے ہوئے نماز درست نہیں ہوتی اور جب نماز صحیح نہ ہوئی تو عذاب کا ہونا ظاہر ہے۔

[3] یہاں گناہ سے گناہ صغیرہ مراد ہیں جو ہمیشہ وضو سے معاف ہوتے ہیں، مگر ناگواری کی حالت میں وضو کرنے سے بہت کثرت سے معاف ہوتے ہیں اور جب گناہ نہیں ہوتے تو جنت میں بڑے بڑے درجے بلند کیے جاتے ہیں۔

کیسے پڑھی جائیں۔"

وضو میں اچھی طرح پانی نہ پہنچانا

(۱۴) رسول اللہ ﷺ نے بعضے لوگوں کو دیکھا کہ وضو کر چکے تھے مگر ایڑیاں کچھ خشک رہ گئیں تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "بڑا عذاب ہے ایڑیوں کو دوزخ کا۔"

فَائِدَہ: انگوٹھی اچھی طرح ہلا کر پانی پہنچایا کرو اور جاڑوں میں اکثر پاؤں سخت ہو جاتے ہیں[1] خوب پانی سے تر کیا کرو اور بعضی عورتیں چہرہ سامنے سامنے سے دھو لیتی ہیں کانوں تک نہیں دھوتیں،[2] ان سب باتوں کا خیال رکھو۔

عورتوں کا نماز کے لیے باہر نکلنا

(۱۵) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: "عورتوں کے لیے سب سے اچھی مسجد ان کے گھر کے اندر کا درجہ ہے۔"

فَائِدَہ: معلوم ہوا کہ مسجدوں میں عورتوں کا جانا اچھا نہیں۔ اس سے یہ بھی سمجھو کہ نماز کے برابر کوئی چیز نہیں۔ جب اس کے لیے گھر سے نکلنا اچھا نہیں سمجھا گیا تو فضول ملنے ملانے کو یا رسموں کو پورا کرنے کو گھروں سے نکلنا کتنا برا ہوگا۔

تمرین

سُؤال ①: علم دین حاصل کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

سُؤال ②: دین کا مسئلہ چھپانے کی کیا سزا ہے؟

سُؤال ③: دین کا مسئلہ معلوم ہونے کے باوجود عمل نہ کرنا کیسا ہے؟

سُؤال ④: پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے کیا عذاب ہوتا ہے؟

سُؤال ⑤: وضو اچھی طرح سے نہ کرنے کے بارے میں کون سی حدیث آپ نے پڑھی ہے؟

---

[1] یعنی خشکی کی وجہ سے کھال سخت ہو جاتی ہے۔

[2] ایسے ہی ٹھوڑی کے نیچے تک اچھی طرح دھویا کرو۔

نماز کی پابندی

(۱۶) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”کہ پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے کے سامنے ایک گہری نہر بہتی ہو اور وہ اس میں پانچ وقت نہایا کرے۔“

فَائِدَۃ: مطلب یہ کہ جیسے اس شخص کے بدن پر ذرا میل نہ رہے گا، اسی طرح جو شخص پانچوں وقت کی نماز پابندی سے پڑھے اس کے سارے گناہ دھل جائیں گے۔

(۱۷) اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”کہ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔“

اوّل وقت نماز پڑھنا

(۱۸) اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”کہ اوّل وقت میں نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی خوشی ہوتی ہے۔“

فَائِدَۃ: بیبیو تم کو تو جماعت میں جانا ہی نہیں ہے پھر دیر کیوں کرتی ہو۔

نماز کو بری طرح پڑھنا

(۱۹) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”جو شخص بے وقت نماز پڑھے اور وضو اچھی طرح نہ کرے اور جی لگا کر نہ پڑھے اور رکوع سجدہ اچھی طرح نہ کرے تو وہ نماز کالی بے نور ہو کر جاتی ہے اور یوں کہتی ہے کہ خدا تجھے برباد کرے جیسا کہ تو نے مجھ کو برباد کیا، یہاں تک کہ جب اپنی خاص جگہ پر پہنچتی ہے جہاں اللہ کو منظور ہو تو پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر ماری جاتی ہے۔“

فَائِدَۃ: بیبیو! نماز تو اسی واسطے پڑھتی ہو کہ ثواب ہو، پھر اس طرح کیوں پڑھتی ہو کہ اور الٹا گناہ ہو۔

نماز میں اُوپر یا اِدھر اُدھر دیکھنا

(۲۰) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:” کہ تم نماز میں اوپر مت دیکھا کرو، کبھی تمہاری نگاہ چھین لی جائے۔“

(۲۱) اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”کہ جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر اِدھر اُدھر دیکھے، اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو اسی پر الٹا دیتے ہیں۔“[1]

فَائِدَۃ: یعنی قبول نہیں کرتے۔

---

[1] یعنی پورا ثواب نہیں ملتا۔

نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزر کر جانا

(۴۲) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو خبر ہوتی کہ کتنا گناہ ہوتا ہے تو چالیس (۴۰) برس تک کھڑا رہنا اس کے نزدیک بہتر ہوتا سامنے نکلنے سے۔''

فَائِدَۃ: لیکن اگر نمازی کے سامنے ایک ہاتھ کے برابر یا اس سے زیادہ کوئی چیز کھڑی ہو تو اس چیز کے سامنے سے گزرنا درست ہے۔[1]

نماز کو جان کر قضا کر دینا

(۴۳) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جو شخص نماز کو چھوڑ دے وہ جب اللہ تعالیٰ کے پاس جائے گا تو وہ غضب ناک ہوں گے۔''

قرض دے دینا

(۴۴) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''میں نے شبِ معراج میں بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ خیرات کا ثواب دس (۱۰) حصے ملتا ہے اور قرض دینے کا ثواب اٹھارہ (۱۸) حصے۔''

غریب قرض دار کو مہلت دے دینا

(۴۵) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جب تک قرض ادا کرنے کے وعدے کا وقت نہ آیا ہو اس وقت تک اگر کسی غریب کو مہلت دے تب تو ہر روز ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اتنا روپیہ خیرات دے دیا اور جب اس کا وقت آ جائے اور پھر مہلت دی تو ہر روز ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اتنے روپے سے دوگنا روپیہ روزمرہ خیرات کر دیا۔''

قرآن مجید پڑھنا

(۴۶) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کو ایک حرف پر ایک نیکی ملتی ہے اور نیکی کا قاعدہ ہے کہ اس کے بدلے دس (۱۰) حصے ملتے ہیں اور میں (الٓمٓ) کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ "الف" ایک حرف ہے اور "ل" ایک حرف اور "م" ایک حرف تو اس حساب سے تین حرفوں پر تیس (۳۰) نیکیاں ملیں گی۔"

---

[1] اور جو کچھ رخصت واجازت کی صورتیں ہیں وہ ماہر اہل علم سے پوچھ لو۔

اپنی جان یا اولاد کو کوسنا

۴۷ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''کہ نہ تو اپنے لیے بددعا کیا کرو اور نہ اپنی اولاد کے لیے اور نہ اپنے خدمت کرنے والے کے لیے اور نہ اپنے مال و متاع کے لئے، کبھی ایسا نہ ہو کہ تمہارے کوسنے کے وقت قبولیت کی گھڑی ہو کہ اس میں اللہ سے جو مانگو اللہ تعالیٰ وہی کر دیں۔''

تمرین

سوال ①: پانچوں نمازوں کی پابندی کی کیا فضیلت ہے؟

سوال ②: نماز بری طرح پڑھنے اور اِدھر اُدھر دیکھنے کا کیا نقصان ہے؟

سوال ③: نمازی کے سامنے سے گزرنے کا کیا گناہ ہے؟

سوال ④: نماز کو جان بوجھ کر قضا کر دینا کیسا ہے؟

سوال ⑤: کسی کو قرضہ دینے اور قرض واپس لینے میں مہلت دینے کی کیا فضیلت ہے؟

سوال ⑥: اپنے آپ کو یا اپنی اولاد کو کوسنے سے ممانعت کے بارے میں آپ نے کون سی حدیث پڑھی ہے؟

حرام مال کمانا اور اس سے کھانا پہننا

۲۸ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”جو گوشت اور خون حرام مال سے بڑھا ہوگا وہ بہشت میں نہ جائے گا، دوزخ ہی اس کے لائق ہے۔“

۲۹ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”جو شخص کوئی کپڑا دس درہم کا خریدے اور اس میں ایک درہم حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہ کریں گے۔“

دھوکا کرنا

۳۰ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”جو شخص ہم لوگوں سے دھوکہ بازی کرے وہ ہم سے باہر ہے۔“

فائدہ: خواہ کسی چیز کے بیچنے میں دھوکا ہو یا اور کسی معاملے میں سب برا ہے۔

قرض لینا

۳۱ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”جو شخص مرجائے اور اس کے ذمہ کسی کا کوئی درہم یا دینار رہ گیا ہو تو وہ اس کی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا، جہاں نہ دینار ہوگا نہ درہم ہوگا۔“

فائدہ: ایک دینار سونے کا دس (۱۰) درہم کی قیمت کا ہوتا ہے۔

۳۲ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”قرض دو طرح کا ہوتا ہے، جو شخص مرجائے اور اس کی نیت ادا کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اس کا مددگار ہوں اور جو شخص مرجائے اور اس کی نیت ادا کرنے کی نہ ہو اس شخص کی نیکیوں سے لے لیا جائے گا اور اس روز دینار درہم کچھ نہ ہوگا۔“

فائدہ: مددگار کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کا بدلہ اتار دوں گا۔

مقدور ہوتے ہوئے کسی کا حق ٹالنا

۳۳ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”کہ مقدور والے کا ٹالنا ظلم ہے۔“

فائدہ: جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ قرض والی کو یا جس کی مزدوری چاہتی ہو اس کو خواہ مخواہ دوڑاتی ہے، جھوٹے وعدے کرتی ہے کہ کل آنا، پرسوں آنا۔ اپنے سارے خرچ چلے جاتے ہیں مگر کسی کا حق دینے میں بے پرواہی کرتی ہیں۔

سود لینا دینا

(۳۴) رسول اللہ ﷺ نے سود لینے والے پر اور سود دینے والے پر لعنت[1] فرمائی ہے۔

ناحق کسی کی زمین دبالینا[2]

(۳۵) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جو شخص بالشت بھر زمین بھی ناحق دبالے اس کے گلے میں ساتوں زمین کا طوق ڈالا جائے گا۔''

تمرین

سُؤال ①: حرام مال کمانا اور اس سے کھانا پینا کیسا ہے؟
سُؤال ②: قرض لینا کیسا ہے؟
سُؤال ③: قدرت کے باوجود کسی کے حق کو ٹالنے کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا کیا فرمان ہے؟
سُؤال ④: سود لینے اور سود دینے پر شریعت میں کیا وعید آئی ہے؟
سُؤال ⑤: کسی کی زمین دبانے کا کیا عذاب ہے؟

---

[1] اسی طرح سود کا کاغذ لکھنے والے اور اس کی گواہی کرنے والوں پر بھی لعنت ہے۔
[2] بلا رضامندی مالک زمین کے اس زمین سے کسی قسم کا نفع اٹھانا۔

مزدوری کا فوراً دے دینا

(۳۶) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”کہ مزدور کو اُس کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دے دیا کرو۔“

(۳۷) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ”تین آدمیوں پر میں خود دعویٰ کروں گا، ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے کہ کسی مزدور کو کام پر لگایا، اس سے کام پورا لے لیا اور اس کی مزدوری نہ دی۔“

اولاد کا مر جانا

(۳۸) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”جو دو میاں بیوی مسلمان ہوں اور ان کے تین بچے مر جائیں، اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنے فضل و رحمت سے بہشت میں داخل کریں گے۔“ بعضوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اور اگر دو مرے ہوں، آپ نے فرمایا کہ دو میں بھی یہی ثواب ہے، پھر ایک کو پوچھا آپ ﷺ نے ایک میں بھی یہی فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قسم کھاتا ہوں اس ذات پاک کی جس کے اختیار میں میری جان ہے کہ جو حمل گر گیا ہو وہ بھی اپنی ماں کو آنول نال[1] سے پکڑ کر بہشت کی طرف کھینچ کر لے جائے گا جب کہ ماں نے ثواب کی نیت کی ہو۔“

فائدہ: یعنی ثواب کا خیال کر کے صبر کیا ہو۔

غیر مردوں کے رُو برو عورت کا عطر لگانا

(۳۹) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”عورت اگر عطر لگا کر غیر مردوں کے پاس سے گزرے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنی بدکار ہے۔“

فائدہ: جہاں دیور، جیٹھ، بہنوئی، چچازاد، ماموں زاد، خالہ زاد بھائی کا آنا جانا ہو عطر نہ لگائے۔

عورت کا باریک کپڑا پہننا

(۴۰) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”بعض عورتیں نام کو تو کپڑا پہنتی ہیں۔ اور واقع میں ننگی ہیں۔ ایسی عورتیں بہشت میں نہ جائیں گی اور نہ اُس کی خوش بو سونگھنے پائیں گی۔“

عورتوں کو مردوں کی سی وضع اور صورت بنانا

(۴۱) رسول اللہ ﷺ نے اس عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کا سا پہناوا پہنے۔

[1] آنول نال اور نال ایک ہی بات ہے۔

فَائِدَة: ہمارے ملک میں کھڑا جوتا یا اچکن مردوں کی وضع ہے عورت کو ان چیزوں کا پہننا حرام ہے۔

شان دکھلانے کو کپڑا پہننا

(۴۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی دنیا میں نام و نمود کے واسطے کپڑا پہنے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت میں ذلت کا لباس پہنا کر پھر اس میں دوزخ کی آگ لگائیں گے۔''

فَائِدَة: مطلب یہ ہے کہ جو اس نیت سے کپڑا پہنے کہ میری خوب شان بڑھے، سب کی نگاہ میرے ہی اوپر پڑے۔

کسی پر ظلم کرنا

(۴۳) رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس بیٹھنے والوں سے پوچھا کہ ''تم جانتے ہو کہ مفلس کیسا ہوتا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ کہلاتا ہے جس کے پاس مال اور متاع نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں بڑا مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز، روزہ، زکاۃ سب لے کر آئے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ کسی کو برا بھلا کہا تھا اور کسی کو تہمت لگائی تھی اور کسی کا مال کھا لیا تھا اور کسی کا خون کیا تھا اور کسی کو مارا تھا، بس اس کی کچھ نیکیاں ایک کو مل گئیں، کچھ دوسرے کو مل گئیں اور ان حقوق کے بدلے ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو چکیں تو ان حق داروں کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیے جائیں گے اور اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔''

رحم اور شفقت کرنا

(۴۴) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جو شخص آدمیوں پر رحم نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتے۔''

تمرین

سُؤال (۱): مزدور کو اس کی مزدوری نہ دینے کے بارے میں شریعت کیا کہتی ہے؟

سُؤال (۲): اولاد کے مر جانے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے کیا تسلی دی ہے؟

سُؤال (۳): شان دکھلانے کی غرض سے کپڑا پہننا کیسا ہے؟

سُؤال (۴): حقیقت میں مفلس کون شخص ہے؟

سُؤال (۵): جو شخص دوسروں پر رحم نہ کرے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کیا معاملہ ہوتا ہے؟

اچھی بات دوسروں کو بتلانا اور بری بات سے منع کرنا

(۲۵) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جو شخص تم میں سے کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو اس کو ہاتھ سے مٹادے اور اتنا بس نہ چلے تو زبان سے منع کردے اور اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو تو دل سے برا سمجھے اور یہ دل سے برا سمجھنا ایمان کا کم سے کم درجہ ہے۔''

فائدہ: بھائیو! اپنے بچوں اور نوکروں پر تمہارا پورا اختیار ہے ان کو زبردستی نماز پڑھواؤ، اگر ان کے پاس کوئی تصویر کاغذ کی یا مٹی چینی کی یا کپڑے کی دیکھو، یا کوئی بے ہودہ کتاب دیکھو تو فوراً توڑ پھاڑ دو، ان کو ایسی چیزوں کے لیے یا آتش بازی اور پتنگ بازی کے لیے یا دیوالی کی مٹھائی کے کھلونوں کے لیے پیسے مت دو۔

مسلمانوں کا عیب چھپانا

(۲۶) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا عیب چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کا عیب چھپائیں گے اور جو شخص مسلمان کا عیب کھول دے، اللہ تعالیٰ اس کا عیب کھول دیں گے، یہاں تک کہ کبھی اس کو گھر میں بیٹھے فضیحت اور رُسوا کر دیتے ہیں۔''

کسی کی ذلت یا نقصان پر خوش ہونا

(۲۷) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت پر خوشی ظاہر مت کرو، اللہ تعالیٰ اس پر تو رحم کریں گے اور تم کو اس میں پھنسادیں گے۔''

کسی کو کسی گناہ پر طعنہ دینا

(۲۸) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو کسی گناہ پر عار دلائے تو جب تک یہ عار دلانے والا اس گناہ کو نہ کرے گا اس وقت تک نہ مرے گا۔''

فائدہ: یعنی جس گناہ سے اس نے توبہ کر لی ہو پھر اس کو یاد دلا کر شرمندہ کرنا بری بات ہے اور اگر توبہ نہ کی ہو تو نصیحت کے طور پر کہنا درست ہے، لیکن اپنے آپ کو پاک سمجھ کر یا اس کو رُسوا کرنے کے واسطے کہنا پھر بھی برا ہے۔

چھوٹے چھوٹے گناہ کر بیٹھنا

(۲۹) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''اے عائشہ! چھوٹے گناہوں سے بھی اپنے کو بہت بچاؤ، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی

طرف سے ان کا مواخذہ کرنے والا بھی موجود ہے۔''

فَائِدَہ: یعنی فرشتہ ان کو بھی لکھتا ہے، پھر قیامت میں حساب ہوگا اور عذاب کا ڈر ہے۔

ماں باپ کو خوش رکھنا

۵۰ فرمایا[1] رسول اللہ ﷺ نے: ''کہ اللہ تعالیٰ کی خوشی ماں باپ کی خوشی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی ماں باپ کی ناراضی میں ہے۔''

رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنا

۵۱ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''کہ ہر جمعے کی رات میں تمام آدمیوں کے عمل اور عبادت درگاہِ الٰہی میں پیش ہوتے ہیں، جو شخص رشتہ داروں سے بدسلوکی کرے اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔''

بے باپ کے بچوں کی پرورش کرنا

۵۲ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''کہ میں اور جو شخص یتیم کا خرچ اپنے ذمے رکھے، بہشت میں اس طرح پاس پاس رہیں گے'' اور شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کر کے بتلایا اور دونوں میں تھوڑا فاصلہ رہنے دیا۔

۵۳ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''کہ جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اور محض اللہ ہی کے واسطے پھیرے، جتنے بالوں پر کہ اس کا ہاتھ گزرا ہے اتنی ہی نیکیاں اس کو ملیں گی اور جو شخص کسی یتیم لڑکی یا لڑکے کے ساتھ احسان کرے جو کہ اس کے پاس رہتا ہو تو میں اور وہ جنت میں اس طرح رہیں گے جیسے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی پاس پاس ہیں۔''

پڑوسی کو تکلیف دینا

۵۴ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جو شخص اپنے پڑوسی کو تکلیف دے اس نے مجھ کو تکلیف دی اور جس نے مجھ کو تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی اور جو شخص اپنے پڑوسی سے لڑا وہ مجھ سے لڑا اور جو مجھ سے لڑا وہ اللہ تعالیٰ سے لڑا۔''

فَائِدَہ: مطلب یہ کہ بے وجہ یا ہلکی ہلکی باتوں پر اس سے رنج و تکرار کرنا برا ہے۔

---

[1] والدین کے حقوق کے تفصیلی بیان کے لیے دیکھیں مکتبہ دارالہدیٰ کی کتاب ''والدین کی قدر کیجیے''۔

تمرین

سُؤال ①: دوسروں کو اچھی بات بتلانے اور بری بات سے منع کرنے کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

سُؤال ②: مسلمان کا عیب چھپانے کی کیا فضیلت ہے؟

سُؤال ③: کسی کی ذلت پر خوش ہونا اور کسی کو کسی گناہ پر طعنہ دینے کا کیا نتیجہ ہے؟

سُؤال ④: صغیرہ گناہ چھوڑنے کے بارے میں حضور اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیا فرمایا؟

سُؤال ⑤: ماں باپ کو خوش رکھنے کے بارے حضور اکرم ﷺ کا کیا ارشاد ہے؟

سُؤال ⑥: یتیم بچوں کی پرورش کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

سُؤال ⑦: پڑوسی کو تکلیف دینے کے بارے میں کیا وعید آئی ہے؟

مسلمان کا کام کر دینا

۵۵ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے کام میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں ہوتے ہیں۔''

شرم اور بے شرمی

۵۶ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''شرم ایمان کی بات ہے اور ایمان بہشت میں پہنچاتا ہے اور بے شرمی بدخوئی کی بات ہے اور بدخوئی دوزخ میں لے جاتی ہے۔''

فَائِدَہ: لیکن دین کے کام میں شرم ہرگز مت کرو جیسے بیاہ کے دنوں میں یا سفر میں اکثر عورتیں نماز نہیں پڑھتیں، ایسی شرم بے شرمی سے بدتر ہے۔

خوش خلقی اور بد خلقی

۵۷ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''کہ خوش خلقی گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتی ہے جس طرح پانی نمک کے پتھر کو پگھلا دیتا ہے اور بد خلقی عبادت کو اس طرح خراب کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔''

۵۸ اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''کہ تم سب میں مجھ کو زیادہ پیارا اور آخرت میں سب میں زیادہ مجھ سے نزدیکی والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم سب میں زیادہ مجھ کو برا لگنے والا اور آخرت میں سب میں زیادہ مجھ سے دور رہنے والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق برے ہوں۔''

نرمی اور روکھا پن

۵۹ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''کہ بے شک اللہ تعالیٰ مہربان ہیں اور پسند کرتے ہیں نرمی کو اور نرمی پر ایسی نعمتیں دیتے ہیں کہ سختی پر نہیں دیتے۔''

۶۰ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جو شخص محروم رہا نرمی سے وہ ساری بھلائیوں سے محروم ہو گیا۔''

کسی کے گھر میں جھانکنا

۶۱ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جب تک اجازت نہ لے لے کسی کے گھر میں جھانک کر نہ دیکھے اور اگر ایسا کیا تو یوں سمجھو کہ اندر ہی چلا گیا۔''

فَائِدَہ: حقیقت میں جھانکنے میں اور کواڑ کھول کر اندر چلے جانے میں کیا فرق ہے؟ بڑے گناہ کی بات ہے۔

باتیں کرنے والے کے پاس جا گھسنا

(۶۲) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جو شخص کسی کی باتوں کی طرف کان لگائے اور وہ لوگ ناگوار سمجھیں، قیامت کے دن اس کے دونوں کانوں میں سیسہ چھوڑا جائے گا۔''

غصہ کرنا

(۶۳) ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھ کو کوئی ایسا عمل بتلایئے جو مجھ کو جنت میں داخل کر دے، آپ نے فرمایا: ''غصہ مت کرنا اور تیرے[1] لیے بہشت ہے۔''

بولنا چھوڑ دینا

(۶۴) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے اور جو تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے[2] اور اسی حالت میں مر جائے وہ دوزخ میں جائے گا۔''

کسی کو بے ایمان کہہ دینا یا پھٹکار ڈالنا

(۶۵) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو کہہ دے کہ ''او کافر'' تو یہ ایسا گناہ ہے جیسے اس کو قتل کر دے۔''[3]

(۶۶) اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''کہ مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہے جیسا کہ اس کو قتل کر ڈالنا۔''

(۶۷) اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''کہ جب کوئی شخص کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو اول وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے، آسمان کے دروازے بند کر لیے جاتے ہیں، پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے وہ بھی بند کر لی جاتی ہے، پھر وہ دائیں بائیں پھرتی ہے جب کہیں ٹھکانا نہیں پاتی تب اس کے پاس جاتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی، اگر وہ اس لائق ہوا تو خیر نہیں تو اس کے کہنے والے پر پڑتی ہے۔''

فَائِدَہ: بعضی عورتوں کو بہت عادت ہے کہ سب پر خدا کی مار، خدا کی پھٹکار کیا کرتی ہیں، کسی کو بے ایمان کہہ دیتی

---

[1] سائل کو غصہ کی اصلاح کی ضرورت تھی مرض کے موافق طبیب روحی ﷺ نے علاج بتلا دیا۔

[2] مطلب یہ ہے کہ کسی دنیاوی وجہ سے بولنا چھوڑ دے۔

[3] یعنی گناہ میں دونوں باتیں برابر ہیں اور یہی مطلب ہے اس کے آگے کی حدیث کا۔

ہیں، یہ بڑا گناہ ہے، چاہے آدمی کو کہے یا جانور یا کسی چیز کو۔

کسی مسلمان کو ڈرا دینا

(۶۸) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''حلال نہیں کسی مسلمان کو کہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔''

(۶۹) اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جو شخص کسی مسلمان کی طرف ناحق اس طرح نگاہ بھر کر دیکھے کہ وہ ڈر جائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کو ڈرائیں گے۔''

فَائِدَة: اور اگر خطا و قصور پر ہو تو ضرورت کے موافق درست ہے۔

مسلمان کا عذر قبول کر لینا

(۷۰) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے سامنے عذر کرے اور وہ اس کے عذر کو قبول نہ کرے تو ایسا شخص میرے پاس حوضِ کوثر پر نہ آئے گا۔''

فَائِدَة: یعنی اگر کوئی تمہارا قصور کرے اور پھر وہ معاف کرائے تو معاف کر دینا چاہیے۔

چغلی کھانا

(۷۱) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''کہ چغل خور جنت میں نہ جائے گا۔''

غیبت کرنا

(۷۲) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جو شخص دنیا میں اپنے بھائی مسلمان کا گوشت کھائے گا یعنی غیبت کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مردار گوشت اس کے پاس لائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ جیسا تو نے زندہ کو کھایا تھا اب مردہ کو بھی کھا، پس وہ شخص اس کو کھائے گا اور ناک بھوں چڑھاتا جائے گا اور غل مچاتا جائے گا۔''

کسی پر بہتان لگانا

(۷۳) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جو شخص کسی مسلمان پر ایسی بات لگائے جو اس میں نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کے لہو اور پیپ کے جمع ہونے کی جگہ رہنے کو دیں گے یہاں تک کہ اپنے کہے سے باز آئے اور توبہ کرے۔''

کم بولنا

(۷۴) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جو شخص چپ رہتا ہے بہت آفتوں سے بچا رہتا ہے۔''

(۷۵) اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''سوائے اللہ کے ذکر کے اور باتیں زیادہ مت کیا کرو، کیوں کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بہت باتیں کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے دور وہ شخص ہے جس کا دل سخت ہو۔''

تمرین

سُوال ① : غصہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ اور صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان سوال جواب جو آپ نے پڑھا اسے لکھیں۔

سُوال ② : کسی مسلمان سے بات چیت چھوڑ دینا کیسا ہے؟

سُوال ③ : کسی مسلمان کو کافر کہنا یا اس پر لعنت کرنے کے بارے میں کیا وعیدیں آئی ہیں؟

سُوال ④ : کسی مسلمان کو ڈرانا کیسا ہے؟

سُوال ⑤ : جو کسی مسلمان کا عذر قبول نہ کرے اس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

سُوال ⑥ : چغلی کھانے، غیبت کرنے، اور کسی پر بہتان لگانے کے کیا نقصانات ہیں؟

سُوال ⑦ : کم بولنے کی کیا فضیلت ہے اور زیادہ بولنے کے کیا نقصانات ہیں؟

اپنے آپ کو سب سے کم سمجھنا

(۷۶) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”جو شخص اللہ کے واسطے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بڑھا دیتے ہیں اور جو شخص تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی گردن توڑ دیتے ہیں۔“

فَائِدَہ: یعنی ذلیل کر دیتے ہیں۔

اپنے آپ کو اوروں سے بڑا سمجھنا

(۷۷) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”ایسا آدمی جنت میں نہ جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔“

سچ بولنا اور جھوٹ بولنا

(۷۸) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”تم سچ بولنے کے پابند رہو، کیوں کہ سچ بولنا نیکی کی راہ دکھلاتا ہے اور سچ اور نیکی دونوں جنت میں لے جاتے ہیں اور جھوٹ بولنے سے بچا کرو، کیوں کہ جھوٹ بولنا بدی کی راہ دکھلاتا ہے اور جھوٹ اور بدی دونوں دوزخ میں لے جاتے ہیں۔“

ہر ایک کے منہ پر اسی کی سی بات کہنا

(۷۹) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”جس شخص کے دو منہ ہوں گے، قیامت میں اس کی دو زبانیں ہوں گی آگ کی۔“

فَائِدَہ: دو منہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اس کے منہ پر اس کی سی کہہ دی اور اُس کے منہ پر اُس کی سی کہہ دی۔

اللہ کے سوا دوسرے کی قسم کھانا

(۸۰) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”جس شخص نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائی اس نے کفر کیا۔“ [۱]

یا یوں فرمایا کہ ”اس نے شرک کیا۔“

فَائِدَہ: جیسے بعضوں آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ اس طرح قسم کھاتے ہیں: تیری جان کی قسم، اپنے آنکھوں کی قسم، اپنے بچے کی قسم، یہ سب منع ہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ اگر ایسی قسم کبھی منہ سے نکل جائے تو فوراً کلمہ پڑھ

[۱] یہ کفر اور شرک حقیقی نہیں ہے بلکہ صورت شرک اور کفر کی سی ہے اور پہلے بعض حصوں میں اس کی تحقیق گزر چکی ہے۔

لے۔

ایسی قسم کھانا کہ اگر میں جھوٹ بولوں تو ایمان نصیب نہ ہو

(۸۱) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”جو شخص قسم میں اس طرح کہے کہ مجھ کو ایمان نصیب نہ ہو تو اگر وہ جھوٹا ہوگا تب تو جس طرح اس نے کہا ہے اسی طرح ہو جائے گا اور اگر سچا ہوگا تب بھی ایمان پورا نہ رہے گا۔“

فَائِدَة: اسی طرح یوں کہنا کہ کلمہ نصیب نہ ہو، یا دوزخ نصیب ہو، یہ سب قسمیں منع ہیں، یہ عادت چھوڑنی چاہیے۔

راستے میں سے ایسی چیز ہٹا دینا جس کے پڑے رہنے سے چلنے والوں کو تکلیف ہو

(۸۲) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”کہ ایک شخص چلا جا رہا تھا راستے میں اس کو ایک کانٹے دار ٹہنی پڑی ہوئی ملی اس نے راستے سے اُسے الگ کر دیا، اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی بڑی قدر کی اور اس کو بخش دیا۔“

فَائِدَة: اس سے معلوم ہوا کہ ایسی چیز راستے میں ڈالنا بری بات ہے، راستے میں کوئی برتن چھوڑ دینا، چارپائی یا کوئی لکڑی یا سل بٹہ ڈالنا سب برا ہے۔

وعدہ اور امانت پورا کرنا

(۸۳) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس کو عہد کا خیال نہیں اس میں دین نہیں۔“

کسی پنڈت یا فال کھولنے والے یا ہاتھ دیکھنے والے کے پاس جانا

(۸۴) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”جو شخص غیب کی باتیں بتلانے والے کے پاس آئے اور کچھ باتیں پوچھے اور اس کو سچا جانے، اس شخص کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی۔“

تمرین

سوال ①: تواضع اختیار کرنے کی کیا فضیلت ہے اور تکبر کرنے کا کیا نقصان ہے؟
سوال ②: سچ بولنے کا کیا فائدہ ہے اور جھوٹ بولنے کا کیا نقصان ہے؟
سوال ③: ہر ایک کے منہ پر اسی کی سی بات کہنا کیسا ہے؟
سوال ④: اللہ کے سوا دوسرے کی قسم کھانا اور ایسی قسم کھانا کہ "میں جھوٹ بولوں تو ایمان نصیب نہ ہو" کیسا ہے؟
سوال ⑤: راستے سے ایسی چیز ہٹا دینا جس کے پڑے رہنے سے چلنے والوں کو تکلیف ہو اس کی کیا فضیلت ہے؟
سوال ⑥: وعدہ پورا نہ کرنے کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا کیا ارشاد ہے؟
سوال ⑦: فال کھلوانا یا ہاتھ دکھا کر یا اور کسی طریقہ سے غیب کی باتیں معلوم کرنا کیسا ہے؟

کتا پالنا یا تصویر رکھنا

۸۵ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: "جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔"

فائدہ: یعنی رحمت کے فرشتے نہیں آتے، بچوں کے کھلونے جو تصویر دار ہوں وہ بھی منع ہیں۔

بدون مجبوری کے اُلٹا لیٹنا

۸۶ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو پیٹ کے بل لیٹا تھا، آپ نے اس کو اپنے پاؤں سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ: "اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے۔"

کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں بیٹھنا لیٹنا

۸۷ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح بیٹھنے کو منع فرمایا ہے کہ کچھ دھوپ میں ہو اور کچھ سائے میں۔

بدشگونی اور ٹوٹکا

۸۸ فرمایا رسول اللہ نے کہ: "بدشگونی شرک ہے۔"

۸۹ اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: "ٹوٹکا شرک ہے۔"

دنیا کی حرص نہ کرنا

۹۰ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: "دنیا کی حرص نہ کرنے سے دل کو بھی چین ہوتا ہے اور بدن کو بھی آرام ملتا ہے۔"

۹۱ اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: "اگر بہت سی بکریوں میں دو خونی بھیڑیے چھوڑ دیے جائیں جو ان کو خوب چیریں پھاڑیں کھائیں تو اتنی بربادی ان بھیڑیوں سے بھی نہیں پہنچتی جتنی بربادی آدمی کے دین کو اس بات سے ہوتی ہے کہ مال کی حرص کرے اور نام چاہے۔"

موت کو یاد رکھنا اور بہت دنوں کے لیے بندوبست نہ سوچنا اور نیک کام کے لیے وقت کو غنیمت سمجھنا

۹۲ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: "اس چیز کو بہت یاد کیا کرو جو ساری لذتوں کو قطع کر دے گی یعنی موت۔"

(۹۴) اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جب صبح کا وقت تم پر آئے تو شام کے واسطے سوچ بچار مت کیا کرو اور جب شام کا وقت تم پر آئے تو صبح کے واسطے سوچ بچار مت کیا کرو اور بیماری آنے سے پہلے اپنی تندرستی سے کچھ فائدہ لے لو اور مرنے سے پہلے اپنی زندگی سے کچھ پھل اٹھا لو۔''

فائدہ: مطلب یہ کہ تندرستی اور زندگی کو غنیمت سمجھو اور نیک کام میں اس کو لگائے رکھو، ورنہ بیماری اور موت میں پھر کچھ نہ ہو سکے گا۔

تمرین

سوال ①: کتا پالنے اور تصویر رکھنے کے کیا نقصان ہیں؟

سوال ②: بغیر عذر کے الٹا لیٹنا اور کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں بیٹھنا یا لیٹنا کیسا ہے؟

سوال ③: بدشگونی لینا کیسا ہے؟

سوال ④: حضور اکرم ﷺ نے دنیا کی حرص کی کیا برائی بیان فرمائی ہے؟

سوال ⑤: موت کو یاد رکھنے اور دنیا کا بہت زیادہ فکر نہ کرنے کے بارے میں آپ کیا جانتی ہیں؟

بلا اور مصیبت میں صبر کرنا

⑭ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”مسلمان کو جو دکھ مصیبت بیماری رنج پہنچتا ہے یہاں تک کہ کسی فکر میں جو تھوڑی سی پریشانی ہوتی ہے ان سب میں اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کرتے ہیں۔“

بیمار کو پوچھنا

⑮ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”اگر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی بیمار پرسی صبح کے وقت کرے تو شام تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں اور اگر شام کو کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں۔“

مردے کو نہلانا اور کفن دینا اور گھر والوں کی تسلی کرنا

⑯ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: ”جو شخص مردے کو غسل دے تو گناہوں[1] سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو اور جو کسی مردے پر کفن ڈال دے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا جوڑا پہنائیں گے اور جو کسی غم زدہ کی تسلی کرے اللہ تعالیٰ اس کو پرہیزگاری کا لباس پہنائیں گے اور اس کی روح پر رحمت بھیجیں گے اور جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلی دے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے جوڑوں میں سے ایسے قیمتی دو جوڑے پہنائیں گے کہ ساری دنیا بھی قیمت میں ان کے برابر نہیں۔“

چلا کر اور بیان کر کے رونا

⑰ رسول اللہ ﷺ نے بیان کر کے رونی والی عورت پر اور جو سننے میں شریک ہو اُس پر لعنت فرمائی ہے۔

فائدہ: بیبیو! خدا کے واسطے اِس کو چھوڑ دو۔

یتیم کا مال کھانا

⑱ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: ”قیامت میں بعضے آدمی اس طرح قبروں سے اٹھیں گے کہ ان کے منہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوں گے“ کسی نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ: ”تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ لوگ اپنے پیٹ میں انگارے بھر رہے ہیں؟“

---

[1] یعنی صغیرہ گناہ سے۔

فَائِدَۃ: ناحق کا مطلب یہ ہے کہ ان کو وہ مال کھانے کا اس میں سے اٹھانے کا شرعاً کوئی حق نہیں، بیبیو! ڈرو۔ ہندوستان میں ایسا برا دستور ہے کہ جہاں خاوند چھوٹے چھوٹے ۔بچے چھوڑ کر مرا، سارے مال پر بیوہ نے قبضہ کیا، پھر اسی میں مہمانوں کا خرچ اور مسجدوں کا تیل اور مصلّیوں کا کھانا سب کچھ کرتی ہیں، حالاں کہ اس میں ان یتیموں کا حق ہے اور سارے خرچ ساجھے میں سمجھتی ہیں اور ویسے بھی روز کے خرچ میں اور پھر ان بچوں کے بیاہ شادی میں جس طرح اپنا جی چاہتا ہے خرچ کرتی ہیں، شرع سے کوئی مطلب نہیں۔ اس طرح شرکت کے مال سے خرچ کرنا سخت گناہ ہے، ان کا حصہ الگ رکھ دو اور اس میں سے خاص ان ہی کے خرچ میں جو بہت لاچاری کے ہیں اٹھاؤ اور مہمان داری اور خیر خیرات اگر کرنا ہو تو اپنے خاص حصے سے کرو، وہ بھی جب کہ شرع کے خلاف نہ ہو، نہیں تو اپنے مال سے بھی درست نہیں، خوب یاد رکھو! نہیں تو مرنے کے ساتھ ہی آنکھیں کھل جائیں گی۔[1]

قیامت کے دن کا حساب کتاب

(۹۹) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: ”قیامت میں کوئی شخص اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے گا جب تک کہ چار باتیں[2] اس سے نہ پوچھی جائیں گی۔ ایک تو یہ کہ عمر کس چیز میں ختم کی؟ دوسری یہ کہ جانے ہوئے مسئلوں پر کیا عمل کیا؟ تیسری یہ کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ چوتھی یہ کہ اپنے بدن کو کس چیز میں گھٹایا؟“

فَائِدَۃ: مطلب یہ کہ سارے کام شرع کے موافق کیے تھے یا اپنے نفس کے موافق۔

(۱۰۰) اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: ”قیامت میں سارے حقوق ادا کرنے پڑیں گے یہاں تک کہ سینگ[3] والی بکری سے بے سینگ والی بکری کی خاطر بدلہ لیا جائے گا۔“

فَائِدَۃ: یعنی اگر اس نے ناحق سینگ مار دیا ہوگا۔

بہشت دوزخ کا یاد رکھنا

(۱۰۱) رسول اللہ ﷺ نے خطبہ میں فرمایا کہ: ”دو چیزیں بہت بڑی ہیں ان کو مت بھولنا، یعنی جنت اور دوزخ۔“ پھر یہ فرما کر آپ بہت روئے، یہاں تک کہ آنسوؤں سے آپ کی ریش مبارک تر ہوگئی۔ پھر فرمایا کہ: ”قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے، آخرت کی باتیں جو کچھ میں جانتا ہوں تم کو معلوم ہو

[1] یعنی عذاب ہوگا۔ [2] بہت سے متقی حساب سے مستثنیٰ بھی کیے جائیں گے۔

[3] اگرچہ جانور غیر مکلف ہیں، مگر اظہار عدل کے لیے حق تعالیٰ ایسا کریں گے، نہ باعتبار مکلف ہونے کے۔

جائیں تو جنگلوں کو نکل جاؤ اور اپنے سر پر خاک ڈالتے پھرو۔"

فَائِدَة: بیبیو! یہ ایک سو ایک حدیثیں ہیں اور کئی جگہ اس کتاب میں اور حدیثیں بھی آئی ہیں ہمارے حضرت پیغمبر ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چالیس حدیثیں یاد کر کے میری امت کو پہنچائے تو وہ قیامت کے دن عالموں کے ساتھ اٹھے گا۔ تم ہمت کر کے یہ حدیثیں اوروں کو بھی سناتی رہا کرو، ان شاء اللہ تعالیٰ تم بھی قیامت میں عالموں کے ساتھ اٹھو گی، کتنی بڑی نعمت کیسی آسانی سے ملتی ہے۔

تمرین

سُؤَال ①: مسلمان کو جو تکلیف و رنج پہنچتا ہے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اسے کیا عطا فرماتے ہیں؟

سُؤَال ②: مریض کی عیادت کی کیا فضیلت ہے؟

سُؤَال ③: مردے کو نہلانے، کفن دینے اور مرنے والے کے اقرباء کو تسلی دینے کی کیا فضیلت ہے؟

سُؤَال ④: یتیم کا مال کھانے والے کے بارے میں شریعت میں کیا وعید آئی ہے؟

سُؤَال ⑤: قیامت میں ہر شخص سے کون سے چار سوال کیے جائیں گے؟

تھوڑا سا حال قیامت کا اور اس کی نشانیوں کا[1]

قیامت کی چھوٹی چھوٹی نشانیاں رسول اللہ ﷺ کی فرمائی ہوئی حدیث میں یہ آئی ہیں: لوگ خدائی مال کو اپنی ملکیت سمجھنے لگیں، اور زکاۃ کو ڈنڈ کی طرح بھاری سمجھیں، اور امانت کو اپنا مال سمجھیں اور مرد بیوی کی (یعنی خلاف شرع موقع پر) تابع داری کرے اور ماں کی نافرمانی کرے، اور باپ کو غیر سمجھیں اور دوست کو اپنا سمجھیں، اور دین کا علم دنیا کمانے کو حاصل کریں اور سرداری اور حکومت ایسوں کو ملے جو سب میں نکمے ہوں، یعنی بدذات اور لالچی اور بدخلق اور جو جس کام کے لائق نہ ہو وہ کام اس کے سپرد ہو، اور لوگ ظالموں کی تعظیم اور خاطر اس خوف سے کریں کہ یہ ہم کو تکلیف نہ پہنچائیں، اور شراب کھلم کھلا پی جانے لگے، اور ناچنے گانے والی عورتوں کا رواج ہو جائے، اور ڈھولک سارنگی، طبلہ اور ایسی چیزیں کثرت سے ہو جائیں، اور پچھلے لوگ امت کے پہلے بزرگوں کو برا بھلا کہنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایسے وقت میں ایسے ایسے عذابوں کے منتظر رہو کہ سرخ آندھی آئے اور بعضے لوگ زمین میں دھنس جائیں، اور آسمان سے پتھر برسیں اور صورتیں بدل جائیں یعنی آدمی سے سور کتے ہو جائیں، اور بہت سی آفتیں آگے پیچھے جلدی جلدی اس طرح آنے لگیں جیسے بہت سے دانے کسی تاگے میں پرو رکھے ہوں اور وہ تاگا ٹوٹ جائے اور سب دانے اوپر تلے جھٹ جھٹ گرنے لگیں۔

اور یہ نشانیاں بھی آئی ہیں کہ دین کا علم کم ہو جائے اور جھوٹ بولنا ہنر سمجھا جائے، اور امانت کا خیال دلوں میں سے جاتا رہے، اور حیا شرم جاتی رہے، اور سب طرف کافروں کا زور ہو جائے اور جھوٹے جھوٹے طریقے نکلنے لگیں۔ جب یہ ساری[2] نشانیاں ہو چکیں اس وقت سب ملکوں میں نصاری لوگوں (عیسائیوں) کی عمل داری ہو جائے، اور اسی زمانے میں شام کے ملک میں ایک شخص ابوسفیان کی اولاد سے ایسا پیدا ہو کہ بہت سیدوں کا خون کرے اور شام اور مصر میں اس کے حکم احکام چلنے لگیں۔

اسی عرصہ میں روم کے مسلمان بادشاہ کی نصاری کی ایک جماعت سے لڑائی ہو اور نصاری کی ایک جماعت سے صلح ہو جائے دشمن جماعت شہر قسطنطنیہ پر چڑھائی کر کے اپنا عمل دخل کر لیں، وہ بادشاہ اپنا ملک چھوڑ کر شام کے ملک میں چلا جائے اور نصاری کی جس جماعت سے صلح اور میل ہو اس جماعت کو اپنے ساتھ شامل کر کے اس دشمن

---

[1] قیامت نامہ از شاہ رفیع الدین دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

[2] یہ مضامین احادیث میں مسلسل نہیں ہیں، بلکہ شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے متفرق احادیث جمع کر کے ترتیب دیا ہے۔

جماعت سے بڑی بھاری لڑائی ہو اور اسلام کے لشکر کو فتح ہو۔ ایک دن بیٹھے بٹھلائے جو نصاری موافق تھے، ان میں سے ایک شخص ایک مسلمان کے سامنے کہنے لگے کہ ہماری صلیب[1] کی برکت سے فتح ہوئی۔ مسلمان اس کے جواب میں کہے کہ اسلام کی برکت سے فتح ہوئی۔ اسی میں بات بڑھ جائے یہاں تک کہ دونوں آدمی اپنے اپنے مذہب والوں کو پکار کر جمع کر لیں اور آپس میں لڑائی ہونے لگے۔ اس میں اسلام کا بادشاہ شہید ہو جائے اور شام کے ملک میں بھی نصاری کا عمل دخل ہو جائے اور یہ نصاری اس دشمن جماعت سے صلح کر لیں اور بچے کھچے مسلمان مدینہ کو چلے جائیں اور خیبر (مدینہ کے پاس ایک جگہ ہے) کے پاس تک نصاری کی عمل داری ہو جائے۔

اس وقت مسلمانوں کو فکر ہو کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو تلاش کرنا چاہیے، تاکہ ان مصیبتوں سے جان چھوٹے، اس وقت حضرت امام مہدی علیہ السلام مدینہ منورہ میں ہوں گے اور اس ڈر سے کہ کہیں حکومت کے لیے میرے سر نہ ہوں مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو چلے جائیں گے اور اس زمانے کے ولی جو ابدال کا درجہ رکھتے ہیں سب حضرت امام علیہ السلام کی تلاش میں ہوں گے اور بعضے لوگ جھوٹ موٹ بھی دعوی مہدی ہونے کا کرنا شروع کر دیں گے۔ غرض امام (مہدی) خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے اور حجر اسود[2] اور مقام ابراہیم[3] کے درمیان میں ہوں گے اور بعضے نیک لوگ ان کو پہچان لیں گے اور ان کو زبردستی گھیر گھار کر ان سے حاکم بنانے کی بیعت کر لیں گے اور اسی بیعت میں ایک آواز آسمان سے آئے گی جس کو سب لوگ جتنے وہاں موجود ہوں گے سنیں گے۔ وہ آواز یہ ہوگی کہ یہ اللہ تعالی کے خلیفہ یعنی حاکم بنائے ہوئے امام مہدی ہیں اور حضرت امام کے ظہور سے بڑی نشانیاں قیامت کی شروع ہوتی ہیں۔

غرض جب آپ کی بیعت کا قصہ مشہور ہوگا تو مدینہ منورہ میں جو فوجیں مسلمانوں کی ہوں گی وہ مکہ چلی آئیں گی اور ملک شام اور عراق اور یمن کے ابدال اور اولیاء سب آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور ابھی عرب کی بہت فوجیں اکٹھی ہو جائیں گی۔ جب یہ خبر مسلمانوں میں مشہور ہوگی، ایک شخص خراسان سے حضرت امام کی مدد کے واسطے ایک بڑی فوج لے کر چلے گا، جس کے لشکر کے آگے چلنے والے حصے کے سردار کا نام منصور ہوگا اور راہ میں بہت سے بد دینوں کی صفائی کرتا جائے گا اور جس شخص کا اوپر ذکر آیا ہے کہ ابوسفیان کی اولاد میں ہوگا اور سیدوں کا دشمن ہوگا، چوں کہ حضرت امام بھی سید ہوں گے وہ شخص حضرت امام کے لڑنے کو ایک فوج بھیجے گا، جب

[1] صلیب سولی کو کہتے ہیں جو نصاری کی خاص نشانی ہے، نصاری اس کی بہت تعظیم کرتے ہیں۔
[2] یہ ایک پتھر ہے خانہ کعبہ کی دیوار میں لگا ہوا ہے اور جنت سے اللہ تعالی نے بھیجا تھا اس وقت سفید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے کالا ہو گیا۔
[3] یہ بھی ایک پتھر ہے جس کے ذریعہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی۔

یہ فوج مکہ مدینہ کے درمیان کے جنگل میں پہنچے گی اور ایک پہاڑ کے تلے ٹھہری ہوگی تو یہ سب کے سب زمین میں دھنس جائیں گے، صرف دو آدمی بچ جائیں گے جن میں سے ایک تو حضرت امام کو جا کر خبر دے گا اور دوسرا اس سفیانی کو خبر پہنچائے گا اور نصاریٰ سب طرف سے فوجیں جمع کریں گے اور مسلمانوں سے لڑنے کی تیاری کریں گے۔ اس لشکر میں اس روز اسّی (۸۰) جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے ساتھ بارہ ہزار آدمی ہوں گے تو کل آدمی نو لاکھ ساٹھ ہزار (۹۶۰۰۰۰) ہوئے۔

حضرت امام مکہ سے چل کر مدینہ تشریف لائیں گے اور وہاں سے رسول اللہ ﷺ کی مزار شریف کی زیارت کر کے شام کے ملک کو روانہ ہوں گے اور شہر دمشق تک پہنچنے پائیں گے کہ دوسری طرف سے نصاریٰ کی فوج مقابلہ میں آجائے گی۔ حضرت امام کی فوج تین حصے ہو جائے گی: ایک حصہ تو بھاگ جائے گا، ایک حصہ شہید ہو جائے گا اور ایک حصہ کو فتح ہوگی اور اس شہادت اور فتح کا قصہ یہ ہوگا کہ حضرت امام نصاریٰ سے لڑنے کو لشکر تیار کریں گے اور بہت سے مسلمان آپس میں قسم کھائیں گے کہ بے فتح کیے ہوئے نہ ہٹیں گے، پس سارے آدمی شہید ہو جائیں گے، صرف تھوڑے سے آدمی بچیں گے جن کو لے کر حضرت امام اپنے لشکر میں چلے آئیں گے، اگلے دن پھر اسی طرح کا قصہ ہوگا کہ قسم کھا کر جائیں گے اور تھوڑی سے بچ کر آئیں گے اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوگا۔ آخر چوتھے روز یہ تھوڑے سے آدمی مقابلہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ فتح دیں گے اور پھر کافروں کے دماغ میں حوصلہ حکومت کا نہ رہے گا۔

اب حضرت امام ملک کا بندوبست شروع کریں گے اور سب طرف فوجیں روانہ کریں گے اور خود ان سارے کاموں سے نمٹ کر قسطنطنیہ فتح کرنے کو چلیں گے، جب دریائے روم کے کنارے پر پہنچیں گے بنو اسحاق کے ستر (۷۰) ہزار (۷۰۰۰۰) آدمیوں کو کشتیوں پر سوار کر کے اس شہر کے فتح کرنے کے واسطے تجویز کریں گے، جب یہ لوگ شہر کی فصیل کے مقابل پہنچیں گے "اَللّٰهُ أَكْبَرْ اَللّٰهُ أَكْبَرْ" با آواز بلند کہیں گے، اس نام کی برکت سے شہر پناہ کے سامنے کی دیوار گر پڑے گی اور مسلمان حملہ کر کے شہر کے اندر گھس پڑیں گے اور کفار کو قتل کریں گے اور خوب انصاف اور قاعدے سے ملک کا بندوبست کریں گے اور حضرت امام سے جب بیعت ہوئی تھی اس وقت اس فتح تک چھ (۶) سال یا سات (۷) سال کی مدت گزرے گی۔ حضرت امام یہاں کے بندوبست میں لگے ہوں گے کہ ایک جھوٹی خبر مشہور ہوگی کہ یہاں کیا بیٹھے ہو وہاں شام میں دجال آگیا اور تمہارے خاندان میں فتنہ وفساد کر رہا ہے، اس خبر پر حضرت امام شام کی طرف سفر کریں گے اور تحقیق حال کے واسطے نو یا پانچ سواروں کو آگے بھیج دیں

گے۔ ان میں سے ایک شخص آ کر خبر دے گا کہ وہ خبر محض غلط تھی اب دجال نہیں نکلا، حضرت امام کو اطمینان ہو جائے گا اور پھر سفر میں جلدی نہ کریں گے، اطمینان کے ساتھ درمیان کے ملکوں کا بندوبست دیکھتے بھالتے شام میں پہنچیں گے، وہاں پہنچ کر تھوڑے ہی دن گزریں گے کہ دجال بھی نکل پڑے گا اور دجال یہودیوں کی قوم میں سے ہوگا، اول شام اور عراق کے درمیان میں سے نکلے گا اور دعویٰ نبوت کا کرے گا، پھر اصفہان میں پہنچے گا اور وہاں کے ستر (۷۰) ہزار (۷۰۰۰۰) یہودی اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور خدائی کا دعویٰ شروع کر دے گا، اسی طرح بہت سے ملکوں پر گزرتا ہوا یمن کی سرحد تک پہنچے گا اور ہر جگہ سے بہت سے بددین ساتھ ہوتے جائیں گے یہاں تک کہ مکہ معظمہ کے قریب آ کر ٹھہرے گا، لیکن فرشتوں کی حفاظت کی وجہ سے شہر کے اندر نہ جانے پائے گا، پھر وہاں سے مدینہ کا ارادہ کرے گا اور وہاں بھی فرشتوں کا پہرہ ہوگا جس سے اندر نہ جانے پائے گا، مگر مدینہ کو تین بار ہالن[1] آئے گا اور جتنے آدمی دین میں سست اور کمزور ہوں گے، سب زلزلہ سے ڈر کر مدینہ سے باہر نکل کھڑے ہوں گے اور دجال کے پھندے میں پھنس جائیں گے، اس وقت مدینہ میں کوئی بزرگ ہوں گے جو دجال سے خوب بحث کریں گے، دجال جھنجھلا کر ان کو قتل کر دے گا اور پھر زندہ کر کے پوچھے گا اب تو میرے خدا ہونے کے قائل ہوتے ہو، وہ فرمائیں گے کہ اب تو اور بھی یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے، پھر وہ ان کو مارنا چاہے گا مگر اس کا کچھ بس نہ چلے گا اور ان پر کوئی چیز اثر نہ کرے گی۔

وہاں سے دجال ملک شام کو روانہ ہوگا، جب دمشق کے قریب پہنچے گا اور حضرت امام وہاں پہلے سے پہنچ چکے ہوں گے اور لڑائی کے سامان میں مشغول ہوں گے کہ عصر کا وقت آ جائے گا اور مؤذن اذان کہے گا اور لوگ نماز کی تیاری میں ہوں گے کہ اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے اترتے نظر آئیں گے اور جامع مسجد کی مشرق کی طرف کے منارے پر آ کر ٹھہریں گے اور وہاں سے زینہ لگا کر نیچے تشریف لائیں گے، حضرت امام سب لڑائی کا سامان ان کے سپرد کرنا چاہیں گے، وہ فرمائیں گے لڑائی کا انتظام آپ ہی رکھیں، میں خاص دجال کے قتل کرنے کو آیا ہوں۔

غرض جب رات گزر کر صبح ہوگی حضرت امام لشکر کو آراستہ فرمائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک گھوڑا، ایک نیزہ منگا کر دجال کی طرف بڑھیں گے اور اہل اسلام دجال کے لشکر پر حملہ کریں گے، اور بہت سخت لڑائی ہوگی اور اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس میں یہ تاثیر ہوگی کہ جہاں تک نگاہ جائے وہاں تک سانس پہنچ سکے

---

[1] ہالن کو عربی میں زلزلہ کہتے ہیں اور یہ لفظ اردو میں بھی مشہور ہے۔

اور جس کافر کو سانس کی ہوا لگا دیں وہ فوراً ہلاک ہو جائے، دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر بھاگے گا، آپ اس کا پیچھا کریں گے یہاں تک کہ باب لد ایک مقام ہے، وہاں پہنچ کر نیزے سے اس کا کام تمام کریں گے اور مسلمان دجال کے لشکر کو قتل کرنا شروع کریں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام شہروں شہروں تشریف لے جا کر جتنے لوگوں کو دجال نے ستایا تھا سب کی تسلی کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت کوئی کافر نہ رہے گا۔

پھر حضرت امام کا انتقال ہو جائے گا اور سب بندوبست حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آ جائے گا۔ پھر یاجوج ماجوج نکلیں گے، ان کے رہنے کی جگہ جہاں شمال کی طرف آبادی ختم ہوئی ہے اس سے بھی آگے سات ولایت سے باہر ہے اور ادھر کا سمندر زیادہ سردی کی وجہ سے ایسا جما ہوا ہے کہ اس میں جہاز بھی نہیں چل سکتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق طور پہاڑ پر لے جائیں گے اور یاجوج ماجوج بڑا اودھم مچائیں گے۔ آخر کو اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کریں گے اور عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے اتر آئیں گے اور چالیس (۴۰) برس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات فرمائیں گے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں دفن ہوں گے اور آپ کی گدی پر ایک شخص ملک یمن کے رہنے والے بیٹھیں گے جن کا نام جہجاہ ہوگا اور قحطان کے قبیلے سے ہوں گے اور بہت دین داری اور انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے۔ ان کے بعد آگے پیچھے اور کئی بادشاہ ہوں گے پھر رفتہ رفتہ نیک باتیں کم ہونا شروع ہوں گی اور بری باتیں بڑھنے لگیں گی اس وقت آسمان پر ایک دھواں سا چھا جائے گا اور زمین پر برسے گا جس سے مسلمان کو زکام اور کافروں کو بے ہوشی ہوگی، چالیس روز کے بعد آسمان صاف ہو جائے گا اور اسی زمانے کے قریب بقرعید کا مہینہ ہوگا۔

دسویں تاریخ کے بعد دفعۃً ایک رات اتنی لمبی ہوگی کہ مسافروں کا دل گھبرا جائے گا اور بچے سوتے سوتے اکتا جائیں گے اور چوپائے جانور جنگل میں جانے کے لیے چلانے لگیں گے اور کسی طرح صبح نہ ہوگی، یہاں تک کہ تمام آدمی ہیبت اور گھبراہٹ سے بے قرار ہو جائیں گے، جب تین راتوں کی برابر وہ رات ہو چکے گی اس وقت سورج تھوڑی روشنی لیے ہوئے جیسے گہن لگنے کے وقت ہوتا ہے مغرب کی طرف سے نکلے گا اس وقت کسی کا ایمان یا توبہ قبول نہیں ہوگی۔ جب سورج اتنا اونچا ہو جائے گا جتنا دوپہر سے پہلے ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مغرب ہی کی طرف لوٹے گا اور دستور کے موافق غروب ہوگا۔ پھر ہمیشہ اپنے قدیم قاعدے کے موافق روشن اور رونق دار نکلتا رہے گا اس کے تھوڑے ہی دن کے بعد صفا پہاڑ جو مکہ میں ہے زلزلہ آکر پھٹ جائے گا اور اس جگہ سے ایک جانور بہت عجیب شکل وصورت کا نکل کر لوگوں سے باتیں کرے گا اور بڑی تیزی سے ساری زمین میں پھر جائے گا

اور ایمان والوں کی پیشانیوں پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا سے نورانی لکیر کھینچ دے گا جس سے سارا چہرہ اس کا روشن ہو جائے گا اور بے ایمان کی ناک یا گردن پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی سے سیاہ مہر کر دے گا جس سے اس کا سارا چہرہ میلا ہو جائے گا اور یہ کام کر کے وہ غائب ہو جائے گا۔

اس کے بعد جنوب کی طرف سے ایک ہوا نہایت فرحت دینے والی چلے گی، اس سے سب ایمان والوں کی بغل میں کچھ نکل آئے گا جس سے وہ مر جائیں گے۔ جب سب مسلمان مر جائیں گے اس وقت کافر حبشیوں کا ساری دنیا میں عمل دخل ہو جائے گا اور وہ لوگ خانہ کعبہ کو شہید کریں گے اور حج بند ہو جائے گا اور قرآن شریف دلوں سے اور کاغذوں سے اٹھ جائے گا اور اللہ کا خوف اور خلقت کی شرم سب اٹھ جائے گی اور کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا، اس وقت ملک شام میں بہت ارزانی ہوگی، لوگ اونٹوں پر اور سواریوں پر اور پیدل ادھر جھک پڑیں گے اور جو رہ جائیں گے ایک آگ پیدا ہوگی اور سب کو ہانکتی ہوئی شام میں پہنچائے گی اور حکمت اس میں یہ ہے کہ قیامت کے روز سب مخلوق اسی ملک میں جمع ہوگی، پھر وہ آگ غائب ہو جائے گی اور اس وقت دنیا کی بڑی ترقی ہوگی۔

تین چار سال اسی حال سے گزریں گے کہ دفعۃً جمعہ کے دن محرم کی دسویں تاریخ صبح کے وقت سب لوگ اپنے اپنے کام میں لگے ہوں گے کہ صور پھونک دیا جائے گا، اول ہلکی ہلکی آواز ہوگی پھر اس قدر بڑھے گی کہ اس کی ہیبت سے سب مر جائیں گے، زمین و آسمان پھٹ جائیں گے اور دنیا فنا[1] ہو جائے گی اور جب آفتاب مغرب سے نکلا تھا اس وقت سے صور کے پھونکنے تک ایک سو بیس ۱۲۰ برس کا زمانہ ہوگا، اب یہاں سے قیامت کا دن شروع ہو گیا۔

[1] بعض کہتے ہیں کہ یہ آٹھ چیزیں فنا سے مستثنیٰ ہیں: ① عرش، ② کرسی، ③ لوح، ④ قلم، ⑤ بہشت، ⑥ صور، ⑦ دوزخ، ⑧ ارواح اور بعض کہتے ہیں کہ تھوڑی دیر کے لیے یہ بھی معدوم ہو جائیں گے۔

خاص قیامت کے دن کا ذکر

جب صور پھونکنے سے تمام دنیا فنا ہو جائے گی، چالیس (۴۰) برس اسی سنسانی کی حالت میں گزر جائیں گے، پھر حق تعالیٰ کے حکم سے دوسری بار صور پھونکا جائے گا اور پھر زمین آسمان اسی طرح قائم ہو جائیں گے اور مردے قبروں سے زندہ ہو کر نکل پڑیں گے اور میدان قیامت میں اکٹھے کر دیے جائیں گے اور آفتاب بہت نزدیک ہو جائے گا جس کی گرمی سے دماغ لوگوں کے پکنے لگیں گے اور جیسے جیسے لوگوں کے گناہ ہوں گے اتنا ہی زیادہ پسینہ نکلے گا اور لوگ اس میدان میں بھوکے پیاسے کھڑے کھڑے پریشان ہو جائیں گے، جو نیک لوگ ہوں گے ان کے لیے اس زمین کی مٹی مثل میدے کے بنا دی جائے گی۔ اس کو کھا کر بھوک کا علاج کریں گے اور پیاس بجھانے کو حوض کوثر پر جائیں گے۔

پھر جب میدان قیامت میں کھڑے کھڑے دق ہو جائیں گے اس وقت سب مل کر اول حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پھر اور نبیوں (علیہم السلام) کے پاس اس بات کی سفارش کرانے کے لیے جائیں گے کہ ہمارا حساب و کتاب اور کچھ فیصلہ جلدی ہو جائے، سب پیغمبر (علیہم السلام) کچھ کچھ عذر کریں گے اور سفارش کا وعدہ نہ کریں گے، سب کے بعد ہمارے پیغمبر ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر وہی درخواست کریں گے، آپ ﷺ حق تعالیٰ کے حکم سے قبول فرما کر مقام محمود (کہ ایک مقام کا نام ہے) تشریف لے جا کر شفاعت فرمائیں گے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ ہم نے سفارش قبول کی اب ہم زمین پر اپنی تجلی فرما کر حساب کتاب کیے دیتے ہیں۔

اول آسمان سے فرشتے بہت کثرت سے اترنا شروع ہوں گے اور تمام آدمیوں کو ہر طرف سے گھیر لیں گے، پھر حق تعالیٰ کا عرش اترے گا اس پر حق تعالیٰ کی تجلی ہوگی اور حساب کتاب شروع ہو جائے گا اور اعمال نامے اڑائے جائیں گے، ایمان والوں کے داہنے ہاتھ میں اور بے ایمانوں کے بائیں ہاتھ میں وہ خود بخود آ جائیں گے اور اعمال تولنے کی ترازو کھڑی کی جائے گی جس سے سب کی نیکیاں اور بدیاں معلوم ہو جائیں گی اور پل صراط پر چلنے کا حکم ہوگا، جس کی نیکیاں تول میں زیادہ ہوں گی وہ پل سے پار ہو کر بہشت میں جا پہنچے گا اور جس کے گناہ زیادہ ہوں گے اگر اللہ تعالیٰ نے معاف نہ کر دیے ہوں گے وہ دوزخ میں گر جائے گا اور جس کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے، ایک مقام ہے ''اعراف''، جنت دوزخ کے بیچ میں وہ وہاں رہ جائے گا اس کے بعد ہمارے پیغمبر

ﷺ اور دوسرے حضرات انبیاء علیہم السلام اور عالم اور ولی اور شہید اور حافظ اور نیک بندے گناہ گار لوگوں کو بخشوانے کے لیے شفاعت کریں گے ان کی شفاعت قبول ہوگی۔ اور جس کے دل میں ذرا سا بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کر دیا جائے گا، اسی طرح جو لوگ اعراف میں ہوں وہ بھی آخر کو جنت میں داخل کر دیے جائیں گے اور دوزخ میں خالی وہی لوگ رہ جائیں گے جو بالکل کافر اور مشرک ہیں اور ایسے لوگوں کو کبھی دوزخ سے نکلنا نصیب نہ ہوگا۔

جب سب جنتی اور دوزخی اپنے اپنے ٹھکانہ ہو جائیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ دوزخ اور جنت کے بیچ میں موت کو ایک مینڈھے کی صورت پر ظاہر کر کے سب جنتیوں اور دوزخیوں کو دکھلا کر اس کو ذبح کرا دیں گے اور فرمائیں گے: ’’اب نہ جنتیوں کو موت آئے گی نہ دوزخیوں کو آئے گی، سب کو اپنے اپنے ٹھکانے پر ہمیشہ کے لیے رہنا ہوگا‘‘، اس وقت نہ جنتیوں کی خوشی کی کوئی حد ہوگی اور نہ دوزخیوں کے صدمے اور رنج کی کوئی انتہا ہوگی۔

بہشت[1] کی نعمتوں اور دوزخ کی مصیبتوں کا ذکر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ''میں نے اپنے نیک بندوں کے واسطے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، اور نہ کسی کان نے سنیں، اور نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا خیال آیا''، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''جنت کی عمارت میں ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک اینٹ سونے کی اور اینٹوں کے جوڑنے کا گارا خالص مشک کا ہے، اور جنت کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور وہاں کی مٹی زعفران ہے۔ جو شخص جنت میں چلا جائے گا چین سکھ میں رہے گا اور رنج وغم نہ دیکھے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کو اسی میں رہے گا کبھی نہ مرے گا، نہ ان لوگوں کے کپڑے میلے ہوں گے، نہ ان کی جوانی ختم ہوگی'' اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: ''جنت میں دو باغ تو ایسے ہیں کہ وہاں کے برتن اور سب سامان چاندی کا ہوگا اور دو باغ ایسے ہیں کہ وہاں کے برتن اور سب سامان سونے کا ہوگا۔''

اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: ''جنت میں سو درجے اوپر تلے ہیں اور ایک درجے سے دوسرے درجے تک اتنا فاصلہ ہے، یعنی پانچ سو برس اور سب درجوں میں بڑا درجہ فردوس کا ہے اور اسی سے جنت کی چاروں نہریں نکلی ہیں، یعنی دودھ اور شہد اور شراب طہور اور پانی کی نہریں اور اس سے اوپر عرش ہے۔ تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگا کرو اور یہ بھی فرمایا کہ ان میں ایک ایک درجہ اتنا بڑا ہے کہ اگر تمام دنیا کے آدمی ایک میں بھر دیئے جائیں تو اچھی طرح سما جائیں'' اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: ''جنت میں جتنے درخت ہیں سب کا تنہ سونے کا ہے۔''

اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: ''سب سے پہلے جو لوگ جنت میں جائیں گے ان کا چہرہ ایسا روشن ہوگا جیسے چودھویں رات کا چاند، پھر جو ان سے پیچھے جائیں گے ان کا چہرہ تیز روشنی والے ستارے کی طرح ہوگا، نہ وہاں پیشاب کی ضرورت ہوگی نہ پاخانے کی، نہ تھوک کی، نہ رینٹھ کی، کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور پسینہ مشک کی طرح خوش بودار ہوگا۔'' کسی نے پوچھا کہ پھر کھانا کہاں جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''ایک ڈکار آئے گی جس میں مشک کی خوش بو ہوگی۔''

[1] از تیسیر و مشکوٰۃ شریف

اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جنت والوں میں جو سب سے ادنیٰ درجہ کا ہوگا اس سے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ اگر تجھ کو دنیا کے کسی بادشاہ کے ملک کے برابر دے دیں تو راضی ہو جائے گا؟ وہ کہے گا اے پروردگار! میں راضی ہوں، ارشاد ہوگا جا تجھ کو اس کے پانچ حصے کے برابر دیا، وہ کہے گا اے رب! میں راضی ہوگیا، پھر ارشاد ہوگا جا تجھ کو اتنا دیا اور اس سے دس (۱۰) گنا (مزید) دیا اور اس کے علاوہ جس چیز کو تیرا جی چاہے گا اور جس سے تیری آنکھ کو لذت ہوگی وہ تجھ کو ملے گا۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ ''دنیا اور اس سے دس حصے زیادہ کے برابر اس کو ملے گا۔''

اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''اللہ تعالیٰ جنت والوں سے پوچھیں گے کہ تم خوش بھی ہو؟'' وہ عرض کریں گے کہ بھلا خوش کیوں نہ ہوتے آپ نے تو ہم کو وہ چیزیں دی ہیں جو آج تک کسی مخلوق کو نہیں دیں، ارشاد ہوگا کہ ''ہم تم کو ایسی چیزیں دیں جو ان سب سے بڑھ کر ہو''، وہ عرض کریں گے کہ ان سے بڑھ کر کیا چیز ہوگی؟ ارشاد ہوگا کہ ''وہ چیز یہ ہے کہ میں تم سے ہمیشہ خوش رہوں گا کبھی ناراض نہ ہوں گا۔''

اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ''جب جنت والے جنت میں جا چکیں گے اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے تم اور کچھ زیادہ چاہتے ہو میں تم کو دوں؟ وہ عرض کریں گے کہ ہمارے چہرے آپ نے روشن کر دیئے، ہم کو جنت میں داخل کر دیا، ہم کو دوزخ سے نجات دے دی اور ہم کو کیا چاہیے؟ اس وقت اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دیں گے اتنی پیاری کوئی نعمت نہ ہوگی جس قدر اللہ کے دیدار میں لذت ہوگی۔''

اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دوزخ کو ہزار برس تک دھونکایا یہاں تک کہ اس کا رنگ سرخ ہوگیا، پھر ہزار برس تک دھونکایا یہاں تک کہ سفید ہوگئی، پھر ہزار برس اور دھونکایا یہاں تک کہ سیاہ ہوگئی، اب وہ بالکل سیاہ تاریک ہے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تمہاری یہ آگ جس کو جلاتے ہو دوزخ کی آگ سے ستر حصے تیزی میں کم ہے اور وہ ستر حصے اس سے زیادہ تیز ہے۔

اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: ''اگر ایک بڑا بھاری پتھر دوزخ کے کنارے سے چھوڑا جائے اور ستر برس تک برابر چلا جائے تب جا کر اس کی تلی میں جا پہنچے۔''

اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: ''دوزخ کو لایا جائے گا، اس کی ستر ہزار باگیں ہوں اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوں گے جس سے اس کو گھسیٹیں گے۔''

اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: ''سب میں ہلکا عذاب دوزخ میں ایک شخص کو ہوگا کہ اس کے پاؤں میں

فقط آگ کی دو جوتیاں ہیں مگر اس سے اس کا بھیجا ہنڈیا کی طرح پکتا ہے اور وہ یوں سمجھتا ہے کہ مجھ سے بڑھ کر کسی پر عذاب نہیں۔''

اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: ''دوزخ میں ایسے بڑے سانپ ہیں جیسے اونٹ۔ اگر ایک دفعہ کاٹ لیں تو چالیس (۴۰) برس تک زہر چڑھا رہے اور بچھو ایسے ایسے بڑے ہیں جیسے پالان (کاٹھی) کسا ہوا خچر، وہ اگر کاٹ لیں تو چالیس برس تک لہر اٹھتی رہے۔''

اور ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ کر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ: ''میں نے آج نماز میں جنت اور دوزخ کا ہو بہو نقشہ دیکھا، نہ آج تک میں نے جنت سے زیادہ کوئی اچھی چیز دیکھی اور نہ دوزخ سے زیادہ کوئی چیز تکلیف کی دیکھی۔''

تمرین

سُؤال ①: قیامت کے حالات اور اس کی نشانیاں مختصر بیان کریں۔

سُؤال ②: قیامت کے دن کیا کیا واقعات رونما ہوں گے؟

سُؤال ③: نیکیاں گنی جائیں گی یا تولی جائیں گی؟

سُؤال ④: حضرات انبیاء علیہم السلام کے علاوہ اور کن کن کو بحکم الٰہی شفاعت کا حق ہوگا؟

سُؤال ⑤: جنت کی نعمتوں کے بارے میں تفصیل سے لکھیں۔

سُؤال ⑥: دوزخ کی مصیبتوں کا حال تفصیل سے لکھیں۔

ان (۷۷) باتوں کا بیان جن کے بغیر ایمان ادھورا رہتا ہے

حدیث شریف میں آیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ستر سے زیادہ باتیں ایمان کے متعلق ہیں، سب میں بڑی بات تو کلمہ طیبہ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" ہے اور سب میں چھوٹی بات یہ ہے کہ راستہ میں کوئی کانٹا، لکڑی، پتھر پڑا ہو جس سے راستہ پر چلنے والوں کو تکلیف ہو اس کو ہٹا دے اور شرم و حیا بھی ایمان کی ان ہی باتوں میں سے ایک بڑی چیز ہے۔''

اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ جب اتنی باتیں ایمان سے علاقہ (تعلق) رکھتی ہیں تو پورا مسلمان وہی ہوگا جس میں سب باتیں ہوں اور جس میں کوئی بات ہو اور کوئی بات نہ ہو وہ ادھورا مسلمان ہے۔ یہ سب جانتے ہیں کہ مسلمان پورا ہی ہونا ضروری ہے، اس لیے ہر ایک کو لازم ہوا کہ ان سب باتوں کو اپنے اندر پیدا کرے اور کوشش کرے کہ کسی بات کی کسر نہ رہ جائے، اس لیے ہم ان باتوں کو لکھ کر بتلائے دیتے ہیں۔ وہ سب ستتر (۷۷) ہیں، تیس (۳۰) تو دل سے متعلق ہیں:

① اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔

② یہ اعتقاد رکھنا کہ اللہ کے سوا سب چیزیں پہلے ناپید تھیں، پھر اللہ کے پیدا کرنے سے پیدا ہوئیں۔

③ یہ یقین کرنا کہ فرشتے ہیں۔

④ یہ یقین کرنا کہ خدائے تعالیٰ نے جتنی کتابیں پیغمبروں پر اتاری تھیں سب سچی ہیں، البتہ اب قرآن کے سوا اوروں کا حکم نہیں رہا۔

⑤ یہ یقین کرنا کہ سب پیغمبر سچے ہیں، البتہ اب فقط رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر چلنے کا حکم ہے۔

⑥ یہ یقین کرنا کہ اللہ تعالیٰ کو سب باتوں کی پہلے ہی سے خبر ہے اور جو ان کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔

⑦ یہ یقین کرنا کہ قیامت آنے والی ہے۔

⑧ جنت کا ماننا۔

⑨ دوزخ کا ماننا۔

⑩ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا۔

(۱۱) رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھنا۔
(۱۲) اور کسی سے بھی اگر محبت یا دشمنی کرے تو اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے کرنا۔
(۱۳) ہر کام میں نیت دین ہی کی کرنا۔
(۱۴) گناہوں پر پچھتانا۔
(۱۵) اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔
(۱۶) اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھنا۔
(۱۷) شرم کرنا۔
(۱۸) نعمت کا شکر کرنا۔
(۱۹) عہد پورا کرنا۔
(۲۰) صبر کرنا۔
(۲۱) اپنے کو اوروں سے کم سمجھنا۔
(۲۲) مخلوق پر رحم کرنا۔
(۲۳) جو کچھ اللہ کی طرف سے ہوا اس پر راضی رہنا۔
(۲۴) اللہ پر بھروسہ کرنا۔
(۲۵) اپنی کسی خوبی پر نہ اِترانا۔
(۲۶) کسی سے کینہ کپٹ نہ رکھنا۔
(۲۷) کسی پر حسد نہ کرنا۔
(۲۸) غصہ نہ کرنا۔
(۲۹) کسی کا برا نہ چاہنا۔
(۳۰) دنیا سے محبت نہ رکھنا۔

اور سات باتیں زبان سے متعلق ہیں:

(۳۱) زبان سے کلمہ پڑھنا۔
(۳۲) قرآن شریف کی تلاوت کرنا۔

(۳۳) علم سیکھنا۔
(۳۴) علم سکھلانا۔
(۳۵) دعا کرنا۔
(۳۶) اللہ کا ذکر کرنا۔
(۳۷) لغو اور گناہ کی بات سے جیسے جھوٹ، غیبت، گالی، کوسنا، خلاف شرع گانا، ان سب سے بچنا۔

اور چالیس باتیں سارے بدن سے متعلق ہیں:

(۳۸) وضو کرنا، غسل کرنا، کپڑے کا پاک رکھنا۔
(۳۹) نماز کا پابند رہنا۔
(۴۰) زکاۃ، صدقہ فطر دینا۔
(۴۱) روزہ رکھنا۔
(۴۲) حج کرنا۔
(۴۳) اعتکاف کرنا۔
(۴۴) جہاں رہنے میں دین کی خرابی ہو وہاں سے چلے جانا۔
(۴۵) منت خدا کی پوری کرنا۔
(۴۶) جو قسم گناہ کی بات پر نہ ہو اس کو پورا کرنا۔
(۴۷) ٹوٹی ہوئی قسم کا کفارہ دینا۔
(۴۸) جتنا بدن ڈھانکنا فرض ہے اس کو ڈھانکنا۔
(۴۹) قربانی کرنا۔
(۵۰) مردے کا کفن دفن کرنا۔
(۵۱) کسی کا قرض آتا ہو اس کو ادا کرنا۔
(۵۲) لین دین میں خلاف شرع باتوں سے بچنا۔
(۵۳) سچی گواہی کا نہ چھپانا۔
(۵۴) اگر نفس تقاضا کرے نکاح کر لینا۔

(۵۵) جو اپنی حکومت میں ہیں ان کا حق ادا کرنا۔

(۵۶) ماں باپ کو آرام پہنچانا۔

(۵۷) اولاد کی پرورش کرنا۔

(۵۸) رشتہ داروں ناتہ داروں سے بدسلوکی نہ کرنا۔

(۵۹) آقا کی تابع داری کرنا۔

(۶۰) انصاف کرنا۔

(۶۱) مسلمانوں کی جماعت سے الگ کوئی طریقہ نہ نکالنا۔

(۶۲) حاکم کی تابع داری کرنا مگر خلاف شرع بات میں نہ کرے۔

(۶۳) لڑنے والوں میں صلح کرا دینا۔

(۶۴) نیک کام میں مدد دینا۔

(۶۵) نیک راہ بتلانا، بری بات سے روکنا۔

(۶۶) اگر حکومت ہو تو شرع کے موافق سزا دینا۔

(۶۷) اگر وقت آئے تو دین کے دشمنوں سے لڑنا۔

(۶۸) امانت ادا کرنا۔

(۶۹) ضرورت والے کو قرضہ دے دینا۔

(۷۰) پڑوسی کی خاطر داری رکھنا۔

(۷۱) آمدنی پاک لینا۔

(۷۲) خرچ شرع کے موافق کرنا۔

(۷۳) سلام کا جواب دینا۔

(۷۴) اگر کوئی چھینک لے کر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہے تو اس کو "یَرْحَمُكَ اللّٰہُ" کہنا۔

(۷۵) کسی کو ناحق تکلیف نہ دینا۔

(۷۶) خلاف شرع کھیل تماشوں سے بچنا۔

(۷۷) راستہ میں سے ڈھیلا، پتھر، کانٹا، لکڑی ہٹا دینا۔

اگر الگ الگ سب باتوں کا ثواب معلوم کرنا ہو تو "فُرُوْعُ الْاِیْمَان" ایک کتاب ہے اس میں دیکھ لو۔

اپنے نفس کی اور عام آدمیوں کی خرابی

اوپر جتنی اچھی اور بری باتوں کا اور ثواب اور عذاب کی چیزوں کا بیان آیا ہے اس میں دو چیزیں کھنڈت (حرج) ڈال دیتی ہیں، ایک تو خود اپنا نفس کہ ہر وقت گود میں بیٹھا ہوا طرح طرح کی باتیں سوجھاتا ہے، نیک کاموں میں بہانے نکالتا ہے اور برے کاموں میں اپنی ضرورتیں بتلاتا ہے اور عذاب سے ڈراؤ تو اللہ تعالیٰ کا غفور رحیم ہونا یاد دلاتا ہے اور اوپر سے شیطان اس کو سہارا دیتا ہے اور دوسرے کھنڈت ڈالنے والے وہ آدمی ہیں جو اس سے کسی طرح کا واسطہ رکھتے ہیں، یا تو عزیز قریب ہیں، یا جان پہچان والے ہیں، یا برادری کنبے کے ہیں، یا اس کی بستی کے ہیں۔ بعض گناہ تو اس واسطے ہوتے ہیں کہ ان کے پاس بیٹھ کر ان کی بری باتوں کا اثر اس میں آ جاتا ہے اور بعض گناہ ان کی خاطر سے ہوتے ہیں اور بعض اس واسطے ہوتے ہیں کہ ان کی نگاہ میں ہلکا پن نہ ہو اور بعض گناہ اس لیے ہو جاتے ہیں کہ وہ لوگ اس کے ساتھ برائی کرتے ہیں، کچھ وقت اس برائی کے رنج میں کچھ وقت ان کی غیبت میں اور کچھ وقت ان سے بدلہ لینے کی فکر میں خرچ ہوتا ہے اور پھر اس سے طرح طرح کے گناہ پیدا ہو جاتے ہیں۔

غرض ساری خرابی اس نفس کی تابع داری کی اور آدمیوں سے بھلائی کی امید رکھنے کی ہے، اس لیے ان کی خرابی سے بچنے کے واسطے دو باتیں ضروری ٹھہریں: ایک تو اپنے نفس کو دبانا اور اس کو کبھی بہلا پھسلا کر کبھی ڈانٹ ڈپٹ کر دین کی راہ پر لگانا۔ دوسرے سب آدمیوں سے زیادہ لگاؤ نہ رکھنا اور اس بات کی پرواہ نہ کرنا کہ وہ اچھا کہیں گے یا برا کہیں گے، اس واسطے ان دونوں ضروری باتوں کو الگ الگ لکھا جاتا ہے۔

نفس کے ساتھ برتاؤ کا بیان

پابندی کے ساتھ تھوڑا سا وقت صبح کو اور تھوڑا سا وقت شام کو یا سوتے وقت مقرر کر لو، اس وقت میں اکیلے بیٹھ کر اور اپنے دل کو جہاں تک ہو سکے سارے خیالوں سے خالی کر کے اپنے جی سے یوں باتیں کیا کرو اور نفس سے یوں کہا کرو کہ اے نفس! خوب سمجھ لے کہ تیری مثال دنیا میں ایک سوداگر کی سی ہے، پونجی تیری عمر ہے اور نفع اس کا یہ ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کی بھلائی یعنی آخرت کی نجات حاصل کرے، اگر یہ دولت حاصل کر لی تو سوداگری میں نفع ہوا

اور اگر اس عمر کو یوں ہی کھو دیا اور بھلائی اور نجات حاصل نہ کی تو اس سوداگری میں بڑا ٹوٹا اٹھایا کہ پونجی بھی گئی اور نفع نصیب نہ ہوا اور یہ پونجی ایسی قیمتی ہے کہ اس کی ایک ایک گھڑی بل کہ ایک ایک سانس بے انتہا قیمت رکھتا ہے اور کوئی خزانہ کتنا ہی بڑا ہو اس کی برابری نہیں کر سکتا، کیوں کہ اول تو خزانہ اگر جاتا رہے تو کوشش سے اس کی جگہ دوسرا خزانہ مل سکتا ہے اور یہ عمر جتنی گزر جاتی ہے اس کی ایک پل بھی لوٹ کر نہیں آ سکتی، نہ دوسری عمر اور مل سکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس عمر سے کتنی بڑی دولت کما سکتے ہیں یعنی ہمیشہ کے لیے بہشت اور اللہ تعالیٰ کی خوشی اور دیدار اتنی بڑی دولت کسی خزانہ سے کوئی نہیں کما سکتا۔

اس واسطے یہ پونجی بہت ہی قدر اور قیمت کی ہوئی اور اے نفس! اللہ تعالیٰ کا احسان مان کہ ابھی تیری موت نہیں آئی جس سے یہ عمر ختم ہو جاتی، اللہ تعالیٰ نے آج کا دن زندگی کا اور نکال دیا ہے، اگر تو مرنے لگے تو ہزاروں دل و جان سے آرزو کرے کہ مجھ کو ایک دن کی عمر اور مل جائے تو اس ایک دن میں سارے گناہوں سے سچی اور پکی توبہ کر لوں اور پکا وعدہ اللہ تعالیٰ سے کر لوں کہ پھر ان گناہوں کے پاس نہ پھٹکوں گا اور وہ سارا دن اللہ تعالیٰ کی یاد اور تابع داری میں گزاروں، جب مرنے کے وقت تیرا یہ حال اور یہ خیال ہوتا تو اپنے دل میں تو یوں ہی سمجھ لے کہ گویا میری موت کا وقت آ گیا تھا اور میرے مانگنے سے اللہ تعالیٰ نے یہ دن اور دے دیا ہے اور اس دن کے بعد معلوم نہیں کہ اور دن نصیب ہو گا یا نہیں۔ سو اس دن کو تو اسی طرح گزارنا چاہیے جیسا کہ عمر کا اخیر دن معلوم ہو جاتا اور اس کو گزارتا یعنی سب گناہوں سے پکی توبہ کرنے اور اس دن میں کوئی چھوٹی یا بڑی نافرمانی نہ کرے اور تمام دن اللہ تعالیٰ کے دھیان اور خوف میں گزار دے اور کوئی حکم اللہ کا نہ چھوڑے۔

جب وہ سارا دن اسی طرح گزر جائے پھر اگلے دن یوں ہی سوچے کہ شاید عمر میں سے یہی ایک دن باقی رہا ہو اور اے نفس! اس دھوکے میں نہ آنا کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے، کیوں کہ اول تو تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ معاف ہی کر دیں گے اور سزا نہ دیں گے؟ بھلا اگر سزا ہونے لگے تو اس وقت کیا کرے گا اور اس وقت کتنا پچھتانا پڑے گا؟ اور اگر ہم نے مانا کہ معاف ہی ہو گیا تب بھی تو نیک کام کرنے والوں کو جو انعام اور مرتبہ ملے گا وہ تجھ کو نصیب نہ ہو گا، پھر جب تو اپنی آنکھ سے اوروں کو ملنا اور اپنا محروم ہونا دیکھے گا کس قدر حسرت و افسوس ہو گا۔ اس پر اگر نفس سوال کرے کہ بتلاؤ پھر میں کیا کروں اور کس طرح کوشش کروں؟ تو تم اس کو جواب دو کہ تو یہ کام کر کہ جو چیز تجھ سے مر کر چھوٹنے والی ہے یعنی دنیا اور بری عادتیں تو اس کو ابھی چھوڑ دے اور جس سے تجھ کو سابقہ پڑنے والا ہے اور بدون اس کے تیرا گزر نہیں ہو سکتا یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کو راضی کرنے کی باتیں اس کو ابھی سے لے بیٹھ اور اس

کی یاد اور تابع داری میں لگ جا اور بری عادتوں کا بیان اور ان کے چھوڑنے کا علاج اور اللہ تعالیٰ کے راضی کرنے کی باتوں کی تفصیل اور ان کے حاصل کرنے کی تدبیر خوب سمجھا سمجھا کر اوپر لکھ دی ہے، اس کے موافق کوشش اور برتاؤ کرنے سے دل سے برائیاں نکل جاتی ہیں اور نیکیاں جم جاتی ہیں۔

اور اپنے نفس سے کہو کہ اے نفس! تیری مثال بیمار کی سی ہے اور بیمار کو پرہیز کرنا پڑتا ہے اور گناہ کرنا بدپرہیزی ہے، اس واسطے اس سے پرہیز کرنا ضروری ہوا اور یہ پرہیز اللہ تعالیٰ نے ساری عمر کے لیے بتلا رکھا ہے۔ بھلا سوچ تو سہی اگر دنیا کا کوئی ادنیٰ سا حکیم کسی سخت بیماری میں تجھ کو یہ بتلا دے کہ فلانی مزیدار چیز کھانے سے جب بھی کھائے گا اس بیماری کو سخت نقصان پہنچے گا اور تو سخت تکلیف میں مبتلا ہو جائے گا اور فلانی کڑوی بدمزہ دوا روزمرہ کھاتے رہو گے تو اچھے رہوئے اور تکلیف کم رہے گی تو یقینی بات ہے کہ اپنی جان جو پیاری ہے، اس لیے اس حکیم کے کہنے سے کیسی ہی مزیدار چیز ہو اس کو ساری عمر کے لیے چھوڑ دے گا اور دوا کیسی ہی بدمزہ اور ناگوار ہو آنکھ بند کر کے روز کے روز اس کو نگل جایا کرے گا، تو ہم نے مانا کہ گناہ بڑے مزے دار ہیں اور نیک کام بہت ناگوار ہیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ان مزیدار چیزوں کا نقصان بتلایا ہے اور ان ناگوار کاموں کو فائدہ مند فرمایا ہے۔ پھر نقصان اور فائدہ بھی کیسا ہمیشہ ہمیشہ کا جس کا نام دوزخ اور جنت ہے تو اے نفس! تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ جان کی محبت میں ادنیٰ حکیم کے تو کہنے کا تو یقین کرلے اور اس کا پابند ہو جائے اور اپنے ایمان کی محبت میں اللہ تعالیٰ کے کہنے پر دل کو نہ جمائے اور گناہوں کو چھوڑنے کی ہمت نہ کرے اور نیک کاموں سے پھر بھی جی چرائے، تو کیسا مسلمان ہے کہ توبہ توبہ اللہ تعالیٰ کے فرمانے کو ایک چھوٹے سے حکیم کے کہنے کے برابر بھی نہ سمجھے اور کیسا بے عقل ہے کہ جنت کے ہمیشہ ہمیشہ کے آرام کی دنیا کی تھوڑے دنوں کے آرام کے برابر بھی قدر نہ کرے اور دوزخ کی اتنی سخت اور دراز تکلیف سے دنیا کی تھوڑے دنوں کی تکلیف کے برابر بھی بچنے کی کوشش نہ کرے۔

اور نفس سے یوں کہو کہ اے نفس! دنیا سفر کا مقام ہے اور سفر میں پورا آرام ہرگز میسر نہیں ہوا کرتا، طرح طرح کی تکلیفیں جھیلنی پڑتی ہیں، مگر مسافر اس لیے ان تکلیفوں کی سہار کر لیتا ہے کہ گھر پہنچ کر پورا آرام مل جائے گا، بل کہ اگر ان تکلیفوں سے گھبرا کر کسی سرائے میں ٹھہر کر اس کو اپنا گھر بنا لے اور سب سامان آسائش کا وہاں جمع کر لے تو ساری عمر بھی گھر پہنچنا نصیب نہ ہو، اسی طرح دنیا میں جب تک رہنا ہے محنت مشقت کی سہار کرنا چاہیے۔ عبادت میں بھی محنت ہے اور گناہوں کے چھوڑنے میں بھی مشقت ہے اور بھی طرح طرح کی مصیبت ہے لیکن

آخرت ہمارا گھر ہے، وہاں پہنچ کر سب مصیبت کٹ جائے گی یہاں کی ساری محنت مشقت کو جھیلنا چاہیے، اگر یہاں آرام ڈھونڈا تو گھر جا کر آرام کا سامان ملنا مشکل ہے، بس یہ سمجھ کر کبھی دنیا کی راحت اور لذت کی ہوس نہ کرنا چاہیے اور آخرت کی درستی کے لیے ہر طرح کی محنت کو خوشی سے اٹھانا چاہیے۔ غرض ایسی ایسی باتیں نفس سے کر کے اس کو راہ پر لگانا چاہیے اور روز مرہ اسی طرح سمجھانا چاہیے اور یاد رکھو کہ اگر تم خود اسی طرح اپنی بھلائی اور درستی کی کوشش نہ کرو گی تو اور کون آئے گا جو تمہاری خیر خواہی کرے گا، اب تم جانو اور تمہارا کام جانے۔

عام آدمیوں کے ساتھ برتاؤ کا بیان

عام آدمی تین طرح کے ہیں: ① ایک تو وہ جن سے دوستی اور بہن ساتھن ہونے کا علاقہ ہے، ② دوسرے وہ جن سے صرف جان پہچان ہے، ③ تیسرے وہ جن سے جان پہچان بھی نہیں اور ہر ایک کے ساتھ برتاؤ کرنے کا طریقہ الگ ہے۔

سو جن سے جان پہچان بھی نہیں اگر ان کے ساتھ ملنا بیٹھنا ہو تو ان باتوں کا خیال رکھو کہ وہ جو اِدھر اُدھر کی باتیں اور خبریں بیان کریں ان کی طرف کان مت لگاؤ اور وہ جو کچھ واہی تباہی بکیں ان سے بالکل بہری بن جاؤ، ان سے بہت مت ملو، ان سے کوئی امید اور التجا مت کرو اور اگر کوئی بات ان میں خلاف شرع دیکھو تو اگر یہ امید ہو کہ نصیحت مان لیں گی تو بہت نرمی سے سمجھا دو۔

اور جن سے دوستی اور زیادہ راہ و رسم ہے ان میں اس کا خیال رکھو کہ اول تو ہر کسی سے دوستی اور راہ و رسم مت پیدا کرو، کیوں کہ ہر آدمی دوستی کے قابل نہیں ہوتا، البتہ جس میں یہ پانچ باتیں ہیں اس سے راہ و رسم رکھنے میں کچھ مضائقہ نہیں:

اوّل: یہ کہ وہ عقل مند ہو، کیوں کہ بے وقوف آدمی سے اول تو دوستی کا نباہ نہیں ہوتا، دوسرے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ تم کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہے مگر بے وقوفی کی وجہ سے اور الٹا نقصان کر گزرتا ہے، جیسے کسی نے ریچھ پالا تھا ایک دفعہ یہ شخص سو گیا اور اس کے منہ پر بار بار مکھی آ کر بیٹھتی تھی، اس ریچھ کو جو غصہ آیا مکھی کے مارنے کو ایک بڑا پتھر اٹھا کر لایا اور تاک کر اس کے منہ پر کھینچ مارا، مکھی تو اڑ گئی اور اس بے چارے کا سر کھیل کھیل (ٹکڑے ٹکڑے) ہو گیا۔

دوم: بات یہ کہ اس کے اخلاق اور عادات اور مزاج اچھا ہو، اپنے مطلب کی دوستی نہ رکھے اور غصے کے وقت آپے سے باہر نہ ہو جائے، ذرا ذرا سی بات میں طوطے کی سی آنکھیں نہ بدلے۔

سوم: بات یہ کہ دین دار ہو، کیوں کہ جو شخص دین دار نہیں ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا تو تم کو اس سے کیا امید ہے کہ اس سے وفا ہو گی۔ دوسری خرابی یہ ہے کہ جب تم بار بار اس کو گناہ کرتے دیکھو گی اور دوستی کی وجہ سے نرمی کرو گی تو خود تم کو بھی اس گناہ سے نفرت نہ رہے گی۔ تیسری خرابی یہ ہے کہ اس کی بری صحبت کا اثر تم کو بھی پہنچے گا اور ویسے ہی گناہ تم سے بھی ہونے لگیں گے۔

چہارم: بات یہ کہ اس کو دنیا کی حرص نہ ہو، کیوں کہ حرص والے کے پاس بیٹھنے سے ضرور دنیا کی حرص بڑھتی ہے، جب ہر وقت اس کو اسی دھن اور اسی چرچے میں دیکھوگی، کہیں زیور کا ذکر ہے، کہیں پوشاک کی فکر ہے، کہیں گھر کے سامان کا دھندا ہے تو کہاں تک تم کو خیال نہ ہوگا اور جس کو خود حرص نہ ہو موٹا کپڑا ہو، موٹا کھانا ہو، ہر وقت دنیا کی ناپائیداری کا ذکر ہو، اس کے پاس بیٹھ کر جو کچھ تھوڑی بہت حرص ہوتی ہے وہ بھی دل سے نکل جاتی ہے۔

پنجم: بات یہ کہ اس کی عادت جھوٹ بولنے کی نہ ہو، کیوں کہ جھوٹ بولنے والی کا کچھ اعتبار نہیں، خدا جانے اس کی کس بات کو سچا سمجھ کر آدمی دھوکے میں آجائے۔

ان پانچ باتوں کا خیال تو دوستی پیدا کر لینے سے پہلے کر لینا چاہیے اور جب کسی میں یہ پانچوں باتیں دیکھ لیں اور راہ رسم پیدا کر لی اب اس کے حق اچھی طرح ادا کرو۔ وہ حق یہ ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اس کی ضرورت میں کام آؤ، اگر اللہ تعالیٰ گنجائش دیں تو اس کی مدد کرو، اس کا بھید کسی سے مت کہو، جو کوئی اس کو برا کہے اس کو خبر مت کرو، جب وہ بات کرے کان لگا کر سنو، اگر اس میں کوئی عیب دیکھو بہت نرمی اور خیر خواہی سے تنہائی میں سمجھاؤ، اگر اس سے کوئی خطا ہو جائے تو درگزر کرو اور اس کی بھلائی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی رہو۔

اب رہ گئے وہ آدمی جن سے صرف جان پہچان ہے ایسے آدمیوں سے بڑی احتیاط درکار ہے، کیوں کہ جو دوست ہیں وہ تمہارے بھلے میں ہیں اور جن سے جان پہچان بھی نہیں وہ اگر بھلے میں نہیں تو برائی میں بھی نہیں اور جو بیچ کے رہ گئے جن سے نہ دوستی ہے اور نہ بالکل انجان ہیں، زیادہ تکلیف اور برائی ایسوں ہی سے پہنچتی ہے کہ زبان سے تو دوستی اور خیر خواہی کا دم بھرتے ہیں اور اندر ہی اندر جڑیں کھودتے ہیں اور حسد کرتے ہیں اور ہر وقت عیب ڈھونڈا کرتے ہیں اور بدنام کرنے کی فکر میں رہتے ہیں، اس لیے جہاں تک ہو سکے کسی سے جان پہچان اور ملاقات مت پیدا کرو، اور ان کی دنیا کو دیکھ کر حرص مت کرو اور ان کی خاطر اپنا دین مت برباد کرو۔ اگر کوئی تم سے دشمنی کرے تم اس سے دشمنی مت کرو، کیوں کہ اسی طرف سے پھر تمہارے ساتھ اور زیادہ برائی ہوگی تو تم سے اس کی سہار نہ ہو سکے گی اور اسی دھندے میں لگ جاؤ گی اور دنیا اور دین دونوں کا نقصان ہوگا۔ اس واسطے درگزر ہی بہتر ہے اور اگر کوئی تمہاری عزت آبرو خاطر داری کرے یا تمہاری تعریف کرے اور محبت ظاہر کرے تو تم اس دھوکے میں مت آجانا اور اس بھروسے مت رہنا کیوں کہ بہت کم آدمی ہیں جن کا ظاہر باطن ایک سا ہو اور بہت کم اطمینان ہے کہ ان کے برتاؤ صاف دل سے ہوں، اس کی امید ہرگز کسی سے مت رکھو اور جو کوئی تمہاری غیبت کرے تم سن کر نہ غصہ ہو، نہ یہ تعجب کرو کہ اس نے میرے ساتھ ایسا معاملہ کیا اور میرے حق کا یا میرے احسان کا یا میرے

بڑے ہونے کا یا میرے علاقے کا کچھ خیال نہ کیا، کیوں کہ اگر انصاف کر کے دیکھو تو تم بھی خود سب کے ساتھ آگے پیچھے ایک حالت پر نہیں رہ سکتی ہو، سامنے اور برتاؤ ہوتا ہے اور پیچھے اور برتاؤ، پھر جس بلا میں خود مبتلا ہو اوروں پر کیوں تعجب کرتی ہو۔

خلاصہ یہ کہ کسی سے کسی طرح کی بھلائی کی امید مت رکھو، نہ تو کسی قسم کے فائدے پہنچنے کی اور نہ کسی کی نظر میں آبرو بڑھنے کی اور نہ کسی کے دل میں محبت پیدا ہونے کی، جب کسی سے کوئی امید نہ رکھو گی تو پھر کوئی تم سے کیسا ہی برتاؤ کرے کبھی ذرا بھی رنج نہ ہوگا اور خود جہاں تک ہو سکے سب کو فائدہ پہنچاؤ۔ اگر کسی کی کوئی بھلائی کی بات سمجھ میں آئے اور یہ یقین ہو کہ وہ مان لے گا تو اس کو بتلا دو، نہیں تو خاموش رہو اور اگر کسی سے کوئی فائدہ پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور اس شخص کے لیے دعا کرو اور اگر کسی سے کوئی نقصان یا تکلیف پہنچے یوں سمجھو کہ میرے کسی گناہ کی سزا ہے، اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو اور اس شخص سے رنج مت رکھو۔ غرض نہ مخلوق کی بھلائی کو دیکھو نہ برائی کو، بل کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھو اور ان ہی سے کام رکھو، اور ان کی ہی تابع داری کرو، ان ہی کی یاد میں لگی رہو اللہ تعالیٰ توفیق بخشیں۔

قلب کی صفائی اور باطن کی درستی کی ضرورت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
"إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى أَجْسَامِكُمْ وَلَا إِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ"۔[1]

تَرْجَمَہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:
''بے شبہ حق تعالیٰ نہیں دیکھتے (یعنی توجہ نہیں فرماتے فقط) تمہارے جسموں کی طرف اور نہیں دیکھتے (فقط) تمہارے صورتوں کی طرف (اور یہ خیال نہ کرو کہ جب ظاہری اعمال جو فقط ظاہری اعضاء سے ادا کیے جائیں اور ان میں قلب کو توجہ نہ ہو مقبول نہیں تو اعمال قلبیہ بھی مقبول نہ ہوں گے اور نیز ظاہری اعمال مقبول ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں: اس لیے کہ فرماتے ہیں) ولیکن دیکھتے ہیں تمہارے دلوں کی طرف۔''

(مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ ایسے اعمال کو قبول نہیں کرتے جو فقط ظاہر ہی میں اچھے معلوم ہوتے ہیں اور اخلاص اور توجہ قلبی سے خالی ہوں۔ مثلاً کوئی عبادت کرے اور بظاہر تو عبادت میں مشغول ہے مگر دل میں غفلت چھا رہی ہے اور دل میں تمیز نہیں ہوتی کہ اللہ کے سامنے کھڑا ہے یا کوئی اور کام کر رہا ہے تو ایسے اعمال مقبول نہیں ہوتے، اور یہ غرض نہیں ہے کہ ظاہری اعمال کا بالکل اعتبار ہی نہیں بل کہ اعتبار ہے لیکن اس شرط سے کہ توجہ اور اخلاص قلبی بھی اس کے ساتھ ہو، جیسا کہ حدیث وقرآن سے ثابت ہے کیوں کہ قلب خاص محل نظر الٰہی ہے اور جس طرح اس کو ظاہری طبی تشریح میں سلطان البدن[2] ہونے کا شرف حاصل ہے، اسی طرح روحانی اور باطنی تشریح میں بھی ملک الجوارح[3] ہونے کا فخر میسر ہے جب تک اس کی حالت درست نہ ہوگی کوئی صورت فلاح اور نجات کی حاصل نہیں ہو سکتی۔ مثلاً کوئی ظاہر میں مسلمان ہو دل سے نہ ہو تو اس کے اسلام کا خداوند کریم کے نزدیک کچھ بھی اعتبار نہیں اور علی ہذا القیاس کوئی محض دکھانے یا ایسی ہی اور کسی غرض فاسد کے لیے نماز صدقہ وغیرہ عبادت کرے تو وہ کسی درجہ میں بھی شمار نہیں۔[4]

[1] رواہ مسلم [2] یعنی بدن کا بادشاہ۔ [3] یعنی تمام اعضاء کا بادشاہ۔
[4] گو فرض اس صورت میں بھی ذمہ سے ساقط ہو جائے گا اور کچھ ثواب بھی ملے گا، مگر گناہ ہوگا، اور کمال ثواب سے محروم رہے گا۔

پس معلوم ہوا کہ فلاحیت دارین اور مقبولیت عنداللہ تعالیٰ کا مدار اصلاح قلب پر ہے، لوگوں نے آج کل اس میں بہت بڑی کوتاہی کر رکھی ہے، فقط ظاہری اعمال تو تھوڑے بہت کرتے بھی ہیں اور ان کا علم بھی حاصل کرتے ہیں مگر باطنی اصلاح اور قلب کی درستی واصلاح کی کچھ بھی فکر نہیں، گویا کہ یوں خیال کرتے ہیں کہ اصلاح باطن اور ریا و کینہ وحسد وغیرہ کا علاج اور اس سے محفوظ ہونا کچھ ضرور نہیں، فقط ظاہری اعمال کو واجب سمجھتے ہیں اور ان کو نجات کے لیے کافی خیال کرتے ہیں، حالاں کہ اصلی مقصود اصلاحِ قلب ہے جیسا کہ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے اور اعمال ظاہری ذریعہ ہیں قلب کے درست ہونے کا اور ظاہر اور باطن میں کچھ ایسا قدرتی علاقہ ہے کہ بغیر ظاہری حالت درست کیے ہوئے باطنی حالت درست نہیں ہوتی اور جب تک ظاہری اعمال پر دوام (ہمیشگی اور پابندی) نہ ہو اصلاح باطنی دائم نہیں رہتی۔ اور جب باطنی حالت درست ہو جاتی ہے تو ظاہری اعمال خوب اچھی طرح ادا ہوتے ہیں۔

اور یہاں سے کوئی بے عقل یہ شبہ نہ کرے کہ ظاہری اعمال کی فقط اس وقت تک حاجت ہے جب تک کہ قلب کی حالت درست نہیں ہوتی اور جب قلب درست ہو گیا تو پھر ظاہری اعمال کی کچھ حاجت نہیں خواہ کریں یا نہ کریں، اس لیے کہ یہ عقیدہ کفر ہے اور وجہ اس کے باطل ہونے کی یہ ہے کہ جب قلب درست ہوگا تو وہ حتی المقدور ہر وقت اطاعت الٰہی میں مصروف رہے گا اور یہی علامت ہے اس کے درست ہونے کی، کیوں کہ مقصود اصلاح قلب سے یہی ہے کہ اطاعت الٰہی ہو اور اس کا شکر کیا جائے اور پروردگار کی نافرمانی اور ناشکری نہ ہو اور نماز روزہ وغیرہ کا اطاعت الٰہی میں داخل ہونا بہت ظاہر ہے تو جب یہ طاعات چھوڑ دی گئی تو پھر قلب کہاں درست رہا؟ اگر درست رہتا تو شب و روز مثل اولیاء کرام اور انبیاء علیہم السلام کے طاعت الٰہی میں ضرور مصروف رہتا کہ نعوذ باللہ کسی بے عقل اور احمق کو یہ وسوسہ ہوسکتا ہے کہ کسی کا قلب جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے بھی زیادہ صاف اور صالح ہے جو اس کو عبادت ظاہری کی حاجت نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو باوجود اکمل الکاملین اور افضل المرسلین ہونے کے[1] اس قدر ظاہری اعمال میں مصروف ہوتے تھے، جس سے دیکھنے والوں کو بھی رحم آتا تھا اور تا حیات یہی حالت رہی اور آپ کی یہ کیفیت حدیث کی کتابوں میں خوب اچھی طرح مذکور اور مشہور ہے، خوب سمجھ لو۔ لہٰذا مسلمانو! خوب سمجھ لو کہ جس طرح اعمال ظاہریہ مثل صوم وصلوٰۃ وغیرہ کا ادا کرنا اور ان کے ادا کرنے کا

---

[1] وَلَنِعْمَ مَا أَجَادَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فِي قَوْلِهَا ۔

يَا مَنْ لَا يَشْبَعُ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْر — يَا مَنِ اخْتَارَ الْحَصِيْرَ عَلَى السَّرِيْر

يَا مَنْ لَمْ يَنَمِ اللَّيْلَ كُلَّهُ — مِنْ خَوْفِ عَذَابِ رَبِّ السَّعِيْر

طریقہ جاننا واجب ہے، اسی طرح اعمال باطنیہ جیسے صوم وصلوۃ وغیرہ کا ریاء ونمود وغیرہ سے محفوظ رکھنا یا کینہ وحسد اور غضب وغیرہ سے قلب کو صاف رکھنا اور ان اعمال کے ادا کرنے کا جاننا بھی واجب ہے، جن میں بعض اعمال تو محض قلب سے تعلق رکھتے ہیں جیسا گناہ کا قصد کرنا، کینہ یا حسد کرنا اور اخلاص پیدا کرنا اور بعض میں قلب اور دیگر اعضاء بھی شریک ہیں جیسے صلوۃ وصوم وحج وصدقہ وغیرہ "صَرَّحَ بِهِ الإِمَامُ الْغَزَالِيُّ وَأَقَرَّهُ عَلَيْهِ الْعَلَّامَةُ ابْنُ عَابِدِيْن" اور حدیث میں ہے: "رَكْعَتَانِ مِنْ رَجُلٍ وَرِعٍ (أَيْ مُتَوَقِّي الشُّبُهَاتِ)[1] أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ رَكْعَةٍ مِنْ مُخْلِطٍ" (أَيْ لَا يَتَّقِي الشُّبُهَاتِ وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْمُرَادَ بِالْأَلْفِ التَّكْثِيْرِ لَا التَّحْدِيْدُ) فر (مسند فردوس) عَنْ أَنَسٍ (قَالَ/الشَّيْخ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لِغَيْرِهٖ) كَذَا فِي الْعَزِيْزِيِّ شَرْحِ الْجَامِعِ الصَّغِيْر.

یعنی دو رکعت نماز ایسے پرہیزگار کی جو شبہ کی چیزوں سے بھی بچتا ہو، اس شخص کی ہزار رکعت نماز سے افضل ہے جو شبہ کی چیزوں سے نہ بچے۔ ظاہر ہے کہ یہ فضیلت بغیر صفائی قلب اور اصلاح باطن کے میسر نہیں ہو سکتی جو امراض باطنی سے تندرست نہیں وہ تو واجبات بھی ٹھیک طور سے نہیں ادا کر سکتا اور جو حرام چیزوں سے بچنے پر بھی پورا قادر نہیں، پھر مشتبہات چیزوں سے کیسے بچ سکتا ہے؟ جو اس کو یہ فضیلت میسر ہو۔ تقویٰ اور صفائی باطن کے ساتھ جو کچھ بھی عبادت ہوتی ہے وہ باقاعدہ اور مقبول ہوتی ہے اگر چہ وہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔

لہٰذا مسلمان کو لازم ہے کہ ظاہر و باطن کی کامل طور سے اصلاح کرے کہ یہی ذریعہ نجات کا ہے اور فقط ظاہری اعمال کو بغیر درستی باطن کے نجات کے لیے کافی نہ سمجھے۔ دیکھو اگر کوئی شخص بہت سی نمازیں پڑھے اور نیت یہ ہو کہ لوگ ہم کو بزرگ سمجھیں اور ہماری تعریف کریں تو کیا وہ عذاب سے بچ جائے گا؟ حالاں کہ نماز تو ایسی چیز ہے کہ اگر کوئی اس کو باقاعدہ اور اخلاص سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے ادا کرے تو اس عذاب سے بھی بچ جائے جو ترک نماز پر ہوتا ہے اور ثواب بھی حاصل ہو، مگر افسوس کہ اس شخص نے بوجہ مرض ریاء (دکھلاوا) اور حب ثناء (تعریف چاہنے) کے اس نماز کو برباد کر دیا۔ پس اس کو چاہیے کہ اپنے ان امراض کا علاج کرے ورنہ عن قریب سخت ہلاکی میں مبتلا ہو جائے گا، کیوں کہ جب مرض بڑھتا رہے گا اور علاج ہوگا نہیں ظاہر ہے کہ انجام ہلاکت ہوگا۔ بھائیو! جب تم بیمار ہو اور تمہارا جسم مریض ہو تو کیا یہ گوارا کرو گے کہ مرض میں مبتلا رہو اور باوجود قدرت کے علاج نہ کرو، یہاں تک کہ وہ مرض تم کو ہلاک کر دے؟ ہرگز نہیں گوارا کر سکتے، حالاں کہ اس مرض سے جو تکلیف ہوگی وہ جسمانی

---

[1] وكذلك جاء تفسير الورع في الحديث

تکلیف اور پھر وہ بھی چند روز دنیا ہی میں ہے۔ پس جب یہ گوارا نہیں تو روحانی امراض میں مبتلا رہنا جس کی وجہ سے ایسی جگہ تکلیف ہو جہاں ہمیشہ رہنا ہے گوارا کرنا عقل سلیم کے بالکل خلاف ہے۔ لہٰذا ہر انسان کو لازم ہے کہ جسم و قلب، ظاہر و باطن کی خوب اصلاح کرے اور عقل سلیم سے کام لے کر فلاحیتِ دارین کو اپنا قبلہ مقصود سمجھے، خوب کہا ہے:

کیا وہ دنیا جس میں ہو کوشش نہ دیں کے واسطے
واسطے واں کے بھی کچھ یا سب یہیں کے واسطے

حدیث میں ہے:

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَرْفُوْعًا فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ "أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ."[1]

یعنی فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے: "خبردار ہو اس بات سے کہ بدن میں ایک جزو (اور وہ ایک بوٹی) ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو تمام بدن درست ہوتا ہے اور جب وہ جزو فاسد ہو جاتا ہے تو تمام بدن فاسد اور خراب ہو جاتا ہے اور آگاہ رہو کہ وہ جزو دل ہے۔" اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اعضاء کی درستی اور اطاعت خداوندی بجالانا موقوف ہے قلب کی درستی پر، کیوں کہ قلب سلطان البدن ہے اور رعیت کی اصلاح موقوف ہوتی ہے سلطان کے صالح ہونے پر، سو اعضاء نیک کام جب ہی کریں گے جب قلب صالح ہو۔ لہٰذا اصلاح قلب میں کوشش کرنا واجب قرار پایا اس طور کہ اطاعت خداوندی واجب ہے خواہ وہ اطاعت فقط قلب سے تعلق رکھتی ہو یا اس میں قلب کے ساتھ اعضاء و جوارح کا بھی دخل ہو اور اطاعت کا صحیح اور مقبول ہونا موقوف ہے صلاحیت قلب پر، نتیجہ یہ نکلا کہ اصلاح قلب واجب ہے خوب سمجھ لو۔

دیکھئے شریعت نے ایسی حالت میں جب کہ انسان کو بھوک کی خواہش ہو اور اس حالت میں نماز پڑھنے سے طبیعت پریشان ہو تو یہ حکم دیا ہے کہ ایسی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے بل کہ پہلے کھانا کھالو پھر نماز پڑھو، بشرطیکہ نماز کا وقت فوت نہ ہو جائے تو اس میں حکمت یہ ہے کہ مقصود عبادت سے حق تعالیٰ کے سامنے حاضری اور اظہار

---

[1] متفق علیہ

عبدیت ہے، اس طرح کہ ظاہر و باطن اس کے کام میں مشغول ہوں اور غیر اللہ کی طرف حتی الامکان توجہ نہ رہے اور جب بھوک لگی ہوگی تو گو ظاہر بدن نماز میں مشغول ہوگا لیکن قلب پریشان ہوگا اور یہی دل چاہے گا کہ جلدی سے نماز سے فارغ ہو جائیں تاکہ جلد کھانا مل جائے، پس حق تعالیٰ کے سامنے جس طرح حاضری چاہیے تھی اس میں بہت بڑا خلل واقع ہوگا، اس واسطے ایسی حالت میں نماز کو مکروہ کہا گیا، جس سے یہ معلوم ہوگیا کہ اصل محل نظر خداوندی قلب ہے اور شریعت مقدسہ نے اس کی اصلاح کا بہت بڑا انتظام کیا ہے، بزرگان دین نے اصلاح قلب کے لیے برسوں مجاہدے اور ریاضتیں کی ہیں۔ اس مختصر رسالے میں بوجہ خوف طوالت زیادہ مضمون نہیں لکھا گیا ورنہ کتابوں کی کتابیں اس فن کی موجود ہیں۔ اگر ان کتابوں کا خلاصہ بھی لکھا جائے تو ایک بڑی ضخامت کی کتاب ہو جائے۔ اس حدیث سے قلب کی اصلاح کی بہت بڑی تاکید ثابت ہوتی ہے کہ مدار اصلاح طاعت قلب ہی پر رکھا گیا۔

حدیث میں ہے:

”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا قَالَ: رَكْعَتَانِ مُقْتَصِدَتَانِ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ وَالْقَلْبُ سَاهٍ“ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي التَّفَكُّرِ كَذَا فِي كَنْزِ الْعُمَّالِ.“

یعنی فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے کہ: ”دو رکعت نماز درمیان طور پر پڑھنا بہت ہے رات بھر نماز پڑھنے سے ایسی حالت میں کہ قلب غافل ہو۔“ اس حدیث کو ابن ابی الدنیا نے تفکر میں روایت کیا ہے۔

(مطلب یہ ہے) کہ اگر کوئی شخص دو رکعت نماز پڑھے اور درمیانی طور پر ادا کرے اس طرح کہ اس کے فرائض و واجبات اور سنن کو حضور قلب کے ساتھ ادا کرے، گو طویل قرات وغیرہ نہ ہو، ایسی دو رکعتیں نہایت عمدہ اور مقبول ہیں رات بھر غفلت قلب کے ساتھ نماز پڑھنے سے۔ اس حدیث سے اہتمام قلب کی کس قدر تاکید معلوم ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ فی الحقیقت فعل کی کیفیت دیکھی جاتی ہے کہ کیسا کام کیا؟ اور کمیت مطلوب نہیں ہے کہ کتنا کام کیا؟ اگرچہ تھوڑا ہی کام ہو، مگر باقاعدہ اور عمدہ ہو تو وہ حق تعالیٰ کے یہاں محبوب اور مقبول ہے اور اگر بہت سا کام ہو لیکن بے قاعدہ اور بے ضابطہ غفلت سے ہو وہ ناپسند ہے خوب سمجھ لو ؎

ما نصیحت بجائے خود کردیم — روزگارے دریں بسر بردیم
گر نیاید بگوش رغبت کس — بر رسولاں بلاغ باشد و بس

عام لوگوں کو (۱۵) نصیحتیں

(۱) شرک کی باتوں کے پاس مت جاؤ (۲) اولاد کے ہونے یا زندہ رہنے کے لیے ٹونے ٹوٹکے مت کرو (۳) فال مت کھلواؤ (۴) فاتحہ نیاز ولیوں کی مت کرو (۵) بزرگوں کی منت مت مانو (۶) شب برات، محرم، عرفہ تبارک کی روٹی، تیرہ تیزی کی گھونگنیاں کچھ مت کرو (۷) خلافِ شرع لباس مت پہنو (۸) کوئی کام نام کے واسطے مت کرو (۹) کوسنے اور طعنہ دینے اور غیبت سے زبان کو بچاؤ (۱۰) پانچوں وقت نماز پڑھو اور جی لگا کر تھام تھام کر پڑھو، رکوع سجدہ اچھی طرح کرو۔ (۱۱) بہشتی زیور پڑھا کرو یا سن لیا کرو اور اس پر چلا کرو (۱۲) گانا کبھی مت سنو (۱۳) اگر تم قرآن پڑھے ہوئے ہو تو روزانہ قرآن پڑھا کرو۔ (۱۴) جو کتاب پڑھنے یا دیکھنے کے لیے مول لینا ہو پہلے کسی عالم کو دکھا دو، اگر وہ صحیح اور معتبر بتلا دیں تو خریدو ورنہ مت لو (۱۵) جہاں رسم رسوم کی مٹھائی وغیرہ تقسیم ہوتی ہو وہاں مت جاؤ اور نہ بانٹنے میں شریک ہو۔

خاص ذکر و شغل کرنے والوں کو (۲۰) نصیحتیں

اوپر کی نصیحتیں دیکھ لو، (۱) ہر بات میں رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر چلنے کا اہتمام کرو، اس سے دل میں گہرا نور پیدا ہوتا ہے۔ (۲) اگر کوئی شخص کوئی بات تمہاری طبیعت کے خلاف کرے تو صبر کرو۔ جلدی سے کچھ کہنے سننے مت لگو خاص کر غصے کی حالت میں سنبھلا کرو (۳) کبھی اپنے کو صاحب کمال مت سمجھو (۴) جو بات زبان سے کہنا چاہو پہلے سوچ لیا کرو، جب خوب اطمینان ہو جائے کہ اس میں کوئی خرابی نہیں اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ اس میں کوئی دین یا دنیا کی ضرورت ہے یا فائدہ ہے اس وقت زبان سے نکالو (۵) کسی بڑے آدمی کی بھی برائی نہ کرو، نہ سنو (۶) کسی ایسے درویش پر جس پر کوئی حال درویشی کا غالب ہو اور وہ کوئی بات تمہارے خیال میں دین کے خلاف کرتا ہو اس پر طعنہ[1] مت کرو (۷) کسی مسلمان کو اگرچہ وہ گناہ گار یا چھوٹے درجے کا ہو حقیر مت سمجھو (۸) مال و عزت کی طمع و حرص مت کرو (۹) تعویذ گنڈوں کا شغل مت رکھو، اس سے عام لوگ گھیرتے ہیں (۱۰) جہاں تک ہو سکے ذکر کرنے والوں کے ساتھ رہو اس سے دل میں نور اور ہمت اور شوق بڑھتا ہے۔ (۱۱) دنیا کا کام بہت

[1] کیوں کہ تمہارا اس میں کچھ نفع نہیں بلکہ بعض دفعہ گناہ ہوتا ہے، ایسے شخص سے علیحدہ رہنا چاہیے، بعض دفعہ اس کے ساتھ رہنے سے نقصان ہو جاتا ہے نہ اس کو برا کہو کہ اس میں تمہارا کوئی دینی فائدہ نہیں بل کہ بعض وقت غیبت کا گناہ ہوگا۔ اور نہ اس کی باتوں پر عمل کرو نہ اس کے پاس بیٹھو یہ بھی مضر ہے، پس الگ رہو نہ دوستی کرو نہ دشمنی۔

مت بڑھاؤ⑫ بے ضرورت سامان جمع مت کرو⑬ جہاں تک ہو سکے تنہا رہا کرو⑭ بے فائدہ اور بے ضرورت لوگوں سے زیادہ مت ملو اور جب ملنا ہو خوش خلقی سے ملو اور جب کام ہو جائے فوراً ان سے الگ ہو جاؤ⑮ خاص کر جان پہچان والوں سے بہت بچو، یا تو اللہ والوں کی صحبت ڈھونڈو، یا ایسے معمولی لوگوں سے ملو جن سے جان پہچان نہ ہو، ایسے لوگوں سے نقصان کم ہوتا ہے، ⑯ اگر تمہارے دل میں کوئی کیفیت پیدا ہو یا کوئی علم عجیب آ جائے اپنے پیر کو اطلاع کرو⑰ اپنے پیر سے کسی خاص شخص کی درخواست مت کرو⑱ ذکر سے جو اثر پیدا ہو سوائے پیر کے کسی سے مت کہو۔ ⑲ بات کو نباہ[1] مت کرو بلکہ جب تم کو اپنی غلطی معلوم ہو جائے فوراً اقرار کر لو ⑳ ہر حالت میں اللہ پر بھروسہ رکھو، اسی سے اپنی حاجت عرض کیا کرو اور دین پر قائم رہنے کی درخواست کرو۔

تمرین

سُؤال①: ایمان سے متعلق کتنی باتیں ہیں ان میں سب سے بڑی بات کون سی ہے اور سب سے چھوٹی بات کون سی ہے؟

سُؤال②: ایمان کی کتنی باتوں کا تعلق دل سے ہے؟ ان کو لکھیں۔

سُؤال③: ایمان کی کتنی باتوں کا تعلق زبان سے ہے؟ ان کو تحریر کریں۔

سُؤال④: ایمان کی کتنی باتوں کا تعلق سارے بدن سے ہے؟ ان کو بیان کریں۔

سُؤال⑤: انسان کے نیک کام کرنے اور بری باتوں سے بچنے میں رکاوٹ کون بنتا ہے؟

سُؤال⑥: اپنے نفس کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیے؟ تفصیل سے بیان کریں۔

سُؤال⑦: عام آدمی کتنی طرح کے ہوتے ہیں؟ مختصراً بتائیں۔

سُؤال⑧: دوست بنانے کے لائق کون شخص ہے اور اس میں کیا کیا صفات ہونی چاہئیں؟

سُؤال⑨: آدمی کو سب سے زیادہ احتیاط کن لوگوں سے کرنی چاہیے؟

سُؤال⑩: مسلمان کی نجات کے لیے کیا ظاہری اعمال کافی ہیں یا اور کسی چیز کی ضرورت ہے؟

سُؤال⑪: ظاہری اعمال کی پابندی کے بغیر کیا باطن کی اصلاح ہو سکتی ہے؟

سُؤال⑫: باطن کی اصلاح کے بعد کیا ظاہری اعمال کی ضرورت رہتی ہے؟

---

[1] یعنی اپنی بات کی پیروی اور پچ مت کر لیا کرو۔